

زیر سرپرستی حکومت ہند

مب لغت

मुहज्जबुल्लुगात



Mir Zohor Akbar Rustmani
03072128098

×	جلد ہفتم			×
ع				س
ظ	ط	ض	ص	ش

قیمت مجلہ ۱ پائیس روپیہ ۵۰

مکتبہ

مکتبہ لکھنؤ



PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani

Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081



In token of my heart-felt gratitude to the timely
sympathies & fruitful Patronage of

H. E. Dr. B. Gopala Reddi

The recognised & respected Governor of U. P.

I have the honour to dedicate this 7th Volume of Mohazzab-ul-Lughat
to his name which will be remembered for long by the lovers of Urdu

—The widely spread language of our most beloved Country.

—'Mohazzab'



عزت مآب ڈاکٹر بی گوپالا ریڈی گورنر اتر پردیش

جن کی سرپرستی لغت کے اظہار تشکر و امتنان کی یادگار ہیں

—ہیں مہذب اللغات کی اس ساتویں جلد کو ان کے تمام فانی سے معلوم کرنا ہوں۔ 'مہذب'

فی تولد ہفتاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ

مُسْتَدْرَسِ

جَلْدُ هَفْتُمُ

س — ش — ص — ض — ط — ظ — ع

مُؤَلَّفَاتُ

حَضْرَتِ مَسْتَدْرَسِ لکھنؤی ممتازِ الافاضل صدر کل ہند انجمنِ محافظ اردو، لکھنؤ

ناشر: مکتبہ لکھنؤی (دہلی)

بِسْمِ اِہْتِیَامِ

سیکرٹری: بیت حسن احوال لکھنؤی

انوار الحسن انور لکھنؤی

مینجر محافظ اردو بک ڈپو، — مکتبہ لکھنؤی

پستہ

محافظ اردو بک ڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

مطبوعہ: سیر فیروز قومی پریس لکھنؤ

قیمت
جلد — مبلغ

بائیں ۳۳ روپیہ
پچاس پیسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۹۱۰

مقدمہ

یہ لغت ہے ادب آموز زبان اردو نجم فیض اس کا درخشندہ و تابندہ باد

کامیابی سے ہوا ساتواں دفتر جو تمام ہفت اقلیم نے خوش ہو کے کہا زندہ باد

شکر اس ذات واجب الوجود کا جو جملہ کمالات کا خالق و مالک ہے، شکر اس پر حقیقی کا جس کے حکم کا ظہور اثر نہ فراموشی اسباب کا محتاج ہے نہ گنجائش وقت کا پابند جس نے اپنے اظہار عبودیت کے لیے کائنات کو خلق فرمایا کائنات میں انسان کو دشمن المخلوقات بنایا اس کے اعضاء و جوارح کو اپنے پہچانے کا ذریعہ بنایا کانوں آنکھوں اور دل کی حیرت افزا قوتوں کو اپنی ذات واحد کے اظہار قدرت کا نمونہ قرار دیا خیال و دل کے رشتے کو سنگ و شمر کی برہمی مثال پیدا کر کے ناقابل انکار بنادیا گوشت کے ایک ٹکڑے کو اظہار خیال کے لیے طاقت کلام دیکر اپنے متکلم ہونے کا ثبوت پیش کر دیا۔ اما بعد درود سلام ان ذوات مقدسہ پر جن کے وسیلے ہماری کمزور کوششیں کامیابی کے قوی مددگار بن گئیں۔ اگر ان وسیلوں سے ہم کام نہ لیتے تو ہماری بے بضاعتی ایک ضخیم لغت کے مرتب کرنے اس کو بلحاظ وقت زیادہ سے زیادہ کا کام بنانے اور اہل ذوق کی نظر تک پہنچانے میں ضرور حائل ہوتی لیکن بالفاظ آرزو لکھنؤ سے

جب علی سانا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے دھارے پہ کشتی اور لنگر توڑ دے

ہم نے اپنی اس فکر افزا خدمت کو انجام تک پہنچانے کے لیے اپنے سفر کی آخری منزل کو پیش نظر رکھا اور درمیانی منزلوں سے بے نیاز ہو کر اس وقت تک اپنے کام کو جاری رکھا یہاں تک کہ آج آدھی سے زیادہ منزلیں طے کرنے کے بعد ہم ”مہذب اللغات“ کی ساتویں جلد خوش فہم اہل نظر حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد سے آج ساتویں جلد کی اشاعت تک کے درمیانی زمانے میں میں مختلف قسم کے مختلف سوانح و حوادث کا سامنا کرنا پڑا اس لغت کے بارے میں مختلف خیالات رکھنے والے اہل ادب حضرات کے ہمت افزا نیز ہمت شکن جذبات بھی کانوں تک پہنچے، کبھی نظر سے گزرے لیکن چونکہ ہمت افزائی کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی ان کا نقد و تبصرہ دلنشینی کی صلاحیت رکھتا تھا ان کے مشوروں میں صداقت و خلوص کی خوشبو تھی ان کے لہجے میں انسانی و انسانی جذبات پوشیدہ تھے ان کی وسعت نظر و قوت میسرہ کو ظاہر کرنے والا ہمارے لغت کے امتیازی خصوصیات کا زبانی تذکرہ ہمارے سکون خاطر و حوصلہ افزائی کا ایسا باعث ہوا کہ ہمت شکنی کے ساعی و کوشاں معاصرین کی گاہ بگاہ پیش زنیوں کے باوجود ہماری رفتار کار میں کوئی ضل و لغت نہیں ہوا۔

ہمت شکن حضرات کی رائے زنی عام طور پر پر خلوص خدمت کرنے والوں کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے لیکن ہم کو ایسی سخت چینیایاں بالکل باعث
ظالم نہیں ہوتیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر سیاسی معاشرتی یا ادبی کام میں بعض لوگ مصلحتاً یا عادتاً اپنے مخالف خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن اتفاق
سے اس قسم کے نقد شدہ حضرات کی یہ پرشوق عادت ہم کو بحیال ادا کے فرض انسانی و لحاظ احساس و اعتراف و پشیمانی بہت بلکہ بہت زیادہ بھلی لگتی
ہے اس لیے کہ مذاق سلیم و صلاحیت فوز عظیم رکھنے والے کم فرما ہماری خدمتوں اور محنتوں کو معترضین کی خواہشوں اور کاوشوں کے سامنے رکھ کے
جھانچ سکیں گے نیز یہ تمہید خیال بھی ہمارے نزدیک ظالم کا باعث ہو جاتی ہے کہ

شکر خدا کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں
وہ بے رخی سے مجھ کو مگر دیکھتے تو ہیں

لیکن کیا اہل خرد زمانے کے ماحول سے بے خبر ہوئے کا اعتراف کریں گے؟ کیا وہ ان باتوں کو پیش نظر رکھے بغیر کوئی فیصلہ کرینگے
کہ اس وقت ہم کو اپنی زندگی نیز زندگی کے کسی کام پر پورا اختیار حاصل نہیں ہے کھانے میں مجبور، پانی میں پابند، چلنا پھرنا سواری کی زحماتیں و شواہ
پڑھنے میں حیران لکھنے میں پریشان، کبھی گرائی کا غم سے سرگرائی، کبھی تغیرات کتابت سے پریشانی، انجام کار قسمت کے ہاتھ اور قلت سرمایہ ساتھ
ساتھ ہے۔ ایسے حالات میں ایک ضخیم کتاب کی ہر نوع اشاعت ہی بہ حال خود ایک مشکل کام تھا چاہے جالیکہ اس میں ہر خوش فکر اہل ذوق کی پسند
کے موافق متن قبول کے ذرائع پیدا کرنا۔ فی الحال اگر ہم نقادان فن کی رائے کو صلاح نیک و قابل قبول مان بھی لیں تو اس پر عمل کرنے کے سبب پر
کیونکر قابو حاصل کریں۔ علاوہ اس کے ہمارے ناقدین کی مختصر و ناقابل تفصیل فہرست میں قریب قریب سبھی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس طرح
بیان دیا ہے کہ اس سے ہماری رہنمائی نہیں ہوتی، یعنی لغت کو ادھر ادھر سے دیکھنے کے بعد جو کچھ ان کو ناپسند ہو اس کا ذکر تو فرادیا لیکن وہ سب کچھ ہم سے
جن مجبوریوں میں ہوا اس کی طرف توجہ نہیں کی اور نہ ہی بتایا کہ ان ناپسند اجزاء کے مقابلے میں یا ان کے ساتھ ساتھ اور کیا ہونا چاہیے تھا۔ اس عمل پر
ایک بات اور قابل ذکر یہ ہے کہ ہمارے دفتر میں کوئی شعبہ ایسی خصوصیت کا نہیں ہے جس میں ملک کے سب یا اکثر اخبارات و رسائل آتے
ہوں، ناقدین کے شائع کیے ہوئے مضامین اب تک ہم کو احباب کی ہمدردی سے خود بخود پہونچتے رہے ہیں لہذا مناسب یہ ہے کہ ہمارے کم فرما ہمارے
ہدایت دہ آگاہی کے لیے ایسے پرچے کا ایک نسخہ ہماری نظر تک پہونچائے گا بھی خیال رکھیں تاکہ ہم اپنی کوتاہیوں سے آگاہ ہوتے رہیں اور اپنی پیشکش کو
زیادہ سے زیادہ قابل توجہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

بہر حال مذکورہ بالا اعتراضات یا احسانات کرنے والوں کی چھوٹی سی فہرست میں ایک ذات ادیب عصر جناب رشید حسن خان صاحب
پروفیسر دہلی یونیورسٹی کی ہے جنہوں نے رسالہ نوائے ادب بمبئی کی ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں ہمارے لغت کی تیسری جلد کا سرسری
موازنہ فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے چند باتوں کے متعلق ہم اسی لغت کی تیسری جلد کے مقدمے میں کچھ لکھ چکے ہیں، دو ایک
باتیں روادری میں چھوٹ گئی تھیں ان کو آج صاف کیے دیتے ہیں۔

پروفیسر صاحب موصوف الصمد نے اپنے اسی مجلہ بالامبصر میں ارشاد فرمایا ہے کہ "مولف نے غضب یہ کیا ہے کہ بیسیوں ٹیٹھ ہندی
بلکہ ۱۲۱ سنسکرت الفاظ کو بھی اردو زبان میں شامل فرمایا ہے یہ بھی غالباً اسی (حکومت کی) سرپرستی کا کرشمہ ہے۔" چنانچہ اس کے جواب میں ہم اپنے
حقیقت پوش مبصر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں نیز ان حضرات سے کہ جن کی نظر سے لغت کے وہ صفحات گزرے ہیں جن میں ہندی الفاظ
موجود ہیں۔ اس حقیقت یا عدم حقیقت کی تردید یا تائید کے خواہشمند ہیں کہ ہم نے اگر ہندی الفاظ کہیں کہیں لکھ دیے ہیں اور ان کے ساتھ یہ بھی ظاہر
کر دیا ہے کہ یہ ہندی زبان کے ہیں تو پھر یہ الزام کتنا سچا ہے کہ وہ الفاظ اردو زبان میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ ہم نے عربی الفاظ کے سامنے عربی،
فارسی الفاظ کے سامنے "فارسی"، ہندی الفاظ کے سامنے "ہندی"، اور اردو الفاظ کے سامنے "اردو" لکھ کر اس زبانی جھگڑے کی پہلے ہی زد و

کردی تھی پھر ان ہندی الفاظ کا اردو میں شامل ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہو تاکہ "ہندی الفاظ ایک اردو لغت میں" لکھ دیے گئے ہیں تو ہم اس کا دوسرا جواب دیتے۔ لیکن اردو میں شامل کر دینے کا الزام ہمارے نزدیک زیادہ تشریحی جواب کا محتاج نہیں ہے۔ ہم نے قبلاً عرض کر دیا تھا کہ اردو باب ہم کے فیصلے کے لیے کافی ہے۔ مرقومہ بالا اعتراض کے آخری طعنہ یہ ٹکڑے کے جواب میں ہم نہایت ادب و اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ناگوار وقتی اضافے حکومت کی "سرپرستی کا کرشمہ" نہیں بلکہ سمجھنے والوں کی احتیاط اور نہ سمجھنے والوں کی ہدایت کی غرض سے کیے گئے تھے جن کی اس وقت سخت ضرورت تھی۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب موصوف الصدق نے تحریر فرمایا ہے کہ "مؤلف کی حیثیت محض تلخیص نگار اور جامع کی ہے، تحقیق لغت سے انھیں کوئی علاقہ نہیں معلوم ہوتا۔" ظاہر میں تو عبارت کے یہ دو ٹکڑے بالکل صاف ہیں لیکن اتفاق سے یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہے ہیں۔ یہ ایک بات کہ ہماری حیثیت ایک جامع کی ہے، ہماری سمجھ میں آگئی ہے اور اس سے ہم کو انکار بھی نہیں ہے لیکن یہ بات کہ ہماری "حیثیت محض تلخیص نگار" کی ہے، کسی پہلو سے بھی ہمارے دلنشین نہیں ہوتی کیونکہ تلخیص نگار کے جو معنی الفاظ سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس لغت کو دیکھنے کے بعد اس کے مؤلف پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ گوند کے بجائے پانی سے چپکائے ہوئے شہار کی طرح گرے جا رہے ہیں۔ یہ لغت تو اہل علم کی خدمت میں آنا ضخیم و مجسم نہیں کیا جا رہا ہے کہ ہر پہلو سے اس کا بار اٹھانا خود اس کے مؤلف پر گراں گزر رہا ہے ایسی بری صورت میں اس کو کسی مجموعہ ادب کا خلاصہ کہہ دینا حق پوشی و حقیقت فراموشی نہیں تو اور کیا ہے۔

مذکورہ بالا اعتراض کا دوسرا ٹکڑا "تحقیق لغت سے علاقہ نہ ہونے کا ہے۔ لیکن پروفیسر صاحب موصوف کی اس متفقانہ رائے یعنی "تحقیق لغت سے بے تعلقی" کا تمذد اگر ہماری ہی گردن میں ٹک کے رہ جاتا اور اس کی چمک "مہذب اللغات" کے راستے میں چکا چوند نہ پیدا کر دی ہوتی تو ہم اس ٹکڑے جیسی کو اپنی بے بضاعتی کے اعتراض کے ساتھ خاموشی سے سن لیتے لیکن چونکہ اس درجائے حکمت کے بہادریں ہماری محنتوں کا صلہ بھی یہ جانے کا امکان تھا اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ ہم پروفیسر صاحب موصوف سے یہ پوچھیں کہ کیا تحقیق لغت سے آپ کی یہ مراد ہے کہ جو الفاظ اپنے ساتھ اپنی ایک تاریخ رکھتے ہیں وہ تاریخ بھی ان کے ساتھ کہ سے کم اس طرح بیان کی جائے کہ اس وضع کی سر لفظ کے آگے اس کے لغوی و اصطلاحی معنی لکھنے کے بعد اس کی اصل اس کی ابتدا اس کے تذکرے تغیرات اور اس کا ادبی و لغوی وغیرہ سب کچھ لکھا جائے، یعنی اگر ہم "دروزی" لکھیں تو اس کے متعلق معنی لکھنے کے بعد یوں چلیں کہ "لفظ طرز جو عربی میں بلوہ" "اللقیہ" ہیئت اور ترتیب کے معنی میں مستعمل ہے۔ عربی سے ترکی زبان میں پہونچا اور "طرزی" "زردوز" کے معنی سے تبادر کر کے خیاط کے معنوں میں بھی بولا جانے لگا، ترکی سے اردو میں داخل ہوا اور اپنے مزاج کے موافق تھوڑی سی گھٹ بڑھ قبول کر کے مستقل دروزی ہو گیا جو آج تک باقی ہے۔" تو صاحبان انصاف فیصلہ کریں کہ اگر ہم لغت کے ہر ضروری پہلو کو پیش نظر رکھ کر اپنی اس خدمت کو انجام تک پہونچانے کا ارادہ کریں تو کتنی کشادگات میں وسعت پیدا کرنے کی تدبیریں لغت میں ڈھونڈیں، بہر حال ہم پروفیسر صاحب موصوف سے وعدہ کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کو پورے لغت کا جامع تو ہونے دیجئے اس کے بعد اگر زندگی بڑھی تو آپ کی بتائی ہوئی اس کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آخر میں ہم اس ذات کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اس لغت کی ہر جلد تمام ہونے سے پہلے ایک ایسا نیا قابل فخر سرپرست عنایت فرمایا کہ ہم کو اس کا شکریہ ادا کرنا واجب ہو گیا چنانچہ اس ساتویں جلد کو ہر اسکلتی ڈاکٹر جی گوبالا دیڈی دام اقبالہ گورنور پٹی کی مخصوص سرپرستی حاصل ہونے پر ہم موصوف الصدق کا دلی شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس جلد کو آپ ہی کے نام نامی سے منون کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

ناچیز
سید محمد میرزا مہذب

۲۰ نومبر ۱۹۵۰ء

سوداوی: یہ خط سودا سے مشروب، فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: یہ خط سوداوی امراتوں کا
 علاج حکماء سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔
 سوداوی مزارت: وہ شخص جس کے مزارت میں خط
 سودا کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: وہ خط سوداوی مزارت آدمی
 ہے۔ اس کے منہ نہ لگا کر دودھ کسی دن کچھ کھدے گا
 سودا ہو جانا، ممانہ ملے ہو جانا، قیمت ملے ہوگا۔
 اردو صرف: غیر فصیح، راج۔
 من سے دنیا میں دل کو خشت پیدا ہو گیا ہوتا ہے
 آگے اس بازار میں پوست کا سودا ہو گیا ہوتا ہے
 قول فیصل: جنوں ہو جانا کے منوں میں کئی ہوتے
 سودا بازار محبت یہ نظر آیا ہے
 دل کا جب سودا ہو اتب ہو گیا سودا ہے
 سودا ہونا: خرید و فروخت کا معاملہ ملے ہوگا، قیمت
 ملے ہوگا۔ اردو صرف: فصیح، راج۔
 دیکھ پائے ہیں خریداروں نے تیرے نقش پا
 کیا ہوا اب بازار میں لے رشک گل سودا گل
 قول فیصل: فارسی ترکیب کے ساتھ فصیح اور
 اردو ترکیب کے ساتھ غیر فصیح ہے۔
 سودا ہونا: جنوں ہونا، خط ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، راج۔
 شیر خدا کے شیرت کیا دسکیں گے ہم قشق
 سودا ہوا بن سودا کو اللہ کی قسم قشق
 سودا ہونا: شیرت کا پیش عشق ہونا، محبت ہونا۔ اردو
 صرف: فصیح، راج۔
 تمام عمر ظفر ہم رہے پریشاں حال
 کسی کی زلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا نظر

سودا کی زیادتی: خطی، جنوں، فارسی، صفت
 فصیح، راج۔
 من کے آواز مری گھر میں کہا غلام نے
 دیکھتا رہے کچھ کچھ سودا کی کیا
 سودا کی زیادتی: عاشق، فارسی، فصیح، راج۔
 ایک مدت سے میں سودا کی ہوں
 حسن صورت کا تماشائی ہوں مزارت ہوا
 سودا کی بنانا: (شعری) دیوانہ بنانا، غیظ ہونا
 کرنا، (کنایت) عاشق بنانا، اردو صرف: فصیح، راج۔
 مجھ کو سودا کی بنایا ہے دکھا کہ آنکھیں
 تھر تھرتھرتے کا بیا کرتے ہوا دام سے کام
 قول فیصل: اس کا لازم سودا کی بنانا بھی
 ہوتے ہیں۔
 اس نگاری کیا پھرے گی ہو کے تو نگے گلے
 بن نہ سودا کی اسے سودا نہ کر زنجیر کا جال
 سودا کے خام: خیال خام، وہ خیال جس کا پایہ
 ہونا نامکن ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 بنمہ کاران عشق روئے زمیں
 تیرا سودا خام رکھتے ہیں رشک
 سودا کی ہونا: دیوانہ ہونا، کنایت، عاشق فریفتہ
 ہونا۔ اردو صرف: فصیح، راج۔
 سودا کی ہے جو تیرے خط سبزنگ کا سرش
 رہتا ہے اس کو آنکھ پر نشہ عجب کا
 سودا ہونا: نفع، نقصان، اردو، مذکر، ہما جنوں
 کی اصطلاح۔
 سودا پر دنیا: سودی چلانا (شعری) روپیہ منافع
 پر قرض دینا، بیا جو روپیہ دینا۔ (نور اللغات)
 قول فیصل: اہل کھنڈ سودا پر روپیہ دینا یا سودا پر
 روپیہ چلانا تو کہتے ہیں مگر سودی چلانا کے بجائے

سودی روپیہ چلانا کہتے ہیں۔
 سودا پر لینا: (شعری) بیا جو روپیہ لینا، اردو صرف
 فصیح، راج۔
 قول فیصل: سودا پر روپیہ لینا بھی راج و
 فصیح ہے۔
 سودا خوار: سودا خور، سود لینے والا، فارسی ترکیب
 صفت (نور اللغات)
 قول فیصل: زبانوں پر زیادہ تر سودا خور ہے
 کسی کے ساتھ سودا خور بھی کہتے ہیں جو کہ ہے سود
 لینا کے معنی میں کسی کے ساتھ سود خوری بھی راج
 ہے۔ جیسے "سود خوری بہت بڑا گناہ ہے"۔
 سودا سودا: جب سود نہ ادا ہوا اور سود کی رقم
 اصل میں شامل ہو کر اس پر بھی سود نونہا عینہ سے
 لیا جائے اس کو سودا سودا کہتے ہیں۔ مرکب سود
 فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
 محل صرف: سودا سود کا حساب ہمیں نہیں آتا
 سودا سودا: اچھوت، ہندوؤں کی چٹھی ذات جس
 کا کام زکری خدمت، اس وغیرہ ہے۔ جیسے مالی
 دھوبی، چار، لوبار وغیرہ (شعری) مذکر، انگریز، اچھوت
 قول فیصل: اردو میں بالعموم اچھوت اور کسی
 کے ساتھ سودا کہتے ہیں۔
 سودا رے: زیادتی یا ظلم کی جگہ استعمال میں ہے
 اردو لفظ، قلیل الاستعمال۔
 زلف مجھ زاد کو دکھائی دہا
 اس پر سودا رے جریں جان نوحہ
 قول فیصل: اب سودا رے کا استعمال زیادہ
 تر اس میں ہے۔ "مرے پر سو
 دا رے"۔
 سودا کرنا: نفع پہنچانا، اردو صرف، شہدک

آنی تھی جو سو اچانک خودی
سود کرتی نہیں ہے اب تیری اہستہ گھڑی
سود کھانا۔ دستہ دی، بیازینا، بیاز پورہ پیم چلا
سو پورہ دینا۔ اور صرف غیر فصیح زبان
ہے نہایت جو سنے سے سوا
سود کھانا بھی اب بدل ہوا
سود کھانا۔ مولوی ابو دین داری سے ہمید
(دستہ)
سود لگانا۔ دستہ دی، بیازینا، اور صرف ہما جو
کی اصطلاحات۔
محفل صرف۔ لالہ تین سو دینے جو قائل ہیں
پرتین روپے لکڑا سود لگاؤ۔ ہم سنے کو تیار ہیں۔
سود مندر۔ قلم دینے والا، عقیدہ فارسی، صفت
فصیح۔ زبان
محفل صرف۔ وہ آیت بہت نامراض ہیں آپ
کسی بھی خوشامد کریں۔ وہ آپ کے لیے سود مند ہو
سود دن چور کی ایک دن ساہ کی۔ سود خوشی
کی جیلگی تو ایک دفعہ شریف کی بھی چل جائے گی۔
ہمیشہ ایک ہی شخص کی نہیں رہتی۔ جو کہیں پکڑا بھی
جاتا ہے۔ مندری، کہاوت۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب لکھنویوں نہیں بولتے۔
سود دن چور کے ایک دن شاہ کا۔ چور اگر سود
چوری کر کے سلامت رہے تاہم ایک نہ ایک دن پکڑا
پہننے کا جوئے کا جھوٹ، فریبی کا تریب اور چور
کی چوری پکڑی جائے گی کے محل پر۔ اور دشمن دہلی
کی زبان۔
محفل صرف۔ آن ایسی لوٹ تو مت پھاؤ سود
چور کے تو ایک دن شاہ کا۔ ایسا نہ ہو کسی دن پکڑی
جائے۔ (مرآۃ المعرفین)

قول فیصل۔ اب لکھنوی اس مثل میں سود
کی جگہ سب دن بولتے ہیں۔
سود دن سار کی ایک دن لہار کی زبردست
کی کوشش زبردست کے سامنے بالکل بیچل
ہے۔ وہ سود میں جو کہم کرے گا۔ یہ ایک دن نہیں
کرے گا۔ اور دشمن، گنجینہ اقوال و امثال
قول فیصل۔ اب کھتر اس کا مفہوم یہ لیتے
ہیں۔ زبردست کے مقابلے میں بھی کمزور کا وار
بھی چل جاتا ہے جیسے "غریب کہاں تک اس
برساش کی نام کھاتا۔ آخر ایک دن حاکم کے
خوار ہو گیا۔ سچ ہے سود دن سار کی ایک دن
لہار کی۔"
سود دست سودن۔ آدمی کہہ رہا تھا لازم ہے
اور کھادہ۔ عجم اور عربوں کی زبان
محفل صرف۔ یہ بات کی کوئی موم نہتے کیا ناخود دوست
قول فیصل۔ تبتہ و تبہ میں تین زبانوں پر ہے
سود و سوس۔ کثرت تکرار ظاہر کوئی کیفیت سی تھی
چیزوں میں سب سے اچھا چیز اور صرف بیس راق
سخت جانی سے بنے کیا دتا دیکھا جائے
آج دسویں وہ سود سوسین بخیر دیکھ کر
قول فیصل۔ اس کا مختلف صرف یہ ہے سود میں
ایک سود سوسین اچھا طیرہ
سودہ۔ (دوا و صوف) اس چیز کا بارہ جو چیز لے
سے حاصل ہو فارسی نکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
اس تعدادت مرتبہ اس پر اسے بارہ میں
سودہ الماس کا آجائے گا دھان کے لے
قول فیصل۔ سودہ الماس کی ترکیب سے فہم
زیادہ شعل ہے۔ برکت اور انکسار نے "سودہ"
کے سنی لکھ کے لکھا ہے۔ جیسے سودہ الماس

سودہ صندل۔ سودہ الماس کے استعمال میں کچھ نہیں
تو سودہ صندل اب لکھ نہیں بولتے اس جگہ بارہ
صندل کہتے ہیں۔
سود ہونا۔ لازم، قائمہ ہونا، دفع ہونا، حاصل
ہونا، اچھا لکھا، اچھا آنا، اور صرف مشرک
کی جگہ کو پریشانی و خاک نشانی کہ جرات ہے۔
جو کوئی نقد دل نیچے اسے یہ سود ہوتا ہے جرات
قول فیصل۔ اس محل پر قائمہ ہونا زبانوں پر
سودی (دوا و صوف) سود سے نسبت لکھنے والا ہے
سودی دوسری فارسی صفت، فصیح، زبان
سود سے والا۔ سودا ہے والا۔ اور کثرت و فصیح زبان
محفل صرف۔ دیکھو کوئی سود سے والا بول رہا ہے۔
تو پکارو۔
قول فیصل۔ زیادہ تر سپہری نیچے والا سود ہے والا
کھانا ہے۔
سودا۔ دوا و صوف، دھات کا کھار، سودا
انگریزی نکر۔
سودا۔ ایک قسم کی بھی کا کھار۔ ایک طرح کی بھی
اس میں ایک زردی ہے جسے دھاتی مادے کا نام
ہے جو دن میں پانی سے لکھا ان اکثر ہاروں میں پایا
جاتا ہے۔ انگریزی نکر، فرنگ آصفیہ
سودا دار۔ وہ کل کا پانی جو سود سے کا لگے
بنا یا جائے۔ اب پانی، انگریزی نکر، راج
محفل صرف۔ تہا راغصہ کیا ہے میں سمجھے کہ ہے
سودا دار کی بول کھلی اور اب لکھی۔ ابھی تم بہت غصے
میں تھے اور اب نہیں رہے ہو۔
سود و دل۔ سودل اسد حال، مندری، صفت
فرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ دوام لکھ سودل و کسر اول کہتے ہیں

سورت ہی پختوں کی دہ نوم جو اپنے کو بابا گردانا کہ
کی اولاد بتاتی ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)
سورتیہ یعنی اول دفع دوم، خاک، شتریز، اردو
مذکر، راج۔

محل صرف۔ شریعت اسلام سے جو چیزیں
جنس ان میں قرار دی ہیں ان میں ایک سورتیہ ہے۔
سورتیہ جو امرادہ، شریز، ہذات، بھیل، اردو،
صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بھیل کے نفی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے بہت
دوسری میں راج ہے جیسے "وہ بڑا سورتیہ آدمی ہے۔ بھیل میں
جاتا ہے فادہ جاتا ہے۔"

سورتیہ امجاد، ایک گھر ہے، عقاب و قہر و غضب کا۔
اردو، غیر فصیح، راج۔

محل صرف۔ تم بڑے سورتیہ ہو۔ کہا تھا کہ سبق یاد کرنا
مگر تم نے نہیں یاد کیا۔

سورتیہ "آواز" شریعت حروف علت یا ان کی آواز
حروف اعراب جو بقول جنی تیرا اور بعض کے کہنے کے موافق

قول ہیں۔ سورتیہ مذکر (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

سورتیہ (افصح) از چ خانہ ہندی "سورت"
(لغات)

قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے لکھنؤ میں کیا
عورت کیا مرد سب زچہ خانہ بولتے ہیں۔

سورتیہ بچہ جننے کے بعد سے فعل کرنے تک کا زمانہ
دہلی میں سورتیہ کہتے ہیں۔ (لغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ بھیل کی زبان ہے
سورتیہ ایک قسم کی بھیلی۔ اردو، مذکر، فصیح

راج۔
محل صرف۔ آج ہم نے یہ بڑا سورتیہ کا دیا۔

سورتیہ (افصح) از چ خانہ ہندی "سورت"
(لغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالعموم راج نہیں۔
سورتیہ شادی، پیام، فارسی، مذکر، دہلی کی زبان۔

کیا کیا سرانجام اسباب سورت
کہ صرف جہاں جہاں چشم حور

سورتیہ سرخ رنگ اسی وجہ سے لال اور گل گلاب
کہ سورتیہ کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ زبان لکھنؤ کے تعلیم یافتہ
طبقہ تک محدود ہے وہ بھی بہت کم۔

سورتیہ سیاہی، اُل خاکی رنگ جو گھڑے یا خیر
یا اذن کا ہو۔ اسی وجہ سے خود رنگ گھونٹے کو

سورتیہ کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ بالعموم راج نہیں۔

سورتیہ بہادر آدمی، دلیر آدمی، سورتیہ آدمی، اردو
مذکر، غیر فصیح، راج۔

مغربی آریا، مگر شیشے میں سرکش
ہوتی نہیں خم کر کے میں سورتیہ گردن

سورتیہ بہادری، شجاعت، سورتیہ، سورتیہ پہلوانی
ہندی، صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مذکر (فرنگ آصفیہ) نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے

یہ نہ عالم، فاضل، رانا، پنڈت، مہاراج۔
تے سروں کے بدھ مت کے ستروہیں پیشوا کے باپ

کامہ "سورتیہ" مراد اندھا۔ اہل لکھنؤ اور تو
کسی معنی میں نہیں بولتے البتہ معنی نمبر ۵ میں سورتیہ

بجائے سورتیہ کہتے ہیں۔
سورتیہ، رخنہ، چھید، فارسی، مذکر،
فصیح، راج۔

کان کی نو میں گھیسے سوئی سی بالی کی کر
جس کا چوسوئی کے ناکے سے بھی تھا سوراخ

قول فیصل۔ سورتیہ رنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل
معنی اور لکھے ہیں۔ دو اور از "تہری، خشک،

منہ، منہ، زبان، سوکھا، گھٹا، موری
پرو، پرنا، سام، جہم کے ادب کے پھونٹے

چھید، گھر، خانہ، اردو سب کو فارسی قرار دیا
اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سورتیہ وار۔ روزن دار، چھید دار، سورتیہ
والا، فارسی، صفت، فصیح، راج۔

محل صرف۔ انگلیش کی سوئی سورتیہ وار ہوتی ہے
اور اس کا سورتیہ بہت ہو گیا ہوتا ہے۔

سورتیہ گردنا (متدی) چھیدنا، چھید کرنا، اردو
صرف، فصیح، راج۔

محل صرف۔ سورتیہ اس لکھنؤ میں سورتیہ
کر کے کہیں بڑو تاکہ مضبوط رہے۔

سورتیہ ہونا۔ چھید ہونا۔ چھیدنا
روزن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

سورتیہ کے عبت تھیلے تک چو گمان
سورتیہ یہ جگہ میں تیرے تیرے ہوا

سورتیہ۔ دو اور معنی، قرآن مجید کے ایک
چودہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورت کہتے ہیں عربی

پڑھی اک اس نے سورت قرآن
نہن کے سب حاضر میں تھے حیران

قول فیصل۔ یہ لفظ تحریراً بغیر درت استعمال
ہوتا ہے۔ عام بول چال میں سورت ہے۔

عربی میں اس کی فتح سورت ہے جو عربی داں طبقہ کہتی ہیں
دیتا ہو عام طور سے سورے اور سورتوں راج ہے۔

سورت ہندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ ربیبی میں ہے۔ مذکر۔

سیر کی ہم نے اٹھ کے تا سورت
وہی دیکھیں نہ ایک جا صورت

قول فیصل: سورت کے باشندے کو سورتی کہتے ہیں۔
سورتی: سورت کا تبا کو جو نہایت کڑوا ہوتا ہے اور پان میں ڈال کر کھایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں عام طور سے تبا کو کہتے ہیں۔
سرتی بنارس اور بہار وغیرہ میں بولتے ہیں۔

سور کھڑ: (دو چول) پھیرن آگ کی بھاری ایک آگنی کا نام۔ ہندی موت۔ موسیقاروں کی اصطلاح۔

سور ٹھ میٹھی: آگنی رنگ میٹھی تلوار (دو ہا) جاڑے میٹھی کا ملی سچوں میٹھی نار فرہنگ اصغیر
قول فیصل: مولف فرہنگ اصغیر نے لکھا ہے کہ کھل سور ٹھ کہنا بولیں گے تو وہاں سر عام ملایہ کھلم کھلا ہے باکانہ کہنے سے غرض ہوگی۔ جیسے وہ تو کھل ہو گیا

کہتا ہے جسے جو کچھ کرنا ہو کر لے لیکن اور سورتی میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ سور ٹھ آگنی کے سر کو سور ٹھ کا سر کہتے ہیں۔ جیسے غواصی نے بادشاہ سلامت کی غزل خریدنے سے نکالی بوسنیا آنکھوں سے نکالیا اور بلند آواز سے سور ٹھ کے سروں میں پڑھنا شروع کیا۔ (اہل کا یادگار مشاعرہ)

سورج: آفتاب۔ اردو: مذکر فصیح رائج۔

تم رات کو کیا آئے قیامت نظر آئی
سورج نکل آیا مہ کمال کے برابر جلال
قول فیصل: حالی نے استعارہ بعض شخص کا مل میں کیا ہے۔

مرتا تھا کمال تو کمال تر نظر آتا تھا یاں
سورج آتا تھا نکل رہ پانہ چپ جاتا تھا یاں

سورج: دھوپ۔ ہندی، مذکر فرہنگ اصغیر
قول فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سورج: کسی: ساچ پوتوں کا ایک فرقہ جو اپنے آپ کو سورج کی اولاد میں خیال کرتا ہو اور اس کی حکومت اچودھیا میں رہی تھی۔ راجہ رام چندر کی خاندان میں تھے۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ اصغیر)
سورج میلہ: (یا بھول) جس مکان کا صحن مشرق اور مغرب کی طرف طول میں زیادہ ہوا اور اس میں خوب عویس بھرتی ہو۔ ایسا مکان خوش خیال کیا جاتا ہے۔ اس صفت غیر فصیح رائج۔

محل صرف: وہ جو کرایے کا مختصر سا محسوس کر لقا۔ بدھ میں کچھ دار شیردان اس پر سورج پیدا زمین میں ہزار طرح کے رختے جا بجا چھپنا نشانہ سورج چھپنا: شام کی تاریکی یا ابر کی وجہ سے سورج کا چھپنا ہوتا۔ اردو: صرف فصیح رائج۔

سورج ڈوبتے: سورج ڈوبے: (تاج محل) آفتاب کے غروب کے وقت سورج چھپے نور اللغات
قول فیصل: اہل لکھنؤ سورج ڈوبتے ڈوبتے (تبا) بولتے ہیں جیسے: اس وقت بجے ہیں اگر اسی سے پیدل چلو گے تو سورج ڈوبتے ڈوبتے حضرت گنج پنچ جاؤ گے: سورج ڈوبے یعنی سورج چھپے لکھنؤ کی زبان نہیں البتہ سورج ڈوبے کی کی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

سورج ڈوبنا: (لازم) آفتاب کا غروب ہونا سورج کا چھپنا۔ اردو: صرف فصیح رائج۔
حسن والے حسن کا انجام دیکھ
ڈوبتے سورج کو وقت شام دیکھ
سورج غروب ہونا: سورج چھپنا۔ اردو: صرف فصیح رائج۔

سورج ہوا غروب کا سر حیش کا لاطم

سورج کو پانی دینا دیا، پانی چڑھانا: دینے کے پوجے کا ایک طریقہ۔ اردو: صرف اہل ہندو کی زبان۔
دیکھ کر چہرہ بہتہ بہتے ہیں زیادہ کے انگ
پانی سورج کو دیا کرتے ہیں ہندو ہو کر
سورج کو چراغ دکھانا: دانا کو دانائی کی بات بتانا کسی بڑے تجربہ کار کو کسی معمولی ہستی کا مشورہ دینا۔ اردو: صرف فصیح رائج۔

ان کے آگے فروغ پانا
سورج کو چراغ ہو دکھانا (گلزار انجم)
قول فیصل: کسی چھوٹی ہستی کا کسی بڑی ہستی کی نظر کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

تیری کیا تعریف ہو اے شاعر عالم و ماغ
دع کی تیری سورج کو ہو دکھانا چرغ
سورج گہن: کسوٹ آفتاب جب چاند زمین اور سورج کے بیچ میں مائل ہو جاتا ہو تو آفتاب کی روشنی زمین تک نہیں پہنچ سکتی یہی سورج گہن ہے۔ اردو: مذکر فصیح رائج۔

جا پاٹ خطانے اس کے رخ بے نقاب میں
سورج گہن پڑا شرف آفتاب میں امیر
قول فیصل: مولف فرہنگ اصغیر نے سورج گہن بھی لکھا ہے جو اردو میں داخل نہیں اگرچہ اصل وہی ہے۔ پڑنا جیسا کہ شعر بالا سے ظاہر ہوا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لو برس گیا سورج گہن ہوا دن کو
مختور دن میں ہوئے جب شہ انام تمام (نور اللغات)
صاحب فرہنگ اصغیر نے اس کے معنوں کی وضاحت دیں کی ہو کہ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلندی یا پستی پر جوتا ہو تو وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا لیتا

ہے اسی کو سورج گرہن یا کسوف کہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی روشنی جاتی رہتی ہو اگر دراصل زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے اور چاند کا سایہ اس کے اوپر آجاتا ہو۔

سورج گرہن کے وقت اہل ہندو میں بہت خیر خیرات ہوتی ہے اور مسلمان نماز کسوف یا نماز آیات پڑھتے ہیں اور اسے عذاب خداوندی کا نشانہ سمجھتے ہیں۔ سورج مکھی یا ایک قسم کے درخت کے پتوں کا نام جو کتاب کے ساتھ اپنا رشتہ بولتا ہے اور آفتاب پرست اور دھرموت نصیح راج۔

حسن نگاہی کہان جو عاشق و معشوق میں کب ہوا سورج مکھی پر اعتدال آفتاب قدر فیصلہ سورج مکھی کا درخت بھی سورج مکھی کہلاتا ہے پھر تاہم یہ بھی سائنس دان کے بارے میں ہے سورج مکھی کا پھول کہوں یا آفتاب سورج مکھی یا سورج کی پھل بول دہرے مشابہ ایک قسم کی پنکھیا جس سے صبر کے دھوپ بچاتے اور کبھی جھلکتے آفتاب کی طرح اور دھوپ متروک۔

کیونکہ ہوا آپ کو دور سے تھک کر آفتاب سایہ کیا سورج مکھی کا ہر قسم رخسار پر سورج مکھی یا ایک تھک آفتاب کی جڑیں میں چلنے لگے ہوتے ہیں۔ اور دھوپ متروک۔

سورج مکھی یا ایک پیرہنی مرض جس میں انسان کا پورا جسم سفید ہوتا ہے اور اس شخص کو سورج کی طرف نظر نہیں کر سکتا ہو۔ چمک تک سفید ہوتی ہیں۔ اور راج سورج مکھی یا وہ چمک کے مانند نقش کا ہونا چیز جس کی صورت پان سے مشابہ بناتے اور اس کے ساتھ بہت سے لڑکوں کو لیے ہوتے شعر پڑھتے ہیں فیصلہ میں جاتے اور اسے سورج مکھی یا تھانیا نکالنا

کہتے ہیں۔ یہ جلا کا ایک کھیل یا تھانیا ہوتا ہے۔ قول فیصلہ: لکھنوی کسی کھیل کا یہ نام نہیں۔

سورج نکال: آفتاب کا طلوع ہونا۔ اور صرف فیصلہ سورج نکلا چڑیاں بولیں کیوں نہ بھی آتھیں کھڑیں (درجی کتاب)

سورج نکلے: آفتاب طلوع ہونے کے وقت صبح کے وقت۔ اور دھوپ غیر نصیح راج۔ محل صرف: میرے دوست پر آپ یقین رکھیے سورج نکلے آپ کے گھر پر رات پونچھ دوں گا۔

قول فیصلہ: انھیں معنی میں سورج نکلتے اور اپنے محل پر تکرار کے ساتھ سورج نکلتے نکلتے ہیں راج وغیرہ نصیح ہو۔

سورج حرام: سورج کے گوشت کی طرح حرام۔ اور سورجوں کا زبان۔

قول فیصلہ: اس کا استیصال دھوپوں سے ہو گا۔ سورج حرام سمجھنا بیٹے ان کا پیسہ میں سورج حرام سمجھتے ہیں۔ ۱۲ سورج حرام: جیسے جیسے دھوپ کے شکایت ہوگا عرش میرے لیے سورج حرام ہو گا۔

سورج اس: آپ اہل ہندو شاعر کا نام جو گویا جس مقام پر کہ یہ شخص اپنا مقام اس واسطے ہر ایک ہندو نابینا کو عرش کے طور پر سواراں کہنے لگے جس حالت میں اس زمانہ نابیناؤں کو محفوظ ہونے کے سبب ہر ایک مسلمان اہل ہندو کو محفوظ کر دیتے ہیں۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل لکھنؤ کہ بولتے ہیں۔ نور سے ہیں: سورج میں سورج میری ہیں بہتر صوفی ہیں۔ اور دھوپ نصیح راج۔

ع نکلت گاہ کے کھل جانے کے سوتے ہیں ذوق سو کا بچہ (یا) سو کے بچے بچان کے طور پر

استیصال کرتے ہیں۔ اور دھوپ کی زبان۔ محل صرف: آپ سو کے بچے گرامی کیا سونے نہیں دے گا کیساں کندی کشکشاے بار بار ہوا۔ سورج کھانا: سورج کا گوشت کھانا۔ اور صرف نصیح راج سے پس آپ سورج کھائیں نظم بھائی بھائی نہیں ممکن دھوپ پر پائیں

قول فیصلہ: اسی کو سورج کا گوشت کھانا سمجھتے ہیں۔ اور یوں بھی بولتے ہیں کہ اس میں سے ہم نے ایک پیسہ بھی کھایا ہو تو سورج کھایا ہو۔

سورج کے برابر ہو: حرام ہو حرام سمجھتے ہیں۔ اور دھوپ غیر نصیح راج۔

محل صرف: آپ جو پیسہ مجھے دے رہے ہیں یہ چوری کا ہو ایسا پیسہ میرے لیے سورج کے برابر ہی میں نہیں بولوں گا۔

منور ما: (دوا و معروف) بہادر دلیر جری اور صفت مذکر غیر نصیح راج۔

سورج میں ہوتا ہے نہیں سکتا یا ان کے زور لکھنوی سورج چنا بھرا نہیں پھوڑتا۔ ایک شیان بنا کر پرنال نہیں ہو سکتا۔ ایسے محل پر کہتے ہیں تیب ایک آدمی پر ہجوم لڑائی میں ہوا ایک شخص کو پسند دشوار اور درپیش ہوتے ہوں۔ اور محل لکھنوی قول فیصلہ: لکھنوی میں کہتے ہیں کہ چنا بھرا سورج سو سببان: ایک در کا نام نسبت بری ہے لکھنوی فارسی موت اچھا کی سیطرہ ج۔

قول فیصلہ: اس کے قد میں ہوتی ہیں تلخ و شیریں سوزنی: مادہ خمر کا کٹا پتہ، بہت بچوں کی ماں۔ موت۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: سورج میں شریر کی تائید بھی ہوگی۔ عورت کے بہت سے بچے ہوں اور لکھنوی اسے سوزنی

نہیں کہتے۔

سورہ (فارسیوں نے سورہ سے بنایا ہے تو ان مجید کے ۱۱ حصوں میں سے ہر ایک حصے کا نام فارسی مذکر فصیح رائج۔

حافظ کی پیش نظر کیا ہو غلط پڑھیں سورہ دو گانہ کل جو سنا حام سیم کا جہان صائب سورہ اخلاص۔ سورہ توحید۔ قرآن مجید کے آخری سورتوں میں سے ایک سورتیں سورہ کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح رائج۔

تنبہ اور ہن میں رہے با بر اخلاص کہ یہ سورہ اخلاص کو پڑھ کر ہر قدر فصیح ہو۔ اور میں اس سورہ کو محبت اور پیار کا نام کہنے کے خیال سے نکاح کی تقریب میں سونے کے وقت دولہائے پڑھواتی ہیں۔ اس سورت میں خداوند عالم کی وحدانیت کا بیان ہے۔ چونکہ اخلاص اردو میں معنی محبت اور پیار کے متعلق ہے اس لیے نور میں آرمی مصحف کے وقت دولہائے پڑھواتی ہیں تاکہ زندگی و شو میں با ہم اخلاص رہے۔ سورہ نور۔ قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام جو اثناء میں پارہ میں سورہ نوح کے بعد واقع ہوا ہے۔ فارسی ترکیب فصیح رائج۔

ب بام پر جب یہ سوسے صفر کریں سورہ نور کو اس پر دم میر حسن

قول فصیح۔ یہ سورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ اہل اسلام کے نزدیک اس کے اور بہت سے خوب ہیں۔ اگر اس سورہ کو سات مرتبہ صدق دل و اعتقاد کامل سے پڑھے تو بہتان سے نجات پائے اور بازو پر بازو سے تو دوسرے محفوظ رہے۔ سورہ یسین (یا سین) قرآن مجید کے ایک

بہت مشہور سورہ کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح رائج۔

ہنگے ہیں سن کے اس دئے کتابی کا بیان مجید کو ذکر مصحف فتح سورہ یسین ہوا قول فصیح۔ یہ سورہ اکثر محل مشکلات کے لیے پڑھتے ہیں۔ اور بالخصوص سختی موت کے وقت ہونے کے لیے حالت نزع میں بیمار کو سنانے میں یہ سورہ بایسویں پارہ سے شروع ہو کر تیسویں پارہ میں ختم ہوتا ہے۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اس کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کو بعض لوگوں کے قول کے مطابق حضرت کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام یہ بھی ہے۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ اس میں یا محمد اور سین لفظ سید کے اشارہ کرتا ہے مگر تفسیر بیضاوی میں دیکھ کر سین اسیں کا مختلف معنی انسان کی تصغیر بالتفصیل ہے۔ اس سورت کی تلاوت اگر کسی بیمار کے واسطے اور بالخصوص سختی موت کے وقت ہونے کے لیے حالت نزع میں انسان کو سنانے میں ہو تو اگر اس کی زندگی بوقت ہو تو وہ نجات جاتا ہے ورنہ اس کی شکل جلد آسان ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ اس اخیر وقت میں قرآن شریف کو سن کر اپنے خدا سے مل کر لے رسول مقبول کی طرف دھیان لگائے اور جان لے کہ اب وقت آپنچا۔ اس کی طرف لو لگا نا چاہیے تاکہ خاتمہ بالخیر ہو بقول سعدی عوسی بود ذبت ماتمت اگر نیک وزرے بود خاتمت چونکہ یہ سورہ اکثر مرنے کے وقت پڑھا جاتا ہے

اس لیے بعض عورتیں دوسرے اس کا نام نہیں لیتیں۔

سوزاک (بالضم بر وزن۔ درم سوزاک) جنس سوزاک پیش۔ فارسی مذکر فصیح رائج۔ نہ گئی بائے تب غم کی عزارت نہ گئی۔ وہی دھڑکن ہو وہی سوز جگر ہو کہ چو شاہ جیل سوزا نہ دکھ دیدہ غم۔ فارسی مذکر فصیح رائج۔ محل صرف۔ سکتے مازان مضمون میں۔ اقل ہو کر تم میں چلے چلو تو زیادہ کیفیت ہو۔ بیک کر شکر و کا جو سوز میں ساز ہو۔ (انشائے سرور) سوزا نہ سوز خان سلام اور مری سے پہلے جو قطعہ یار با عی یا نہ مجلس میں پڑھتے ہیں اور مذکر فصیح رائج۔

نومذخوال ہو ساز مطرب ہجر میں۔ راک مجھ کو مریے کا سوز ہو۔ قول فصیح۔ پڑھنا کے ساتھ اس کا لہجہ ہو۔ کچھ میں شاعر تو نہیں سمجھتی ہوں مرثیہ خواں سوز پڑھ پڑھ کے محبتوں کو رلا جاتا ہوں بنانا کے ساتھ سوز بنانا بھی بولتے ہیں جس کے معنی ہوتے کسی نئی دھن میں سوز تیار کرنا۔

سوزا نہ سید محمد میر کا تخلص مرحوم پرانی دلی میں قراول پورہ ایک محلہ تھا اس میں رہتے تھے۔ مگر بزرگوں کا اصل وطن بخارا تھا۔ ان کے باپ سید ضیاء الدین بہت بزرگ شخص تھے۔ سوز مرحوم پہلے میر تخلص کرتے تھے۔ جب میر تقی میر کے تخلص سے عالم گیر ہوئے تو انھیں نے سوز اختیار کیا۔ آخر عمر میں کھنڈ پہلے آئے اور نواب صفی اللہ کے استاد مقرر ہو گئے۔ سوزا نہ میں فانی پائی۔

سوزاک۔ (داویدول) امر امن ساریہ میں سے

ایک بیماری کا نام۔ اردو مذکر، راج۔
 کروں کیا گلہ دور افلاک کا
 ہوا عارضہ اس پیوناک کا (خواہ لفظ)
 قول فیصل۔ اس بیماری میں شانے میں خیم پڑ جاتا
 ہوتا پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے۔ پیپ ہوتی رہتی
 ہے۔ اس کا سبب صفرا کی زیادتی ہو (یہ لفظ مرکب
 ہے سوز۔ جلی اور آگ کہ نسبت سے)
 سوزال۔ (دوا بھول) جلتا ہوا، جلی ہوئی
 فارسی صفت اسم مفعول، فصیح، راج۔
 ہر استخوان جسم کو سوزاں بنا لگی
 شامی کے قد کو سوز چاغاں بنا لگی
 قول فیصل۔ انھیں سوزوں میں سوزناں بھی تھا
 جواب راج نہیں۔

دل میں داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناں
 دو رفیق بے کسی رکھتے ہیں تنہائی میں ہم
 اس کا اسم فاعل سوزندہ بھی راج تھا جواب
 نہیں دیتے۔

سوز کس آگ سوزندہ نہ چھاتی میں لگا دیوے
 سوز پڑھنا۔ سوز خوان کا آغاز مرثیہ سے
 پہلے کوئی زبان یا قطعہ یا کسی مرثیے کا پہلا اور
 بضرورت دوند پڑھنا۔ اردو صرف سوز خوان
 کی اصطلاح۔

کوئی سوز پڑھ کر رولا دیتا ہو
 کوئی منہ دنیا کر مہنا دیتا ہو
 سوز خوان۔ ایک قسم کے مرثیہ خوان کو کہتے
 ہیں کہ سخت اللفظ خوان کی ضد ہوتا ہو۔ اور
 سخت اللفظ خوان اس مرثیہ خوان سے عبارت ہے
 جو منبر پر بیٹھ کے بغیر دھن کے مرثیہ پڑھتے ہیں۔
 فارسی ترکیب مذکر، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ دھن اور لے میں سوز سلام اور مرثیہ
 پڑھنے کو مجموعی حیثیت سے سوز خوان کہتے ہیں جو
 موت ہے۔

سوز درکول۔ غم دل، درد دل۔ فارسی ترکیب
 مذکر، فصیح، راج۔

شرح قلبیہ کو کثیرہ زکب بیمار عشق
 نعمت سوز دروں تقدیر زین العابدین
 (عظیم صاحب عالم قائم لکھنوی)

سوزش۔ (بضم اول دوا بھول کسر سوم)
 کھولن، جلی۔ فارسی، موت، فصیح، راج۔
 کیا کیجے کہ ہو سوزش داغ جگر ایسی
 سنتا نہیں وہ غیرہ شمس قمر ایسی
 سوزش بجھنا۔ جلی مثلاً اردو صرف
 دہلی کی زبان۔

نہ بجھے اشک کے دیا سے مری سوزش دل
 گر چہ ہے شعلہ جوالہ کو گر داب بنا
 سوزش فرو ہوتا۔ جلی جات رہنا۔ اردو
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہا یا کانسوؤں نے چشم سے دریا تو کیا حال
 فرو کس سے دل کی سوزش ہونے والی ہو
 قول فیصل۔ بالعموم سوزش جاتی رہنا زبانوں پر
 سوزن۔ (بضم اول دوا بھول) سوئی پکڑا سنے کا
 آلہ۔ فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فصل گل باقی ہو کر لون گاریاں پھر چاک
 آنے وہ سوز اگر پھر روفو آتی ہو
 قول فیصل۔ صاحب لوا، منتزعی نے جعجعال
 (سوزن) لکھا ہو جو عام طور سے زبانوں پر نہیں
 سوزن ساعیت۔ گھڑی کی سوئی۔ فارسی
 موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جے پاؤں نے سوزن ساعیت کی ہر پائی گروش شاد کھڑ
 سوزن عیسیٰ۔ وہ سوئی جو حضرت عیسیٰ کے دامن
 میں آگئی ہوئی آسمان چارم پر چلی گئی مٹی رخا کر
 عربی الفاظ، موت، قلیل الاستعمال۔

کاوشی مرزاں سے چلنی ہو گئے پائے نظر
 سوزن عیسیٰ زبان خار صحران ہو گئی
 قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ کے کہنے کے
 مطابق جناب عیسیٰ اس سوئی کے سبب حکم الہی
 چوتھے آسمان سے آگئے۔ جانکے کیونکہ سوئی ذہنی
 اسباب و تعلقات کی چیز تھی۔ مگر انے اکثر اس بات
 کو تلمیح کے طور پر لفظ کیا ہو۔
 سوزن کاری۔ سوئی کا کام۔ فارسی، موت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوزنی۔ ایک قسم کا روئی بھرا ہوا کپڑا
 سوئی کا باریک کام کیا ہوا ہو۔ فارسی، موت
 عاشق ہیں جو سوزن مڑھ کے
 اپنی اپکن میں سوزنی ہو (نور اللغات)

قول فیصل۔ روئی بھرے کپڑے کی قید نہیں سامنے
 کپڑے پر بھی ایسی طرح رنگین تاگوں سے بیل ہونے
 بنائے جاتے تھے اس طرح کہ سیدھی طرف وہ
 بیل ہونے دکھائی دیں۔ اب اس کا رواج بہت
 کم ہو گیا ہے اس کپڑے کی جگہ ٹوپیاں اگر کھایا
 دگلا، مچھنے کے لیے فرش بنایا جاتا تھا۔

تکلف منزل حبت نہ کر چاہی تو بے تکلف
 کہ جا بجا خار زار و حشمت زبیر یا فرشی سوزنی
 سوزنی یعنی فرش مخصوص کا طرح بچانا کے ساتھ ہو۔
 بچاؤں سوزنی ال جلی اور اچھوتی لا
 اور اس پر کھوں میں اک نیچے کر کھلم
 موجودہ دور میں شین سے بنی ہوئی بھول دار سوزنی

نہیں چادر کو بھی سوزنی کہتے ہیں۔

سوزنی کا کام :- وہ کام جو سوزنی کی طرح پر
- ناگوں سے بنایا گیا ہو۔ اردو مذکر فرہنگ صغیر
قول فصیل :- اب قلیل الاستعمال ہو۔

سوز و گداز :- وہ کیفیت جس سے متاثر ہونے کے
وقت طاری ہو۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح راجح۔

شمع نہ آپ کو جوئے لیکن
لطف سوز و گداز کیا جانیں

قول فصیل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

اختر کا حال سن کے جوئے موم شکر
اس قبر کا بیان میں سوز و گداز تھا

مثنوی :- مثنوی - عربی مثنوی - انور اللغات

قول فصیل :- اردو میں اصل السوس و رب السوس
کی ترکیب سے مستعمل ہو۔

سوس :- سوسار کا مخفف (گد) ایک صحرانی
جانور۔ فارسی۔

قول فصیل :- زبانوں پر زیادہ تر سوسار ہی ہو۔

سوس :- یا خاک آبی، ایک آبی جانور کا نام جو
پانی پر اکثر مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہو

ایک نرسہ گر مچھ۔ عربی، مثنوی۔

نہ سمجھو نکلتی ہے دریا میں سوس

خوشی سے اچھلتی ہو دریا میں سوس

قول فصیل :- زبانوں پر زیادہ تر سوسار ہی ہو۔

سوسا سوس :- انجمن، بزم۔ انگریزی، مثنوی،

انگریزی واں طبعی کی زبان۔

محلہ سوس :- اچھا تو آپ کو آپریتو سوسا سوس کے

دفتر میں کام کرتے ہیں کیا ہے مثنوی

سوسا سوس :- صحبت، میل جول، تہن، صحبت

انگریزی، مثنوی، انگریزی واں طبعی کی زبان۔

سوسلا رہنما :- (لزم) سوسلا، پر رہنما،

اس جگہ سوسلا رہنما تالیف میں ہو جو تیسین کا نام ہے
واسطے آیا ہو جیسے عید کی خوشی میں بچے سوسلا
سے سوسلا رہے کہ کل مسیح ہی انیس تھے :-

(فرہنگ صغیر)

قول فصیل :- ان لفظوں میں سوسلا کے بولنے میں

سوسلا :- (دراود مروت) ایک صحرانی جانور کا نام

گدہ۔ فارسی، مذکر، راجح۔

سوسلی قوم کا وہ کتفہ اٹھا

سوسار اک سوسار میں نے کیا تھا

قول فصیل :- مولف فرہنگ صغیر نے لکھا ہے کہ اس کی

جڑی آدمی کو مذمت، سوسا کرتی ہو اور شافعی مذہب میں

سلمان مانا گیا ہو۔

سوسن :- (دراود مروت) ایک قسم کے آسمانی

رنگ کے پھول کا نام جو اس کی شاخ بلند ہوتے

پتے، پھول میں پتھریاں ہوتی ہیں جو کھل کر خیمہ

ہو جاتی ہیں۔ فارسی، مثنوی، فصیح، راجح۔

مس لکاکے سیرت میں کو جو آئے ہو

سوسن تھا کہ ہونٹوں کے پتے آجانی ہو

قول فصیل :- صاحب برہان نے اس کی چار قسمیں لکھی

ہیں :- سفید میں کو سوسن آواز کہتے ہیں اس کی

دس زبانیں ہوتی ہیں :- کبود میں کو سوسن ازرق

کہتے ہیں :- زرد میں کو سوسن خطائی کہتے ہیں :-

مختلف رنگوں میں :- زرد و سفید و کبود رنگ

طے جلتے ہوتے ہیں اس کو سوسن آسمان گوں کہتے

ہیں :- ہر قسم کی سوسن کی جڑ کو ابرسا کہتے ہیں۔

اس کا عرب سوسن (بالفتح) ہو شعرا اس کو

زبان سے تشبیہ دیتے ہیں :-

سوسار کی ایک لہار کی۔ سودن

سار کی ایک دن لہار کی :- زبردست

کی ایک ضرب زبردست کی سوسنوں کے برابر
ہوتی ہو، زبردست کی ایک ضرب، وہ کام کرتی
ہو جو زبردست کی سوسنوں سے نہیں ہوتا

زبردست کی کوشش زبردست کے آگے بھٹتی

بے فائدہ ہو یعنی کمزور کی سوسن میں زبردست کی

ایک ضرب کے برابر ہوتی ہیں۔ اردو، راجح۔

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو کڑے

لگا کے ضرب یہاں تیغ آبدار کی ایک

تو کیا کہوں کہ وہ بولا سخی نہیں یہ خل

کہ سوسار کی ہوتی ہو اور لہار کی ایک

قول فصیل :- مولف فرہنگ صغیر نے اس میں کو (د) کے

اضافے سے مانا ہو فرماتے ہیں وہی شعر سے خل یا

معاوردہ وضع کرنا، مثل مذ کے اضافے کے ساتھ ہو

سوسار کی نہ ایک لہار کی :- دریا سے طمانت میں

بھی (د) کے ساتھ ہے :- حالانکہ (د) کے اضافے

کے ساتھ دل کی زبان ہو جیسا کہ مولف فرہنگ صغیر

نے لکھا ہو اہل لکھنؤ (د) کے اضافے کے ساتھ

بالکل نہیں بولتے۔

سوسنا :- کثرت سے برا اھلا کہنا بہت زیادہ

سخت، وسست کہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

بے دہائی پر بھی مشتاق کو تم

سوسنا تے ہو غضب کرتے ہو

قول فصیل :- اس کا لازم سوسنا (کثرت سے

کھانا سننا) بھی مستعمل ہو۔

غیر ایک کہے گا تو وہ سوسنا سے بے گنا

میرے ترے ٹھٹھا ہو کہ میں کچھ نہیں کہتا

سوسن :- آزاد :- ایک قسم کی سوسن جو سفید رنگ

کی ہوتی ہو۔ فارسی، مثنوی، قلیل الاستعمال۔

سوسنی سے آن لہوں کی تعلق جنوں کو ہر
مقویں کہیں نہ سوسن آزاد کی طرف آتش
سوسنی : آسانی رنگ کا گھوڑا - فارس
(نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم نہیں بولتے۔
سوسنی : آن لہوں آسانی - فارس صفت
موت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ناگاہ ابر سوسنی نمودار ہوا
ٹھنڈی مچنے لگی - (طلسم ہوش رہا)
سوسن : کثرت سے بافراط نہایت - اردو
فصیح : راج

ج خواب راحت جہاں سے سوسن کوس
سوسن بل کھانا : استعدی نہایت فصیح
اور راج و تاب کھانا - اردو صرف غیر فصیح راج
خدا جانے پھنسوں کس بیچ میں بیکھے کیا ہو
کہ مجھ پر آج بل کھاتی ہو وہ رفت و تاسوس
سوسن جتنے - سیکڑوں آدمی بہت سے آدمی
اردو دہلی کی زبان -

عالم خاک میں بسمل گاہ ہو
ہو رہے ہیں دھیریاں سوسن جتنے
سوسن خیال آنا :- طرح طرح کے بہت سے
خیالات آنا - اردو صرف غیر فصیح راج

حال سن کے تری خوشی پر
دل میں سوسن خیال آئے ہیں
سوسن دعائیں دینا بہت سے دعائیں دینا
لاکھوں دعائیں دینا - اردو صرف دہلی کی زبان
گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج
سوسن فائیں دیتا ہوں آج سوسن کو آج
قول فیصل :- لکھنؤ میں ایسے محل پر لکھنؤ میں

دینا مستقل ہو۔
سوسن طرح : مختلف طریقوں سے - اردو صرف
فصیح : راج

محل صرف :- میں نے ان کو سوسن طرح سمجھا یا گراں کی
سمجھ میں نہیں آیا۔

قول فیصل :- اسے (حرف جار) کے اضافے کے ساتھ
سوسن طرح سے بھی راج و فصیح ہو۔

ان لہوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سوسن طرح سے دیکھا
سوسن کرتا :- (ہر دو واد معرفت) جائزہ کے
مارے ناک سے کپکپاتی ہوئی آواز لگنا سردی کے
مارے سنسنا نا - اردو صرف عورتوں کی زبان -
محل صرف :- سردی کے مارے سوسن کر رہے ہو
نہیں کہ سوسن رہیں لو۔

قول فیصل :- کھانے میں جس زیادہ ہو جانے کی وجہ سے
سوسن کے کو بھی سوسن کرنا کہتے ہیں - جیسے کالیں
بہت سی مرچیں ڈلو کے کھا تو گئے گراں بیٹھے ہوئے
سوسن کر رہے ہیں :-

سوسن کوس :- دتا یج فعل بہا سفر مسافت
دور دور کوسوں - اردو صرف دہلی کی زبان -
ع خطبہ جس کے باعث ہم جوئے نام سوسن کوس
سوسن کوس بھاگنا :- (لازم) نہایت رسیدگ
اور وحشت اختیار کرنا اور بھاگنا پاس نہ پہنچنا
الگ رہنا دور رہنا - اردو صرف دہلی کی زبان -
ع ہمارے نام سے بھاگے ہو وہ خود سوسن کوس
سوسن کوس نظر نہ آنا :- (لازم) دور دور نظر نہ آنا
کہیں تپہ نہ لگنا - اردو صرف دہلی کی زبان -

یہ روز بھر بھی یارب گر روز قیامت ہو
نظر آئی نہیں جو آج مجھ کو شام سوسن کوس

سوسن گھڑے پانی پڑنا - سیکڑوں گھڑے پانی
پڑ جانا کمال نادم و شرمندہ ہو جانا شرم سے
آب آب ہو جانا - اردو شکل دہلی کی زبان -
ع رقیبوں پر یہاں پڑنا بہت سوسن گھڑے پانی پڑنا
قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں سوسن گھڑے پانی پڑنا
(سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا) یا گھڑے پانی پڑ جانا کہتے ہیں
سوسن نام دھرتی بہت برا بھلا کہنا لکھنؤ میں
کرنا نقص نہ لگنا - اردو صرف دہلی کی زبان -

کیا غرض حسن ہو سوسن طرح دھرتی نام
وہ شبیہ شاہ کفان کو دھرتی کے سامنے
سوسنی :- ایک تم کارنگین حاریرہ پر اجسے اکثر
دیہاتی عورتیں پہنا کرتی ہیں خصوصاً پنجاب میں اس کا
بہت رواج ہو - ہندی موت و متردک -

محل صرف :- دس میں نوڈیاں کال کال گھرے کی پیر
سوسن کے پانچاچے پھولے پھولے گلے مرے موتے ہوتے
سوختے لیے جوئے آئے - (طلسم ہوش رہا)

سوسن نے ایک مت :- جتنا دانا ہوں گے سب
کا ایک رائے ہوگی - اردو شکل متردک -

تصویر کی حق باہم ایک صورت
مثل ہو سوسن نے ایک ہومت (الفاظ و منظوم)
قول فیصل :- سولہ فرنگ ٹرناس مثل کو یوں کھا
ہو سوسن نے ایک میت (میت بیائے معروف)
لیکن اہل لکھنؤ کسی صورت سے اب نہیں بولتے۔

سوسن طرح کا :- مختلف انداز کا - اردو صرف
فصیح : راج

اسم فظم پر سیلیاں کو تفاخر ہو عبث
سوسن کا اثر اللہ کے ہر نام میں ہو

سوغات :- اس تحفہ ہدیہ وہ چیز جو مسافر کے
دوستوں کے واسطے لائیں - فارسی موت و فصیح راج

ہوئے یوسف کے ہوا مصر کے کیا لاقی عبا
اور لقیو کے قابل کوئی سوغات نہ ملتی
قول فیصل :- مولف نور اللغات نے لکھا ہو کہ سوغات
عربی میں تحفہ عجیبے کو کہتے ہیں مگر عربی لغات میں سوغات
کے یہ معنی نہیں ملے۔ بعض لغت نویسوں نے اس کو
ترکی لکھا ہو ممکن ہو ایسا ہی ہو۔ بہر حال فارسی لفظ
نے بھی استعمال کیا ہو۔

سوغات :- انوکھی چیز، عمدہ چیز، نادر چیز،
ترکی، مویش۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے ان معنوں میں
اس لفظ کو اردو قرار دیا ہو اہل لکھنؤ عمدہ چیز، نادر
چیز کے معنوں میں بجائے سوغات کے سمجھتے بولتے ہیں۔

سو غانی :- قابل تحفہ، نایاب، عمدہ، پسندیدہ
چیدہ۔ اردو صفت عوام کی زبان ادبی کا صفت
(فرہنگ آصفیہ)

سو غلاموں گھر سونا :- اگر فرزند نہ ہو تو سونے
غلاموں کے ہوتے بھی گھر خالی خالی لگتا ہو۔ یعنی
فرزند ایک بھی باغیچہ آبادی خانہ ہو نہ فرہنگ آصفیہ
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سو غلاموں میں گھر بنے نا :- بکے بہت آدمی
ہوں تب بھی گھر نہیں بنتا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سو غار :- (داو معرفت) تیر کا وہ سواغ یا
شکلات جو تیر کے گڑ میں اس بات ہوتا ہو جو دوسرے
تیر کو چلے لکھان میں رکھ کے نشانے کی طاق چھوڑ
ہیں۔ وہاں تیر تیر کی چٹکی۔ فارسی، مذکر، فصیح
ہمارا اہل کے ابو تیر سے تیر کا سو غار
یہ چپ ہوا ہو کہ گویا نہیں زبان منہ
قول فیصل :- وہاں تیر کے کنارے کو لب سو غار

کہتے ہیں۔
کس قدر جو آپ کے دست چنان کا اثر
لیتے ہی چٹکی میں رنگ آیا لب سو غار پر
سو غار :- سوئی کا ناگہ۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سو فستہ :- (داو مجمل ہندی سوتیا کا
بگڑا ہوا) فرصت، اہمیت، چٹکارا، سہجات
اعد، مذکر، ادبی کی زبان۔

سو فستہ سینہ زنی سے جو ہمیں پار ملے
کیا ہو ممکن جو گریباں میں پھر اکٹارتے
قول فیصل :- ملنا اور ہونا کے ساتھ اس کا
صرف ہو۔ جیسے جہاز میں سو فستہ خوب عطا
دونوں میں، ہی مذہب ہو مذکر، رہتے تھے (جہد)
مولف فرہنگ آصفیہ نے اخلاق اور کچھ مرض
کے معنی میں بھی تحریر کیا ہو مگر کوئی مثال نہیں دی
اہل لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

سو فستے میں سو فستے کے وقت :-
(ساج فعل) فرصت میں، فرصت کے وقت
تمنا میں، اکیلے میں۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سو فسطا :- (داو مجمل) وہ حرکت جس کی
بنیاد وہم پر ہو۔ یونانی، مذکر، فعل، یافتہ طبع
کی زبان۔

قول فیصل :- حکما کے اس گروہ کو جن کے مہول کی بنیاد وہم پر
ہوتی ہو اور وہ حقائق کو نہ ماننے، سو فسطا کہتے ہیں۔ گروہ کے
مذہب و حیثیت سے یہ ایسے قلم کار سو فسطا کہتے ہیں۔

کبھی میں نفی حقیقت میں تھا سو فسطا
کبھی میں حق پر با مشرق و غربت

سو فسطائیوں کی اصولی حیثیت کو سو فسطائیت
کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اسی کو فسطائیت کہنے لگے ہیں۔
سوئی صدی :- سوئیں سو پورے کا پورا۔
اردو، رائج۔

محل صرف :- کچھ سوئی صدی یقین ہو کہ مختار کام
استحاج پا جائے گا۔

سو ق :- (داو معرفت) بازار، عربی، مذکر
تقیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو جو یوسف بھی تو بکے گا یہاں ہمد
عشق کا سو ق ہو جہاں سے الگ (قباں ہمد)
قول فیصل :- عربی واں طبقہ کبھی کبھی سو ق دکھاؤ کہ
ترکیب سے بول دیتا ہو جو ایام جاہلیت میں عرب کے
ایک شخص بازار کا نام تھا۔

سو قی :- (سو ق بازار) ہی بکریست، سو ق
سے منسوب، بازاری۔ عربی، صفت، عربی واں طبقے
کی زبان۔

سو قیائے بازار :- بازاروں کا سارا عوام کا۔ فارسی
تقیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- موقیانہ سفاسین کے ناول پہلا قیام
پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

سو کام چھوڑ گئے :- سب کام چھوڑ گئے اپنا
ہرج کر کے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- پہر ہرا :- الہی خیر دونوں پہنوں کے
نہ جلانے کس نے کہہ دیا جھوٹ موٹ۔

روح افزا :- گریبان میں منڈ ڈالو کہہ چلو کہ ب۔
حسن آرا :- ہمسرا شہ افزا ہے سو کام چھوڑ کے
خدا کی قسم۔ (فسانہ آزاد)

سو کن :- (بفتح اول و سوم) سوت، اردو، مذکر
محل صرف :- بزرگوں کا قول ہو کہ شرافت، عزت

غریبی پر عاشق ہو۔ دولت اور نجات آپس میں سوکن ہیں۔ (آب حیات)
 سوکن سے میری نکل زمانے کی احتیاج۔ جان مہیا ہوتی ہو اس کو روزِ زمانے کی احتیاج۔ جذب لیا سوکنا، سوکھنا۔ (مستعدی)۔ جذب لیا ایک دفعہ ہی بیانا، چڑھا جانا، اٹھ جانا، لڑھا جانا، ڈکار جانا، ڈکوس جانا، ہندی۔ (فرہنگِ آصفیہ)
 سوکن مرگئی اس کو چھوڑ گئی۔ ایک دشمن ملا تو دوسرا موجود ہو۔ ہندی، مثل۔ (فرہنگِ آصفیہ)
 قول فیصل:۔ اہل کھنڈھ نہیں بولتے۔
 سوکنوں کی جوڑی۔ اول معلوم:۔ ایک قسم کی آتش بازی جو چھوٹے وقت کراتی ہو۔ ہندی، موت۔ (فرہنگِ آصفیہ)
 قول فیصل:۔ کھنڈھ میں مستعمل نہیں۔
 سوکر س بھاگنا۔ (لازم) دور بھاگنا، نفرت کرنا، الگ رہنا۔ اردو صرف نصیب رائج۔
 ڈرتا ہوں بس کہ میں غمِ فرقت کے نام سے سوکر س بھاگتا ہوں محبت کے نام سے سوکر س بھاگتا ہوں۔ (لازم) اپنا حال اپنے تئیں خوب روشن رہتا ہو اپنا گھر دیکھان دیتا ہو، اپنی مصیبت پہلے سے معلوم ہو جاتی ہو۔
 دوری یار میں ہو حال دلِ ابرار پناہ میر ہم کو سوکر س سے آتا ہو نظر گھر اپنا فرہنگِ آصفیہ
 قول فیصل:۔ یہ کھنڈھ کی زبان نہیں۔
 سوکھا بیا (بوا و معروف)۔ خشک شدہ، گیلہ کی ضد۔ اردو صفت نصیب رائج۔
 محل صرف:۔ کہتے ہیں سوکھا کتا پاک ہوتا ہو۔

سوکھا بیا دیا پتا، لاغر۔ اردو، صفت غیر فصیح، رائج۔
 محل صرف:۔ بالکل سوکھا آدمی اور اگر اتنی کہ بہتم کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔
 سوکھا بیا سکر اہوا، تھریاں پڑا ہوا اردو صفت، فصیح، رائج۔
 محل صرف:۔ یہ لوگ مارے سوکھے جھریوں پرے آسمان کے میں کیا کروں گا یہ تھیں کو سبارک میں۔
 سوکھا بیا روکھا پھیکا، سخت تیز تند۔ اردو صفت۔ جیسے "روکھا سوکھا جواب" (نور اللغات)
 قول فیصل:۔ اہل کھنڈھ صرف روکھا جواب بولتے ہیں۔
 سوکھا بیا روکھا پھیکا، بن نمک کا۔ اردو صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)
 قول فیصل:۔ اہل کھنڈھ نہیں بولتے۔
 سوکھا بیا قحط، خشک سال، قحط سالی۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔
 قول فیصل:۔ پڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 جیسے برسات سے پہلے برسات ہو گئی ہو اب کی سوکھا پڑ جائے تو کوئی تعجب نہیں۔
 سوکھا بیا:۔ ایک مرض کا نام جس میں بچے بہت دبلے ہو جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔
 محل صرف:۔ اس بچے کو سوکھا کا مرض ہو گیا ہو۔ کسی ڈاکٹر کو دکھا دو۔
 قول فیصل:۔ سوکت فرہنگِ آصفیہ صاحب۔
 نور اللغات نے مندرجہ ذیل تین معنی اور لکھے ہیں۔
 لکھنؤ میں رائج نہیں، خشک تبا کو، بھنگ یا دبا پن، غری، دبا ہٹ۔

سوکھا پڑنا:۔ (لازم) قحط پڑنا، قحط۔ آبی ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
 محل صرف:۔ جس سال سوکھا پڑا تھا غلہ بہت کم ہوا گیا تھا مگر جب بھی گہری رو پے کاتیں سیر تھا کچھ کل سوکھا نہیں ہو اور سیر پھر کال رہا ہو۔
 سوکھا پڑنا، (مستعدی) بے نیں مرام واپس کرنا، خشک جواب دینا، باتوں میں ٹالنا، صاف انکار کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
 محل صرف:۔ اتنا کام لیا ایک پیسہ بھی نہیں دیا بالکل سوکھا تر خادیا۔
 قول فیصل:۔ اسی معنی میں سوکھا ٹالنا بھی بولتے نور اللغات نے لکھا ہو جو نسبت کم رائج ہو۔
 سوکھا کھنڈھ:۔ خشک شدہ درخت بغیر شاخوں اور پتوں کا سوکھا ٹہنا۔ ہندی۔
 اسے موسم خزاں کے اس سرکو تیرے آگ انشا بیل (اس معنی ہو اک سوکھا کھنڈھ پر نور اللغات)
 قول فیصل:۔ اس لفظ کے سلسلے میں صاحبِ بھنگا نے نے مولف نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہو کہ "اس شعر انشا میں اسی لفظ کو ایک جگہ دند پڑھتے ہیں (ملاحظہ ہو ڈال کی ردیف میں لفظ دند)۔ اب اس کو موقع کے لحاظ سے کھنڈھ پڑھتے ہیں۔ حالانکہ انشا کی غزل کے قوال کد، جھنڈ وغیرہ ہیں اور کھنڈ اس میں کسی طرح نہیں کہتا۔ مگر کھنڈ جو انشا نے استعمال کیا ہو نہیں پڑھتے کھنڈ یا کھنڈ معنی سوکھے درخت کی صحت میں خشک نہیں مگر پیش کردہ شعر میں اس کی مثال تخریص ہو اور اصول لغت نویسی کے قطعاً خلاف ہو۔ (فرہنگِ آصفیہ)
 مجھے اس سلسلے میں صرف انشا عرض کرنا ہو کہ کھنڈ، اور کھنڈ، اہل کھنڈ اب نہیں بولتے اور

تھنڈے کے بجائے "سڈ" کہتے ہیں۔ انشاء نے
مندر جبال شجر میں نہ ٹھنڈا استعمال کیا ہو نہ
"تھنڈ" بلکہ ڈیڑہ کہا ہو۔ ملاحظہ ہو کلیات الشا
روایت رائے مولہ مفہوم مطیع قول کشورہ ڈیڑہ
کھنڈ میں بھی رائج ہو۔
سوکھا جواب: خشک جواب۔ صاف لکھ
روکھا جواب، خالی جواب۔ اردو، مذکر،
غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :- دنیا اور لٹا وغیرہ کے ساتھ ہر کا
صفت ہو۔

اب سوال قتل پر لٹے لگا سوکھا جواب
آب داری کیا ہوئی قاتل تری تلوار کی جلیں
سوکھا ڈنڈ: بغیر شاخوں اور پتوں کا
سوکھا ٹہنا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- زمانہ نا پہنچا اگر دوں سفار شاد
کبھی پریوں کے جھڑ دکھاتا ہے گا سوکھ ڈنڈ
دکھاتا ہے۔ (انشائے سرور)

سوکھا سا: لاغر، نحیف، دلا پتلا۔ اردو،
غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ ایک سوکھا سا آدمی ہوا میں
اتنا دم کہاں کہ اتنے بڑے مجمع میں بستیوں چلائے
اس کے لیے بڑی ہمت درکار ہو۔

سوکھا سا کھا: خشک۔ اردو، صفت
مذکر، عوام کی زبان۔

"نکڑے ہیں سوکھے ساکھے فقط انان پاؤں کے گھر میں
وہ تر بتر طباق کہاں ہیں پلاؤں کے شیش

سوکھا سا کھا: دلا پتلا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان
سوکھا سا کھا گورا گورا
کلو کا گھر والا ہو گا

جان صاحب

سوکھا سا کھا جواب پانا: (متعدی)
قطعی انکار کا جواب پانا۔ اردو صرف غیر فصیح
رائج۔

پیا سی ہی رہی نہ آب پایا
سوکھا سا کھا جواب پایا: شوق قدوائ
سوکھا سہا: دلا پتلا، لاغر، نحیف۔ اردو
صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

اس پری کے اشک سے مینی نہ کیوں کرت کرے
سوکھے سے قیس کا دل سے مٹا یا غلغلہ انشا

سوکھا سہا: چپ چپ :- خوف زدہ۔
ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ ان معنوں میں نہیں بولتے۔
سوکھا لگنا: (لازم) دلا ہوتا جانا

لاغر و نحیف ہوتا جانا، بدن کا سوکھنا جانا
:- دق کا مرض لاحق ہونا، دق ہونا۔

(فرہنگ آصفیہ و نوراللقات)
قول فیصل :- (اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوکھ جانا: - فکروں یا بیماری سے دلا
ہو جانا۔ اردو، صرف غیر فصیح، رائج۔

غرض اس بھوک پر وہ نکلے ہو روکھ
تس پر اس فکر میں گیا ہو سوکھ

سوکھ کر (کے): - (تاج فص) خشک ہو کر
نہیں یا رطوبت دور ہو کے جیسے سوکھ کر کھڑک
ہو گیا سوکھ کے تنکا ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ میں کس نے سوکھ کے کاٹا ہو گیا
(کاٹا بجائے تنکا)

سوکھ کر پتھر ہو جانا: (لازم) اس قدر
لاغر ہونا کہ ہڈیاں نکل آئیں نہایت دلا پتلا
بدن پر گوشت نہ رہنا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

سوکھ کر لقات ہو جانا

نحیف و لاغر ہو جانا۔ اردو، صرف عوام کی زبان
کی زبان۔

محل صرف :- بد نصیب باپ کے مرنے کے بعد

قول فیصل :- کھنڈ کی زبان نہیں۔
سوکھ کر تھنڈ ہو جانا: سوکھ کر کھنڈ
ہو جانا۔ سوکھ کر بہت خشک ہو جانا، رطوبت
دور ہو کر بہت خشک ہو جانا۔ (نوراللقات)
قول فیصل :- مرقع فرہنگ آصفیہ میں نہیں لکھا
کہ اس کو دہلی کی زبان لکھ دیا جائے۔ اہل کھنڈ اس
صفت سے نہیں بولتے۔ سوکھ کر کھنڈ ہو جانا ایسی
لکھا ہو وہ بھی اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوکھ کر (کے): (اچور) (سا) ہو جانا۔
نہایت دلا ہو جانا، انتہائی نحیف و لاغر ہو جانا۔

اردو صرف۔
ترش رو ہوں گے کوں جو رندی بازی چھوڑ دے

تھے وہ چیرٹ ہو گئے اب سوکھ کر اچور سے جانتا
قول فیصل :- اب تنہا اچور ہو جانا زیادہ ہو۔

سوکھ کر کاٹا ہو جانا: (لازم) نہایت
دلا اور لاغر ہو جانا، زار و نحیف ہو جانا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔
غم فرقت میں ہوئے سوکھ کے کاٹا ایسے

اپنے دامن کو بچاتے ہیں بیاں بہ سے
بغ پیش قدمی و چمن سوکھ کے کاٹا ہو جائے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- سا کے اضافے کے ساتھ سوکھ کر
کاٹا سا ہو جانا بھی کہا ہو جو اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

بے رونق ہو باغ کی خشک سے بھی بڑی
گل سوکھ تیرے ہجر میں کاٹا سا ہو گیا

البتہ انھیں معنی میں کاٹا سا ہو جانا رائج و فصیح ہو
سوکھ کر لقات ہو جانا: بہت زیادہ

نحیف و لاغر ہو جانا۔ اردو، صرف عوام کی زبان
کی زبان۔

محل صرف :- بد نصیب باپ کے مرنے کے بعد

اس قدر نصیبتیں اٹھائیں اس قدر فاقے کیے کہ سوکھ کے لقاات ہو گیا۔

قول فیصل :- فارسی میں نکات بر وزن نبات ہر جس کے معنی ہیں ضالچ خراب۔ عربی میں نقاط کسی رائگاں چیز کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ سوکھ کر ہدف ہو جانا :- دل زخم سوکھ کا شا ہو جانا بہت دہلا ہو جانا نہایت کمزور ہو جانا۔ اردو صرف غورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

تپ فرقت سے لے کماں ابرو ہو گیا سوکھ کر ہدف عاشق نکمت مہلوی سوکھ کے ڈانگر ہو جانا :- اتنا دلی ہو جانا کہ ہڈیاں پسلیاں دکھائی دیں۔ (فرہنگ اثر) قول فیصل :- یہ عوام کی زبان ہے۔

سوکھنا :- (جو او معروف) خشک ہونا۔ یہ فر ہونا بے رطوبت ہونا آگ سے ہوا آفتاب یا ہوا سے۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

تپتے جن میں نہ پائے تو یہ سوکھا پانی بچے روئے بھی تو آنکھوں کے نکلا پانی آنسو کو سوکھنا :- (کنایت) دہلا ہونا خوف اور بیم یا رنج و فکر سے لاغر ہونا۔ اردو مصدر غیر فصیح رائج۔

یہ خوش چشموں کے سودے میں ہوں سوکھا ہر ن کی بھی نہ سوکھے اسقدر شائع آتش قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہو جانا، خون کھانا چار دیواری سوکھ کر خم تر تنک ہو تو سوکھتے ہیں ہم سوکھے استرے سے سرنڈوانا :- (خجاست) بغیر پانی لگائے سرنڈوانا لکھت زیادہ ہو۔ (ذرا فحاش)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کورے استرے سے سر سرنڈوانا رائج ہے۔

سوکھے پڑنا :- کچھ نہ دینا۔ محروم کھنا بے نیل مرام واپس کرنا۔ اردو صرف متروک۔ محل صرف :- دوسرے دن کا اجلاس بھی سوکھ پڑا۔ (فرہنگ اثر بحوالہ اردو صحیح)

سوکھے ٹکڑوں پر کوٹوں کی مہمانی :- شیخی خورے کی نسبت بولتے ہیں۔ یا غریبی اور مفلسی میں شادی رچانا کی جگہ ناداری میں ملیش کی باتیں مفلس میں شیخی غریبی میں بیاہ اردو مثل قلیل الاستعمال۔ سوکھے ٹکڑوں پر کوٹے اڑانا :- قوٹے سے درما ہے پر ذیل کام اختیار کرنا۔ (ذرا فحاش) قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھے دھانوں پانی پڑنا (پڑ جانا) :- تر و تازہ ہونا شادابی حاصل کرنا یا بوسہ کی حالت میں مراد حاصل ہونا یا بری حالت سے اچھی حالت ہونا غلات کی امید بندھنا یا از سر نو زندگی پانا جسے جانا جان پڑ جانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

سوکھے دھانوں پڑنا جو پانی پانی نئے سرے سے زندگانی شوق قدوائ قول فیصل :- میں کے اضافے کے ساتھ سوکھے دھانوں میں پانی پڑنا بھی استعمال ہوا ہے۔

خسروہ ہو دلی کا ش قسمت لڑے۔ آخر دشا پھر ان سوکھے دھانوں میں پانی پڑے ہوئے کے اضافے کے ساتھ سوکھے ہوئے دھانوں میں پانی پڑنا بھی کہا ہے۔

ان کے ملنے سے ہوئی زمیت دوبارہ میری ہوش پانی پڑا سوکھے ہوئے دھانوں میں جان صاحب 'پڑ' (پہ) کے اضافے کے ساتھ اس کے دھانوں پر پانی پڑنا بھی کہا ہے جو فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق دہلی کی زبان ہے۔

ہوئی سر سبز کشت ایران سوکھے دھانوں پر پڑ گیا پانی بقول مولف فرہنگ آصفیہ چونکہ دھان سپہنوں کے زیادہ پانی چاہتے ہیں اور ایسے ہی مقاموں میں جہاں پانی یا تری ہمیشہ رہتی ہو رہے جاتے ہیں اور زما پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں اس لیے ان کے حق میں جلد پانی کا پہنچ جانا ایسا ہو جیسے مرنے سے بچ جانا۔ لہذا اس خیال سے یہ محاورہ بنایا گیا۔

مؤقت ذکر کرنے "سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا" لغت قائم کیا اور مثال دی ہے سوکھے دھانوں میں پانی پڑنا (پڑنے کے بجائے ہیں) مثال میں لکھنوی شاعر کا یہ شعر درج کیا ہے سوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھالی آیا شال میں ایک فقرہ بھی درج کیا ہے جس میں 'پڑ' اور میں، کا کہیں نام نہیں (فقرہ) تم ایسے آئے جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل دہلی عام طور سے بجائے پڑ کے میں کے ساتھ برابر بھلتے تھے اور بعد کو میں، حذف ہو گیا یعنی مثل کی یہ صورت ہو گئی "سوکھے دھانوں پانی پڑنا" سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا سے مجھے انکار کرنے کا کوئی حق نہیں اس لیے کہ خود مولف فرہنگ آصفیہ نے ہی لغت قائم کیا ہے لیکن ہر میر و

سوکھے ساون روکھے بھادوں

۱۹

سوکی ایک بات

سوڈا وغیرہ یوں ہی بولتے ہوں کیونکہ میرے ایک شاگرد قدر بلگرامی نے 'پر' کے ساتھ سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا لکھ لیا ہے جو اوپر لکھ چکا ہوں جو وہ دور میں اہل لکھنؤ سوکھے دھانوں پانی پڑنا ہی بولتے ہیں۔

سوکھے ساون روکھے بھادوں (شکل) بے فیض کی نسبت بولتے ہیں۔ سدا بے فیض یعنی ان سے نہ ساون میں فائدہ ہو نہ بھادوں میں گویا ان کے ہاں ہمیشہ قحط اور خشک سالی ہی رہتی ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ اصفیہ) قول فیصل :- مولف نور اللغات نے مذکورہ پان معنی کے علاوہ اس کے ایک معنی "عالم المرصن" لکھے ہیں جو دہلی کی بھی زبان نہیں ہے کیونکہ صاحب فرہنگ اصفیہ نے نہیں درج کیا۔ دہلی کے اور لغت بھی دیکھے ان میں بھی نہیں ملا۔ نہ معلوم کہاں سے لکھ دیا۔ بہر حال لکھنؤ میں یہ شکل کسی صورت سے رائج نہیں۔

سوکھے کا آزار :- سوکھا : مرض دق یا بڑی بیماری، بڑا آزار۔ اردو، مذکر۔

(فرہنگ اصفیہ) قول فیصل :- اس کا استعمال بچوں کی دق کے لیے زیادہ ہے۔

سوکھے گھاٹ اتارنا۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا :- (سندی) محروم رکھنا باتوں میں ڈالنا، مایوس رکھنا، بے نیل مرام رکھنا۔

(سوکھے گھاٹ) آبادی ترقی تلوار کی دیکھی ہم نے سوکھے گھاٹ منہ آزار ہیں یا کہ

(سوکھے گھاٹوں) درد نماں نے اتار دیے سوکھے گھاٹوں ایک نظر بھی تم ترے میسر نہ ہوا

قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر سوکھے گھاٹ اتارنا ہے۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا قلیل الاستعمال ہے۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا ہوتا :- (محمود) رہنا مطلب برآمدی نہ ہونا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

ٹوٹا کھانچم سے کہیں خدا را سوکھے گھاٹوں نہ ہوا اتارا عاشق بکھوئی

سوکھی سوکھا کی تانیت :- اردو فصیح راج سوکھی النفس :- (طنزاً) دینی تیل الفت کے

مانند عورت۔ اردو مؤنث :- (فرہنگ اصفیہ) قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھی تنخواہ :- خشک تنخواہ جس میں اور کوئی بالائی آمدنی نہ ہو۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھی چٹائی کرنا :- (سندی) بن پان پیے کھائے چلے جانا کھانے میں پانی نہ پینا، بغیر پانی کھانا کھانا۔ ہندی، حوام کی زبان۔ (فرہنگ اصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سوکھی روٹی :- خشک روٹی۔ اردو مؤنث، فصیح، راج۔

محل صوف :- آج کل وہ زمانہ ہو کہ آدمی کو سوکھی روٹی بھی مل جائے تو غنیمت ہو۔ سوکھی زبان :- خشک زبان، وہ زبان جو پیاس سے خشک ہو گئی ہو۔ اردو مؤنث، فصیح، راج۔

سارے بدن میں بات تو ہو بوند بھر نہیں سوکھی زبان کھائے تو خیر سے کیا کہیں سوکھی سنانا :- انکار کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

تھک کر سوکھی جو سنانا ہی بڑی لگتی ہے یہ تو اچھی نہیں کچھ اسے گل تر تیری بات شور قول فیصل :- نفس کے ساتھ بھی استعمال میں ہے۔

اک تھک سے سوال ہو ہمارا سوکھی نہ سنا یو خدا را عاشق سوکھی کھی :- سوکھا سہا کی تانیت (اردو) تانیت، فصیح، راج۔

سوکھی کھی کھی :- خشک کھانسی وہ کھی جس میں بزم نہ لگے۔ اردو مؤنث، فصیح، راج محل صرف :- پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ سوکھی کھی کھی جو کس ڈاکٹر حکیم کو دکھادو۔

سوکھی کھلی :- خشک خارشت مؤنث (نور اللغات) قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سوکی :- (واو محمول) شاہی سنسکرت صفت۔

ملا تم یہ پتے کہ طوبی درخت چین راجہ اندر کی سوکی گھاٹ (نور اللغات) قول فیصل :- مولف فرہنگ اثر نے بھی لکھا ہے اور دوسری کتابوں سے بھی پتا چلتا ہے سوکی اس معنی کہ کوئی لفظ نہیں۔ سرورگی ہو۔ برورن فونن۔ حوام سوگی کہتے ہیں (کاف فارسی بجائے کاف تازی) سرورگی وہ بلورس ہو جسے مین ست کے سپر بڑی دھوم سے نکالتے ہیں۔ اس میں دیگر ساز و سامان کے علاوہ آرائش کے تحت بھی ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مناظر کی نقل بھی ہوتی ہے۔ شجرے شجر میں چمن سے اسی طرف اشارہ ہے۔ فسانہ آزاد کے ایک اندراج سے اس کی تصدیق ہوتی ہے تانیت کے تحت :- ہر تخت بے بدل :- بیرون کی سوگی کا لفظ آتا ہے۔

سوکی ایک بات :- (کنایت) متعجب بات۔

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

سوکی ایک بات

اردو صرف دہلی کی زبان۔

مختصر واردات کہتا ہوں

داع

سوگ میں ایک بات کہتا ہوں

قول فیصل :- اہل کھنڈ سوبات (باتوں) کی ایک بات بولتے ہیں۔

سوگے سوائے :- (تاہم فعل) پیس فی صدی۔ (فرہنگ اصفیہ)

قول فیصل :- یہ دہلی سے مخصوص ہو۔

سوگے سوائے کرتا :- (متحدی) آپس فی صدی کا نفع حاصل کرنا۔ (نور اللغات فرہنگ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ کی سیدھی :- منتخب بات کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو موت، غیر فصیح، راج۔

سوگ کی لاکھی ایک کا بوجھ :- بہت کا کھنڈرا کھنڈرا بوجھ ایک کے واسطے پورا بوجھ۔ (معارف ہندوستان)

قول فیصل :- عام بولی چال میں یہ مثل اور طرح ایک ہو سات پانچ کی لاکھی ایک جتنے کا بوجھ۔

سوگ :- (واو محمول) مصیبت غم و اندوہ ماتم کرام۔ فارسی و ہندی مذکر، فصیح، راج۔

رہتی ہو تو ان روزوں میں تو کچھ سی کچھی کچھ کہہ کر یہ جو کس کا بچے روگ نہ ناخی رنگین

قول فیصل :- یہ لغت فارسی اور ہندی میں مشترک جو سنسکرت میں شوک ہو۔

سوگ :- ماتم مرد، وہ غم جو کسی کے مرنے پر ہر قوم کے دستور کے موافق کم سے کم تین دن تیرہ دن یا چالیس دن تک کیا جاتا ہو۔ اس میں بیاہ شادی

چوڑی ہندی کپڑے بدلنا خوش منانا، سو یاں بکانا

توار کرنا، پان کھانا، مستی لانا، رنگین کپڑے پہننا

سب کچھ عورتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ اس قسم کی رسم خاص ہندوستان ہی میں ہو۔ مشترک فارسی و ہندی، مذکر، فصیح، راج۔

نہ وہ نہ پہ آئے تو کیا ہم نشینو! مرے سوگ میں بھی وہ مثال نہ ہوگا (فرہنگ اصفیہ)

سوگ اتارنا :- عورتیں اپنے مردوں کے ماتم میں چالیس روز تک پان کھانا، بیسی ملنا، ہندی لگا نا، رنگین لباس اور چوڑیاں پہنا ترک کر دیتی ہیں، چالیس روز کے بعد سب امور کرتی ہیں۔ سوگ

اٹھانا، اردو صرف، فصیح، راج۔

شہید ناز کا اپنے وہ شاید سوگ اتاریں گے

غلب ہو آئے سرہ بھی رکھا ہو غائب ہو

قول فیصل :- اس کا متعدی سوگ اتارنا اور متعدی المستدی سوگ اتروانا بھی راج ہو۔

سوگ اٹھانا :- سوگ اتارنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سوگاڑی :- ایک پھکڑا :- ایک پھکڑا سوگاڑیوں سے زیادہ کارآمد ہوتا ہو (جوانا ہند)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ پر جانا :- سوگ اتارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کر بلا جوتی ہوئی شام کو جاؤں گی میں

بھائی کی قبر پر وہاں سوگ پر جاؤں گی میں

سوگ رکھتا :- غم اور ماتم کی حالت قائم رکھنا میت کا مہر کرنا، ماتم کرنا، ماتم داری کرنا مہر کے بعد چالیس روز تک کوئی خوشی کی بات نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

پر ساتھ دینے کے یہاں لوگ ہمارا پردیس میں رکھو گی بہن سوگ ہمارا

سوگ پھاڑیں ایک گز نہ واریں :- بظاہر تو نہایت محبت اور جانفشانی دکھائیں مگر موقع یا تقصیر کے وقت صاف الگ ہو جائیں زبان سے کچھ کہیں عمل کچھ کریں ظاہر داری کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل دہلی کی زبان۔

ان لوگوں کے تو گردن پھر سب میں لباسی سوگڑی جو یہ پھاڑیں تو ایک گز بھاڑیں (فرہنگ اصفیہ)

سوگ کرنا :- ماتم کرنا، رنگ و دم کی حالت میں رہنا۔ غم کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

عاشق مرے تو سوگ تمھاری بلا کرے

تم کیوں بڑی زلف پریشان ہو گئے

سوگ منانا :- ماتم کرنا، رنگ و دم کی حالت میں رہنا، مردے کے ماتم میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل صرف :- ہندوستان میں ڈاکٹر (اکر حسین) کا سوگ چالیس روز تک منایا گیا۔

سوگ لے کر بیٹھا :- (دلہن) ماتم اختیار کرنا، رسوم ماتم کا پابند ہونا۔ اردو صرف، (فرہنگ اصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں اس محل پر سوگ ہر دوں کے لیے بیٹھا بولتی ہیں۔

سوگ میں بیٹھا :- عورتوں کا اپنے مردوں کے ماتم میں ماتم کی صفت پر بیٹھا رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

خس مرنے کا یہ ہر خس مرے غم میں رہے

سوگ میں بیٹھے رونا نا بھی ماتم میں رہے

سوگ :- (واو محمول) مصیبت غم و اندوہ، غم و عورت جو کسی کا سوگ کر لے ہو۔ ہندی صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ کر :- قسم، حلف، دلانا، دینا، کھانا کے ساتھ مشترک فارسی و ہندی، مؤنث۔

احسان نہ اچھے گناہوں کا
سوگند ہجوم بے کسی کی
قول فیصل :- اب تلل الاستعال ہو۔
سوگند کھانا :- (سوگند یاد کروں کا ترجمہ)
قسم کھانا، عہد کرنا، حلف اٹھانا۔ اردو صرف
تلل الاستعال۔
اسے سو سو حیدر کے بھتیجے کو بچاؤ
قرآن کو دو بیچ میں سوگند بھی کھاؤ
سوگند ہو جانا، قسم ہو جانا، حرام ہو جانا۔
اردو صرف متروک۔
درد و غم دل کو آگیا بولسند
ہونا، اتوں کا ہو گیا سوگند
سولہ نشین :- ماتم میں بیٹھنے والا۔ اردو صرف
نصیح، راج۔
ہاں میں اضطراب سوگند نشینوں کو قر کے تشق
قول فیصل :- اردو والوں نے بقاعدہ فارسی
بنایا ہے۔
سوگندوں میں ایک ناک، الالکو، سویدار
میں ایک بے عیب سب سے زیادہ عیب خیال کیا جاتا
ہو سویدوں میں ایک نیک یا سورڈیوں میں ایک
شریف بدنام و رسوا خیال کیا جاتا ہو (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہوا ہل کھنہ نہیں لیتے۔
سوگ واری :- غم گین، غم، غم زدہ،
ماتم، ماتم کرنے والا، رنجیدہ، طول آزدہ۔
فارسی، صفت، نصیح، راج۔
اہل کا نام لیں تقدیر کو روئیں مجھے کوسس
مرے قاتل کا چرچا کیوں ہو میرے گواہوں کا
سوگوار :- مصیبت زدہ، آفت زدہ، فاری
صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس معنی میں ہل کھنہ نہیں بولتے ہیں۔
سوگوار غنا :- غم گین ہونا، غموم ہونا، غم
و آزدہ ہونا، دل طول ہونا، ماتم، غنا، غم خوار
بننا، ماتم کرنے والا بننا۔ اردو صرف نصیح، راج۔
جب کوئی بھی طاعت میں اپنا درد مند
ہی آپ سوگوار بنے اپنے واسطے (نوٹ فرہنگ آصفیہ)
سوگ واری :- غم، ماتم، ماتم داری، فاری
موت، نصیح، راج۔
کرتی ہیں اندھیرا ہتھوں کی یہ کالی سیلیاں
قاتل ماتم ہوئی ہو سوگ واری آپ کی تشق
سوگ ہو نا :- غم ہونا، ماتم ہونا۔ اردو صرف
نصیح، راج۔
یاں سوگ ہو میدان میں سادات کئی ہو
آگے جو خوش آپ کی وہ میری خوشی ہو
سوگی :- غم گین، غموم، مصیبت زدہ، طول
رنجیدہ، ماتم، ماتم زدہ، ماتم میں مبتلا، فاری
صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنہ اس معنی میں سوگوار ہو
بولتے ہیں۔
سوگوار :- ابرک کی ٹیپاں، آرائش جو ہندوؤں
میں بیاہ کے ساتھ جاتی ہو۔ ہندی کھنہ ہندوؤں
کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
سوگیا :- کال، کام میں سستی کرنے والا، فرہنگ
قول فیصل :- اہل کھنہ نہیں بولتے۔
سولہ :- برہمن کی نوک، الی، شان۔ اردو
مترک، متروک۔
عمر میں اگر آہ کا سول ہو
نگہ خار کیسا ہی گو پھول ہو
قول فیصل :- موت فرہنگ آصفیہ، متروک

۳ معنی اور لکھتے ہیں جو کھنہ مستعمل نہیں ہے
سول :- تر سول (ہندی) :- سول (سودھ فاری)
سول :- (بکسر تین طبرہ کا نقیض) ملک، مالک
انتقامی، انگریزی، صفت، راج۔
سول صرف :- فوج میں غنیمت ہوں اور سول
ہشمت کشر :- (فساد آزاد)
سول جج :- دیوالی کے مقررات کا فیصلہ
کرنے والا حاکم۔ انگریزی، موت، راج۔
سول شتر :- اعلیٰ درجہ کا ملک، ڈاکٹر، وہ
اعلیٰ درجے کا ڈاکٹر جسے طازمان سرکاری کے
علاج صحابے دیکھنے بولنے اور ضلع بھر کے
ہستالوں میں خانوں یا گل خانوں وغیرہ کے
دیکھنے کا اختیار ہو۔ انگریزی، ذکر، راج۔
قول فیصل :- یہ لفظ سول یعنی شتری اور سول
یعنی طبیب جراح سے مرکب ہو لہذا سرکاری شتری
طبیب جراح ڈاکٹر۔
سول کورٹ :- عدالت دیوانی۔ انگریزی
موت۔ کچری والوں کی اصطلاح۔
سول میراج :- قانونی شادی۔ انگریزی
موت، راج۔
سولہ :- ۱۶۔ اردو، صفت
نصیح، راج۔
سولہ :- ۲۰ پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر
چھ اور دو پر پانچ پانچ دائرے شمار میں کیے
اردو جو سربازوں کی اصطلاح۔
سولہ آگے :- مکمل پورے طور سے۔ اردو
وام کی زبان۔
قول فیصل :- انہیں معنی میں سول آگے بھی لکھا ہے
سول بھی :- (راکوں کا کپس۔ زمین پر خطا کھینچ کر)

سولہ سنگار یاں رکھ کر کھینچتے ہیں۔ اردو موٹا، قلیل الاستعمال۔

سولہ سنگار :- وہ سولہ طرح کی آرائش و زینت جو ہندستان کی عورتوں سے مخصوص اور انتہا کے سادہ میں داخل ہو۔ جیسے سر، منہ، کان، گلے، چون، ہانگ، پٹی، گھنے، کپڑے کی سجاوٹ، چوڑی، مہندی وغیرہ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محالہ صورت :- دونوں ہنسیں سولہ سنگار کر کے فرش تکلیف پر متکفل ہوں۔ (فساد آزداد) سولہ گئی :- ایک قسم کا کھیل۔ اردو، رائج۔ سولہ گئی کھینچنا :- خوب زد و کوب کرنا بیدیاچی سے چوڑوں پر مارنا۔ اردو صرف، بازار میں زبان۔ قول فیصل :- پورا محاذ پر چوڑوں پر سولہ گئی کھینچنا۔ سولہواں :- شانزدہم سولہ سے نسبت کھنے والا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

سولہویں :- ریائے معروف، سولہواں کی تائید، جیسے کہ ۱۶ تاریخ۔ اردو موٹا، فصیح، رائج۔

سولہویں :- (بیائے محمول) سولہویں بیائے شکر کی تذکرہ جیسے سولہویں روز سولہویں دن غیرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سولہی :- (واو معدولہ) ایک قسم کا کھیل جو سولہ کوریلوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اردو۔

سب کھیں چھٹے رشتہ الفت کی بدولت سولہی ہو کسی سے نہ کہیں یاد فراغوش رشک قول فیصل :- اب عام طور زبانوں پر ملنے بڑوں پر چھٹی ہو۔

سولی :- (بیائے معروف) پھانسی، دار۔ وہ

سیدھی بلند نوک دار تلی یا کڑی جسے زمین میں گاڑ کر گھنگاروں یا بھرموں کے نگہ میں رتی بانڈھ کر ان کے نکال دیتے ہیں۔ بعض ملکوں میں سرنگ، بعض میں بصورت شلت یعنی صلیب کی طرح ہوتی ہو پھانسی کا ٹھکانا یا کنگلی اردو، موٹا، فصیح، رائج۔

شہید زلف و مژگان کی یہ تعظیم کہیں پھانسی کہیں سولی کہی ہو۔ قول فیصل :- عورتیں یعنی تکلیف و مصیبت بھی بولتی ہیں۔ جیسے سولی پر کھڑی، سولی پر نا کاٹنا، جان سولی پر ہونا وغیرہ۔

سولی پانا :- سولی کی سزا پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سولی پر بسر ہونا :- (کنایت) کمال اضطراب اور بے چینی میں بسر ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

قد جانان کے قصور میں سحر ہوتی ہو شب غرق مری سولی پر بسر ہوتی ہو **سولی پر بھی نیند آتی ہو :-** نیند مصیبت کی جگہ بھی آئے بغیر نہیں رہتی۔ اردو شل، فصیح، رائج۔

یاد مژگان میں مری آنکھ لگی جاتی ہو لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی نیند آتی ہو

سولی پر جان ہونا :- (لازم) عذاب میں جان ہونا، حقیق میں جان ہونا، سخت مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مری خود سے خود ہو سولی پر جان میں بولا بھی گرا ہوں تو کاٹو زبان

سولی پر چڑھانا :- دار پر کھینچنا پھانسی پر چڑھانا، پھانسی دینا، جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنبھل مرا تازیا نہ لانا شمشاد نہیں سولی پر چڑھانا (نگار نسیم)

سولی پر چڑھانا :- نہایت تکلیف دینا، اذیت پہنچانا۔ جیسے اس اولاد نے تو مجھے سولی پر چڑھا رکھا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل نکتہ اس معنی میں نہیں بولتے۔

سولی پر چڑھنا :- (لازم) دار پر چڑھنا، سولی پر لٹکانا، پھانسی پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سحر قیدیار ہو گئے ہم سولی پر چڑھے تو سو گئے ہم

سولی پر چڑھنا :- نہایت تکلیف دہانیت پانا، دق ہونا، حقیق میں جان ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل نکتہ نہیں بولتے۔

سولی پر دن کٹنا :- سخت مصیبت میں دن کٹنا۔ اردو محاورہ، قلیل استعمال۔

سولی پر دن کٹنے لگے راتوں کی نیندیں آرہیں اک اک برس کی ہو گئی ایک ایک پل اک اک گھڑی حال

سولی پر رکھنا :- (کنایت) بیاب کرنا، بے چین کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کر کے محو قد نہ کرنا راستی عاشقوں کو رکھ کے سولی پر بد چھیر

سولی پر کاٹنا :- (کنایت) کمال تشویش سے بسر کرنا، نہایت بے چینی سے وقت کاٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل نکتہ نہیں بولتے۔

سولی پر کٹنا :- (لازم) نہایت مصیبت میں سحر کرنا، بیشک بسر ہونا، اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

شع کو رشک سے سولی پر کٹے سادہ رات شب وہ بھل میں اگر شاہ بھل آئے

سولی پر کھینچنا :- سولی پر چڑھانا، کوئی بہت

سولی پر کی روٹی کھانا

۲۳

بڑی سزا دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
 قامت دکھا کے آج حضور کو کر قلم
 سولی پر سر و باغ کو اسے نو نہال کھینچ
 قول فیصل۔ اس کا مقتدی مقتدی سول پر
 کھینچنا بھی غیر فصیح و راج۔ سول پر کھینچنا
 کی جگہ دار پر کھینچنا فصیح ہو۔

سولی پر کی روٹی کھانا۔ (مقتدی)
 جان جو کھول کی روٹی کھانا، مصیبت کی روٹی
 کھانا، جان بچے کی روٹی کھانا۔ سپہگری کی
 روٹی کھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی پر زندہ آنا۔ کمال، اضطراب اور
 بے چینی میں زندہ آنا۔ اردو، فصیح، راج۔

اس سرود کی یاد جگاتی ہر رات ہر
 سول پر آئے نیند یہ کہنے کی بات ہو
 دار دنیا میں غیب خود رقتل ہو کیا کہیں
 واسے فطرت تہر ہو سولی پہ عین آتی ہر نیند
 یاد مرگلاں میں ہری آنکھ لگ جاتی ہو
 لوگ جگتے ہیں سول پر بھی نیند آتی ہو خواجہ زبیر

سول پر ہونا۔ (کنایت) کمال ایذا میں ہونا
 بہت مصیبت میں ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان
 دل بیتاب سول پر ہو عشق قد خوں سے
 ذرا سی جان پر صدے قیامت کے گورے ہیں
 سولی چڑھنا۔ پھانسی پانا۔ اردو صرف
 غیر فصیح، راج۔

سولی دینا۔ (مقتدی) سول چڑھنا، پھانسی
 کی سزا دینا، دار پر لٹکانا۔ اردو صرف، فصیح، راج
 سولی مردہ کی دیں گے کہ پھانسی وہ زندہ کی
 سوچہ ہیں کیا سزا دل مجبور کے لیے

سولی دینا۔ تکلیف دینا۔ اذیت پہنچانا دکھ
 دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ اس معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی کھڑی ہونا۔ (کنایت) مرگ کا سنا
 ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تقصیر دار ہنگامے کا جو حزن مشوق
 سول کھڑی ہوئی ہو گنگار کے لیے
 سولی کے اوپر کھینچنا۔ دار پر کھینچنا
 سول کے ذریعے سے جان لینا۔ اردو صرف
 غیر فصیح، راج۔

شاعروں نے تیرے قد سے دی جو ہر تشبیہ یا
 قمریوں کو سرور میں سول کے اوپر کھینچے
 سولی ملنا۔ سول کی سزا ملنا، کمال ایذا ہونا۔
 اردو صرف۔

اے اجل مژدہ کہ ارمان کو طے لگ سول راج
 لمبیاں لینے لگا ہو قد دلجو دل میں (نور اللغات)
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی ہونا۔ (لازم) پھانسی پانا، دار پر کھینچنا
 کی سزا ملنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہو جان کا فنا
 ہونا، بہت تکلیف دہ ہونا، کسی کے ساتھ مستحق ہو
 سول ہوا ہی مجھ کو مرا بڑھ کے بولنا
 منصور وار کشتہ جوں حوت لہذا
 سووم۔ (بواد معروف) بخیل، کنہوس، دانور
 مسک، تنگ دل۔ اردو صفت۔ عوام اور
 عورتوں کی زبان۔

محل صوت۔ اہی توہا اچھے سور سے سوال کیا
 کسی سخی سے مانگتے تو گھر بھر دیتا۔ (فسانہ آزاد)
 سووم۔ (بکسر اول) منہ ہرہ شکل داؤ و

سویم کے گھر میں کتاب پڑا جائے نہ جانے دے

سکون سویم، ثالث، تیسرا۔ فارسی، صفت۔
 ادبچی ہوئی تو چرخ اہم سے نکل گئی
 گرنے کے گھر میں سویم سے نکل گئی
 قول فیصل۔ یہ لفظ مرکب ہر سویم سے۔ سویم
 ہندوؤں میں نسبت کے لیے آتا ہو۔ اردو میں
 زبانوں پر بھشتین (سویم) ہو۔
 سووم۔ مرگ کا تباہی کا درد سووم، پیول۔
 فارسی، صفت، مذکر۔

ماشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجئے
 چہل تو کیا سویم بھی اچھو تو ہوا نہیں
 قول فیصل۔ زبانوں پر بھشتین (سویم) نیز
 سووم (تشدید دوم) ہو اور سویم (بفتح اول و
 یائے منہوم) بھی کہتے ہیں۔

بلبوں کا نہیں سویم اسے گل
 کیوں ترے منہ سے پیول بھرتے ہیں
 دوام اسی کو سویم ہی کہتے ہیں۔

سووم کا کتا نہ جائے نہ جانے دے۔
 بخیل کا ساتھی بھی غیر کی کار بر آری نہیں ہونے
 دیتا۔ (مجاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ کھنڈ میں بالعموم راج نہیں۔
 سوومنا۔ نک گجرات میں ایک بت خانہ
 تھا۔ اب وہاں ایک شہر ہو۔ فارسی مذکر، راج
 تراویر ہو قبیلہ کائنات
 تراکعبہ ہو مرجع سوومات

قول فیصل۔ یہ لفظ ہندو میں سوومات ہو جو
 سووم (قرم) اور ناتھ (مالک) سے مرکب ہو کیونکہ
 وہ بت قمر کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ بعض کے نزدیک
 وہاں کے ایک بت کا نام ہو۔

سووم کے گھر میں کتاب پڑا جائے نہ جانے دے۔

سوم کی ناس ٹوٹی

۲۴

سونہ اچھالتے چلے جاؤ

بخیل کے نوکر بھی نہ آپ فائدہ اٹھائیں نہ دوسرے کو اٹھانے دیں۔ ہندی، کہاوت۔ (فرہنگ مصنف)
قول فیصل: لکھنؤ میں مستحق نہیں۔

سوم کی ناس ٹوٹی:۔ بخوس کی گرہ سے پیسہ نکلا۔ اردو شل، عوام کی زبان۔

عدل صرف:۔ لیجے صاحب سوم کی ناس ٹوٹی
..... گور میں بھول آیا۔ (اردو صحیح)

سومس کا:۔ (کنایت) بہت بھاری۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

کبے سے نکلتے ہیں:۔ پتھر جو بے بھاری کبے بن گئے سوم کے تھے گھر سے نکل کر (لا علم)

سودھوار:۔ (سوم و چاند)۔ دو شنبہ۔ ہندی مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سوم میں ایک سونے میں ایک آدھ:۔ مقدار قلیل کے لیے یعنی بہت کم۔ اردو صرفہ فصیح، رائج۔

شکوے سے اس کے بڑے بنام سب (ایک) سونے میں اگر ایک نے ایسا کیا داغ

حینوں کے مرقعے یوں زلفروں سے بہت گہرے (ایک آدھ) مگر سونے میں اگر داغ ہو تو دل نشیں نکل جیتا

سوم میں سونے ہزار میں کا تا ایک لاکھ میں، اینچا تا نا۔ اینچا تا نا کہے بیکار کرتے جیتا سے

رہو ہوشیار:۔ مذکور کے لکھنے کے لیے کہ خدمت میں رہتے کہتے ہیں جو کوئی چاہے کہ کرنا ہو۔ اردو شل، عوام کی زبان۔

سومیں کہنا:۔ علامہ کہنا، کلمہ کہنا، کلمہ کہنا، کلمہ کہنے میں نہ جھپکنا۔ اردو صرفہ غیر فصیح، رائج۔

لے کے تھے کناور میں لطف اٹھاؤں پیار میں سوموں کو ہزار میں شل ترے میں نہیں خور

قول فیصل:۔ اس جگہ ہزار میں کنا فصیح ہو۔

سون:۔ سو گند حلقہ، عمدہ بیان۔ اردو مزق عورتوں کی زبان مترک۔

مجھ پر تم مرتے ہو قرآن کی سوں
تج کو تم کو مری جان کی سوں شوق

سون:۔ (اردو معروف و نون حلقی) سالن، نفس دم۔ اردو مزق۔ (نور القلعات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں سکتے اور خاموشی کے معنی میں رائج ہو جیسے سونا گھسیٹنا۔

سونہ:۔ (اردو معروف و ام ایاز) ویران، غیر آباد، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صوبہ سونا لینے کی گئے سونا کر گئے دیں

(کرنا) سونا لانا یا پھر سے لے لیا ہو گئے کسی (لا معلوم) یہ سے خادیم جو دم بھر کو بھونکنا ہوتا

(ہوتا) اور دو چار بیٹے ہیں دھرد چار بیٹے میں لیلیں سونا:۔ خالی، آبی، اکیلا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ میرا گھر سونا پڑا ہو پوری بچے سب سسرال میں ہیں۔

قول فیصل:۔ حالت تانیث میں یا بے معروف سے سونی بولتے ہیں۔

بیٹا نئی دھن کی نہ تم چھوڑو سونے کی
تھوڑے دنوں تو ساتھ ہی سونا ضرور (لاریت)

سونہ:۔ (اردو محول) طلا۔ ایک نہایت درزی قیمتی سنہری دھات کا نام جسے عربی میں ذہب، فارسی میں

زر، سنسکرت میں سون اور ہندی میں سونچا اور کڈن کہتے ہیں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

پختہ و خام جہاں سے مجھ کو کام نہیں
نقرہ خام ہو درکار نہ سونا اچھا

سونہ:۔ کثرت کی وجہ سے کہنا یہ ہو۔ جیسے سونے

میں پٹی ہونا۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان۔
سونہ:۔ (جاگنے کا فقیض اور خفقن کا ترجمہ)

آرام کرنا، استراحت کرنا، نیند لینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

تاریکی، محسوس میں جب کہ سونا ہوگا
جز خاک نہ تکیہ نہ بکھونا ہوگا

سونہ:۔ لینا، ساتھ لینا، ہم بستر ہونا، صحبت داری کرنا، جماع کرنا۔ (فرہنگ مصنف)

قول فیصل:۔ معنوں ساتھ سونا سے پیدا ہوتے ہیں تنہا سونا کافی نہیں۔ یہ بازاروں کی زبان ہو۔

جیسے میں اندر رکھی کے ساتھ سو چکا ہوں۔
سونہ:۔ مرنا، دنیا سے اٹھنا، وفات پانا، حرکت کرنا، انتقال کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

خدا تریت صفر پر مائیت حق دلبر سوئے ذہن کھنڈ سونا اچھالتے چلے جاؤ:۔ نہایت میں اور

خوش نظامی کی تعریف میں بولتے ہیں۔ معنی سونا جس پر ہر ایک کی رال پکیتی ہو اس شہنشاہ اور عادل

بادشاہ کے وقت میں کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ رسم غارت گری بالکل مفقود اور خوف و

اندیشہ کو سوں دور ہو۔ اردو کہاوت۔
پرچم حقیقت اس نے اگر امیر راہ کی

تو بولے سر جھکا کے وہ بچہ مداریلے
خطرہ نہ آپ کیجئے لہو حیر شوق سے

سونہ اچھالتے ہوئے گھر کو سدھاریے
ہو جہد شاہ باغ آسائش جہاں

شخص کا کام کرنا ہونا تگر پھر
چاندی کا تھال لے کے نکلتا ہوا شب کھانا

سونہ اچھالتا ہوا پھر تا ہون کو ہر (فرہنگ مصنف)
قول فیصل:۔ مذکور بالا دونوں قطعوں میں شل کی وہ

صورت نہیں رہ گئی جو اوپر لکھی گئی ہو۔ عام بول چال میں وہی ادھر لکھی ہوئی صورت زیادہ ہو (یعنی سونا اچھالتے چلے جاؤ)۔
سونہ پڑا ہونا۔ اجازت ہونا، سنسان ہونا، دیران ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
 محل صورت۔ جب سے وہ پھوڑ کے چلے گئے ہیں گھر نہ پڑا ہوا ہو۔ دیکھ کے وحشت ہوتی ہو۔

سونہ اپن ڈھانک حل۔ یعنی دیر رہی ہونے تو اسے چھپاؤ تاکہ کوئی متغور نہ سمجھے۔ (اردو) عورت دہلی کی زبان۔ (لغات النساء)
سونہ اچھونا۔ ایک دوسرے کا سزاوت یا دوسرا لفظ تابع میں ہو کہ چونکہ ہمیشہ سونے کے ساتھ آتا ہے (سونہ)۔ ذکر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال
 محل صرف۔ نوڑیاں بالیاں تک سونے جھونے میں لڑی پندی لڑائی پھرتی ہیں۔ (لغات النساء)
سونہ جانے کسے آدمی جانے بسے۔ چنگ سونے کو گھسٹ پر نہ کیس اور آدمی کے ساتھ رہ کر خاست نہ رکھی دونوں کی صحیح حالت معلوم نہیں ہوتی۔ اردو خال، عوام اور عورتوں کی زبان۔
 محل صرف۔ اسے وہ دہی مال کی جوڑو، وہ کٹنی ہو۔ دور کر کھینچ کو منہ سے تو نہیں معلوم ہوتی ہو
 جگہ کہتے ہیں سونا جانے کسے آدمی جانے بسے۔

(کامنی از سرشار)
 قول فیصل۔ آدمی کے بجائے مانس بھی استعمال کیا ہو جواب متروک ہو۔

ہو خال سونا جانتے ہیں کسے اور مانس کو جانتے ہیں بسے (ہشت محلوں)
سونہ چڑھانا۔ سونے کا طبع کرنا، سونے کا پانی چڑھانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

زہے ان نگاہوں کے کشتوں کا رتبہ
 مرادوں پہ سونا چڑھاتی ہے بھل
 قول فیصل۔ اس کا لازم سونا چڑھنا بھی رائج و فصیح ہو۔
 مصحف رخ پر ترے رنگ سنہرا تیرا
 واہ کیا خوب ہو سونا سر قرآن چڑھا
 سونا چڑھانا کا معنی سونا چڑھانا بھی رائج و فصیح ہو۔

ہمت ہو تو ہو ہم کو نذر نقد نہایت
 سونا میری تقدیر پہ چڑھواتے ہو باقی
 سونا چڑھانا کی تعمیل صورت سونا چڑھانا بھی رائج و فصیح ہو۔

ج سونا چڑھا دیا، برق آفتاب پر
 سونا چھوئے مٹی ہو (یا) سونے میں لکھ
 ڈالوں تو مٹی ہو، کسی کی یا اپنی بر فضی
 کی نسبت عورتیں کہتی ہیں مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہم میں ناکامی ہوتی ہو جس چیز کو ہاتھ لگاتے ہیں الٹا اثر دکھاتی ہو۔ اردو خال، عورتوں کی زبان۔

اگر سونا چھووں جو جائے مٹی بوجھیں
 چیں کسیر پارو خاک پتھر رول لیتے ہیں
 سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو خوش
 ہو جائے راکھ لوں جو میں کسیر ہاتھ میں
 قول فیصل۔ برقت فرہنگ آصفیہ نے سونا چھوئے مٹی ہوتا ہو لغت قائم کیا ہو اور لکھا ہو کہ خوش قبالی (ہذا قبالی کی ضد) کے موقع پر کہتے ہیں کہ مٹی پڑے سونا جوتے ہو۔

اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں کہ مٹی چھوئی تو سونا ہو یا مٹی کو ہاتھ لگاؤں تو سونا ہو جائے۔
سونہ حرام کرنا۔ (سونہ بواو بچوں) زینہ لڑانا

اردو صرف فصیح، رائج۔
 محل صرف۔ بکھت کسیاں چیتے جا رہا ہو، سونا حرام کرنا
 قول فیصل۔ اس کا لازم سونا حرام ہونا زینہ لڑنا بھی مستعمل و فصیح ہو۔
 یاد پری رخاں نے اڑائی لحد میں زینہ
 میں مرد عشق تھا مجھے سونا حرام تھا
 سونا سنگد۔ یا کھرا سونا زرخاں صاف
 کیا ہوا سونا۔ اردو، صفت، متروک۔

نیک آن جو بازو پر کوئی لٹ رخت بچیاں کی
 کیا سونا سنگد اس پر ترے سونے کے جو نقش کو
 قول فیصل۔ اس کے مجازی معنی پاک صاف، آلودگی سے مبرا اور محصوم بھی لیے جاتے تھے بگراہ وہ بھی رائج نہیں۔

سونہ سنگد کیوں نہ کہوں اسے پری تجھے
 رخت سنہری اس پہ یہ خوشبودن میرے
 اس کے ایک معنی رخت، فرہنگ آصفیہ نے اور لکھا
 ہیں بنیاد لفظ غیر اصل حسب نسب سے درست
 یہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سونہ سرگز رہو جانا۔ (لازم) سونا بالکل نصیب نہ ہونا آرام کرنے کی ذرا اہلیت نہ ملنا، لیٹنے یا ذرا کر سیدھا کرنے کا بھی موقع نہ ملنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دکھ جی کو پسند ہو گیا ہو غالب
 دل رو رو کے بند ہو گیا ہو غالب
 واشد کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
 سونا سنگد ہو گیا ہو غالب

سونا کرنا (یا) کر دینا۔ دیران کرنا، اجازت نہ۔
 اردو صرف فصیح، رائج۔

خاک میں خوب ہی ارمان لائے دل کے
 کیسے بستی ستم ایسا دے سونی کردی بیکر دو دیو

قول فیصل :- بصیغہ لازم سونا ہونا (یا) ہو جانا۔
(دوران ہو جانا سنان ہو جانا) جس رائج فصیح ہو
ع گھر بافرقت میں سونا ہو گیا راج
سوناکسانا :- (دوا و جہول و نون غنہ) (مقدور المستدر)
سونے کی جائی کرانا۔ اردو صرف فصیح راج۔
سوناکساؤں اشرفی داغ سجدہ کا
خنگ محک فکاؤں بنائے گشت میں
سوناکسانا :- سونے کی جائی کرنا کسوں کے
ذریعے سے سونے کا کھر اکھڑا پن معلوم کرنا اور
فصیح راج۔

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہو
سوناکے سار کو اتم میری ذات
کیا کالے مسخ کی گھوچی تلے ہارے لکھ
شرین کو رذیل کی صحبت نہیں بھاتی۔ (مکاشات ہند)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوناکھر خوروں کا راج :- لائق نہیں ہوتے
تو لائقوں کا زور ہوتا ہو۔ اردو دخل۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس شل کو
یوں لکھا ہو "سوناکھر خوروں کا راج اور منی بالا
سے اتفاق ہو۔ صاحب محاورات ہندوستان نے بھی
فرنگ آصفیہ ہی کا ایہ میں یہ شل لکھ ہو صاحب
فرنگ اترنے میں اس کو صحیح مانا ہو۔ لیکن اہل لکھنؤ
اس شل کو اب بالکل نہیں بولتے۔

سونالے کے معنی نہ دینا :- (مقدور کمال
نادہندہ ہونے کی جگہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوناکھن :- ایک قسم کی دوا کا نام جو آنکھوں
کی دوائیوں میں پڑتی ہو اور اسے عربی میں قریشیا

یا حجر النور فارسی میں سنگ روشنائی یا سنگ نور
کہتے ہیں۔ ماہیت میں ایک قسم کا پتھر ہو جو سفید
تو نہیں مگر ٹکھا سا ہوتا ہو دوسرے درجے میں حار
اور بعض کے نزدیک قیر سے میں یا پس نور بصر پڑ جائے
اور جس کو نفع دینے والی۔ اردو ثقیل الاستعمال
تو وہ سونے کا پتلا ہو اگر پیچھے کوئی مکھی
وہیں ہو سونا مکھی کی طرح لے یا سونے کی
سوناکھن :- (لازم سنان ہو جانا،
بے رونق ہو جانا، نالی ہو جانا۔ اردو صرف،
فصیح راج۔

ان کے گھر سے جب بڑے کے میں چلا تو یہ کہا
آپ کے جانے سے کیا سونا مکان ہو ملے گا
سوناکھن :- خاموشی کا عالم ہونا سنان ہو جانا
اردو صرف، فصیح راج۔

یہ سے خانہ ہو جو دم بھر کو بھی جھٹکنا ہوتا
اردو دو چار بیٹھے ہیں اور دو چار بیٹھے ہیں
سوناکھن :- (فتح اول و نون غنہ) سخی میں دینا
تقریباً کرنا سپرد کرنا حوالے کرنا کسی کے پاس
کوئی چیز امانت کی طرح رکھنا۔ اردو مصدر
فصیح راج۔

نگہ یار کو دے سونپ تلخ دل و جاں
چور سمت سے نظر اپنی نگہبان چڑھا
قول فیصل :- نازک سے فرق کے ساتھ کسی کو کسی کا
حفاظت میں دینا بھی اس کا ایک مضمون ہو۔

کچھ کر کے دغا آٹھ گئے بالیں سے ہار
گو یا وہ ہیں سوچنے آئے تھے خدا کو
سوناکھن :- مردہ کو ایک مدت بعد تک زمین میں
دفن کرنے کو سونپنا کہتے ہیں۔ یعنی امانت رکھنا تاکہ
نفس پھر کس منتقل کر سکیں۔ اردو مصدر فصیح راج۔

سوناکھن :- (دوا و جہول و نون غنہ) ڈنڈا، بلم،
جرب، عصا۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- ہر قسم کے ڈنڈے کو سوناکھن کہتے
ہیں جرب اور عصا بھی سوناکھن کہتے ہیں۔ یہ ایک
قسم کا لوتج دار ڈنڈا ہوتا ہو جس کے مارنے میں
شرع کو آواز آتی ہو جیسے باب ان کے پالے پر سے ہیں
جب دیکھو سوناکھن کے پر کھڑے ہیں۔ اچھے بولتی
میچھے لات۔ (فسانہ آزاد)

سوناکھن برادر :- وہ شخص جو امیروں کی ساری
کے آگے آگے چاندی کے منڈھے ہوئے سونپے لے کر
چلتا ہو، عصا بردار، خواص چوب دار، بلم دار
اردو مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
سوناکھن رائے :- ایک ذاتیہ نام ہو جو کسی بڑے
ہندو کو ہندو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر،
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کے اہل ہندو کی زبان نہیں۔
سوناکھن سے ہاتھ :- خال ہاتھ، ہاتھ میں چوڑیاں
وغیرہ کچھ نہ ہوں۔ جب ہاتھ میں چوڑیاں نہیں رہتیں
یا زور سے ہاتھ نیٹے ہوتے ہیں تو عورتیں تشبیہاً
سوناکھن سے ہاتھ کہتی ہیں۔ (فقہہ) ساری چوڑیاں
ٹھنڈی ہو گئیں میرے سوناکھن سے ہاتھ ہو گئے چوڑیاں
آئے تو اور چوڑیاں پہنوں۔

ساسو پیرے چوڑیاں جھٹانی بھر لکھ
(دوا) میں کیا رانا تیرا نگار امیر سوناکھن :- (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں گما کے ساتھ بول دیتی ہیں۔
سوناکھن :- (دوا و جہول و نون غنہ) سوکھی اور کڑی
درجہ سوم کے اخیر میں گرم اور دوم میں خشک۔ اردو
ثقیل، راج۔

سونٹھ : قیمتی چیز، نادر چیز ہے بہا چیز جیسے ایسی چیز
تہ نے سونٹھ بھی ہو ہندی، ٹوٹ، گنواروں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ فیلین
ڈکٹری میں ان معنی میں سونٹھ لکھا ہے جو کسی بھی ہندو کو
(نشت) میں نہیں ملتا۔ ہماری رائے میں اس جگہ سونٹھ ہوں
اس معنی میں ہو کیوں کہ گاؤں میں یہ قیمتی چیز اس جگہ
خیال کی جاتی ہے کہ ہر جگہ ہوتی نہیں جاتی اور وہاں
کبھی کسی جگہ خاص کر بچہ پیہا ہونے میں اس کی ضرورت
پڑتی ہے اور وہ لوگ کسی نادر چیز کی طرح اسے قوت بہت
کو لگا رکھتے ہیں۔ چنانچہ گوندی عورتیں جس گھر میں سونٹھ
نہ ہو اسے نہایت غیر محتاط خیال کرتی ہیں۔ اس کے
غلا وہ جب کوئی شخص کے کھیت میں جانے کا ارادہ
کرتا ہو اور کھیت کا مالک اسے روکتا ہو تو یہ اس کے
جواب میں کہتا ہو کہ "قونے ایسی ہیں سونٹھ ہو رکھی ہو جو
ہمیں منع کرتا ہو۔ یہ باتیں ہم نے گوش خود سنیں ہیں۔ پس
ان دلائل سے سونٹھ کا وہی لوگوں کے نزدیک عزیز اور
نادر ہے جس سے ہوا کچھ عجیب نہیں۔ اس کے علاوہ یہ
مجاورہ بھی انھیں لوگوں کے بقالوں میں آکر رائج ہوا
(فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ کے گنواروں کی یہ زبان نہیں مگر ہر دیہاتوں میں
بولتے ہوں۔

سونٹھ : چپ، خاموش، دم بخود جیسے وہ تو
سونٹھ ہوا ہو کچھ جواب نہ دیا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ان
معنی میں فیلین کی رائے ہو کہ شونہ کو بگاڑ کر سونٹھ کر لیا
ہو۔ لیکن سنسکرت کو شون میں لفظ شونہ کے معنی خالی
اور صف کے پائے جاتے ہیں شاید اس سے بھی یہ خیال کیا
ہو مگر ہم اس سے بھی متفق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک

ایسی سونٹھ کی بشتی اور گرہ بن سے بجائے خود خاموشی
کی حالت بیان ہو۔ پس اس قسم کے الفاظ پر ہمیں فیلین
صاحب کی ڈکٹری پر اعتراض ہو اس جگہ ہمیں صرف
مادہ پر توجہ ہو ورنہ لفظ سونٹھ یعنی خاموشی تو
خود اس شکیبیر نے بھی لکھ دیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
یہ بھی لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

سونٹھ پانی : زیرہ کا پانی، وہ ترش پانی جس میں
زیرہ سونٹھ کشاں نکرتی وغیرہ ڈال کر کھانا بنایا
ہونے کے واسطے بناتے اور پیتے پھرتے ہیں۔ ہندی
منڈر۔

قول فیصل : لکھنؤ میں مستمن نہیں لہتے ہڑکا پانی بولتے
ہیں جو قبض رفع کرنے کے دوا ہو۔

سونٹھ کی ناس لینا (یا) سونٹھ کے لڑو کھانا
(کنایت) : خبر نہ ہونا، خاموشی اختیار کرنا پر سیاہنا۔
ہندی، اہل ہندو کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : یہ تہ قرار لغات نے سونٹھ کی ناس
لینا کی مثال میں پیش کر دیا ہے۔

وہ خبر ہی نہیں لیتے میری
سونٹھ کی ناس لیے بیٹھے ہیں
لکھنؤ کی عورتیں ان معنوں میں سون کی ناس کھینچنا
(یا) گرم کے لڑو کھانا بولتی ہیں۔

سونٹھا : (کنایت) بخل، لکھنؤ کی زبان اور لغات
قول فیصل : لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد کوئی نہیں
بولتا۔ بیبا کہ سونٹھ فرہنگ اثر نے لکھا ہے کچھ میں
نہیں آتا کہ یہ لفظ لکھنؤ کی ملکیت کیوں کر ہو گیا۔
اس پر دہلی کی ہر لکھنؤ ہوئی ہو فیلین نے سونٹھ رائے لکھ
لکھ دیا ہے۔

سونٹھا صراف : بڑا بھاری ہمارا
قاب اعتبار اور ساکھ والا سا ہو کار (ظن) فرہنگ

اور بددیانت آدمی۔ اردو منڈر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ
"جس طرح فیلین صاحب نے قیمتی کے معنی میں سونٹھ
لکھ دیا تھا اس طرح یہاں سونے کے معنی لے کر سونا
پہنچنے والا صراف، معنی قرار دے دیے ہیں۔ ہم اس کو
تسلیم نہیں کر سکتے یہ محض گھڑت ہے۔ اس کا ثبوت یہ
ہو کہ سونٹھ اکیرانے کی چیزوں میں ہنگی اور گنواروں
کے نزدیک ایک نادر اور قیمتی شے ہو اس وجہ سے وہ
سونٹھ کے بیویاری کو اجندا میں بڑا بھاری ہو پارا
مانا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہو کہ "ایسی کیا تم نے میرے
اتھ سونٹھ بھی ہو" یعنی ایسی کون سی بیش قیمت چیز
فرہنگ کی ہو کہ میں کے دام ادا کرنے ضروری اور لڑکی
ہیں فیلین صاحب نے اس کی اصل جو "سونٹھا" بمعنی
سونا قرار دی ہو وہ بھی شکلف اور بناوٹ سے خالی
نہیں؟ (فرہنگ آصفیہ) مؤلف مذہب اللغات کے
زردی کے یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سونٹے سے : (تاج فعل) : بلا سے ٹھیکے سے
کچھ پردہ انہیں کی جگہ۔ عوام کی زبان میں فرہنگ آصفیہ
قول فیصل : اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عوام ایسے بکل پر
سنگے سے بولتے ہیں۔

سونٹھنا : ایک قسم کے درخت کا نام جس کی پھل
ہندو لوگ باوی رفع ہونے کے واسطے بہت کھاتے
ہیں اور اس کا گوند عورتیں کمر کی مضبوطی کے واسطے
اکڑ کھاتی ہیں۔ ہندی منڈر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : لکھنؤ میں اس درخت کو سمجھا لکھتے ہیں۔
سونٹھ : (واو محمول و نون فاعل) فکر خیال و خیال
اردو منڈر، راج۔

وہ مرے خیال میں بڑا شجر طوفانی ہو
وہ مرے سونٹھ میں ہو بیت تقدس کا اور قدر بگڑا ہی

قول فصیل :- بغیر فون غنہ (سوچ) بھی رائج ہو۔
جیسا کہ ناسخ کے دیوان مہجورہ مطبع نوکلشوریشتر
میں ذیل کے شعر سے ظاہر ہو۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

حلال نے بغیر فون غنہ غلط قرار دیا ہو۔ میرے نزدیک
دونوں صورتوں سے صحیح ہو۔

سوچ : ترود تذبذب - اردو قریب ہنرک۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

سوچ آنا - تردد پیدا ہونا خیال آنا فکر
پیدا ہونا - اردو صرف متروک۔

ذکر حشر آتا ہو قاتل تو یہ سوچ آتا ہو
ہائے اس روز تجھے کیسی نہامت ہوگی امیر

سوچ بچار : تامل غور و فکر - اردو
نذر، غیر فصیح، رائج۔

بہار ہوتا ہو کچھ کہ سوچ بچار
ہو نہ خاطر یہ میری خواہش بار

سوچ بچار کرنا - غور و فکر کرنا - اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

خوب آپس میں کر کے سوچ بچار
غرض کہ اسے شہ پہر وقار

سوچ بچار کے :- غور و فکر کر کے سوچ بچار
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سوچ بچار میں رہنا (ہونا) :- (لازم)
غور و فکر میں رہنا کسی خیال میں ہونا - اردو صرف

غیر فصیح، رائج۔

سوچ بچار ہونا - غور و فکر ہونا - اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

سوچ سناج کر (کے) :- سمجھ کے غور و فکر
کر کے - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دیکھا جو اس سوچ کو بالیں پر وقت نزع
کچھ سوچ سناج کر عکس الموت ٹل گیا رضا

سوچ سمجھ :- سوچ بچار فکر و تامل غور و فکر
دیکھ بھال - ہندی، مؤنث - (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل :- کھنڈ میں بصورت علم نہیں بولتے۔
سوچ سمجھ کے :- سمجھ بوجھ کے، غور و فکر کے

ساتھ - اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف :- معاملہ بڑا اہم جو فدا سوچ سمجھ کے

جواب دینا -
سوچ کرنا :- فکر کرنا، اندیشہ کرنا، غم کھانا

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :- تم اس کا سوچ کر و روٹ تو خدا

کے ہاتھ ہو۔ (نور اللغات)
سوچ کرنا :- خیال آنا، اندیشہ ہونا

پیدا ہونا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔
کرانہار محبت تم جو پیارے منہ چھپا بیٹھے

تو کیا کیا سوچ پھر اس بات کی دل میں گزرا
سوچ لگا ہونا :- فکر و تامل، صرف دہلی کی زبان

محل صرف :- سمجھ کو اس کا نہایت سوچ لگا ہو۔
(مرآۃ العروس)

سوچ لینا :- سمجھ لینا، غور کر لینا - اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ معاذ بہت اہم ہو چلے سوچ لو
اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا۔

سوچ میں بیٹھنا :- فکر میں بیٹھنا، دھن میں لگا
ہونا کسی خاص خیال میں ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج

سچ اس کو یاں لا تو بھی سوچ میں بیٹھیں جو کیوں رنگین
محل صرف :- میں جو بیٹھنے ہوئے چنے زیادہ استعمال کرتا ہوں

سوچ میں رہنا :- فکر مند رہنا، فکر میں رہنا ہونا،
خیال میں غرق ہونا، دھن میں لگا رہنا - اردو صرف

قلیل الاستعمال۔
محل صرف :- جو کچھ ہونا ہوگا سوچ میں رہنے کے

کہا قلم :- (نور اللغات)
سوچ میں ہونا :- (لازم) فکر میں رہنا، خیال میں

رہنا، سوچنا، فکر کرنا، اندیشہ کرنا - اردو صرف، غیر فصیح
مردہ پڑی ہو بل صیاد سوچ میں ہو

اس کو فتنے مارا یا آشیانے مارا
سوچنا :- غور کرنا، فکر کرنا، خیال کرنا، اندیشہ

کرنا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔
سوچنا :- سمجھنا، دیکھنا، بھالنا

جو تم کو پایا جسے مار ڈالا
سوچنا :- مراقبہ میں جانا، مراقبہ کرنا، دھیان

لگانا - اردو مصدر، دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)
سوچنا :- سمجھنا، دیکھنا، بھالنا

سوچنا :- (فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل :- سمجھنا، دیکھنا، بھالنا

بولتے ہیں اور ذہن نشین کرنا کے معنی میں بھالنا، کھنڈا بھال
نہیں بولتے۔

سوچنا :- عاقبت اندیش کرنا، عقل مندی کی بات
لگانا - اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس بات کی قدر میں تعریف کروں گا کہ تم نے
سوچنی خوب ورنہ بڑا غضب ہو جاتا۔

سوچنا :- (بالق) یاد رکھنا، لینا، ہندی (دہلی کی زبان)۔
سوچنا :- (دواؤ غیر محفوظ، نو فتنہ، سوز و

خوشبو، جو مٹی کے تازہ ظروف اور بھنے ہوئے چوڑی فر
میں پوتی ہو، سوز و حزن - اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج

محل صرف :- میں جو بیٹھنے ہوئے چنے زیادہ استعمال کرتا ہوں

تو اس کی وجہ یہ ہو کہ مجھے ہونے چنوں کی سوندھ
مجھے بہت پسند ہو۔

سونڈن : (بالفتح و فون فند) سیلے کپڑوں کو
میل کاٹنے وال چیزوں میں لٹ کرنے کو کہتے ہیں۔
اردو دھوپوں کی اصطلاحات۔

محل صرف : آج باوجود ہول کے یہاں سوندھ ہرگز
دے آؤ تو جلدی ل جائیں گے۔

سونڈنا : (بالفتح و فون فند) کوئی چیز بھر جانا۔
اردو عورتوں کی زبان۔ (نور القفاح)

قول فیصل : نکھڑ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سونڈنا : (مندی) ترستی یا کچھ وغیرہ کا
کسی چیز میں بھر لینا۔ (نور القفاح)

قول فیصل : نکھڑ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سونڈنا : (بھڑی کے لیے) رچنا لگانا۔
اردو مصدر متروک۔

وہ دست و پا میں جس م ہندی کو سوتے ہیں
پاؤں سے ملنے پڑنے سے رومے ہیں تادھنی

سونڈنا : (کنایت) شامل کر لینا۔ (نور القفاح)

قول فیصل : اہل نکھڑ نہیں بولتے۔
سونڈنا : گوشت میں مصالحہ اچھی طرح ملانا۔
(نور القفاح)

قول فیصل : نکھڑ کی زبان نہیں۔

سونڈنا : آٹے کو جلدی میں گوندھنا آٹے
میں پانی ڈال کے ملانا۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان

محل صرف : نکھڑ کے واسطے ملانا۔ رگڑنا۔ ہندی۔
کپڑے کو دھونے کے واسطے ملانا۔ رگڑنا۔ ہندی۔
(نور القفاح)

قول فیصل : نکھڑ میں سوندھنا (بالفتح و غیر بالفتح)
راکھ جس کے معنی ہیں سیلے کپڑوں کو اس پانی میں

کرنا جس میں صابن یا اور دوسری سیلے کاٹنے والی
چیزیں ملا دی جاتی ہیں۔ یہ دھوپوں کی اصطلاح ہے۔

چنوں کی خوشبو رکھنے والا۔ اردو صفت۔ مذکر،
نصیح، راج۔

محل صرف : اس وقت سوندھ سوندھ کر اگر
چنے ہوں تو مر د آجائے۔

سونڈھا : ایک مرکب خوشبو کا مصالحہ جس سے
بال دھوتے ہیں یا جھکیروں وغیرہ میں لگاتے

ہیں۔ اردو مذکر و بی کی زبان۔
ج پوٹاک میں بالنگر یا کچنا، سوندھ کی جھکیریں ہوتی ہیں۔

قول فیصل : لگانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
ہینچے ہلکے اس کی پرستان میں کہیں

سونڈھا لگا کے کھول نہ دیں سر کے بال تو
سونڈھا پین : سوندھی سوندھی خوشبو خوشبو

کورسہ برتن یا آدسہ بچے ہونے چنوں وغیرہ کی
خوشبو۔ اردو مذکر، نصیح، راج۔

محل صرف : سیر منڈو کے کبابوں میں پختل اور
یہ سوندھاپن کہاں؟ (توبہ التصوح)

سونڈھاوٹ : سوندھاپٹ، بڑا اور غیر غلط، برہمن
خوشبو۔ سوندھاوٹ نصیح ہو۔ مؤنث (نور القفاح)

قول فیصل : اہل نکھڑ سوندھاوٹ بولتے ہی نہیں۔
البتہ سوندھاپٹ زبانوں پر ہو۔

سونڈھنا : (بالضم و بالفتح)۔ (منکر شہ قند)
کپڑے کو دھونے کے واسطے ملانا۔ رگڑنا۔ ہندی۔
(نور القفاح)

قول فیصل : نکھڑ میں سوندھنا (بالفتح و غیر بالفتح)
راکھ جس کے معنی ہیں سیلے کپڑوں کو اس پانی میں

کرنا جس میں صابن یا اور دوسری سیلے کاٹنے والی
چیزیں ملا دی جاتی ہیں۔ یہ دھوپوں کی اصطلاح ہے۔

سونڈھنا : کسی شے کے طرف، کو رہیہ یا آٹے
سے لکھنا۔ (فخر) پٹے کو خست کو دھو دھو کر صاف

کیا پھر آڈال کر سوندھا۔ (نور القفاح)
قول فیصل : اہل نکھڑ نہیں بولتے۔

سونڈھنا : ملانا، آگڑ کرنا، جیسے گوشت
سوندھ کر چڑھاؤ یعنی کچا مصالحہ ڈال کر

ملانے کے آگ پر رکھ دو ملخڑہ مصالحہ بھرتا کچھ
منزوری نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : نکھڑ کی عورتیں اس میں نہیں بولتیں۔
سونڈھنا : سانا، بھرتا، استھنا، آلودہ کرنا۔

(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : یہ وہی کی زبان ہو اہل نکھڑ نہیں بولتے۔

سونڈھنا : گوندھنا۔ جیسے آٹا سوندھ کر
رکھ دیا اگر مکی نہ لگائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : اس میں نکھڑ کی عورتیں سوندھنا
دغیر ہائے غلطی کہتی ہیں۔

سونڈھی : (باوجود و فون فند) کوری مٹی کی
خوشبو والی آگ میں بچے ہونے چنوں کی سونڈھا

خوشبو والی۔ سوندھا کی آغیت۔ اردو صفت
مؤنث، نصیح، راج۔

سونڈھی : رتہ جس میں دھوپ کی کپڑے جھگو کر
ان کا میل کاٹتے ہیں، کھار، کچا، جوا کھار۔ اردو

مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل : نکھڑ میں سوندھی کے بجائے رہیہ

کہتے ہیں۔
سونڈھی : کچی کچی، چھوٹی قسم کی پھوٹ،

سینڈھی جیسے ہمارے سوندھیاں مٹھیاں، (آڈا)
ترکاری فروش، ہندی صفت مؤنث و بی کی زبان

(فرہنگ آصفیہ)
سونڈھی : وہ بڑی ناز جس میں دھوپ کی کپڑے

جھگوٹے ہیں۔ ہندی مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوندھی لہجہ :- مجھے ہوتے پنوں یا مٹی کے گور
برتن کی خوشبو - اردو -

آب پاشی روش پہ ہر سو لیتی
سوندھی سونڈھی زمین کی بڑھتی دھڑکتی
قول فیصلہ :- تکرار عیباً کہ مغرب پر زیادہ مٹا ہوا
اور بوکے بجائے خوشبو زیادہ کہتے ہیں۔

سونڈ :- (داو معروف و نون غنہ) باغی کی تاک
جو لیں ہوتی ہو خرطوم - اردو موتشا غیر فصیح رائج

سونڈ اس کو بجائے گردن دی
کہ اٹھایا کرے غذا اپنی
سونڈ :- ایک لہجہ سونڈ والا کیراجہ ۱۶ ج میں
لگ جاتا ہو سرسری - کاٹھی زین - اردو نڈر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل کھنڈ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سونڈ والا :- باغی :- وہ جانور جس کے
منہ پر لمبی نالی سی ٹیکے ہندی - مذکر - مور قد کی
زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سونڈس :- (داو معروف و نون غنہ) خاک کا بن
ایک قسم کا مگر کچھ ایک آہ جانور کا نام جو پانی پر
مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہو - (اردو)
مذکر - رائج -

محل صوفہ :- لالہ صاحب کی قلع عیب و غریب دنیا
سے نرالی بنتی ایک بھانڈے کا کھانڈا کھانڈا کھانڈے کے
کھنڈ ہوتا ہو - دوسرے نے کہا ہمیں تو سونڈس معلوم
ہوتا ہو - (فسانہ آزاد)

سون سون :- (داو معروف و نون غنہ)
سانس کی آواز جو تاک سے نکلے - ہندی - نونڈ

دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل کھنڈ پس آواز کو جو سردی
پکپاتی ہو تاک سے نکلتی ہو سونڈ (بلا فون غنہ)

کہتے ہیں -

سون سون کرنا :- جاڑے کے سانس
بھرا جاڑے میں پکپکاتا تاک سے نکلتا
لینا - اپنا - اردو صرف دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ ہمیں نہر میں سونڈ کرنا بولتے
ہیں معنی نہر میں بالکل نہیں بولتے۔

سون لٹ :- (بالفتح و نون غنہ) بادیاں ایک
مشہور دوا - اردو سونٹ - رائج -

قول فیصلہ :- اس کی اصل سونپ یا سونپہ ہو جو
ہندی ہر دو اکثر پیٹ کے درد اور زچ خانے
وغیر میں کام آتی ہو - مزاج تیسرے درجے میں
گرم و خشک ہوتی ہو - اس کے عرق کو سونف کا
عرق کہتے ہیں۔

سون لٹ :- سونف کی شراب - اردو موتشا ترہ
محل صرف :- بڑے فضول خرچ ہو اور سونف پیے

سونڈوں میں ایک تاک والا ٹکڑا :- بت سے

جو منہ لوگوں میں ایک بے عیب پر بھی ضرور کچھ
کچھ عیب لگایا جاتا ہو - اردو دل - قیل القیل
قول فیصلہ :- بولتے محاورات ہندوستان نے اس
مشق کو یوں لکھا ہو سونڈوں میں ایک تاک والا
وہ بھی لکھا :- کھنڈ کی عورتیں یوں نہیں بولتیں۔

سون کھینچنا :- خاموشی اختیار کرنا آدم
ہو جانا - اردو صرف غیر فصیح رائج -
یہ کارخانہ دیکھئے تاک آپ حیاں سے
میں سونہ کھینچ جائے یاں دم نہ مارے

سونی :- سونا کا تانیت - اردو فصیح رائج -
جی بیٹا تو دلہن کی نہ تم چلو سونے کی بجائے راجہ
سونے پر سہاگا کہ کسی عمدہ چیز کی عمدگی میں

قول فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم ہوتا ہے رکھنا جیسے
"میں ان جہاں آرا میں تو کبھی کبھی خطا کرتی ہوں مگر
آپ نے تو وہ سون کھینچی کہ تو یہ بھی نہیں - (فسانہ آزاد)
سون کی لینا :- دم نہ مارنا خاموشی اختیار کرنا
اردو صرف دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)
سونکھانا :- (داو غیر محفوظ) سونکھنا کا متعدی لفظ
اردو - (نور اللغات)

قول فیصلہ :- اب عام طور سے اس کا رسم الخط
"سونکھانا" ہو - (نون غنہ)

سونکھنا :- (معدن) تاک سے بڑیاں معلوم کرنا
خوشبو یا بدبو معلوم کرنا - اردو فصیح رائج -
محل صرف :- جب چھیل کا پھول سونکھتا ہوں تو میری
روح تازہ ہو جاتی ہو۔

سونکھنا :- بازاری لوگ یا عوام بطور مذاق جوتی
بچانے کو کہتے ہیں جیسے اپنی اپنی جوتی سونکھ کر اپنی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- یہ کھنڈ کی زبان نہیں۔

سونکھنے کو بھی نہیں :- بالکل ناپید ہو بالکل
نہیں - اردو صرف دہلی کی زبان -

تحتب مانع علت ہو گناہ سے
سونکھنے کو بھی میسر تھے انکو رہیں

سونڈا تار :- (بالفتح و نون غنہ) پھرے کا
رنگ سیاہ یا ہلکا ہو جانا - دھوپ میں ساؤلا ہو جانا -
اردو صرف فصیح رائج -

ادلس تھو نہ تھے مگر کی قلعہ کے
سونڈا گئے تھے رنگ جو انان عرب کے

سونی :- سونا کا تانیت - اردو فصیح رائج -
جی بیٹا تو دلہن کی نہ تم چلو سونے کی بجائے راجہ
سونے پر سہاگا کہ کسی عمدہ چیز کی عمدگی میں

کسی خارجی چیز سے اضافہ۔ اردو فصیح رائج۔
 محل صرف :- پس وہ تعریف اور عنایات ان بزرگوں
 کی میرے حق میں بارود پر شاہ اور سونے پر سماں کا
 کام کر گئی اور مجھے ذوق شہد سخن پیدا ہو گیا۔
 (سوانح ظہیر الدین قلی از سالار دوسٹ علی)
سونی پڑی ہونا۔ دریا ہونا، اجاڑ ہونا۔
 اردو صرف فصیح رائج۔

کہتے ہیں مالے مر کے بھی چپ ہو جے نہ آپ جلال
 سونی پڑی ہو تو ہر جہا آباد کیجئے
سونے جھونے میں لدا پھنسا رہنا (فم)
 بہت سے زبردوں کا پھنسا رہنا، سونے کے زیوروں میں
 پھلا رہنا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرقانہ فرنگی کھنڈ)
 قول فصیل :- کھنڈ میں قلیل استعمال ہو، موقت فرنگ اثر
 نے نکھار ہو کھنڈ میں سونے میں لدا ہونا یا سونے میں گدنی
 کی طرح لدا ہونا بولتے ہیں :- یہ بھی لکھ دیتے کہ سونے میں
 پھلا ہونا، سونے میں لدا ہونا سے نسبت زیادہ کہتے ہیں
 اور سونے میں گدنی کی طرح لدا ہونا کے یہ نسبت زیادہ
 سے گدنی کی طرح لدا ہونا دباؤں پر زیادہ ہو۔
 جیسے :- ان کو دیکھئے میلے گندہ دن بھر بیت افلاک
 پڑوس۔ بھلا یہ تو ناؤ تندرست چالاک و چست کیسے
 ہوں۔ پس زبرد سے البتہ گدنی کی طرح لدا سے ہیڈ
 (ضمانہ آزاد)

سونے روپے کے چھلے :- سونے اور چاندی
 کے چھلے۔ اردو دہلی کی زبان۔
 جنتے ہیں سونے روپے کے چھلے ضروری
 ہر جن کے آگے سیم زر مرد ماہ مافر غالب
سونے سے پانی چڑھانا۔ طوفان باندھنا
 بہتان کرنا، تھوڑی سی بات کو مبالغے سے بیان کرنا، بے
 بات کہنات کے پیرائے میں ثابت کرنا۔ اردو صرف

دہلی کی زبان۔

اشک آئے نہیں مڑگاں پہ کیا روئے بھی
 پانی سونے دیا باندھ کے طوفان چڑھا
سونے سے پیلا ہو جانا۔ خوب سونے کے
 زیورات پہنے ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔
 کھینچ لیا حسن کو بھی مشن اپنے رنگ پر
 ضحک سے میں زرد وہ سونے سے پیلا ہو گیا خواجہ میر
سونی سیج سے مر کھنا بیل چھانا۔ تھنا کے کس
 ایذا رساں کی موجودگ بہتر ہو۔ اردو دہلی
 کی زبان، متروک۔ (فرنگی اثر)
سونے سے گھڑاؤں (گھڑائی) ہٹا دینا۔
 اصل میت سے لاکت زیادہ یعنی اتنے کا مال نہیں
 جتنا اس کے اوپر صرف ہو گیا، دمر میں کڑھیا
 لگا سر منڈائی، روپے کا سونا دس روپے کی
 گھڑاؤں۔ ہندی کہاوت۔ (فرنگی کھنڈ)
 قول فصیل :- کھنڈ میں کہتے ہیں سونے سے گڑھاؤں
 ہٹا دینے جو عورتوں کی زبان ہو۔

سونے کا پانی :- وہ پانی جس میں سونا گھلایا
 گیا ہو، آب زر۔ اردو صرف سناروں کی اصطلاح
 قول فصیل :- سونے کے طبع کو بھی سونے کا پانی
 کہتے ہیں اور یہی زیادہ باؤں پر ہو۔
 مر گیا ہوں دیکھ کر رنگ طلائی یار کا
 چاہیے سونے کا پانی قبر کی تعمیر میں
 سونے کو خوب گرم کر کے جس پانی میں بھجوا دئے دیا
 جائے وہ بھی سونے کا پانی ہو۔

زندگی میں مشن تھا اس کے طلائی رنگ سے
 غفلت میت کے لیے سونے کا پانی چلے آئیں
 مؤلف فرنگی آصفیہ کے اندراج کے موافق لیا
 پانی بھی سونے کا پانی ہو جس میں سونے کی کوئی

میر ذوال کرجوش سے دیا گیا ہو دیہ پانی اس بچے پر
 پھر کا جاتا ہو جس کی سیتلانی یاگ موڑ لیں
سونے کا توڑا :- طائی زنجیر سونے کی بنی
 ہوئی زنجیر۔ اردو اندک، فصیح رائج۔

دھوئے ہیں پائے حنائی آجوسے باغ میں
 پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے
سونے کا ڈالا :- سونے کا بڑا ٹکڑا۔ اردو
 اندک، فصیح رائج۔

جب دکھا دیتے ہیں وہ اپنی طلائی رنگت
 آنکھ کے ڈھیلے کو سونے کا ڈال کرتے ہیں
سونے کا گھر مٹی ہو جانا :- ہٹا بنایا گھر
 تباہ ہو جانا، دولت سے بھرے ہوئے گھر کا دولت
 سے خال ہو جانا۔ اردو دہلی قلیل استعمال۔
 اکب کاری میں رہا یہ شرب زر برسات میں
 جو گیا مٹی مرا سونے کا گھر برسات میں
سونے کا نوالہ :- لدا اور مرخ غذا
 نعمت۔ اردو فصیح رائج۔

محل صرف :- میرا پیٹ بھرا ہوا اس وقت اگر کوئی
 سونے کا نوالہ میں دے تو نہ کھاؤں (۲) کھلاتے
 ہیں سونے کا نوالہ دیکھتے ہیں شیر کی نگاہ۔
 قول فصیل :- کھالا اور کھلانے کے ساتھ ہر کام ہو

گل رنگ حوصلہ فغان دولت بچا سکا
 سونے کا ایک کھا کے نوالہ اچھر گیا
 کہتے ہیں دے کے بوسہ طلائی جس کا
 سونے کا میں نے سجدہ کو نوالہ کھا دیا
سونے کا نوالا ہو جانا :- بہت بڑی نعمت ہونا
 بہت لذت غذا معلوم ہونا۔ اردو صرف قلیل استعمال
 کندنی قلیا قناعت سے اوبالا ہو گیا
 داغ زر کھایا تو سونے کا نوالا ہو گیا

سونے کا ورق

۳۲

سونے کی سلاخ

سونے کا ورق :- ورق طلا جو عجون وغیرہ

میں دوڑا ملا جاتا ہے۔ اردو فصیح راجے۔

ہو شب مہ لاکھ روشن کم ہو رہتہ مہر سے
چاندنی چاندی کا پتھر دھوپ سونے کا ورق

سونے کی اینٹ :- سونے کو لمبی اینٹ

کی صورت میں ڈھال لیتے ہیں، اس کو سونے کی

اینٹ کہتے ہیں۔ اردو موت، فصیح راجے۔

موا ہو حسرت زریں ہوتیں کیا مناسب ہو

اگر لگ جائیں انیش قبر میں دو چار سونے کی

بجائے اب ہو آب نگر کا صرہ اس میں

خردیں سونے کی انیش بنائیں گھر معمار خواجہ قلیہ

سونے کی قول قولنا :- اس طرح تو لاکھ

ذرہ برابر زیادہ نہ ہو کائنات کی قول قولنا چیز کے

ہنگے ہونے سے کناہ ہو۔ اردو مثل فصیح راجے۔

بیچتا ہو قول کر پیر مغان سونے کی قول

ہو گئی ہو دور میں اپنے تو آب زر شراب

سونے کی چڑیا :- (کنایت) مال دار آدمی

دولت مند اسامی۔ اردو موت۔

کف افسوس کی کے کہتا تھا

اڑ گئی آئے سونے کی چڑیا

قول فصیل :- کسی حسین خوب رو اور طرہ دار سے بھی

کناہ ہو۔

داس اس دوست کا آیا پرستہ ہو کر ہاتھیں

اڑ گئی سونے کی چڑیا رہ گئی پر ہاتھ میں آتہ کھنڈہ

سونے کی چڑیا :- ایک کدریانی دخت انجی کی دونوں

کوڑیوں کا بیج کی سلاخی داس حسن میں صرہ شاعر و شاعر کا

طرہ لگایا ہو وہ فقہ چڑیا کہتے ہیں

شکر ہمار کی لگیا پر پڑا خواب میں ہاتھ آج

سخت ہمار ہوا سونے کی چڑیا پائی (نور اللغات)

قول فصیل :- یہ سونے کی چڑیا صرہ شاعر کا ہے۔

عام بول چال میں لگیا کی چڑیا یا صرہ چڑیا کہتے

ہیں۔ دوسرا شعر اردو بھی ہے جو آج بھی لکھا ہے

اس میں بھی موت ہو۔

اے پری تو نے جو اپنی ہو سنہری لگیا

آج آئی ہو نظر سونے کی چڑیا بھگ کو

سونے کی چڑیا :- بیش قیمت چیز، بیاب

نادر چیز، بیش بہا ہے۔ اردو صرہ قیل لہ استعمال۔

سیم بر مرغ نگ سونے کی چڑیا ہو جائے

آنکھ اٹھا کر جو طلائی ترے جوش دیکھ

ہاتھ کب آتے ہیں خسار گل انداموں کے

کم نہیں سونے کی چڑیا سے شکار عار میں

قول فصیل :- دولت سے بھی کناہ ہو

روح دولت بھی جو نکلی جسم سے کہتے ہیں

باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہو گئی

سونے کی چڑیا اڑنا دیا، اڑ جا۔ کسی

قیمت چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔ اردو مثل راجے۔

پھوڑوں اس پر لٹنے کی چڑیا

اڑ گئی اس کی سونے کی چڑیا

قول فصیل :- نفع کے وقت بچنے کا خیال ہے

کے لیے اوپر کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں دیکھو

سونے کی چڑیا اڑی جب بچو اوپر دیکھو گناہ وقت

کر دیتے ہیں۔

سونے کی چڑیا ہاتھ آنا دیا، ہاتھ لگنا

(دیا) سونے کی چڑیا ملنا :- کسی مالدار کے

دام فریب میں پھنسا یا قیمت سے حاصل ہونا

اردو مثل راجے۔

خوشی اور اجل ہو گئی کیا کیا تھے

لی آج سونے کی چڑیا تھے شوق خد

کر لیا ہندوستان کو زیر حجب

ہاتھ آئی سونے کی چڑیا حجب (نکستہ عمارت آدھ)

قول فصیل :- بیش اور بھی مختلف صورتوں سے رائج ہیں

مثلاً سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑنا، یعنی کسی کے ہاتھ

سے کوئی قیمت سے نہیں لینا۔

لگے کا اپنے جگہ سے کے لے لیتا ہو وہ ظالم

فلک سونے کی چڑیا ہاتھ سے اپنے اڑاتا ہو

سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑ جاتا، سونے کی چڑیا ہاتھ

سے نکل جاتا، سونے کی چڑیا ہاتھ سے جانا یعنی ملی

ہوئی قیمت چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔ جیسے قانہ دا

اپنا سر کرانے لگے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے گئی۔ مگر

مجبور تھے۔ (فساد آزاد)

سونے کی دلک :- سونے کی چمک دک۔

اردو موت، دہلی کی زبان۔

کیمیا جا گئے کو اس لیے سمجھا ہو شیخ

کہ خدا آتا مجھے سونے کی دلک دکھائے

قول فصیل :- شوق نور اللغات نے بلا تعریف

لکھو وہ دہلی لکھا ہو کہ دلک کو اب دلک کہتے ہیں

دلک بھی لکھو کی زبان نہیں۔

سونے کی دیواریں کھڑی کر لینا :-

(کنایت) بہت زیادہ مال دار ہو جانا۔ اردو مثل

فصیح راجے۔

محل صرہ :- ایک ایک سرکار میں ہزاروں کھڑی

کی پرورش ہوتی تھی اب دینے کے نام کوئی

کوڑاٹا دے کے نہیں سوتا۔ وہ برکت گئی اس نے

کے ساتھ ہماری ہی برادری کے لوگوں نے سونے

کی دیواریں کھڑی کر لیں۔ (سیر کہار)

سونے کی سلاخ :- سونے کی بیخ یا کین،

سونے کی سلاخی یا بیخ۔ اردو موت، فصیح راجے۔

سونے کے سہرے سے بیاہ ہو۔ ایسے

دولت مند گھر میں بیاہ ہو کہ پھولوں کی جگہ سونے کا

سہرا بندھے۔ دعا یہ فقرہ عورتوں کی زبان سے

پوتوں پھلنا کچھ اور دودھوں پھلنا نصیب

بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

سونے کے کانٹے میں ملنا۔ ٹھیک ٹھیک

وزن کیا جانا۔ کمال مرغوب ہونا۔ اردو صرف قلیل استعمال

میری آنکھوں میں ہو عکس رخ روشن ان کا

سونے کے کانٹے میں تلنے لگا جو بیاہ کا

سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مالتا

فائدے کی لالچ سے کوئی جان جو کھوں میں نہیں پڑتا۔

لائی کے لیے جان نہیں دیتے۔ ہندی کہاوت۔ (فرنگی)

قول فیصلہ۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سونے کی مار۔ دولت دے کر سرکش کو اپنے قفا

میں کرنا۔ رو پیسے کے زیر کرنا۔ دولت دے کے غلام کرنا۔

زرد جو اہر پہنے ہوئے۔ اردو فقرہ عورتوں کی زبان

قول فیصلہ۔ بطور عادت سونے میں پٹی موتیوں میں

سفید ہو بھی مستحق ہو جس کا مفہوم ہو کثرت سے

زرد جو اہر پہنا نصیب ہو۔

سونے میں سہاگہ۔ (سونے کی رنگت سہاگہ

سے کھلتی ہو) (کنایت) کسی عورت چیز کی محوگ یا

سائیر میں کسی خارجی چیز کی حد سے اضافہ۔ اردو

عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کا (کا اشارہ بہت ہیں کہ

اس کو کوئی اچھا معلوم مل جائے تو سونے میں

سہاگہ ہو جائے۔

قول فیصلہ۔ صاحب نور اللغات نے سونے میں سہاگہ

موتیوں میں مدھا کا بھی لکھا ہے جو قلیل استعمال ہے۔

سونے میں گندھ جانا۔ سونے کا بہت

زیور پہنے ہونا۔ (فرنگی اثر)

اردو صفت، مذکر، متروک۔

لوگو تم قوم اس قدر گھبراؤ

کوئی سونا ڈوٹیا لاکھا اڑھاؤ

قول فیصلہ۔ سرخ کپڑے کی پٹی کو بھی کہتے ہیں۔

جیسے "مخانیوں نے پہلے دونوں اکثر اڑھاؤ

کے ہاتھوں میں ہندی لکائی اور پھیل پر چھڑا رکھا

ازد کے پتے لپیٹ دیئے ان پر سونا پٹیا اڑھاؤ

زر رنفت کا حنا بند باندھاؤ۔ (خسانہ آزاد)

سونا بابت بھیروں رنگ کی بھار جا جو کانک میں

سیج کے وقت لگاتے ہیں۔ ہندو موتی دانوں کی اصطلاح۔

سونا بابت وہ چیز جو جلا کر خاک کر دی گئی ہو

اردو عوام کی زبان۔

سونا بابت ایک قسم کا سرخ سوراخ دار کپڑا

میں کا جوڑا بارات کے دن دامن کو بنا کر پہنا

جاتا ہو۔ اردو مذکر، رائج۔

سونا بابت کا کلیجا۔ خوشی میں جو صلہ بڑھ

جانے کی جگہ مستعمل ہو۔

عالی دماغ ہوں تری رافض ہیں ہاتھ میں رائج

سونا بابت کا کلیجا ہو سونا بابت کا خیال (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ اہل کھنڈ اس صورت سے نہیں بولتے۔

سونا بابت کی زبان۔ کنایت ہر زبان راز کی

سونا بابت کی زبان ہو تری گوداں نہیں رائج

میں وہ غریب ہوں کہ میں زبان نہیں (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ کھنڈ کی عورتیں ہاتھ بھر کی زبان بارہ

ہاتھ کی زبان، سواگر کی زبان بولتی ہیں۔

سونا کر دینا۔ ختم کر دینا، تباہ کر دینا۔ اردو

عوام کی زبان۔

قول فیصلہ۔ اس معنی میں سونا کر جانا بھی عوام کی

زبان ہو جیسے "وہ کھانا کھانے کے بعد بھی برفی کی

پوند پلٹ سوہا کر گئے :-

سویان :- (برادرجول بردن کوہان) رستی، لکڑی یا لوہا صاف کرنے کا ایک خاردار آلہ۔ فارسی، مذکر۔

جس کی آواز سے ہوں رونگے سویان کھڑے وہ محبت نے دیا سلسلہ پا ہم کو ٹوٹی دست جنوں سے گرہیں زنجیر پا تو مری شمت کیا سویان بھی جا رہا ظفر قول فیصل :- نوٹ نور اللغات کے قول کے مطابق یہ لفظ اصل میں سویاں بروزہ جویاں تھا۔ ان کے سوان کے بجائے سوہیں بولتے ہیں۔

سویان جان :- ناقابل پرواشت بہت تکلیف دہ بے انتہا ناگوار۔ فارسی ترکیب متروکہ۔ مکرش ہوتا ہے جگر سن کر عدائے خدلیب ہو گئے سویان جان مجھ کو عدائے خدلیب قول فیصل :- اس جگہ اب سویان مستعمل ہو۔

سویان روح :- جان کو آزار دینے والا۔ ناگوار خاطر۔ فارسی ترکیب صفت فصیح رائج۔ جو بگنی فرقت میں ایک اک شاخ گل سویان روح صبا قول فیصل :- سودا نے اس کو روح کا سویان کہا ہے جواب رائج نہیں۔

یوں ہی ہو جو خاطر میں تری میرا ہی ہوں حاضر یہ زندگی اور روح کا سویان ہو برابر سوئے شہلے :- سوہا کی صبح، انا دیوی کی تعریف کے گیت، وہ گیت جو عورتیں بیاہوں زچان پر پیغمبر یا جن و پری کی تعریف میں گاتی ہیں۔

کوئی گواہی ہو سکے بلا کے چلپ دار وہ چل تن ہی کا بھرتی ہوا ت اور دم قول فیصل :- کھنوں میں مستعمل نہیں۔

سویان :- (برادرجول دفع سوم) سویان کا مخفف، رستی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سویان :- ایک قسم کی مٹائی جسے حلوا سویان کہتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اسے تھا سویان نہیں بلکہ حلوا سویان کہتے ہیں۔

سویانہ :- (برادرجول) زیب دنیا، بھلائی ہونا، زینت دنیا، موزوں ہونا، سجا، اچھا دکھائی دینا۔ (ہندو عورتوں کی زبان)۔ (نور اللغات) قول فیصل :- ہندو گیتوں کی زبان ہے۔ جیسے ہر گے کو قلع سوہے۔ یہ لفظ سنسکرت شوہن بمعنی چمک دار اور خوبصورت سے ماخوذ ہے۔ (نور اللغات)

سویان کرانا :- روانا۔ سویان کے ذریعے دھاردار کرانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔ محل صرف :- افریقہ کی عورتیں دانتوں کو سونے کے آریے کا بمشکل بناتی ہیں۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اس کا لازم سویان کرنا بمعنی سویان کے ذریعے سے کسی چیز کو دھاردار کرنا بھی رائج و فصیح ہو۔

سویانی :- ایک راگنی کا نام۔ ہندی، موٹ، موسیقی دانوں کا اصطلاح۔

سوئے کی ریتا نہیں مشروء (مشروع) کی توفیق نہیں :- وضع کا لحاظ کر حیثیت کے مطابق کام کرنے کی استطاعت نہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آثر)

قول فیصل :- باقوم رائج نہیں۔

سوئے :- بڑی مزاج کی تہہ خرابی کا مرض بیماری۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات) قول فیصل :- تہا مستعمل نہیں دوسرے الفاظ

کے ساتھ ترکیب سے کہتے ہیں۔ جیسے سوئے سوئے ظن وغیرہ۔

سوئے اتفاق :- موقع کی خرابی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ فصیح، رائج۔

محل صرف :- سوئے اتفاق سے آج ہی شام کو ان الوقت کی صاحب کلکڑ سے ڈھیر ہو گئی۔ (ان الوقت)

سوئے ادب :- بے ادبی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خوشی بولے کہ بیٹی ایسے مقدس بزرگوں کے سامنے اس قسم کے کلمات کا زبان پر لانا سوئے ادب اور خلاف ادب و آداب ہو۔ (فسانہ آزاد)

سوئے ادبی :- بے ادبی، خلاف ادب گستاخ، شتمی، بے امتیازی، بے قدری، بے عزتی۔ عربی، موٹ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنواں جگہ بے ادبی بولتے ہیں۔ سوئے تدبیر :- تدبیر کی خرابی اور نقص۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت، موٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

(فقہ) یہ توجہ دنیاوی قبا حسیں ہیں جو تہا سوئے تدبیر سے ہوئی۔

سوئے نفس :- دے کی بیماری، سانس کا بے قاعدہ جلدی جلدی چلنا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لے شرف سوئے نفس میں خدا کا دم بھر

چو یک غفلت سے یہی وقت ہو ہیشاری کا شرف سوئے ظن :- بدگمانی، براگمان ہونا، گمان بد خیال، خیال بد خیال باطل۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب

سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا

یہ ارمان کو پہلے خود رحمت اٹھانا پڑتی ہے۔
 ذفرنگ اثر
قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
 سوئی سے گھر اون نہیں ہے۔ اس قیمت سے
 لوگ زیادہ۔ اردو، شل، دہلی کی زبان
 رنگین لیتا ہے گو گھر اون مسکی
 گھر تا ہے وہ خوب وہ گھر اون مسکی
 معرفت سے کہہ دے کہیں تھ اٹھا ہے رنگین
 سوئی سے کہیں ہونے گھر اون مسکی
قول فیصل۔ اہل بھنگ ایسے محل پر کہتے ہیں
 سوئی سے گھر اون نہیں ہے۔
 سوئی کا بھالا ہو جانا۔ سوئی کا پھاؤڑا
 ہو جانا (کنا تیر) ذرا سی بات کا طرات پکڑا
 جانا بات کا بنگر ہو جانا، ذرا سی بات کا
 بہت ہو جانا۔ (لوہات ذفرنگ اثر)
قول فیصل۔ اہل بھنگ نہیں بولتے۔
 سوئی کا کام۔ سوزن کا بھی۔ اردو
 ذکر۔ فصیح، راج۔
 محل مت۔ سوئی کا کام بڑی دیدہ دیزی کا کام
 ہے آنکھوں پر بہت زور پڑتا ہے۔
 سوئی کا ناکا۔ سوئی کا چھیدا یا وہ سوراخ
 جس میں تانگا پردیا جاتا ہے۔ اردو ذکر فصیح راج
 ج سوئی کے ناکے کو رکھا کس گریبان پانے خبر
 سوئی کی جگہ بھالا گھیسرنا۔ تھوڑی بات
 بڑھا دینا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ بھنگ کی عورتیں سوئی کی جگہ
 لٹھا گھیرنا کہتیں۔
 سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا۔
 (کنا تیر) ناکن بات کو ممکن کر دیکھنا۔ اردو شل

مجھ کو وہ چاہے گھوڑی نے جھکائیں گریبان۔
 تن بدن میں ہیں سرچھو رہی غم کی سونیاں
 سوئی مت۔ ترازو کا کاشا، ترازو اون تھا
قول فیصل۔ اہل بھنگ اسے ترازو کا کاشا یا
 صرف کاشا کہتے ہیں۔
 سوئی مت۔ گھڑی، کپاس اور قبلہ ناک سوئی
 جو حرکت کرتی یا نشان بتاتی ہے بعد موت فصیح راج
 محل مت۔ اس گھڑی کی سوئی میں خرابی ہے۔
 (راج یا کسی اور چیز کا ریشہ جو
 ادلی ہی اون نکلتا ہے۔ دھوننا مکان سے ساکن
 اردو، موت، مترادف۔
 آن پونجی فصل گل سے بڑی سونیاں
 رشک سے کانٹوں پر ٹوٹے گا یقین تو آسمان سحر
 سوئی مت۔ بھانس، کاشا، خار جیسے سونیاں
 سی چھو رہی ہیں۔ مٹا نوک کے برابر ذرا سا
 جیسے سوئی پٹ کونی۔ (ذفرنگ صنفی)
قول فیصل۔ اہل بھنگ کسی سنی میں نہیں بولتے
 سوئی مت۔ بھنگن۔ اردو۔ موت، راج
 محل مت۔ اگر تم سوئی گواہتے تو اب تک
 اچھے ہو جاتے۔
 سوئی پر دنا۔ (مندی) سوئی کے ناکے میں
 تانگا ڈالنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔
 محل مت۔ ذرا ہماری سوئی پر دود۔
 سوئی ٹوٹی میں کشیدے سے چھوئی
 کام چھو کو تھوڑا بہانہ ہاتھ آنا کافی ہوتا ہے۔
 (ذفرنگ اثر)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہوا
 طویل استعمال ہے۔
 سوئی چھیدنے سے پہلے چھدی ہے

نر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کن کے لئے کو آج نہ سخت شراب میں
 یہ سوزن ہے ساتی کو بڑے باب میں غائب
 ان کی صحبت میں گناہ اوقات
 سوزن سے نہیں خالی کوئی بات تھا دوسرا
 سوزن ہنم۔ بھنگی ہنم کی خرابی، عربی الفاظ
 فارسی ترکیب، نر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل مت۔ میاں آداو نے دل میں سوچا کہ دہش
 اچھے بھینے۔ زبان سے کہنا ہی نہیں ہم نے تو دل لگی
 دل لگی میں کہا تھا کہ اس وقت ہنم کی شکایت ہے
 یہ اچھے وقتوں کے لوگ سچ سچ ہی سمجھ بیٹھے۔
 (دنا نہ آزاد)
قول فیصل۔ اسی کوئی کے ساتھ سوزن بھی
 کہتے ہیں جیسے۔ میاں آزاد ایک کانپے ہوئے کہ
 ہم اس وقت کھانا ہی نہ کھائیں گے، سوزن ہنم
 کی شکایت ہے۔
 سوئی مت۔ (دروزن، سوزن) سوزن۔ وہ چیز
 جس سے پکڑا جیتے ہیں اردو موت فصیح، راج
 - اور بھنگیوں ہمارے زخم تک آتا نہیں
 سوئی کے ناکے کو رکھا کس گریبان پانے خبر
قول فیصل۔ دروزن خل بھی مستعمل ہے جو
 فصیح نہیں۔
 کس دن نلتش ہوئی نہ کیو میں بھانس کی
 مڑگاں نے کب بھگ میں چھوئی سوئی نہیں شاد
 چھیدا اور چھیدا کے ساتھ اس کا صرف جو اس کی
 اردو جس سونیاں ہے۔ جو دروزن نالتش ہے۔
 سونیاں کی کچھ دل دلتی میں پھر چھینے لگیں۔
 ٹھیک ہونے کو لباس اور خرابی پھر گیا نلتش
 دروزن غلات بھی ہے جو غیر فصیح ہے

غیر فصیح، راجح۔

محل حسن۔ بہت مشکل ہو کہ تم اس کام کو انجام تک پہنچا سکو کہیں سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالا جائے۔

سوئی کے ناکے سے خدائی کو (سب کو) نکالنا۔ (مندی) قدرت کے زور سے انہیں بات کر دکھانا، دیکھ ایک قصبے کی طرف اشارہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک مذہب سے متعلق ہے جس سے آپ نے سوال کیا تھا کیا سوئی کے ناکے سے اونٹ نکل سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ وہ قدرت ہے کہ سارا جہان نکل سکتا ہے۔ عا دانا ئی دکھانا، جن سلیقہ دکھانا کا مطیع کر لینا۔

قاکام یہ تیرا ہی خداوند تعالیٰ ہے لا سوئی کے ناکے سے خدائی کو نکالنا (مندی) قول فصیح۔ عام طور پر زبانوں پر ہیچ مریخوں نارج پرونا دکنا ہے، کچھ ہی کرنا سبھل کرنا، خست کرنا، اردو صرف۔ دہلی کی عمدتوں کی زبان۔

محل حسن۔ ایسا کھٹک اور مانہ زد بھی نہ ہو کہ سوئیوں نارج پرونا اور کوئی صبح اٹھ کر تھکنا نام بھی نہ ہے۔ (چتر سبھی) سوئی (دور بھول) ایک خوبو دار ساگ کا نام۔ اردو، مذکر۔ راجح۔

سبزی و دھندلہ گرنہ کوئے شیخ کی ریش کیا تا شا جو کہ موسے کا ساہک لگے قول فصیح۔ اس کی اصل سو آج جو جندی سوئی یا ملے۔ سو کا ہارٹا، اردو، مذکر راجح۔ سوئی یا ملے ایک قسم کا گیت، مندی، مذکر۔ قول فصیح۔ ان کھنڈ نہیں پڑتے۔

سوئی یا ملے۔ سو اسیر کا بانٹ۔ اردو، مؤنث قلیل الاستعمال

سوئی اور (سو) چوکا۔ غافل ہو اور دھوکا اٹھایا، اردو شل دہلی کی زبان۔

سدا بیدار ہو غفلت سے نیرنگ شل شور ہو سوئی سو چوکا قول فصیح۔ مولف کا وارت نہ دستان نے کہا ہے۔ سوئی سو چوکا جاگا سو پایا غفلت سے ہوشیاری اچھی چیز۔

سو یا سو ابرا برا۔ سوئے کے بعد ان مرد کی طرح ہے بس ہوتا ہے۔ اردو، مؤنث۔ عمدتوں کی زبان۔

سچ ہے سو یا سو ابرا برا ہے راحت مرگ بھی ہے خواب سا سو یا لے۔ سوئے یا میدے کو گوندھ کے تار نکالتے ہیں اور ان تاروں کو کھانے لگی میں بھوتے، اردو، مؤنث، فصیح، راجح۔

قول فصیح۔ یہ فقط بطور جمع متعل جو اس کا مفرد (سوئی) متعل نہیں پہلاؤں حید کے دن اور حضرات اہل جنہ۔ رکشا مذہب کے تہوار میں خاص طور سے پکائے کھاتے ہیں۔ اس کو نارس میں حلالی مادہ یا رشتہ ملا کرتے ہیں اور عربی میں خمیر یا اطریہ کہتے ہیں۔

سو یاں بنا، سو یاں توڑنا۔ (مندی) سو یاں بنانا (اردو لفظ)

قول فصیح۔ سو یاں توڑنا کھنڈ کی زبان نہیں۔ البتہ سو یاں ٹنڈا راجح و فصیح ہو۔

سو یاں بن عید کسی۔ خوشی کے موقع پر

خوشی کا سامان بھی ہوتا چاہیے۔ عمدتوں کی زبان۔ (مندی) اثر

قول فصیح۔ عمدتوں کی بھی بولتی ہیں، غیر سوئیوں کے عید کسی؟

سو یاں جھیلنا۔ (مندی) گھوڑی یا ہاتھ کی سوئیوں کو احتیاط کے ساتھ اٹھا اٹھا کر پھیلانا اردو صرف، دہلی کی زبان (مندی) (مندی) سو یاں جھیلنا۔ بہت خفہ۔ بری قسمت اردو صرف، فصیح، راجح۔

ہمائے جاگتے رہے ناؤں سے مات بھر۔ سوئے ہوئے نصیب کو کیوں کر چکا نہیں ہم سویدا۔ (مندی) اول دفع دوم اسود کا مرث سو دا اس کی نصیر سویدا) وہ نقطہ سیاہ جو دل پر ہوتا ہے، عرفی مذکر تسلیم یافتہ طبیع کی زبان رخسارہ گل رنگ پر یہ خال نہیں ہو جو سے ترے قیلے سویدا مرے دل کا

شرم سے تم کو کشادہ توں من سے دل میں بن جاو سویدا، تپیل میں تکی عزیز کھو سویدا۔ (مندی) اول ویائے بھول) اپنے مغزہ وقت پر، اول وقت، پہلے، اردو۔

آئیں میں کج پاس اٹھ کر یہ سویر گرہ زور فلک نکلے ہے دیر

قول فصیح۔ دہلی کی زبان میں اس لفظ کا استعمال میں موزوں سے ملتا ہے۔ پہلی صورت تو دہلی ہی جو تیر کے مذہب بلا مشرب ہستعال ہوئی ہے دوسری صورت تابع پہل کے ساتھ ادیر سویر ہے۔ مولوی محمد اسماعیل خان گرد غالب اردو زبان کی پہلی کتاب میں لکھتے ہیں اس کا ایک بھائی فقیرا ہو پڑا کام چور ادیر سویر

پر تیار کی پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری صورت کی مثال دینی
نذیراً ہے کہ یہ فقرہ ان کی کتاب اجتہاد سے پیش کر دیا
ہو۔ اس کا نتیجہ لازمی ضرر ہو کر رہے گا۔ دیر
ہو تو بہر ہوتو۔
اب تکھڑا سورہ کی ترکیب سے ہوتے ہیں
سورہ اول۔ ربیع اولیائے مجول، صبح، نور کا
اردو، نہ کر، فصیح، رائج۔

اجائے میں پیدا اندھیرا ہوا
شب آرزو کا سورہ ہوا
قول فیصل۔ حرف نور، لغات نے لکھا ہے سبھی
میں اس کی اصل سویا ہے۔ حرف منیر کے آجانے
کی صورت میں سورہ کے الفا کو اسے مجول دے
سے بدل لیتے ہیں۔

سورہ جو کل آنکھ میری کھلی
عجب تھی بار بار عجب سیر تھی
سورہ اول۔ اس کا استعمال ایسے کل پر ہے جہاں
یہ کہنا ہوتا ہے کہ ابھی وقت نہیں گیا سو تیج باقی ہو
محل حسن۔ ابھی سورہ ہے مگر تیار کرنا ہو کر
استکان کے قریب کچھ نہ ہو سکے گا۔

قول فیصل۔ ابھی کے اضافے سے ہوتے ہیں
سورہ ہوا جانا۔ راعی حد سے کی دوسرے
آنکھوں کے آگے چکا چاند کی سی کیفیت پیدا جانا
اردو محاورہ، حوام کی زبان۔

محل حسن۔ اب ادھر کا رخ نہ کرنا اور نہ اتنے
جوتے پڑیں گے کہ سورہ ہوا جائے گا۔
سورہ ہونا دیا، ہوا جانا۔ لازم، پھینکا
پہلے تھری کا خود ار ہونا، صبح ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اجائے میں پیدا اندھیرا ہوا

شب آرزو کا سورہ ہوا
قول فیصل۔ نذر سورہ یا سورہ ہو گیا
ہوتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ یہ کام اب نہیں ہو گا
یا دیر میں ہو گا۔ یعنی ہو گئی، فرصت ہو گئی، جب
تم نے کام اب کے سپرد کیا ہے جو کافی میں اپنا
جواب نہیں رکھتا۔ بس سو رہا ہے۔

سورہ ہونا دیا، ہوا جانا۔ دن چڑھ جانا
روز روشن ہو جانا، سورج سر پر آ جانا، نذر ہو گیا
قول فیصل۔ اب کھڑ نہیں ہوتے۔
سورہ سے۔ اول وقت صبح، نور کے نکلنے
اردو، فصیح، رائج۔

سورہ اذان دی شب و دل میں
تو دن کو کیوں کر خستہ ہو گئی
قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں جلدی، تبت
کے اندر جواب سرزد ہے۔

کہا پھر، کدے سے منہ پھیر کر
سورہ چہرے کے نیا دیر کر
ایک معنی ہیں وقت سے کچھ دیر پہلے دے، کے
افغانی کے ساتھ زیادہ سنسنیل ہے جیسے نکاح کا وقت
تہ ہے مگر تم ذرا سورہ سے آ جانا۔

سورہ بیدار ہو، بیدار ہو، بیدار ہو
انکھ زانے کی وہ رسم میں لڑائی اپنے سر پر کا
انتخاب اس کے کمال اور ہر کو دیکھ کے خود ہی کیا
کرتی تھی۔ رعای خاندانوں اور راجاؤں میں یہ
رستہ تھا کہ جب ان کی بڑائی شادی کرنا جانتی تھی
تو وہ تمام امیروں اور راجاؤں کو اطلاع کر
دیتے تھے کہ فلاں روز جن جن کو شادی کرنی
ہو فلاں جگہ آئیں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں
جس کا کرتب بہت اچھے گا دی یہ دھن پائے گا

اپنی پسند کا نذر نذر چھانٹ لینے کا نام ہے، سبھی
نذر۔ (فرنگ آصفیہ)

رسم۔ ریا کسر، یقین، شاک۔ فارسی، صفت
رج۔ رکھ، امید، اسے تیر سے پہلے ہم سے قائم
قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی میں اسے نشی، تہی
یعنی اس طرح ہوتے ہیں کہ وہ، ظاہر نہیں ہوتی
اسے لفظی سے بروزن کہ امید ہونا غلط ہو۔

چون یک دوسرے روز جو کر دے (دیل ہوں)
تو ہر نذر سے سب باخ اد کر دے

یہ لفظ مذکر کے ساتھ آیا جاتا ہے تو اس کی دکان
یا اسے سرون (ری) سے بدل جاتی ہے اور سی حد
ہو جاتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں سو سی حد تیش
کے معنی نہیں دیتا۔ فارسی میں سہ ہزار یعنی تیس سو
یا تین ہزار ہے۔

سہا۔ ایک چھوٹے تارے کا نام جو جات و نفع
کے تین تاروں میں سے دوسرے کے ساتھ ہو، فارسی
نذر، قسیم، بانہ، طیف کی زبان۔

آج دور ہو کس طرح سہاؤں کے برابر
کیونکر ہو سہاؤں تاروں کے برابر
سہاؤں۔ برداشت، تحمل، سہاؤ، اردو، ہوش
عورتوں کی زبان۔

محل حسن۔ تم سے کلیف کی سہاؤں شکل ہے۔
قول فیصل۔ ہونا، رکھا، خیرہ کے ساتھ اس
کا مراد ہے جیسے۔ بیان عبد اللہ ان کے ہر عاقبت
ازیش بزرگ تھے انھوں نے جب دیکھا کہ شیخ علانی
کی تیری طبع اور زور کلام نے خاص دھام دینا شروع
کیا اور اپنے اذقات میں بھی غل آنے لگا تو
نہایت میں گھبرا کر زمانے کا مزاج ان چہایتوں کی سہاؤں
رکھا۔ کلام حق لوگوں کی زبان پر کڑوا معلوم ہوا ہی

یا تو یہ باتیں چھوڑ دیاں گے کوئی چھوڑے گا۔ دوبارہ کری
سہارا بنا۔ ذریعہ، آسرا، بھروسہ، وسیلہ
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

آگے فرقت میں یاد اس کے لب لباب بخش کی
دائے منت دم نکلنے کا سہارا بھی گیا
قول فیصل۔ معنی مدد بھی مثل فصیح ہو جیسے دوجے
کو نکلے کا سہارا بہت ہے۔

سہارا بنا۔ امید، توقع، اردو مذکر، فصیح، رائج
اچھا دم بھرت بھی نہ ملتا اگر اب تو
توڑ دے مری جان سہارا ہو گا
سہارا بنا۔ اڑھاڑ، ٹیک (ذرا لگاتار)
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں بولتے۔

سہارا بننا۔ (مستدعی) آسرا ڈھونڈنا، مدد
چاہنا۔
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں بولتے۔
سہارا توڑنا۔ اس توڑنا، امید منقطع کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اچھا دم بھرت بھی نہ ملتا اگر اب تو
توڑ دے مری جان سہارا ہو گا
سہارا لٹا۔ اس توڑنا، اردو صرف فصیح رائج
تارا ڈھٹے سب نے دیکھا یہ نہیں دیکھا ایک نے بھی
کس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا کس کا سہارا تو ہے
آرزو کھنوی

سہارا دینا۔ مدد دینا، تقویت دینا، اردو
صرف، فصیح، رائج
شب بھراں کی محبت سے توجی چھوٹا تھا
اور گہرا گئے جب دل نے سہارا نہ دیا
سہارا دینا۔ امید دار کرنا، ذرا لگاتار
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں بولتے۔

سہارا دینا۔ مدد دینا، ٹیک لگانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ مجھے چکر آ رہا ہے ذرا تم اپنے
ہاتھوں سے سہارا دو۔

سہارا ڈھونڈنا۔ (مستدعی) وسیلہ
کاش کرنا، مدد چاہنا، ذریعہ ڈھونڈنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

تلمذ عشق میں تنگے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈ
آسرا وہ نہیں لیتے جو خدا رکھتے ہیں
سہارا کرنا۔ وسیلہ کرنا، ذریعہ کرنا،
(ذرا لگاتار)

قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں بولتے۔
سہارا کرنا۔ گزراؤات کا اطمینان کر لینا
جمع پونجی سے اطمینان کر لینا، جائداد خرید لینا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ اتنے دنوں کی ملازمت میں انھوں
نے جائداد خرید لی اور اپنی زندگی کا سہارا کر لیا
سہارا لینا۔ اس لگانا، بھروسہ کرنا، طالب
امداد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے تکیہ بھی لگا کر رکھی اس دن سے
ہم فقیروں نے لیا جب سے سہارا تیرا
قول فیصل۔ کر دہی کی حالت میں کسی دوسرے
سے اپنے کو بٹھانے میں مدد لینا بھی اس کا ایک مفہوم ہے

دست ترکان نہ بٹھائے تو نہ سنبھلے ہرگز
چشم ببار بھی اٹھتی ہے سہارا لے کر
نازک سے فرق کے ساتھ ایک اور مفہوم ہے
آدھینا، پناہ لینا۔

بر سر جنگ رہا آج یہ دنیا ہے مگر بھگوان بڑا
ایک دن تلک کے بخت کا سہارا ہے

سہارا لگھانا۔ وسیلہ ملنا، ذریعہ ملنا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوٹھے پر ان کے خوب بچے آج رات کو
تھام لگے آگیا جو سہارا منڈیر کا
سہارا ہونا دیا، ہو جانا۔ (مستدعی) مدد
کرنے کا ذریعہ ملنا، آمدنی کی کوئی صورت ہو جانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ ان خرابیوں کے بعد فلک کی بنیاد
سیدھا ہوا۔ روٹی کا سہارا ہوا یعنی روزگار
سہارا ہوا۔ (ذرا لگاتار)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے تقویت
ہو جانا۔ بھوک میں تھوڑی سی غذا مل جانا۔

فلک کے قطرے قیمت ہیں نفس میں بلو
آب دوا نہ بندھا کچھ تو سہارا ہو گیا
ایک مفہوم ہے۔ اس ہونا، امید ہونا۔

کل کچھ اقرار تھا پر آج ہو باکل انکار
شد گیا حیف ہے آٹا بھی سہارا ہو کر
نقی کے ساتھ بھی مثل ہے۔

ادھر سیر پانی سے میں سب دیر
ادھر لو نہ بھر کا سہارا نہیں
سہارا بنا۔ اٹھانا، کھل کرنا۔ (ذرا لگاتار)
کو برداشت کرنا، مہینا۔ اردو، محدثوں کی
زبان، ستر وک۔

شراب عشق کی عذت سہارے کیونکر
یہ حال نشے کا ہے کھوپری چلتی ہے
قول فیصل۔ بوجھ اٹھانا بھی اس کا ایک مفہوم
ہو جیسے۔ کالوں کا گوشت خدا نے ایسا بنایا
کہ مطلق زور نہیں سہارہ سکتے۔

(ذبات انش)۔

سہار ہونا نہ برداشت ہونا۔ اردو صرف حور و قدس کی زبان۔

محلِ حشر۔ تم سے بھوک کی سہار ہونا شکل معلوم ہوتی ہے۔ (توجہ السفوح)

سہار سے :- اردو۔ بھج، راج، قولِ فیصل۔ سے دھڑ بھار کے اٹانے کے لئے بھی مستعمل ہے (یعنی سہار سے)

نامزد ہے پڑے جو سہار سے ڈھال کے پہاڑوں کو تان لوچ ڈرا دیکھ جہاں کے یہ مروت

سہار سے کا جینا۔ دوسرے کے بھروسے زندگی گزارنا۔ اردو صرف، بھج، راج

نہ کمر میں دان ایسا گرداب بلا میں ہم کہ بدتر ڈوب کے مرنے سے جو جینا سہار کا

سہاک :- (بیم اول) خوش نصیبی، خوش قسمتی خوش طامی، خوش حالی (کاڈا) خاندان کی حیات کا زمانہ جو عورت کی خوش نصیبی کا سبب ہوتا ہے

اردو، مذکر، بھج، راج

شاید سہاک ان کا کسی سے نیا ہوا وہ عطر جو سہاک کا دل رات کو گئے نظر

قولِ فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ سہاک کی شریک یوں کی جو۔ (سورہ اچھا۔ سہاک۔ صحت)

اردو بعض لوگوں کی رائے ہو کہ یہ لفظ اصل میں وہ سہاک تھا۔ یعنی دو شخصوں کے نصیبوں کا فنا جو کہ دل میں

کا بدلہ ہے جیسے کہ او سے کہ اس دغیرہ۔ پس وہ سہاک کا سہاک ہو گیا۔ مگر بیان فیصل سہاک

سہاک :- ایک قسم کا گیت جو عورتیں شاہیں میں گاتی ہیں۔ اردو، مذکر، راج

قولِ فیصل۔ گیت وہ طرح کے ہوتے ہیں جو گیت دہلہ کی طرف سے دھن کے شوق میں گائے

جائیں۔ سہاک اور جو دھن کی طرف سے دہلہ کی تقریب میں گائے جائیں ان کو سہاک گھوڑیاں کہتے ہیں جو قریب بہ نزدیک ہے۔

اردو حرا تو یہ رنگ تھا اور یہ راج یہ کل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاک یہ حق

سہاک :- پیار، محبت، رازد نیاز جو عاشق مستحق یا جو دروغ و خاند میں جو اردو مذکر، متروک

مارے کلوں میں جاگ ہے ہم سے اب تو گہرا سہاک ہے ہم سے اتنی

سہاک :- (تو تاسم خوشی کے زبیر اور چیزیں جو سہاک ہونے کی حالت میں عورتیں استعمال کرتی ہیں لیکن رازد ہر کہ عورت کرتی ہیں۔ جیسے نئے سہاک

سہی، سرخ اور بھیر کیلے رنگوں کے کپڑے اور جڑیاں وغیرہ۔ (ذرا التفات)

قولِ فیصل۔ العوم راج نہیں۔ سہاک :- ایک شور و خطر کا نام جو زیادہ تر شاہی

بیاد میں لگایا جاتا ہے۔

جائے جب نہیں جو کہ عطر سہاک کے شیشے شیشے جیسے زجاجہ گر آہا (ذرا التفات)

قولِ فیصل۔ شری سے ناپرس ہے کہ اسے تنہا سہاک نہیں کہتے سہاک کا عطر کہتے ہیں۔

سہاک :- ہم بتری کی پل رات (ذرا التفات) قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں طاقت کی رات

یا سہاک رات کہتے ہیں۔ سہاک :- خوشی، انبساط، خرمی جیسے باہر

سہاک، بھیر سہاک چلے گناہ (فرنگ آصفیہ) سہاک :- شور و عورت کا شکار، آواز

نیا، اردو، دلی کی زبان سب سکھیاں سننے رہی کرتی

ہم کن پر کر سہاک، میان کب آویں گے، (فرنگ آصفیہ) سہاک :- تلخ، شکار، ایک کھا دکان نام جو

اکثر بیادوں سے لاکر بچاتے ہیں اردو سونا پاڈی گلانے کے کام میں آتا ہے۔ سزا جانتیرے درجے

میں چار۔ مفید درد و کرم دندان و دانہ بوا سیر و خیرہ جیسے شہد سہاک گئی مری دھات کا جی

یعنی کوئی سادہ دھات کا کشتہ پر ان چیزوں سے اصلی دھات پر آجاتا ہے۔ اردو، مذکر، راج

سہاک گئی کان میں کوئی رنگ ختمی کوئی دھن کو جوتی چھو

قولِ فیصل۔ اس کا رسم انھما عام طور سے سہاک کی سہاک اتارنا۔ جب عورت رازد ہر جائے

اس کی نئے اتار کے چڑیاں توڑنا، رازد سالہ پناہ، پردہ پنہا ہر کرنا۔ (ذرا التفات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سہاک نارس ہے۔ (دعا، شور و زنجیر سلالت

ر ہے، ایک لکھنؤی رہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سہاک سہاک ارزانی چوٹے آگ نہ کھڑے پانی :- ظاہر داری بہت اور زیادہ

کچھ نہیں۔ (ذرا التفات) قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

سہاک بھری :- خوش و خرم، خاندان کے سکھ اور گھٹے پیش میں سرور۔ بھری صفت

موت، عورتوں کی زبان (فرنگ آصفیہ) قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سہاک سہاک :- کاغذ کا وہ خوشنما پڑا جس میں تیرہ خوشبو کی چیزیں جیسے چھیل، پھیل، ناگر، بونٹا

سہاک سہاک

صندل، کپور، پوری وغیرہ رکھ کے دھن کے لئے بھیجتے ہیں۔ مہینے کے سامان میں سہاگ پڑا ہوا ہے اور وہ اندر تو رات ہے۔

دو لہا دھن کی ہے یہ علامت سہاگ کی آج ہے اک سہاگ پڑا ہوا کر آسمان فوق قول فیصل۔ صاحب نرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ سب سامان دھار کے روز دو لہا سے پورا کر دھن کی مانگ میں بہرہ داتے ہیں مگر کھنڈ میں ایسا نہیں ہوتا۔

سہاگ رات۔ دو لہا دھن کے ساتھ سونے کی اول شب، شب زفاف، شادی کی پہلی رات اور مہونٹ، عورتوں کی زبان سہاگ رہے۔۔۔ (دعا یہ گم، آپس میں پیار محبت رہے۔ اور وہ مترک)

یارب ہمیشہ دو لہا دھن میں رہے سہاگ جب تک کہ سوئے نیچے زمین اور آسمان سہاگ سچ۔۔۔ برات کا چنگ جس پر دو لہا دھن سوتے ہیں۔ اور وہ مہونٹ (نورانات) قول فیصل۔ کھنڈ میں صرف سچ کہتے ہیں۔

سہاگ کا عطر۔ ایک قسم کا عطر جو شادی میں لگام آتا ہے۔ اور وہ مذکر، عطر، راج عالی نہیں ہے عطر کا نام سہاگ کا ہے جو چاہئے منائے ہم کو سہاگ میں سہاگ کرنا۔ وہ محبت کرنا جو درد خاندانی ہوتا ہے دکان میں شادی کرنا مستحق کا۔ اور وہ صرف ادلی کی زبان

باؤں پر ہاتھ میں رکھا تو کہا کچھ محبت کرنے تم سہاگ کے ہوتے سہاگ کی رات۔۔۔ شب زفاف، تختہ کدہ (نورانات)

قول فیصل۔ زیادہ تر سہاگ رات کہتے ہیں۔ سہاگ گانا۔ شادی کا مخصوص گیت گانا، صرف عورتوں کی زبان۔

کوئی بون کا کھوتا تھا کاگ کوئی گاتا تھا دخت و کلا۔ مانگ (عشق عشق) سہاگ گھوڑی۔۔۔ وہ شادی کے گیت جو دو لہا کے گھر میں دھن کی ترانہ میں دو لہا کی لہجہ اور شوق بڑھانے کے واسطے گائے جاتے ہیں جیسے۔

آج رین سہاگ کی بنری کو بنایا گا دھب رنگ آج بڑھا دایرے وب نے یہ دن دکھایا۔ تیرا بنری کھیت پر بیٹھے۔ آدھی صبح دکھایا (نورانات) قول فیصل۔ کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سہاگن (دعیم اول دقت چہارم) وہ عورت جن کا خاندان زندہ ہو۔ شوہر والا، خاندانی وہ عورت جس کا سہاگ قائم و برقرار ہو۔ اور وہ مہونٹ، عورتوں کی زبان۔

مانڈ جو گور کا یا سدا سے کتن دیکھے فوج غم موت کا دنیا میں سہاگن دیکھے قول فیصل۔ رہنا کے ساتھ اس کا صرف جو۔

پوسے نقش قدم سرتاج گلشن رہی اس شب عروس گل سہاگن لہا اٹھا کر ہے چڑیوں کی دعا ہم سہاگن دوجو جہاں ہیں سدا (دعیم اول)

سہاگن کا بچہ پھوڑے کھیلتا ہے۔ مین سہاگن کا بچہ مر جائے تو اسے مرنے نہیں سمجھا جائے بلکہ مینالی کرنا چاہئے کہ آنکھوں سے اوجھیں ہو گیا ہے کیونکہ میناں بیوی زخم میں تو تیرے

بچے ہی بچے جو جادوی گئے۔ یہ مرنا بمنزلہ غائب ہونے کے ہے نہ کہ مرنے کے۔ مہندی کہاوت۔ (نورنگ آصفیہ۔ لغات النساء)

قول فیصل۔ کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ سہاگ۔ (دعیم اول) ایک قسم کی خستہ کرکری روغن میں تلی ہوئی روٹی جو مٹی اور نمکین روٹی طرح کی ہوتی ہے۔ اور وہ مذکر، عطر، راج ہے چاند اور سالتو سارے ہیں گویاں شاخیں کرن ہیں اور یہ سورت سہاگ کہ

قول فیصل۔ یہ روٹی بڑی چھوٹی دو طرح کی ہوتی ہے۔ بڑی کو سہاگ اور چھوٹی کو سہاگ کہتے ہیں۔

سہاگ لک۔ (دعیم اول دوم و چہارم) کسی چیز کی مانگ اور کھیت کا زمانہ۔ کسی چیز کی گرم بازاری کے دن۔ اور وہ مہونٹ، عورت کی زبان۔

رات پٹے کھاتے دیتی ہے کھلتی کھلی ہاں چلو چاہتے کے خزانہ سہاگ لکھی اور کھنڈی

قول فیصل۔ آنا، پونا اور چلنا وغیرہ ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے آجکل سہاگ چل رہی ہے میں بہت جلد نکلا اور فرما ادا کر دوں گا۔

سہاگ لک۔ (دعیم اول و چہارم) خندوں کے برابر بھوک یا مبارک زمانہ۔ ساوا، مہندی مہونٹ۔ اہل خود کی زبان (نورانات) نرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ مہندی میں اس کی آٹا ساہ لگن ہے ساہ۔ ساہ۔ لیکن بتا رہاں کا ساتھ جمع ہونا، جگ، بقول ولف نرنگ آصفیہ سہاگ دہلی میں مذکر ہے۔ کھنڈ میں

سہا نامہ: بکاف تازی: پرتے ہیں اس کے معنی بھی یہاں کے زمانے تک لکھ
 نہیں کیے ہیں کی ایک اور اس کی کچھت سہا نامہ جو۔
 سہا نامہ:۔۔۔ اہل حرفہ کی شادیوں میں گرم ہاندا
 جندی نہ کر: اہل ہنر کی زبان۔ (فرنگی صنف)
 قول فیصل: چاکر اور دھنن جو ہم لکھو بکاف تازی پرتے
 ہیں اور تائیت کے ساتھ استہان کرتے ہیں۔
 سہا نامہ:۔۔۔ موسم: فصل۔ (فرنگی صنف)
 قول فیصل: ان سون میں ان کھڑے سہا نامہ بھی نہیں پرتے نہ کہ سہا نامہ
 سہا نامہ چلنا کسی خاص تہوار کے سبب اہل حرفہ یا کسی بھی
 چیز کی گرم بازاری ہونا۔ اندھنوں کی زبان: (فرنگی صنف)
 قول فیصل: سہا نامہ چلنا پرتے ہیں تو ان کی زبان سے
 سہا نامہ چلنا:۔۔۔ لازم: بہت سے بہا تادیوں
 کے سبب اہل حرفہ کی گرم بازاری ہونا (فرنگی صنف)
 قول فیصل:۔۔۔ اہل کھنڈ بالکل نہیں پرتے۔
 سہا نامہ:۔۔۔ (اسم) سہا نامہ کی تائیت: چھوٹا سہا نامہ
 اور: سرت: رائج۔
 قول فیصل: سرت اور اللغات نے پوری پوری اور
 چاتی ہیں اس کے معنی کچھ ہیں جو کھنڈ میں رائج نہیں
 فرنگی: صنف کے اندراج کے موافق: چھوٹا سہا نامہ
 اور پوری پوری کے معنی میں سہا نامہ کی بھی زبان
 ہے مولف نے کور ہی نے دونوں سون کی مثال میں
 دل کا شعر دیکھ کیا جو۔
 سرت برا ایندھنیل اس کا
 اس کی نکالی نہیں سہا نامہ ہے
 سہا نامہ:۔۔۔ (بکرا اول) بہت سے تیز: عربی مذکر
 تسلیم یا تسلیم طبع کی زبان
 برسر پر باز بول جب تیز سہا نامہ
 جوشن جسم مدد ہیں جو دم مجھ میں ام
 قول فیصل: عربی میں سہا نامہ لفظ سہم کی جمع جو

جس کے معنی ہیں تیز حصہ: اور دو واؤں نے تیز
 کے معنی میں استعمال کیا: سہا نامہ چلنا: سہا نامہ کا نشانہ
 ہونا اس کے صرف ہیں۔
 جو چلنے لگے اس طے سے سہا نامہ
 بڑھنے اور سرت: اندر سے ہیں کام
 تیران کا بھی چاہیں چاہیں کا سینہ ترزا تھا
 شکر نام نشانہ سہا نامہ باقا: (طہر: دوش: بیا)
 سہا نامہ:۔۔۔ بہت سے شہاب ثابت:۔
 (دو ٹے تارے) حرلا ترکیب: مذکر تسلیم یافتہ طبع
 کی زبان۔
 چلش زار: ہوا مشتاق شہم حرکا
 کیا سہا نامہ ہیں سے تاکا نشانہ دور کا
 سہا نامہ: (لازم) سہا نامہ پند آنا: سہا نامہ
 گنا: مرغوب ہونا: دل پند ہونا: رچا: اچھا لگنا
 جیسے: کانا بچے بجائے نہیں اور کانے بن سکا نہیں
 (فرنگی صنف)
 قول فیصل: کھنڈ میں سرت: مذکر: بالکل ہی
 میں اس کا استعمال ہے اور کسی صورت سے نہیں کرتے
 سہا نامہ:۔۔۔ زیب دنیا: سونوں ہونا: چھنا
 خرسٹا ہونا: اور: مصدر: دلی کی زبان۔
 دن کے جوئے تھا کھنڈ سے سہا نامہ لگتا تھا
 سونو پر پرتے: اپنے باتیں تم کو نہیں سہا نامہ میں
 سہا نامہ:۔۔۔ سماں: وقت: منظر: رات: وقت
 وغیرہ الفاظ کے ساتھ: دلکش: مرغوب: اچھا
 معلوم ہونے والا: دل چیب: اور: تسلیم: رائج
 قول فیصل: مولف فرنگی: صنف نے انہیں
 معنی میں سہا نامہ بھی لکھا ہے جو کھنڈ کی زبان
 نہیں: تائیت کے لئے سہا نامہ استعمال ہے جیسے
 سہا نامہ رات۔

سہا نامہ:۔۔۔ خوش منظر: مقول: خوب صورت
 اور: صفت: مذکر: دلی کی زبان
 سہا نامہ:۔۔۔ ایسا روپ اس کا
 کہ سایہ چاہتی تھی دھوپ اس کا
 قول فیصل: انہیں معنی میں سہا نامہ بھی دلی کی
 زبان ہے: مولف فرنگی: صنف نے سہا نامہ (یا)
 سہا نامہ کے ایک اور معنی لکھے ہیں: نیم گرم: سہتا
 گو اور ان معنی میں بھی یہ دونوں لفظیں دلی تک
 محدود ہیں۔
 سہا نامہ:۔۔۔ اچھا سا: خوش نامہ: مرغوب
 طبع: دل کے موافق: خوش آئند: اور:۔
 گھڑی چار دن باقی اس وقت تھا
 سہا نامہ:۔۔۔ اک طرف: سایہ ڈھلا
 قول فیصل: سہا نامہ کی بجائے تھا: ہانا زیا
 زبانوں پر ہے۔
 سہا نامہ:۔۔۔ ڈھلا:۔۔۔ (لازم) جھٹ پٹے
 کا وقت ہونا: شام: دونوں وقت ملا: اور
 سرت: کھنڈ کی زبان: (فرنگی صنف)
 قول فیصل: مولف فرنگی: صنف نے سہا نامہ
 سایہ ڈھلا: کئی لغت: چھ: سہا نامہ: کی مثال
 میں سیرن دلی کا شعر دیکھ کیا ہے جس میں سیرن
 نے سہا نامہ سایہ ڈھلا لکھ کیا ہے۔
 گھڑی چار دن باقی اس وقت تھا
 سہا نامہ:۔۔۔ اک طرف: سایہ ڈھلا
 نہ معلوم مولف نے اسے کھنڈ کی زبان کیوں لکھ دیا
 مولف نور اللغات نے انہیں معنی میں سہا نامہ:۔۔۔
 ڈھلا: کھنڈ کی زبان قرار دیا ہے: مالا کر: اہل
 کھنڈ بالکل نہیں پرتے۔
 سہا نامہ:۔۔۔ دل کش: منظر: اچھا معلوم

ہونے والا وقت، اردو صفت، نصیح، رائج
محل قش۔ شب کا سہانا سماں۔ اختر و نجم فدا
ضیائے قمر، آفتاب نور نظر سے سائیکہ صفا پر درخشاں
سہانا وقت۔ دل کو خوش کرنے والا اور طبیعت
میں تازگی پیدا کرنے والا وقت اور صفت نصیح و رائج
قول فیصل۔ بکرار کے ساتھ سہانا سہانا وقت
بھی کہا ہے جو رائج و نصیح ہے۔

وہ سہانا سہانا وقت زوال
لفظ گش سے ہر شب سہانا (نور بخش)
سہانی۔ سہانگی تانیث، اچھی معلوم ہونے والی
دکھی رکھنے والی، اردو موش، نصیح رائج
ماں ب دیکھا دیا زلفوں کا بوسہ یار نے
چھوڑ کر کیا خوش آئی سہانی وقت زرا
ہیں تو فصل زمیں بہت خوش آتی ہے
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اردو سہانی دھواں بھر

سہانی سانی ڈھلنا۔ کنایہ ہے اس وقت
سے جو قریب حروب آفتاب کے ہوتا ہو یا بل گھنٹوں
کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ سرف نرنگ آصفیہ سہانا
ساح ڈھلنا نکھا اور گھنٹوں کو بخش دیا اور موقت
نور قہقہے سہانا سانی ڈھلنا سے گھنٹوں کو نوازا
حالانکہ اہل گھنٹہ نہ یہ بولتے ہیں نہ وہ قطع نظر اس
کے سہانی سانی ڈھلنا کو کاتب کی غلطی بھی کہا جاتا ہے
مکن ہے مولف نے سہانے سائے ڈھلنا کو ملا
دی کہ ساتھ سہانے سائی ڈھلنا لکھا جو کاتب بابر
کی کم غلطی سے سہانی سانی ڈھلنا ہو گیا ہو۔

سہاؤں۔ سہاؤں کا آگہی سے دیوار و
حوادث کی راستی اور سدھان دریافت کرتے ہیں
سارل۔ شاوول۔ اردو، مذکر۔ رائج۔

سہاؤنا۔ سرف، سوزوں، اچھلنے والا
اردو، صفت، دہلی کی زبان

ٹکا اسٹھ سہاؤنا اگر جت چول اور
پانی کرت میپا واسو بولت داور مور (گیت)
(نرنگ آصفیہ)

سہاؤنا۔ شراب یا عرق جو تین مرتبہ آگ
پر رکھ کر کھینچا گیا ہو۔ فارسی ترکیب نصیح، رائج
تسا ہے اب بے شش و تنج (الف بیلو)
پلا سہاؤنا تا دور ہو رنج غلام

سہاؤنا۔ ایک قسم کا بھول جس میں تین
پتھر دیاں جوتی ہیں۔ تپتیا۔ فارسی مذکر قریباً ترک
محل قش۔ صفت گش میں نادر نیاز کا جلد ہے
دلالت پر سب کی تاک ہے سہاؤنا غم سہان
پہن کی ساری کا بچکا ہو۔ (دانش سرور)
قول فیصل۔ سہاؤنا بوزی خون خون میج و
نصیح ہے جیسا کہ اس شعر میں نظم ہوا ہے۔

ہیں اس کی بار رنج کی ہتید
اوراق سہاؤنا سیر (چراغ کھرا)

یہ بھول ڈھیروں دھیرو پر بھی بنایا جاتا ہے۔
سہاؤنا۔ وہ سپاہی جو ہر سال خراج
وصول کرنے کو رکھا جائے۔ فارسی مذکر، سترک
محل قش۔ سیر اکبر علی ساکن کنور نے دو شان
سہاؤنا ذکر رکھے۔ (تیسرا توارنج)

سہاؤنا۔ سہاؤنا، سہاؤنا، سہاؤنا، سہاؤنا
خراج کوہ قضا یا تنخواہ جو تیسرے پھینے ادا کی
جائے۔ فارسی، موش

(حقائق) کہو تنہا سے پیادہ کی سہاؤنا بٹ
گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ آب حیات میں اس کو پتہ پتہ

کا مخفف بھی لکھا ہے جس کے معنی نو نگہداشت
فوج قرار دے دی ہے۔

سہاؤنا کے پیادے کا آگاہی
برابر ہے۔ چند روزہ حاکم کا ہونا ہونا
کیاں ہے۔ شل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ شل سترک ہے۔
سہاؤنا۔ (لفظ) سے پر، تیسرے پر کا وقت
اردو موش، نصیح، رائج۔

محل قش۔ فقہ پیردن تک یہ محبت دی سیر
کوب رخصت ہوئے۔ (تیسرا توارنج)

قول فیصل۔ اس کو سہاؤنا وقت اور اعتبار
محل سہاؤنا وقت بھی کہتے ہیں جیسے امین آباد
پلنے کے لئے سہاؤنا وقت اچھا ہے گا اس لئے
کہ وہ پیر کو دھوپ بہت تیز ہوگی۔ اس لفظ
بہاؤنا (د) کو اس طرح بولتے ہیں کہ یاے
بھول کی خفیت سے جھلک معلوم ہوتی ہو۔

سہاؤنا۔ (لفظ) سہاؤنا، تیسرے پر کا وقت
اردو موش، موشوں کی زبان، سترک۔

ہیں دیکھا جو کل سے دل ہوا بچیں جو لوگ
بہاؤنا، بھگتی اب تو سہاؤنا ہے

قول فیصل۔ سودا نے فارسی ترکیب کے ساتھ
وقت سہاؤنا بھی کہا ہے۔

غرض جب بات پھر نے ہی یہ ٹھہری
ناز ٹھہریا وقت سہاؤنا
یوں بچا نہیں بولتے۔

سہاؤنا۔ تین پہلو کا۔ سہاؤنا فارسی ترکیب
اردو موش، نصیح، رائج۔

سہاؤنا۔ تین پہلو کا۔ فارسی ترکیب صفت
سہاؤنا۔ ایک قسم کا تیر، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا سہل نہیں تیر سپہ سالار کی
سے متعلق ہے۔

سہل سہل۔ دفع ہر دین ہر دین کو (یا) یا
نیم گرم جو قابل برداشت ہو۔ لکنا، نیم گرم، پانی اور
دودھ وغیرہ جو لکنا ہو۔ اور صفت عورتوں کی زبان
محل نشہ۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ ناش کرنے میں
تیل بہت گرم ہو سہل سہل جو در نہ مقام درد پر چڑھے
چھوٹے دانے پر جا جائے گے۔

قول فیصل۔ اس کی تائید بہت سہل بھی ممکن ہے
جیسے۔ دو دن درائیں ایک ہی میں پس کے گرم
کر دے اور سہل سہل چھوٹے پردہ کے پٹی باندھ دینا
صبح تک چھوڑا چھوٹ جائے گا۔

سہل سہل۔ دو دن نفیس دفع اول
کمر دوم و سکون سوم، بدعاس عورت، اگر وہ باتیں
کرنے والی۔ اور صفت عورتوں کی زبان۔
سہل جانا۔ برداشت کر لینا، سختی اٹھالینا اور
صبر و شجاعت۔

اور نامح کو کڑی میں نے لپی
ر ایک جب چھتی ہوئی وہ رہ گیا
سج سا۔ آسان۔

محل نشہ۔ انا کہ کوئی سچ سا کھانا مر کر کھا گیا
تو کون سا کمال کیا۔ (نو اوقات)

قول فیصل۔ یہ دیباچوں کی زبان ہے۔
سہل چنید۔ چننا۔ سگنا، تین گنا، فارسی، صفت
طبع، راج۔

محل نشہ۔ ۱۳۔ امدان کھنڈ کو دو چنید سہل چنید ہوتا
تھا۔ (تیسرا تزارش)

سہل چیز ہے سہل چیز پانڈا رنڈا مازہ علم ہے بحث
مال ہے تجارت، ملک ہے سیاست، تین چیز

بیر ترین چیزوں کے پانڈا رنڈا ہوتی۔ علم ہے بحث کے
مال ہے تجارت کے ملک ہے سیاست کے (فرنگ شاہ)
قول فیصل۔ تسلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بل دیتا ہے۔

سہل حرفی۔ تین حرف کا لفظ۔ فارسی صفت
تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشہ۔ ابھی تک تم نے دو حرفی الفاظ پڑھے
تھے آج سے سہ حرفی اور دو حرفی کے پڑھو اور یہ
سب الفاظ ذہن نشین کرتے جاؤ۔

سہ درہ۔ تین دروں کا مکان، تین دروازوں
کا داران۔ کڑی یا تھکے تین دراب دار دروازے
فارسی صفت، مذکر، فصح، راج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر سہ درہ داران زبانوں پر ہو۔
سہ درہ۔ تین دروں کا چھٹا داران۔ اور دو
ہفت۔ (ذرا اوقات)

قول فیصل۔ یہ چھٹا داران ہے نہ کہ کرہ۔ اس میں
دو ہوتے ہیں اور دروازے نہیں ہوتے۔

سہل سہل۔ وہ بھولوں یا بھولوں کی ڈیڑھا
جو دو لٹا دھن کے سر پر باندھ کے منہ پر چھوڑ دیتے
ہیں۔ سونے کے تاروں کا بھی سہل بنایا جاتا ہے
اور دو۔ مذکر، فصح، راج۔

آب گوہر میں جو ڈوبا ہے سراسر سہل
آتش حق سے جلتا نہیں رنج پہل جلتا

قول فیصل۔ اس کا صفت باندھا، بندھا اور
گوندھا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

عورت فلان کا اگر بزم طرب میں ہو گزرد
سہل دھکا کا یہ گوند جس دھن کا سہل راج

صاحب فرنگ آصفیہ نے کہا ہے کہ اس لفظ
کے آدے میں لوگوں نے عجیب عجیب شکونے
چھوڑے ہیں بعض صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ لفظ

شہرہ تھا یعنی غارتگی نسبت دکنے والا اس سے
شہرہ پھر سہل ہو گیا بعض کی رائے ہے کہ سہل
برائے بھول کھو اگرچہ فارسی والوں نے اپنے
تاکہ سے کی موانع سہل باندھ دیا ہے گویا ہم
صاحب ہمارے ہم نہیں جانتے کہ بڑے بھول کس
صفت اور کس وجہ سے تسلیم کی جائے ایک
صاحب رائے دیتے ہیں کہ اسے فارسی سہل
یعنی تین اور در سے مرکب خیال کر دے۔ شاید
میں تین لڑکی کا ہوتا ہو گا لیکن یہاں ایک لفظ
فارسی دوسرا ہندی میں نہیں کھاتا اس وجہ سے
ہم بقاعدہ طور پر اس طرح پرکتے ہیں کہ یہ لفظ
ہندی سرسبھی فرق اور در سے مرکب ہے جن سرکا
اور۔ اول اول اس لفظ نے سرکار نام پایا پھر
بڑے بھول کر کے سہل ہوا اس کے جواہرات نے
قلب مکانی پیدا کر کے سہل نام حاصل کیا اور یہی
ہر طرح سے اقرب ہے۔

سہل سہل۔ وہ نظم جو سہل باندھنے کی تقریب شہل
دو لٹا اور اس کے ہرے کی توفیق میں کہے یہ اور فصح و راج
قول فیصل۔ کہنا۔ لکنا اور گانا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صفت ہے۔

دھوم پچ جائے بزم نشہ میں
شورائے خوب ہی کہا سہل

سہل لکھا گیا درہ اختال امر
دیکھا کہ چاہ غیر اوقات نہیں ہے

دھوم چ گشت آفاق میں اس ہرے کی
گائیں مرغان فراسخ نہ کیوں کو سہل

قول فیصل۔ سہل لکھا یعنی سہل نظم کرنا ضلع
کھڑکی زبان نہیں۔
سہل سہل۔ وہ بھولوں کے ہر جو مزار کے ہاں

پر لگا دیتے ہیں۔ اور دو ہندو گر، فصیح، رائج
 جنوں میں موت آئی جو کچھ پورے دنیا کا مطلب
 مری تربت پہ پہر موت اور گریبان کا رائج
 قول فیصل۔ بھوؤں کی زبانوں جو علم ابوت وغیرہ
 پر باندھی اور پڑھائی جاتی ہیں اسے بھی مجموعی طور
 سے سہرا کہتے ہیں۔
 سہرا باندھنا۔ دھن یا دھن کے سر پر باندھنا
 دو لہا بٹنا۔ اور دو صرف، فصیح، رائج
 رات گزری ہیں دو لہا کی طرح وقت میں
 صبح کو آئندوں کے تارے سہرا باندھا
 قول فیصل۔ ٹیگ لینے کے واسطے منوالی جو اپنے
 ہاتھ لٹکتی بھائی کے سر پر باندھنا ہے۔ یہ بھی سہرا
 باندھنا ہے۔ یہ عید کا دم سہرا باندھنا بھی شمس فصیح
 ہے۔ جیسے اچھا پیر اب بھی کتنی سہرا باندھ کر دی تو خیر
 بھی موجود ہیں۔ سب کو سہرا باندھے : دشانہ آذان
 سہرا باندھنا۔ یہ بیدار یا بیداروں کی مسلسل ٹرانا
 بٹانا، اس طرح کہ سہرے کی صورت جو مانے، اور صرف
 قلیل الاستمال۔
 درخش آب مغا میں سے بنا کر لایا
 واسطے ترے ترانہ دن تا گر سہرا
 قول فیصل۔ اسکا معنی القندی سہرا باندھنا بھی
 کہتا ہے وہ بھی قلیل الاستمال ہے۔
 ایک گر بھی تیس صد کان گریں چھوڑا
 بڑا بڑا ہے سے کے جو گر سہرا
 سہرا باندھنا بھی۔ سہرا باندھنا کا ٹیگ جو بھوؤں
 کو لٹا ہے۔ اور دو صرف، عورتوں کی زبان۔
 سہرا باندھنا۔ عقیدہ تانہ نرا اور علم یا نرا
 وغیرہ پر سہرا لگانا۔ اور دو صرف، فصیح، رائج
 مانے کے ساتھ مجھ سے نکالیں گے سخت دل

زوج ام چڑھائے گی سہرا نشان پر
 قول فیصل۔ اسی کو سہرا باندھنا بھی کہتے ہیں۔
 سہرا دکھانا، اریا، دکھانا، شادی دیکھنے کا
 موقع ضایت کرنا۔ اور دو صرف، فصیح، رائج
 سہرا تو اب ان دونوں کا دکھائی تقدیر
 تھا بیٹوں کا نام ترے مقوم میں تحریر دہر
 سہرا دکھنا۔ بیاہ دیکھنا، بیاہ رچانا، شادی
 کرنا، اور دو صرف، عورتوں کی زبان
 وہ دیکھ کے سہرا جو نہ اکبر کا سرے گا
 اثر سے زیادہ قیامت میں کرے گا
 سہرا گوندھنا۔ سہرا تیار کرنا۔ اور دو صرف
 فصیح، رائج۔
 جب کہ اپنے میں سائیں نہ خوشی کے آگے
 گوندھے بھوؤں کا جلا پھر کوئی کیز کر پھر
 سہرا باندھنا۔ مقدس چیز کو دریا میں بٹانا۔ ہندو
 (حق پھر) تم نے ہندی کس دن سہرائی۔ (دراوہات)
 قول فیصل۔ کھنڈ میں اس بگ سیرانا بڑے ہیں
 سہرا دیدیر۔ فقر کا ایک گروہ جو حضرت شیخ
 شمس الدین سہروردی کی طرف منسوب ہو۔ فارسی
 صفت۔ (فرنگ آصفیہ)
 سہری۔ ایک قسم کی پھلی۔ ہندی، عورتوں کی زبان
 قول فیصل۔ یہ دیات کی زبان ہے۔
 سہرے جلوسے کی۔ بیاہنا بھی
 یہ بیوی ہے باقاعدہ بیاہ کے لئے ہوں اور
 صرف عورتوں کی زبان۔
 کیوں موت کی میں آگے مل جل کے مردگی
 ہوں سہرے جلوسے کی جو بھڑا میں بھڑکی جانچا
 سہرے کے پھول کھلنا۔ (کنایت) بیاہ
 کا وقت آنا۔ شادی کی مبارک ساعت آنا اور دو صرف

دونوں دو لہا دھن خوشی سے ملیں
 کہیں سہرے کے پھول جلد کھلیں
 قول فیصل۔ اب ان سونوں میں تنہا پھول کھلنا
 رائج، فصیح ہے۔
 سہرے کی لڑی۔ سہرے کا وہ لہا ڈھرا
 جس میں پھول گندھے جوتے ہیں۔ اور دو صرف
 فصیح، رائج۔
 قول فیصل۔ سہرے کی لڑی کا لٹکا ہوا
 خیال کرتی ہیں۔
 جو تیر دھن دو لہا کی ناقہ سہرا لٹکا
 اچھا نہیں ہی تو سہرے کی لڑی کا
 سہرے۔ تین سال کا، فارسی صفت،
 قلیل الاستمال
 قول فیصل۔ عوام اسی کو تیار کہتے ہیں۔
 شہینہ۔ منسل، پیر کے بعد کا دن، فارسی
 ذکر، فصیح، رائج۔
 محل صبر۔ کچھ گاڑیاں کا قافلہ، کچھ سوار
 ہونے والوں کا تاقی گر بھر ایک جا ہوئے اب
 اب پھر دی شہینہ تھا۔ (انشائے سرور)
 سہرے فصلہ۔ سال میں تین بار فصل دینے والا
 درخت، صفت۔ (دراوہات)
 قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔
 سہرے کر۔ (دراوہات) تیار، تیرے وغیرہ
 اور دو، غیر فصیح، رائج۔
 دو گھنٹے بچے تھے دو بچے پر
 سہرات ہونے جب سہرے
 سہرے گا۔ تین صدوں کی مجموعی حیثیت مثلاً
 فارسی صفت، تسلیم یافتہ طبع کی زبان۔
 محل صبر۔ یہ رکن ان تین چیزوں سے جن کو

سے جب ڈنیاں جھٹکتی ہیں مے کر کے دھول
شیخ حیاتم بھی سمجھتے ہو کچھ ان سہلوں کے بدل
سہ لیتا۔۔۔ برداشت کر لیتا، سختی تجھیں لیتا، کڑی
الٹا لیتا، ارد و صرف، نصیحت م رائج۔

دھوپ سے ایسا ہے اچھا بار احسان کون آٹا
چھاؤں اک گرتی چوٹی دیوار ہے میرے لئے
سہم :۔ زلفِ اول دسکوں وہم خوف ترسی
ڈر ۔ احسان کے واسطے مستقل ہے نادری و نذر

اس قدر مہم اس کا غالب تھا۔
 کہ کوئی شخص اس کے آسکتا دھڑا
 قہر انہیں۔ اہل کھڑا ان میں باہل نہیں ہوتے
 مہم۔ تیر عربی (دور انات)

تکون و - دفتح اول و سکون دیم و سوم سو قوت ،
نراوش کرنا ، بھونا ، بھول ، چوک ، غلطی ، جسٹری
خاک ، قبیح ، رانج ۔

کلمہ دیتا دمل ہجیر کی باس نہشت میں
دقلا ہجیر کا تب نقد پر سے ہوا

قول فیہ وسلم - عام بول چال میں اس کا لفظ شیخ
اول پر غم و دم دوائے محبوب (شکوہ) ہے۔

سُتُورِ اَوْدِ دِیُونِ دُومِ دُتُونِ اِیْجُورِ
سے جو ارادہ غلطی سے عملِ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فقیہوں کی جونی میں ہمارے نصیب میں
مہر و غلط شکست کسی سے پر ظہر

اس عمل کی نسبت کہتے ہیں جو بے عادت ہو کر برائے

اور ارادہ کے ساتھ نہ کیا گیا ہو، اور عمر اس
فضل بے جا کی نسبت ہوتے ہیں۔ یہاں کے کہنے میں حیرت

اور ارادے کر دے جو۔
تھوڑے سے۔ غلطی سے بھرتے سے ۱۱ دوسرے

محل خبر. (که در غایت نامه ای میباید گرای

اسی مہینے کی یوم شبہ تھا جو شقائق نگار و انشاء علیہ

تو کہیں - اب عربی علیم با مکتبہ طبعہ اس محل پر
سہرا بنڈا ہے ۔

دود و میرفت، قلیل اوستمال

حضرت کے جو رسومات سفر پائینی ہیں
مجموعیوں کو مجھ نے فرمایا ہیں

مربی، مذکر. و ذوالصفات
قول ضعیف. مکتوبی با محرم را کجاست

شہو کا مشبہ :- کتابت کرنے والے کی فاضل
وہ بھول کر کتابت سے لکھنے میں پریشان ہو جائے۔

ان الفا خارک ترکیب مذکور فلیح و راجع
 ہے یہ دیوان میر پر ہے اسطرح

سہو و کتابت :- در اضافت کے لئے شامی، تارک

ترکیب و اختراع میں ایمان لا سکتا ہوں
محل حسرت - سفین کی صحت کی نسبت جو میرا صاحب

معاذ اللہ وہ سبھی کا بہت ہے اور اس کا مشافہہ ہے
دور اور اکبری

سہولت :- سابقہ شائقین، یہاں، لگان

ایک پھر دلو ہے کا کوئی بس میں ایک خدا کا
ہے اس خدا سے میں تیری سنت اور امانت کے

ملاوون وچ اوی بی حکومت ہے جات پری کارو درو
در فہم و ہنرمند

سہولت :- دینم اول دوم مرحلہ فتح چھام

محل نہ، ف۔ کئے سے میں دین اور تجارت

قول فیصل - عوام بڑاوت پائے تھائی ۔

شہوت سے :۔ آتش کی مائع ہونی سے

محل مشاء۔ بہت سے مجازم آپیئے گئے جو۔

سورہ یس - اس کے آیتیں پوری ہستی کے لئے

جیسے اگر تم چاہتے ہو کہ سہولت سے یہ کام انجام
یا جائے تو تیرے صافی سے میل کرو۔

سہو میں پڑ جاتا :- فراشی کی حد پر کی جانا
اور دھرت افشاح : مراجع

مراسمہ مسجد مسجد میں پڑ گیا میں اسے قضا کہوں یا اچھا
تیری یاد نے تو قسم کیا کہ تیار آئے گا نہ نہیں

مجموعہ ۱۱ - قبول ہونا، غلطی ہونا - اردو
صفت، فکس، راج

نکند و تیارصل و حجر کی شب سرزشت میں
و تیارصل و حجر کی شب سرزشت میں

ہوئی۔ دینچ اول و گروم ایچھے اور مت
بے کیا۔ ایسے محل پر بوٹے زی جاں پکنا ہوا

سب کو جو مجھے پورا ہے پوری ہو گا۔ اور وہی ہے
 لائق و پوری ان کی ایک

خود انجیل :- یہ لفظ بھی فعل کا اسم امر دیتا ہے اور

تذکرہ و تائیدت یہ لفظ سہنا مرصع کا ماضی ہے

جس میں سب سے پہلی اس لفظ شرح ہے۔ اسے
تعامات پر یہ لفظ بولا جاتا ہے جن میں سب

ابن عربیؒ ایسے ایسے محل پر بول رہے ہیں کہ محل

شکل جو بیان ہے چند ترمیم و اضافات فرمیں

میں درج ہے جاکے ہیں۔

ہم بھی دس کو دس ہیں آپے
میر کو تجھ سے بہت ہی سہی

۱۔ ایک من پر پوسے ہیں یہاں سرپلو

جیسے آؤ سہی رجا تو سہی، کھانڈ سہی دھیرہ فسیج، راج
 راج کھیل نعل کے لئے ایسے نعل پر بولتے ہیں جہاں کھانا چڑا
 کو پٹا نکال کام کر دو۔ فصیح راج۔
 راج۔ اس کو یاں نا تو سہی سوچا میں بھی ہو کیوں، راج
 ۱۰۔ ایسے نعل پر بولتے ہیں جہاں نعلی خاطر مقصود ہوتی ہے
 مفہوم ہوتا ہے یہی کہیں گے یہی جانی گے فصیح راج۔
 ہم کوئی ترک دنا کرتے ہیں
 نہ ہی عشق نصبت ہی سہی
 ۱۱۔ غنیمت سے بستر کی جا۔ فصیح راج
 ایک پہلے سے موقوف ہے مگر کی رونق
 نور عزم ہی سہی، غنیمت شادی نہ سہی
 ۱۲۔ مہر تانکے کے واسطے۔ فصیح راج
 کچھ تو اسے اسے نکالنا ہمار
 آہ و فزیاں کی نصبت ہی سہی
 ۱۳۔ تاکہ کلام کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے نا
 جانو، خیال کر دو۔ فصیح راج
 عشق کچھ کو نہیں دشت ہی سہی
 میری دشت تری شہرت ہی سہی
 ۱۴۔ سلسلہ قائم رکھنے کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے
 جاری رہے۔ برقرار رہے، فصیح راج۔
 قطع کچھ نہ تعلق ہم سے
 کچھ نہیں ہے تو خداوند ہی سہی
 ۱۵۔ پردائی ظاہر کرنے کے لئے جیسے ہم فقیر ہی سہی یا پلو
 یں ہی سہی۔ فصیح راج
 آپ ہر جانی تو چاہی بھی طور سہی
 تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی
 ۱۶۔ ایسا ہی ہوگا۔ فصیح راج
 تم جانتے ہی اس بات کا ٹھکانا کیا ہو
 ۱۷۔ غلط کر دو۔ قبول کر دو۔ فصیح راج

میرے ہمنے ہی کی کیا رسوائی
 اسے وہ مجلس نہیں غلوں سے ہی
 سہی۔ (بالفح) راست، سیدھا، سوزوں سے
 سرد سہی، صفت، (برہن و حیاث)
 فقیر اک سہی قد کا پایا جو ہم کو
 جو اس سرد آزاد چسپا ہمارا
 قول فصیل۔ اردو میں نوافل پر باکسر ہی سہی
 جو درت نہیں۔
 ۱۔ (بالفح) سر شام۔ اردو میں
 قول فصیل، کھڑی سر شام، بانٹ، ہی کہتے ہیں
 ہی شام، دلی سے مفہوم ہے۔
 ۲۔ قاضی۔ سید سے اور سوزوں قد کا
 کنیز معشوق، فارسی ترکیب صفت، فصیح راج۔
 ۳۔ اس سرد سہی قات قدر قیامت ہی (لا اہم)
 قول فصیل۔ انہیں معنوں میں ہی رہتے ہیں راجا (لا اہم)
 راجا کے وہ سات آٹھ بھی قد کن خوار
 گھبر کسی کے چپ پہ اور کسی کے چار
 ۴۔ معنوں میں ہی سہی بالابوں کی جا رہی شعل نہیں ہو
 فریاں کہتی ہیں باجم و کیکر بالائے سرد
 اس ہی بالائے آفتاب بالائے سرد
 ۵۔ سہی کرنا۔ درت کرنا ہی کرنا، اور صرف
 حرف نکال کو سن کے درپے نہ خود کے چنا
 جو کچھ کہا ہے سب نے پہلے اسے سہی کر
 قول فصیل۔ کھڑی۔ سہی کرنا، کھتے اور نظم کرتے
 میں اب تہ خطا میں۔ سہی کرنا، زبان پر آتے۔
 سہیل۔ (بالفح) اول دفع دوم، ایک نہایت
 چک دار اور شہور تارے کا نام جو ملک میں
 ملوٹا ہوتا ہے۔ غنی، مذکور فصیح راج
 نہ آئے کہیں تیری خاطر میں

چکلا رہے یہ نکل کا سہیل بہر
 قول فصیل۔ ملک میں یہ جب یہ تارہ ملوٹا ہوتا ہے
 تو اس کی تاثیر سے تمام حشرات الارض مر جاتے ہیں اور
 چڑاے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں کا
 جڑا نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ترکیب کے ساتھ سہیل میں
 (بالفح) زیادہ مستعمل ہے۔
 مرتج شک بہ کے بیان متن گرا
 بن کے حقیق سرخ سہیل میں گرا
 ۱۔ سہیل نکل (بالفح) میں نظم ہوتا ہے جو عام طور سے
 راجا کہتے ہیں۔
 ۲۔ چل نیرے کا چپ تو سہیل نکل کے
 سہیل۔ (بالفح) اول دیکھ لیں، گویاں ہوجو
 راجا، کہیں راجا کے ساتھ رہنے والی راجا صاحبہ
 دو دوست راجاں آپ میں ایک دوسرے کی سہیلی
 ہیں۔ اردو برٹ، اور تو لک زبان۔
 سہیلی اور خواہیں امتہای
 زرد زور بھرے ہر اک تہای (بالفح) اور وہی
 پھر تو یہ ہر دل عزیز کی اک سہیلی ہو گئی
 جب کوئی دیکھ دیکھ کی سہیلی ہو گئی
 سہی گھر لکھا میں ہے کوئی باون گراے کم
 ایک سے اک آہ بند کی سہیلی تر ہے
 قول فصیل۔ بولتے اور لکھتے اس لفظ کی
 تشریح یوں کی ہے دوسرے ساتھ آئی۔ سہیلی
 سہیل۔ (بالفح) شریک حصہ دار، عرف
 صفت۔ (بالفح)
 قول فصیل۔ اردو میں ہی کے ساتھ شریک سہیل
 کی صفت ترکیب سے بول دیتے ہیں۔
 سہی نہیں لکھتے نہیں اردو۔ دلی کی زبان۔
 اصل صرف۔ مجلس میں چرچا، غلغلہ، شامہ

چکیز نامہ کا چاہیے۔ افلاق نامہ، کتبہ شریف، شریف
منبری احمد، بقیہ کی بھی نہیں۔ (رد بار اکرے)
سبکس۔ (دوروزن میں) گھوڑے کی خدمت کرنے
والا۔ گھوڑے کا ٹکڑاں غریبہ کو غیر فصیح، رائج
نے دانہ نہ کھا، نہ تیار نہ سبکس
رکھا جو جیسے سب مکی فضل شیرخوار
قول فیصل۔ باعتبار اردو سامیں فصیح ہے جو اردو
عرب میں اس کو سامیں بھی کہتے ہیں۔ سامیں کے چنے
کو جو اسم سبکی کہتے ہیں جیسے سبکی علم دریاؤ۔
سبکی، تیس، فادسی صفت۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ ترکیب سے ہوتے ہیں جیسے حدیثی سال
سبکی۔ سردی کے سبب سو سو کرنے کی آواز ذرنگ آگ
قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر کراؤ سو کہتے ہیں۔
سبکی۔ چکی سے چنے یا کسی چیز کے کاٹ کھانے یا ٹکڑے
یا مہرچ کی مہن سے جو آواز آوی کے منہ سے نکلتی ہو اردو
سبک۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مؤرد اور دون سے ہے۔
سبکی۔ (سارو عرف تشبیہ) کا اینٹ، مانند سبکی
نیلیر، شاہ مارو، فصیح، رائج۔
گڑنی جو نیم زلف یا اس راہ سے اکثر
نہ ہوتی، دونوں دیوادی بوزاف آہری
قول فیصل۔ مختلف ضمیروں کے ساتھ اس کا ایک
مفہوم ہے۔ کسی کی ہمدردی میں "جیسے ان کی سی دان
کی ہمدردی میں میرا میرا سی ہمدردی میں"
رات بچانے کی دامن سیاہی کے لئے
دیکھ کر محشر میں تجھ کو تیری سی کہنے کی
اسی عمل پر، اسی، بھی بولتے ہیں۔
سبکی۔ ہر اسے کثرت و افراط جیسے بیڑیاں
سی بیڑیاں توڑی ہیں۔ خست، سخت کی ہے

کہم نہ کرے گا۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ اہل کھنہ بھی ہستال کرتے تھے گلاب
متروک ہے۔
بے قراری سی بے قرار کا ہے۔ (ذکر لغات)
سبکی۔ (حرف جار) کھنہ، ایتھ کے جینے کل سے
پہلوں تک یا گھسٹہ باز تک
قول فیصل۔ پہلے اس کی جگہ سوں، سیتی ادا تے
ذخیرہ ہستال کرتے تھے۔
سبکی۔ (ربا کلام کے لئے) اردو، رائج
بیت خدا سے لکھ کر ہے دامن نصیب
دست خدا ہے نام سے دستگیر کا
سبکی۔ (لفظ کی) کے بجائے۔
تفحش اسے کھانے چنے پر اس سے کیا کی ہو بیشتر
اس جگہ کی ہستال جو۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس صورت سے ہے، ہستال
نہ پہلے کھنہ تھا ادنا اب تو۔
سبکی۔ میں کے ساتھ بھل کے معنی دیتا ہے ہستال
کے واسطے اردو، رائج۔
عمل خنہ زہ شریف قوم میں سے ہے۔
سبکی۔ (حرف جار) کے بعد آگے بھل کے معنی دیتا
ہے جیسے۔ میں ان میں سے نہیں ہوں جو مدہ خلافی
کر جاتے ہیں۔ اردو۔ رائج۔
سبکی۔ سبب یا علت ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے
جیسے۔ ہڈی ہیکر کی تیز آواز سے جیسے کان پہنے
جاتے ہیں اردو، رائج۔
سبکی۔ (دست) ذریعہ سے جیسے سو سواروں
سے قلعے لیا یا۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ فقرہ ہزار میں صورت سے ہستال ہوا
ہے اب وہ صورت متروک ہوئی۔ فقرہ ہزار میں وہ معنی

ہیں مٹے رہتے ہیں جو اردو پر درج کئے گئے ہیں۔
سبکی۔ (علامت مفعول کے لئے) اردو، رائج
محل صفت۔ میں نے مادہ سے کہا تم کو خالہ امان سے
اور قسم کی گفتگو نہ کرنا چاہیے۔
قول فیصل۔ کہا، بہت کرنا، مار کرنا، حرف کرنا
درگزر کرنا، درگزر کرنا، وغیرہ کے معنوں کے ساتھ
سے علامت مفعول آتی ہے۔ جیسے ان سے کہا گیا ان
سے بہت کر دو وغیرہ۔
سبکی۔ (ہراء اور ساتھ کے معنی دیتا ہے) اردو، رائج
محل صفت۔ والدین سے اچھا سلوک کرنا اولاد کا فرض
نصیب ہے۔
سبکی۔ نسبت کے واسطے جیسے ایک سے دو
بھلے۔ اردو، رائج۔
ہوتی تا پید ہی اس ملک سے جیتی و جلا کی
کہ نام کا زوجہ ال بدھو کے لئے رست ہوا
سبکی۔ (جیسے) اس آدمیوں سے دہاں گیا
(ذکر لغات)
قول فیصل۔ (اس کا مفہوم ہے ہراء کے کر۔ ہر کر
اہل کھنہ ان معنی میں نہیں بولتے۔
سبکی۔ (حرف جار) کا فائدہ دیتا ہے۔ اردو، رائج
محل صفت۔ ہمیں اس شرط پر چھوڑ دینا کہ آج سے
طے کر دو کہ اب چوری نہیں کریں گے۔
سبکی۔ (پروا پر جیسے کوٹھے سے گر پڑا) بیڑھی
سے گرا۔ (ذکر لغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اس عمل پر کہیں گے
کوٹھے پر سے گر پڑا، مینی سے سے پہلے پڑنا اٹھا
کر رہے۔
سبکی۔ (اسب) اور طرٹ کا فائدہ دیتا ہے اردو، رائج
ع۔ دیکھ کر قلب سے گھٹو رکھا اٹھی لہلہ

سے :- اندر اور میں درخت جا رہا کا فائدہ دیتا ہے
 اردو فصیح و راجح
 محل فیصل :- الماری سے فائدہ آزادی تیسری بلوچالی لاؤ
 سے :- تھری یا علما کی کیلک پیسے دس میں سے
 پانچ جن کو اردو فصیح و راجح
 سے :- اظہار کثرت کے محل پر اردو مترادف
 ہے مراد داغ دل سوزاں وہ پر زرق آفتاب
 جس سے ڈر کر بھاگتا ہو دور سے دور آفتاب
 سے :- غلطی اور دوری ظاہر کرنے کے لئے
 تیرہویں سینہ لیل سے پرافشاں غلا غلاب
 سے :- کبھی سے اور تک و متغیر چیزاں پڑتے
 تھول کا فائدہ دیتے ہیں اردو راجح
 محل فیصل :- عالم سے ہے کہ جانی تک بادشاہ سے
 کے تغیر تک سب اس کا دم بھرتے ہیں
 سے :- کبھی کبھی غار سے میں یہ لفظ مذمت
 ہوتا ہے اردو دلی کی زبان
 لائی حیات آئے، قضاے جلی چلے
 اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
 قول فیصل :- ذوق دہلی نے جس محل پر سے کو
 عزت کیا ہے اہل کھنڈ ایسے محل پر سے کو ہر کو
 کہتے ہیں جیسے آدی کسی کے یاں آتا ہو اپنی خوشی سے
 اور جاتا ہے تو دوسرے کی خوشی سے : البتہ چہند
 عادات میں سے کہ مذمت کر کے بھی بولتے ہیں جیسے
 انھوں نے جو انار دانتوں پسینا آنا آنکھوں دیکھا
 ال اس کان سنا اس کان اور ادنیٰ وغیرہ
 سے :- کبھی چیز کو استعمال کرنے کے لئے یہ ہوتے
 کے کہ کی بگ بولتے ہیں اردو ادلی کی زبان
 سایہ کی طرح ساتھ پھریں سرور و صوبہ
 تو اس قدر دلی کش سے جو گلزار میں آئے

سے :- سادہ حرف تشبیہ کی صحیح طرح اور
 اند کا فائدہ دیتا ہے اردو راجح
 برآمدوں داغ مرے آفتاب سے چکے
 ذوق غلبت وہ فراق میں آیا
 سے :- حالت میں کی بگ
 محل سے کہ سے میں شیخ ہر کوہ صیام ذوق
 مسہر میں تنگ بیٹا کیوں آفتاب سے دل لہا
 قول فیصل :- ان لکڑی اس سنی میں نہیں بولتے
 سے :- کسی چیز یا شخص کی بزرگی یا برائی کو
 کرنے کے محل پر جیسے کا فائدہ دیتا ہے اردو فصیح و راجح
 انوار سر فردش کی لاش، اقرائی لاش
 صاف سے مجاہد تیغ آزما کی لاش
 قول فیصل :- اس لفظ کو ایسے محل پر استعمال کرتے
 ہیں جہاں کسی شخص یا چیز کی بزرگی یا برائی کو دکھاتے
 ہوتے اس شخص یا چیز کی کسی کا ذکر کیا جائے جیسا
 کہ سرمد ثانی میں ہے
 صاف سے مجاہد تیغ آزما کی لاش
 میں عبات جن کی شہادت کی انتہا نہیں وہ بھی قتل
 ہوئے اور ان کی لاش پڑی ہوئی ہے میرا بڑے
 اس لفظ کو مذکورہ بالا مفہوم سے ذرا سا ہٹ کے
 نظم کیا ہے
 گزرتے تھے کئی دن کہ گھر میں آپ نہ تھا
 مگر حسین سے مبارک کو منظر اب نہ تھا
 سرمد ثانی میں کسی کی کا ذکر نہیں کیا گیا منظر اب تھا
 کا منظر اب تھا کہ عالم منظر اب میں بھی حسین میر
 کی منزل پر اسی طرح گاڑن وہ جس طرح پہلے تھے
 سے :- (فصح) شو اردو غیر فصیح و راجح
 سخاوت یہ ادنیٰ سے اس شہ کی جو
 کہ آک دن بدشالے دیے راجح میر

قول فیصل :- لفظ مرکبات میں احواد کے بعد آتا
 ہے جیسے دوست، قین سے، سات سے، جیسا کہ
 شری ہے
 سیاحت :- (فصح اول و کسر دم مشدود) برائیاں
 بیت سے شہاد، سماں، ہرے افغان، عربی، مذکور
 قیام یا فتنہ طبع کی زبان
 قول فیصل :- عربی و ان لہجہ کبھی کبھی شریا و تقریباً
 استعمال کر دیتا ہے یہ لفظ اردو کے لئے غیر مناسب ہے
 عربی میں اس کا واحد پتہ ہے
 سیاح :- (دالفتح و تشدید دم) بہت سیاحت
 کرنے والا بہت سیر کرنے اور پھرنے والا عربی
 صفت، مذکر، فصیح و راجح
 محل فیصل :- ایک سیاح کا فرض ہے کہ انکشافات بہت
 سے اہل وطن کو مطلع کرے (مقدور شعر و شاعری)
 سیاح :- (سافر، مفر کرنے والا، راہی، راہ
 چلنے والا، عربی، مذکر، (فصح و تشدید)
 قول فیصل :- عام طور سے اس کا مفہوم سیر کرنے
 ملکوں ملکوں پھرنے والا
 سیاحت :- (مجرع اول فتح چلام) سیر، سفر
 عربی، مذکر، فصیح و راجح
 قول فیصل :- یہ لفظ اپنے مترادف لفظ سیر کے ساتھ
 سیر و سیاحت کی غلطی ترکیب زیادہ نہیں پڑتا ہے
 سیاحی :- (فصح اول و تشدید دم) مسافر، مسافر
 ترکیب سیر، عربی، مؤنث، فصیح و راجح
 مکروری جو اسی دخت کی سیاحی میں
 پانچویں پشت کو شہیر کی سیاحی میں
 قول فیصل :- گردش کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے
 آسمان پر وہ خود شہیر میں پرستار
 سب کو سیاحی تقریر لے پھرتی ہے

سیادت :- دیکھرا دل و فتح چارم، بزرگی سزاوی
عربی، عربی، عربی۔

نہا منے آداب سیادت نہ بھلایا، آج
پردے کے لئے گرفتاروں کو لگایا (نور اللغات)
قول فیصل۔ شر میں لفظ سیادت ہے اصطلاحی معنی
میں استعمال ہوا ہے۔ سیادت یعنی سید ہونا اور سید اولاد
علی و ناطقہ کو کہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ سیادت کے معنی
معنی وہی ہیں جو سولہ نمبر کے لئے ہیں اگر اصطلاحی معنی
اس قدر مشہور ہے کہ معنی میں کوئی ہمتاں ہی نہیں کرتا
سولہ فرنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی امامت بھی
لکھے ہیں جو درست نہیں۔ سولہ نور اللغات نے سیادت
کے معنی سلطنت و حکومت بھی لکھے ہیں جو کھنڈ ہیں ایسے
نہیں۔

سیار :- ایک مافوق نام ہے جو مری سے بڑا
اور بھڑکے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مثال، گیارہ۔ اردو
نہ کر، راج۔

قول فیصل۔ بند فرنگ آصفیہ دہلی میں سیار
نوٹ ہے۔

سیار :- (افتح و تشدیہ، ہم، گردش کرنے والا)
سیارہ ثابت کی ضد، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان۔

یاں بد اشک، رہاں دھیں دیاں یار جہا
تاہ سیار جہا تاہ ہے سیار جہا

خس کے گرد ہیں سائر ستیاد
گرد سیار ہیں دائر اقرار (نہاں سوا)

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جہ سیادت ہے
اس کی فارسی جہ سیارگان ہے۔

پہرے میں گردش سوارات
اس نے اس بات کا کیا اثبات

سیار :- بہت سیر کرنے والا، بہت پھرنے والا
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، تخیل لا متناہی
کیا کچھ کر دیتے ہیں کچھ کو سیار میں
سبزہ بیگانہ ہوں لیکن ہوں مہمان سیار
قول فیصل۔ یہی کے معنی میں ہیں، استعمال کرتے تھے
جیسے "بہ زوال آفات چار دست علی، پانچ سزار"
اس کے بھی ہاتھ سے سیار گشت جہاں ہوئے، ظلم ہوش
سیارنگی :- سیار کی گویا۔ سیار کی ڈیوں کا ڈھنگ
اردو، سڑوک۔

سیارنگی جو بھی بازہ دون میں کمرے کے
نہ چارہ کے برابر پڑے تلوار کا خط

سیارنگی :- مشورے جس شخص کے پاس سیار کی ڈی
ہوتی ہے اس پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا ہے۔ گناہتہ ایسے
شخص کو کہتے ہیں جس پر مادہ کا اثر نہ ہو۔

قول فیصل۔ سیارنگی کوئی لفظ نہیں سیارنگی ہے
بافتہ یا بدین اس طرف اس کے مندرجہ معنی یاد ہوائی
ہیں۔ اس کا مطلب ہے سب سے بڑا کر دیا جیسے بھی یہ بھی
چڑا ہے اس کے ذیل میں سیارنگی ہے اگر استقام
پر آدہ ہو جاتا تو بڑا ہوتا۔ (اردو غنی)

(فرنگ۔ اس)

سیار کی لاشی :- دکاتہ، الماس (اللغات)
قول فیصل۔ ان کلمہ نہیں ہوتے۔

سیارہ :- رفتح اول و تشدیہ، ہم، گردش کرنے والا
سیارہ جو اپنی حرکت سے گردش کرے۔ گردش کرنے
اور پھرنے والا سیارہ ثابت کا تعین، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شب لفری میں نے خرقہ میں جوئے آسمان
اڑا مٹی لکشاں عقیدہ ہر اک سیارہ تھا
قول فیصل۔ اس کی اردو جہ سیار اور سیارہ مستحق ہے۔

دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان کاروں کا (نہاں سوا)

لفظ اپنے تضاد لفظ ثابت کے ساتھ زیادہ آتا ہے۔

رات بھر ہر ثابت و سیارہ گرم لاف تھا
صبح دم خورشید جب چھٹا تو مطلع مات تھا

سیاست :- دیکھرا دل و فتح چارم، راجہ کی
حفاظت اور نگہبانی نظم و نسق، عربی، نوٹ فصیح و راجح
ظلم ہے آپ ہی مظلوم سیاست ایسی
سار عام میں جو اک ہم رہا ایسی

قول فیصل۔ فارسیوں نے مجازاً معنی قس کرنا،
ادنا، بازہ بھی استعمال کیا ہے۔

سیاست :- سخت گیری، ظلم، سختی، عربی لفظ
نوٹ، سڑوک۔

مبارداں کے :- میری خیانت
کرے میرے اور وہ کچھ سیاست (نہاں سوا)

دفعہ، شر او کنگے میں حشر کے لگا
کرے تو جو سیاست حاکم ظالم رحمت پر

سیاست :- بازہ کے مارنا، نادرا نوٹ لٹروک
روح پہلے تو کمرے سے لے لے (دکشاں مشق)

پھر سیاست سے اس کو قتل کر (دکشاں مشق)

سیاست :- تینہ جو سزا و جزا دینے سے جو چشم
نہاں، دھکی، عربی، نوٹ۔

قول فیصل۔ بند فرنگ آصفیہ کرنا کے ساتھ اس
کا صرف تھا، سیاست کرنا، تینہ طور پر کسی کو سزا دینا
سولہ نمبر میں نے حکومت و سلطنت بھی اس کے معنی لکھے
ہیں لیکن ان دونوں معنی میں اب اپنی کھنڈ حاصل
نہیں ہوتے۔

سیاست حاضرہ :- موجودہ سیاست، فارسی
ترکیب، فصیح، راجح۔

عمل میں۔ مریج کی سیاست حاضرہ کی کشمکش نے سید علی گڑھی کو منتشر نہ ہونے دیا اگرچہ وہ اس کے اہل بھی تھے سیاست گر۔۔۔ وزیر اسٹاک، فارسی، مصنف (در لغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
ریاست ہند۔ (درون بیہود اول دفعہ عدم شہر کا انتظام، عربی، انفا، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔)

عمل مصنف۔ انانی سیار کرد چیزیں خصوصیت سے لہذا کرتی ہیں تہذیب منزل اور سیاست مدن۔

سیاست میں حصہ لینا۔ اور ملک میں غل ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج

عمل میں۔ ہر تاقو چاہے جو حضرات سیاسی تفسیر فراز سے بخوبی واقف ہوں وہی سیاست میں حصہ لیں۔

ریاستی۔ کئی حالات سے متعلق، ملکی، نظام سے متعلق، عربی لفظ مصنف موت، فصیح، رائج

عمل میں۔ میرا سیاسی معاملات میں نہیں بھٹا میری سیدھی بات جانتا ہوں۔

سیاست۔ سیف یعنی تلوار چلانے والا۔ تلوار با تیغ زنی کا ماہر۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان دین سیاست کے کچھ اہم ترین معنی کو ہے

یہ تو ہے قہر وہ انفعال خدا عزوجل جلالہ

ریاستی۔ (دیکھو) حساب لکھنے کے قاعدے عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فاضل انجینئرس پر لکھتے ہیں بوسے دم شمار سب سے اہم سیاق جو اپنے حساب کا

قول فیصل۔ سیاق کے لغوی معنی ہیں رداں کرنا چلا کر اور اس ڈوری کو بھی کہتے ہیں جو باز کے پاؤں میں باندھی جاتی ہے چونکہ علم حساب میں زبان و قلم

کو تھوڑا سا تیزی کے ساتھ حرکت ہوتی ہے یا حساب کی یادداشت باز کی ڈوری کی طرح حساب کو بھولنے سے روک دیتی ہے۔ اس لئے، اصطلاح میں حساب لکھنے کے قاعدہ کو سیاق کہنے لگے۔

سیاق۔ معنوں کا رابطہ، طرز کلام، عبارت کا ترتیب انداز تحریر، عربی لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان کس سیاق سے تحریر شروع ہونے پر

زبان عامہ لسان اس میں قاعدہ

قول فیصل۔ اس معنی میں ترکیب، اضافی کے ساتھ۔

سیاق، عبارت، زیادہ زبانوں پر ہے جیسے سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ تم کے یہ خامیہ جلد میں لکھا ہے۔

فرنگ آصفیہ نے سیاق عبارت کے معنی میں سیاق کلام بھی مدح کیا ہے اور ذیل کا فقرہ مثال میں پیش کیا ہے۔

سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ آپ کا رحمان، ردی طرف زیادہ ہے۔ لیکن سیاق کلام اہل لکھنؤ نہیں دیتے

سیاق والا احوال۔ (دیکھو) اول دفعہ چارم و سکون ششم دفعہ ہفتم، مصنف لفظی کی ایک قسم جو کہ کلام میں حدود اور کا ذکر کرتے ہیں یہ ذکر چاہے کیلئے

اور ترتیب کے ساتھ ہر چاہے بے سلسلہ اور بے ترتیب ہو۔ عربی ترکیب، علم بدیع کی اصطلاح

قول فیصل۔ اس صنعت کی ترتیب، در غیر ترتیب دو خالیں مدح ذیل میں۔

کشتے ہوں ایک طرف میں دیکھ کر چاہتا ہوں (موت) شہد رہے سب کو موت سے کہہ کر دیکھتا ہوں

جزئیہ سپر میں مرے دشمن تو اندر بھی غیر رہا، لیکن بڑے غصہ میں مدین چاہیں

ریاستی و سیاق۔ (سیاق بروزن زبان) معنوں کا رابطہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سوال۔ (دفعہ اول دفعہ دوم) سینے والی چیز

دقیق ہے۔ عربی، مصنف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان لکھنے کے دیکھو آتش سیال کبھی اسے وا غلط علم کے دفتر ہوں تو اک جام سے جلی تپیں

سوال۔ سبک دار، عربی، مصنف، مترادف

عمل میں۔ ہر آدمی غایت قیال اور سبکے اور (فناء) میں

سوال۔ لکھنے کے قابل، (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ علم طبیعی کی اصطلاح میں ہوا میں چیز کو

سیال کہتے ہیں جو اپنی شکل بدل سکے۔ جیسے پانی پارہ لکھنے کے قابل چیز کے معنی میں اس لفظ کو محبت، عامل نہیں ہے۔

سوال۔ (دفعہ اول دفعہ دوم) سامی کی (تفسیر بالبحث)۔ ہالم، چا، ایک، خاندان، شہر ہندی گیتوں کی زبان

برگن بن جادل میں سیاں تو دے کارن گیت

سیاں۔ (دیکھو) اول دفعہ اول، ہوشیاری، چالاک، عیاری لغت۔ اردو۔ مذکر، عام کی زبان

یہ دہرول کے فن و مزہب اتنی ہر میں

کھنچا ہٹ اب تو آب کی اس کے بیان پر

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال ہرائی کے عمل پر ہے کرنا کے ساتھ بیان کرنا، اس کا صرف جو جیسے ہم سے بھی سیاں کرتے ہو بلکہ تم نے ذرا سی چیز

کامیاب کیا۔

سیاں مارا۔ (دیکھو) چالاک، ہوشیار، فطرتی دکانیاں بات کی تہ کو جلد سے جانے والا۔ اردو، مذکر، عام کی زبان

جب بات جانتا ہوں تو کہتا ہوں چار اول

سے یا سیاں کوئی فقرہ نہ چلے گا

قول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک

سنی گھاگ اور گرگ باران دیر بھی ہیں

ٹک دنگ اپنے آہرے ناصح کا حال دیکھ

خون سیادش اکن دکھائے گا خرابی
اس ظلم کا عوض اسے آفر سیاب ہوگا
قول فیصل۔ اس کا استعمال فارسی میں بھی اور اردو
میں بھی وہ دونوں صورتوں سے ہر غلط ہو سیادش
اور دوزن غافل کی فارسی مثال۔
شاہ ترکان سخن در حیاں می شستند
شرتے از غلط خون سیاوشش بار
سیادش پر دوزن خون کی فارسی مثال
چو چاک یلاں سخت چوستہ شد
سیادش بگل اندران خستہ شد
صاحب بہار غم نے بغض داد سیادش بھی کھا ہے
بولت سراج اللغات نے باغ و باغ دوں طرح
سیج ناما ہو لیکن اردو میں غم داؤ ہی رائج ہو۔
سیاہ سیہ۔ دبا ہوا کالا۔ فارسی صفت
فصیح رائج
دورے جو سرخ سرخ ہیں چشم سیاہ ہیں
پھرتی ہیں خون بھری ہوئی تین نگاہیں
قول فیصل۔ بولت تحقیق اللغات نے سیاہ یعنی
غلام شبی بھی لکھا جو اردو میں رائج نہیں یہ لفظ
ترکیب کے ساتھ آگے کثرت کا فائدہ بھی دیتا ہے جیسے
سیرت یعنی بہت صفت شوم اور غم کے معنوں کا بھی
فائدہ دیتا ہے جیسے سیاہ بخت، سیاہ کار و غیرہ
سیاہ باوم یا سپہ باوم۔ دکانیہ، محب
کی آنکھ سے نکلنے والی ہے فارسی۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ باہوم رائج نہیں۔
سیاہ باطن۔ باطن، ریاکار، کینہ توڑ مکار
شافعی فارسی صفت فصیح رائج
محل جمل۔ تفاد اک جفا کار سیاہ باطن نے نہایت
اردو سے بھی آکر ایک ٹھٹھ کر تاک کر مارا۔ (ضرب شعری)

قول فیصل۔ اس کا مخفف یہ باطن بھی رائج و
فصیح ہے۔
اس سے باطن کے دل میں فوراً پائی نہیں
سیاہ بخت۔ پشیم، فارسی ترکیب، صفت
فصیح رائج۔
قول فیصل۔ سیاہ بخت سے زیادہ یہ بخت مستعمل ہو۔
سیاہ بختی یا سیہ بختی۔ پشیمی، پشیمتہ، فارسی
موت، فصیح رائج۔
قول فیصل۔ سیہ بختی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔
سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہو
کو تاریکی میں سایہ بھی جدا تھا پھر لے
سیاہ پوش۔ سیہ پوش۔ دکانیہ، اتنی سادگی
فارسی صفت فصیح رائج۔
ہیں خضاب سے مطلب گریہ سوتے سفید
سیاہ پوش ہوئے اتم جوانی میں ذوق
قول فیصل۔ سیہ پوش نسبت زیادہ بولتے اور
نظم کرتے ہیں۔ چنانکہ ساتھ سیہ پوش چنار ماتی
لباس پہننا، اس کا صرف ہو۔
دو آئینے ظلمت سے آفرش ہوئے ہیں
رخسار غم شہر میں سیہ پوش ہوئے ہیں
سیاہ تاب۔ سفید کاٹے ہوئے کٹے جو درخت
اور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جائیں، اردو
دزنگ آصفیہ
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
سیاہ تاب۔ حقیق کے ہونے کو بھی کہتے
حق اور آگ کی تپش سے سیاہ بختی، رنگ کا کرتے ہیں
اور اسی کو سیاہ تاب کہتے ہیں فارسی تبیں استعمال
کرتے مگر قتل وہ اسے ذوق تپ کو کہتے
لگ کی تیغ کو ہونے سیاہ تاب تو دے

سیاہ تاب۔ وہ چیز جس کی سیاہی میں چمک
ہو فارسی، ظیل الاستمال
عالم میں کھیلے دل عشاق کا شکار
زلف سیاہ تاب سے بڑھ کر زلف نہیں لطافت
سیاہ تالو۔ وہ گھوڑا جس کا منہ کالا ہو۔
(دور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں باہوم رائج نہیں۔
سیاہ چشم۔ (دکانیہ) میردت ہونا۔ فارسی
صفت۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ اب لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیاہ خانہ یا حسنہ۔ خانہ دیراں، فارسی
نذر۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ فارسی میں غیر مصرع الثیاب عرب کہ
سیاہ خانہ یا سیہ خانہ کہتے ہیں مگر دکانیہ زبان کو بھی
کہتے ہیں مگر وہ گھر جو بکت نہ رکھتا ہو یا خود ازبیا بھی
اردو میں معنی نہیں ہوتا میں استعمال کرتے ہیں۔
عالم سیاہ خانہ ہو کس کا کہ روز و شب
نہرہ شور ہو کہ وہی نہیں کچھ سانی بات
اگر میرے سپہ خانے میں آجائے
مسادات ساری اڑ جائے ہساک آتیر
سیاہ دانہ بریہ دانہ۔ اسپند سونتی کلافا
جو نظریہ کے واسطے جلاتے ہیں فارسی، انکار، مترک
جیب کسی کی نظر پر ہی رنج پر
خال مشکیں سیاہ دانہ ہوا
سیاہ دانہ سے کہہ ظلمت عالم
مقابلے میں جو آئے وہ فیل دل بادل کھڑا
مذاکی ہر سو تیرے جال پر آہ بیت
سیاہ دانہ ہو کہ حاجت سپند ہو
قول فیصل۔ سیہ سی کو کالا کہتے ہیں۔

سیاہ درول یا سیہ درول :- دکنا پتہ ہیرت
یونہ، شگل، فانی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- سیہ درول زیادہ بولتے اور نظم کرتے ہیں
سیاہ درول :- عاصی گنہگار، سنگ دل، بے رحم
ظالم، نادبی، صفت، فصیح، رائج

سیاہ درول سیہ درول :- کالاکوتا، کنا پتہ
رسوا، خوار، بے عزت، بے عزت، بدنام، نادبی، صفت
فصیح، رائج

سیاہ روزی :- سیہ روزی :- صفت، زود، فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

سیاہ روزی گار :- غلبہ، غلبہ، غلبہ، غلبہ، غلبہ
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھڑ نہیں ہوتے

سیاہ روزی :- چست، صفت، زور، فارسی
خوش، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

نادر یہ کیا سیہ روزی نے
برنگ گاہ مرے غم میں دیکھیں جیگہ

سیاہ روزی :- رسوائی، زلت، شرمندگی، فارسی
مرث، تلبیل، الاستمال

سیاہ زبان :- یہ شخص ہیں کی، عاجلہ اثر کرنا
فارسی، صفت، تلبیل، الاستمال

سیہ زبان جو غار پے کاشک و شش
دھن سے نکلا جو اس دل کا گار

قول فیصل :- صاحب شربنگ، صغیر نے لکھا جو کہ
وہ شخص جس کی زبان کے نیچے بہت سیای ہو چنانچہ

زرگن کا خیال ہو کہ اس کی بدعا بست جلد اثر کرتی
ہے اس کو کل چھٹا بھی کہتے ہیں

سیاہ سفید کرنا :- دھار کا میں سیاہ سفید کرنا

جلانی، مختار گل پڑنا، چاہنا کرنا خواہ برا خواہ بھلا
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل :- چونکہ سیاہ بہت سیایہ بہت
سیاہ کار، دھیر اور سفید یعنی اچھا جیسے سفید رو

سفید کار دھیرہ آتا ہے اس وجہ سے یہ سنی لے گئے
جن لوگوں کو زبان فارسی کی واقفیت نہیں اور محاورہ

دانی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے نزدیک سیاہ کو
سفید، سفید کر سیاہ کرنے کا اختیار ہے لہذا یہ کہتا

ہو شاید بھلا ہو

سیاہ طلوع :- سیہ طلوع :- بدقت، فارسی
صفت

قول فیصل :- بہت کم مستعمل ہو

سیاہ فام :- سیہ فام :- سیہ رنگ، بہت
کار، فارسی، صفت، فصیح، رائج

سیاہ کار :- سیہ کار :- فاسق، فاجسہ
بدکار، فام کا گنہگار، عاصی، فارسی

صفت، فصیح، رائج

ع بھانے سیہ کار کے شکر کے سب سوار لغت
زاد کے دھڑنگت کر دیتی ہے

ایسا ہے یہ رو دسیہ کار شراب کھانے

سیاہ کاری یا سیہ کاری :- شوق و مجور
بدکاری، ظلم، فارسی، مرث، فصیح، رائج

عمل خست :- وہ بہت پڑھا لکھا انسان جو فکر
سیاہ کاری کے نیچے میں ڈبیں ہو گیا

کرتی جو ضائع جہالت کو یہ کاروری
مہر سے میں مائل نہیں جزا پتہ پتہ

سیاہ کرنا :- کالا کرنا :- کاغذ پر بہت لکھنا،
تقریر کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج

حال اپنے دل کا حشر میں جو مات آئے

بہر فر دیکوں فرشتوں نے میری سیاہ کی قرار
کرنے کو سیہ درول پر رخ کو اسے دل

ناتے سے ہنس کوئی قتلہ اور زیادہ
سیاہ گوش یا سیہ گوش :- ایک نرکتے سے چھوڑ دیتی

سے بڑا اکلانی رنگ مائل :- سیای درول کا سیاہ
نوکہ اور نہایت تیز اور جلد چلنے والا - فارسی، بدکاری

سب کہہ کے دامن میں دھونے ہونے روپوش
قرآن لے کان کھڑے کر کے سیہ گوش

سیاہ مست یا سیہ مست :- بدست، نشے
میں چھو، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

انسان کو سیہ مست کر دیتی ہے
بشیہ کو بے پرست کر دیتی ہے

قول فیصل :- چشم مجھ کی بھی صفت ہے
کشتہ ہوں میں کس چشم یہ مست کا یاد ب

جھکے جو سستی مری زب کے شجر سے
سیاہ سستی یا سیہ سستی :- سستی، بدکاری، بدکاری

پوچھت دم بہ سستی اور باب جن
سیاہ تاک میں ہوتی ہو بواوچ شراب

سیاہ ہونا :- بہت کھا جانا، کالا ہونا، اردو
مرث، فصیح، رائج

محل خست :- من کا نام احوال سادہ ہو گا وہ جنت
میں رہیں گے جن کا نام احوال سیاہ ہو گا وہ

اور شا میں جانی گئے

سیاہ ہونا :- (اہل دین کی اصطلاح) وہ کچا روز
ناچہ جس میں نقی یا اجاس ہر روز بطریق احوال

درج کر لیتے ہیں - یہی کھاتا، روزانہ فارسی، بدکاری، رائج

آئینہ تاریک جو اس بزم سے ابھر
دفتر میں سیاہ نہیں فرزند نظری کا

سیاہ آہری :- روزانہ آمدنی جو زمینداروں کے

نے کہ داخل خزانہ کی جائے۔ اور وہ نہ تھا بلکہ استعمال
اشکول فیکل۔ جس کے دو پر پانے گھسنے والے سیاہ
آبدی دھریں تھیں۔

پیا بہ سہی : روزِ اچھ جس میں غریب و آلودہ
 روزمرہ موت چہ آلودی کا کھانا اور گڑبڑی روزہ
 موت داتا دھڑلجس میں سہاوت کے کم احکام
 درجہ کے حامی : اور دو موت : درجہ اکھیا
 قولِ فیض : ابا رت نہیں

سیاہ و کھانا۔۔۔ خوش کی کثرت ظاہر کرنا خوش
 کی تعداد ہرگز نہ جاننا۔۔۔ اور وہ
 ہمارا دل رہے جو کہ آئندہ اس کی ذمہ داری
 دکھائیں کہ کچھ نہیں ہے۔ سیاہ و خوش
 ہمارا چہرہ۔۔۔ ہمارا چہرہ بچوں کو بہاؤ کے
 کسب ان سے دیکھا گیا اور وہ بہت بڑے
 ہیں وہ تھے سے شہر میں۔۔۔ اور وہ
 طرین نعلین کے ماٹوں میں گندوں میں
 کر یہ ان سے ہی کیا۔ سیاہ و کھانا
 اس کا سہارا۔۔۔ و ظلم جو
 حق انصاف۔ گندم نالی جو فروشی کے
 کے ساتھ راستہ ہو۔

سیاہ کرنا یا دھندلے دھندلے یا دھندلے کرنا
کھاتے پھر چھانا۔ روزمرہ، قلیل، استعمال
سیاہ ہو جودات:۔ موجود، اشیا یا روکڑ
کا ریشہ، روزمرہ کی آمد و فرج اور تو میلندہ
سوریشہ یا سوچا۔ اشیا روکڑ و غیرہ کا روزانہ کھانا
عربی الفاظ: مذکر و فرنگ: سفید
قوافیل: اہل کھنڈ ہیں بولتے۔

سیا پر توئیں۔ کہتے ہیں چڑھانے والا۔ جس پر
میں درج کرنے والا تھا یہی ترکیب بھگتی والوں کی اصطلاح

سیا ہوتا۔ ریشمیں درج ہوتا، اور وہ
صرف وہی کی زبان۔

محفل مشاء - خوانند سرگودای میں مانگڑاری تھوار
نامہ میاں بہ جوت ہے۔ (توبہ النصوح)
سیاہی - روز بروزن الہی کا لک، نازی، ورت
قصع و راج

میر تقی نے صاف کی طرف سے تیغ
 لکھ نہیں دیا ہوا ہے پر سہ
 سیاہی... و شفا کی جس سے کہتے ہیں۔ اردو
 موت، فیض، راجہ۔

کھولا جو خط را از سیاہی چپک گئی
گھبرا کے کھدیا اے غنیمتِ حزنِ مالِ کیا
سیاہی، سیاہی، اندھیرا، تیرگی، تاریکی، غم
خسب، راج

مذہب پر یہ آیت برتتا ہی نہیں کہی
جسے نہ کسی شب یہ یہ سیاہی پہنچ گئی
سیاہی ۔۔ کا بل ۱۰ دو (دور افقات)
قول فیصل : ان کھڑکوں میں یہ نہیں ہرستے۔
سیاہی ۔۔ غار، وسیع و گزشتہ حجب، نقص
(دور) مرث و فصیح، روکی

سب حیب ایک شک زحمت و دشمنی
ساری سیاهی و مرغی روئے سیاہ کی
سیاہی پر چڑھنا۔۔۔ زوال آنا۔۔۔ ہونا۔
شفت۔۔۔ لکھنے کی شاہی سیاہی پر چڑھی۔۔۔ زنگ لاشی
شوق و فیل۔۔۔ اب اس لکھنے نہیں ہوتے۔

سیاہی پھوٹنا۔ سیاہی کالا فہرہ ہر قسم سے
ادھر کو پھوٹ نکلتا۔ ادھر مرنے کا صبح اور رات
علاقت پھوٹ کی ہے، یہ بھی تا حد
کہ پھوٹ ہے سیاہی ان کے خط کی

سیاہی چٹ :- سیاہی سوکھ، عذاب کا غصہ
 مذکور۔ حوامہ کی زبان ۔ (فرد اللغات)
 خول نیل :- لکھنؤ میں مستحل نہیں۔

سیاہی چڑھنا، تاریکی کا وقت میں نمودار ہونا اور دھرت ہتر دگ۔

یہ رات اتنی جوڑ جھٹی ہے ایسی تھی جو چڑھ گئی
کہیں کھلا ہو مزد جوڑ کسی کے مہر سے ضرور کا
سیاہی دوڑنا ہے سیاہی پھیلنا ہے سیاہی چھاننا
اور صرف نصیح راج

شام فرقت کی سیاہی بونلک پر دوڑی
میں یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اڑ رہا تھا
خول فیصل - خون یا اور کسی وجہ سے چہرہ سیاہ
ہر جاناکے منہ میں تلخ یرسیا ہی دوڑنا سکتے ہیں۔

ابھی تو ابھی چھائی شب بحر ان اے چرخ
دورانی ہے - ترے سفر پہ سیاہی نمی
سیاہی دھو جانا - سیاہی دور ہو جانے کی
برقیبی دور چرانا - عیب دور ہو جانا دور چرنا

دغل کیا یا فی سے بھڑکی سیاہی دھو جا
 بادشہ اسٹاک علاج شبے بیکہ رہیں
 سیاہی ڈالنا (رستہ) روات میں روشنائی
 ڈالنا۔ اردو حضرت قلیسین الاستعمال

سیاہی رواں ہونا۔ روشنی کا دمات
میں آیا بدقین ہونا کہ ظلم کو کہنے میں متعلق نہ ہونا اور
صرف بقیع راسخ

طولی شب تازی کا قصہ بیان نہ ہو
خدا یار کو گھوڑ تو سیاہی پہ پائے ہو
سیاہی فائیز کا گناہ نہ تھا بیکار آدمی وہی
لکھنے کا زمانہ

قرآن مجید - یہ سید الیہا و مجہ کی تحقیق ہو سکے

سیاہی کا دبانہ۔ دکانچے، بیت، ک خواب
 کوئی کریدار ہوتا اور حالت بیداری میں بھی خواب
 ہی کا کھڑکیت کرنا۔ اور معرفت و متروک
 نگہ گئی تاکہ جو سوئے میں توی زلفوں کے
 شب سیاہی نے کئی بار دیا بھس کو
 و حیان اس کا کل بھس کا جو آیا بھ کو
 خواب میں آکے سیاہی نے دیا بھ کو
 سیاہی کھونا۔ کھانا چن دو کرنا، اندھیرا نہ
 کرنا۔ اور معرفت تحصیل اقامت
 دشت پر کیا قطع سراسر اسے دوق
 کھرمل غمت کے دل کی سیاہی تفریق
 سیاہی مٹانا۔ دماغ میں دور کرنا، اور معرفت
 فصیح، راجح۔

گو تم نے حساب کی مرے خون سے تیغ
 مکن زین لہجہ سے پیرستے
 سیاہی نے دیا بھ کو کالی چہرہ کو خواب
 میں بچ کر اور حالت اور بے ہوش پرستے ہیں وہ
 ایک مرض جو کہ آدمی سیاہی میں یاقین کرنے لگتا ہو
 اٹھ کے آدمیوں سے دست اگر بیاں ہوتا تو بھگت
 لکھ میں آجائے تو اس سے اٹھنے کو آدہ چھو جاتا ہے
 اور دھارہ متروک۔

و حیان اس کا کل بھس کا جو آیا بھ کو
 خواب میں آکے سیاہی نے دیا بھ کو
 نگہ گئی تاکہ جو سوئے میں توی زلفوں کے
 شب سیاہی نے کئی بار دیا بھ کو
 سیاہی۔ اور معرفت تحصیل اقامت
 نام و غاری، ذکر و شیخ راجح
 سیاہی۔ دونوں سے زیادہ تروتازہ نہ دیا
 کبھی پھر نہ ترا سیاہی زخمندان نہ دیا

قول فیصل۔ غاری اور نہدی میں سیر ہی کہتے
 ہیں غار و دریا میں سب ہی مستل جو۔
 سیاہ آفتابی۔ و غار و سیاہ غاری
 مذکور۔
 قول فیصل۔ اہل کھڑ نہیں بولتے۔
 سیاہ ذوق۔ مستحق کی کھڑ کی کھڑا
 کہتے ہیں۔ غاری ترکیب، مذکور، شیخ و راجح۔
 رتہ دم سیاہ لکھیں سو گنگہ یا یوسف
 لکھا آگے سیاہ ذوق سب سے مراد
 سیاہ زخمندان۔ زخم غار چوٹی اور بولتے
 کھڑ کی کھڑ کی کھڑ کی غاری اندھ کر تھیں
 نہ بھی مرگ سے یوسف کو بچتا سیاہ
 پاس اس کے جو ترا سیاہ زخمندان
 سیاہ میں کھڑ کی قلم۔ ان ہی بے جہا
 (فرنگ اش)

قول فیصل۔ لکھ میں مستل نہیں۔
 سیاہ۔ اور ذوق سیاہ، معرفت، سیاہی، غار
 مای، ایک قسم کا ریا کی گیرا جس کے اندر سے
 رتی چلتے ہیں اور یہ کہ جلا کر چھنا بھی جاتا ہے۔
 اور۔ سوٹ، غیر فصیح، راجح۔

ال سے اور جس مال کی بڑھ جاتا ہے
 سا کی قطرہ چوٹی سیاہ جو دیا بھ کو
 سیاہ۔ چہرہ کے ایک خاص مرض کا نام
 جس سے وہ بے ہوش ہو جاتے اور مر جاتے یہ اور
 معرفت و راجح۔

قول فیصل۔ لکھ کے ساتھ اس کا معرفت جو۔
 سیاہ۔ ایک قسم کی غلی گھلی کا آم۔ وہ آم کا
 پھل جو سب سے پہلے پھلتا ہے۔ اور دیکھت لکھ
 سی پارتہ۔ قرآن شریف کا ہر ایک تیراں

معد۔ غاری، مذکور، شیخ و راجح
 گار قطرہ پینے کا جو اس وقت سے نقطہ سے
 لکھ کا نہیں جان کے ساتھ یہ کسی پارہ نرالی
 لکھ کی پارے میں تھی پڑھتی سبق
 مثلاً فی اللہ لا ملے یحسب
 ع ای پارہ پڑھ چکا ہے اہل لاہور
 قول فیصل۔ تقریر اسیا نہ ہی ہے۔
 سی پارہ۔ غاری سی قس غار
 قسین، استعمال

حالت دل، بیان کرتا کہ میں تو کیا
 عشق میں آں صحت و خسار کہ کھار تھا
 یوں مانے وہ سے ہم دل کی پارہ کر کے ہیں
 بکھا ہوا بڑا کوئی غار، صحت یا دانی

سیاہی کے قیام۔ وہ میں یا کھڑیاں جو سیاہ
 کے دل سے باقی باقی۔ اور وہ مذکور راجح۔
 سیاہی کے موتی۔ وہ موتی جو سیاہی کے خول
 سے باقی باقی۔ اور وہ مذکور راجح۔
 سیاہی لکھا بکھا۔ مراد غایت و با انسان
 اور وہ مذکور راجح۔

سیاہی لکھا۔ (لازم) پرندہ کا بیاض کے باشت
 غار اور وہی چھو جانا، اور معرفت و راجح۔
 سیاہی۔ چھو جانا معرفت اول، معرفت سیاہی
 غار اور وہی۔ اور وہی، غیر فصیح، راجح۔
 سوا سے خبر ہم سے آجاری اس کے اتوں کی
 کئی پیر سے کی جو سیاہی کو قطرہ در کھڑوں کا
 اس کی قس۔ سیاہیوں، بھی مستل جو۔
 سیاہیوں میں جو اب جو ہر ہیں
 رشتہ داری میں سب باہر ہیں
 و ظہر جو شربا

سینٹا پائی :- ایک قسم کی تیلی ٹھنک کا آسم - اردو
مرث -
دھڑنگ آصفیہ

قول فیصل - کھنڈ میں سیپ کہتے ہیں۔

سینٹا پائی سا منہ نکل آنا :- (دھڑنگ) چیرے کا
بالکل دبلا اور تپلا چربا نا - جس کی ہڈیاں نمایاں
ہو جانا - کمال لاٹری کے لئے استعمال ہو - جو رتوں کی زبان
طویل الاستقال -

محل قند - دو ہی دن کے بخار میں سیپی سا منہ نکل آیا۔

سیبت :- دیباہ صورت، پسینہ جگری کے موسم
میں انسان کی ہتھیلی اور کف پائے نکلتا ہے - اردو مرث
جو رتوں کی زبان -

سیبت (مقوں سے جو پٹی تو یہ خوشبو بھیلی

عطر لڑا کت رنگیں نے خاک کھینچا

سینٹا پائی :- دیکھئے صورت، شری رام چند جی کی پوری

کا نام - جانی بھنگرت، مرث، رانج

قول فیصل - سینٹا جی متھ کے راجہ جنگ کی بیٹی

تھیں - نام کی وجہ سے یہ کہ جس وقت راجہ جنگ

جنگ کے داخلے پر جوت کر زمین حالت کر رہے تھے اس

وقت ہل کی پھال گئے ہی زمین کے اندر سے ایک شکار

برآمد ہوا جس سے یہ لڑکی خود بخود ہوئی - لہذا اس کا نام

سینٹا رکھ دیا گیا - (دھڑنگ از فرنگ آصفیہ)

اس لئے کہ سینٹا کے لڑکی سنی ہیں ہل کی پھال جس سے

زمین کھدتی ہو -

سینٹا پھل :- شریفیہ سا منہ نکلتا ہوا گول گھیا

گڑا، کوٹھڑا، ہندی، اندر - دلی کی زبان

لف و فشران کی مرث جو جو کرنا منظور

رام پور کی یہ کٹاری بکھیں اور سینٹا پائی

قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے

مشہور ہو کہ جب رام چند جی امر نسر کے علاقے سے

گزرے تو وہاں ایک آداب پر شریفیہ کے بہت سے

دھڑنگ لگے تھے - سینٹا جی کی فرمائش پر ان کو ایک پھل

ڈونڈ کے دیا گیا - اسی دن سے شریفیہ کو سینٹا پھل بھی

کہنے لگے - اس کے بعد مرث مذکور کہتے ہیں کہ مجھے

ذاتی طور پر سفر دکن اور سرورنگ کے درمیان جو کچھ

پہل وہ اس طرح ہے کہ جب رام چند جی متھ سے سینٹا

اور وہاں کے سرسبز پھل میں جہاں دس ہزار لاکھ

میں سے چھ ہزار اس وقت تک صحیح دھڑنگ موجود ہیں

اور خوش ذائقہ شریفیہ کے دھڑنگ بکھرت پائے

جاتے ہیں سینٹا جی کو یہ پھل بہت پسند آئے - راجہ

جی نے ایک اور پھل جو اسی قسم کا مگر ذائقے میں

میں ذرا اترا ہوا ترشی مائل تھا اپنے لئے انتخاب

کیا جس کا نام رام پھل رکھا گیا ہم نے بھی اس

پھل کو کھایا اور خوب مزے دیکھا جو شریفیہ

سے بڑا اور مرث لہذا ہوتا ہے وضع ہو ہو

یہی ہے -

سینٹا پھل :- گول کدو - ہندی، اندر حضرت

اہل ہند کی زبان -

سینٹا سنی :- سینٹا کی صورت سے بچ بونے

والی صورت، نیک جوی - یہی نیک بخت جس کے

دامن پر ناز پڑھی جائے - اردو - مرثوک -

دوسری طرح سی سینٹا سنی

جو دھڑنگوں میں مقبول ہو

سینٹا پائی :- دیکھئے صورت، سکون موسم، چمپک

اردو، مرث، رانج

قول فیصل - اس کا مرث نکل آنا اور نکلتا

کے ساتھ ہے اور زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں -

ایک دلی کا نام بھی سینٹا پائی جو چمپک کی مادک

قرار دی گئی ہو - ہندوؤں میں کسی بچے کے سینٹا پائی

سے تو سینٹا پائی کا پوجا کرتے ہیں -

بچی براہ ماؤ اس اولاد کے لئے

پوچھی ہو سینٹا پائی کیس داند ہو گیا

مرث فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ قدیم فارسی میں پھل

کے الفاظ سینٹا سے مشابہ ہیں - شیرنگ، شیرنیہ

شیرونہ

سینٹا کا کھا جاو - دکانیہ، شیرخوار بچے جو

اکثر مرض چمپک سے فوت ہو جاتے ہیں ان کی زندگی

پر کم بھروسہ کیا جاتا ہو - ہندی، اندر - اہل ہند کی زبان

ہوا رکا کا جو کھا جا سینٹا کا

عجب احوال ہو آتاپت کا

قول فیصل - یہ دلی اور اطراف دلی کی زبان

ہے کھنڈ میں رانج نہیں -

سینٹا کھایا :- چمپک، رو، چمپک، رو، داغ

سا بہریت، آبلہ رو، ہندی صفت، دھڑنگ آصفیہ

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے -

سینٹا کی پھوٹی آکھ :- وہ آکھ جو چمپک

سے جاتی رہے چونکہ پھوٹی آکھ نام علاج ہوتی ہے

اس وجہ سے اس نقصان پر اطلاق کرنے لگے جس

کا پورا پرنا مکن نہ ہو اردو مرث، دھڑنگ آصفیہ

قول فیصل - اہل کھنڈ بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں

سینٹا منہ داغ :- وہ شخص جس کے منہ پر

چمپک کے نشان ہوں - چمپک، رو، چمپک، رو، داغ

اردو صفت، غریب، رانج

سینٹا پائی :- ایک قسم کی چٹائی جو پکھنی ہوتی ہو

آسام کی چٹائی -

محل مرث - افضل آکے وہ بھی اسی پر چھوٹے اردو

سینٹا پائی کا ایک تھکاؤٹھ اور مردہ لگے - آتاپت

قول فیصل - سینٹا یعنی ٹھنڈا ہندی ہے -

قول فیصل۔ سیتل یعنی تختہ بندی جو

سیتل چینی۔ کیا بچینی، سرد چینی، سزا جا کر م
شک، ہندو، موت۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیتل بیت کا بھڑا۔ (دبا کھریلے ببول)

ایسا شخص جو کام کاج نہ کرے، مفت کے ذرائع سے

اوپر سے رہ جائے۔ شل یوں بھی ہے نہ روٹی نہ

کپڑا سیتل بیت کا بھڑا۔ (پری اپنے شوہر کے تھلے)

کہتی ہے۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عورتیں بہت کم کی سادہ ہوتی ہیں۔

سیتل، سیں۔ ۱۱۔ (عورت جا رہی ہے۔ ۱۰۔

اردو، ستر دک

کوئی میں تجھے ہر جانی سے کرتا ہوں گایا دانہ

کسی سے تجھ کو سانی ہے کی سینی بھائی، رشت

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، نشہ، بھیک

ایک آدمی کے پیٹ کے قابل جگہ، اگر ذی بول، راج

سین، سچلین ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

شیلنگ بالٹر دکر سوم، دکر سوم، دکر سوم

ہوا) ایک قسم کا بڑا بنات شخص کپڑا، (پنگی کا پنگی)

(اردو) دانے پھاروں کے کام میں آتا ہے۔ (اردو) موت

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، موت مند بہا جن اردو

نکر، خیر فیض، راج

قول فیصل۔ ایک عزت کا خطاب بھی جو۔

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، بے ہوش، بھیک بے تک

سرج کا بے لوت۔ (اردو) نکر، فیض، راج

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (اردو) نکر، راج

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (اردو) نکر، راج

ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی

دولت آباد ہر دکان ان کی

سیتل کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ اس

جگہ بیشتر سیج کیا جانے صابن کا بھاؤ زبانوں پر

دکھو شیخ۔۔۔ ش (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ عام طور سے شیخ کیا جانے صابن

کا بھاؤ ہی ہوتے ہیں۔

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں)

موت۔ راج

بھل صاف۔ تم نے دل پکائی تو مگر سیتل ۱۱۔

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

اڑتے وقت منہ کے اندر دو انگلیاں رکھ کر بھاتے

ہیں۔ (فرنگ آصفیہ)

بھول میں سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

بھول میں سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

قول فیصل۔ سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

سیتل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

اور کی سیج پر نہیں سوتی

میں ہوں اپنی ہی خواہاں ہو خوش

سیج ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

جیسے سیج کی لکھی سیج بری۔ ہندی موت، (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیج ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

پر بھاتے ہیں اور دو موت، فیض، راج

بھایا کرے میں خوش بھٹ پٹ، رشت کی سیج کی سہا پٹ

سن جو میں نے کسی کی آہٹ گمان گرا کر بار آیا

قول فیصل ۱۱۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

جسٹ زیادہ ہوتے ہیں۔

لیا ہوں تجھ بغیر جو پھولوں کی سیج پر

لونا کیا ہوں کانٹوں کے اوپر تمام ہوتا

سیج بھانا، (سندی) چنگ، رشت کر کے بھانا بہتر

درست کرنا۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیج بند۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

ایچا، (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

کلن، (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

فیض، راج

بالی کیا جو ہم ان کے چنگ پر چھیں

ہمارے واسطے دے ہے یہ سیج بند نہیں

سیج چڑھنا۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

میں بستر ہوتا۔ (دبا کھریلے سروں، (دبا کھریلے سروں)

لیک پر قدم رکھنا۔ ہم بستر ہونا، ہم خواب ہونا۔

ایک کتہ کی لکھ ناری سیج چڑھیں وہ تریا ساری

جے کتہ دیکھے سنار ان تریوں کا یہی سنگار

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ کھنڈ کی زبان نہیں جو۔

سیح سجاد دنیا سیح سجاد دنیا سیح سجاد دنیا

برتر و برتر کوئی نہ ہو سزاوارت کو آراستہ کرنا

پنگ دست برادر و دست تمیز اہل مقام

سب کی دیت کی آفتاب میں

پہلے پرانے دل کا راج میں

سیح کی شہر کی بھی بری : اور بھی سوکھ

تو وہ بھی ناگوار ہوتی ہو : غلوت پر خفیت کی غل

اندازی میں ناگوار ہوتی ہو : (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل : یہ شل نام ہو رہے زبان پر نہیں ہو

سیح کاڑی : باکی کاڑی نہیں کی وضع کی

کاڑی جس میں چار پیٹے بستے ہیں اور چار آدمی

بٹھ سکتے ہیں : ورنہ نہ ہو

سیح کاڑی : یہ وہ ہے جو ہر کار

نکشان ملک ہو جس پہ شمار و علم

راہ میں رسول کی صورت کو تم سے گھر کی

سیح کاڑی جو شہر مملکت ہوتی ہو

قول فیصل : دلت فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے

کو : چو گئی اس کا انداز گریز خیال کو یہ تو وہ نقد

چیز سے ماخذ کر سکتے ہیں جس کے معنی ہیں وہ پہلے کی

کاڑی میں کسی کوئی نا بھگت ہو اور آدمی چھو سکیں

بہن یکہ : مگر ہادی رائے میں جو کہ یہ کاڑی

پنگ کی طرح مہینہ سے مشابہ ہوتی ہو اس وجہ

سے : سیح بھی پنگ ہی سے تشبیہ دے کر یہ لفظ

بنایا لیکن اس کی ایجاد اپنی فرنگ ہی سے ہو :

اب اس کا وراج نہیں رہ گیا ہے

سیحنا : دستوں آباشی کرنا : آبیاری کرنا

ہندی تصور : (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل : اس محاورے میں سیحنا اور

سیحون : ایک نام میں ایک دریا کا نام

فارسی : مذکر

محل جنس : خیال کر دو ایک دریائے سیحون کا پانی

پینے والا ترک و دوسرا گنگا کا پانی پینے والا راجپوت

اب سیحون کا پانی کنگا کی سلطنتوں کو خاک میں

لا آئے : (درد بار اکبری)

سیح : دیاسے (سروت) : دوسرے کی وہ لہریں اور

گول سداغ جس پر کباب ٹکاتے ہیں : فارسی

سروت : فصیح : راج

نکتہ دل پر شہر نکلتے ہیں چھپرے کے ساتھ

ہر متر آہ سیح ہے گو با کباب کی اتیر

سیح آہن : دوسرے کی سیح : فارسی ترکیب

مذکر : فصیح : راج

تن در دیں ہی تپ فہمے اگر گرم مرا

سیح آہن کی طرح ہوں گے : نپو گرم

سیح پا ہونا : دھرم : گھوڑے کا لہجہ ہونا

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل : اہل لکھنؤ نہیں بولتے

سیح پر : ایک پرند کا نام جس کا گوشت کھانا

جاتا ہے : اور وہ مذکر : راج

مکرانے ہیں شہرہ پہ یوں جگر کے

جیسے ہیں کباب سیح پر کے شاہ کھوی

سیحچہ : چھوٹی سیح : دوسرے کی چھوٹی سداغ

سات کرنے کی دوسرے کی چھپر : سیح کی تصویر ناگ

مذکر : فصیح : راج

محل جنس : سب روئے سیحچہ دوسرے کا گرم کر

کے مرد کے جسم پر رکھ دیا : مرد آہ کر کے رہ گیا

دھرم خیال نکندہ

سیح کباب : دوسرے کی وہ سداغ جس میں کباب

کھانے آگ پر سیکھے ہیں : فارسی : سروت : فصیح : راج

کس شہر کو کو باغ میں پر قصہ کے کشتی

ہر شاخ گل میں رنگہر سیح کباب کا

سیح کے کباب : تیرہ کوہ میں کر کے کباب

سیح پر بنائے ہیں : اور وہ فصیح : راج

سیح کباب : سیح کے کباب : وہ کباب جو

سیح پر بھونے جاتی : ہری کی زبان : (فرنگ آصفیہ)

سیح : دبا لہجہ دیاسے مشدہ : کسور : پیشہ

رہنا : سردار : سردار قوم عرب : مذکر : راج

سیح : آل رسول : جناب ناظم زہر احوالات

لیسہ کی اولاد : عرب : مذکر : فصیح : راج

اسے تم کاروں میں : ابن شاہ حیر گہروں

ناظم کا دل چوں : متیر ہوں بے تقصیر ہوں

سیح : وہ بزرگ دین : مقبولی خدا سید جو صاحب

نوشہ احمد دل ہونے کے خیال سے : روح پاک مشہور

ہو : ورام اور اہل ہند کی زبان : (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل : اہل لکھنؤ نہیں بولتے

سیح ایرار : سرخوں و غیرہ میں : امام حسین

سے مراد ہوتی ہو : فارسی ترکیب : راج

یہ کہتے تھے حضرت کو بڑا سا لشکر کفار

پھر شام کی فوجوں میں گھرے یہ وہ

سید الساجدین : حضرت علی بن ابیہن بن

علی بن ابی طالب کا لقب عربی : مذکر : راج

سیح : لکھنؤ : مراد حضرت امام حسین

عربی : راج

لکھنؤ القوم خادیم : قوم کامروار قوم

کا خادم ہوتا ہے : عربی : لکھنؤ : لکھنؤ کا زبان

سیح : لکھنؤ : ایک قسم کی سیح جس میں

دانے ہوتے ہیں : (نور الفات)

تھا کہ سیدھا مسکرت میں بچنے کے سنی ہی اور سیدھا سنی نا کھنڈ
قول فیصل۔ اس کا تعلق دیہات سے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا تعلق دیہات کے باشندوں

سے ہے۔
سیدھا الہا۔ کہنے کے دینوں کے دونوں رخ
اردو، مذکر، فصیح، رائج

یہ وہ جامہ ہے جو کہ نہیں پہنا لیا

سیدھا آنا۔ (لازم) براہ راست آنا، کہیں

اردو، مذکر، رائج، سیدھا، اردو، فصیح، رائج

عمل میں۔ میں اسٹیشن سے سیدھا آپ ہی کے گھر

آیا ہوں۔

سیدھا آنا۔ (لازم) سامنا کرنا، مقابلے سے

پیش آنا، مارنے کو تیار ہو جانا، اردو، صرف، رائج

کی زبان۔

فسقہ۔ وہ تو بات کرنے سے سیدھا آتا ہے۔

دور، افغانیات

سیدھا بننا دینا۔ (مستند) کبھی نکال دینا

بل نکال دینا، درست کر دینا، ٹھیک کر دینا، رائج

پہلے آنا، سیدھے راستے پر آنا، اردو، صرف

غیر فصیح، رائج

بنادیتا ہے کہ چہ نگر کا ٹیرے کو بھی سیدھا

سیدھا بنانا، (مستند) راست بنانا، بغیر

کبھی کے بنانا، ٹیرے جان مکان، اردو، فصیح، رائج

ناوک مرزا خان رگشتہ سے کی تھی ہسری

کیوں نہ سن کر تیرے سیدھا بنائیں تیرے کو

قول فیصل۔ درست کرنا، بھی اس کا ایک بزم ہے۔

جی میں یہ آ رہا ہے کہ دل رکھ کے سلنے

سیدھا بنائوں یا رے کی تو چھی نگر کو میں

سکھانا، سیدھے راستے پر ڈالنا۔

دفعہ ۱، اس شریر راکے کو کسی اچھے استاد کے

سپر دکر دو۔ وہ چند روز میں سیدھا بنا دے گا۔

(دور، افغانیات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیدھا بنانا۔ (مستند) اگر شالی کرنا، سرکش

کو سزا دینا، ٹھیک بنانا، درست کرنا، قرار دینی سزا

دینا، آڑ سے ہاتھوں لینا، سرزنش کرنا، طویل الاستعمال

خطائے کیا سیدھا بنایا کاکل خمداد کو

کو دیا ہے کار مورنا تو اس نے مار کو

سیدھا بنانا، (لازم) درست بنانا، کبھی کھانا،

ٹھیک بنانا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج

تم جب سے قد رات میں آیا ہنسن گئے

سیدھے بنے ہم ایسے کہ بے بنی علی گئے

سیدھا بنانا، (لازم) براہ راست پر آ جانا، ٹھیک ہو جانا

اردو، صرف، جھیل، استعمال۔

سچ کہتی ہوں اسد خاں مجھ کو مڑی سے بھاگ کر

سیدھے بڑے مجھ سے تم اپنے اچھے ہیں

سیدھا بننا۔ (مستند) شرافت، اردو، مذکر، فصیح، رائج

عمل میں۔ آساں ہمارے کہا کیا خفا ہو گئیں میں

اشر جاتا ہے ہم نے سیدھے بن سے کہا تھا براہ راست

(دعا، آزاد)

قول فیصل۔ اسی سنی میں سیدھا بننا بھی بولتے

ہیں۔ جب سے تم نے اپنے سیدھے بنے میں مار کھائی۔

سیدھا پہنچنا۔ (مستند) بغیر ادھر ادھر ٹھیکے ہوئے

پہنچنا، اردو، صرف، فصیح، رائج

عمل میں۔ تانے کے تانے منزل مقصد کو سیدھے

پہنچے مگر یہ علم کر دو راہ کارانی سرشتہ وادی اور بار

(دعا، آزاد)

سیدھا تیرسا۔ (مستند) اچھل سیدھا، اردو، صرف

غیر فصیح، رائج

سادگی پر دل میں آئیے جو سیدھے تیرے

کچ اداس درم چوں گے باکچن کے پور توڑ

سیدھا جانا۔ (مستند) ذرا آجانا، بغیر کسی رکے ہوئے

جانا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ جمع غیر کے لئے سیدھے جانا اور

نوٹ کے لئے سیدھی جانا بولتے ہیں جیسے جو ہم کہیں

وہ کریں تو ان کی ساس راہ راست پر آجائیں اور

انہیں اپنے سر پر بٹھائیں وہ سیدھی جا کر ساس

کے قدموں پر گر پڑیں۔ (دعا، آزاد)

سیدھا جنت میں جانا۔ (مستند) بغیر حساب

کتاب جنت میں جانا، دکانیت، یقینی بستی ہونا اور

صرف، غیر فصیح، رائج

یاد میں ساقی کو ترکی سے ہم پی کر

سیدھے جنت میں گئے خانے سلمان رہے

سیدھا جواب۔ (مستند) جواب جو پیچیدہ

الفاظ میں نہ ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

باتوں میں بند ہو گیا غماز پوچھ گو

بڑے حال وہ ہوئے سیدھا جواب سے

سیدھا جواب دینا۔ (مستند) دکانیت، انکار کرنا

اردو، صرف، وہی کی زبان

عمل میں۔ جس گھر میں پیری ہوتی ہو پھر آیا

اوتے ہیں۔ نہیں کرنا مستور سیدھا جواب دینا۔

(درویا سے صادق)

قول فیصل۔ کھنڈ میں جان جواب دینا کہتے ہیں۔

سیدھا جواب دینا۔ (مستند) ایسا جواب دینا

جس میں پیچیدگی نہ ہو۔ اردو، صرف، دور، افغانیات

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیدھا دینا :- (تھی) کچی خوراک دینا، اردو
صرف قہقہیل (استخوان)۔

قول فیصل :- جو کسی کے اچھے کی بھئی چیز نہیں
کھا تا اس کو دیتے ہیں۔

سیدھا راستہ لینا :- کسی سمت سیدھا چلا جانا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج

پال قدر بالابلے جو ہوں ارم کو
میں بڑھ کر راستہ توں سیدھا تری علی کا شاد

سیدھا راستہ :- آسان راستہ۔ وہ راستہ جس
میں پیہر نہ ہو۔ سہل راہ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج

وہ لغت کو اک سیدھا راستہ ہم نے جانا تھا
گو کہ کیا توں سہل راستہ میں صدمہ پہنچے ختم کئے آغ

سیدھا رہنا :- (سے کے ساتھ) موافق رہنا
بہر دن رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل :- بیٹے کے بھی بولتے ہیں۔
لکھیں سیدھے جو رہتے ہیں جانا ایتھ کا ملن

سیدھا سا :- سیدھے، سیکھ، کر دفریب سے
نا آشتا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج

دیا تھا جان دول سیدھا ساں کو جان کر سنی شوق
ع اسے عزم مجھ سے خدا سیدھا ہے

سیدھا سا جواب :- صاف سا جواب، جملہ
کچھ میں آج نے واہ جواب۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے سامنے کا جواب
جیسے سیدھا سا تو جواب ہی تھا کہ ہمارے پاس

وہی نہیں ہیں ورنہ ہم دے دیتے :-
سیدھا سا وا۔ سیدھا سا وہ ہمارے

از سیدھا سا وہ، بھولا، بھالامات اور
بے کھٹ، راست، بطبع، بے خداد، وہ شخص

جو سادہ مزاج اور بے خداد و بھولا صفت ہو۔ مذکر

میں گئی چال آپ کی ہم پر داغ
سیدھا سا دھتے تھے آگے دم میں (ذرا لغات)

تم کہاں وضع کہاں اور نکلت کیا
پر سادھا دینا یا تمہیں حق (غزل صغیر)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ سیدھا سا دھتے ہیں۔
سیدھا سا دھنا :- (لازم) بھولا بھالا

نہا۔ جان بوجھ کر اپنے کو تاواقت ظاہر کرنا اور
صرف، غیر فصیح، رائج

محفل حسن :- کتنا بہ ساش رو کاوی، مگر مولوی صاحب
کے سامنے کتنا سیدھا سا دھنا جاتا ہو۔

سیدھا کر دینا :- راہ راست پر لانا۔ اردو
صرف، عام کی زبان

کیا ہر اہل کو سیدھا خاک کی گردن
مرالعیب گر راہ پر نہیں آ آ

سیدھا کرنا :- راہ راست پر لانا کچی دور
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

کون یوں شانے سے ہر وقت کہے گا سیدھا
خوب لکھائے گی وہ زلفہ و ابرو

سیدھا کرنا :- (اور کرت کے لئے جندوق کو
چھتیا مارنا) شام کے لئے تیرا جندوق چرت

کے مقابل کرنا، اردو صرف، عام کی زبان
آتش آہ نے بن خاک کا سے دیکھو

سیدھے کہتا ہوں، دھتے ہو کہ سزاں کوئی
سیدھا کرنا :- (دکھائیے) مار کوٹ کے ٹھیک کرنا

اردو صرف، عام اور عورتوں کی زبان
سیدھا کر دے آج تو دے

آڑا لٹکانے پر چھوڑ دیا کمان ہے
سیدھا کر دے گا گیسوئے خمدار کی قسم

جس روز مجھ سے بن کسی بخارنے کیا

سیدھا گھر خدا کا :- بے غیرت آدمی کی نسبت
برلا کرتے ہیں یا اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو

کسی با اختیار کے پاس بار بار دوڑ دوڑ کر جائے
یا کسی کو بار بار تکلیف دے یا جو نا کامیابی کی حالت

میں خدا کی یاد کرے۔ اردو، شل، فصیح، رائج۔
توں سے جو پھر اکبہ کو تا کا

شل سچ ہو کر سیدھا گھر خدا کا
سیدھا گھر کا راستہ لینا :- فوراً چھو جانا،

اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
کچھ جواب اس نے دیا خط کا جو الٹا سیدھا

تا دہرے سے رستہ لیا گھر کا سیدھا
سیدھا مسلمان :- کنایت بھولا بھالا شخص

اردو، غیر فصیح، رائج۔
توں کے قدر راست پر فتن سے ناسخ

یہ بے چارہ سیدھا مسلمان نکلا تیر
سیدھا لکھ :- (دھنا) لکھ، اردو مذکر، فصیح، رائج

محفل حسن :- شیخ صاحب نے اسے لکھنے گریبان پڑا
اور یہ سے لکھتے ایک طمانچہ رسید کیا۔

قول فیصل :- زیادہ تر زبانوں پر دھنا لکھتی
سیدھا بھولنا :- بھالانا، اپنا راستہ لینا،

اردو صرف، عام کی زبان۔
محفل حسن :- یوں ہاتھ نہیں دتے مگر جب دس

پانچ گالیاں کھائیں تو بیٹا لے۔
سیدھا بھولنا :- (کچھ دور ہوا، کچھ نہ ہونا)

راست ہوتا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
سیدھا بھولنا :- ٹھیک ہونا، درست ہونا

سزا پانا۔ اردو صرف، عام کی زبان۔
سرو قدوں سے اگر پا پا رہے

خوب سیدھا باغ میں ششاد ہو

اس کی نیلی صورت سیدھا ہو جاتا ہے۔ مرنے کے لئے سیدھی جوتہ لگتے ہیں۔

یہ سیدھی ٹی پی بہت باکڑی تھم پتھم تھوڑے سے سیدھا ہوتی ہو تو چاروں پاؤں لگاتار

سیدھا ہوتا ہے۔ اور وہ پاؤں سیدھی ٹھکانے کا وضع اختیار کرنا۔ اور دو صرف غیر سیدھی

جو سے تم نہ سیدھے جوتی میں مسائی گرا ب رہ جان ہوتا پرے گا

سیدھا ہونا ہے۔ دس کے ساتھ موافق ہونا۔ محبوب ہونا۔ دبا ہونا۔ اور دو صرف غیر فصیح و راجح۔

دل میں سے آپ اب بھرتے ہیں یا تھپتھپتے ہیں۔ بھرتے کہ تھپتھپتے سیدھا ہونا ہے۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

بہم جو بہتی ہے تفسیر برائے خدا بہت سے سیدھا ہے تقدیر الی

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھا ہونا ہے۔ راجح ہونا۔ اور دو صرف فصیح و راجح۔

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

محل میں۔ پیچیدگی امت پر دھندلے سے تاخیر انداز میں

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

وہ گئے دن جو بہت مجھ سے سیدھی آگئی تھی۔ جب نہ تب میں بدلتا ہوں گاہ باریک ناچ

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

سیدھی اکھڑ پٹھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقے سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اور دو صرف وہی کی زبان

محل صفت۔ اب میں تم سے اپنا کرایہ بڑھادیتا
 رسول کریمؐ کا۔ سیدھی طرح کا نہیں چلے گا۔
 سیدھی طرح ماننا۔ سمجھانے کا اثر قبول کرنا جس
 جنت کے بغیر ماننا۔ اور صرف عوام کا زبان
 محل صفت۔ دیکھو جو کہ راجہوں سے سیدھی طرح ان
 کو در نہ بہت بڑی طرح میں آؤں گا۔
 سیدھی طرح نہ ماننا۔ طاقت سے سمجھانے
 کا اثر نہ لینا کسی کی نرمی اور شرافت کے بڑا ذکر
 خاطر میں نہ لانا۔ اور صرف عوام کی زبان۔
 محل صفت۔ اسے یہ بڑا بہیمانہ سیدھی طرح
 نہ مانے گا اس سے ہمیشہ جوتے سے بات کیا کرو۔
 سیدھی کہنا یا عاف کہنا۔ کبریٰ کہنا ہے تاکہ
 کہنا۔ اور صرف (ذرا لغات)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں قتل نہیں۔
 سیدھی کہنا یا بڑی سے کہنا۔ طاقت سے کہنا۔
 اور صرف مشترک۔

میں نہ پارسا وہ منہ بگنی جو باہم
 سیدھی کہنا تو ایسا مجھ کو سننے والی
 سیدھی گالی۔ صاف گالی جو پردے میں نہیں
 اور۔ دلی کی زبان
 سیدھی سیدھی گالیاں دیں آپنے
 کج ادائی کا مزہ جباتا رہا
 سیدھی لکیر۔ ایسی لکیر جس میں کبھی نہ ہو خط
 مستقیم۔ اور صرف فصیح و راجح
 سیدھی ملاقات۔ رسمی ملاقات۔ اور
 صرف۔ دلی کی زبان۔

مدت ہوئی کہ وہی ملاقات رہ گئی
 اب گاہ گاہ سیدھی ملاقات رہ گئی
 سیدھی نظر۔ ہر بات کی نظر۔ لطف و کرم کا

نگاہ۔ روت، شفقت۔ اور صرف فصیح و راجح
 لکھ تو میری کی صبح سے تا شام چلاؤ
 مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلاؤ
 سیدھی نظر رکھنا۔ دستوری لطف و کرم سے
 پیش آنا۔ غایت کی نظر رکھنا۔ اور صرف فصیح و راجح
 نہ کی جو بات بھی عاشق سے جس نے ہر سیدھی
 محبت سے اس سے یہ کہنا کہ رکھ ہم سے نظر سیدھی
 سیدھی نگاہ۔ نگاہ لطف۔ ہر بات کی نظر۔ اور
 غیر فصیح و راجح۔

یہ بھی ہے جاہم سے کبھی لطف سے جلال
 اس بخت کج کی پائیں گے سیدھی نگاہ کب
 دشمن کی۔ جا سیدھی نگاہوں پر کہ جو تیغ
 سیدھی جو تو ک اس میں جو خم اور زیادہ
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تربی سیدھی نظر لکھتے ہیں

سیدھے چلے آنا۔ جاتا تو چلے آنا، ہر کسی
 میں و پیش کے آنا۔ اور صرف غیر فصیح و راجح۔
 محل صفت۔ وہ میرے دل کے سچے سچے حال سے
 واقف ہو جائیں تو سیدھے چلے آئیں دکانی۔ شرابی
 سیدھے چلے جاؤ۔۔۔ اور جو جاؤ، وہاں جو
 جاؤ۔ میرے سامنے سے مل جاؤ۔ نصے کے محل پر پوتے
 ہیں۔ اور صرف عوام کی زبان۔
 محل صفت۔ اچھا پس کہہ یا سیدھے چلے جاؤ یہاں
 سے در نہ اچھا نہ ہوگا۔

سیدھے دل سے۔ سچے دل سے، خلوص کے
 ساتھ۔ اور۔ دلی کی زبان
 کبھی میری باتوں سے مارا ہے
 کبھی سیدھے دل سے بھارا ہے
 سیدھے دل سے ہونا۔ اقبال کا زمانہ ہوتا۔
 وفقت۔ سیدھے دن سے جو گئی چیز مل گئی۔ ذرا لغات

قول فیصل۔ اب لکھنؤ نہیں بولتے۔
 سیدھے ڈھرتے پر آنا۔ مطلب کی بات
 پر آنا، راہ راست پر آنا۔ اور صرف قلیل الاستعمال
 محل صفت۔ سوری صاحب دغوب اگرہ کرکتے میں
 ہوں دیکھو اب سیدھے ڈھرتے پر آئے ہیں۔
 (ضامن آزاد)

سیدھے سادھے ہونا۔ سادہ ہونا، ہر
 کسی اچھاؤ کے ہونا۔ اور صرف
 سیدھے سادھے ہیں ابھی خیام شوق
 وصل کی ہم نے جا ڈالی نہیں
 قول فیصل۔ اس کا ایک معنوم ہو نیک مزاج
 ہونا جو لکھنؤ کے عوام بولتے ہیں۔

جل کی چالی آپ کی ہم پر
 سیدھے سادھے تھے آگے دم میں
 سیدھے سمجھاؤ۔۔۔ (تالیخ قتل) سیدھی طرح
 سادگی سے۔ حوروں کی زبان۔

(فقد) کچھ مرادوں کی ایسی ایسی بیچ کی باتیں زیر
 لکھی ہیں آدمی سیدھے سمجھاؤ بات کرے۔ غیر کتابی
 و در نہ تھاؤ۔ (ذرا لغات)
 قول فیصل۔ کبھی کبھی ہم مرادوں میں رہتے ہیں سلف فریب
 آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں جو اصل
 لکھنؤ کی زبان نہیں۔ یوں ہی رسولؐ کی زبان
 اس حسب عادت۔ سیدھی سادھی عادت کے
 موافق سے بے خبری میں ان جانے میں رہ گیا خدا کا
 سچ سچ۔

سیدھے کا منہ کتا چاٹے۔۔۔ سیدھے آگے
 کو ہر شخص دانتیا ہے اور وہی عوام کی زبان
 سیدھے مزاج کا آدمی۔۔۔ شریف آدمی
 نیک طبیعت کا آدمی۔ اور صرف غیر فصیح و راجح

محل قصہ۔ زبان سال سیدہ مزاج کے آبی
کی صفت دو کڑے بات زبان پر لانی لکھم ہوشیاری
سیدہ سلمان۔ بھونے بھانے اور نیک
سلمان کو بعینہ تعظیم کہتے ہیں۔ اردو غیر فصیح رائج۔
وہ بولیں کہ حضرت کدھر کو میاں
ارے آپ سیدہ سلمان ہیں اختر شاہ اردو
سیدہ منہ بات نہ کرتا۔ بیری سے پیش آنا
خود کی جیسے اتفاقات نہ کرنا گھنڈ کی وجہ سے
اتنی طرح مخاطب نہ ہونا۔ اردو محاورہ حوام
اور عورتوں کی زبان۔
محل قصہ۔ ارے صاحب اب تو ان کے بڑے
داغ ہو گئے ہیں جتنا باپ کی دولت ملی ہو کسی سے
سیدہ منہ بات نہیں کرتے۔
قول فیصل۔ اثباتی معنی میں سیدہ منہ بات نہ کرنا
بھی کسی کے ساتھ بولی دیتے ہیں جیسے سوسن ان
کی ادنیٰ کینز تھی۔ سیدہ منہ بات کر ہی ہی آزد
رکھتی تھی۔ (طسم ہوش رہا)
سیدہ بولینا۔ زنتہ چلے جانا بغیر کچھ کے
سے چلے جانا۔ اردو صرف حوام کی زبان
محل قصہ۔ عجب شکی آدمی ہیں۔ بغیر تلبے دھولام
کہاں سیدہ بولتے۔ سارا گھر کب سے پریشان ہو
سیدہ نہ ہونا۔ سدھنا۔ ہر اطوار کانیک چلن
ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج
ہوئے تم نہ سیدہ جوانی میں عالی
مگر اب مری جان ہوا پڑ گیا
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت سیدہ
ہو جانا زیادہ رائج ہے مگر وہ بھی غیر فصیح ہو
جیسے سیاہ پولیس کی بار وہ چیز کہ اسے
اچھے بد ماش سیدہ ہو جاتا ہی تم کیا چیز ہو۔

سیدی۔ سیدہ ہونا، میادت، سرداری،
فارسی صفت، متردک
کی مورد ہر بانی انہیں اختر (شاہ اردو)
لی سیدی اور خانی انہیں
سیر پڑا۔ بحیر اول دفع دوم خصلتیں، عادتیں
سیرت کی جمع، عربی۔
قول فیصل۔ تنہا نفع نہیں ترکیب کے ساتھ
تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔ جیسے نیک سیر
محنت سیر، نیکو سیر وغیرہ۔
ج بیٹا روتا تھا مر نیک سیر اپنی جگہ رشید
سیر پڑا۔ علم تاریخ۔ گزرتے ہوئے لوگوں کے
حالات کا بیان۔ عربی۔
قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے
سیر تواریخ، سیرتھا سیر وغیرہ۔
تحریر خطوط طر فین سے یہ سب امور ظاہر ہو
ارباب سیر تواریخ کو فقط ایسے اشارات کافی
ہیں۔ (تغیر التواریخ)
سیر (ادب الفتح) سیاحت، تفریح، نکل گشت
چل قدمی، ہوا خوری، عربی لفظ موش فصیح رائج
شراب چل کے شب ماہ میں بھی ہم تم
چین کی سیر کبھی اسے قمر نہیں ہوتا
بھوکے نہیں ہیں سیر گشتاں کے ہم دے
کیونکر نہ کھائے کہ ہوا ہے بہار کی غائب
قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے عربی میں اس
کے معنی ہیں جانا، چلنا، سفر کرنا، بولنے اور لکھنے
کی تحقیق کے مطابق فارسیوں نے دیکھنا کے معنوں
میں استعمال کیا۔ اس کی اردو جمع سیریں بھی
استعمال ہوتی ہے۔
سیریں کر کے گلشن غبر رشک کی

یہ شے نہیں ہے سندھ بشت کی بقیہ
سیر پڑا۔ تاشا، نظارہ، کیفیت، عربی لفظ موش
فصیح رائج۔
سوسن آؤ بھتیں بھی دکھلاؤں
سیرت خانے میں خدائی کی
سیر پڑا۔ مزے کی بات، لطف کی بات، تاشے کی
بات، اردو موش، عورتوں کی زبان
بھننے کے بولی کو اردو بھنے یہ سیر
پچ تو بتاؤ جان کی سپہ خیر نہ لکھو
سیر پڑا۔ مزہ، لطف، تاشا، اردو، موش
تھیل الاستمال
دور کے واسطے زیادہ جہاد کی جو
سیر توجیب ہو کہ جنت میں نہ جائے پچ
سیر پڑا۔ مطالعہ، کتب بینی، اردو، موش
فصیح رائج۔
ج کتب کی سیر جو کی عمر نے یہ ثبوت لا (لاہم)
سیر پڑا۔ سیلا، تھیل، تاشا، اردو، موش
دلی کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
سیر پڑا۔ لطف، مزہ۔ جیسے ابھی وہ آجائیں تو
کیا سیر ہو۔ اردو، موش (فرنگ آصفیہ)
سیر پڑا۔ ہنسی، مذاق، طعنا، اردو، موش
حقائق۔ اس کے چھڑنے سے جب سیر ہوئی (دراغبات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیر پڑا۔ چتر، گردش کرنا، عربی لفظ تھیل استعمال
روج ماہ سیر دیکھ کے شب مزاج مصحفی
قر بھی سیر خاڑل سے وہ گیا ہوگا
سیر پڑا۔ ایک سیلا جو سات میں دلی میں رہتا ہو
اردو جس میں کثرت سے بھول بیٹھے دماغ جمع ہوتے
ہیں دلی کی زبان (دراغبات و فرنگ آصفیہ)

سیرۃ - ہمارے جون درنگ آصفیہ
 قول فیصل - اہل مکہ نہیں ہوتے۔
 سیرۃ - وہ بکسر و بکسے بول، آسودہ، چھکے ہوئے
 گزشتہ کا سہرا پٹ بھرا، فارسی۔ میں اور لکھتا ہوں
 قول فیصل - یہ تاج علی بن ابی طالب کے ساتھ
 (سیرۃ) اس کا صرف ہے۔
 سیرۃ - سستی، بے نیاز، بے پرواہی، بے پرواہی
 قول فیصل - اہل مکہ ان سے نہیں ہوتے۔
 سیرۃ - ہزار ہا ہفت روزہ، روزنامہ
 قول فیصل - یہ تاج علی بن ابی طالب کے ساتھ
 صرف ہے، اہل مکہ کے اعتبار سے، ہونا اور ہونا
 کر کے ہی استقامت کرتے ہیں۔
 سیرۃ - تین دن کے گزشتہ سیرۃ
 سیرۃ - کچھ جیسے میرا مصلحت روزنامہ
 قول فیصل - نہ اس کی نہیں میرا مصلحت ہی
 کی ترکیب کے ساتھ راجع ہے۔
 سیرۃ - سورج چھانک کے دن کو کوئی کیفیت
 سے کہتے ہیں۔ اور وہ درجہ راجع
 قول فیصل - سورج چھانک کے دن کو کوئی
 سیرۃ - یہ
 سیرۃ - یا اسے حرکت، پس، نادہی، مذکور
 ہے کوئی چیز ساری یہ کہ ہر ایک
 کتا چھوٹا بھلا بھلا سیرۃ
 قول فیصل - ضرورت کا یہ کہ ہے استقامت
 ہوا ہے۔ دیکھئے عام طور سے راجع نہیں ہوتے
 درنگ اثر نے ایک شے بھی کھی جو جس میں یہ خط
 استقامت ہوا ہے۔ سیرۃ سیرۃ کہہ سکتے ہیں لیکن
 ایسا کہہ سکتے ہیں۔ مگر کہہ سکتے ہیں کہ یہ خط
 اہل مکہ میں ہوتے ہیں۔ خشک و گندہ ہونے

اگرچہ گندہ لیکن ایسا ہندو
 سیرۃ - وہ زمین جو زمیندار کی خود کاشت ہو
 اور وہ۔ مونس، راجع
 سیرۃ - (دیکھئے) تہذیب کی عذر، پانی
 پینے کے لئے جو قدر خواہش پانی چاہو۔ فارسی
 صفت، فصیح، راجع
 سیرۃ - یہ تھا سیراب جو اشرم سے پانی پانی رشید
 قول فیصل - یہ لفظ مرکب ہے سیر یعنی آسودہ
 اور آب یعنی پانی سے۔ تاج علی بن ابی طالب
 جو ان کے ساتھ ہی استقامت میں آتا ہے نہایت کسی میں
 کے نہیں دلا ہوا۔ آدمیوں اور جانوروں کے لئے
 اس غذا کو عام طور سے استعمال کرتے ہیں۔
 سیرۃ - درنگ آصفیہ نے سیراب کے معنی
 دیں جن کے ہیں پانی سے بھر جائزہ لے کر تازہ
 سیرۃ - اب اس کے پھر لکھلا کے گندہ و زرخیز
 سیرۃ - چھکے ہوئے پٹ بھرا۔ گزشتہ کھی
 سنی میں نہیں ہوتے۔
 سیرۃ - (تہذیب) پیاس بھانا
 تازہ کرنا۔ پٹ بھرا، نیت بھرا، چھکانا
 (درنگ آصفیہ)
 قول فیصل - سنی میں اہل مکہ کثرت
 ہوتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے
 کو سیراب کر دیا، سنی میں کسی کے ساتھ، استقامت
 کرتے ہیں۔ سنی میں سیرۃ سیرۃ کہہ سکتے ہیں
 سیرۃ - کرنا، پانی سے بھرنا اور صرف
 ایک طرف کو سیراب کیا ہوا ہے کہ
 دو طرف ہر طرف ماضی اسے پاک
 قول فیصل - اب ان معنی میں عام طور
 نہ ہونے پر نہیں ہے۔

سیراب ہونا۔ (دلائل) پانی سے آسودہ ہونا
 اردو صرف، فصیح، راجع
 قول فیصل - وہ پانی خزاں آنکھوں کے سامنے
 ہے۔ اسے۔ دشمنوں کے گھوڑے، گویے اور اونٹ
 ایک اس سے سیراب ہوتے ہیں مگر اس کا سارا کتبہ
 تین روز سے پیا ہوا۔ (مقدمہ شعر شاعری)
 قول فیصل - محنت سے سیراب ہونا ہی کہا ہے۔
 دل سیر کی محنت سے یہ سیراب ہو رہا ہے
 لہذا کہ سنی آتا نہیں ذکر آب و فراہ
 سیرابی - دیکھئے، اول بھول، شادی ترو تازہ
 سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی
 قول فیصل - سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی
 سیرۃ - گویے چہرے کا عادی سیرۃ
 راجع، صفت، عورتوں کا زبان
 قلیل الاستقامت
 سیرۃ - کچھ کو امتیاز نہیں
 تم چہرہ بھرنا سیرۃ
 سیرۃ - پورا ایک سیرۃ راجع، راجع
 ہر ماہ شہر کو آگے قدم
 سنی کے گزشتہ سیرۃ
 سیرۃ - کچھ کو امتیاز نہیں
 سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی
 قول فیصل - اردو میں ذائقہ صفت و ذائقہ ایات
 کے سنی میں سنی ہے۔
 دیوانے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 صورت تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا
 سیرۃ - سیرت کے اعتبار سے۔ عرب
 تعلیم یافتہ ہوتے کی زبان
 قول فیصل - عربی، ان بھلا ہوتا ہے۔

سیر تاشا :- تاشا، تفریح، اردو، مذکر، غیر فصیح رائج۔

محل حسن :- شراب پیوں، چین کر دوں، دینا کا سیر تاشا دیکھوں۔ (ظہیر ہوش ربا) سیر چشم :- (بے اعانت) مال و دولت کی طرف سے بے پردہ، آسودہ حال، دل کا غنی جس کی نظر میں مال و دولت کی کوئی وقعت نہ ہو، قلع و قار کا صفت، فصیح، رائج۔

فردوس کو بھی آنکھ اٹھا دیتے ہیں کس درجہ سیر چشم میں کسے تاج و گدا سیر چشم :- اردو میں اس کی جمع و ن کے ساتھ سیر چشموں رائج، فصیح، بڑی۔

سیر چشموں کو غم نشہ دانی کیا آبد کو سیراب ہے پانی کیا سیر چشم :- سخی، جو بیٹے والا، فیاض، دل والا، نارس، صفت، فصیح، رائج۔

نایا صانع عالم نے سیر چشم مجھے مری نظریں تو تاروں کا گنگنال نہیں سیر چشمی :- آسودگی، استغناء، مال و دولت کی طرف سے بے پردہ، قلع و قار کا صفت، مرث فصیح، رائج۔

محل حسن :- استغناء اور سیر چشمی جیسی علم سے حال ہوتی ہو نہ دولت سے جوتی ہو نہ حکومت سے نہاد نہ سیر حاصل :- زرخیز، بارور، شاداب، چھ پیدوار کی آراغی، ناری صفت، فصیح، رائج محل حسن :- اپنی لیاقت اور خاندان کے نام سے بھاسو کا ایک پگنہ سیر حاصل ذات اور رسالے کی تنخواہ میں لیا۔ (آب حیات)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم کافی مقدار میں

کثیر جیسے انھوں نے اس معنوں پر سیر حاصل تعبر فرمایا سیر دکھانا (یا) سیر دکھلانا :- تاشا دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھلانی خوب نشہ مردانگی کی سیر شہر انگوڑ زخم دل کی جو کھینچیں شراب ہم قول فیصل :- اس کی نگین صحت سیر دکھل دینا بھی رائج، فصیح، بڑی۔

موتن آؤ تمہیں بھی دکھلا دوں سیرت غلے میں خسرانی کی موتن اس کے ایک معنی نظارہ دکھانا بھی ہیں۔

مرث کی سیر یا صفت ہے دکھلانی دخل مزدور ہے سلطان کے محل میں بڑا آتش سیر دکھانا :- (کافیت) مزہ چکھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیر میں آپ کو دکھا دیتا سب کھنڈ آپ کا بھلا دیتا سیر دلی :- حوصلہ مندی سے طبعی، خدی ترکیب مرث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل حسن :- باوجود اس کے عام اہل زمانہ کو کہہ کر کہنا چاہئے کہ سیر دلی اور بے طبعی کے ساتھ عرق ریز کارواں و قدرواں خدمت گزار تھا (دربار اکبری) سیر دکھنا :- (مقصدی) بہار دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھی نہ سیر ہو کے بھی ہم نے چین کی سیر آنے کو تھی بہار کہ صبا آگیا تھی سیر دکھنا :- نقشہ دکھنا، کیفیت دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل آشفٹاں خال کج دہن کے سویدا میں سیر ہم دیکھتے ہیں غائب

سیر دکھنا :- تاشا دکھنا، منظر دکھانا، سناں دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔ خذہ گل ہے کہیں نالہ لیل کی کہیں سیر اس گلشن ایساد میں کیا کیا دیکھی اسیر سیر پاشا دینا :- (فصح) بے مقصد گھومنا پھرنا، اردو، مذکر، عام کی زبان۔

محل حسن :- دل میں نشان لی چلو بھی ادھر ادھر کے تو خوب سیر پاشے گئے اب ذری عداوت اور کجری کی بھی، دکھری سیر کر آئی۔ (فسانہ آزاد) سیر غزل :- وہ غزل جس میں اشعار کثرت سے ہوں۔ عربی الفاظ، سوٹ، بشر او کی اصطلاح سیر کر دکھنا :- دیکھ کے آزاد لینا، دیکھ کے کچھ لینا، اردو صرف، مرث وک۔

بیاباں کو بھی نہ کام جنوں میں سیر کر دیکھا سر شہریرہ کو پائے خزاں پر بھی دھر دیا قول فیصل :- دہلی کی زبان ہے معلوم آتش کھنڈی نے کیوں کہا۔

سیر کرنا :- (مقصدی) بہار دکھنا، نظارہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظارہ، اگر یہ غنیمت سے گل بہ اسن تھا نہ پوچھو سیر جن کی نفس سے کیوں کر کی اثر کھنڈی سیر کرنا :- گھوم پھر کے باغ کا نظارہ کرنا گل گشت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوب کی سیر جن بھول چنے شاد رہے افساں جاتے ہیں گلشن تر آبا رہے سیر کرنا :- گھومنا پھرنا، مرث وک، اردو صرف، مرث وک۔

دل پر داغ ہو چکر میں دام سیر کرنا ہے گشتاں سیر

سیر ہونا :- سیر گل فردشاں کے ہونے کو بھی کہتے ہیں جو درہلی کا ایک مشہور زیارتی میلہ ہے۔
دفرنگ آصفیہ

سیر ہونا :- لازم چکنا۔ آمودہ ہونا پٹ بھڑنا۔ نیت بھڑنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مسی میں سیر نشہ دیدار کیوں نہ ہو
نجان نعل باد حقیق بین کی ہے

سیر ہونا :- سیر اور ہونا ہنسنے کا ہونا۔ مل بھڑانا۔ اردو صرف فصیح، رائج

آخوے غرذیت سے اٹل بھی سیر ہے
پیانہ بھر چکے چکے کی دیر ہے

سیر ہونا :- پٹ بھر کے کھانا۔ اردو صرف فصیح، رائج

آتش ہمیشہ سیر ہو اخوان حسن سے
نیت کو رسکے دوسرے کی ٹانگ بھرا

قول فیصل :- مولف نے آتش سے اس کے ایک سن مستحق اور بے پردا ہونا بھی لکھتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

سیری :- دیکھنے اور بولنے، آسودگی، ہنسنے، بھڑنا۔ فارسی، اردو، نیت بھڑنا، لیکن ہونا فارسی، اردو، نیت بھڑنا، لیکن ہونا

قول فیصل :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو۔

دمل سے بھی تو سیری ہوتی ہو
کہیں اس بات کا ٹھکانا ہے

نفسی کے ساتھ سیری نہ ہونا بھی مستقل فصیح ہے جسے کسی طرح سے لکھ کر سونے سے سیری نہیں ہوتی۔

رہنات انش (رہنات انش)

سیری کرنا :- رفتاری، بھڑنا، پکڑنا

اطمین کرنا :- نیت بھڑنا، نیت بھڑنا، نیت بھڑنا

قول فیصل :- اہل کھنڈ کی معنی میں نہیں ہوتے۔

سیر ہی :- ریا کے معنی، زمین، زودبان، نیت بھڑنا، لیکن ہونا

دی صدا شوق نے مگر بڑھ کر
جاد بھی سیر ہیوں وال چھو کر

عمل صحت :- اخیر طوفان میں کھارے کبوتر جہاں رہتے تھے وہ سیر ہی سب بچ گئے۔ (انشائے سرور)

سیر ہی :- وسیلہ، ذریعہ جیسے آدمی سیر ہی سے چڑھتا ہے یعنی وسیلے سے ترقی پاتا ہے (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیر ہی :- درجہ، مرحلہ، مرتبہ، ڈگری

محل صحت :- اس معنی میں ملک میں عوامی خیال پھیل جانے کو فی الواقع ہماری شاعری اصلاح طلب ہے ہم سمجھیں گے ہم کو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے

یہ کہ ترقی کی پہلی سیر ہی اپنے تشریل کا یقین ہو۔

سیر ہی :- سیر ہی کی جمع ملاپٹیاں، پاپا، پاپا

قول فیصل :- معنی نیر ایک میں بولتے ہیں اور نیر میں بسنی پایہ اسے بھی مستعمل ہو۔

سیر ہی سیر ہی چڑھنا :- (انشائے درجہ بدرجہ ترقی کرنا درجہ بدرجہ ترقی پانا دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس طرح اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیر ہی کا ڈنڈا :- کڑی کی سیر ہی کا ہر پارہ جس پر پاؤں رکھ کر چڑھتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج

سیر ہی لگانا :- کسی چیز پر مار کر سیر ہی کر دینا اور صرف فصیح، رائج

قول فیصل :- اس کا لازم سیر ہی لگنا بھی مستعمل ہے۔

بیعت پیر مناں سے لگ گیا بام مراد
سلسلہ جید اسوار دخت کا سیر ہی لگ گئی

سیر دہ :- دیکھ کر دیکھنے بھول دیکھ دیکھ دیکھ

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیر دہ :- تیر دہاں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کی زبان

سیستان :- ایران کے ایک صوبے کا نام جو ایران کے

جنوب میں واقع ہے۔ رستم اس کا بڑا کارہنہ والا تھا۔ فارسی۔

میں رستم سانی اور سیستان سخن ہے

دیتا جو زور رحمت دل کو تادری پر

سیر :- زہر، کمان کا وہ فیتہ جس میں تیر رکھ

کر پھینکتے ہیں۔ کمان کا چھوڑا اور وہ اندر کی طرح راکھ

یا کینچی شقی نے شانے سے سیر آوارہ کر تھکتا

کس دور کش کی قوس قزح پر کمان تک

جس کی اٹھا سکا نہ کبھی سیر آفتاب

قول فیصل :- تاش کے ایک پتے کو بھی سیر کرتے ہیں

سی سی سی۔ چنگی لینے کی تکلیف میں جو آواز سفر

سے نکلتی ہے۔ اور وہ موت، ربی کی زبان

لینے سے چکیاں لے پھر بھی

یا درل کو وہ تیری سی سی ہے

سی سی گڑنا :- جڑے سے سو سو کرنا اور چون

ک تیزی یا تکلیف کے باعث منہ سے آواز نکالنا (ذرا لغات)

قول فیصل :- ہر سنی میں اپنی کھڑ سو سو کرنا بولتے ہیں

سی صد :- تین سو۔ فارسی۔ (ذرا لغات)

قول فیصل :- اردو میں عام طور سے راکھ نہیں۔

سیف :- تلوار، حربی، موت، نصیب، راکھ

آفت کی سیف اس بت نا آشا کی ہو

سیدھی سڑک پر آمد یک قضا کی ہو

سیف بھی منظر بھی جوتا کا

نہ کے رہنروں نے تھا تاکا

سیف باندھنا :- تلوار باندھنا، اردو صرف

تلبیل الاستعمال

ادھر رو نہ والوں میں کیا جواں

ادھر سیف باندھے۔ چاہا براں دشا اور

جب کسی بڑے سے کام نہ ہو سکے اور اس سے چھوٹا

دی کام کر دے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی

جس پر بھر دسا تھا وہ تو کام نہ آیا اگر ایک اور

شخص سے کام نہ لیا اور دشل۔ (ذرا لغات)

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے کام کی

جگہ کاٹ لکھا ہے کہ اس کی ابتداء یوں ہو کہ ایک مرتبہ

نواب سیف اللہ خاں ہاتھی پر سوار تھے بیٹا پاس

بیٹھا تھا کسی آزاد فقیر نے سوال کیا کہ ادا ہو سیو

کوئی چا دو۔ نواب صاحب نے منہ پھیر لیا۔ مگر

رہ گئے ایک اشرفی جیب سے نکال کر اس کو

دے دی اس پر فقیر نے خوش ہو کر کہا: سیف

لوٹ پڑی تھی مگر کچھ کاٹ کر گیا:

صاحب محامدات ہندستان نے اس شل

کو اس طرح لکھا ہے: سیف توٹ پڑی تھی پر قبضہ

کام آ گیا: کھنڈ میں تلبیل الاستعمال ہے۔

سیف زباں :- وہ شخص جس کے کلام میں اثر

اور بات میں تاثیر ہو۔ اعلیٰ درجے کا شاعر۔ عربی

فارسی الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سن کے کھتے ہیں سخن کو کمر حاد اسے رند

اس لئے لوگ بگے سیف زباں کہتے ہیں

قول فیصل :- مولف ذرا لغات نے لکھا ہے کہ اس

شخص کو بھی کہتے ہیں جس کی دعا اکثر قبول ہوتی ہے

لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سیف زباں :- تیز زباں، سنہ بھٹ،

درجہ، دہن۔ عربی فارسی الفاظ

دینا سے مرے کے وجود میں تہی آگئیں

کہ ہمیشہ نہ کچھ سیف زباں میں تری آگئیں

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

سیف زبانی :- سیف زباں ہونا۔ فارسی، پشت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دریا سے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا

خبر کا مزہ سیف زبانی نے دکھایا

سیف کنا :- تلوار کنا۔ اردو صرف

تلبیل الاستعمال

اردو کی تیر سے ضرب دودنی چلی گئی

جتنی کئی سیف کیتی چلی گئی

سیف :- جلد سازوں کا اوزار جس سے کاغذ

کاٹتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (ذرا لغات)

سیفی :- (بالتبع) وہ اسم جلالی جو کسی دشمن

کے دغے کے واسطے خاص ترکیب سے پھٹتے ہیں

اردو۔ موت، عاملوں کی اصطلاح

دم قنا دیکھنے والوں کے کیا کرتا ہے

سیفی عامل کی اشارہ جو ترے ابرو کا

قول فیصل :- مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے

کہ یہ اسم جلالی دشمن کے دغے کے لئے نکل تارا

کی پشت پر مقدار سفرہ کے موافق پڑھ پڑھ کے

بھونکتے ہیں اور اس دشمن کا ہلاک ہو جانا

کہتے ہیں اور مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

اس جنبش ابرو سے چلے سیف پہ سیفی

مرزاں وہ کریں نشتر نو لا دی جاو

بند ذرا لغات سیفی ایک دعا کا بھی نام ہے

جس میں نہایت جلال کا عنوان ہوتا ہے اس کا

صرف پڑھنا کا ساق ہے۔

سیفی پڑھیں مرزا پر اس کے بھلے تلی

جو بے قرار کشتہ تیغ نکلا ہے سبز باج

سیفی الٹ پڑنا :- سیفی کا بجائے دشمن

کے اپنی ہی تباہی و بربادی کا باعث ہونا۔ اردو

صرف عاملوں کی اصطلاح۔

اور سب کو کھاتی ہیں۔ مذکر عورتوں کی زبان۔

سیل کے کوڑے اس کے آج ہیں کیا رس و دوا
سے خیر ماسا جو لڑکا تیری گود کا لایا

(ذرا غصہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سیل کے کوڑوں پر جاب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تذرو لواق ہیں اور بچے

کی مونچوں میں مندل لگاتی ہیں اور چاندی کی مونچیں

ڈھول میں بانہ کے سون کے اور چھکا دیتی ہیں۔ اب

یہ دم بہت کم ہو گئی ہے۔ مولف فرنگ اثر نے کھا ہے کہ

سیل کا کوڑا نہیں۔ سیل کے کاڑے کہتے ہیں۔ مولف

مذکور کا یہ قول درست نہیں۔ محمد تیس سیل کا کوڑا بھی بولتا

ہیں جیسے کہیں شک نہیں تاکہ تھامے لڑکے کی مونچیں خدا

رکھے نہ آئیں اور تم نے ابھی تک سیل کا کوڑا بھی نہیں کیا

سیل کھری۔ دبا کسر یا بھول (ننگ جراث)

صاحب فرنگ آصفیہ نے رائے ہندی سے سیل

کھری کھائی۔ (ذرا غصہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ننگ جراث ہی کہتے ہیں۔

سیل گرم۔ کچھ ٹھنڈا کچھ گرم۔ شیر گرم۔ نیم گرم

گٹا۔ اردو صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نیم گرم یا گٹا کہتے ہیں۔

سیلین۔ بھئی تری۔ اردو۔ مونت۔ غیر فصیح، رائج

محل صفا۔ تم نے جس علاق میں کتابیں رکھی ہیں اس

میں بڑی سیلین ہو۔ دیکھ لینا دیکھ لگ جائے گی۔

سیلنا۔ (لازم) نیم ہونا، گھٹا ہونا۔ اردو مصدر

غیر فصیح، رائج۔

سیلیخ (دبا کسر یا بھول) اہل میں (تھکی لکھنؤ)

کو سیدھا کر کے اور اہم ٹاکر تھری کی طرح گردن پر مارنا

بازا ضرب دست گردن پر ہونا کسی اور حصہ بدن پر

نارسی، مونت۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف تانچہ یا پتھر کے سنی ہیں

بولتے ہیں۔

سیل سوج کم از سیلی استاد نہیں

سیلی۔ جال، جالی، ہنڈی، مونت، فرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان سنی میں نہیں بولتے۔

سیلی۔ دبا کسر یا بھول (دہ باؤں کی

ڈوری یا سیاہ ریشم خواہ آلوں کی لڑی جو اکثر ہنڈی

غیر گے میں ڈالتے ہیں اور زمین بھی آرائش کے

واسطے ہاتھوں میں پھرتے اور گے میں ڈالتے ہیں۔

ساز و برگ بے لوائی حسرت و اندوہ میں

ہم غیروں کے لئے سیلی ہے، جاگا آہ کا سحر

(ذرا غصہ)

قول فیصل۔ اب سیلیاں صرف ہاتھوں ہی کے

لئے بولتے ہیں۔

کرتی ہیں اور حیرتوں کی یہ کالی سیلیاں

تانی عام ہوئی ہے سو گواہی آپ کی

سیلی۔ آگ ان کے پیٹ اور سینے کے باؤں کی

سیدھی بیکر جڑوں میں ہوتی ہے اور مونت متروک

سوج منہ سے کہ سیلی سے شک پر پار کے

تاف جو یا حسرت کا تو پیرا ہیں جو

سیلی جڑنا۔ پتھر مارنا اور مونت قیل الامتال

ہٹانے میں جب آنکھ اس سے لڑی ہے

جاؤں پر مچوں نے سیلی جڑی ہو

سیکم۔ دبا کسر یا بھول (ایک قسم کی تھکاری

جس کی پھلیاں یا اس کے بچ پکا کر کھاتے ہیں اور

مونت، رائج۔

محل صرف۔ سیم کے بیج ہیں بہت بھتے ہیں۔

سیکم۔ دبا کسر یا بھول (مونت، چاندی، نارسی

مونت، فصیح، رائج۔

جو میری آنکھ کاتن نظارے میں کسوٹی

سیم جان تیری اس سے کھری ہوئی ہو

قول فیصل۔ اب زرد سونے کے ساتھ لاک کے سیم زرد

کہتے ہیں۔

سیم۔ اے ہوش تجھ کو سیم زرد کی بھر دم تلاش مولف

سیکم۔ دولت، زرد پیر، سپید، نارسی، مونت

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دون کے سنی میں اہل لکھنؤ زرد سیم

یا سیم زرد بولتے ہیں۔

سیما۔ دیا کے مروت، پیشانی، عربی، مونت

فیلم یا فہ طیفی کی زبان۔

ان کے سیما پر افادہ پر سجدوں کے نشان۔

آئیے میں سرور شد کے جو عکس زحل جابل

کپا امام نے واجب ہو صبر لکھا

یہ زخم کا ہے اثر دھرونی سیما

ناز ہو گئی عراب تیغ میں بھی دا

مقام سجد و سجدات لایا اعلیٰ حق کھڑا

سیما۔ سیم، سیم، آب، پارہ، نارسی، مذکر

فصیح، رائج۔

رات ایسا انتظار بار میں بے تاب تھا

بستر گل پر نہ تھا میں آگ پر سیاہ تھا

سیما۔ دکانیہ، بقیار، مضطرب، نارسی

مذکر، فصیح، رائج۔

دل قیاب کو ہم سینے میں بھرا نہ سکے

شعلہ نہ دیکھتے ہی تجھ کو دہ سیاہ بنا

سیما۔ آگ پر ہونا۔ دکانیہ، سیاہ کی

فصیح، رائج۔

رات ایسا انتظار بار میں قیاب تھا

رات ایسا انتظار بار میں قیاب تھا

بستر گل پر نہ تھا میں گ پر سیما تھا
قول فیصل۔ چونکہ سیما آگ پر نہیں جھڑکتا اور
جلد تڑپ کے اڑ جاتا ہے اس لیے بدلتا رہتا ہے۔
سیما بنو۔ شوخ، چھل، فارسی ترکیب،
تسل، الاستال۔

کہا شے کے جتنے ماہ رو ہیں
کہ دل لینے ہیں وہ سیما بنو ہیں (ازلیات اردو)
سیما بنو۔ ۱۔ ہمیں طبیعت، فارسی ترکیب، صفت
تہیم یافتہ طبیعت کی زبان

میر طبع، جو پیکر مشتری رو، رہا ہیں
سیم بنو، سیما بنو سیم ساق و سیم تن
سیما بنو قائم ہونا، پارے کا آگ پر جھڑنا،
اردو صرف، تہیم یافتہ طبیعت کی زبان

سیما بنو ہر طرح سے ہوا قائم آگ پر
دل عشق کی جہن سے زخمی کسی طرح
سیما بنو کی خاصیت رکھنا، ایک جگہ قرار
نہ پکڑنا، اردو صرف، فصیح، راج

قول فیصل۔ عام بول چال میں پارے کی خاصیت
رکھنا ہے۔
سیما بنو مارنا، پارے کو کشتہ کرنا، اردو صرف
کیا گروں کی اصطلاح۔

سیما بنو مرنا، (لازم) پارے کا کشتہ ہونا
اردو صرف، کیا گروں کی اصطلاح
ذکر دنیا نفس مرده کو ہوا آب حیات
مرکے یہ سیما بنو پھر زندہ دوبار ہو گیا (دوق)

سیما بنو وارہ۔ سیما بنو کے مانند، مثل سیما
بے تاب و ہتیرا، فارسی صفت (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں جو تعلیم
یا فتنہ طبقہ بھی بول دیتا ہے۔

سیما بنو۔ کہو تر کے ایک رنگ کا نام جو کاسنی
یا سرخی رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے، اردو ذکر راج
ہیں یہ تھیابی کے معنوں کہ کسی رنگ کا ہو
تاسے کے بندھے ہی سیما بنو کہو تر ہو جاتا ہے

قول فیصل۔ اسی کو سیما بنو بھی کہتے ہیں
سیم اندام۔ گوریا چا حسین خوبصورت، کناشہ
مشرق، فارسی صفت تہیم یافتہ طبیعت کی زبان۔
یا الہی پر ہمیشہ و سادش

ساقہ زر کے کوئی سیم اندام بھیج
قول فیصل۔ انیس سنی میں سیم بدن سیم پر سیم تن
اور سیم ساق بھی تہیم یافتہ طبیعت کی زبان
ہر طبع، جو پیکر مشتری رو، رہا ہیں

سیم بنو، سیما بنو سیم ساق و سیم تن
اس سیم بنو کو فنی کب تاب و تعب اتی
وہ چاندنی میں شب کی جڑا تو کیلی جاتا ہے
قول فیصل۔ سیم تن سیم بنو زیادہ راج ہے۔

سیم بنو۔ راجہ اول دیا ہے معرفت و علم سیم
ایک بھاری جسم اور بڑے قد کا جانور نامی گھوڑا
ڈرتے ہیں ترے تاوک مخرمان سے یہ ڈار
سیم بنو، تمک قاف سے باہر نہیں آتا

قول فیصل۔ مولف زوالغات نے لکھا ہے کہ ایک بزم
کا نام جس میں بقول بعض تیس پرندوں کا رنگ اور
جہولی بعض تیس پرندوں کے برابر ہوتا ہے، مولف
خیال زغات نے لکھا ہے کہ شہر جانور جو اور اس کو سیم بنو

اس سے کہتے ہیں کہ جو رنگ دنیا کے تمام جانوروں کے
پرندوں پر ہوتے ہیں وہ تمام رنگ سیم بنو کے پرندوں میں
ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ فرضی پرندہ جو اس کا
کوئی وجود نہیں۔ صاحب کشف و بردن نے حفا کے
سنی میں لکھا ہے۔ مولف بردن نے یہ بھی لکھا ہے کہ

حفا کو کہتے ہیں اور اس سے زوال پر دو قسم کا پانا حفا
اور تیسے کہتے ہیں کہ سیم بنو ایک جیم تھا جس سے زوال
نے قبیلہ بنائی تھی۔
سیم کے بیج۔ وہ تخم جو سیم کی پھلی سے نکلتے ہیں۔

اردو۔ راج۔
محل حفا۔ تیسے میں سیم کے بیج بڑے خوش ذائقہ ہوتے
ہیں۔
سیم بنو۔ صفت، ہندی، ذکر فرنگ صغیر

قول فیصل۔ ان لکھنؤ تہیم بنو بھی کہتے ہیں۔
سیم بنو۔ دیا ہے معرفت و علم سیم، سر سیمٹ
انگریزی، سوٹ، راج۔
قول فیصل۔ انگریزی سے ناواقف حضرات سر سیمٹ
کہتے ہیں جسے اردو لکھنا چاہیے۔

سیم بنو۔ سیم سے منسوب، سیمیں، چاندنی یا فقرہ
فارسی صفت (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ تہیم الاستال جو۔ میں زیادہ بولنے میں
سیم بنو۔ راجہ و کسر سوم، علم سیم جس کے ذریعے
ت، دیکھ کہ ایک سیم سے دوسرے سیم میں منتقل کر سکتے

ہیں اور اشیا و مہوم بن کا حقیقت میں وجود نہ ہو
لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔ عربی روایت تہیم یافتہ طبیعت کا لفظ
وہ بھی غلطی ایک سیمیا کی سیما
صبح کو راز و رخصتہ کھا

قول فیصل۔ سیم سے منسوب چیز کو سیمیا کہتے ہیں۔
بجائے۔ سیمیا کی قوت دھواقت پیدا کرنے کے لئے
بڑا ریاضت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔
سیمیں۔ چاندنی کا، فقری، سیم سے منسوب

فارسی صفت، فصیح، راج
قول فیصل۔ ترکیب ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہو
جیسے سیمیں ساق و سیمیں بدن و غیرہ

سیمیسن بدن یا سیمیسن تن :- چاندی کا سا جسم رکھنے والا مستحق کے صفات میں متسلل ہونا سی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل :- ہمیں سنی میں سیمیں رنج سیمیں ہذا سیمیں ماریں اور سیمیں ساق بھی کمی کے ساتھ رائج ہے جیسے اور باب نشانہ ساقیان سیمیں ساق سلطان خوش آواز و با مذاق حاضر تھے ۔ (طسم پوش رہا) سیمیں :- دروزن تین (تھیں) کا پردہ جس پر چنگ ہاڑ دینرہ کے نقشے بنے ہوتے ہیں ۔ انگریزی ذکر قلیل الاستعمال ۔

سیمیسن :- منظر تماشاء انگریزی ۔ ذکر ۔ رائج چارہ گرے کوئی پوچھے اس کی جیالی کاہن جس کے دل میں درد و سو گرتہ نظم کراٹھا عشر قول فیصل فصیح اکھنڈ نے لفظ اس لفظ کے استعمال سے احتیاط کی ہے ۔

سیمیسن :- ایک حشر کا نام عربی ۔ نرگہ دے سیمیں کی صورت دکھاتو ہنس کے دانت اچھڑا یا سیمیں کیا پڑھو اور ہا ۔ قاتل مری بالیہ پوچھو سیمیسن :- (بالفتح) چلانا ۔ دینا ۔ مارنا ۔ دھکیلنا آٹکھ مارنا ۔ بھونچلانا ۔ اشارہ کرنا ۔ غمزہ کرنا اردو ۔ برٹ دلی کی زبان ۔

محل حسن :- بیشک بھرم دنیا میں ایان والوں کے ساتھ بہنی کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے سیمیں چلاتے ۔ (ترجمہ المستوفان) سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

بے ہوش ہو گئے تھے اور یہیں خدا سے ہم کلامی کا شرف بھوہا مل چوا اور جس احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت کے واسطے ۔ عربی مذکور فصیح ۔ رائج ۔

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینا :- (بالفتح) ہانکنا ۔ غمزہ دہا خرو نیز غیر غمزہ شام کے ٹک میں ایک ہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سیمیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیوار پر درگاہ کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

سینت :- ایک بڑے کانٹے دار درخت کا نام جس سے ایک قسم کی نرم روئی نکلتی ہے اور مذکورہ کلمہ سینت :- ہے وجہ ۔ نام حق بیوں ہی اردو ترکیب سے رنگ جن سینت سے میں نہ کہوں گا ۔ چرک بڑگ ٹوڑا تر تیرے کھٹ پا کر بسایا رنگ سینتالینس :- (بالفتح) سکون ۔ دم ۔ دم زن فتنہ ۴۵ - مولانا چاہیں اور سات کا مجموعی حدود اردو ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) واسطے بھول سکون درم و سوم و چہام زن فتنہ حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھنا ۔ اردو صرف ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینری سلا۔ نغما۔ منظر۔ بہار۔ انگریزی رائج
سین سینری :- منظر پر بہار ساں۔ اردو
مرثیہ، غزل، مثنوی کی زبان۔

محل صرف۔ تم بھی غیبی مال گئے۔ دہان کی سین
سینری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

قول فیصل۔ تھیش و غیرہ کے پروردگار پر پکوانیوں
کو بھی خود تیں اور وہ ام سین سینری کہتے ہیں اور
سینری کو بعض خود تیں اور وہ ام سینری بھی کہتے ہیں
سینکات :- (دیکھ راول یا بے بھول دونوں غنہ)
کری، تپیش، اردو، مرثیہ، تلمیل الاستمال۔

سینے میں پیرے کبے اک سینک سی رہی ہو
تلب دیکھ نہ ہو دیں دونوں کہا بکینگر تیر
سینکات :- (یائے بھول، نغول، تکیہ، وہ وہ)
جس کو گرم کر کے درد اور دم کو سینکے ہیں تاکہ آرام
ہو۔ اردو، اہلی کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف پہنا نا کے ساتھ سینک
پہنا نا اور کرنا کے ساتھ سینک کرنا ہو۔ جیسے ہم نے
بست سینک کی مگر درد میں افاقہ نہیں ہوا۔

سینکات :- (دیکھ راول، د، یائے صرف، دونوں)
تلی، جھاڑ کی تلی، اردو، مرثیہ، تلمیل، رائج۔

اسے بڑا تو کھیل کھائی تھی
میرے تو سینک بھی نہیں تھی تھی (دہشت گلزار)
قول فیصل۔ اس کی جس سینکس جھڑک و فیض ہو۔

قوم کی قوم آتی ہے بے کس نظر
جاتی ہیں جھاڑ کی سی سینکس بکھر
سینکات :- تیز کاگز۔ (اور اللغات)

قول فیصل۔ تیز سے روٹی کھانے کے لئے درد ہے
کی سلاخیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک کو کھرچی اور
دوسری کو کاٹا لگتے ہیں۔ کھرچی سے روٹی چراتے ہیں

ادھکاتے میں چھانکے تیز سے نکالتے ہیں ان دونوں
سلاخوں کو جھڑکی خود سے جڑی کہتے ہیں یہ ان پر
کی اصطلاح ہو سینک ان معنی میں کھنڈ کی زبان نہیں۔
سینکات :- نغول، دانت کریم کی مسلاں،
دنت کھدنی (اور اللغات)

قول فیصل۔ سینک سے دانت کھرتے ہیں مگر نکال
کے میں میں بہتے نہیں۔

سینکات :- ناک کان چھید کر سینک رکھتے ہیں
ناک سوراخ بند نہ ہونے پائے اور دھنڈ تیں الاستمال
سینک تیری ناک کی عطر نے پانی بکھر
عطر جس جی مان غنہ جی کی جو بواغوں تیر
قول فیصل۔ اب اس سنی میں زیادہ تر تنکا
ہوتے ہیں۔

شوخی چاہ کی، متعنا سن کا
ناک میں جیم کا فقط تنکا (دہشت)

سینکوں سے کان کا درد بھی جھاڑتے ہیں
بہار عشق گوش میں اسے گل ہیں غنہ ناک

سینکس ہوں جھاڑنے کے لئے تیرے کان کی تیر
سینکات :- وہ تنکا جس کے سرے پر روٹی

پیش کر عطر میں ڈبو لیتے ہیں۔ اردو، مرثیہ، تلمیل، رائج
جڑوئی سو گئے وہ کچھ عطر کی سینک ہو۔

کوئی تنکا پیرے گردہ سن برکان میں
سینک اپنی تپنا :- سینکے سے گرمی کا اثر کرنا

اردو صرف تلمیل، رائج۔
محل جہاں۔ سردی کا دم ہے جو سینک بچے

گی وہ وہ، دم گئے گا۔
سینکے پھرنا :- رفع غصہ کے واسطے

درد کا ریا سادوں ڈھنڈھتے پھرنا۔
(دہشت)، ہمارا کوئی وار حل گیا تو پھر سینکے پھرنا
(اور اللغات)

قول فیصل۔ کھنڈ کی زبان نہیں۔

سینکڑ لہہ سیکڑہ۔ اردو۔ دہلی کی زبان
قول فیصل۔ اہل کھنڈ بے وزن غنہ سیکڑا کھنڈ

اور بولتے ہیں۔
سینک سنانک :- سینک کے اردو
متردک۔

عزمن ان پہ بانات پرز کے ٹانگ
تثابی سے تقارون کو سینک ساک
قول فیصل۔ اب، کے، کے، اٹانے کے

ساتھ (سینک ساک کے) بولتے ہیں۔
سینک کر بچا نا۔ ترقف سے کام کرنا،

اردو مرثیہ، متردک۔
بوی چپ دیکھ منہ کی کھائیے گا

ساک ذرا سینک کر بچائیے گا
سینک کھڑی رہنا مگر۔ (دہشت)

دھاک مٹھو رہنا۔ اردو صرف۔ محاسن کی زبان
تھادہ بھی زمانہ اسے قاتی جب سینک کھڑی رہتا تھی

اب کان کھڑے ہو جاتے ہیں جب تیرا کسی نے نام لیا
(اور اللغات)

سینک کھڑی ہونا :- (دیکھ مرثیہ)
گاڑھی سینک کی تعریف میں کہتے ہیں۔ اردو

تلی، سینک پینے والوں کی اصطلاح۔
ساق کی عطا میں کوئی کیا شلخ کھائے

گاڑھی یہ چھین سینک کہ سینک اس میں کھڑی ہو
سینکنا :- (یائے بھول، دونوں غنہ) خام

روٹی کو پانی آٹکا پر نہتہ کرنا اردو، تلمیل، رائج
سینکنا :- نغول کرنا۔ گرم پانی کے تیز سے

دینا۔
قول فیصل۔ عام طور سے اس مقام پر دھارنا

(اور اللغات)

بوتلے ہیں۔ البتہ بوتل میں گرم پانی بھر کے یا ردی
 وغیرہ کو محرم کر کے اس کو مقام درجہ پر رکھتے ہیں تاکہ
 آرام ہو۔

آتش اُٹھ سے جو اس کو سینکڑے اے باغیاں
دور ہو جائیں ابھی سب لہو ہائے عذیب
سینکڑا آتے روٹی پہنا۔

دفعہ ۱۰۔ دو روٹیاں ہماری بھی سینگ دیا کرو (اور ہر گز)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ پکانا ہی بوسے ہیں
سینگنا۔ بھونا، بریاں کرنا، جیسے کہ سینگنا
دفرنگ آصفیہ

سینکنا : چاہہ جوئی کرنا۔ حمایتی کارن کرنا۔

قول شعیب۔ (برکات نہیں ہوتے۔)

سینٹیا سپلوان :- اس شخص کو کہتے ہیں جو درجہ
تیار ہو اور سپلوان کا دعویٰ کرے۔ اور وہ اندر کے ہونے
کی زبان۔

محل حبس۔ سویرے منہ اندھیرے میاں خوجی
اٹھے ہاتھ منہ دھویا جڑی کے کئی ہاتھ پائے کوئی تین
پار۔ فی ادا نہیں تو کیا۔ سیٹھ کیا پہلو ان ہیں کہ باتیں۔

سینگٹ : دبا کھریاں سرف سکن درم درم
 فتنہ چارم : چو پالیوں کے سر کا شاخ ابدوندگر (راج)

بارود دال - وہ مینگ (کچی) جس میں مپا چارود رکھتے ہیں اور وہ ذخیرہ قریب بہ متر تک۔

سنگیڑے ساز سب بر صحر کار
برق چھقان قبر توڑے دار

[illegible]

سنیادہی :- بزل کی پھل ۔ خندہی ، سوخت ، دودھ لگات

سیکس سٹارٹ - نر ولفیا - سوچ پانہ خطا
کہ جگہ تھی کہ نا۔ وہ مثل حوام اور خود تو کی زبان

پھر باد ان کے بے چارے ہی تیرے دھن
اب جو مر سینگ سائے گلے جانے گ

یہ ایک راستے پر دوں میں لٹا ہوا ہے۔ ہر کسی کے
لے آئی کا اپنے کو بچھ کھجے ہوتے ہیں۔ ہر کسی کے

مقام فیصل - حاج محمد ادریس صاحب مدد خان نے اس

سینہ چینی ہے: بلس کا
 قول فیصل۔ ان نارس نے عورت کے پستان کے
 میں برہمن ہوتا کیا ہے انھیں کی تعلیم میں اردو واسے
 بھی ان معنی میں استعمال کرتے ہیں۔
 سینہ: دکانیہ حیوانات کا اگلہ دھڑ جس میں
 دھڑکتے ہیں۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، راج
 سینہ ابھار کے چلنا۔ سینہ تان کر چلنا، اگر
 کے چلنا، اترا کے چلنا، تن کے چلنا، اردو صرف فصیح راج
 جو چلے تو سینہ ابھار کر چلے تو ٹھوکر پڑا کر
 نے آپ ہی تو جان ہیں کوئی کیا جانچا ہے
 چلے ڈرا جن میں نہ سینہ ابھار کے
 باد مبارک لگے گی چوری اتار کی
 سینہ ابھارنا۔ چھاتیوں کا ابھار کر مردوں کو
 دکھانا، اردو، غیر فصیح، راج
 مشتاق کہنا۔ یہی ہے ہفتہ کیا گیا
 تن تن کے جب وہ اپنا سینہ بھارتے ہیں
 سینہ افکار۔ رنجیدہ رونا تھکا، فارسی
 صفت
 بولا دل سے وہ سینہ افکار
 انشاء اللہ اسے دل زار و اختر شاہ
 سینہ پر یاں بدینہ، غم گیس، فارسی ترکیب
 قیل الاستمال
 برہمن سر پر کر با چشم گریاں
 دھار کر قیامتیں وہ سینہ پر یاں
 سینہ بند۔ انگیا، فارسی، مذکر، رنگ
 کہ بھی لگا دیا جائے پستان کے مشق میں
 جگہ خریدتے ہیں ترے سینہ بند سے
 سینہ بند۔ حمورہ کی بی بی جو لڑکے اور کچھ بچے
 قول فیصل۔ بالوم راج نہیں

سینہ بند۔ وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپنے کے سبب
 کپڑے پانے کے لئے سینہ تک بانہ دیتے ہیں ہفتہ
 قول فیصل۔ ان کھڑا ہے رال بند لگتے ہیں۔
 سینہ بند۔ ایک سرانی پوش نام جس سے چھاتی گرم ہوتا ہے
 قول فیصل۔ بالوم راج نہیں۔
 سینہ بند۔ کفن کے لیے کا وہ کپڑا جو چھاتی پر بٹھا
 جاتا ہے، اردو، مذکر، عورتوں کی زبان
 سینہ بستی۔ سینے سے سینہ ملا ہوا، ان کا ترکیب فصیح راج
 وہ نہیں پیش نظر یہ دیر ہوتا بیاہٹ
 وہ نہیں سینہ ہ سینہ پر مراد بیاہٹ
 سینہ بہ سینہ۔ سٹے دار سینوں میں، وہ بات
 جو خاندان میں کسی بزرگ کی تباہی ہوئی یا پر چلی آئے
 وہ بات جو سلا بدسلوکی کے دیگر کی طرف منتقل ہوتی
 آئے۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج
 محل حشا۔ حمد قدیم میں وہاں تحریر نہ تھی۔ جبکہ
 تھا زبان ہر زبان، سینہ بہ سینہ بزرگوں اور کھن سال
 لوگوں میں چلا آتا تھا۔ (دور بار کیرا)
 سینہ پھینا۔ دل پر صدر عظیم گزرتا۔ اردو
 صرت قریب بہتر وک
 یہ سینہ فنی کا شوقین کو
 پچھتے جاتے ہیں یہاں کے سینے
 نکات جانہ ہر جادو کے کہ سینہ جو پھینا ہے
 دھڑکتا رہا لوک غارت سے صحرانے
 قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت سینہ پھٹ جاتا
 بھی کہ کے ساتھ راج کی جیسے اکثر اوقات اس
 جوش دل سے پھٹتے تھے کہ سلوم ہوتا تھا کہ سینہ
 پھٹ جائے گا۔ دو بیان ذوق۔ راج آزاد
 سینہ پھینا۔ احم کرنا، چھاتی پھینا، اردو صرف
 غیر فصیح، راج

محل حشا۔ جیسے ہی راکے کے مرنے کی خبر اس نے
 سنا ڈر اسر و سینہ پھینے لگی۔
 سینہ چلنا۔ دل پر صدر ہوتا۔ اردو صرف
 قریب بہتر وک
 یہ آب گریہ کو اسو دل سے نکل کی بوندیں
 چلے آھٹوں پر سینہ تو چار آنسو لگے ہیں
 قول فیصل۔ اب سینہ چلنے کے سن ہیں صدر کا خزانہ
 سے سینے میں سوزش ہوتا۔
 سینہ چاک۔ غم گین رونا تھکا، عاشق ناماری
 قلیل الاستمال
 گندم جو سینہ چاک سراق بہشت میں
 آدم کو کیا نہ ہوتی محبت وطن کے ساتھ
 کس کے ماتم میں ہوئے ہیں گل ہزار و سینہ چاک
 بلبس کرتی ہیں کس کشتہ پر شیوں اسے صبا
 سینہ چاک ہوتا۔ صدر سے ارے چھاتی
 کا پھینا جاتا۔ اردو صرف قلیل الاستمال
 لاکا حضرت آدم کو چھلخت سے آنے کا
 نہ کیوں اس غم سے سینہ چاک ہو گندم کے لہجہ
 سینہ خراش۔ سینے میں زخم ڈالنے والا
 فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 پھر آیا لفظ لال ماتم
 سینہ خراش ناخونم
 سینہ خراشی۔ سینے میں زخم ڈالنا۔ فارسی
 صرت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کی ناخونم نے یہ مرہ سینہ خراشی
 جو خط ہوتا ہے اسے رونا، عرق
 سینہ در پردہ۔ وہ شخص جس کا سینہ پردہ
 پر دھاتا، عاشق زار۔ فارسی ترکیب، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔

کھلائے کشتاں سے نکل چاک سینہ رات
اس ماہ و شمس کے سینہ دور دور میں لگے
سینہ شوق ہے۔ (یائے دم بھول) وہ شخص جس کا
سینہ زخمی ہو۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شمال احوال سینہ ریشاں
سبل آشفہ موریشاں

قول فیصل۔ اب اس جگہ دل ریش زیادہ مستعمل ہو۔
سینہ شوق ہے۔ سینے پر زخم ڈالنے والا۔ فارسی تعلیم
یافتہ طبقہ کی زبان۔

وہ سینہ ریش روایت ہے اہل زندان کی
زبان ہے لاکے طاقت نہیں۔ انسان کی آواز
سینہ زدن۔ وہ شخص جو غم یا اتم میں سینہ زدن
کرتے۔ فارسی صفت۔ (غور و غفلت)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سینہ زنی۔ چھاتی پٹیا، اتم کرنا۔ فارسی ہوش
نصیح، راج۔

چشم کئی بڑی جنبش مزگان کہ دیکھ
سیر پہ پیار کے سینہ زنی خوب نہیں
سینہ زور۔ تڑی، تڑانا، فارسی (زنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سینہ زور۔ سرکش، سرزدور، خود سر، فارسی
صفت، تعلیل الاستمال

محل صفا۔ جب ارکان سلطنت ایسے گردن کش
اور سینہ زور ہوں تو ان سے سلطنت کا کام کیوں کر
چلا سکتا ہے۔ (دربار اکبری)

سینہ زوری۔ زبردستی، سرکشی، فارسی
نصیح، راج۔

نہیں چلتا زمین کی سینہ زوری
زمین اک روضہ جانے کی کوری

سینہ زوری کرنا۔ (تندی) سرزدی کرنا،
زبردستی کرنا، سرکشی کرنا۔ اردو صرف نصیح، راج۔
سینہ سپر۔ محافظین کے آگے آگے، فارسی
نصیح، راج۔

کرے گا تو جاں تیج آزادی
تو دانی سینہ سپر ہم بھی چلیں گے جرات

سینہ سپر۔ سرکشی میں ڈار ہونے والا، صفت
جنگ میں سینہ سپر کرنے والا وہ بادی جو نہر رکھا
اور نہری پر مارے۔ فارسی صفت۔ (زنگ آصفیہ)
سینہ سپر رہنا۔ (لازم) موقع خوف و خطر
یا طاقت یا جنگ وغیرہ میں منہ سپر رکھنا، بحال
رہنا، ڈسنے رہنا، سامنے رہنا، جسے رہنا۔ اردو
صرف، نصیح، راج۔

دکھیں تیری بڑی شیر نظر ہم
جون آئینہ رستے میں سدا سینہ سپر ہم

قول فیصل۔ کھنڈ میں خطرے کے محل پر کسی کے سامنے
رہنے کے اس کی محافظت کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں
اس میں جنگ کی قیہ نہیں ہو کسی قسم کا خطرہ ہو۔

سینہ سپر کرنا۔ سدا ان جنگ سے نہ ہٹنا، قدم
جائے رکھنا، ثابت قدم ہونا، صفا جنگ میں ثابت
کے کھڑا ہونا۔ بیخوف و خطر ہو کر مقابلے میں آنا،
نشانہ آفت و ہلاکت و مقابل ہونا، منہ پر کھانا،
سامنے ہونا، اپنے تئیں طاقت میں ڈالنے سے نہ رکنا

اردو صرف، دہلی کی زبان، (زنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ کھنڈ میں سینہ سپر کرنا کے معنی یہ ہیں
سے سپر کا کام لینا، سینے پر دار رکھنا۔

ہم وہ نہیں کہ جان کا خوف و خطر کریں
کھینچیں جو آپ تیج تو سینہ سپر کریں
اور ایک سچو ہم ہے۔ کسی کی محافظت کرنا۔ جیسے

شیرنگ نے کہا کوئی مبار تھا۔ شاہ زاد سے پر مخ
پھینچ کرچا میں نے سینہ سپر کر دیا۔ (طلمش ہوش ربا)
سینہ سپر ہونا۔ (لازم) آفت اور ہلاکت کا
نشانہ بننا۔ مقام خوف و خطر میں مردانہ وار کھڑا
ہونا، صفا جنگ میں ڈخا، مقابل ہونا، سامنے
ہونا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

خندنگ مڑگان سے وقت اس کے دل اپنا سینہ سپر کرے
شالی آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوار آہنی ہے
قول فیصل۔ کھنڈ میں سینہ سپر ہونا کا ایک معنی
ہے کسی کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو آفت اور ہلاکت کا
نشانہ بنانا۔

سینہ سیاہ۔ بہ باطن، سیاہ دل، تیرہ دل
کپٹی، سیاہ باطن، اردو صفت، دہلی کی زبان۔

محل صفا۔ اب کیلئے ہر ذات شرائے مکر ہے
کہ یہ اس وقت آوارہ و سرگردان پھر رہے ہیں ان
کا کام تمام کو دنیا چاہیے دو تین سینہ سیاہ بھیجو کہ
جاں پائی فیصلہ کر دیں۔ (دربار اکبری)

سینہ سیاہی۔ بہ باطن، شاد۔ اردو ہوش
دہلی کی زبان۔

محل صفا۔ ان طلبائے در پرست کی سینہ سیاہی
اور ہر نفسی نے کس قدر جلد انھیں اور ان کے ہاتھوں
اسلام کو ذلیل و خوار کیا۔ (دربار اکبری)

سینہ شوق رہنا۔ روحی صدمہ رہنا۔ اردو
صرف، تعلیل الاستمال

یا غنمت سے اسی کی توبہ دولت نکلے
کیوں نہ شوق سینہ گندم غم آدم میرا

سینہ شوق ہونا۔ روحی صدمہ ہونا، بہ اختیار
صدمہ ہونا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

محل صفا۔ چھ تھا سینہ تنخواہ کا ہوا جب وصول

ہیں ہوا دگر مرزا کو بیگ کا حال سن کے سینہ شگافی ہو۔ اللہ عالم جیسا خلق ہوا۔ (مثلاً مردہ) قول فیصل۔ اب زیادہ تر کھیا ٹھنڈا ہوتے ہیں۔
سینہ شگافی۔ سینہ مجروح ہونا، نادر کی ترکیب رنٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تلبیل الاستمال گویا ہے شوق سینہ شگافی میں اسے قلم عاشق کی عمر نالہ گردوں ترکانہ سے
سینہ صاف۔ صاف دل، جس کا سینہ صاف ہو منافق نہ ہو، نادر کی صفت، تلبیل الاستمال سینہ صافوں کو زمانے کے بولہ نقوس سے نکلتے ہے صفائی سے مراد ارشکین کا کاغذ ذوق
سینہ صافی۔ دل کی صفائی، دل کا کردار سے پاک و صاف ہونا، نادر کی ترکیب، تلبیل الاستمال ہمدردی کی کوورت محو و پیرا کا آئینے کو سینہ صافی نے دکھایا روئے دین آئنی سینہ صافی سے تری ہو دے صفا ہی تمام
دل کا فریب بھی ہو خال سوید اگر ہر ذوق **سینہ صندوق**۔ ابھرے ہوئے سینے والا چوڑا چلے سینے والا۔ اردو صفت (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ لکھنوی میں خیل نہیں۔
سینہ فگار۔ رنجیدہ، غم گین، فارسی، صفت فصیح، رائج۔
آج تک سو کے جو سینہ فگار بنتی ہیں۔ بھائی ابھر تئیں بھولے سے پکارا بھٹی بھٹی **سینہ فگار ہونا**۔ بہت صدمہ ہونا، اردو صفت فصیح، رائج۔
کیا ہے میں نے اس انداز سے گریا پاک کہ سینہ دشمن ہے وہ دکا فگار ہوا **سینہ فگار**۔ رنجیدہ ہونا، غم گین ہونا، نادر

رنٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ ہادی سینہ فگار کی کوئی تو دیکھے عا نہ دیکھے اب نہ دیکھے کبھی تو دیکھے حاضین آند **سینہ کاوی**۔ سینہ خواش فادری تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تھیں تو دیکھے میں چاہی جو نام عالم میں کہ سینہ کاوی میں یاں امور کو دیکھے **سینہ کاوی**۔ سخت کاش بخشتہ، نادر کی ترکیب، تلبیل الاستمال غم جہانی میں جیر عالم ہوں میں کیا فہم کیا خی ہے۔ جگر گدازی، سینہ کاوی جو دھڑکتی ہے جان کی کو قول فیصل۔ کرنا، ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
سینہ کاوی۔ دل کرنا کوئی نہ جب تک، اسے ظفر نا ہو ہوں جوں نگیں ایسا تو ہو سکتا نہیں **سینہ کباب**۔ دل کباب، اجائی رنجیدہ کمال غم تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تلبیل الاستمال (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ لکھنوی میں دل کباب لگتے ہیں۔
سینہ کوئی۔ سینہ زنی، ماتم، سارسی رنٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان **گر طلب دوج و نشان** کرتا تو ملے اٹکے آہ۔ **اقد آتی** سینہ کوئی گرمی زوت مانگتا ناسخ **سینہ کوٹھا**۔ چھان چھان، ماتم کرنا، اردو صفت تلبیل الاستمال **غم سے ہر ایک** حزیں کوٹ کے سینہ، ڈی **رہ کرٹے** ہوئے بالو کا سکینہ دور کا **سینہ کھلا ہونا**۔ فانی مرث ہونا، دل مالا ہونا **دل صاف** ہونا، اردو صفت، دلی کی زبان **محل صاف**۔ شرافت صفات میں اپنی زمانہ میں بنات ممتاز تھے۔ قصب سے پاک تھے، سینہ کھلا ہوا تھا۔ (دربار اکبری) **سینہ کھول دینا**۔ دکھا دینا، سینے کے حجابات

کو دور کر دینا، اردو صفت، دلی کی زبان **سینہ کھول کر تلوار کے پاس جانا**۔ دکھا دینا، کمال دلیر ہونا، اردو صفت، دلی کی زبان۔
بھر گیا مزے اردو کی طرف سے ان کا۔ **سینے کو کھول کے** جاتے تھے جتو لوگ کے پاس **سینہ لبریز ہونا**۔ دل میں کسی جذبے کا جوش ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ جس جذبے کے لئے کہتے ہیں اس کے نام کے آگے سے حرف جار کا اضافہ کرتے ہیں اور اس طرح کہتے ہیں سینہ (خانی) بخت سے لبریز ہے۔
بخت سے لبریز سینہ جو آج نفس گرد راہ مدینہ ہی آج **سینہ**۔ (دربار آصفیہ صفت) وہ ہے تاج پتیل یا شین دھیرہ کا بنا ہوا ایکہ وضع کا برتن، اردو صفت، فصیح، رائج۔
محل صاف۔ اتنے میں میر گوری صاحب آئے سینہ میں ایک ٹھنڈ گوریوں لئے ساتھ اپنے بارگہ سے سب کو گوریوں دیں۔ (آب حیات) **سینے پر پتھر رکھنا**۔ چھان پر پتھر رکھنا، بھر کرنا، اردو صفت، تلبیل الاستمال۔
سینے پر لپٹے تو بھی رکھ اسے نصیر پتھر کیوں شگدل کے غم میں کرتا ہی آہ میٹھا **سینے پر چڑھنا**۔ تنق و غیرہ کے ارادے سے کسی کے سینے پر سوار ہونا۔ اردو صفت فصیح، رائج۔
دل نے کب دیکھا نہ نہ کہ جو ابرو کا سر سے کے شمشیر سے سینے پر سرے آن چڑھا (ذوق دلیوی)

سینے پر سانپ لوٹنا۔ کسی کی خوش حالی یا خوشی و بھج کے تھام کے دل کو بہت تکلیف پہنچاتا اور دوسرے نصیحت و راج۔

بزم عشرت میں جو ہم کسی نے مارا بارے شور۔
سانپ تو اس کے اختیار پر اس مارے
قول فیصل۔ بہت تکلیف گزرتا ہے کسی میں بھی
ستل ہے۔

خیال زلف میں سینے پر سانپ لوٹتے ہیں
وہاں مار کا چھالا جو آبلہ دل کا بھر
سینے پر پل دھرتا۔ بقراری اور اضطراب
منہ کرنا۔ اور دوسرے تھیں الاستمال

تربت میں بقراری دل کی بھری ہوئی ہے
سینے پر سل ہمارے جب تو دھری ہوئی ہے
سینے پر سوار ہونا۔ پکے رکھنا۔ بھیا بھین
اور دوسرے حمد توں کی زبان

محل صبر۔ جب دیکھ سینے پر سوار ہیں کسی وقت تو
جان چھوڑ دیا کر۔
قول فیصل۔ سینے پر سوار رہنا بھی اپنے دل پر
بوتے ہیں۔

سینے پر صندل کے پھائے رکھنا۔
اختلاج قلب کا علاج۔ اور دوسرے تھیں
استمال

بھاڑ ڈالو ڈپٹے لسل کے
رکھو سینے پر پھائے صندل کے
سینے پر ہاتھ دھرتا۔ سینے پر ہاتھ رکھنا۔
دل کو تسلی دینا۔ اضطراب خاطر کو دور کرنا کسی مدد سے

پر دل کو قاتل۔ اور دوسرے نصیحت و راج۔
ہاتھ سینے پر ہیں دھرتے بہت بٹھ گیا
دھرتا میں حیرت کیا دل نے یہ ہر کام مستحق

دے دے سینے پر سیسہ رکھ کے باہر
لکھتے اب تو اضطراب دل گیب
سیسہ پر۔ ہاں اٹھی۔ وہ بر عمر کا تھوڑا یا
عسکریا تجربے میں کسی سے ڈا۔ انگریزی
صفت و راج۔

محل صبر۔ آپ کے تھے عاجز سے روی
سید محمد تقی صاحب ڈچی کاکڑ ہیں۔ دوسرے
روی سید علی نقی صاحب نے اسے کبیل بیکوٹ
اور دوسرے علوم صلا ان علی گڑھ میں قانون
کے سینئر پروفیسر ہیں۔

سینے سے ٹکنا۔ چھائی سے ٹکنا۔ بھیا بھین
اور دوسرے نصیحت و راج۔

شب تیراں میں جو کچھ اس سے ہوتی ہیں بات
تیری بات۔ کہہ سیکے سے نہ ہوں تو کہوں
راغ ہوتا

آپ کے ارادہ تو کیا چیں سے رہے
سینے سے ٹکائے تری تھوڑے ہیشہ
سینے سے ٹکنا۔ چھائی سے ٹکنا۔ بھیا بھین
ٹکنا۔ اور دوسرے نصیحت و راج۔

کیا تیرا پاتر سے بھل کا بھلا ٹکنا
جب اچلتے تھے سینے سے باقلا
سینے کا ابھار۔ چھائیوں کا ابھرتا
ذکر۔ حوام کی زبان

ہاتھ لٹا ہوں جو بیکہ کے سینے کا ابھار
کہتے ہیں تو اسے بن کو یہ وہ نارنج نہیں
سینے کا بخار ٹکنا۔ صندل کے پکے ہونے کے
یا ر۔ دھرتے پوشہ۔ رنج دور ہونا۔ دل کا دوش

خود ہونا۔ اور دوسرے تھیں الاستمال
گرخان اچھی نہیں تو جب بھی دھرتا ہے برا

کچھ تو ہے، ہمارے دل کچھ ٹکنا کو
سینے میں آگ لگنا۔ سینے میں جلن ہونا
کال مدد ہونا۔ اور دوسرے نصیحت و راج۔
استمال

سینے میں آگ لگے دل میں بھپو
انگلی گزرتے سے ہم کچھ نہیں ہوتے
سینے میں بھپو لگنا۔ دھرتا، خار کھانا شک
کرنا۔ اور دوسرے نصیحت و راج۔

سینے میں گرم رہنا۔ بھائی ہمارے اسے شاد
آتش و شک سے سینے میں جو رکھتے ہیں
سینے میں شک لگے ہونا۔ بھائی بھین
بھائی ہونا۔ بھائی، اضطراب ہونا۔ اور دوسرے
تھیں الاستمال

دل و جگر کے دھرتے سے کاتکیں ہو
گے ہیں سینے میں سکھ برائیں آتی کھو
قول فیصل۔ اب اس دل پر دل میں کچھ لگے
ہوا زیادہ ستل ہو۔

سینے میں دم اٹکنا۔ نزع کا نام ہونا
اور دوسرے نصیحت و راج۔
سینے میں دم چلنا۔ سانس چلنا۔ اور دوسرے
تھیں الاستمال

کہو صیاد سے گرنج کڑا ہی تو جلدی کر
بھی کچھ۔ دم سے سینے میں زبردست چلی
سینے میں دم رکنا۔ سینے میں سانس رکنا
سینے میں روح کا نخر جانا۔ اور دوسرے
نصیحت و راج۔

سینے میں دم گھبرانانا۔ جینے سے بیزاری
ہونا۔ اور دوسرے تھیں الاستمال
گھبرانانا زیادہ آیا تو اس کے ہم آغوش

گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ ذوق
سینے میں دم گھٹنا۔ سانس لینے میں دشواری
ہوتا۔ اردو صرف فصیح رائج

دم گھٹنا۔ سینے میں دم شدت کرے
باران کی علامت جو جوہر ہے جوہر
سینے میں سانس آنا۔ دم سینے میں گھٹنا
اردو صرف فصیح رائج

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں جوں سانس آئی دو گھڑی کے بعد
سینے میں سانس سمانا۔ سکون ہونا، اپنا
موقع ہونا۔ اردو صرف فصیح استعمال
کردہ دفعہ اسے شرف منزل بہت کی
سائے سانس لینے میں ذرا جان آئے دم گھٹنا
آغا جو شرف

سینے میں سانس ہونا۔ بقید حیات ہونا،
زندگی باقی ہونا۔ اردو صرف فصیح استعمال
وہ عشق پختن کا عاقبت خبروں گاہیں
جب تک کہ فلک مرے سینے میں سانس جو
لطافت فرزند امانت

سینے میں گھٹنا مارنا۔ دکنا۔ یہی بات
کہنا جس سے چابک مرے سینے۔ اردو صرف
دہلی کی زبان

آج شکرہ سہ حال یہ کیا کیوں آکر
تو نے گئی سی یہ کیوں سینے میں لاری آتا
قول فصیل۔ گھٹنا کی طرف دل پر گھٹنا مارنا
بولتی ہیں۔

سیون۔ درود دین، صیب، ناری، ذکر
دہلی کی زبان
سیون۔ ایک قسم کا کچان جو سٹھا اور لیکن جوتا

ہے۔ اردو۔ ذکر۔ رائج
قول فصیل۔ بعینہ جمع ہوتے ہیں۔ جیسے گڑ
کے سید۔

سیون۔ راجہ امل دیائے بھول، خدمت، بندہ
موت۔ رائج

اس دین کی کرتے سیوا ہم ہیں
اس شخص کے نام سیوا ہم ہیں
سیوا کرنا خدمت کرنا۔ پرستش کرنا، پوجا
کرنا، ذکر کرنا، ملازمت کرنا، انتظار
کرنا، منتظر رہنا جیسے۔ بھلی سیوا کرانی۔ گھٹنا
بھرے سیوا کر رہے ہیں

دفرنگ آصفیہ
قول فصیل۔ جان تک اردو کا تعلق جو اہل گھٹنا
ہیں ہوتے۔ حوام اور دیباقی زیادہ تر گھٹنا
کے سنی میں ہوتے ہیں فصحا و گھٹنا اس کا استعمال
ہیں کرتے یہ لفظ اردو نہیں غالب ہندی ہے۔
سیون۔ (درد ورن دیوتی) ایک قسم کا صنف
کلاب نرین، نسترین، اردو، موت۔ رائج
ارا پڑا ہوں دیکھ کے ایک سیوتی سازنگ
لازم جو یہ تین کو بے نسترین کی شلخ
پتلی گھڑی

قول فصیل۔ اعلیٰ اکثر نسخوں میں گل سیون
کھتے ہیں۔

سیورائے۔ مٹی کا وہ ظرف جو ہر یک گیاہ
کین اندر سے کچا رہ گیا ہو۔ اردو۔ حوام اور
حورقوں کی زبان۔

محل صحت۔ امام الدین تم جن قدر طباق
گھر کے یاں سے ہٹے قریب قریب سیون
انھا کے ان گھڑے ٹیک دے۔

قول فصیل۔ یہ زبان صرف بول پال تک ہوتا
ہے۔ موت کے لئے سیون زبانوں پر ہے۔
سیورائے۔ وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور
باطن خراب ہو۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔
(دفرنگ آصفیہ)

قول فصیل۔ یہ زبان دہلی سے مخصوص ہے
اہل گھٹنا بلکہ حوام کبھی کبھی بے فیض انسان
کے لئے ہوتے تھے۔ اب وہ بھی نہیں ہوتے
سیوکٹ۔ نوکر، چاکر، غلام۔ ہندی، اندک
(دفرنگ آصفیہ)

قول فصیل۔ اہل گھٹنا ان معنی میں نہیں
ہوتے۔

سیوکٹ۔ چاری، پوجا پاٹ کرنے والا
بھگت، عابد۔ (دفرنگ آصفیہ)
قول فصیل۔ اہل گھٹنا ان معنی میں
نہیں ہوتے۔
سیوکٹ۔ سر پر چپلا۔ سپرد۔
(دفرنگ آصفیہ)

قول فصیل۔ اہل گھٹنا نہیں ہوتے۔

سیون راجہ۔ راجہ امل دیائے مروت
نخ سو مروت، دخت، مانکا، سلائی، اردو
موت فصیح رائج

کیوں نہ لپٹا ہوں میں سینے سے تجھے
تیرا محرم کی یہ سیون دیکھ کر
قول فصیل۔ اب اہل گھٹنا اس محل پر زیادہ
تر سیون کے بجائے سلائی ہوتے ہیں زیادہ
تروں ہوتے ہیں۔ تمہارے کرتے کی تین
چار جگہ سے سیون کھس گئی ہے سلائی
سیون دہلی حضرت ناس کے بچے کے جسے

جو گوشت کا جوڑ ہے اس کو بھی سیون کہتے ہیں۔
آئینہ یا ان کے بچے کی بی بی جگہ۔ اردو ہوش
راج۔

محل صفا۔ تم ملوثی چوب تک پٹی نہیں
چڑھائی جائے گی شیک نہیں ہو گے لیکن خیال
دکھا کہ سیون چھوڑ کے چڑھانا دہر رہی
سہی توت بھی ختم ہو جائے گی۔

حق فیصل۔ اہلباک خاص اصطلاح ہو۔

سیون۔ کھوپری کا جوڑ۔ اردو، دہلی کی
زبان۔

سیون بھانا۔ ابھری ہوئی سیون کو
دبا دینا۔

دھنک (دڑی استری سے شکیں ٹاڈے گا
اور سیون بھانے گا۔

(ذواللفات)

ذول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیونک بنک۔ دیکھراول سکون دوم
محول دیکھراول سکون چہام دچم، وہ کوٹھی یا بنک
جس میں بچت کا روپیہ امانت خواہ سود پر جمع کرتے
ہیں۔ انگریزی، نکر۔ (ذواللفات)

حق فیصل۔ عام طور سے سیرنگ بنک ایسے
بنک کہتے ہیں جس میں جمع کیا ہوا روپیہ مدت
کی قید سے نہیں جمع ہوتا بلکہ روز نکالا جاسکتا ہے
پہنچل طور سے کوئی خاص بنک نہیں بلکہ بنک
کی ایک شاخ ہوتی ہے۔

سیون۔ کلا۔ مخفف سیاہ کا، فارسی، صفت
نصیح، راج۔

جوش سودا سے سیون تھا کیا ہی ناسخ کا لہو
سے سیون تاب اس بت سفاک کی تلوار پر

حق فیصل۔ شرانے دہلی سے دکر اور درہ
کے ساتھ اس کو قافیہ کیا ہے۔

وہ رشک و رش کو کہیں جا کے رہ گیا
کوئی فرشتہ کان میں سر سے یہ کہہ گیا
سائے میں جس کے داغ پڑے ہیں زمین پر
یہ کون آج گھر سے ترے رو سیہ گیا
(داغ دہلی)

کھنڈ میں اس صورت سے اس کا استعان
ہیں ملتا۔

سیہ باطن۔ دل کا خراب، سیاہ باطن کا
مخفف۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
حج اس سیہ باطن کے دل میں نور یا ان نہیں ملے
سیہ بخت۔ بد قسمت، بد نصیب، سیاہ بخت
مخفف۔ فارسی ترکیب صفت، نصیح
راج۔

گو سیہ بخت ہو پر یار بھالیا ہے
شکل سائے کے مجھے ساتھ لگا لیا ہے
سیہ بختی۔ بد نصیبی، بد قسمتی، قدر کی حسرت یا
فارسی ترکیب۔ موت، نصیح، راج۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہو
کہ تارکی میں سایہ بھی جدا انسان رہتا ہو
سیہ پوش۔ وہ شخص جو کسی کے سوگ میں کالے
کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ فارسی ترکیب صفت
نصیح راج۔

محل صدف۔ مومن پاک مثل کعبہ سیہ پوش۔
(ذوالآزاد)

حق فیصل۔ چونا کے ساتھ اس کا صورت

سے۔
تخ بختی ہے تو اس میں دھواں تھا ہو

شعلہ مشت سیہ پوش ہوا میرے بعد
سیہ تاب۔ در سیاہ تاب کا مخفف، وہ سیاہ
بخشی رنگ کی صیقل جو لہو کے عرق اور آگ کی
تپش کے ذریعے سے لہو کی جاتی ہے۔ فارسی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جوش سودا سے سیہ تھا کیا ہی ناسخ کا لہو
سے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر
حق فیصل۔ شرانے اس لفظ کو تلوار کی
صفت قرار دے کے تیغ سیہ تاب کی ترکیب
سے بھی استعان کیا ہے۔

جو سرے واقع جو ہر میں وہ رکھتے ہیں عزیز
تیرہ بختی میں بھی جوں تیغ سیہ تاب سب کے
اس سیاہ چرنے کے بھی کہتے ہیں جس کی لہو میں چمک ہو
الٹا یا دل اس زلف سیہ تاب میں آؤ
سورج کو شب تار میں ختم کرنے کیا ہے

وہ جن کا آدردہ ابرو میں سیہ تاب
کہ دل ہو جائے جس کو دیکھ سے تاب
سیہ بختی جو کے جاؤ سیہ تاب
چہرہ اتفاق جیسے خب میں ہوتا۔ (ذواللفات)
مولف فرنگ آصفی نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں
جو کھنڈ میں مشتمل نہیں۔

سیہ پوش۔ سفیدی سے ہوئے کوٹے جو دھواں دھار
کے واسطے مکان پر پھیرے جاتے۔ اردو
(فرنگ آصفی)

سیہ دل۔ بد باطن و خراب دل کا رنگ
دل۔ ظالم، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

موزی، سیاہ بخت، سیہ دل، سیاہ ظام
کھانا تھا لاکھ بل جو کوئی لے علی کا نام

قول فیصل۔ سیاہ دل کا خف ہے۔ عام طور سے سیاہ دل زیادہ زباؤں پر ہے۔

سیہ رو۔ کالے رخ کا، جس کا چہرہ سیاہ ہو۔
برہمن۔ فارسی ترکیب تسلیم یا خستہ طبقے کی زبان۔

اس ماہ دش کو خیر یہ رو سے کام کیا ہے۔
میں اپنے اختر تحت زنا کا شہقہ۔
قول فیصل۔ سیاہ رو کا خف ہے۔ جو عام طور سے زباؤں پر ہے اور کثرت سے استعمال ہے۔

سیہ قاص۔ کالے رنگ کا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

سیرہ اقم میں وہ کپڑے زیبائے کریں۔
خود بھی رسوا نہ ہوں تجھ کو بھی نہ آگاہی۔
قول فیصل۔ سیاہ نام کا خف ہے۔ اس کا لفظ آدی اور جانور پر زیادہ ہوتا ہے جیسے سیاہ قاص۔
آدی۔ سیاہ قاص کی وحیرہ۔

سیہ قلب۔ چاہن، بے رحم، ظالم، شقی برہمن، فارسی ترکیب، صفت، تسلیم یا خستہ طبقے کی زبان۔

سیرنگ پر غمزدہ، سیرنگ بے خوش و شوم۔
ننگ سے جس کے لئے تعلق کے زجر۔
قول فیصل۔ سیاہ قلب کا خف ہے۔ عام طور سے زباؤں پر سیاہ قلب ہی ہے۔

سیہ کار۔ گناہ گار، جرائم پیشہ، برکاد فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

بے سیاسی نہ چکا کام قلم کا اے ذوق۔
رو سیاہی سرو سامان کی بیگاریوں کا۔
قول فیصل۔ سیاہ کار کا خف ہے۔ عام طور سے زباؤں پر سیاہ کاری ہے۔

سیہ کاری۔ بدکاری، بد چلی، فساد سی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

سیہ کاری قبول کم نزل ہو۔
لباس کجہ طوار اول ہو۔
قول فیصل۔ سیاہ کاری کا خف ہے۔ عام طور سے زباؤں پر سیاہ کاری ہی ہے۔

سیہ کاسہ۔ بد ذائقہ، بھل، مساک فارسی ترکیب، فصیل الاستمال۔

جام خوں بن نہیں مکتا ہو ہیں صبح کو آب۔
جب سے اس چرخ سیاہ کا کہ یہاں ہو۔
قول فیصل۔ قدیم زمانے ہی میں استعمال ہوتا تھا اب کوئی نہیں بولتا۔

سیہ کردہ۔ ویران مکان، غریب خانہ۔
ایک رات کے محل پر اپنے مکان کے لئے۔
قول فیصل۔ استمال۔

میرہ سیاہ کہ میں نہ پایا بھی فروغ۔
فرقت کی رات آگے ہوئے مغل چراغ۔
قول فیصل۔ اب اس سکاڑے زیادہ تر غریب خانہ ہی بولتے ہیں۔

سیہ مست۔ بہت مست، بالکل مدہوش، نشے میں چور، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کرنی برا بھلائی کے نشے میں چور۔
سیہ مست و غمزدہ تھا۔
قول فیصل۔ آنکھ کی تعریف میں بھی کہتے ہیں۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

نکتہ جوں میں کس چشم سیاہ مست کا یا اب۔
مستی بے نیکی مری تربت کے شجر سے۔
قول فیصل۔ عام حسن سے آنکھیں سیاہ مست ننگ کرنی تھی آپ کی طرح جت۔

ہزاروں دشت پر پہلی سیاہ مست۔
کہ وہ دنیا میں اس میں سے دست۔
یہ لفظ سیاہ مست کا خف ہے۔

سیہ مستی۔ مدہوشی، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بزم میں بزم گری کیونکر نہ ہم اخیار۔
یہ سیاہ مستی نگاہ نرگس گنور سے۔
قول فیصل۔ سیاہ مستی کا خف ہے جو عام طور سے زباؤں پر ہے اور فصیح ہے۔

سیلیمہ (یا سیسی)۔ ساہی، غار پشت، اردو۔
نوٹ۔ پہلی کا زبان۔

جس کے سبب رانی جو وہ آدمی نہیں۔
کاٹا ہے گھر میں سیاہ کا یا گل کثیر کا۔
قول فیصل۔ سرف فرنگ، مضیضے لکھا ہے۔

ایک رشتی جانور کا نام ہے جس کے تمام جسم پر بڑے بڑے سیاہ وسیع گڈے اور کانٹے ہوتے ہیں اس کا منہ سور کے منہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو بعض نے حرام اور بعض نے مکروہ لکھا ہے۔ جس وقت اسے خون ہوتا ہے تو یہ اپنے پر پھیلاتی ہے یا انھیں کے ذریعے سے حمل کرتی ہے۔ ہندوستانیوں کا خیال ہے کہ اس کا کاٹا گھر میں رکھنے سے رٹائی ہوتی ہے۔ یہ تقریباً بڑے کچھڑے کے برابر ہوتی ہے۔ اس کا حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدھی کاٹا گڈوں کے درمیان آکر اپنے کانٹے چھڑے کر لیتی ہے اور اس کے کانٹوں سے آدمی زخمی ہو جاتا ہے۔ چلنے پر اس کے کانٹوں سے چپن چپن کی آواز آتی ہے۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔

اپنی کھڑا سا ہی کم اور سیاہی زیادہ تر بولتے ہیں۔



شش۔ عربی کا تیرھواں، فارسی کا سو لہواں
اردو کا اسیواں، سنسکرت کے حروف صحیح کا تیسواں
حرف 'ش' ہے شین سحر، شین منقوطہ یا شین
ترشت کہتے ہیں۔ مذکر و راج

کس طرح زام لڑائی میں نہ ہونے لگت
شین ہے منقوح بھی مگسور بھی کشمیر کا
قول فیصل۔ حساب جمل میں اس کے تین
سودود فرض کئے گئے ہیں۔ فارسی کے حاصل
بالمصدر کی علامت اور بعض اوقات حدود
اور بعد میں لفظ شمال کا مخفف خیال کیا جاتا ہے
یہ حرف ہندی اور فارسی ہیں اپنے اپنے معنی پر
تج تج تہ زت زع کہ لہ و فیرو سے بدل
جاتا ہے۔

شباب۔ دبّہ تشدید حرف سوم، جوان بچپن
سے چالیس سال تک کا زمانہ۔ عربی، مذکر، تعظیم
یافتہ طبقے کی زبان

اور امتحان، بغیر توبہ آپ کا غلام
قائل نہیں ہے قبل کسی شیخ و شاگرد کا اختر
قول فیصل۔ تنہا مستقل نہیں ہے۔ شیخ و شاگرد
ملک کے بولتے ہیں۔ فارسی میں بہ تحقیق ہشتل جو
شاہش۔ کلمہ تحمیں و آفرین، مرجاء کیا کہنا
فارسی، فصیح، راج

گود بھولوں سے بھری میری دودگا نہ شاہش
تیری کھیتی ہو ہری میری دودگا نہ شاہش

قول فیصل۔ تریف کرنے اور دل بڑھانے کے
عمل پر بولتے ہیں۔ یہ شاہش کا مخفف ہے
کیا شاہ کو شیعہ ہے کرتی زبان غل
شاہش جس کو کہتے ہیں وہ شاہشاہ
صاحب زنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ اگر ہم اس کو شاہ
شاہ کا مخفف نہ بھی کہیں تو درست ہے کیونکہ شاہ کا لفظ
بھی معنی شاہ و آتا ہے۔

عورتیں اور عوام اس کا مخفف شاہش بولتے
ہیں جو اردو ہے کبھی طنز کے عمل پر بھی بول دیتے ہیں
جیسے شاہش یاں شاہش تم نے اپنے چچا کا مکان
خوب پھینا۔

شاہش بڑھیا تیرے دھڑکے کو
پادے آپ لگاتے لڑکے کو

جب کوئی غلط کرتا ہے اور دوسرے کے سر قوب
دیتا ہے تو کہتی ہیں۔ اردو دخل، عورتوں کی زبان
قول فیصل۔ شاہش کی جگہ شاہش بھی بول
دیتی ہیں۔

شاہش دینا۔ آفرین کہنا، اردو صرف ہر کہ
سرخورد رکھا اسے ایجاد نے
بیکہ کر شاہش دی اتارنے

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر شاہش
شاہش۔ تحمیں و آفرین، واہ واہ، پیٹ
مہرمن۔

قول فیصل۔ نام طور سے زبانوں پر شاہش ہو۔
(ذرا لغات)

شاہش۔ شاہش کا مخفف۔ واہ واہ، مرجاء
کیا کہنا، کلمہ تحمیں و آفرین، اردو، فیض، راج
قول فیصل۔ زیادہ تر ہمارے ساتھ شاہش شاہش
بولتے ہیں۔

شاہش ہے۔ دھڑکے کے عمل پر، کیا خوب کیا
کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تم نے کوئی خیال نہیں کیا اور اس
سے خوب لڑیں شاہش ہے بیٹا شاہش۔

شاہش۔ ایک مستند کا نام جو خسرو پرورد کا ملزم
تھا اور شیریں کی تصویر کشی کر دیا تھا۔ فارسی، تذکر
(ذرا لغات)

قول فیصل۔ شاہان ساسانی میں کے دوسرے
ادشاہ کا نام جس نے ملک بدم فتح کیا تھا نیز ایک
ہیلوان شہور کا نام بھی ہے۔

شاخ۔ ذالی۔ ہنی، فارسی، فصیح، راج
سرکشی کی گشت مہتی میں چلتی ہے ہوا،
اس جن میں جھک کے خلخ بادی نہیں

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع، شاخیں اور
باعتبار عمل شاخوں، مستقل، فصیح ہے۔

شاخ۔ چوپایہ جانوروں کے سینک، فارسی
بوت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ظالم کو بعد مرگ بھی ہے ظالموں سے ربط
خنجر کا دستہ کیوں نہ بنے کر گدن کی شاخ

شاخ۔ چھوٹی ہنر جو بڑی ہنر سے نکلی ہو۔

۴۔ وہ ہر جو کسی دریا سے نکالی جائے ۵۔ وہ ہر جو کسی چشمے سے نکالی جائے ۶۔ رود بار، تال، دھارا، سوتا۔ فارسی (فرنگستان صغیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
شاخ مکہ پارہ، مکہ ۱۔ جیسے شاخ شاخ ہو گیا یعنی پارہ پارہ ہو گیا۔ فارسی (فرنگستان صغیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے
شاخ مکہ قاش، پھانک جیسے ملیں گی شاخ سہال کی شاخ۔ فارسی۔ تونٹ
 (فرنگستان صغیہ و ذوالفقار)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ ملیں گی شاخ بولتے اور نہ سہال کی شاخ کہتے ہیں بلکہ خود ایک مستقل کچن ہے جو سجد میں ہلکی شکر ڈال کے سہال کی طرح تلے ہیں۔ عام طور سے شاخیں کہتے ہیں۔
شاخ مکہ حصہ، جزو، اردو، تونٹ، قلعہ راجہ۔
محل قصہ۔ سنا ہے کہ سرکار کہیں کی ایک شاخ نکاس میں بھی قائم ہونے والی ہو۔
شاخ مکہ صیب، نقص، اردو، قلیل الاستعمال
 گل پر کہ ٹر رہیں یا بد سزگی جو ہر شے میں غرض ایک شاخ تھی جو
شاخ مکہ گمان کی کڑی، اردو، تونٹ۔
 شاخ و ذی کائنات دہر آدک تنگ کی شاخ (ذوالفقار)
قول فیصل۔ چوبیز کے سنی میں استعمال ہوا ہو
 شاخ سے نیچے کی نزدیکی سے توڑے تھم جانے
 سونے فرنگ صغیہ ۱۰۰ گنگا میں سے کہیں
 تک اپٹھے ہاؤں گنگا کے حصے میں ہیں لکھا
 ہے۔ لیکن کسی سنی میں بھی اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شاخ مکہ کسی چیز کی نسبت جو کسی کی طرف کی جائے۔ نسبت، نطق۔ اردو، متردک
 نظارہ تیرے بولنے سے تو کا لگائے گا
 کس کس نہ ہوتا کو دیوانہ پن کی شاخ
شاخ مکہ دم چھلہ، اردو، قلیل الاستعمال
 شوق کا خون شب دھوہ ہوا جاتا ہے
 تم نے ہندی کی ہری شاخ لگا رکھی ہو
شاخ مکہ ۱۔ اڑھی بات، خاص بات
 ہنر، خوبی، طرہ، مہرگی، بھلائی
 کون سی خوبی نہیں تیرے قد آزاد میں
 شاخ جو کیا سرو میں طرہ ہو کیا شاد میں
 (ذوالفقار)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے
شاخ مکہ نل، اولاد۔ اردو
 فقیر کا مذہم صاحب کی شاخ قصبہ بھر
 میں پھیل چکی ہے۔ (ذوالفقار)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شاخ مکہ ایک قسم کا بارود رکھنے کا ظرف جس کو کریم یا مذہبی ہے۔ اردو، تونٹ
 (ذوالفقار)
قول فیصل۔ کیسے زر کے سنی میں بھی استعمال کیا ہے۔
 منظور گزرائے میں پونچھ کو شاخ زر
 طیار ہو رہی زر خور سے کرن کی شاخ
شاخ مکہ وہ امر جو باعث فخر و مباہلہ
 چاروں میں رنگ مثل ہو ہوا ہو جائے گا
 کون سی وہ شاخ ہے جس پر چین کو ناز ہو
 (سرائے زبان اردو)
قول فیصل۔ اب ان سنیوں میں متردک ہے۔

شاخ اکھاڑنا، سینگ اکھاڑنا۔ اردو
 صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 اعلیٰ کو تیرے چلیے کڑی تو دخت میں
 خورم سے اکھاڑے ہو وہ کرگن کی شاخ
شاخ آہو مکہ ہرن کا سینگ، فارسی
 تونٹ، فصیح، راجہ
 چشم کو ابرد، تو ابرد کو کہوں آہو کی شاخ
 بلکہ یہ ہے کھر کا آہو تو وہ جادو کی شاخ
شاخ آہو مکہ کھنڈ کی شاخ، اڑھی بات، اردو
 قلیل الاستعمال
 کوئی شاخ آہوؤں کی جلوہ گری میں تو نہیں
 کوئی سرفاب کا پر کبک دری میں تو نہیں
 (دعوت کا کردی)
شاخ پر شاخ نکالنا۔ سید خبیب جلی کرنا
 دعویٰ کرے حسن کا تو ہر شاخ
 ابرد میں نکالے شاخ پر شاخ
 (ذوالفقار)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر شاخ
 میں شاخ نکالنا ہے۔
شاخ توڑنا۔ ہٹنی کا دخت سے جدا کرنا،
 ہٹنی کا بیج سے جدا کرنا، اردو، صرف فصیح، راجہ
 کی سیر حذب و لغت گل چیں نے گل چین میں
 توڑا تھا شاخ گل کو نکلی صدائے بلبل
شاخ ٹوٹنا۔ ہٹنی کا دخت سے جدا
 ہونا یا بیج سے جدا ہونا۔ اردو، صرف فصیح
 راجہ
 تاثیر تر اندر ضعیفوں کو دے اگر
 ڈھٹے نہ پیل تر سے بھی ناز کین کی شاخ
شاخچہ بندی مکہ ۱۔ دخت میں قلم لگانا

فارسی، تونٹ، متر وک
اس گل کوئی پو شاخ گل کب
یہ شاخچہ بند کی جن ہے
قول فیصل۔ اب اس گل پر تلم لگانا اور تلم بانڈھنا
زبانوں پر ہے۔
شاخ دار۔ شنی والا، فارسی، صفت،
قبیلہ استعمال
بھولے دم دیکھ کر تری آنکھیں
آج آہو ہیں شاخدار درخت
قول فیصل۔ سنگ رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں
شاخ کے شرے دونوں سنی پیدا ہوا ہے
خاندان کے معنی میں بیم و فقرہ کے ساتھ بھی مستعمل
تھا مگر اب نہیں ہوتے۔
شلخ در شاخ۔ سلسلہ و سلسلہ و در تک
بہت فاصلے تک سلسل، فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔
یا خدا زہر مسک سے ترا قبضہ پھیلے
شاخ در شاخ رہے تیرا گل تاباں گل
شلخ دریا۔ دریا کا وہ حصہ جو اپنی دھاری
سے جدا ہو کر دوسری طرف بہتا چلا جائے وہ چھوٹا
دریا جو کسی بڑے دریا سے نکلا ہو۔ فارسی الفاظ تونٹ
مقام جغرافیہ کی اصطلاح
شاخ زعفران۔ وہ۔ انوکھی عجیب و غریب
عمدہ، نایاب، فارسی ترکیب تونٹ فصیح، راج
فقال۔ دوسن کے مری جنتے جنتے و شگے
گل کے منہ سے بنی خانہ زعفران فریاد خارج ہوئی
قول فیصل۔ اسی معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔
انہ جن مری ہے بلبل کو گزراں ہو
ہی جو زرد مری ہے وہ شاخ زعفران

مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ فارسی
دانا ہند کا ہے
بہشتی جلد و دشت سرخ و زرد
بلک ہند و در شاخ زعفران ہونی خان آمد
شاخ زعفران مل منور، خودنا، خودی
فارسی، صفت، دہلی کی زبان
عمل صفت۔ ان تلی باب پیمان، بیاشاخ
زعفران، دفرنگ (صفت)
شاخ زعفران کھنا۔ فرد کی راہ سے
اپنے کو بڑا گردانا، اردو، صفت، دہلی کی زبان
بھلا رہے یہ دانا کھنا ہے
آپ کو شاخ زعفران تو نے
قول فیصل۔ انہیں معنی میں شاخ زعفران
لکھا بھی دہلی کی زبان ہے۔
نئے ہے آپ کو کیا شاخ زعفران دیکھو
شگہ زادہ ہی ہے اب کے باریت
شاخار۔ وہ جگہ جہاں شاخوں و درخت
بکثرت ہوں۔ فارسی، تونٹ، قبیلہ استعمال
ہر طرف کشتوں کی کثرت نیزہ داروں کا ہجوم
یہ گستاخ، وہ خیاں یہ جن، وہ شاخار
رغم طباطبائی
قول فیصل۔ مولف لغات کشوری نے اس
کے معنی بہت سی دایاں بھی لکھے ہیں، اردو
میں شاخار معنی شاخ بطور واحد یا جمع
ہے۔
لائی ہے کیا جن میں ہر اک شاخار پھول
دکھلا رہے ہیں باز جہاں کی بہار پھول
بمازی معنی میں استعمال کرتے ہیں جیسے۔ یہ بلبل
شاخار رعنائی۔ ایک مدح پر دریا بہ چک

دہلی معنی۔ (افسانہ آزاد)
شاخاںہ۔ بہت، بکثرت، جھگڑا، فساد
کی بات، فارسی، مذکر، فصیح، راج
شاخاںہ کون سا میں نے نکالا تھا جو آج
رات بھر زخموں کو کچھ پر تھج دبا دیا کیا
(در شکست)
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے
لکھا ہے کہ یہ لفظ اگرچہ فارسی میں شاخاںہ
ہے مگر شاخاںہ بھی پہلے فارسی لغات میں پایا
جاتا ہے لیکن اس کی اصل سب کے نزدیک لاغنا
شاخاںہ ہی ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
جس طرح ہمارے ہندوستان میں مذہب چرے
اور انھری فیروں کا گردہ ہے جس کا قاعدہ
ہے کہ ہاتھوں میں ڈنڈے کے جھبٹا سینا
اور ہینڈھے کے شانے کی ہڈی سے کر کردہ آدھان
کے ساتھ بجاتے ہوئے دکانوں اور گھروں پر
لٹکے جا کھڑے ہوتے ہیں، اگر صاحب فانا یا
مالک دکان نے یہی طرح پیسہ دے دیا تو خیر
ورنہ وہی پا کھنڈ پھیلاتے اور اپنا سر چیرنے
اور چھری سے کر اپنے اعضا کاٹنے اور زون ہانے
لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دگ تنگ آ کر
انہیں کچھ نہ کچھ دے کر مال دیتے ہیں۔
پس اس وجہ سے فارسی میں دھکی اور
خون کے معنی ہو گئے، اگر کوئی شخص کسی کا مطلب
بر نہ لائے اور وہ اسے مرنے مارنے کی دھکی
دے تو کہتے ہیں کہ تم ہم سے شاخاںہ کرتے
ہو یعنی مذہب چراہن کر کے ڈراتے ہو پس اردو
دالوں نے اس سے بکثرت، رخنہ، رخنہ اور
موجب غل بات کا مفہوم دے کے ان معنوں

میں شعل کر لیا جو شاخاۓ کے ذیل میں لکھے
تھے۔

شاخسانہ: رشتہ و عیب و نقص
از حد و مذکر تعلق الاستقلال

نہ زلف یا نہ کا خاکہ بھی کر سکا مانی
ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہو

شاخاندہ: دہلی، برہمنی، شک و شبہ، گمان
اردو، ہندو، دہلی کی زبان

کب دیا دل میں تیری زلفوں کو
یہ بھی لوگوں کا شاخسانہ ہے

شک و سبیل کہاں وہ زلف کہاں

آخر افضلاً کہہ کر وہ بے صدا ہو گیا۔

بولتی ہیں۔

نصف سراج

شاہی قلم: نیا شاہی خانہ

۴۔
حدیث سرور زلف کد کوئی سمجھے

کہ اس بات کے شافخانیہ ہیں
مشافخانیہ، حیلہ، خودنالی، الرد

متروک ۔
ہر ایک سچ میں ہے پلے بندی عاشق

ہے زلف پارہی اک شاخانہ زنجیر جگر
شاخانہ پیدا ہونا۔ فتنہ برپا ہونا۔

نہ کی نئی صورت پیدا ہونا، جیگر، اکڑا ہونا،
اردو، صرت، فصیح، رائج

قول فیصل۔ اس کی تکلیف صورت شاخاۃ پیدا ہو جاتا ہے۔

تکرشہ دل ہے کس قدر گستاخ شاہ ہو گیا
ذائقہ میں پیدا کہاں کہ شاہ خانہ ہو گیا

شاخسانه کمر اگرنا: عجبکه اگان، نمته
انغانا، نادر یا کرنا، اودو، صرف غیر

عجل من صلیح کی گفتگو ایک منزل تک

بچ لے لی تھی۔ بقیہ احمد نے ایک ہی بات کہہ
کے شاخسانہ کھرا کر دیا۔

ہونا چاہیے۔ اس کا لازم نتائج یہ ہیں کہ
ہر نا بھی منتقل ہے۔

مبین میخ کاٹنا - ۱۱ دو صورت قلیل الاستعمال
شاخاںہ عورت کا - ۱۲ دو صورت عورت

شاخسانہ نکلتا :- فتنہ راجا جونا پور

کھڑی ہوا، اردو صرت، قلیل الاستعمال
محل صرت۔ دی گئی بدن، رشک حین نہر

خط زمین سے چھوٹی۔ شہزادہ یہ زمین پر ازواج کیا
و طلبات جانتا تھا اس کے بکلتے ہی دست قبضہ

چرا کہ شاید اور کوئی شاخسانہ تکلمی تعلیم پر حق راہ
شاخسانہ نثر و نظم کے جو گیا اس کی رخصت کا ایک تار

شاحسانہ ہونا :- نقص نکلا، عیب ظاہر
ہونا - اردو، مرت، قلیل، الاستعمال

نہ زلف یار کا خانہ بھی کہہ سکا مانی
ہر ایک بال میں کیا نہ شاخ خانہ ہوا

شاخ سبز بونیک - تنی پری پوتا، اردو
صرف، نصیح، راج

گرتیرا حفظ ہو دے چن بند و ذمہ گار
آب مزہ سے بنر ہو زمین کی شلخ

قول فیصل۔ انہیں سنی میں شاخ سرسبز
 ۲۰ ابھی راجہ وضع ہے۔

تیرے بہادر بیٹے سے تھک لہن کی سلاح
سرسبز یوں ہے جیسے کہ سر در چین کی شاخ

شاخ گنار و دال گنار و پنی گنار و سیگ گنار
از دود و صفت و فواید و راجع.

رہنما کی کشتی میں ہیں اور ہر گ پر جفا
آخر کو ذرا دہائی کی گردن کی شاخ

شاخ لعل: پھولوں کی بہتی ہوئی، فارسی
 مونس: شیش، راجہ

تو اے شاعر گل کو بھی صدائے بیل

قول فیقیل۔ اہل کھنڈ نہیں جانتے۔

مشاح نگاہ ایک کسی کام کے ساتھ کوئی اور کام
مبتلع کرنا نسبت دنیا اور دھرم تھیں

نظارہ تیرے ہونے سے قلم لگائے گا۔
کس کس نہ ہو شہیار کو دیوانہ پن کی شاخ آتش

[illegible]

مراں ہی دن کرنا چاہیے
یہ اور دوستوں نے گا ہی کفن کا
شاخہ لگا لیا ہے

پیار چشم دلبر آهنگاه کوه
خانجر بر کاش ز لکریان خان

شاخ نکلا: علی کوئی مزید بات بھلا بیٹا ہونا
مرد و عورت قلیل الاستعمال

۱۔ گل ہو کہ شہر یا نہیں یا بد مزگی ہے
ہر شے میں خرمش ایک اک شاخ نکلی ہے

شاخ نکلا: کسی کوئی خلعت یا عودگی کی بات
کسی چیز میں ہونا، ارد و صرف قلیل الاستعمال

سرد لگے لگے وہ دکھلا میں تو کہاں
خوش چشتی کی شاخ نکلی جو ہے آتش

شاخ نکلا: دن لگنا۔ اترنا، اترنا ہونا
ارد و صرف پہلی کی زبان

شاخ نکلا: کوئی قلیاں نہ منہ لگائے
ایسی ساجت سے لگی اس دہن کی شلخ

شاخ نکلا: دھنگے کے درخت کی پتی شاخ
فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

ہندی اہل حق میں ملی تم نے جو اسے دریا سے من
انگلیاں رنگ جلے شاخ نکلا ہر گیس آتش

شاخ نکلا: شاخ میں شاخ باقی رہنا
ارد و صرف، فصیح و راجح

قیامت میں اسے پاس جھونکے ترے
بر شاخ اسید مر جبت لگنی

شاخ نکلا: مہری کے کوزے کی دھڑکی
بھ کوزہ جاسنے کے واسطے اس کے آنچر سے میں

لکھا دیتے ہیں فارسی، مونی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
جم کہ شاخ نکلا سے بھی

شاخ نکلا: شاخ نکلا چینی کرتا عورت گیری
کرتا، ارد و صرف آری، استعمال

جب نکالے ہے، مہیروں کی کلمات پر شاخ
پھر بھلا کہوں۔ عاتق مہری ہر بات پر شاخ

۲۔ قول فیصل: عیب نکان، نقص نکا ہر کر
کے معنوں میں بھی ہے

چمن میں شاخ کس نے بے ثباتی کی نکالی جو
بگل کو غبار و پھولی ہوئی ہر ایک ڈالی جو

شاخ نکلا: ساجت نکلا، تکرار ہونا
بجٹ، ہونا

دل بگل کے ساتھ جو کیا پاس مرے
سو نکلیے لگی اب ایسی ہی سو فات میں شاخ

قول فیصل: شمع سے صرف نکلتے چینی کے سنی گل پر ہیں
شاخ نکلا: ساجت نکلا، تکرار ہونا

ہونا، ارد و صرف ارد
کھنچی رہتی ہے اس ارد سے خرمے

کوی کیا شاخ نکلی ہے چمن سے
شاخ ہری رہنا، شاخ نماز رہنا، ارد

صرف، فصیح و راجح
چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرد کا جل گئی

اگر ایک شاخ ہنال غم جسے دل کہیں وہ ہری دی
اسراج اور رنگ آبادی

شاخ ہونا: کوئی نئی یا انوکھی بات ہونا
خر کی بات ہونا

چار دیں میں رنگ مثل بوا ہوا جاسے گا
کون سی وہ شاخ ہے جس پر ہو کونار ہے

۳۔ قول فیصل: ان سوں میں کوئی نہیں نکلتا
شاخ نکلا: دیاں بھولی، ایک بکوان

جہ میں بلکی شکر ڈال کے تیار کیا جاتا ہے
ارد و صرف، فصیح و راجح

شاخ نکلا: عاتق مہری ہر بات پر شاخ
پھر بھلا کہوں۔ عاتق مہری ہر بات پر شاخ

۱۔ محل صفت: افکاری میں شاخیں بھی رکھو
نکلتے اور پھکیاں بھی ہونا چاہیے، امر و دسے

شاخیں نکالنا: عیب نکان، نقص نکا ہر کر
کرتا، ارد و صرف قلیل الاستعمال

بیکروں شاخیں سب نکالیں گے
آپے میرے دل میں ڈالیں گے

شاخیں نکالنا: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میں نہ بولی نکالیں شاخیں لاکھ جان بجا
قول فیصل: شاخیں نکلا بھی زبانوں پر جو

شاخ: خوش و غم، فارسی، صفت
فصیح و راجح

تذکرے سے مرے دل شاخ کرے
جب نہ ہوں گا تو مجھے یاد کرے گی دنیا

شاخ: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

میر محمد عظیم آبادی: ساجت نکلا، تکرار ہونا
ارد و صرف، قریب بہ مترادف

۱۹۲۵ء کو عظیم آباد میں انتقال ہوا غم شاد
آؤ ۱۳۰۵ھ

مشاد: میر جو زبان کا تخلص میر کا ترش
مکھنوی خزانہ کے شاعر سکھ میں خوش زیادہ اور سلف
ہے۔ جلال کے ہم عصر تھے اپنے کو پیر میر کہلاتے تھے۔ بقول اسم
ان میں ادبی چہرہ بھارت بھی ہوتی تھی۔ ان کے تین بیویوں
دلیں نظرت کر رہے ہیں جن کے تاریخی نام علی زہرا، تیسری بیوی
غنیہ بی بی (سنی پتال) (سنی لا مشاں)
۱۲۹۲ھ ۱۲۹۶ھ
مشاد اب: فردا زاد، سرسبز، ہر اہر نامی
صفت فصیح، راج

مرغان تفس کو چوں نے دے شاد، یہ کہلا میوا ہے
آپا ہے جو تم کو آباؤ ایسے میں ابھی شاد اب میں
شاد خیر آبادی

کس قدر سے گشت خیال
گریہ انتظار سے مشاد اب
قول فیصل: داب و الفت نے شاد اب کو
سیراب بھی کھا ہے جاہل مکھنوی نہیں بولتے۔

مشاد ابی: سرسبز، فردا زاد، نامی مرشم
فصیح، راج

مجھے مشاد ابی معن چین سے غوت آلمے
ہی انداز تھے جبٹ گئی تھی زندگی اپنی غیر کثرت
خوشادہ دل کہ مشاد ابی تھی دل میں جب رکھیں کی
کیا کرتا تھا وہ بھی سیر میرے ساتھ گلشن کی
دوش بے آبدی

مشاد ابی و لطافت ہرگز جہاں میں
یہ جہ میں پھر چر سیرے زہر کھایا
مشاد ابی: دیروز ناناں، خوش حال
خوش و سرور، نامی، صفت، فصیح، راج
یہ کہ کر ہم کہ وہ غائب ہوئے تیار داناں، عارف

مشاد ابی: انیش شاکر شاد مکھنوی تخلص بہک
خانہ دانی سلسلہ جلیل خروال کا، کالج سے تھاجوہا کے طبقے
میں نایاب تھے رکھتے تھے اس خانہ میں ایک لکال چیت
جو فاسادت مل خان کے عزیز تھے۔

شاکر پر مشاد، صاحب بہت پر گو شاعر تھے ان
کلام مرعوب غامض و عام تھا۔

مشاد ابی: جناب مرزا حسین علی خان کا
دہلوی خلیفہ ہنر و ادب میں اس بدین خان کا خلیفہ
قاسم خان سہراب جنگ تخلص۔ راب قاسم خان
سہراب جنگ نام کی ایک گلی کو چہ قاسم جان کے نام سے
دلی میں اب تک جو۔

قول فیصل: رابہ حسین بکری کا تخلص بھی شاکر تھا قاسم فیصل کہتے
تھے۔

مشاد ابی: فرحان، خوش و سرور
بہت زیادہ خوش۔ نامی، صفت، فصیح، راج
تھان جیسے۔ سب عاقلین جلسہ مشاد ابی و فرحان
مگر جنسیت کا درد آزد و بڑیاں۔ (فائدہ آواز)
مشاد ابی: (دگر تحسین و آفرین) خوش و
شاد ابی: نامی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب شاد ابی: اسے شرف الشہداء، حاسی
تال کے نہ کو جو دیا رو برو سے رتخ شرف
مشاد ابی: یزید، شاد ابی: یزید، یزید
ابھی حالت کے ساتھ خوشی سے زندگی گزارے، یا
بری حالت کے ساتھ ناخوشی سے زندگی گزارے
ہر حال زندگی گزارا ہے۔ فارسی شل، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

فیصل: اب سینے کہ داناں غیر نہ خرگاہ کوئی
عال خان مل میں میں ملکاری ہیں۔ رات کا وقت بھاؤں
باز رہی تو کہاں رہی۔

عقیدہ پاشا: ان تو بڑی وقت ہوگی سوئی کے قبان

آزاد پاشا: مشاد ابی: یزید، شاد ابی: یزید، یزید
دندان آزد

مشاد ابی: خوش رہنا، سرور رہنا، اور خوش
فصیح، راج

شاد رہتے ہیں صوبت میں بھی
شکر کرتے ہیں صوبت میں بھی

مشاد مشاد: خوش و سرور، سرور
نامی، فصیح، راج

بزم سے اس کی آواز آتے ہوئے ہوتا تھا
مرشد ہمیں بھی دیتے جاؤ دل پہ لیا گیا
آزد و مکھنوی

مشاد و قاسم: کامیاب چاہتا ہوں اسم شاد سی
خوش و سرور، نامی، فصیح، راج

قول فیصل: کامیاب کے معنی شاد کا ہی ہیں۔
بہت کچھ اہل شاد کا ہی کا حشر ہوئی
شاد کرنا، خوش کرنا، اور صحت، فصیح، راج
خج تہ کرے سے کرے دل شاد کرے گی دنیا

مشاد ابی: خوشی کی خواہش کہ کا ص کر دم، میں
اپنی زندگی سے خوش رہیں کہیں نے ایک کام کیا ہے
بڑا کام کر کے یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ (فرنگ شال)
قول فیصل: کہیں کوئی تیرا طبقہ بدل دیتا ہے۔
مشاد ابی: خوش و سرور، صحت سے بھرپور
نامی، صفت، فصیح، راج

پلاسے او دل راحت طلب کیا شاد ابی: چکر
زمین کو لے جاناں رنج دے گی آساں ہو کر
قول فیصل: صاحب ذرا صحت کے شاد خیر بھی
تفسیر معنی میں کھا ہے۔

اس کے جو لکھتے ہیں کہ جہاں تحقیق کی رائے ہے۔
میر تو کب غلط تھا۔ یعنی خوش ہے اس میں مزوک

جنانے کی ضرورت نہیں اور ترکیب صفت کی صفت کے ساتھ نامائز۔ اہل زبان نے صرف فیروزہ کی ترکیب کو قرار دیا ہے۔ خواجہ نظامی کے مندرجہ ذیل شعر میں جو شادی و رچانا ہے جائز ہے اس کو سزا دینا چاہیے۔

فصل جنس خرم و شادی مند

بہتان مشدوم زیر سر و بلند

شادی کوئی بھی نہیں دوتا۔

شادی و رچانا: خوشی، فرح، ناری، سونٹ، فصیح، راج۔

خوشابخت و درخشاں آگے ہم کو

نہ چھپے کوئی شادی و رچانی ہماری

شادی و رچانا: اور اور، بھول، بہت، خوش،

اور، صفت، فرنگ، آصفیہ

قول فصیح: اب اس جگہ عورتی شادی و رچانی

ہی جیسے: بڑی باجی نے جب سے سو روپے کا پیسہ

وصول کیا ہے شادی و رچانی: اور مشدوم شادی

بھی ہوتی ہے۔

شادی و رچانا: خوش، بڑا، مسرور، ہانا، اور، صفت

فصیح، راج

روشنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تہی

میں شادی و رچانی کہوں تو کسی کی نگاہ میں

شادی و رچانا: (علم کی ضد) خوشی، شادی، سونٹ

ناری، سونٹ، فصیح، راج

وہاں پہنچا ہے ہر وہ تہ سے

اس آج سفر کوئی شادی و رچانی کے گھر

شادی و رچانا: جن، حیدر، ہوا، ناری

سونٹ (فوز و لغت)

قول فصیح: اہل کھڑان حوز میں نہیں دیتے

شادی: اور، تقریب، عقد، کاج، رچانا

رسم کھڑائی، اور، سونٹ، فصیح، راج

سر سبز ہے خلق میں زیادہ مستتر

شادی میں اس میں بھی نہیں دیتے

شادی و رچانا: بچہ پیدا ہونے کی خوشی، اور،

عورتوں کی زبان

فوز و لغت (فرنگ، آصفیہ)

قول فصیح: کھڑائی عورتیں نہیں دیتیں

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

کونا، اور، صفت (فرنگ، آصفیہ)

قول فصیح: یہ کھڑائی زبان

شادی و رچانی کا بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

بیانی ہوتی ہے۔ ناری لفظ مذکر فصیح، راج

تھو کو دم لینے کی بھی فرست نہ دنیا میں

روز و رات شادی و رچانی کا تقاریر کا راج

شادی و رچانا: خوشی کے گیت، اور، تذکر

عورتوں کی زبان

قول فصیح: جمع کے ساتھ شادی و رچانی کا زبانوں

پر زیادہ ہے۔

شادی و رچانا: مبارکباد، مژدہ، ناری، تذکر

دہلی کی زبان

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

جب ملاقات کو شادی و رچانی آیا

شادی و رچانا: خوشی کی نوبت بھانا، راج

تقاریر بھانا، اور، صفت، فصیح، راج

محل صرف: یاران سر پہ بیٹھے رنگ رلیاں

مناتے ہیں گل رخاں پری چہرہ شادی و رچانی بجاتے

ہیں۔ (شادی و رچانا)

قول فصیح: (رگ ستی) شادی و رچانی بھانا

جس راج و فصیح ہے۔

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

شب قرقت بھی اسے رنگ گڑ بھاد رنگ

شادی و رچانا: خوشی کی نوبت بھانا، اور، صفت

فصیح، راج

نیلے پلے کو رنگ سمجھ گئے

چار سو شادی و رچانی بچے گئے

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

اور، صفت، دہلی کی زبان

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

جب ملاقات کو شادی و رچانی آیا

شادی و رچانی کا بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

آباد ہو جاتا ہے۔ شادی و رچانی کا سبب ہوتی

ہے اور، مقولہ، فصیح، راج

شادی و رچانی کا بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

ناراج اچھے نہیں۔ اور، مقولہ، فصیح، راج

شادی و رچانی کا بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

کونا، اور، صفت، تعلیم، الاستقامت

ننگ سے دیتا ہے اٹھ شادی

رچانا و آج سے خلع میں شادی

(سراج المصابین)

شادی و رچانا: بڑا، بڑا، ناری، سونٹ،

اور، صفت، غیر فصیح، راج

قول فصیح: اس کا لازم شادی و رچانی

ہوتے ہیں۔

اسی کی دھوم یہ ساری مٹی ہے۔
 ہر ذی فہم میں شادی رچی ہے (قرہ بگاری)
 شادی کا قبول :- (دوا و قبول) جب ان
 عورتوں کی ایک رسم جس میں شب زفاف کی صبح کو
 سٹھوڑے کے ساتھ پان کے مرکب عرق کا شیشہ
 دلہن کے پیچے کے واسطے آتا ہے۔ اب اس کا رد و
 بیت کم ہے۔ اردو و مذکر

شغف نہیں ہے۔ انکے نے تری شب میں
 بھر ہے شادی کا قبول آجکیوں میں (مختصر)
 (ذکر اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اس رسم سے
 ناواقف ہیں۔

شادی کا دن :- بیاہ کا روز بہت خوشی
 کا روزہ۔ اردو، نصیح، رائج

روز مرگ عاشق ناشاد ہو شادی کا دن
 ہو، بجائے شہر قائم غل مبارک باد کا دوق

شادی کرنا :- بیاہ کرنا، نکاح کرنا، تقریب
 نکاح کرنا، بیاہنا۔ اردو و صرف، نصیح، رائج

رنگ تھی جو ارادہ شاہ زادی
 انہیں دھوئوں سے کوئی اور کی شادی (قدشاہ دہلی)

شادی کرنا :- لکھنؤ کے یا مکان کا فرخت
 کر ڈانا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان میں گھر میں

سکونت اختیار کرنے سے پیشتر عریزوں کو اس گھر
 میں کھانا کھانا اس رسم کو نئے مکان کی شادی

کہتے ہیں۔ اردو و صرف، دہلی کی زبان (ذکر اللغات)
 قول فیصل :- عورت فرنگ اترنے مولف

ذکر اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے شادی کرنا فرما
 کے ذیل میں لکھا ہے :- فیلن نیز پٹیس سے ثابت

ہے کہ جو عورت لکھنؤ کے سر لکھو پا گیا ہے وہ بھی

قد سے ترسیم کے ساتھ دہلی کا ہے۔ پٹیس نے لکھا
 ہے۔ شادی کرنا گھوڑا و حیرہ فرخت کر ڈانا
 فیلن نے حیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ خالی
 گھوڑا بیچنا لکھا ہے۔ مجھے فرنگ آصفیہ کا
 اندراج معلوم کرنے کا اشتیاق ہوا اور کامیاب
 ہوا۔ شادی کرنا میں نے گھر میں جا کر رہنے سے

پہلے اس گھر میں سختوں اور غریبوں کو، خواہ
 رشتے داروں کو کھانا کھانا نئے مکان کی شادی

سے ہی مریض ہوا کرتی ہے۔ شادی کرنا
 گھوڑا بیچنا، گھوڑے کو فرخت کرنا کیونکہ بیچنے

کا لفظ اس کی نسبت اچھا نہیں جانتے فرنگ آصفیہ
 شایہ ان اندراجات سے بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ جو

محاورہ لکھنؤ سے منسوب کیا جا آ رہا ہے دہلی
 کا ہے۔ صاحب لفظ نے لکھنؤ کے

ساتھ مکان کو خواہ خواہ و بہتہ کر دیا ہے لکھنؤ
 میں گھوڑے بیچ کر سونا، بطور محاورہ فرخت

اعلیٰ مان حاصل ہوتا ہے۔ نئے تعمیر کردہ مکان میں
 منتقل ہونے پر دعوت کی جاتی ہے اس دعوت

دلیہ کہتے ہیں باقی جو کچھ "ذکر اللغات" میں اس
 ضمن میں لکھنؤ کے متعلق لکھا ہے محض قیاس

آرائی ہے :-
 مولف ہر سزا اللہ تعالیٰ صاحب فرنگ اثر

کی تائید کرتا ہے۔
 شادی مبارک :- شادی راس آئے

اردو، دعائیں فقرہ، نصیح، رائج
 قول فیصل :- یہ شادی مبارک ہو کا مختلف

ہے جو مبارکباد کے کل پر کہتے ہیں۔
 شادی چھنا :- شادی رچنا، شادی

ہونا۔ اردو و صرف، دہلی کی زبان :-

فغان ہی دے رہی ہے شادیانے
 بچی ہے دل میں شادی کس کے غم کی (آغ
 شادی مرگ :- دے دے اخافت) وہ
 شخص جو افراط خوشی سے مر جائے۔ نادر صفت
 نصیح، رائج

ہو گیا سن کر نوید مل شادی مرگ میں
 لب تک یہ زمرہ آیا کہ شیون ہو گیا (مومن)

میرے مرتے ہی زمانہ درہم و بزم ہوا
 یہ خوشی بھلی کہ شادی مرگ کا عالم ہوا (تیسرا)

شادی مرگ :- وہ موت جو افراط
 خوشی سے ہو۔ خوشی کی موت۔ نادر صفت، رائج

ہوئی اس کی یاں تو شادی مرگ
 دیکھتے ہی ریح اس کا وہ بے برگ (دلن)

قول فیصل :- اخافت کے ساتھ یہ تشبیہ
 یا شادی مرگ استعمال ہوا ہے۔

دم میں شادی مرگ ہو جانا
 تیرے خط کے جواب میں دیکھا

یہ تخفیف تشبیہ بھی استعمال ہوا ہے۔
 جان عاشق تیار دست ہوئی

شادی مرگ کا بسانہ ہوا حوصلہ جوانی
 شادی مرگ ہونا :- افراط خوشی سے

مر جانا۔ اردو و صرف، نصیح، رائج
 ایسا اداس ہو سہ دل کا کہ شادی مرگ میں

جود و ستم کا میری جان لطف دکر مے کام لو
 (مومن)

تیرے پیار کو گراپے جینے کی تمنا ہو
 تک پر سن کے جیتے جیتے شادی مرگ علی محمد دق

شادی منانا :- شادی کی خوشی منانا
 شادی کے رسوم ادا کرنا۔ اردو و صرف، متردک

کرنے والا۔ عربی صفت مذکر۔ فصیح، راجح
قول فصیح۔ شائع حشر۔ شائع محشر۔ شائع
 روز جزا وغیرہ کی ترکیب۔ ہوتے ہیں۔ عام طور سے
 جناب رسول خدا مراد لئے جاتے ہیں۔
 آواز یہ آتی تھی کہ اسے شائع حشر
 بختا جے لڑنے اسے ہم نے بختا حشر
شاعری۔ دیکھو سوم، اہنت کے چار اناجوں
 میں سے ایک کا نام جن کے دادا کا نام شائع تھا
 یہ اپنے دادا کے نام سے مشہور ہو کے بہت ہوئے۔
 عربی، راجح
قول فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں
 زبان کے دادا کا نام شائع تھا یعنی ابو عبد اللہ
 محمد بن ابی جعفر۔ نہ نہ شاعری کے قواعد اپنی ہیں
 کہ وہ حق مضبوط لکھے۔ شاعری مذہب کے پیر کو کبھی شاعری
 کہتے ہیں اور وہ بھی بولی ہے۔
شاعری۔ یہ وہ روئی کی جی ہو کسی دہائیات
 کہ کے ختم کے اندر رکھی جاتے۔ عربی، مذکر۔
 (فرنگ آصفیہ)
قول فصیح۔ ان معنوں میں اہل لکھ نہیں بولتے
 شائع ملا۔ وہ دیا یا صاحب کی جی جو درج
 بیجا نہ کل کے آنے کے لئے رکھی جائے۔ نلاحظہ بخوان
 لائن کے لئے متعدد جی جی کے ذریعہ دوا و تسلی
 کرنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 دوا ہے دین میں اضافہ ہوا
 ہوا تہذیب، بیکار، شائع ہوا
قول فصیح۔ اسی معنی میں۔ شائع ہوا
 پرست جواد۔ یہ ہے جیسے تھا سے نچے کو درون
 بختا نہیں آئے شائع دے دیا جائے۔
شاعری۔ شاعرینے والا۔ خداوند عالم کی صف

عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فصیح۔ یہ وہ بہت کر دی ہے کہ جتنی
 کر دی اتنی ہی مفید بھی ہو یا شاعری یا کافی کہہ کر
 ایک سال میں پانی جاؤ اور پتے شکر کھا لیا۔
قول فصیح۔ ایک معنی میں یعنی بخش۔ ان
 معنی میں شاعری جواب کی ترکیب سے متعلق و فصیح ہی
 جیسے مذاکے پاک کی تہذیب شاعری اور جیسے جواب
 یا اگر شاعر بھولیں گے انہیں (خداوند آزاد)
شاعری۔ باطن صحت دینے والا، عام
 طور سے شاعرینے والا، مراد خداوند عالم، عربی
 نہ کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 رکھے صحت سے ہمیشہ شاعری مطلق تھے۔
 ہوتے ہیں جو خواہ ہوں وہ دن میں ہیں مثلاً ذوق
شاعری۔ ناگوار، کھلنے والا، رانگے والا، کھل
 وہ، عربی، صفت، فصیح، راجح
 دل کی بیماری سے طاقت خالی ہے
 زندگی اب تو کرنا شاعری ہے
قول فصیح۔ عربی میں یہ تشدید قاف ہے
 اردو میں بلا تشدید مستقل ہے۔
شاعری۔ ناگوار، ناگوار معلوم ہونا۔ کھلا، رو بہ
 ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راجح
قول فصیح۔ اس مسئلہ میں دینا بولتی لیکن
 بھائی صاحب کا بولنا مجھے انتہائی شاق کر رہا۔
شاعری۔ (بہ تشدید فتح سوم) دوا، مصل
 بہت سخت، عربی صفت، مؤنث
قول فصیح۔ تعلیم یافتہ طبقہ محنت مشاق
 کی ترکیب سے بوقاسم
شاعری۔ دوا، ناگوار اور غلام ہونا،
 دو بھر ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راجح

ہیں جو شاعری نہیں دیکھ ہو سالانہ فرد
 شاعری عید کا دن اور بھی زندانی پر اسیر
شاعری۔ دیکھو سوم، شکر گزار، شکر کرنے والا
 راضی برعنائے الہی۔ عربی صفت، فصیح، راجح
 جو کچھ قناعت میں ہیں تقدیر پر شاعر
 سے ذوق وادراغ نہیں کم اور زیادہ
 خلا میں۔ شاعر ہونا، شاعر ہونا، شاعر ہونا
 اور شاعر ہونا، شاعر ہونا، شاعر ہونا
شاعری۔ شکر و ذوق کو مل کر۔ اگر کہہ دیا جائے۔
 عربی، مذکر، فصیح، راجح
قول فصیح۔ لکھنے میں یوں ہوتے ہیں، شکر
 خور سے کو خاں، موزی کو مکر
شاعری۔ دیکھو سوم، شکایت کرنے والا، لگا
 کرنے والا، عربی صفت، فصیح، راجح
قول فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مذہب
 ذیل معنی لکھے ہیں جو کھنڈ میں راجح نہیں مذہب
 داد خواہ، مستندت۔ اگر کہہ دیا جائے، غماز
 لڑا، غیبت کرنے والا۔
شاعری۔ خلافت مزاج بات پر شکایت
 کرنا۔ اردو صفت، فصیح، راجح
 ہوں شاعری سے ہر از مجھ سے
 ہیں راضی یا زور ناز مجھ سے (خام غزلیاں)
شاعری۔ دیکھو سوم، سکون چاہم، کسی شاد
 سے کہہ سکیں والا، تلخ، کسی شاد کے سامنے زانو
 ادب تہ کرنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 قلم ملک عرش پہ تھا درد ہمارا
 جبریل ما اتادہ شاعر ہمارا
قول فصیح۔ عوام بھڑکات، فارسی
 شاعر، شاعر، ہوتے ہیں۔ فارسی میں شاعر

اشیاء کے معنی میں بھی ہے۔

شاگردانہ - اور وہ جو اساتذہ کو بطریق

انعام دے۔ نادسی (نور العفیت)

قول فیصل - اور وہ اس کے معنی میں شاگرد

کی طرح ہے۔

۷۷ بولایں ہوں شاگردانہ سال

نہیں عاشق مگر با محب دل (سراج المصابین)

ایک معنی میں شاگردی کا ہے۔ اصطلاح بند ہو چکی

تھی مگر آداب شاگردانہ کی آمد و رفت جاری تھی۔

۷۸ (آب حیات)

شاگرد پیشہ - شاگردانہ کے وہ شاگرد

و اصطلاح میں غلام کہتے ہیں۔ اور وہ تذکرہ سترنگ

(از بہار عجبم)

شاگرد پیشہ - وہ شاگرد جو استاد کو اپنا

کے رہنے کا وہ مکان جو کسی محل کو بھی یا بجلی وغیرہ کے

مخلوق تربیت میں ہے۔ (نور العفیت)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شاگرد پیشہ - تذکرہ پاکر حضرت شاہ واد پر

کلام کلام کرنے والا۔ ادنیٰ درجے کا خادم۔ خانگی یا

ذاتی خادم جیسے ماموں خاناں وغیرہ۔ اور وہ تذکرہ

ستروک۔

اپنے ہر اے کے سادہ سفر

مع شاگرد پیشہ و سترنگ

قول فیصل - حیدر آباد میں پیشی کے ملازم اور

حضرت شاہ کو شاگرد پیشہ کہتے ہیں۔

شاگرد در شید - کسی کے سب شاگردوں میں

سب سے ممتاز شاگرد۔ (نور العفیت)

۷۹ (نور العفیت)

۸۰ (نور العفیت)

۸۱ (نور العفیت)

۸۲ (نور العفیت)

۸۳ (نور العفیت)

۸۴ (نور العفیت)

۸۵ (نور العفیت)

۸۶ (نور العفیت)

۸۷ (نور العفیت)

۸۸ (نور العفیت)

۸۹ (نور العفیت)

۹۰ (نور العفیت)

۹۱ (نور العفیت)

۹۲ (نور العفیت)

۹۳ (نور العفیت)

۹۴ (نور العفیت)

۹۵ (نور العفیت)

۹۶ (نور العفیت)

۹۷ (نور العفیت)

۹۸ (نور العفیت)

۹۹ (نور العفیت)

۱۰۰ (نور العفیت)

۱۰۱ (نور العفیت)

۱۰۲ (نور العفیت)

۱۰۳ (نور العفیت)

۱۰۴ (نور العفیت)

۱۰۵ (نور العفیت)

۱۰۶ (نور العفیت)

۱۰۷ (نور العفیت)

۱۰۸ (نور العفیت)

۱۰۹ (نور العفیت)

۱۱۰ (نور العفیت)

۱۱۱ (نور العفیت)

۱۱۲ (نور العفیت)

۱۱۳ (نور العفیت)

۱۱۴ (نور العفیت)

۱۱۵ (نور العفیت)

۱۱۶ (نور العفیت)

۱۱۷ (نور العفیت)

۱۱۸ (نور العفیت)

۱۱۹ (نور العفیت)

۱۲۰ (نور العفیت)

۱۲۱ (نور العفیت)

۱۲۲ (نور العفیت)

۱۲۳ (نور العفیت)

۱۲۴ (نور العفیت)

۱۲۵ (نور العفیت)

۱۲۶ (نور العفیت)

۱۲۷ (نور العفیت)

۱۲۸ (نور العفیت)

۱۲۹ (نور العفیت)

۱۳۰ (نور العفیت)

۱۳۱ (نور العفیت)

۱۳۲ (نور العفیت)

۱۳۳ (نور العفیت)

۱۳۴ (نور العفیت)

۱۳۵ (نور العفیت)

۱۳۶ (نور العفیت)

۱۳۷ (نور العفیت)

۱۳۸ (نور العفیت)

۱۳۹ (نور العفیت)

۱۴۰ (نور العفیت)

۱۴۱ (نور العفیت)

۱۴۲ (نور العفیت)

۱۴۳ (نور العفیت)

شال میں ٹاٹ کا پونہ۔ کسی بڑے طبقہ والی

شے کے ساتھ پست درجے والی شے کا جمع ہونا۔ اردو
شل، رائج

گس کر ہوگی بھلائی بات پسند
شال میں دیہی ٹاٹ کا پونہ

شالی۔ شال کی طرح منسوب۔ شال کا
فارسی، صفت، فصیح، رائج

مچھلی صدف۔ شالی رومال کی حفاظت کرتے رہو
پونہ بڑا لگ جائے گا۔

شالی۔ مسکرت میں شالی۔ (دھان)
دھان، سفید، مبادل، ہندی، تذکر

قول فیصل۔ سہل فریب نگاہ اور نگاہ میں کڑواہٹ
لکھ بڑا معاملہ ہے مسکرت میں شالی یا ساں سا کھو

کی کڑوی یاد دہشت کو کہتے ہیں۔ شالی بھانے کو مسکرت
کا لفظ ہے یعنی ایسا دھان جو گڑبگڑ پانی میں ٹٹتا ہے

دیکھیے پٹیس، فلن میں خود شال کو مسکرت کا لفظ
قرار دیا ہے۔ کشمیر میں دھان کو شالی کہتے ہیں۔

صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ان معنی
میں یہ لفظ ترکی، فارسی، سنسکرت تینوں زبانوں میں

اسی طرح مستعمل ہے۔
سہل فریب، لغت فارسی کرتا ہے کہ اہل

کھنڈ خالی نہیں ہوتے۔
شام۔ کسی دھات یا باقی، انت کا بنا ہوا خول

جو کڑوی یا بھڑکی دیز پر بھرتی کے لئے اوپر یا نیچے
لگاتے ہیں۔ اردو، ترنت، فصیح، رائج

دست گیری کر رہی ہو تیرے بچے آج کل
بھڑکی خود بخود میری بھڑکی کی شام لگیو ہو گئی

لوگ مڑھ پوٹنگ صباحت نظام جو
سوتا سوتے پوٹنگ کے باغی کی شام جو

مرزا کا کہنا صبح کو نہ تھو کو نہ بھین
کڑوی کی لہجہ کی ادھی چڑھتے شام

شام۔ کوشن ہی کا لقب ہندی، تذکر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے دھیان کے ذہن پر
شام تنہا کرتے ہیں۔

شام۔ مغرب کا وقت، سورج ڈوبنے کا
وقت فارسی، ترنت، فصیح، رائج

تم تھے تو میری شام میں قاصد کا عالم
تو جب کے گئے شام جھلکتی ہے سحر میں

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع شامیں بھی مستعمل
فصیح ہے۔

کو ذہن کو یا باہوں میں۔ رائج دہلی میں
گردوں نے دکھا میں نئی صبحیں نئی شامیں

شام۔ عربی کے شال اور مصر کے مشرق
میں ایک ملک کا نام جس میں حلب اور دمشق مشہور

شہر ہیں۔ عربی، تذکر، فصیح، رائج
جہ شام کے بازار میں بد بخت آئے

قول فیصل۔ صاحب تشریح الانشاء نے لکھا ہے
کہ اس کی وجہ سے یہ ہے کہ شام کا نام ہے

کہ کہتے ہیں اور یہ ملک کبھی سے جانب چپ ہے۔
روح فرنگ صغیر لکھتے ہیں: اس ملک کو سام

بن زور نے آباد کیا تھا۔ اہل مصر اس کو سام بھی
کہتے ہیں مگر سریانی زبان میں شین سمجھا جاتا ہے۔ یہ ملک

دریائے نیل سے آباد ہے۔ شام کے مابین واقع ہوا
اس کا دارالخلافہ شہر دمشق ہے جو ایشیائی روم کا ایک

شہر ہے۔ اس ملک کے جنوب میں بحر ادریسیت واقع
ہے۔ یہ ملک بہت قدیم مقام شاہان سلطنت اور

قدائے ضعیفی کا جو ارم اور میرا بھی اسی کو کہتے ہیں۔

شام۔ ایک آئے رنگ کی خوش بھان پڑا ہوا
دم کو ہر وقت حرکت دیا کرتی ہے۔ اردو، ترنت

رائج۔
سات آواز پر داند جو شام کی طرح

پر گانے بولے مڑگان بننے کا بل
شام آہر۔ وہ شام جس کی کبھی سوچ۔

ترنت، فصیح، استعمال
دیکھو کاشل اور نہ رائج کا بدل

وہ شام آہر ہے۔ فصیح، اول
شام لک۔ آگیا، محرم، غورن، سینہ بندہ

فارسی، ترنت، متروک
قطع کر ڈالے چہری سے کر وہ صغیر بندہ

بندھوؤں میں جو اس شام کی شام لک کا
شام او وہ۔ شام کے وقت کھنڈے بازار

کی چل پل اور رشتی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج
دیکھیں کیا اسے برہنہ ہم شام شام او وہ

روئے تان سی صبح نہیں گھوٹاں سی شام نہیں
قول فیصل۔ شامی دور میں کھڑکی شامیں اپنی چل

پل اور رونق کے لئے ہتھوڑیں اب وہ بات نہیں
رہ گئی ہے۔

شام۔ آنا، مغرب کا وقت، آغاز اول حدیث
کا آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

خط کا آغاز ہوا اس رخ زواری پر
جل ہی صبح وطن شام غریباں آئی

شام۔ پرتی، دامن چیرنی کو بگاڑ لیا ہے، اس
شرط پر مقدمہ لینا کہ جس میں ڈگری کا کچھ حصہ کیل

بھی ہے۔
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شام۔ بھولنا، مغرب کے وقت شفق کا غور اور

۱۔ شام کے وقت مغرب سے سرخی کا نمودار ہونا اور دھرت، متردک

چوٹی میں وہ پیٹے ہیں بھوؤں کے بار کو بھولی سے شام کھدو یہ صبح بہار کو

شاپین :- دیائے عروت، ایک تم کی شراب جو سفید رنگ کی ہوتی ہو۔ انگریزی توت، راج

قول فیصل :- تجربے پر وزن نامزدین اور قدر سے پر وزن رنج بھن کہا ہے۔

سر پیڈی آگئی ساقی سوٹا رکھ بھن آگئی اس صبح کی ہمارے گھوٹے سے بھر

کیس میں کیس میں کیس میں جو دوسرا روزن دورہ شام میں ہو تو اس کو

شامت :- سوت، پیسی، برائی وقت عرب، توت، صبح، راج

ترے قریب میں کیوں آگیا میری شامت دیا حاقی نے دل نا امید وار مجھے (عاقبت)

قول فیصل :- اس کی اور دو جمع شامیں متل ہو چ زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں۔

شامت اعمال :- پیسی، بھتی، عربی الفاظ نامی ترکیب، صبح، راج

محمل صحت :- سیر اٹھ ہیں اس وقت انیم کی ڈیا سٹی، پیٹک کے ڈیا اور سے کے کتا رہ جو پیچھے چھپتا

تو دو کو میں نکل گیا، شامت، اعمال ایک مقام پر نورسا پانی پڑا تھا۔ روح فنا ہو گئی۔ (ضابطہ آزاد)

قول فیصل :- سے درخت جار کے امانے کے ساتھ شامت اعمال سے بھی بولتے تھے۔ جواب قلیل الاستعمال

ہے جیسے ایک دن شامت اعمال سے ایک زواج جب زنی قدرت کے بہاں چوری کا شوق چرایا (ضابطہ آزاد)

شامت آنا :- برادقت آنا، کھنچو یا پر نصیبی آنا، اور دھرت، صبح، راج

سر پہ طلب چاہے خدا غیر می کرے آئے گی شامت آت کسی بیگناہ کی (سیر)

قول فیصل :- بصورت جمع شامیں آنا بھی نظم ہوا ہے۔

شامتیں تو نہیں آتی ہیں ستمگروں کی (شش) اب زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں۔

شامت لکھنا :- کچے کی سزا پانا، اور دھرت دہی کی زبان

محمل صحت :- مگر سب کو تو اپنے اعمال کی شامت بھٹنا ہی ہے۔ (محضات)

شامت زود :- بے نصیب، بصیت کا مار، ہارسی ترکیب، صفت قلیل الاستعمال

دیکھا شامت زود، میرا دھرت آٹھلا (شش لفظی) گرچہ حق قسریں ہوا طرز کے قدغن (شش لفظی)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں زیادہ تر شامت کا مار کہتی ہیں۔

شامت سوار ہونا :- شامت آنا۔ برے دن آنا، اور دھرت، عورت دہی کی زبان

محمل صحت :- سن قوم در کج پر کیا شامت سوار ہو جو آئے دن غامد سے لڑا کرتی ہو۔ (فرنگی صغیر)

قول فیصل :- انیس سون میں مولف فرنگ آسفیہ نے شامت سر کھینا بھی لکھا ہے۔ وہ بھی دہی سے لکھو ہے۔

شامت کا کھینا :- شامت آنا۔ اور دھرت عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

شامت کا مار :- بے نصیب، آنتوں میں گھرا ہوا۔ اور دھرت، مذکر عورتوں کی زبان

ساتھ اس شامت کے مارے کے سولہ نامہ اسے خفزدل تو سیر زلف و کاکل ہو گیا ظفر

اتارا تو نے سرزن سے جو اس آنت کے مارے کا تو بھوؤں گمان میں، حصال ترے نکا اتارے کا (ذوق)

قول فیصل :- تائیت کے لئے شامت کی ماری کہتے ہیں۔

شامت کہہ کے نہیں آتی :- بصیت یا آنت بیک ایک نازل ہو جاتی ہے۔ اور دھرت قلیل الاستعمال

کتنی باتیں گھڑی آتی ہیں (فریب شش) شامیں گھڑی آتی ہیں

شامت کے دن :- بصیت، بے بختی کا زمانہ برے دن۔ اور دھرت، قلیل الاستعمال

اپنی خیر بھڑا کھوں کے آگے شام میں جو (فریب شش) میری شامت کے کھنڈ میری بری است بک کھنڈ

شامت کی مار :- صحت کی خرابی، بے نصیبی کھنچو، اور دھرت، عورتوں کی زبان

اسی کمر کی سے آگے اس کی رومی تھی (انت بید) وہ دن شامت کی مار میں کمر تھی (منظوم)

شامت میں کھینا :- آنت میں کھینا بصیت میں گرفتار ہونا، اور دھرت، قلیل الاستعمال

سودائے سوزلف تباں اس کو ہوا ہے شامت میں :- دل بھٹ کھینا دیکھتے ہمارے (عاشق)

شامت ہونا :- صحت کی خرابی ہونا، کھنچو ہونا، اور دھرت، دہی کی زبان

سجوں سے قتا ہے وہ شوخ فحش ہے بیزار یہ کچھ نہیں مساحی کی سر سے شامت ہے (جواہر)

شامتی :- بے نصیب، کھنچو کا مار، اور دھرت عورتوں کی زبان (نور الخضر)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شام جوانی :- دن کی تیرہ بج کر آخری جوانی
یہ دن گزر کے امیری ہونے پھیرے ہے
نہ پھرے شام جوانی نہ صبح پیری ہے
(ذرا ہنسنا)

قول فیصل :- صاحب فرنگ اترنے لکھا ہو کہ
شام جوانی، جوانی جو نہ کہ آخری جوانی، اسی طرح
صبح پیری، پیری جو نہ کہ انتہائی پیری، اگر شام جوانی
آخری و ختم جوانی ہے تو اس کا آغاز کیا ہے صبح؟
وہ پیری کی طبیعت ہے۔ دراصل دونوں میں حفاظت
تشبیہی ہے۔ شام جوانی میں جوانی جو شام کے
صبح پیری یعنی پیری جو صبح کے ہے۔ کہ
جوانی کی شام یا پیری کی صبح؟ سوائے صاحب فرنگ
اثر کی تاہم کیا ہے۔

شام خری :- ایک چڑیا کا نام۔ اردو
فیل اسٹال

ہوم چنڈا در بزرگ، ابا بیل اور چکر میں شام چڑی
کھنکھن چنڈیاں، دوسے کنگ اور غوغائی کا ہوم پٹی
(نظر اکبر آبادی)
شام دیکھنا نہ دیکھنا :- وقت بے
وقت کا سماخانہ کرنا کی جگہ۔

سام بھینے سے ہو بھینے اگر گھر راسخ
شام دیکھو نہ دیکھو، بکھو
(ذرا ہنسنا)

قول فیصل :- بکھو یہ جھون عام لہو سے زبانوں
پر نہیں ہے
شام سے لمبی تانا :- چراغ میں تپتی پڑتی
ہی سو جلا۔ اردو محاورہ، موسم کی
زبان

محل صرف :- تمہاری فینڈ بھی کس قیامت کی ہے
شام سے لمبی تان دیتے ہو تو صبح ۸ بجے تک کی
خبر لیتے ہو۔
شام صبح کرنا :- حیار حوالہ کرنا۔ اردو صرف
قلیل اسٹال۔

بیل و ہمار وصل دکھاتا ہو تو دکھائے
کیسی یہ آسمان نے دکھائی ہو شام صبح دیکھو
شام غنیمت :- مسافرت کی شام، فارسی
ترکیب، صبح، راج

روح نے طفت بیاباں میں چین کا پایا
شام غربت میں سڑھ صبح وطن کا پایا (مشت)
قول فیصل :- صاحب ذرا لگتا ہے معنی
کھے ہیں۔ ساغر کی شاہ پھنسی میں بہت ایذا
دہ ہوتی ہے نہ جس پر صاحب فرنگ اترنے
مذہب ذیل اعتراض کیا ہو۔

غربت کے معنی اگر غفلت لیجئے تو مسافر کس
لفظ کے معنی ہوئے، غیر منقسم اور سٹکیا، شام
غنیمت کے معنی مسافرت میں شام ہونے کے
سوا کچھ نہیں۔ سوائے فرنگ اثر کا یہ اعتراض
صحیح ہے۔

شام غریباں :- مسافروں کی وہ شام
جو عالم مسافرت میں ہو بصیبت زدوں کی وہ
رات جو عالم مسافرت میں ہو۔ فارسی، ہونٹ
فصح، راج

خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر
جل ہی صبح وطن شام غریباں آئی (آتش)
قول فیصل :- صاحب ذرا لگتا ہے شام
غریباں اور شام غریب یعنی، غنیمت معنی میں لکھا
ہے اور شام غریب کا شعر بھی پیش کیا ہے۔

دیکھ اے شام غریب وہ مسافروں میں
جس کو گھر یاد نہ ہو جس کو وطن یاد نہ ہو
دونوں صورتوں میں سے لکھنؤ میں کئی صورت
سے راج نہیں۔

شام غریباں :- شہادت امام حسین
علیہ السلام کے بعد کی پہلی رات عاشور کا دن
گزرنے کے بعد کی رات، گیا رہو جس خرم کی
رات، فارسی ترکیب، شیوں کی اصطلاح

قول فیصل :- چونکہ ایران کے بارہ شہادت
امام حسین کے بعد رات بصیبت کی پہلی رات تھی
اس لئے ہر سال عاشور محرم کا دن گزر کے بعد آٹھ
آتی ہے اس کو یادگار کے طور پر شام غریباں کہنے لگے
اس کی یادگار میں کچھ عرصے سے اس شب میں امام
بارہ حقیران آب علیہ الرحمہ میں غیر معمولی طریقے سے
بکس کی بنا ہوتی ہے جس میں نہ فرش ہوتا ہے نہ روشنی
اور یہ مجلس رپڑ سے نشتر کی جاتی ہے۔ اب
قریب قریب ہر شہر میں مجلس شام غریباں ہونے
لگی ہے۔

شام علم :- بصیبت کی رات، فراق کی رات
شب پیرا۔ فارسی ترکیب، صبح، راج
چ فراق ایسی کہاں ہو شام علم شب کے مقدس میں
(فراق کو دیکھو رے)
شام کا بھولا صبح کو آئے
کا بھولا شام کو آئے

رخ پر آبادی کل کر لاف سے
صبح کو آیا ہے بھولا شام کا راسخ عظیم آبادی
(ذرا ہنسنا)

قول فیصل :- لکھنؤ میں "صبح کا بھولا شام
کو آئے" تو اسے بھولا نہیں کہتے، بولتے ہیں۔

شام کا صبح کرنا :- رات کا شام شب گئے اور
کرنا اور دوسرے روز کی زبان۔

کا و کا دھت جانی بات تہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا (غائب)

شام کلیان :- (جا، صاف) ایک راگ کا نام
جو شام کو گایا جاتا ہے اور دندو، موسیقی والوں
کی اصطلاح۔

شام کو شام اور سحر کو سحر نہ گنا اس قدر
معروف اور عامی رہا کہ رات کو رات اور دن
کو دن نہ کہنا، کام میں دن رات معروف رہا
اور دوسرے روز کی زبان۔

شام کو شام سحر کو نہ سحر گنتی ہوں
بلکہ اچھے ہوئے طائر کے میں پرنتی ہوں

قول فصیل :- اہل کھنڈ نہ دن کو دن نہ رات
کو رات نہ کہنا بولتے ہیں۔

شام کی پوچھنا سحر کی کہنا ہے بے جا جواب
دینا، سوال کے جواب کچھ - اور دوسرے مترک

سنتوں کے برعکس جو ہر بات سحر کی
وہ شام کی پوچھیں تو یہ کہنا سحر کی سحر

شام کے مردے کو کب تک روئے ہے
اس شخص یا اس چیز کو کہتے ہیں جس کا علم و اندوہ

ہمیشہ رہتا ہو۔ اور دخل قبیل الاستمال
جان زلفوں میں کہاں تک کھوئے

شام کے مردے کو کب تک روئے ہے
قول فصیل :- صاحب کمالات ہندوستان

نے لکھا ہے - شام کے مردے کو کہاں تک روئے ہے
شام گاہ :- شام کا وقت، فارسی، عربی

قول فصیل :- کھنڈ میں متل نہیں۔
(نور اللغات)

شام گھات :- جس طرف حریف مارے
اسی لشکر مقابل بھی مار کرے تو اس کو شام

گھات کہتے ہیں اور دوش پہنچے ہندوں کی (نور اللغات)
شامل :- (بھروسہ) کا ہوا، پیلا ہوا، گہرے ہونے

شریک جنم شو، مشترک بری صفت، فصیح، رائج
محل وقت :- مشاعرہ ہیرے مکان سے بہت قریب تھا

میرا بھی شامل ہوا ہر شخص (اور دوسرے محل)
شامل :- لکھا، ایک جگہ جڑواں جیسا

مے ساتھ، حصہ دار، قائل یعنی مقبول ہوا اس
کے معنی فراگیر نہ ہیں، عربی صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے
شامل :- ہوا، ساتھ، باہم، مسرت

جسم میں نفس میں روح کے شامل آیا
گرمک ساتھ ہمارے سنگ منزل آیا (ایک)

قول فصیل :- بار کے صوبے میں اب بھی
ان سنوں میں راجا پوچھے وہ جہانوں اپنے

شامل لیتے آئے گا
شاملات :- شامل کی جمع - یہ جمع اہل فخر

ہندوستانی کی بنائی ہو۔ مے صاحب حصہ داری
وہ ایک شراکت یا جائداد جو بہت سے لوگوں

میں مشترک شراکت - اور (فرنگ آصفیہ)
قول فصیل :- اس کا استعمال دیہات میں

زیادہ ہو - جیسے :- جائداد شاملات میں ہو
شامل آنا :- ساتھ آنا، اور دوسرے

روٹی کی زبان
خواب میں بھی کہیں تہا نہیں دیکھا تھو

دل میں بھی آئے تو غبار کے شامل نے دشا
شامل حال :- شریک حال، ہوا، اور

ہر حالت میں شریک، فارسی ترکیب، فصیح، رائج
محل وقت :- خدا کا فضل شامل حال ہو۔

شامل حال :- باہم مل کر، ہوا، شامل
ہو کر - محام اور غور توں کی زبان - (فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- یہ دہلی کی زبان ہو۔
شامل حال :- ساتھ میں، شراکت میں، ہندو

کی زبان (نور اللغات)
قول فصیل :- کھنڈ کی حور میں نہیں بولتے۔

شامل حال :- ہونا، لازم، شریک ہونا
مے ساتھ، اور دوسرے، فصیح، رائج

محل وقت :- اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا تو
میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

شامل کرنا (تعدی) مے طائر شریک کرنا
میں کرنا شامل کرنا ہے جو کرنا لگانا، مل

کرنا۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فصیل :- ہنر ایک میں کھنڈ میں

راجہ دھنچ ہو جیسے - سیلا میں چارے بھی
روئے شامل کرنا - یعنی نہرو ۳۰ میں اہل کھنڈ

نہیں بولتے۔
شامل سل :- سل میں داخل کیا ہوا مقدمے

کے کاغذات کے ساتھ بھی کیا ہوا اور دوسرے
(فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- کپری والوں کی اصطلاح ہو۔
شامل ہونا :- مے شریک ہونا، ملحق ہونا

اور دوسرے، فصیح، رائج
محل وقت :- شہر کے سر پر شاہ، ادب،

لئے، بچے ہنسے، لڑکے، ہمارے لڑکے میں
شامل ہونے، بڑے بڑے حاجن جبکہ کرام

شامل ہونا۔ اصل ہونا اور دھنسی، فصیح و رائج
 فتح جہاں جو لطف و شائق دہاں تو کتبہ شامل ہو
 (ذائقہ آزاد)
 شامل ہونا۔ یہ بھی ہونا، اصل ہونا اور دھنسی، فصیح
 قول فصیح۔ اہل کتبہ نہیں بولتے۔
 شامل ہونا۔ یہ حصہ دینا، اصل بھی ہونا اور دھنسی، فصیح
 قول فصیح۔ اہل کتبہ نہیں بولتے۔
 شام لینا شام تک نہ رہنا، اور دھنسی، اصل کی زبان
 اب دل نالوں پھر اس زلف میں جا چکا
 آج یہ بیمار دیکھیں کس طرح سے شام سے تیر
 شام نہ دیکھنا۔ شام تک نہ رہنا، اصل
 صرف فصیح و رائج
 غل غلا کہ آرزو ہو شاد کی آج کی
 زہرا کا حیا نہ شام نہ دیکھئے آج کی
 شام نگاہ۔ ہر وقت شام دیکھنا، اصل یہ کہ شام کی گزشتہ
 کٹ جائے گی عمر چند روزہ
 شکر کی شام دیکھنا کب ہیں (دھنسی)
 شاموز۔ ایک کپڑے کا نام جس کو عورتیں
 زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ اردو، رائج
 شام و کھر۔ دونوں وقت، ہر وقت، صبح و
 ساجسہ، الفاظ فارسی ترکیب فصیح و رائج
 شام کھر۔ دونوں وقت، ہر وقت، صبح و ساجسہ، فارسی
 الفاظ فارسی ترکیب فصیح و رائج
 یاد رکھنا، عدم میں کوئی ساغر کشا ہے۔
 چلیاں شیشہ سے شام و کھر لیا ہے
 صفحہ پہلے تک لے غیرت ماہ و خورشید
 کہ ملاش دھنسی شام و کھر لیا ہے
 شام و کھر گزرا۔ (نہایت) جیلہ حوالہ کرنا، مالفا
 اور دھنسی
 قول فصیح۔ اہل کتبہ فصیح و شام کرنا بولتے ہیں

شامل ہونا، اردو صرف، قیل و استعمال
 چاند سورج کی طرح پھرتے ہیں تو کھر کھر جیل
 ہم سے ملنے کے لئے شام و کھر ہوتی ہے
 شامل شام۔ سورج ڈوبنے کے قریب
 دونوں وقت ملتے۔ اردو، صرف، دونوں کی زبان
 محفل صحت۔ ہم نے کہا تھا کہ دن رات سے یہاں
 مگر تم بھی خاموں شام آئے۔
 شام۔ یہ تندی ہم وقت، ایک وقت کا
 نام جو ہم سے ملتا ہے، سورج کی قوت، اصل
 اور بری بڑے سلام کرنے کی قوت اس کا سکون
 واضح ہے اور نام اس کا آواز ہے ہر گزرتی ہے
 شام پر جو گراں ان کا سرور
 ان سے ہوتا ہے یہی ہر کھنڈ (ہر گزرتی ہے)
 قول فصیح۔ عام بول چال میں وقت شام
 زبانوں پر ہے۔
 شام کھر۔ جدائی کی شام، عربی فارسی
 الفاظ فارسی ترکیب فصیح و رائج
 شام ہر گوش بآواز ہوں فراق
 رزاں ہیں کچھ سکوت خفا میں کام ہے کھر
 شام ہونا۔ آفتاب غروب ہونا، رات کا
 جدائی کا آواز۔ اردو صرف، فصیح و رائج
 صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
 عروں ہی شام ہوتی ہے
 قول فصیح۔ اس کی کبھی صورت شام ہونا
 بھی رائج و فصیح ہے
 غصہ جو جھوٹے دل کا یہ انجام ہو جانا
 کہ منزل وہ ہوا اور راستے میں شام ہو جانا
 شام ہونے آئی، شام ہونے کا وقت قریب
 آتا۔ اردو صرف، قریب بہ نزدیک

چمک فانی شام ہونے آئی شاد
 نوجوانی جاچکی دن و رات گئی شاد
 شامی ملک شام کا شاد و دل صفت، رائج
 شیشہ کے ہم پایہ میں نہیں کوئی کاغذ و حیرت
 پر قدر شناس آکے شامی ہر گزرتی (اردو و فصیح)
 شامی ملک شام سے محبوب، عربی صفت
 فصیح و رائج
 محفل صحت۔ پرانے زمانے میں شامی کپڑا بہت
 آتا تھا۔
 شامیانہ، رنگ و بھر، کپڑے کا سامان، ترکی
 ب، فصیح و رائج
 گر گیا ہوں الفت قامت میں کپڑے کر
 شامیانہ ہر سے رقعہ تہ آہ کا
 قول فصیح۔ تانا و دنگا، دھنسی کے ساتھ
 اس کا صرف ہے۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس
 خط و آواز دیکھا، اور کھنڈ کہ یہ خط اہل ہند کا کھرت ہو
 ساتھ فارس کے کلام میں نہیں پایا جاتا۔
 حازم گل گشت وہ کشتی کیا جو آسمان
 باخا ہو شامیانہ ہر کا گل زاہر پر
 شامی کباب۔ بھیت کے ساتھ بچنے کی دال
 اہل بکیتے اور اس کی مکیاں بناتے ہیں اور عالم
 بھر کے بند کرتے اور ابھی تو سے میں تل لیتے ہیں
 محلے میں اندک، تلی بڑی پائیز، پودینہ تک
 سرخ و غیرہ شامل ہوتے ہیں، فارسی، تذکرہ فصیح
 رائج۔

سوز خیال گیسو کے پتے زتاب ہے
 ہلو میں دل نہیں ہو شامی کباب
 قول فصیح۔ سوانہ نور الفتانے اس کی
 یہ ترکیب بھی ہے۔ گوشت میں عالم اہل کریم

کے بعد کیاں سے نہا کے اور سے باز کر کے جاتے
ہیں ایک شام کی طرف اسی کار وراج جو۔ مگر ٹکھنوں
ایسے کہاؤں کو پسندے یا گو سے کہا بکتے ہیں۔
شان ۱۔ شکر، خلعت، دودھ، مہربان، جلال
عربی، تونٹ، فصیح، راج

آج کس شان سے خدام ادب آتے ہیں تم لوگو
شان ۲۔ حق، نیت، عربی، تونٹ
دیکھیں پرفک کو بٹھا کر تیرے پاس
سورہ یوسف سے کس کی شان میں

شان ۳۔ وقت، حال، موقع جیسے شان
زاد، عربی لفظ، فصیح، راج

ہر ایک صریح معنیوں کو آیت منقولی
کہ مرح آل کو سہ میں کی شان زاد

شان ۴۔ شرف، عزت، تونٹ، فصیح، راج
نزلت، رفعت، عربی لفظ، تونٹ، فصیح، راج
حکمت، اگر آپ ہمارے یہاں چلے آتے تو
کیا آپ کی شان میں بتا لگ جاتا۔

شان ۵۔ قدرت، طاقت، تونٹ، فصیح
راج

بت کریں آرزو خدا کی
شان جو تیری کسب و کاری کی (فنائت آزاد)

شان ۶۔ آن، انداز، چرچ، وضع، طور
طریق، اردو، تونٹ، فصیح، راج

آج روز اس بت کوئی شان سے ہم دیکھتے ہیں
(فرنگ آصفیہ)

شان ۷۔ ہیبت، صورت، شکل، ڈھنگ
اردو، تونٹ، فصیح، راج

میں نے بلا میں نہیں شب فرقت کی بار بار
پائی ہے شان کچھ تری زلف دلائی کی

اک نئی شان ہے دیکھو جس کو
کھینچتا ہو یہ اسے وہ اس کو (مزا و سوا)
شان ۸۔ شہر کی کھجور کا چھت، انداز، تعلیم
طریق کی زبان

شاہ سائے میں جس کے تھا بیٹھا
شان زبور اس شہر پر تھا (فرنگیوں)

شان پر شاہ۔ رب دودھ بہ نایاں ہونا،
اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

کس کی محفل میں یہ ہوئی عزت
کیا ہستی ہے شان دشمن پر

شان بڑھانا۔ (مندی، عزت افزائی
کرنا، وقعت بڑھانا، اردو، صرف، فصیح، راج)

عمل، خدا بندے کی جو شان بڑھا تا جائے
کا فرم ہو کہ اس کے آگے سر جھکا تا جائے۔

شان بڑھنا۔ عزت بڑھنا، وقت بڑھنا
اردو، صرف، فصیح، راج

ڈھلی سانچے میں اصل کران کی جوانی
بڑھی اور بھی تھی جو شان اقل اقل

شان بے نیازی۔ بے رنجی کی اور نادبی
ترکیب، تونٹ، فصیح، راج

بھینس لی نہ کبھی التفات کی فرصت
وفا کا خون ہوا شان بے نیازی سے

قول فیصل۔ جب خدا کے لئے اس ترکیب کو
استعمال کریں گے تو معنی ہوں گے محتاج نہ ہونے

کی صفت
شان پانا۔ انداز پانا، اردو، صرف،
فصیح، راج

میں نے بلا میں نہیں شب فرقت میں بار بار
پائی جو شان کچھ تری زلف دلائی کی

شان جانا۔ رتبہ گھٹنا، عزت میں فرق
آنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

رایا حق ایسا لگاؤ راہیں جو شان جہانے دے
گواہی کے لئے دہلے کے جام جم طاس ہے

(دیباغ فیض آبادی)
شان چوٹا۔ سودہ سروں کی وضع طرح

اختیار کرنے والا، تونٹ کے لئے خان چوٹی
اردو، صفت، تذکر (زلف)

قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے اس کے
معنی لکھے ہیں۔ دماغ جو ٹٹا، شکستہ، منسرد

لیکن اصل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔
شان خدا۔ خدا کی عیب قدرت، فارسی

ترکیب، تونٹ، فصیح، راج
حسن ایسا کبھی دیکھا نہ شاہ

سربر شان خدا مسئلے کے مزا و سوا
شان خطا۔ تقریر کا انداز۔ فارسی، تونٹ

فصیح، راج
ترکات قدرت کو کلفت سے نہیں

خط تقدیر میں شان خدا گلزار نہ ہو
شان انداز۔ ۱۔ باطلت، ذی مرتبہ

عالی شان، اردو، صفت، تفسیل، استعمال
شان انداز۔ ۲۔ خوشنما، بڑا، بگلیلا

نیت۔ جیسے شاندار لباس، اردو، صفت
فصیح، راج

شاندار۔ ۳۔ ہیبت بڑا، نکال، عظیم
جیسے شاندار مکان۔ اردو، صفت، فصیح، راج

شاندار۔ ۴۔ دھیم دھام کا جیسے شاندار
جوس، شاندار برات، اردو، صفت، فصیح
راج

وہ شاندار موت وہ دنیا و انقلاب
 بیعت کا وہ سوال وہ دندان شکن آبِ نعم آندی
 شاہِ غار بہ - دیوہ دی و جاہست - اردو صفت
 فصیح - راج
 محلِ کثرت - وہ بہت شاندار آدمی جو جس محل میں
 کچھ جاتا ہو وہی محل بن جاتا ہو
 شان دکھانا - شان دکھانا - عظمت
 تحمل ظاہر کرنا - اردو صفت فصیح - راج
 دکھائی شان طالع بیدار حسن نے
 برکت عزیز خواب کی تعبیر سے ہوا
 شان دکھانا - انداز دکھانا - اردو صفت
 فصیح - راج
 اللہ کی قدرت نظر آجاتا ہے جھک
 جب شان خود آتی کہ رکھتے ہیں (شرقت)
 شان دکھانا - توت دکھانا - عزیز صفت
 قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے -
 شان رہنا - دھاک رہنا - بات رہنا - دھاک رہنا
 اردو صفت فصیح - راج
 شان آئے - آگاہی کے سرکش کی کہ رہے
 پیدا ہو کر بات کر گیا - بہت (دور صفت)
 متاثر و تہمت - جو حوالہ - فارسی صفت تعلیم یافتہ
 طبعی زبان
 شان سے آنا - جاہ و چشم سے آنا - اردو صفت
 فصیح - راج
 بنا سنبھال کر مرے چرخ اڑے
 آتا ہے کوئی مت قیامت کی شان سے
 شان شوکت - جب داب - جاہ و مال
 تحمل - شکر - حشام - عربی الفاظ رشتہ پیچ و پل
 یہ ساری کی شان شوکت - گستاخ بنے جن جو پیدل
 (تلمع ہوا)

قول فیصل - داد عطف کے ساتھ شان و شوکت
 بھی فصیح و راج ہے -
 شان شوکت سے رہنا - کروڑ سے رہنا -
 اردو صفت فصیح - راج
 محلِ کثرت - دوران طاعت میں ہم جا رہے ہیں یہ شان و
 شوکت سے رہنے کو کہتے ہیں جو چین سے رہ رہے ہیں -
 شان عبودیت - بندگی کی شان جو اگلے نے
 جا بجا - اس پر قرائن نہیں اس پر قرائن ہی نہیں
 عربی الفاظ - فارسی ترکیب - توت تعلیم یافتہ لفظ زبان
 تجدد خود عبودیت کو ازبست
 سربران عبودیت حقیقت عالم
 شان کا مارا جانا - عزت یا عظمت میں فرق آتا
 جیسے - اس کام میں یا شان اسی حالت ہو - اردو
 صفت - وہی کی زبان (فرنگ - صفت)
 شان کی لینا - غرور کرنا - شہنی بھارنا - اردو
 صفت - عوام کی زبان
 محلِ کثرت - تقاری حقیقت سے جو واقف نہ ہو اس
 سے شان کر دیا کر دے -
 شان گمان - جمع مان گمان ہی پر جس بھی
 محنتوں کی زبانوں شان میں خود ہے وہی کی زبان -
 محلِ کثرت - کہیں شان نہ گمان - بچے نام سے چلتے
 پورے ہو ایک طبیعت نے اس کی چلی ہی گئی میں
 حواس نہ تھا - گئے - (توت صفت)
 قول فیصل - کھنڈ یا قریب مان گمان ہی پر جس بھی
 شان گھٹانا - عزت کم کرنا - اردو صفت فصیح - راج
 اس سے کہ جل گھٹانا کسی نے میرے کہ شان
 تیسرے تم ہو گئیں صفت - اردو صفت بوجہ
 شان گھٹانا - رشتہ عظمت میں فرق آتا
 عزت میں کی ہوتا - اردو صفت فصیح - راج

کر دے نہ ہو شان اگر انگیس سے دی
 فرماؤ شان کی لب شیریں کی گھٹ گئی - (دور صفت)
 شان گھٹانا - (دور صفت) دن گنا عزت پر غنا
 غرور ہوتا - آنا سے کامیاب ہونا - اردو قول کی زبان
 دہی کا صفت -
 مہنو نہ تم تو مرے حال پر ہیں ہوں وہ بیل
 کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی
 شان گھٹانا - غرور پیدا ہونا - اردو صفت
 دہی کی زبان -
 کچھ امتیاز دلا جس کو کھانا غفلت میں
 سم ہوا کہ جوانی میں اس کو شان لگی نصیر
 شان ماری جانا - عزت یا عظمت میں
 فرق آتا - اردو عادیہ - عوام کی زبان -
 طبعی الامتنال
 محلِ کثرت - آپ تھوڑی دیر کے لئے بیان چلے
 آنے میں کیوں تامل کرتے ہیں کیا بچے سے ملنے میں
 آپ کی شان اسی جائے گی - (دور صفت)
 شان میں بڑا لگنا - عزت میں فرق آتا -
 عزت کم ہونا - شان گھٹانا - اردو عادیہ عوام
 کی زبان
 شان میں جفتے آنا - دکائی کسی کو کسی
 پیر سے تنگ و غار ہونا - عزت یا عزت میں
 فرق آتا - تنگ و غار کا موجب ہونا - اردو
 عادیہ متردک
 مرچا ہوں کیوں کہتے ہو جنت میرے لئے
 آئے اب تو اگر جفتے - آئیں شان میں
 قول فیصل - انہیں جنت میں پڑنا کے ساتھ
 شان میں جفتے پڑنا بھی متعلیٰ ہوتا -
 یاں تک آئے ہوئے ہو جانے کا اک آن میں کیا

جتنے پر جائیں گے کچھ آپ کی شان میں کیا سیر
 شان نزول کسی آیت قرآنی کے اترنے کا
 محل و موقع عربی تہذیب، فصیح، راجح
 ہر ایک مصرع موزوں ہو آیت مقبول
 کہ مدح آل محمد ہے جس کی شان نزول
 قول فصیح آیات قرآنی کے علاوہ فقہ
 افسانے وغیرہ کے لئے بھی بول دیتے ہیں جیسے
 ناظرین شان نزول اس قصے کی یہ ہے۔
 (امراؤ جان ادا)
 شان نکلتا۔ آن بان ظاہر ہوتا اور نکلتا
 انداز ظاہر ہوتا۔ اردو صرف فصیح، راجح
 نکلتی ہو اس میں ہی شان اک وفا کی
 یوہنی تم و عنایت پر دینا دیتے جاؤ
 قول فصیح۔ سامنے آنا کے معنی میں بھی استعمال
 کیا ہے۔
 شان و شوکت میں شان کہ ہے تاب نہ لگا
 لگا رکھا ہے جس سے شاخ و ذوق معیاں کو
 شان و شوکت و طمطراق، رعب و اب
 کو دفر، دھوم و دھام، جاد و جلال، فارسی عربی
 الفاظ فارسی ترکیب، تہذیب، فصیح، راجح
 شان و شوکت کب ہو رہے والی آبرو
 ہے بہار باغ دولت حیات و دن (آبرو)
 شان و شوکت سے رہنا۔ کہہ کر دیکھ رہا
 تھا باغ سے رہنا، جاہ و جلال اور جاہ و حشم
 کے ساتھ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 محل صرف۔ قصہ میں ان سے زیادہ دولت نہ کوئی نہیں ہو
 شان و شوکت سے رہتے ہیں۔
 شانہ۔ گلی، فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 خدا جانے یہ آرائش کوئی گلی تھی کس کس کو

طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں
 شانہ۔ کاڈھا، موڈھا، فارسی، مذکر
 فصیح، راجح
 جملہ یوسف ہے فیض عکس رخ سے آئینہ
 زلف سے شانہ تھا ایشا نہ نکھال جو
 شانہ۔ کہتے، انگریز کے دھڑکاؤ کا وہ حصہ
 جو شانے پر رہتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح
 انگریزوں نے اس تنگ پوش نے
 چولی نکل نکل گئی شانہ مسک گیا
 شانہ اتر جانا۔ شانے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے
 ہٹ جانا، اردو صرف، فصیح، راجح
 حد سے زیادہ لطف نزاکت گزر گیا
 گنگھی، چٹائی یا تھم میں شانہ اتر گیا (حاشیہ)
 شانہ اکھاڑنا۔ شانے کی ہڈی کا جوڑے
 الگ کرنا، اردو، صرف، فصیح، راجح
 قول فصیح۔ اس کا لازم شانہ اکھاڑنا بھی راجح
 فصیح ہو۔ جیسے تم بہت ہی طرح کشتی (رشتہ) اس
 طرح اندھی چڑھائی کہ غریب کا شانہ اکھاڑ گیا
 شانہ میں۔ (ایران میں بکری کے شانے پر
 تھوڑے تھوڑے کر خال نکالتے ہیں، خال نکالنے والا فارسی
 صفت، مترادف
 اکھاڑے کس کی زلف پریشاں میں دل طرے
 اس شانہ میں کہہ کے ذرا شانہ دیکھتا
 قول فصیح۔ اس طرح خال دیکھنے کو شانہ بینی
 کہتے تھے جیسے ایک ہزارہ بھی اس سوراخی میں
 ساتھ تھا معلوم ہو کہ شانہ بینی کے فن میں ماہر
 (دہلیادگری)
 شانہ پھر کرنا۔ کاڈھے کا پھر کرنا، دوست
 کی عادات کا شکنجہ کھا جانا، اردو صرف، فصیح، استعمال

یہ کس قیب نے زلفوں میں اس کی گنگھی کی
 کہ آج رات سے شانہ مرا پھر کرنا ہے شانہ نکھڑی
 شانہ جھول پڑنا۔ شانہ اتر جانا، شانہ
 جھوٹا ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، راجح
 بال بیکہ جو جوایب کوئی اس کا کل کا
 شانہ شاہ کا زلفوں کی طرح جھول پڑ نکھڑی
 شانہ رہ جانا۔ شانہ ٹھک کے نکل جانا
 اردو صرف، فصیح، راجح
 شب کو چسپے لکھیں وہ جانا رہ گیا
 زلفوں میں ایسا شانہ کیا شانہ رہ گیا غفلت
 شانہ سر۔ ہر دو چھوڑ پر نہ ہے، فارسی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کیا جیوں مجھے آشفتی زلف نے کس کی
 کہہ رہے سر پہ رخ شانہ سر نے آشیانہ بڑھا
 شانہ کرنا۔ گنگھی کرنا، اردو صرف، فصیح، راجح
 کیا زلفوں میں اس کی کرنے شانہ
 کہ جو جس دام کا دل سیر ادا نہ دے
 شانہ لگانا۔ دکانیہ، شانہ مار کے اشارہ
 کرنا، اردو صرف، فصیح، استعمال
 اپنے شانہ ڈالنا ہر سر کو
 ہر سر کے شانہ تاج نہ
 شانہ لگانا۔ کاڈھا لگانا، اردو صرف، فصیح، راجح
 محل صرف۔ انرا ہاں ہے ہر گور گور کے کچیا آوتے شرار
 سر جھکا یا نراں نراں کر تخت یا قوت پر طوبہ نراں آرایہ
 بنگاہ محبت دیکھنا کہ نہ تیرا نہ ہار کا کبابے شہبازہ ذرا
 خوش میں آئے (شہر خوش رہا)
 شانہ لگانا۔ (شہر گور میں رو کر کھینچ کر اس شانہ
 چاکر تھیں رہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 ذرا بہت جائیں سب شکریہ اس وقت نہائی

تو مندرجہ بالا شرط پڑھتے ہیں۔ بخاری تعلیم یافتہ طبقہ
کما زبان دفرنگ امثال،

مشاهیر راه: در طرقات. شارع عام. ماری
سوت. خفیع و راجح

آدم کو جاتے ہیں بہتی سے تھلے کیا گیا
 یہ شاہراہ شب و روز نہ رہتی ہو جا رہی (اقیر)
 شاہ رگ و رنگ جاں - فارسی ، تونٹ
 فلیس والا ستمال

قتل پر میرے جو قاتل تیغ اٹھا کر رہ گیا
شاہ رگ کے پاس دم غالب آکر رہ گیا ، (تھرا)
قوکل فیصل - عام بول چال میں شہ رگ نہ پاؤں
یہ کہ ادھر ہی نصیب بھی ہو۔

شاہ زادگی وادب شہزادے کی خود سالی کا
زبان فارسی، تہذیب و فصیح و راج
شاہ زادگی وادب ایری، میرزا شی، فارسی
تہذیب وادب (فرنگ آباد صفیہ)

قول فیصل۔ اہل بکھڑ نہیں ہوتے
شاہ زادہ یا شہ زادہ۔ ملک زادہ، بادشاہ
زادہ، بادشاہ کا راجا، غلامی تن کر، نفع، راج
شاہ زادہ پر فدا تھے سب چرمان وطن و فرائض
ایسا کہ جھک جھک کے ایک بڑی شاہ فیہ پری
قول فیصل۔ مورتی پیار سے اپنے بیٹے کو بھی
میں ہیں۔

شاہ زادوں کی پادشاہ کی بیٹی،
پادشاہ زادوں کی بیٹی، پادشاہ کی بیٹی،
بیگم، ملک، سلطان، دانی، شاہی خاندان کی بیٹی،
اردو، خوش، (خوشگ آصفیہ)

قول فیصل - بادشاہ کی بیٹی کو زیادہ ادھر پہنچی ہے
نسبتہ کم دیتے ہیں۔ یہ لفظ اردو ہے۔
ہیں ملکوں جہاں کی شاہ زادہ ہیں

شاہ زماں :- زمانے کا بادشاہ، مرتبہ گوہر
کی اصطلاح میں زیادہ تر امام حسین علیہ السلام سے مراد
چرتی و قیسۃ: طبرہ میں خراساں رسول سے بھی مراد لیتے ہیں۔

جب دیکھ کر بارغ جانا آئے پڑھے شاہ زماں
میرزا بھی تھے ہم حناں آ آسان ہفتیں کلمہ جہان
قول فیصل ہمیں مہی میں شاہ زمیں بھی بولتے ہیں
شاہ زمیں سو منو کیا کر گئے
ظلم سے شکر خدا کو گئے (۱۵)

شاہ زمان :- جناب شہر انور دہلی کا جس میں
 کا لقب آپ پروردگار سلطان محمد کی بی بی عتیقہ خاتون کا
 آباد ہوا تھی وہ دونوں طرف کی فوج
 نے میں سے قراہا شاہ زمان کا بیوی
 شاہ سید ابراہیم گھڑے سوزی کے فن میں ہر تارسی کیلے کا ہتھال
 خط پہ خط کیجے گا اسے شاہ سوار
 گھڑے کا خزانے بھی دوڑائیے گا خواجہ غلام
 قول فیصل :- اس کا نصف ختم اور زیادہ زبانوں پر
 شاہ صاحب :- اسے درجے کے درویشوں
 لقب اور دو، دہلی کی زبان

محفلِ حشر۔ جب کوئی قابلِ یادگار واقعہ شہرت
یا تاؤ اس پر بھی شاہِ صاحب کہہ نہ کہے مزدِ کہا کرتے
تھے۔ (آبِ حیات)

قتولِ فیصل۔ در در بیک مانگے واسے فقیر
کو بھی کہتے ہیں اور گھڑ میں بھی زیادہ راج۔
ہے۔ تیرے مشہر صاحب بھی کہا ہے۔

ہوا میں تیر جو اس بات سے مائل ہو رہا ہے
 لگے کہنے طرافت سے کہ شہ صاحب خدا پرست (تیر)
 شاہ صفاء ایک فقیر کا نام ہے۔

میرا گھر فقیر خرابی نے کیا ایسا صحت
کو نہ ہو گی یہ منشا شاہ منشا کے گھر میں (در شاہ)
شاہ عباس کا علم ٹوٹے (بد دعا) حضرت

عباس کے علم کی مار پڑے۔ تیار چور۔ پر باز چور اردو
حدوتوں کی زبان۔ ستر وک

جھوٹے کی جان بزم ٹوٹے
شاہد و شہر مٹا دے

قول فیصل حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کے بیٹے
اور حضرت امام حسینؓ کے تعلق ابطن بھائی تھے۔
کہ بلا میں امام حسینؓ کی زوجہ کے طبردار تھے، اس
حدیث میں حضرت عباسؓ کا علم ٹوٹے کہتی ہیں۔
شاہ کار۔ چونی کا کام، ایہ نادر منتخب
فارسی، صفت، فصیح، راجح

شعر جس کے شام ہکا و بکیت تار و نیاز
جس کے آفات سخن میں دگر انداز دل نیاز

شاہ کی دودنی :- کسی کام میں خواہ مخواہ
 قیل برعائنے اسے کو طغنا کہتے ہیں (اردو، ص ۱۰۱)

معلّٰی صرحت - میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ کرتے دیکھو
پکیوں دغل دے رہے ہیں کیا شاہ کی دونی
دیکھئے ۷۸۔

شاہ گام :- گھوڑے کا ایک خاص قسم
رقم ، ایک قسم کی گھوڑے کی جالی بنادی ، جس
سے سر پر لگے اور ان کے گرد میٹھا پوشیدہ
لگے ، لیکن ایسیہ اندازہ جائے شاہ گام
درخت اور پتوں کے درمیان

(فصل) شاه کا نام اب نہ باغی پر باطل نہیں آتا
تہ اس کا محقق شہر علیہم مستعمل ہو

شاہ لائق : کتاب حضرت علی علیہ السلام
 کی ترکیب و تصنیف

کے سر اس کلاس کے جو تھے اس وقت اس وقت
 (آج) کچھ بچے فراریوں کے ساتھ لائے

قول فیصل - لافحے سے حضرت علی کی تلوار
ذوالفقار پر لکھے ہوئے ان فقرہ کی طرف اشارہ
مقصود ہے (لَا خَيْرَ إِلَّا عَلَى لَاحِقِ الْاَدْوَالِ)
ترجمہ - علی کے سوا کوئی جو ان نہیں ذوالفقار کے
سوا کوئی تلوار نہیں۔

شاہ لولاک :- کنایہ ہے حضرت رسول ص
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ فارسی ترکیب راجع
عزیز کا مضمون ہے اپنے شاہ لولاک
انھیں سے کہتے تاکہ شاہ پاک و سراج اصفیاء
شاہ مردال - حضرت علی کا لقب۔ فارسی
ترکیب۔ ذکر فصیح، راجع

شاہ مردان شیریں داں قوت پروردگار
لَا خَيْرَ إِلَّا عَلَى لَاحِقِ الْاَدْوَالِ
شاہ مردال - دلی کے قریب ایک مقام کا نام
جہاں تیسے دفن ہوتے ہیں۔ اسے علی بھی کہتے
ہیں۔ یہاں کی کاجریں بڑی میٹھی ہوتی ہیں۔ اس وجہ
سے ترکاری فروش ان کو شاہ مردال کی لاریوں
کوہ کے فروخت کرتے ہیں۔ (فرنگ آصفیہ)

شاہ مردال کی لاریاں :- جو مسریں
دلی کی زبان (فرہ لغت)
شاہ مشرق :- (کنایت) آفتاب، فارسی۔ ذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہ لغت)

قول فیصل طلسم ہوش و باخشاہ آواز اور زبان گھنڈا و دست کا
نثر کی آواز میں کہیں منظومات بھی نثر سے گزرتے گویا نثر کی مثال نہیں ملے گی
شاہ مغرب :- (کنایت) ہلال اول ماہ،
فارسی۔ (فرہ لغت)

قول فیصل - باجموم راجع نہیں۔
شاہ نامہ - وہ نامہ ہے جس میں شاہوں
کا ذکر لکھا جائے۔ تاریخ سلاطین و سیر سلاطین

فارسی، ذکر (فرہ لغت)

قول فیصل - عام طور سے فردوسی کی تعریف
کردہ شاہان فارس کی منظوم تاریخ کو کہتے ہیں جو
چار جلدوں میں ہے اور جس میں ساٹھ ہزار شعر ہیں
یہ منظوم تاریخ محمود غزنوی کے حکم سے ستلہ
میں لکھی گئی اور میں دیکھنا کا ذکر شاہ نامے میں ہے
اور کنویں میں قید کیا گیا تھا (فقہاء نظم طباطبائی)
شاہ نامے :- بڑا بکلی، قوم، سہنا
مذہبنا، لیسری، فارسی، مذکور فرنگ آصفیہ
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شاہنشاہ :- دہلی کا دوسرا درجہ شاہ
شاہان کا تخت، بڑا بادشاہ جس کے ماتحت
کئی بادشاہوں، بادشاہوں کا بادشاہ۔ فارسی
ذکر فصیح، راجع

بلندی آسمان کی قدر شاہنشاہ لکھتا ہے
جو کہہ ہو وہ برج ہر کو یا ماہ کال ہے
شہید شاگردناستخ

قول فیصل - اس کو شاہنشاہ بھی کہتے ہیں۔
نیکو شاہان ہر ہر گل رو کو شاہنشاہ کی فصل ہو
برنگ شمع ہائے گل شکفتہ غنچہ دل ہو
شاہنشاہ شہنشاہ بھی کہتے ہیں۔

جام جہاں نامہ شہنشاہ کا مضمون
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں ہے (غالب)
نہن پڑتی تھی کوئی بات ہرگز
شہنشاہ ہو گیا آخر کو عاجز

(سراج المصابین)
شاہنشاہی :- سلطنت، حکومت، بادشاہی
فارسی، تونٹ، فصیح، راجع
محل صفا :- یہ بات کئی دفعہ حضرت پیر دہلوی

مرشد حقیقت تہذیبی اہل شاہنشاہی کی خدمت
اشرف اندس ہادیوں میں غرض کی۔ (دربار اکبری)
قول فیصل - اسی کو شاہنشاہی شہنشاہی
اور شہنشاہی بھی کہتے ہیں جیسے - پھر بھی کہاں اکبری
اقبال اور شہنشاہی سامان، کہاں ایک جھنگر
کا صوبہ :- (دربار اکبری)

کونین کی بھین کے لئے جو شہنشاہی
بے دست حق پرست میں زود بیلگی (ادب)
شاہ نشین یا شہ نشین :- بادشاہ کے بیٹے
کی جگہ۔ فارسی، تونٹ (فرہ لغت)

قول فیصل - اب ان معنوں میں کسی کے ساتھ
شہ نشین زبانوں پر زیادہ ہو۔
شاہ نشین یا شہ نشین :- وہ برآمدہ جو آگے
نکلا ہوا ہو جس پر اکثر بادشاہ جھک کر دو گوں کو درشن
دیا کرتے تھے۔

بیٹے جو جس پہ وہ شہ ہو یہ دعا کہ یارب
تاخاۃ جہاں ہو وہ شہ نشین نہ ہوئے جرات
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب بترک ہو۔
شاہ نشین یا شہ نشین :- (کنایت) بساط
گراں پایہ :- (فرہ لغت)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شاہ نشین یا شہ نشین :- دالان کے اندر
کا اور سچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے دروازے
ہیں۔ اکثر عطا وغیرہ کے موقع پر پردہ کو کے
دالان خود توں کو بٹھا دیا کرتے ہیں۔

اگر چہ چھوڑ کے بیٹھا تھا وہ پردہ میں نشین
نکاح عاشقان در پردہ لیکن شہ نشین میں تھی (نصیر)
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس کو زیادہ ترستہ فیشن ہے
 مشاعرہ اور شاعری - بادشاہوں کے ان مشاعرے
 عہد نقیب پیر و شہنشاہیت سے جو ہر وقت
 خانہ وغیرہ - فارسی صفت - اور
 قول فیصل - رنگ - اور شہنشاہیت مرقے سے
 درشاہی اور شاعرانہ ہر شاعر اور شاعر ہیں۔

آئی جویتی - شاعرانہ ہر شاعر ہیں (شاعر)
 مشاعرہ - دلا - مراد - حسین علیہ السلام - فارسی
 ترکیب - راج

نکرتہ گر بہت ہے مشاعرہ
 پچیس کے بہت ہے مشاعرہ

شاہ ولایت - شہنشاہ علی علیہ السلام
 مراد - فارسی ترکیب - راج
 ہر آواز اب وہ شاعرانہ ولایت کے
 بھی تو اور بیضا میں بھی تانی
 مشاعرہ - بادشاہی - شاعرانہ فارسی صفت
 ترکیب - راج

قول فیصل - کنوئیں زیادہ تر شاعرانہ
 انگریزوں نے قبل کے شاعرانہ ادھ کا درمخت
 ہے جسے ہم نقیب میں جو روپے میر گئیوں کا
 ہے میں ہمارے دادا بیان کرتے تھے کہ شاعرانہ میں
 روپے کا میں میرا نقیب پیر شاعرانہ ملتا تھا۔
 شاعرانہ - بادشاہیت - حکومت - فارسی
 ترکیب - راج

آئی قدرت مہر و شاعرانہ کی شاعرانہ (شاعر)
 شاعرانہ کرنا - (شاعر) - بادشاہت کرنا
 قدرت کرنا - اور صرف - راج
 محل صرف - ہاں ہم لوگ شاعرانہ کرتے ہیں
 جس کی کہے میں نکل گئے سب ڈرتے ہیں - دنا - آزاد

مشاعرہ - سفید رنگ کے شاعرانہ پرند کا نام
 فارسی - راج

رنگ دل اور ہر شاعرانہ
 چھ مڑکوں سے شاعرانہ ہر شاعر
 مشاعرہ - راز و کی سیدھی مڑکی میں
 لپکتے ہیں ترکیب - راج

وہ رو غلام سے ہم رمانی جو تو ہے
 اوتا ہوا - شاعرانہ ترند و نظر آتا

قول فیصل - عام ہول چال میں ڈنڈی کہتے ہیں
 شاعرانہ اور - آدنی کو بھی شاعرانہ کہتے ہیں جو
 حور و نور کی بات ہے۔

شاعرانہ چور - شاعرانہ شاعرانہ اور شاعر
 شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ - بادشاہوں کا سامراج
 کہتے دلا - اور - حور و نور کی زبان

شاعرانہ - راج و کریمہ - راج
 آئینہ - آدنی - غیر ناقص - ابھی چیزیں ہیں
 چیز کی آئینہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 تم سے ہے جو کہے اپنی شاعرانہ کا
 اس میں کو شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ

شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 قول فیصل - شاعرانہ ہر شاعرانہ

شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 قول فیصل - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ کرنا - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 کرنا - اور صرف - راج

محل شاعرانہ - اگر مجھے یہ معلوم ہو تو میری آواز کی
 انشاء شاعرانہ کہ شاعرانہ کہ شاعرانہ
 کے بیان کرنے پر راضی نہ ہوں - دھڑکنے والی
 قول فیصل - اس کا لازم شاعرانہ ہے
 جیسے شاعرانہ ہر شاعرانہ کے ہر شاعرانہ ہیں
 رواج - راج

شاعرانہ - شاعرانہ اور شاعرانہ
 دلا - فارسی صفت - راج

یہ میں - راج میں دل و جان قول کے
 شاعرانہ شاعرانہ اور شاعرانہ کے
 قول فیصل - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 میں - شاعرانہ دلا - اور شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ نے شاعرانہ شاعرانہ کیا تو

مطلع درگ اور شاعرانہ شاعرانہ
 گدا کے معرقت اور شاعرانہ شاعرانہ
 یعنی شاعرانہ دل - اور شاعرانہ ہر شاعرانہ
 سے شاعرانہ کہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 انشاء آزاد

شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 عربی لفظ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 محل شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 آتے ہیں - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 اور شاعرانہ

ہر شاعرانہ شاعرانہ ہر شاعرانہ
 ہر شاعرانہ شاعرانہ کی شاعرانہ
 شاعرانہ شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ
 شاعرانہ شاعرانہ - شاعرانہ ہر شاعرانہ

محل قتل۔ کل آپ راستے میں مگر یہ پتے ہوئے ہیں
جاری ہے تھے یہ آپ کے شایان شان نہیں تھا مجھے خست
افسوس ہوا۔

شایان۔ درود۔ جانور مکن درود جب۔ فارسی
صفت۔

قول فیصل۔ ان میں (ان کے) نہیں ہوتے۔
شاید۔ میں جگہ ہوتے ہیں جہاں یہ کہنا ہرگز
اور ہر گز کسی بات کے ہونے نہ ہونے میں شک ظاہر
کرنے کے لئے اگر غالباً ظن غالب۔ مکن کی جگہ۔ فارسی
فعل۔

بیچنے میں آئے۔ آج سے گناہوں کا خیال
آج شاید قری رحمت نے مجھ کو آج

شاید وہاں۔ بادیہ شاید، جیسا پائینے، بخوبی
ہر طرح سے، جیسا شایان اور زیبا تھا۔ درخت کا۔
تو اچھٹک۔ ان کے لئے آقا کے معنی ہر گز

مشاہد۔ یہاں کہ یہ یہاں۔ وہاں
وہاں ملتی، اخلاق، انسانیت، تقابلیت، ایسی حرکت
فعل۔

مقابلہ سے بہت ہم ان آفت میں جس کی گزری
مدد کی تھی خائستگی عادت میں وہ وقت
مشاہدہ۔ یہ دیکر موسم برون آہستہ، آہستہ اور
زیادہ سوزوں، شایان، خاص، فارسی، صفت۔
تیمر پانہ سے کی زبان۔

بہت دشوار ہو مشاہدہ راہ طلبہ ہونا
نہ کہ میں کہنا شروع ہوں گا آپ ہونا

مشاہدہ۔ ان کے لئے کہ یہ پانہ میں
موجود ہے صحت پانہ۔ فارسی، آہستہ، صحت کی

زبان

محل قتل۔ تالیف اور تربیت یافتہ، میوں کا پانہ
موسم نہ موسم ہوتا البتہ مقامات جواب ہے (فارسی)
مشاہدہ۔ باطلہ، ہند، پانہ، قبیح، راج
کچھ کر کچھ مشاہدہ گزار
نہ آجائے جب یہ کارہیز (عراق، شام)

مشاہدہ۔ تربیت یافتہ، سیدھا جو قمرات
نہ کہ۔ فارسی، تعلیم یافتہ، طبقہ کی زبان میں استعمال
محل قتل۔ گھوڑا ایسا مشاہدہ کہ وہ وہ چتا بچتا
نہ سوار ہو جائے۔ (نہ آجائے)

مشاہدہ۔ اس میں شام کا۔ ان میں
وہ چیز جو شاہوں کے لئے ہو فارسی صفت
زیر صفت۔

قول فیصل۔ ان کے نہیں ہوتے
مشاہدہ۔ وہ موسم برون آہستہ کے حکم سے
بہت شہر کو۔ یہاں۔ (نہ آجائے)
خود اچھٹک۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ اگر تانہ بیٹا فارسی علم عربی
ان میں

جہاں کہہ ملے۔ دیکھنے، ان کے موسم
قول فیصل۔ ان کے نہیں ہوتے۔
محل قتل۔ ان کے نہیں ہوتے۔
محل قتل۔ ان کے نہیں ہوتے۔
محل قتل۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
قول فیصل۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

بلکہ اس سیدہ و دروہ ہر ہیں

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
قول فیصل۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔
مشاہدہ۔ ان کے نہیں ہوتے۔

محل قتل۔ ان کے نہیں ہوتے۔

شباب پھٹ پڑنا۔۔ جوانی بھٹ پڑنا۔۔ (اردو)
عزت نفیس و لا مستقامی

بہشت پر امیٹر گریبان کہ حرج قہ یہ شباب
کچھ کے کچھ ہوئے جو بنے جبرائیل سے "ما سح"
شباب پھر نامہ پوائی کا حود کرنا۔ اودو حرف
فنیج، راج

ہیں آپ وصف کائنات جو شروع عالم میں
 عروس و بیاہرتی تھا پھر ہے ایک شباب و دینیا
 شباب گزرنا جوانی گزرنا اور وہ شریف و فصیح
 غفلت میں حرکت لگئی آیا نتیجہ نہ پوش
 گزرا شباب بے نشہ میں پیرایہ سنا و میں نظم
 شباب بے ثناء جوانی ختم ہونا اور وہ صرف فصیح
 راج

شباب مٹ چکا یا شباب باقی ہے
 ہے بوشراب کی، مانگ رہا ہے شرابی (خمر شیرازی)
 شب سری۔ شب مزاج۔ فارسی، توتھ
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شب اسرے میں غلی سے رخ دوستن کی
پڑائی اردن دفرن میں ہنسی جیکل (حسن)
قول فیصل - اسرے خزان مجید کی آیت
سُبْحَانَ الَّذِي يَسْرُءُ بَعْدَ الْعَمَلِ
اشاہہ جو .

شب افزونہ ہے۔ رات کا یہ روشن کرنے والا۔
 کتابیہ) چاند کا وہی صفت۔ یہم یافتہ طبع کی زبان
 خورشید ضیا بار چو یا ماہ شب افزوہ
 یہ دونوں ہیں۔ انتر کت پاسے علم
 شمع کو بھی شب افزوہ کہا ہے۔

کہا دل میں کہ شیخ خب افروز
دفعہ کر رہا ہے کہ ہے دل سوز (دہلی کے ۱۷۸۰ء)

بھر ٹھہرا، رات گزارنا، رات بھر سونا۔ اور
صبر، فصیح، راج
شب باری آج تو مے گھر پر کھجک
سویا نہیں ہوں کل سر بستر تمام رات (دند)
شب باری ہونا شب کو ہم محبت ہم بستر
ہونے کے لئے کسی کسی یا کسی کے یہاں ٹھہرنا۔

(فرنگ آصفیہ)

قول فصیح۔ اہل نگہ نہیں دیتے۔

شب باری۔ شب گزارنا، رات کا قیام

نارسی، تونٹ

شب باری۔ رات کا قیام، منزل گزینی

زردکشی، تونٹ۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فصیح۔ نگہ میں باہم راج نہیں۔

شب بھر۔ کسی امر کے صبح کو کرنے کا قصد

ہوتا ہے تو کلمہ بطور دعا بولتے ہیں۔ یعنی رات

خیر گزرس۔ نارسی، فصیح، راج

خوش ہو اسے بلبل مبارک ہو یہ مزہ شب بھر

تج کو دکھانے عیاں آشیانے جائے گا

(شرق)

شب باری (باضافہ) ماہ شعبان کی پندرہویں

رات، مسلمانوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم

سے اس شب عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام

ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس شب کے آتش بازی

چھوڑنے اور رونی جلانے پر بزرگوں کا خاستہ

کر کے تقسیم کرتے ہیں۔ یہ خوشی کا بتو ادھر اس

دجسہ رات کی خوشی کو شب باری اور دن

کی خوشی کو صبح باری کہتے ہیں۔ نارسی

تونٹ، فصیح، راج

کیوں ہیں اشک اپنے پھل پڑی کی طرح

شب زرق شب باری نہیں (ناصح)

قول فصیح۔ عام بول چال میں بے اہم

بھی ہو جو اردو۔

تقدیر شب باری کیا بھیجوں

جان جان تم تو خود پٹا غا جو (دائرہ گنج)

شب باری میں ۱۲ تاریخ کا دن جی شان

ہو۔ رات فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ماہ

شعبان کی چودھویں اور بعض کے نزدیک پندرہویں

رات جس میں ملائکہ حکم اپنی رزق کی تقسیم اور

عمر کا حساب لگاتے ہیں اس تاریخ میں مسلمان

اپنے اپنے مردوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ روشنی

کرتے، آتش بازی چھڑاتے اور طواپوری پا کر

باہم باتتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے امیر حمزہ

رضی اللہ عنہ کی نیاز دہائی باقی ہو جس کی وجہ

یہ کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جنگ اُحُد فتح کر کے اپنے پیاروں کے ساتھ

مدینہ منورہ مراجعت فرمائی تو دیکھا کہ ہر ایک اپنے

اپنے مردوں کی نسبت کرتا رہتا اور فاتحہ دلاتا

ہے۔ حضرت یہ حال دیکھ کر فرمایا، افسوس امیر

حمزہ کا کوئی روضہ دالا نہیں، انصار نے یہ

سن کر اپنی عورتوں کو امیر حمزہ کے گھر بھیجا تاکہ

اتم داری کریں۔ شام سے آدھی رات تک

انھوں نے ان کا اتم کیا اور مرثیہ پڑھتی رہیں

چنانچہ اب تک اہل عرب میں یہ دستور ہے

کہ کوئی کسی مردے کی قرینت کو کپڑے نہ آئے

مگر اول حضرت امیر حمزہ کی قرینت کرے گا۔

شب باری کی فاتحہ کا دستور بھی یہیں سے

منسوب کرتے ہیں چونکہ یہ ایک خوشی کا بتو ادھر

عیال ہونے لگا ہے۔ اس وجہ سے رات بھی

خوشی کو شب باری اور دن کی خوشی کو حید سے
تعبیر کرتے ہیں اور آتش بازی چھڑاتے ہیں جیسے
ان کے ہاں دن عید اور رات شب باری
ہے۔ یعنی رات دن خوشی ملے گی۔

شب باری ہونا۔ رات گزارنا، رات تمام

ہونا، اور صرف۔ فصیح، راج

کسی طرح شب زرق شب باری ہوتی

کہ اس کو گردش ایام سے بھی کام نہیں (دند)

شب باری کی راہ۔ رات بے کارستہ

اور صرف، غیر فصیح، راج

شب باری کی راہ ہوا سے شاد ہستی و عدم

جو سفر اس سر میں آج آ یا کل گیا

(شاد نگہی)

قول فصیح۔ عام طور سے رات باری کی

راہ بولتے ہیں۔

شب باری ہونا۔ بیاہ کے لئے رات

کو جان کا خطرہ ہونا۔ اور صرف، غیر

فصیح، راج

راحت جاں کہتے ہیں مشتاق زلف یار کو۔

یہ وہ شب ہے جنہیں بھاری کسی بیاہ کو (دند)

قول فصیح۔ اس بگڑا رات بھاری ہونا

زیادہ زبان پر ہے۔

شب بھر۔ رات بھر، تمام رات، اور صرف

فصیح، راج

فنائے خواب میں تاروں سے کھینچے دے

بھاری آنکھ بھی شب بھر تارہ بار رہی (آخر شیرانی)

شب بیدار۔ رات کو جاگ کے عبادت

کرنے والا، متحد گزار، رات کو اٹھنے والا

شب غیر عابد، رات بھر جاگنے والا۔ نارسی

صفت تلیس الاستقال

نوجوانی کو کہے پور پیری غفلت بڑھ گئی۔
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار ہو گئی۔
شب بیداری ہے۔ (بے اضافت) شب بیداری
رات جگا، بیداری، بے خوابی، ناری، توفت
(نوراضت)

قول فصیل۔ رات جگا اور بے خوابی وغیرہ
کے معنی میں شب بیداری اہل لکھنؤ نہیں بولتے
شب بیداری ہے۔ رات بھر جاگ کے بات
کرنا، ناری، توفت، فصیح، رائج۔

محل چتر۔ شب بیداری۔ صبح شام بیدار

آدھی رات غذا کی طرف متوجہ ہو۔ (دربار اکبری)

قول فصیل۔ شبوں کی اصطلاح میں رات
بھر جاگ کے ماتم کرنے کو بھی شب بیداری کہتے
ہیں۔ زیادہ تر اس رات کو بیدار کرتے ہیں جس

کی صبح کو قرص آفتاب سے من سوزی اور دیکھو

شب تاب۔ (بے اضافت) رات کو
چمکنے والا۔ ناری، صفت، رائج۔

قول فصیل۔ ترکیب کے ساتھ اس کا

استعمال ہے جیسے زلف شبرنگ میں چمکے

کی جھلک جیسے اندھیری رات میں کرکٹ

شب تاب دیکھو کی جھلک۔ (فائدہ آزاد)

شب تار بیا، شب تار بیک۔ اندھیری

رات، ناری، توفت، فصیح، رائج۔

آئی ہے بونے داغ شب تار بیک میں۔

سیدھی چاک ہو نہ گیا بونے کے ساتھ

شب تار بیک اور رات بیکتان کو کہتا ہے

ظفر قلمی ہم رکاب اور چند اصحاب کو محضر
(ظفر طباطبائی)

شب تار بیک، ہم سورج دگر داب خیر حال

کجا دانش حال ما بیکاران ساختہا

اندھیری رات، طوفان کا خوف اور بیا خطرناک

بھڑکنا حالوں پر رہنے والے جو بے ٹکری سے

زندگی گزارنے میں ہمارا حال کیا باغی۔ یعنی

عیش و عشرت میں بسر کرنے والے معیشت و دولت

کا حال نہیں جانتے۔ ناری، مقولہ، سیم یا نند

طبع کی زبان۔ (دفرنگ، مثال)

شب تار بیک، گن گن کے کاٹنا۔ نہایت کرب

اور بڑی بے چینی کے ساتھ رات کو۔ انار، جاگ کے رات بسر

کرنا۔ اور صرف، فصیح، رائج۔

مران نوح میں ہر ایک کو اس کی تنہائی۔

علم کے شوق میں کالی وہ شب تار بیک ہی گن گن کر

شب تار بیک۔ جدائی کی رات، ناری

توفت، فصیح، رائج۔

ناتری قبر چست کے لئے لکھو اور

طول کھینچا ہے یہاں تک شب تار بیک نے (ناتری)

شب بھیلنا۔ رات کی سافٹ طور کرنا، رات کو

گزارنا، رات بسر کرنا، رات کی سختیوں کو برداشت کرنا

بونے رات گزارنا۔ اور صرف، تلیس الاستقال

آفتاب آج کل میں کاٹ کر یک سالہ راہ

راہ نوح کا آفتاب میں چمک کر خیمائے تار بیک

شب چراغ۔ (بے اضافت) ایک قسم

کے لال کا نام جو رات کو چراغ کے مانند چمکے

ناری، ذکر، صفت، رائج۔

یہ ہرگز بڑھ رنگ وہ شب چراغ تھا (دھن)

قول فصیل۔ زیادہ تر ترکیب کے ساتھ اصل

شب چراغ یا گوہر شب چراغ بولتے ہیں

آئی ہوا یہ کس لب لبوں کی اسے امیر

ہیں شب چراغ کے ہر چراغ میں (امیر)

صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کا نقشہ

یوں مشورہ ہے کہ دریائی گائے جو دیگر حیوانات کے

مانند ہوتی ہے اور دریائے اندر رہتی ہے جب رات

کے وقت چرنے نکلتی ہے تو اس جو اس کو منہ سے

نکالی کر زمین پر رکھ دیتی ہے اور اس کی روشنی

میں چرتی پھرتی ہے۔ جہاں چرتی اس کو ہر

بے بہا گوشت میں رکھا اور فوطہ لگا گئی شکامی

اس کی گھات میں رہ کر اس میں کو اڑا لائے

ہیں۔ یہ بات بھی ایسی ہی ہے جیسے سانپ کے

من کی نسبت، زبان نو غلات ہی وہ نہ حقیقت

میں وہ خود ایک کافی جوہر لعل کی قسم ہے۔

شب چراغ۔ (بے اضافت) ناری، ذکر

دفرنگ، آصفیہ

قول فصیل۔ اسے کرک شب چراغ کہتے ہیں

جو عام بول چال میں نہیں ہے۔

خ۔ کرک شب چراغ بھی گوہر شب چراغ ہی (دھن)

شب خوانی، رات کو پن کو سونے کے کپڑے

پوشاک شینہ، ناری، توفت، قریب بہ مزدک

اور وہ کر سوتی ہوں خیم کا دوٹا باغ میں۔

بھڑکنا شب خوانی ہی، لعل میں مرغوبت (بھڑکنا)

قول فصیل۔ اب اس کو شب خوانی کا لباس

کہتے ہیں وہ بھی کن کے ساتھ رائج ہے۔ شب

خوانی کے بنوی سنی رات کا سوتا۔

شب خوانی۔ (بے اضافت) رات کو

کو داستان گو پڑھا کرتے تھے۔ (بے اضافت) مزدک

نیند آئی جاتی ہے، نگاہیں پوری جاتی ہیں بند

ہو گئی لیکن شب خوانی کہانی وقت نزع

(شرقت)

شب خون : رات کا حمل چھاپہ رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حمل کرنا فارسی تذکر فصیح ، راج

بھارت سے بھر میں جو پر چھپ راتیں گزرتی ہیں شوق جیشام کی بھرتی ہوا ماہاں شہزاد کا بھرتی ہے (نکاح میں بھرتی دیا سر سے نکھوں میں ارادہ آج کس کے کشتہ دل پر شب خون کا (تیرا) **شب خون** : خون قتل و خون ریزی فارسی تذکر۔

جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی منت اس بلوس میں شب خون تھا ہو گیا (تذکر) **قول فصیح** : اس شعر میں شب یعنی رات کو شاعر کا مطلب ہو کر رات کو خون تھا ہو گیا بولف فرنگ آصفیہ اس کے معنی غلط تھے۔

شب خون لانا : چھاپا مارنا ، اردو و سن

کس پر شب خون ملائے گا کھتا نہیں کچا سے تیر آج کل کیوں قرمز دی وہ شونخ رنگ آتا ہو گل **شب خون مارنا** : چھاپا مارنا بے خبری میں دشمن پر حمل کرنا ، اردو و سن فصیح ، راج محل سن ۔ اس شکست کے بعد دشمنوں نے ارادہ کیا تھا کہ کھلی حالت کو خدق کے پار اگر شکر خدا پر **شب خون تاروں** : دھم دھم تاروں ،

قول فصیح : اس کی ایک تکمیل صورت شب خون مار بیٹھا بھی استعمال ہوتی ہے

بان و می کے پستہ ہوں اب اپنے بارے میں بوسہ نہ مار بیٹھے وہ شب خون سنگار پر **شب خونی** : وہ قرآنی جو رات کے وقت خون ریزی کے ساتھ کی جائے ، فارسی ، سن و فرنگ آمیزی

شب خیر : رات کو اچھے دانا ، حیدر ، فارسی صفت طیل استعمال۔

شب خیر : وہ کی صفت میں مستعمل جو بھرتی وہ آد جو رات کو کی جائے ، فارسی صفت طیل استعمال

دمل قمت میں نہ تھا باب اثر تک جا کر وہ شب خیر تھے اور بھی رسوا کرتی (سرتقد)

شب خیزی : بھیداری ، فارسی ، سن و فرنگ ، طیل استعمال

شب خیر : بھرتی جو رات کو لے دلاؤ لغات **قول فصیح** : اہل نکو نہیں بولتے۔

شب دراز : لمبی رات ، فارسی ، سن و فرنگ ، راج

ان پرے نکل کہیں آئے کے خواب ناز میں نہیں جا تا کی ، اپنی شب دراز میں (تذکر)

شب درمیان ہونا : بیچ میں ، ایک رات کا وقت ہونا ، اردو و سن ، فصیح ، راج

سحر کو ہم میں اور ، جان ہاں ہی وصال یار میں شب درمیان ہی (تذکر)

شب دیکھو : اندھیرا رات ، فارسی ، سن و فرنگ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہی ادویہ گھٹا میں کہ بل ایل بن گئی یا شب دیکھو صحت کر باول (تذکر)

شب دیر : دروزن پورے کاے رنگ کا گھوڑا شکی گھوڑا ، فارسی ، تذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کوڑے نالوں کے لگا آہوں تہہ ، نکلتا نہیں کیا ہی شب پر شب فرقت میں اڑی ہو گیا (تذکر)

قول فصیح : صاحب تشریح انشائیہ لکھا ہے کہ دیر یعنی رنگ چونکہ خسرو پر دیر سے گھوڑے کا رنگ سیاہ تھا اس لئے اس کا نام شب پر دیر لکھا گیا

کہتے ہیں کہ نیا کے نام گھوڑوں سے چار باشت دوپٹا تھا ، گلوں میں سرخ رنگ شیریں مشو قد فریاد کا گھوڑا اور شب پر ایک ہی گھوڑے سے پیدا ہوئے تھے۔

شب ویک : ایک قسم کا کھانا جس میں شہم انڈے ، کباب وغیرہ خاص ترکیب سے رات بھر کی آج پر پکاتے ہیں ، اردو و سن ، فصیح ، راج

محل صرف : نازی الدین حیدر نے طرح طرح کے پلو اور بہت سے کھانے ایجاد کئے ، شاکش ویک

ان آفتاب اور بڑی ردی جس کا وزن دس ہوتا تھا اور یوں اور قد سے تیار کی جاتی تھی

تعلیم منبر و منبر مذہب ، (تذکر)

قول فصیح : عام بول چال میں شب ویک جو **شب** : (تذکر) اول و شہد دوم مفتوح ، ام

حسن علیہ السلام کا اسم مبارک ، یہی نام جناب ہارون کے بیٹے کا تھا ، عربی زبان میں اس کا ترجمہ حسن ہے۔

تھے عنی اکبر مٹا ہوا شب پر شب سے اس طرح تصور ہوا کہ کھنچ گئی تصویر سے شب پر

شب رنگ : شکی رنگ کا گھوڑا ، کالا گھوڑا فارسی ، تذکر ، فصیح ، راج

شب رنگ کی ترے کوئی کیا کیا شاکرے جس کا چراغ خانہ زیب ۱۱۲ ہوا تو جو (تذکر)

قول فصیح : سیاوش کے کانے رنگ کے گھوڑے کا نام تھا ، مجازاً آہ کانے گھوڑے کو کہتے تھے۔ اپنے نئی سنی میں بھی استعمال ہوا ہے

نئی سنی میں کانے رنگ کا۔

ایسی شب رنگ جو اسے آئینہ تھا ہوا

کچھ گنہگار کا کیا نامہ اعمال ہے زلف

شب کو :- رات کا چلنے والا رکاب (سورج) اور
 قول فیصل :- اب نہیں ہوتے۔
 شب زفاف :- تخت کی رات۔ دو لہا دھن
 کی اول رات۔ فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 باجی میاں میں کیا کر دیں حال شب زفاف :-
 سورن رات و جاں سے خیال شب زفاف (شیر)
 شب زندہ دار :- رات بھر جاگنے والا فارسی
 صفت فصیح، رائج
 گر گیا کون سا شب زندہ دار و صبح خیز
 کیوں گریباں بچاؤتی ہو اسے سحر کیا ہو گیا (شرقت)
 قول فیصل :- زیادہ تر عابد شب زندہ دار، یا
 زائد شب زندہ دار ملاکے ہوتے ہیں۔
 وہ رنگ زائد شب زندہ دار کیا جانے (فراق)
 جو اپنی سے کہہ آکھلے پر کو دیکھتے ہیں (قد کبریا)
 ساک شب زندہ دار بھی استعمال کیا جو نسبت
 بہت کم رائج ہو۔
 رات بھر نہ خدا تھا راہ فرما اس طرح
 جس طرح ایک قریب ساک شب زندہ دار قلم جہاں
 شبتان :- خلوت خانہ حرم سرا بادشاہان
 کے ہونے کی جگہ۔ فارسی تندر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی
 غریب گھر میں جو کو شمع شب فروز ہو تم (دعوت)
 سے روشن ہے نہیں دیکھو شبتان کس کا
 قول فیصل :- سرفراز الفت نے لکھا جو کہ سمجھ
 کی وہ جگہ بھی شبتان ہو جاں رات کو عبادت
 کرتے ہیں اگر ان معنی میں اب لکھتے نہیں ہوتے۔
 شب سرخاب :- (جہان) جہان کی شادابی ترکیب و روش
 نقل الاستیصال
 آئی غزالی ہزار کا دل آہ ہو گیا
 روز وصال گل شب سرخاب ہو گیا بحر

قول فیصل :- سرخاب پر بند رات بھر اپنا مادہ سے جڑتا ہوا
 رات بھر شب سرخاب میں بدائی کی رات کہنے لگے۔
 شب شہادت :- عاشور محرم کی رات جس کی
 صبح کو جنگ کر بلا ہوئی اور امام حسین علیہ السلام
 مع اہوان و انصار در خیر شہادت پر فانی ہوئے
 فارسی ترکیب، فصیح، رائج
 شب شہادت شبیر جب تمام ہوئی (خلیق)
 شب ظلمات :- ظلمات کی رات جو بہت
 تاریکی ہو جائے بہت تاریک رات، فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 رات بڑھ جانے جو روز لہا میں ہاں ہوں میں
 بوجہ ظلمات پیرانا رات شب گھر سے غائب اندر
 شب عاشور یا شب عاشور اب دو سوں محرم کی رات
 فارسی، ترکیب، تونٹ، فصیح، رائج
 کر با میں شب عاشور کھلے سرائی
 شعلہ داغ غم شاہ جاکر آئی (موت)
 شب عروسی :- شادی کی پہلی رات،
 تخت کی رات، فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 دور و در سے یہ لطف عیش و نشاط دنیا :-
 جو شب عروسی کہاں ہے پیر میں (دعوت)
 شب غم :- شب فرقت، فارسی، تونٹ
 فصیح، رائج
 آدمی سے زیادہ شب غم کاٹ چکا ہیں
 اب بھی اگر آجاء تو یہ رات بڑی ہے
 شب فراق :- جدائی کی رات۔ فارسی
 تونٹ، فصیح، رائج
 شب فراق کو میں جاؤں یا خدا جانے
 جو تم کب نہیں سکے اسے تباؤں کیا (غائب لکھنوی)
 شب فرقت :- جدائی کی رات۔ فارسی
 تونٹ، فصیح، رائج

شب فرقت تڑپنا داغ کا دیکھا نہیں آ
 گر جاتی ہو ماری رات سار گھر کو سمجھتے (داغ)
 شب قدر :- باعقاد ایل شیعہ انیسویں،
 اکیسویں، تیسویں رمضان کی رات، جس
 میں رات بھر عبادت ہوتی ہو۔ خاص طور سے
 تیسویں رات بڑی با عظمت رات ہو۔ یہی وہ
 رات ہو جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔
 فارسی ترکیب، تونٹ فصیح، رائج :-
 مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی :-
 محرم مدد شتری کا قراں تھا (دعوت)
 قول فیصل :- اہل سنت کے عقائد کے
 مطابق ستائیسویں ماہ رمضان کی رات شب
 قدر ہے اس رات کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ
 یہ ہے صاحب فرحنگ صفیہ تحریر کرتے ہیں
 کہ اس رات کو آسمان کی کھڑکی کھلتی ہو اور خدا سے
 فانی اپنے بندوں کی عبادت دیکھنے اور آسمان
 پر تشریف لاتے ہیں :-
 شبتان کا واقعہ اول قدم دوم شبتان شگفت
 جو کسے یاد آو اور دیر میں ہو۔ اور دوسرے
 مترادف :-
 حلقوں میں تباہوں کی طرح جڑے گری ہو :-
 جو اس کا شبتان ہے وہ اک چشم پری ہو (دعوت)
 قول فیصل :- اس کی جمع شبتان بھی متسلل تھی۔
 ایسا پٹا جو دل کو شبکے میں جا بجا :-
 کہ اس میں حال بھی جا سے کیا لکھ لکھ (شرقت)
 شب کاٹنا :- رات گزارنا، اور دوسرے
 فصیح، رائج
 شب کاٹنے میں ہم تعلق و منظر اب میں
 سوتے ہیں آپ میں سے کیونکر تمام رات (دعوت)

مقام پر تقرر ہوا تھا۔ فارسی ترکیب، وہی کہ زبان
ہر وقت سے تو کیا وہ شبینی باغ کی
کات اپنی رات کو غار میں منجھو
شنبہ، یعنی اول موسم، اوس، فارسی
توٹ، فصیح، راج

کیا باغ میں دیکھتی ہے شبہ
جو گل کی سبزی پروری ہے
قول فیصل: یہ نظام کب جو شبہی رات،
اور ہم بھی تو ہے۔

شبہ، ایک قسم کا سفید اور نہایت بارگہ کپڑا
اور، مترادف

نندی سانس بھتیجی بولیں پھر عاتی غنی
اوس پر عاتی غنی شبہ جو غلبہ آتی غنی
شبہ کا رنگ، (کناٹہ) شبہ کرنا، اور دوسری
فصیح، راج

چن میں راتی ہے شبہ تو چل سکتے ہیں
تجھے تو یہ بھی میری چشم تر نہیں آتا (میل)
شبہ، ۱۔ وہ کپڑا جو اوس سے بچنے کے واسطے
سہری یا لنگ پران دیتے ہیں۔ اردو، توٹ
فصیح، راج

قول فیصل: ایک قسم کی سہری کو بھی کہتے ہیں۔
شبہ، ۲۔ یعنی اول وقت، ۳۔ دم و دام صرف
ایک قسم کا سفید بھول جو رات کے وقت خوشبو دیتا
ہے۔ فارسی، توٹ، راج

میں غیب لطف پر سنگو نہ گل
کبھی شبہ کھلی، کبھی سنبھل (نشانہ آزاد)
قول فیصل: اس کے وقت کو بھی شبہ کہتے ہیں۔
نک نے جمع شبہ کے بھول، ہجرت
شبہ کسی بزم مرد کے بھول (نشانہ اور دوسرے)

پہل کے مہنی میں زیادہ تر گل شبہ کہتے ہیں۔
بارہ دیکھا ہوا آٹھ پر نہیں رہتا ہوا یاد
شاخ شبہ سبز ہوتی ہو گل شبہ سفید (آٹھ)
شبہ و روزہ۔ رات دن، شبانہ روزہ، فارسی
مذکر فصیح، راج

راہ میں تیری شبہ دروازہ کرتا ہوں
وہی میں اور وہی رنگ نشان ہو کہ جو تھا
شبہ وصال یا شبہ وصل: معشوق سے
مٹنے کی رات، ملاقات کی رات، فارسی ترکیب
توٹ، فصیح، راج

شبہ وصال جو گل کردہ ان چراغوں کو
خوشی کی بزم میں کیا کام چلتے والوں کا
شبہ وصل غنی چاندنی کا ساں تھا
نفل میں صبر تھا خدا ہر باغ (آٹھ)

شبہ وصال یا شبہ وصل: سہاگ
رات، شبہ وصال، فارسی ترکیب، توٹ
و فرنگی تصغیر

قول فیصل: اہل کھنڈ ان مہنی میں نہیں بولتے
حضرات اہل سنت کی اصطلاح میں وہ رات بھی
شبہ وصال کہ جس میں کسی کامل فقیہ کا انتقال ہو
شبہ وعدہ: وہ رات جس میں معشوق
نے آت کا وعدہ کیا ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، راج
یہ حال تھا شبہ وعدہ کہ تا بہ راہ گزرو
ہزار بار گیا اور ہزار بار آیا (طاشا)
شبہ: (بالکمر، مثل، اقد، عسری
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان)

ع: اے جاندار کرم شیوہ بے شبہ عریل (غائب)
شبہ ہجرت: مسجد اٹلی کی رات، فارسی، توٹ
فصیح، راج

اے شبہ ہجرت دستکبہ تھو کہ
بات کہ صبح کی بھی آتی ہے
قول فیصل: شبہ ہجرت، بھی
اسی کہتے ہیں۔

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانا کرے
ہم تو گل خواب عدم میں شبہ ہجرت کی
شبہ ہجرت: وہ رات جس میں پیغمبر
اسلام نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت

فرمائی تھی۔ بعثت مطابق سنت میں
حکم رسول کے مطابق مسلمان پوشیدہ طور سے
مدینہ کی طرف جانے لگے اور وہاں پہنچ کر
انہوں نے اپنی منزل مائل کوئی تشریف کو جب

یہ معلوم ہوا کہ مدینہ میں اسلام زور پکڑ رہا
ہے تو ان کے دل میں جو کہ یہ سوچنے
لگے کہ اب کیا کیا جائے۔ کسی نے کہا غزوہ میں
قتل کر دیا جائے تاکہ ان کا دین ختم ہو جائے کسی

نے کہا بھاؤ وطن کر دیا جائے، ابو جہل نے رائے
دی کہ مختلف قبائل کے لوگ جمع ہو کر یکے وقت
ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیں۔ تمام قبیلوں
سے ایک ایک دلیر اور فحاش آزما ہوا، چاہا

قبیلہ بنی قریظہ سے ابو جہل، قبیلہ مدینہ سے طلحہ بن
عبدالغنی، بن امیہ سے سکم بن ابی عامر
(مردان کا باپ) قبیلہ ہاشم سے ابوبہر، قبیلہ تیم
سے نضر بن حارث، امیہ بن مفلح ان سب

نے مل کر آنحضرت کے مکان کا محاصرہ کر دیا محاصرہ
سے قبل شام کو آنحضرت نے منہ پر عتی کو اپنے
پاس بلایا اور فرمایا کہ شریکین تیرے آج میرے
قتل پر آئے وہ ہیں غزوہ مدینہ کا مکان کا
محاصرہ کر لیں گے ہم مدینہ کو ہجرت کرتے ہیں

تم ہمارے بستر پر ہماری بزرگوار ڈھکڑھکڑ سو رہے اور
 اپنی دعیال سے خبردار ہو جاوے پاس اپنی گتہ کی
 کچھ چیزیں لائیں ہیں وہ چیزیں ان کے ہاتھوں کو پہنچا
 کے تم بھی جاوے پاس یہ ہے چلے آنا حضرت علیؑ نے
 ہدایت اور ہدایت فرما کر بولی کی تمہیں کی اور فرشتہ رحمت
 پر سو رہے۔ رات آتے ہی ان علیؑ والہ وسلم ایک مٹی
 خاک سے کے گھسے باہر نکلے اور کفار کی آنکھوں میں
 جھونک کر اس طرح نکل گئے جیسے کفے دیان نکل
 جاتے۔ آپ تو غیرت تمام مدینے کی طرف روانہ ہو گئے
 اور کفار کو خبر دی نہ ہوئی۔ قرآن حکیم نے اس واقعہ کا ذکر
 یوں کیا ہے۔ جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَیْهِمْ سُلَّالًا وَ
 خَلْفَهُمْ مَدَّانًا وَغَشَّيْنَاهُمْ غُيمًا
 (مجادلہ ۲۲) ہم نے ان کے آگے اور پیچھے
 دیوار بنادی اور پھر اوپر ڈھانک دیا پس وہ نہیں دیکھتے
 کچھ۔ علامہ ابنی لکھتے ہیں کہ سخت غصہ کا موقع تھا جبکہ
 اخیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ کفار رسول کے قتل کا ارادہ کر چکے
 ہیں اور رسول کا ہتھ قتل کیا کی زمین پر لیکن فاتح غلبہ کے
 لئے قتل کا فرض اور قتل تھا صبح ہوتے ہوتے دشمن
 دروازہ توڑ گئے داخل خانہ ہوئے تو علیؑ کو سوتا ہوا پایا
 بدوایت لڑائی ایک کچھ انہم نے علیؑ کو بیدار کر کے پوچھا
 محمدؐ کہاں ہیں؟ آپ نے انہما کھڑے ہوئے اور تلوار پکڑ
 کے اس کے مقابل ہوئے اور آواز دی سے جواب دیا
 کیا محمدؐ انہم میں سے ہیں اور گئے تھے جو مجھ سے لینے آئے
 جو محمدؐ جاں میں خدا کی ان میں ہیں۔ حضرت علیؑ کو
 تشویش کف و کچھ کے وہ سب کے سب گھر سے نکل بھاگے۔
 آیا، معلوم میں غزالی نے لکھا ہے کہ علیؑ کی حفاظت
 کے لئے خدا نے ہر لڑے اور ہر نیک کو بھیج دیا تھا ہر لڑے
 ہر لڑے اور ہر نیک کی خود بہ گاہ کا پیرہ۔ یہ ہے
 حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ کچھ شب ہجرت جیسی لڑے

آئی ایسی کبھی نہیں آئی۔ تناسیر میں جو کڑی بوتھ
کے تین درجن الٹا ہیں من ایشوری۔
انڈل ہوئی جو۔ انفرق آنحضرت کے رواد ہوتے ہی
حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے پیچھے چلے۔ آپ نے انھیں
دشمن کہہ گئے اپنے قدم تیز کر دیے۔ پاؤں میں کھڑک
لٹی خون جاری ہو گیا۔ پھر آپ نے کہیں کیا کہ ابن قتادہ
آ رہے ہیں آپ کھڑے ہو گئے۔ مدارج النبوة
میں جو کہ حضرت ابوبکر نے دوسودیم کی خریدی ہوئی
ادھنی آنحضرت کے ہاتھ دوسودیم کی فروخت کی۔
اس کے بعد دوسری غار نور تک پہنچے۔ یہ غار مدینے
کی طرف کے سے ایک گھنٹے کی راہ پر دو میل جنوب
میں واقع جو۔ یہ حضرات غار میں داخل ہو گئے۔ خدا
نے غار کے واسطے پر بول کا درخت لگا دیا۔ کڑی
نے جالاتان دیا۔ کہوڑی نے انڈا دیا اور مارا
داخل کا شہید غار باب۔ دشمن اس غار پر پہنچے تو
سب بچے بچہ دیے اس پر ہٹا۔ عجائب القصاص ص ۲۵۹
پر جو کہ اسی موقع پر حضرت نے خانہ کعبہ پر آ کے اپنے
کی دیباخت دی۔

مختصر یہ کہ گیارہ رجب الاول سنہ ۱۰۸۵ ہجرت بردار
چشمہ شب کے وقت قریش نے آنحضرت کے گھر کا
کارو کر لیا تھا صبح سے کچھ پہلے روز رجب الاول یوم
جمعہ کو آنحضرت فارغہ میں پہنچے یوم شنبہ ہر رجب
ایک فارغہ میں رہتے حضرت علی آپ لوگوں کے سب سے
رات میں کہا انا پہنچاتے رہے ہر رجب الاول یوم
دوشنبہ کو عبد المشرک ابن ابی قحافہ بنی ثعلبہ
ابھی آپ پہنچے اور یہ چاروں دشمنوں میں نامور و اہم تھے
کے بھرتہ غلام کے گارے کا رہے دیکھنے کی طرف
پلے اور کھڑے کہنے انعام سے کہ یہ یا تھا کہ جو شخص
آپ کو زخم پہنچا دے گا یا آپ کا سر کاٹ دے گا

اسے روایت اشہار میں دیکھتے باقی گئے۔ چنانچہ
سراقد بن النک کو روح نکلا اور غار تک جا پہنچا اسے
دیکھ کے حضرت ابو بکر و سہیلؓ نے آنحضرتؐ سے فرمایا
روئے کیوں ہو؟ ان (الذین یحذرون) شکر خدا ہمارے
ساتھ ہے۔ سراقد قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کا گھوڑا زمین
میں تباہ زاد ہو چلا۔ اس نے حافی مانگی حضرت نے
سانی دے دی۔ گھوڑا زمین سے نکل آیا وہ جان بچا کے
بھاگا اور جا کے کاحرہ سے کہا کہ میں نے بہت تلاش کی
مگر کچھ کامیاب نہیں ہوا اب وہی صید تیرے پاس ہے یا نہ
میں سہل گئے یا آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔ (درجہ الاولیاء)
کو وہ پہلے بہت رسول مع اپنے ہمراہیوں کے ملتام
قیام میں پہنچے۔ چار روز قیام کیا اور مسجد کی بنیاد ڈالی
حضرت علیؓ مع ناموس و گول اسی مقام پر آ کر لگے
اور یہ سب دریشہ کی طرف روانہ ہوئے اور ۱۶
رجب الاول کو دریشہ میں داخل ہوئے جسے تقاطع
بنی سام میں نماز جمعہ اور افراتی یہ وہ مقام ہے جسے
بلی نماز جمعہ بھی۔

شب ہونا۔ رات ہونا۔ اردو میں، نسیج
راک۔

یواس سیہ روز کو بزم میں
شب بیتی اسے درجیں چو کی

شبهہ :- در وزن نقلہ ایک جہان اقبال
التباس و دوساں و دھوکا عربی و ہندوستانی
شکل اس کی ایسی تو ہے کہ جو پڑھنے والے کے
ہاکیات آئیے ہیں شبہ جو تصویر کا
قول فیصل :- اس کی عربی جمع مشبہات
سے جو اردو میں بہ کثرت استعمال ہو چکے ہیں
شکوہ و شبہات کا تو کوئی ٹھکانا نہیں ہر بات میں
شک و نا اطمینان شہدہ در وزن گونہ بھی استفادہ کیا

بابت است غروب آفتاب و اہر شام
صرت با تو بگویم کہ نیت شک و شبہ (بعد چاہی)
شبہ بردن کن جہا کہ ذیل کے شر میں استعمال ہوا
غلط ہے۔

ایک ہولاکھوں میں تم ہے شبہ و شک
دوسرا تم ساحتیں لست انہیں (شبہ و شک)
شبہ لکھانا یا شبہ و دور کرنا شک و رفع
کرنا۔ اردو صرف تفسیل الاستعمال۔

پھر کیجئے اب اسے امام مہاری دیں
بھاگے اپنی حکومت اتنا ہے شبہ (شک)
شبہ کرنا۔ شک ہونا۔ اردو صرف
تفسیل الاستعمال۔

و اگر شبہ یا بگرہ کوئی طور
کیا کہ قتل نامہوں نے تو (سراج افغان)
شبہ پیدا ہونا۔ شک کرنا۔ اردو صرف
نقص۔ راج۔

محل صرت۔ ان حالات کا انکشاف بیک کا علاج
کے لئے اشد ضروری ہو تاکہ ان کو کتاب ہدای کی توثیق
کوئی شبہ پیدا نہ ہو۔ (درد بار کبری)
شبہ دور کرنا۔ شک مٹانا۔ اردو صرف
نقص۔ راج۔

شبہ و الناب۔ شک پیدا کرنا۔ سوس
پیدا کرنا۔ اردو صرف تفسیل الاستعمال
محل صرت۔ لوگوں نے چاہا تو لاؤنگ دل سے
پوچھیں کہ یہ حرکت کس کے اشارے سے کی تو۔ اکبر
نے کہا کہ پچھو۔ غلام و سیاہ خدا جانے کیا ہے اس
کن کن جان تاروں کی طرف سے شبہ و ال دے
(درد بار کبری)

شبہ کرنا (متدی، بگمانی کرنا، شک کرنا)
محل صرت۔ اسے پوچھی لو اور سوچو اکی قسم

اعتال رکھنا۔ اردو صرف، فصیح۔ راج۔
محل صرت۔ علم معلوم کہ کہ شاعر شبہ کرتا ہے کہ وہ خود
دیکھو کہ تو تیار ہی نظر آتے ہیں۔ (شرح قصائد نظم)
شبہ کرنا۔ شک ہونا۔ اردو صرف
نقص۔ راج۔

دیکھ کر حوالہ کو گزرا شبہ و زبان یار
بانج جت ہے ہوا ہم کو گمان کوسے دست (اتھرا)
شبہ مٹانا۔ (متدی، شک رفع کرنا
بگمانی دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح۔ راج۔

قول فیصل۔ انہیں سنی میں شبہ نکالنا بھی
راج ہے جیسے آپ اپنے دل سے ہر طرح کا
شبہ نکال ڈالیے۔

شبہ ہونا۔ (لازم، اعتال ہونا، گمان
گزرنا، شک ہونا، دھوکا ہونا، اردو صرف
نقص۔ راج۔

نوشق ایسا ہوں کرتے ہیں اگر اعدا علی ظلم
شبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بے ادکا (ناصح)
شبہ میر۔ جناب اردو کے دو شعر
سے اور رسول بقول علم کے دو شعر سے
کاسریانی نام۔ عربی میں اس کا ترجمہ حسین ہے
جو حسن کی تصویر ہے۔

شب پیدا۔ اندھیری رات پورے۔ یعنی
کی اندھیری خوش رات، اندھیری رات سے کل گزرتی
کے۔ فارسی نونہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
آفتاب آیا نظر سرد گر بیان افق۔
پوچھی غائب شب پیدا ہوئی صبح آشکار (نظم ہاجہ جانی)

شبیں۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ رمضان کی راتیں
اردو۔ نونہ، فصیح۔ راج۔
محل صرت۔ اسے پوچھی لو اور سوچو اکی قسم

دیتے ہیں آج شبیں ہیں آپ کو گلانے کی ہو بھی
ہے۔ (خانہ آزاد)

قول فیصل۔ ۱۱۔ رمضان شبہ کو ابن ظہم نے حضرت
علی کو دوران نماز میں زخمی کیا۔ اور رمضان کو
آپ نے رخت کی۔ اسی کو باعتبار محل، شبوں
بھی کہتے ہیں جیسے مٹیاریج میں شبوں میں تین
نہلیں خاص سلطان خانہ میں ہوتی تھیں خود
بادشاہ بہاؤ شاہ میں ہوتے اور گلیوں میں
شرکت فرماتے تھے۔ (قدیم شہر و مہرند ان اور)
شبہ نور بردن کیلئے، حافظ کا رمضان کی کسی
ایک رات میں پورا قرآن شریف تراویح میں
ختم کرنا۔ فارسی۔ تذکرہ حضرات اہل سنت
کی اصطلاح۔

شبہ۔ وہ چیز جو روزانہ رات کو کسی
کو دی جائے۔ فارسی۔ تفسیل الاستعمال

روح رسائی نقران کسینہ ہو
روزینہ ہے کسی کا سفر شبہ ہو (دانش)
شبہ۔ رات کا شبہ سے منسوب
فارسی، صفت تفسیل الاستعمال

میرا شبہ چھٹا ہے
صبح ہوتے نکلے نہ ڈھلے (دلق)

شبہ۔ ۱۱۔ ۱۲۔ رات گزرا اور ہوا رات
کا بچا ہوا۔ فارسی۔ صفت، فصیح۔ راج۔
قول فیصل۔ نان شبہ کی ترکیب زیادہ
متنوع ہے جیسے۔ جن کو چوڑی پر نکلتے دیکھا انقلاب
زمانہ سے ایک وقت میں انہیں کو نان شبہ کا

تراج پایا۔ طاعت و ایاد کی کا بھاس
شبہ۔ ۱۱۔ ۱۲۔ رات (نقص) اند۔ مثال۔ نظیر
عرب نونہ تفسیل الاستعمال۔

محل حبس - ایک ذات ہے بدل جو کہ تیر و شب
نیں کہتی۔ کرو دخا میں یگانہ اور ہے بدل زمانہ ہی۔
د آب حیات،
شہید پڑے۔ ہم نکل، شاہ، غریب صفت نصیب
راج۔

ج. یاشاء میں شبیہ ہمبہرگو۔ دیکے (نفیس)
شبیب۔ نقیر۔ وہ نقیر جو کسی خاص شخص کی
صورت اور شکل کے مطابق بنائی جائے۔ عربی
مورث تلمیل، الاستقلال

دکھانا نہ تھو کہ جو یوسف یعقوب کی شبیہ
 غالب ہوں دے مجھے سے مطلوب کی شبیہ (انشاء)
 شبیہ . . . ثابت ، اور دو قلیل الاستعمال
 چاند سورج کو تھواری شکل سے نسبت ہو گیا
 جو شبیہ سے غریب تر نہ ہو ، وقرابتی نہیں (دعا)
 شبیہ بنانا . . . تصویر بنانا . . . اور دو صرفت
 پس استعمال ۔

جو نوجو شہید نے دیو رکھا ہیں جو ہوا
تو دگر دلوں نے بنائی شبیہ ہے سرری
شبیہ معین ہے وہ تو جس کے مقابل کے
دو دامن احاطہ تو ہوا ہر چوں لیکن چاروں ضلع برابر
ہوں اور نہ چاروں زاد لیے ہی قلمے ہوں عربی
دستِ جلمہ آئینہ کی آفتاب (فرنگت صغیہ)
شبیہ کشتی ۔ تصویر کشتی ، تصویر بنانا ، خاموشی
رکب ، موت ، قلیل الاستعداد

محلِ نشین - غلام محمد خاں استاد زمانہ تھے ہشت گشت
ہیں اتنے کاں تھے کہ نقل کو اہل کردہ کو لے تھے پہن
یہاں ہیں یہ طوفانی دیکھتے تھے ۔

تقریباً ۱۰۰۰ (تقریباً ۱۰۰۰) نفر
تقریباً ۱۰۰۰ (تقریباً ۱۰۰۰) نفر

تفہیل الاستقبال۔
 ترقی حق کی کھینچنے نہیں دیتی شہید اس کی
 اور ہر بڑا دعا خیز ہے اور ہر مجبور مافی ہے
 قول فیصل۔ اس کا شہد ہی شہید کھینچنا بھی کسی کے
 ساتھ رہا ہے۔

عبرت کے واسطے یہ قدرت نے مخلوق
کچھ بھی نہیں انہیں ہی حجاب میں
غشپ سے دبا لے جت یہ خبر کرے وہ
خاموشی و صفت یہ خبر کرے وہ

محلِ دست: کس کو خبر ہوئی وہ شب نے حل کیا۔
روزِ منت

ج۔ شبیر و خچوں کو سورج کا املا نہ ہو۔ (تور)
شب شب۔ فارسی میں شب شب۔ پشاپ۔
 پشاپ ہے۔ جلد بڑھیا جب، فارسی، صفت۔
 (تور لغت)
قوٰل فیصل۔ اب ان معنی میں کی کے ساتھ پشاپ
 جوتی ہوئی ہیں۔
شب شب۔ تیر پونے کی ترازو اور ہاری
 صفت۔ (فرنگ صنف)
قوٰل فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے
شب شب۔ ترازو اور چوڑے کی آواز۔
 اردو صفت، تسلیل کا استعمال
 پل بٹ بھی پرے کھلی دل بادلوں کو سے کہ
 دہریا اور تیری تلواروں کی شب شب نے (تور)
شب شب مارا۔ تیزی سے رات سے کرتا۔ اردو صفت
 عورتوں کی زبان۔
 بھل صرا۔ من گھڑی گنج، بڑک پر یہ کہاں شے کرتے
 ہونے چلا رہے تھے۔
قوٰل فیصل۔ لے لے شے ڈانے کو بھی شے کے مانا ہوتا
 ہے اسی کو شے مارنا بھی کہتی ہیں۔
شبیر۔ شبیر کا صنف، نیک، خوب صورت
 صہیں۔ جاب و بدن کے، دوسرے بیٹے اور جناب
 رسول مقبول صوفی کے دوسرے نام ہیں کا نام
 یہ لفظ حقیق کا ترجمہ ہے اور سریانی زبان کا لفظ ہے۔
 شبیر کا جو پونا ہے یہ شفق
 افق ہے دلیل رتبہ اسے کی (تور)
شبیر۔ داکٹر، جانا، سردی کا موسم، سرا، جو
 بندوستان میں وسط اور صبح و وسط سردی تک
 رہتا ہے۔ حرلی۔ تہ کر، قلم یافتہ طبیع کی زبان۔
 گروہی خاک کی جان فروبت کھج کے ہر

ماہین کوہ قافیان شاکر
قوٰل فیصل۔ صفت، ششانی زینت زیادہ زینت
 ششانی۔ چاشما، تھیر، لپڑ، دھول، ہندی نمک
 عوام دباؤ کی زبان دہلی کا مرث (فرنگ صنف)
شبیر۔ داکٹر، جلد بٹ، پٹ، فورا
 فی الفور، بلا توقف، فارسی، فصیح، راج
 ساقی جو کچھ کو عین غایت سے جام دے
 لے اور شاک کے آنکھوں سے پی جائے شب (تور)
شبیر۔ وہ کاغذ میں کو بارود میں تر کر کے خشک
 کرتے اور طبیعت بامد کی مگ استعمال کرتے ہیں بھڑکرتو
 تو ششانی سے بھی بولتے زیادہ وہ ششانی
 آگ لگانے میں دیراس کے نہ ہونے صنف (تور)
شبیر۔ یہ وہ قرینہ و خیالات ان بدگواروں کی
 بعد پشاپ اور ہونے پر ہوا کا کام کرگئی اور کچے شوق
 شوقین پیدا ہو گیا۔ (تور) (ششانی یا داکٹر)
قوٰل فیصل۔ کتاب میں اس کا لفظ ششانی لیا ہے۔
شبیر۔ داکٹر، تیزی کرتا ہوا۔ جلد باز
 ورڈنے والا، فارسی، صفت، تسلیل کا استعمال
 اور گل لے کتاب تاہاں
 نہ نام مکر ہوا ششانی (تور)
شبیر۔ قہیل کا راجہ جلد باز، فارسی
 صفت۔ (تور لغت)
قوٰل فیصل۔ عام طور سے نہ بالوں پر نہیں ہو۔
شبیر۔ پیر قیلا، چیت، تر تر یا فارسی
 (فرنگ صنف)
قوٰل فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شبیر۔ داکٹر، تیزی، جلدی، فارسی، تروت
 تسلیل کا استعمال
 دنیا ہے تیر عادت گاہ مستوری

یاں سے تو اپنا پل ششانی نکال چلی (تور)
قوٰل فیصل۔ یہ کتاب کا مزید ملے ہے۔ سے
 حرف جاب کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے
 کام کے علق میں بہت پرستیر
 ہم ہی فارغ ہوئے ششانی سے (تور)
 اضطراب اور گھبراہٹ کے سنوں میں بھی پرانی عورتیں
 بولتی ہیں
شبیر۔ داکٹر، دل، فوجی، جام، ٹخنہ، جلی
 جو پیر اور پندلی کے جوڑ پر ہوتی ہو۔ فارسی، تروت
قوٰل فیصل۔ یہ لفظ اردو کے لئے بالکل غریبوں
 ہے چنانچہ صاحب فرنگ اترنے لگا ہو۔ وہاں
 پان اردو کی ڈیاں پسلیاں ایسے بھر الفاظ سے
 کہیں تو رہیں؟
شبیر۔ ہر وضع عورت۔ اردو تروت، ہنر
 جو داکٹر میں رکھے ہو اک ششانی
 کہیں چٹک کرے کہیں وہ بگاہ (تور)
 بڑی ششانی میں بی ڈریس ان مردوں کے دیے ہیں
 جلی میں گھونٹنے مردوں کو صید ہے زیارت کا
قوٰل فیصل۔ جان صاحب ششانی کہا ہے۔
 ایک ہی ششانی ہے بھی بھل باجی کی ہر
 روئے ہوئے کیا لکھتے ہیں لکھتے ہوئے (تور)
 عربی میں اس کی اصل و شغل انہوں کے معنی ہیں
 بے حیا ہے عورت۔
شبیر۔ اوت، فارسی، تہ
 ہر باغ کو بکساری صوفی چاہئے
 کیوں ششانی بخت خیم خیمہ و رنگاہ کا (تور)
قوٰل فیصل۔ فارسی بہت ششانی ہو۔
 دن دھڑکے سادہ
 ناک ناکہ بکساری ششانی (تور)

اردو میں بفتح دوم شتر زبانوں پر جو
حاکم کا حکم یہ ہے کہ بانی بشر ہیں
گھوڑے میں سوار ہیں اور شتر ہیں (دانت)
شتران راہ بخیر می گیرند۔ اونٹوں کو بیکار
میں پر لیتے ہیں۔ یعنی میرے آدمیوں سے لگ مفت کام
لیتے ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال)
شتر بان۔ اونٹ لگانے والا۔ اونٹ والا
فارسی۔ تذکر
شتر۔ اب تجویز یہ ہوئی کہ ایک سادہ سوار جاکر گھبرا
بھاڑے آئے گئے شتر بان پر شتر بان بولا کہ جو تیرا شتر تو کیا ہے؟
قول فیصل۔ شتر بان کی جگہ پر شتر بان بھی نظر سے
استعمال ہوتا ہے۔
کوئی بولا کہ عابد کو جسم کا پیشوا کر دو
جو اس بیمار میں طاقت ہو شتر بان کر لکھو یہ بڑھتی ہوئی
شتر بے ہمار۔ بے یمن کا اونٹ۔ آزاد ادا
قادر سے باہر ہوتا ہے۔ (کنایت) نامناسب۔ آزاد و نڈر
فارسی صفت۔
بچا کبھی تو وہ ننگ پر ہمار روز
غزے کی سے نہ وہ شتر بے ہمار روز (منا)
آتا تھا کہ کدے چگیا کعبہ کی طرف
پہل سوچا بھی شتر بے ہمار ہے (منا)
قول فیصل۔ شتر بے ہمار زیادہ تر آدمی کے لئے
متعلق ہے۔
بے یمن چرہ و لفظ کی ریش و لفظ کی
ہمارے شتر بے ہمار کے قابل و شاد گھنوی
شتر پا۔ سورج کبھی کا بھول رگل آفتاب،
فارسی۔ تذکر
قول فیصل۔ اردو زبان سے اس لفظ کا کوئی نہیں

شتر خانہ۔ دو مکان جہاں اونٹ رہتے
ہیں۔ فارسی تذکرہ طیب، استعمال
محل جن۔ زبان اس قدر کی جاتی ہے کہ شاید
سلطانی شتر خانے کی رائے دیاں بھی نہ جاتی ہوں گی۔
(ضمانہ آزاد)
شتر سوار۔ سادہ سوار کا قصہ، وہ سادہ
سوار جو چھیاں پینا آتا ہے۔ فارسی، تذکرہ طیب استعمال
محل جن۔ حضور میں عرض ہوئی کہ خیر اور جانت
کیزان کے ہمراہی شتر سوار تھے (درد لکبری)
قول فیصل۔ شتر سوار کی جگہ نظر شتر سوار
بھی استعمال ہو۔
۵۔ یہ روایت شتر سوار کسی کا تھا محل (دیکھو)
اسی کو شتر سوار بھی کہتے تھے۔
کوئی بولا کہ جو بھٹک پڑی ہیں ان کے پیادوں کی
سہاری سے چلنا اور دھڑکنا، شتر سواروں کی جگہ
شتر سرخ۔ سرخ رنگ کا اونٹ جو کیا ب
ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، راج
پہلے ہوئے زور شتر سرخ پر سوار
لگا کہ وہ پر شتر اور حواں تھا شتر میں (نظم طاباطبائی)
شتر صالح۔ بہ از مردم طالع۔ نیک
اونٹ ہے کہ دار آدمی سے اچھا ہے۔ نام سے بشتل،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال)
شتر غمزہ۔ (کنایت) فریب ویدی، کو فریب
جاہلی، دغا، نظرت، شرارت، فارسی، تذکر
متردک۔
شتر غمزے کے چرخ خمیدہ پشت نے کیا کیا
شتر آمارے نالوں نے، نہ کی آنکھیں پو (غفر)
شتر غمزہ۔ غمزہ بجا، نارزدن شتر۔ فارسی
تذکرہ طیب، راج

غزیزہ ذائقہ ایسے کے بکھوئے شتر غمزے
اگر بھڑوں کوں جائے گی خیرت سار بانی کی (دانت)
شتر غمزہ کرنا۔ بے جان کرنا، اردو متر
نصیح، راج
محل جن۔ اللہ انہ کو سونے تک جلیوں پر ۲۵
انہی دیتے، ایک دنت دست، دم کئے، کوئی رنج
کر سونڈ سے اچھالتا ہے۔۔۔ اونٹ بھلاتا ہے
شتر غمزے کرتے جاتے ہیں۔ (ضمانہ آزاد)
قول فیصل۔ یعنی فریب کرنا بھی استعمال ہوا
ہے جواب متردک ہے۔
کر شتر غمزہ اور اس سے لپٹ
دے اڑھا کر اویا جھٹ پٹ (دشت گلزار)
شتر غمزے اٹھانا۔ از بجا برداشت کرنا
اردو متر، نصیح، راج
اٹھائے ہیں بھڑوں نے لیلیٰ کی خاطر (ادبیر)
شتر غمزہ سار باں کیسے کیسے
شتر غمزے دکھانا۔ ناز بجا دکھانا
اردو متر، نصیح، راج
محل جن۔ اب سینے کے بھگی اونٹ پاؤں کی نسبت
زیادہ خاک کی رنگ کا ہوتا ہے لیکن ناک کے پاس
نوردار اور۔ پھر علیم الطبع، سلیم المزاج، اتنے
جڑے کہ جب چاہئے جنم سے بکھڑا لائے۔ ہاں
ذرا شتر غمزے تو دکھائیں گے کہ چھپ سے دم
میں آجائیں گے۔ (ضمانہ آزاد)
شتر کینہ۔ منافق دیکھ پرور۔ دو شخص
جو ہمیشہ دل میں کینہ رکھتے۔ فارسی، تذکرہ تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اونٹ عداوت کا بدلے کے پتہ پر
بے لہذا بجا از سر رجہ بالا محمول میں پڑنے لگے۔

شتر گاو - ایک چرائے کا نام جس کی گردن اونٹ سے اور کھر بیل سے مشابہ ہو سکتی ہے۔
 زرافہ - خاموشی - مذکر
قول فیصل - یہ جانور معدے کے خارج میں اکثر ایسا مالتا ہے جو کہ رنگ پلنگ سے ملتا ہوتا ہے اس سے اس کو شتر گاو پلنگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب خلقت والا اور ذہنی اور سپاہی بیل کے ساتھ جنسی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سری چوٹی سے کہ کھر دن تک گزرتا ہے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
شتر گریہ - دشت - اونٹ - گریہ - بی - دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تنقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گریہ کہہ کر فارسی مذکر - جنم عروہ من کی اصطلاح۔
محل حشر - اذا حشر الاطراف کی ملک سے ایسے زمانہ قدیم کی اس وجہ سے کہ ان کے مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و تابش کے زمانے کے حقے الفاظ اشارتے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے ساتھ کہ ان کے دور کا زمانہ تھا جسے کہتے ہیں۔ جیسے تنقیر شتر گریہ کہتے ہیں اور ان کے دور کا زمانہ تھا۔
قول فیصل - خوب شاعری میں سے شتر گریہ بھی ایک خوب ہے۔ اس کو شتر گریہ اس لیے کہتے ہیں کہ اونٹ اور بیل میں جو شجاعت ہے وہی شتر گریہ میں ہے۔ شتر گریہ کا جسم و تنقیر میں بھی ہے۔ شتر گریہ کا تعلیم بننے شتر میں اور مغرور و کلمہ تنقیر بننے گریہ - ایک تیل میں ان دونوں کا اجتماع کھن نامورست ہے جیسے کہ کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں یا کہتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو یا کہتے ہیں کہ ہے۔ اور

انسانی کمال تعلیم پر دلالت کرتا ہے۔ اگر مخلوق میں یہ ہو اور وہ چلے ایک شتر میں ہوں تو جائز ہے لیکن اس قسم سے ہی احتیاط کرنا چاہیے مثال کے طور پر
 ایسے وہاں اٹھائے مہینے مٹانے پر
 اٹھائے مہینے نہ کوئی خیر سے دیکھ لیں (دور)
 نظم میں شتر گریہ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔
شتر مرغ - ایک پرند کا نام جو بعض اعتبار میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا ہے۔ خاموشی - مذکر - راج
قول فیصل - یہ جانور معدے کے خارج میں اکثر ایسا مالتا ہے جو کہ رنگ پلنگ سے ملتا ہوتا ہے اس سے اس کو شتر گاو پلنگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب خلقت والا اور ذہنی اور سپاہی بیل کے ساتھ جنسی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سری چوٹی سے کہ کھر دن تک گزرتا ہے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
شتر گریہ - دشت - اونٹ - گریہ - بی - دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تنقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گریہ کہہ کر فارسی مذکر - جنم عروہ من کی اصطلاح۔
محل حشر - اذا حشر الاطراف کی ملک سے ایسے زمانہ قدیم کی اس وجہ سے کہ ان کے مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و تابش کے زمانے کے حقے الفاظ اشارتے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے ساتھ کہ ان کے دور کا زمانہ تھا جسے کہتے ہیں۔ جیسے تنقیر شتر گریہ کہتے ہیں اور ان کے دور کا زمانہ تھا۔
قول فیصل - خوب شاعری میں سے شتر گریہ بھی ایک خوب ہے۔ اس کو شتر گریہ اس لیے کہتے ہیں کہ اونٹ اور بیل میں جو شجاعت ہے وہی شتر گریہ میں ہے۔ شتر گریہ کا جسم و تنقیر میں بھی ہے۔ شتر گریہ کا تعلیم بننے شتر میں اور مغرور و کلمہ تنقیر بننے گریہ - ایک تیل میں ان دونوں کا اجتماع کھن نامورست ہے جیسے کہ کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں یا کہتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو یا کہتے ہیں کہ ہے۔ اور

جانتا ہے۔ مذکر (دور لغت)
قول فیصل - اہل کلمہ نہیں بولتے۔
شتر - کافی - کافی دینا - غری - مذکر
 (دور لغت)
قول فیصل - اردو میں سب شتر کی ترکیب سے دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔
شتر مرغ - ایک پرند کا نام جو بعض اعتبار میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا ہے۔ خاموشی - مذکر - راج
قول فیصل - یہ جانور معدے کے خارج میں اکثر ایسا مالتا ہے جو کہ رنگ پلنگ سے ملتا ہوتا ہے اس سے اس کو شتر گاو پلنگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب خلقت والا اور ذہنی اور سپاہی بیل کے ساتھ جنسی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سری چوٹی سے کہ کھر دن تک گزرتا ہے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
شتر گریہ - دشت - اونٹ - گریہ - بی - دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تنقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گریہ کہہ کر فارسی مذکر - جنم عروہ من کی اصطلاح۔
محل حشر - اذا حشر الاطراف کی ملک سے ایسے زمانہ قدیم کی اس وجہ سے کہ ان کے مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و تابش کے زمانے کے حقے الفاظ اشارتے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے ساتھ کہ ان کے دور کا زمانہ تھا جسے کہتے ہیں۔ جیسے تنقیر شتر گریہ کہتے ہیں اور ان کے دور کا زمانہ تھا۔
قول فیصل - صبح تینوں حرکتوں سے ہے مگر بعض کھڑے بقیع اول بولتے ہیں اور دوم بقیع اول۔ اس کی عربی جمع شتر عاں کی جو اردو میں بھی راج ہے جیسے شتر دان عربیہ شتر عاں زمانہ نامورست ہے۔
شتر مرغ - ایک پرند کا نام جو بعض اعتبار میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا ہے۔ خاموشی - مذکر - راج
قول فیصل - یہ جانور معدے کے خارج میں اکثر ایسا مالتا ہے جو کہ رنگ پلنگ سے ملتا ہوتا ہے اس سے اس کو شتر گاو پلنگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب خلقت والا اور ذہنی اور سپاہی بیل کے ساتھ جنسی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سری چوٹی سے کہ کھر دن تک گزرتا ہے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
شتر گریہ - دشت - اونٹ - گریہ - بی - دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تنقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گریہ کہہ کر فارسی مذکر - جنم عروہ من کی اصطلاح۔
محل حشر - اذا حشر الاطراف کی ملک سے ایسے زمانہ قدیم کی اس وجہ سے کہ ان کے مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و تابش کے زمانے کے حقے الفاظ اشارتے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے ساتھ کہ ان کے دور کا زمانہ تھا جسے کہتے ہیں۔ جیسے تنقیر شتر گریہ کہتے ہیں اور ان کے دور کا زمانہ تھا۔
قول فیصل - صبح تینوں حرکتوں سے ہے مگر بعض کھڑے بقیع اول بولتے ہیں اور دوم بقیع اول۔ اس کی عربی جمع شتر عاں کی جو اردو میں بھی راج ہے جیسے شتر دان عربیہ شتر عاں زمانہ نامورست ہے۔
شتر مرغ - ایک پرند کا نام جو بعض اعتبار میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا ہے۔ خاموشی - مذکر - راج
قول فیصل - یہ جانور معدے کے خارج میں اکثر ایسا مالتا ہے جو کہ رنگ پلنگ سے ملتا ہوتا ہے اس سے اس کو شتر گاو پلنگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب خلقت والا اور ذہنی اور سپاہی بیل کے ساتھ جنسی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سری چوٹی سے کہ کھر دن تک گزرتا ہے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
شتر گریہ - دشت - اونٹ - گریہ - بی - دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تنقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گریہ کہہ کر فارسی مذکر - جنم عروہ من کی اصطلاح۔
محل حشر - اذا حشر الاطراف کی ملک سے ایسے زمانہ قدیم کی اس وجہ سے کہ ان کے مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و تابش کے زمانے کے حقے الفاظ اشارتے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے ساتھ کہ ان کے دور کا زمانہ تھا جسے کہتے ہیں۔ جیسے تنقیر شتر گریہ کہتے ہیں اور ان کے دور کا زمانہ تھا۔
قول فیصل - صبح تینوں حرکتوں سے ہے مگر بعض کھڑے بقیع اول بولتے ہیں اور دوم بقیع اول۔ اس کی عربی جمع شتر عاں کی جو اردو میں بھی راج ہے جیسے شتر دان عربیہ شتر عاں زمانہ نامورست ہے۔

ہزارہ شجر سایہ دار راہ میں ہے (آتش)
قول فیصل - شجر کی جگہ پر جو درخت کا چھوڑنا
ہے وہ بھی شجر ہے۔

وہ شجر تڑپے لگنے میں
لیکڑوں جس پہ چوں تارخت (خود بخود)

شجر پیدا ہونا۔ درخت اگانا اور صورت
نیچ (راج)

دن میں کشتہ تھادی سرد پری کے جاں
پیشتر ہوتا ہے پیدا دل شجر کا فور کا (ذوق)

شجر دار۔ وہ گینہ جس میں پڑے ہوئے
ہوں۔ شجر فارسی۔ تنک (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل کھنوا پے گینے کو شجر دہن شجر
کہتے ہیں۔

شجر زقوم۔ درخت کا درخت۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ کے زبان۔

کوئی نہ لوش نہ مانیں نہ پاؤں وٹ
شجر زقوم و درخت میں ہی خشک و دھتا (ذوق)

شجر طور ایا شجر کلیم۔ دایہ امین میں کہ
تو رہے پاس ایک درخت ہے جس پر حضرت موسیٰ کوئی

وکیاں رہی اس کا کھنواں طور بھی کہتے ہیں فارسی تذکر
راج

شجرہ۔ انجمن درخت، پودا عربی۔ تذکر
فرنگ آصفیہ

قول فیصل - اور میں ان مفلوں میں نقل نہیں
شجرہ۔ لیکن وہی نباتہ کاندہ جس میں پورے

اگلے کی کل اور ترقیب دار درخت جو۔ ناکار تذکر
نیچ (راج)

شجرہ چرخ میں نقل آئیں شائیں
حیرت و خیر۔ رہی تفر آتا ہے نقل (معتق)

قول فیصل - عربی میں فتح اول دوم سوم
ہے فارسی نے لیکن وہم استعمال کیا

شجرہ۔ وہ کاندہ جس میں شاخ اپنے
پیروں کا نام اور لکھ کر مرید کو دیتے ہیں فارسی

اہل تشوٹ کی اصطلاح۔
گوریلہ ہے کیوں شکیں مضطرب

بے سایہ سرد۔ شجرہ چوایرے پیر کا (تسخیر)

شجرہ۔ راجی کے بارہ بارہ اوزان میں
معدہ۔ مٹھہ مٹھول کو ایک کی بیج اور مٹھول کو

دوسرے کی بڑا قائم کر کے باقی فروغ کو شاخوں
کی مثل لکھ کر درخت کی شکل بناتے ہیں اور اس کو

شجرہ کہتے ہیں۔ فارسی اصطلاح عروض
شجرہ کی شجرہ۔ نسل رسول اور لاد علی حافظ

فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبع کی زبان
شجرہ قلم۔ پیروں کا شجرہ اور ٹوٹی جو

بزرگ مریدوں کو دی جاتی ہے۔ اور وہ تذکر
ذوق لغت

قول فیصل - تذکرہ یعنی ٹوٹی کا شجرہ ہوا ہے
گھر کا اسباب۔ انگر کھنوا۔ پوریا جھانکے سنی

میں بھی ہیں دہلی کی زبان جو۔ اہل کھنوا کسی سنی
بہا نہیں ہوتے۔

شجرہ قلم اٹھا نا۔ بستر باندہ کر پنا
بیدار کرنا۔ پوریا جھانکنا۔ اور صورت

شجرہ۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا
شجرہ طاعون۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا

شجرہ طاعون۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا
شجرہ طاعون۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا

شجرہ طاعون۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا
شجرہ طاعون۔ لغت یا جو شجرہ۔ برس سے بڑا

جس کے پتھر پتھر رقی طور سے کی دخت یا گرا اور
توقی نظر کا گیس اترا یا پڑا فارسی۔ ناکار

نکار۔ نیچ (راج)

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

قول فیصل - عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ
شجرہ۔ عربی میں علم سے شجرہ

یہ لفظ عربی میں باکسر ہو گا اردو میں بالفتح
 رستخندہ زبانوں پر ہے جیسے ازراستخندہ مردک نام
 مولف کتاب لغت کے لکھنے کے مطابق آج کل
 ایران میں شخص کو لقب کہتے ہیں
 رستخندہ ر۔ لفظ جو حقیقت کی تفصیل کی حفاظت
 کرتا ہے۔ اردو ر۔ لفظ لغت
 قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
 شیخیم ر۔ بزدل کریم، مولا، میں کے جسم میں چربی
 زیادہ ہو۔ عربی۔ صفت
 قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بحیم شیخیم لاسکے
 کہتے ہیں۔
 شخص ر۔ اللہ، آدمی کا جن کا لہجہ مردم، وجود
 انسان، بدن، عربی۔ مذکر دفرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ نوی معنی میں نہیں بولتے۔ آدمی
 بشر کے معنی میں متعلق ہو۔
 دوست دشمن میں ہر وہ شخص ہے
 کون سا شخص مستفید نہیں
 شخص ر۔ ایک کے ساتھ فرد۔ یکتا کے معنوں
 میں عربی لفظ نہیں استعمال
 کیوں دام کا نام آتی ہے لغت ہذا کہ
 کہ شخص جو وہ تمام بات سمجھ کر کیا ہو (دفعہ)
 شخص ر۔ ایک شخص جو وہ میں فیصلہ کرے
 فکر۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، راجح
 شخص ر۔ اپنی آدمی جو غیر متعلق آدمی سادری
 ترکیب۔ لفظ فصیح، راجح
 محل ص۔ شخص غیر روایات میں شریک کرنے
 کا نتیجہ کہ ٹھہری ہوئی شادی اجڑ گئی
 شخص ر۔ ایک آدمی، تنہا آدمی، ایک
 آدمی، فارسی ترکیب۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

محل ص۔ شخص واحد کی گواہی شرعاً قابل قبول
 نہیں۔
 شخص ر۔ ایک شخص جس کا کوئی سامع
 یا مدعا گوارہ ہو۔ بوسادون۔ فارسی ترکیب، مذکر
 بوسطلاح کا وزن۔ دفرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
 شخص ر۔ ایک شخص واحد سے منسوب ایک
 آدمی سے متعلق فارسی صفت فصیح، راجح
 رازداری سے خالی کے لئے باز آئی آپ
 پٹ جو ہے گا کوئی راز جو شخص ہی ہوگا (ظہر لیں)
 شخصیت ر۔ ذات، رہتی، عربی، تونٹ
 فصیح، راجح
 ہم کو معلوم ہے تری حالت
 کام آئے گی یہ نہ شخصیت (آج)
 قول فیصل۔ پتختیہ یا، بھی متعلق ہوتا ہے
 شخصیت ر۔ انسانیت، آدمیت،
 بشریت، عربی، تونٹ دفرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 شخصیت ر۔ شہنی، مزدور، شان، اردو
 تونٹ، عوام کی زبان
 محل ص۔ ان کی سادی شخصیت نکل گئی
 (نور لغت)
 شخصیت ر۔ عت، جہت، وقت
 شان، وقار، اردو، تونٹ
 محل ص۔ ایسا نہ ہو کہ سادی شخصیت نکل جائے
 دفرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ یہاں بھی شخصیت کے معنی
 ہی مزدور اور شہنی کے ہیں
 شخصیت ر۔ شرافت، اصالت،

جہلنائی، خوبی، بھلائی، اردو، تونٹ (نور لغت)
 قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے
 شخصیت ر۔ بھارنا، شہنی، ازان، ڈینگ
 کی لہجہ، ازان، تھلی کرنا (نور لغت)
 قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
 شخصیت ر۔ ازان، شہنی، بھارنا،
 ڈینگ، ازان، اردو، صرف، غور زوں کی زبان
 محل ص۔ خواہی خواہی شخصیت جاننے سے
 آدمی ذلیل ہوتا ہے۔ (نور آزاد)
 شخصیت ر۔ حکومت کا
 نقیض۔ وہ حکومت جس میں بادشاہ کو ہرام کا
 کی اختیار ہو، عربی الفاظ، تونٹ، فصیح، راجح
 محل ص۔ ابھی تک دنیا یہ نہ طے کر سکی کہ شخصیت
 حکومت بہتر ہے یا جمہوری
 شخصیت ر۔ معاملات، نجی امور، کسی
 ایک ذات سے تعلق رکھنے والے معاملات،
 عربی الفاظ، مذکر، فصیح، راجح
 لیکن یہ امر اسے دل ہی میں دھڑکتا ہے
 شخصیت ر۔ معاملات کی حد تک ہے امر خیر جو
 شد ر۔ گیا گزرا ہوا، اس کسی کام کی ابتدا
 آغاز، بیشتر جنگ کی ابتدا کے لئے مستعمل
 ہے، فارسی، تونٹ، قریب بہ مزدک
 محل ص۔ شیر باقی کی لہجہ، مرزا کی پالی
 اور یہ بھی نہ ہی تو کٹکٹے ہی کی سندھی
 (نور لغت)
 قول فیصل۔ اس کا مفہوم جتنا اور طو پانا
 بھی ہے
 شد (مرکبات میں) سختی، مضبوطی، تادی
 عربی دفرنگ آصفیہ

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے شذرا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

شذرا - عربی میں شذرا - حلا کر کسی پر شذرا ایک خط فارسی میں شذرا - علم - نشان - علم وہ تھنہ ابو شہدائے کر بلاگی یا دکار میں محرم میں نکالا کوئی یا تیزیوں کے ساتھ رکھتے ہیں - چاندی کا پیچہ ایک لکڑی پر لگاتے اور لال بن کر لڑے باز دھتے اور اس کو شذرا کہتے ہیں - اٹھنا - چلنا کے ساتھ - فارسی - تذکرہ - دہلی کی زبان -

دفرنگ صغیرہ دلدل لغت
محل صغیر - ساتویں محرم کو شذرا سے نکلتے۔
(دور لغت)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے - البتہ بعض دیہاتوں میں اب بھی شذرا کہتے ہیں - ان پر یہ دیہاتی سرد بولتے ہیں -

شذرا - در لغت اول و شذرا دوم - قوم عاد کے ایک بڑے بادشاہ کا نام جس نے خدائی کدوئی کیا اور بہشت کے نوے پر ایک باغ بنوایا تھا جو باغ ارم کے نام سے مشہور ہے باغ جو ہیں سیل کی وسعت میں نہایت عمار اور عالی شان عمارات اور انواع و اقسام کے درختوں سے آراستہ کیا گیا تھا - جب باغ تیار ہو گیا - شذرا کو دیکھنے کو گیا جیسے ہی دروازے پر قدم رکھا اس کی روح پر داز کر گئی - عربی - تذکرہ راج

اکثر ہے دست کاری ہر دم غذا پسند
شذرا سے ارم جو یہ کعبہ ظلیل ہے (مثلاً)
قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک مشہور کافر بادشاہ مصر و ارم کا نام

ہر دم فنی سے تھا - اپنے بجائی شذرا کے بدعت نشین ہوا - صناک تازی اس کا بھائی تھا خدائی کا دعویٰ کر کے بہشت کے بجائے باغ ارم اس نے بنوایا تھا اور اس میں حوروں کے بجائے حسین عورتیں اور غلاموں کے عوض حسین مرد چھوڑے تھے - جس وقت باغ تیار ہو گیا اور یہ اس کے ملاحظہ کرنے کو گیا تو خدا کے حکم سے گھوڑے کی ریتا میں سے پیرہ اتارنے پایا تھا کہ روح قبض ہو گئی اور سارا دعویٰ رکھا رہا - اس باغ کے تین طبقے تھے اور ہر ایک طبقہ نئے انداز سے آراستہ تھا ملک مصر میں اسی کے دم سے ترقی ہوئی -

شذرا - در لغت اول و کسر سوم - تکلیفیں - سختیاں - عربی - تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور ہنگام شذرا - دنیا پر صبر کر
فطرت کو تیرے ساتھ کئی دشمنی نہیں
قول فیصل - یہ شذرا کی جمع ہے - شذرا - اردو میں راج نہیں -

شذرا - در لغت اول - سیل جول - ہم درواہ فارسی - موت - شروک -

ہم شذرا - در لغت و شذرا سے باز آئے
ہم ایسے دوستوں کی بازید باز آئے
شذرا - در لغت - در لغت سے - ابتدا سے
ادل سے اپنی رسم و رواج کے موافق - اعداد
تاج نعل -

قول فیصل - اب لکھنؤ میں راج نہیں -

شذرا - کسی کام کی تھوڑی سی واقفیت یا بہارت ہونا - تھوڑا سا حدک - یونہی سی خلعت
قدوسہ خلیل واقفیت - فارسی - موت
(دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ تھوڑی سی واقفیت کے معنوں میں بولتے ہیں -
شذرا - در لغت - در لغت سے - تھوڑا سا سواد
حرف شناسی - فارسی - موت - حوروں کی زبان
محل صغیر - وہ فقط شذرا کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

(آب حیات)
شذرا - در لغت - در لغت سے - تھوڑا سا سواد
حرف شناسی - فارسی - موت - حوروں کی زبان
محل صغیر - وہ فقط شذرا کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

شذرا - در لغت - در لغت سے - تھوڑا سا سواد
حرف شناسی - فارسی - موت - حوروں کی زبان
محل صغیر - وہ فقط شذرا کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

قول فیصل - اہل لکھنؤ اب شذرا زیادہ بولتے ہیں
ذہنیاتی - سب سے گی شرارت
کاس پاس طرح سے کہ شذرا

شذرا - در لغت - در لغت سے - تھوڑا سا سواد
حرف شناسی - فارسی - موت - حوروں کی زبان
محل صغیر - وہ فقط شذرا کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

شذرا - در لغت - در لغت سے - تھوڑا سا سواد
حرف شناسی - فارسی - موت - حوروں کی زبان
محل صغیر - وہ فقط شذرا کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

صرف فصیح و رائج

ع بابا میں شدت سے بجا آئے نہ کیونکر و عشق
ع بڑھ گیا صنوف کد شدت سے بجا آئے کا (عشق)
شدت سے زیادتی سے کثرت سے انفراد
کے ساتھ اور صرف فصیح و رائج
محفل صرا - آج بڑی شدت سے بارش ہوئی
جل قن بھر گئے

شدت کا - زور کا بہت سا سخت و اردو
فصیح و رائج

محفل صرا - ایسی شدت کا بجا آئے کہ غریب کی
سرمای کیفیت ہو گئی

قول فصیح - تائیت کے لئے شدت کی
کہتے ہیں جیسے شدت کی بارش
شدت کرنا - زیادتی اختیار کرنا بڑھنا
اردو صرف متردک

تپ عشق صنم نے شدت کی
سوز غم نے تباہ حالت کی (دعا آواز)

قول فصیح - اب شدت اختیار کرنا بولتے
ہیں

شدت کرنا - بے غلظت کرنا زبردستی کرنا کسی
بات میں سختی کرنا - اردو صرف

نہ آج سے غالب کیا ہوا اس شدت کی
ہاں ابھی تو آخر زور چلتا ہے گریب (دعا)

قول فصیح - اب اس بڑے شدت پہلے ہیں
شدت ہونا - زیادتی ہونا کثرت ہونا اردو

صرف فصیح و رائج
کچھ دل ہی بکھ گیا ہے مراد نہ آج کی (دعوت)

کیفیت ہمار کی شدت جن میں ہے سولہ

قول فصیح - بخیر غم اور غصے وغیرہ کے لئے اس کا
و متوال زیادہ ہوتا ہے

یہ تپ غم کی ہے شدت اس تو بے یار کو
یوم راحت بھی بوقت میں اس کا دن بھر کا (دعوت)

شدتی بڑے بغیر اول مرتبہ (ہونے والی بات نکالنا)
توت فصیح و رائج

کرتے ہیں بحث یا علامت مجھے آج
بجہرت یہ آگ کا پتلا شدتی (دعوت)

شدتی - آواز کی تپانگائی مصیبت ناری موت فصیح و رائج
خواب کی تپانگائی بھی آواز کی جاری

عباس کی دل سے تپانگائی یہ بیکار
کیا کھوت فی سب سے عباس پہ واری

قول فصیح - ہر ایک ساتھ اس کا صرت ہے
غیر محفوظ ہے ہر آفت سے (دعوت)

شدتی ہی تو عمر بھر نہ ہوئی
قول فصیح - عورتیں بیکار دم شدتی بولتی ہیں

شدتی امر - ہونے والی بات، اتفاقیہ بات،
عربی فارسی اتفاقا فصیح و رائج

شدتی امر میں یہ دھم دگناں کیا سنی
موت کے نام سے آتش خفاں کیا سنی (دعوت)

محفل صرا - ایک دن شدتی امر گھر کی رشتہ سے
اور مجھ سے جو کرار ہوئی وہ تنگ کر لی گئی گرجتے وقت

دعا کہ گئی کوئی تم نے میان کا نام نہ بولا (دعا آواز)
شدتی شدت درجہ خواہر شد - جو بولے دعا

فادہ بول گیا اب اند کیا ہوگا - فادہ بول نہیں پاتے
فصیح کی زبان

شدت و عشق - شان و شوکت، ترک و استقام
دعوت و عام فادہ بول نہیں پاتے (دعوت)

محفل صرا - بڑی شدت سے برات چلی

قول فصیح - عربی میں شدت، مصیبت کرنا + بکشت
فارسیوں نے مندرجہ بالا معنی میں استعمال کیا

شدت و طوط - آواز کا بلند کرنا اور گھنچنا آواز کا
زور - فارسی، تذکر، علم موسیقی کی اصطلاح

یہ حسن صوت اور یہ قنوت و شدت (دعوت)
حقا کہ فصیح و لطیف، کہیں کا بند (دعوت)

شدت و شد - جوش و خروش، زور، اردو، تذکر
فصیح و رائج

لفظ سخن بھی پیری میں اتنا نہیں تیر
بہ شرم پر ہے ہی تو وہ شدت نہیں (دعوت)

قول فصیح - ایک منہم سے سختی شدت کثرت
تقریب جو، اور پھر اس شدت کے ساتھ

یہی زبان نے مجھے جو ثابت دیا
شدت سے - ترک و استقام کے ساتھ، جہم

دعوت کے ساتھ شان و شوکت سے اور دعوت فصیح و رائج
یہ جو دشت جزں شدت سے مجھ نے

معاذ دھوم اڑائی ہے جاؤ کیا گیا
محفل صرا - آپ نے بڑی شدت سے شہر پوری کا تمام

ابلیان افغان آپ کے ساتھ ہیں (دعوت جوش و خروش)
قول فصیح - جن میں میں شدت کے ساتھ بھی رہی ہے

شدت سے - زور سے - عبارت میں زور
پیدا کر کے جاندار آواز سے - اردو، صرف

فصیح و رائج
سخن کرنے میں تخیلیت گئی ہی نہیں کرتا

پڑے ہیں شر کوئی ہم سودھی شدت سے (دعوت)
قول فصیح - اس محل پر شدت کے ساتھ بھی پاتے

تقریب حمد اور پھر اس شدت کے ساتھ
یہی زبان نے مجھے جو ثابت دیا (دعوت)

محفل صرا - بڑی شدت سے برات چلی

شہود سے۔ یعنی کے ساتھ بڑی شدت سے
اردو صرف، فصیح، رائج

محل ضرب۔ انھوں نے بڑے شہود سے خط لکھا کہ فیہ
الکلمات مخالفہ کم کہیں بھی۔ (فنا آواز)

قول فیصل۔ اس محل پر شہود کے ساتھ بھی زبانوں
پر ہے۔

شہود۔ علامہ دھوا، پورٹ، عربی، تذکرہ (نہج)

قول فیصل۔ اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔

شہود۔ علم، نشان، خاموشی، تذکرہ، چونکہ پورٹ
کے وقت فرج کا جھنڈا آگے رہتا ہے اس لئے یہی سنیل
ہوئے۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔

شہود۔ دو علم جو تعریفوں کے ساتھ جوتے ہیں
اردو، تذکرہ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ الی کھنڈ نہیں پڑتے البتہ دیا توں میں
اس کی بگڑی ہوئی صورت، سردا، رائج ہے مولف

فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ساتویں محرم کو پنجہ وغیرہ
کی شکل کے بنے ہوئے رنگ رنگ کے کپڑوں سے آراستہ
کئی جگہ زیارت کے واسطے رکھتے ہیں چنانچہ شہود سے
کھانا اس سے مراد ہے۔ اس کا اطلاق سے بالکل غلط
ہے۔

شہود شہود۔ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ
فارسی الفاظ، فصیح، رائج

محل ضرب۔ شہود شہود میاں سے بھی گونہوں
لے باتوں باتوں میں کہا شروع کیا۔ (فنا آواز)

قول فیصل۔ خبر کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہو
جیسے شہود یہ خبر بادشاہ کی بھی:

شہود ہو جانا۔ مقابلے کی شرط قرار پا جانا۔ بد
جانا۔ اردو صرف کھڑے بازوں کی اصطلاح۔

محل ضرب۔ بڑے ذاب صاحب سے چار انوار میں
ہوئی ہیں کھنڈا لکھا تھا راجی پاسہ تم بھی چلو۔

شہود۔ آریہ مذہب کو قبول کرنے والا ہندو
اہل ہندو کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل ہندو کے دو فرقے ہیں۔ ایک کو
سناٹن دھرم اور دوسرے کو آریہ مسلج کہتے ہیں۔

سناٹن دھرم کے کسی غیر مذہب واسے کو اپنے مذہب
میں نہیں داخل کرتے مگر آریہ مسلج واسے کسی غیر مذہب
واسے کو منہ بنالیتے ہیں۔ ہندو بناتے دت اپنے میاں

کی رسم کے سناٹن کچھ کلمات پڑھاتے ہیں۔ ہندو مذہب
میں داخل کرنے کو شہود ہی کہنا اور داخل ہونے کو شہود
ہونا کہتے ہیں۔

یہ لفظ دراصل شہود ہے مگر اس کا لفظ اس طرح
کرتے ہیں کہ آخر میں یاے سرود کی جگہ سی جھلک

سلوم ہوتی ہے اس لفظ کے معنی سنی ہیں پاکیزہ بھیج
شہود پیر۔ (بہمن جدید) سخت حکم متواتر رہے

شکل، شہود عربی صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی ہزاریں الی کھنڈ بولتے ہیں اور
کسی معنی میں رائج نہیں۔ جہاں کسی چیز کی زیادتی کا اظہار

مقصود ہو تو اسے وہاں صرف کرتے ہیں جیسے کل رات
کو اتنی شہود بارش ہوئی کہ پختہ مکانوں کی چھتیں ٹپکنے

لگیں۔ مختلف صورتوں سے اس کا صرف ہے جیسے
شہود جنگ، شہود نقصان، شہود مخالفت، شہود

شہود وغیرہ۔

شہود پیر۔ سید سجاد حسین خلیف الرشید پیر محمد
صاحب کا تخلص۔ آپ رشید لکھنؤ کے واسے ہیں

خوش گوارہ شائق رشید گوہی اور بہت اچھے مرثیہ
خوان بھی ہیں۔ آپ بہت ہی خلیق و شکر مزاج اور باطن
ہستی اور کھنڈ کی پرانی تہذیب کا نمونہ ہیں صاحب کاغذ

بھی ہیں شہود میں تقریباً ستر سال کی عمر ہو۔
شہود نعل۔ جس کا کام سخت ہو۔ سختی کرنے والا

عربی صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ الی کھنڈ نہیں بولتے۔

شہود۔ (بافتہ و تشدید دوم) بدی، شرارت
برائی، جھگڑا، فساد، غواہی، عربی، تذکرہ فصیح، رائج

عزروں سے اشارے مرے آگے سر نعل
میر آپ کہیں گے کہ مجھے شہود نہیں آتا (تیسرا)

قول فیصل۔ دہلی میں توڑ ہے۔

نہ تھا ان میں عابر لڑائی کا دھماکا
نقل باتوں باتوں میں شہود اچھی (چہارم)

شہود۔ (بہمن جدید) غریب ادبی، بول لینا
عربی، بہمن تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بولانے سکر کے کہا کیا مخالفت
ہوتی ہے یوں ہی صحیح و شر کیا مخالفت (تیسرا)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی جھپا اور دل
لینا دونوں ہیں مگر اردو میں صرف مول لینے کو شہود

کہتے ہیں اور صحیح معنی جھپانے کے ساتھ مل کے بولتے ہیں ایسا
کہ مثال سے واضح ہے عربی میں اس کا رسم الخط شریقی ہے۔

شہود۔ (بہمن جدید) عربی، ہنڈ، (نور اللغات)
ہر رقیق چیز جو جلی جائے۔

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے اس معنی میں نہیں بولتے۔

شہود۔ شہود پیر لکھنؤ کے واسے ہے۔ (نور اللغات)
اردو۔ عربی لفظ مثلاً فارسی۔ توڑت، فصیح، رائج

اسے حسب ذہن لکھنؤ اور حسب ذہن لکھنؤ
ظالم شراب ہے اسے ظالم شراب ہے (تیسرا)
قول فیصل۔ روٹن شراب لکھنؤ کے لکھا ہے کہ
بہمن محمدیہ سراج اور اٹھاون وغیرہ کتب عربی میں

میں بھی استعمال کیا ہے لیکن لغت عربی میں ان سنی کا
وجود نہیں۔ فارسی دلوں کے میان خاص یعنی خمر
اور برکت فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ خسرو بادشاہ
کے عہد میں جو خاندان کیانی سے تھا شراب کا علاج
ہوا اس کا قاعدہ تھا کہ وہ انگور کا عرق پی کر جبرما
بچا ہوا ایک برتن میں جمع کر دیتا تھا جو فیروزہ کر
شراب بن جاتا تھا۔ ایک دن کسی باندی سے خفا ہو
کر اسے پلا دیا وہ لٹے میں تاجے لگی اور بعض کے
خیال میں خود باندی سے تنگ آکر بخیال خود کشی
پیا تھا جس سے بچنے کے لئے خمر کے خوشی ہو گئی تھی پس
بادشاہ نے یہ حال دیکھ کر شراب بڑا ہی مشہور
رہی۔

شراب - شراب دو اچھے شراب
نہشت، شراب یلوز یعنی شراب ہفتہ، شراب یلوز
عربی، ترنت، اہلک، ہمسلاح، فرنگ آصفیہ
قول فیصل - وہی کھڑا اب ان معنوں میں نہیں
شراب رغوانی - اسے اور شراب رخ، فارسی
ترکیب ہوتی، فصیح، راج۔

مزدہ تاج فرقت میں ہمیشہ زندگان کا
چرانہ گروہ سادہ شراب اور افانی کا
شراب اڑانا - شراب پیا اور صرف فیض راج
محل مشہور - شاہی اس وقت دور آتش شراب اڑانے
ہونے لگے۔
شراب اڑانا - شراب کا خوب پیا جانا اور صرف فیض راج
یہ خبر میں نہیں ساقی شراب اڑتی ہو
ہمارے مدون عمر شراب اڑتی ہو
شراب اڑانا - شراب اڑتی جانا اور صرف
فیض راج۔
جمع تے تے چل رہی تھی شراب تے
ساغزوں میں اڑتی رہی تھی شراب تے

شراب انگور - انگور کی شراب جو انگوروں
کو ترانے بنائی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب، خوش
فصیح، راج۔

چند ہی شراب انگور
کی چیز عام ہو گئی ہے
شراب پرنگالی - ایک پرنگال کی بنی ہوئی
شراب جو بہت عمدہ ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، خوش
فصیح، راج۔

نہیں ساقی سے یہ اپنا طرف عالی ہو گیا
آساں جام شراب پرنگالی ہو گیا
قول فیصل - اسی کو شراب پرنگال بھی کہتے ہیں
گر دی قیمت عام شراب پرنگال اس سے
عہد کی ساغر افلاس سے دودھ لالی سے

شراب پلانا - (تندی) پینے کے لئے شراب
دینا۔ اور صرف، فصیح، راج۔
سے رات چور میں مجھے ساقی پلا شراب
روشن ہو آفتاب شب اجتاب میں
قول فیصل - اس کا تندی اتندی شراب پلانا
بھی راجی، فصیح ہے۔

پرنگالی میں جب تک شراب پلائی
ہا کی طرح سے سر پر سے سحاب رہا
شراب پینا - بے نوشی کو شراب نوش
راج۔ اور صرف، فصیح، راج۔

نات چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیا ہوں روز اور شب اجتاب میں
شراب چلنا - شراب کا دودھ پلانا شراب
کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور
دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اور صرف
فصیح، الاستعمال

سبب عید ہوئی ساقی شراب پلے
نہ پیش تر کہیں ساغر سے آفتاب پلے
شراب چھٹنا (چھوٹنا) - شراب پینے کی
مادت کا ترک ہونا۔ اور صرف، فصیح، راج۔

نات چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیا ہوں روز اور شب اجتاب میں
شراب چھوڑنا - شراب کی مدت ترک
کرنا۔ اور صرف، فصیح، راج۔

شراب چھوڑنا - تم سے کئی دفعہ کہ چکا ہوں کہ شراب
چھوڑ دو ورنہ زندہ گی سیکار ہو جائے گی۔
شراب خانا - شراب پینے کی جگہ، شراب
پینے کی جگہ سے خانا۔ اسے کہہ عادات بھی بخاری
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محل مشہور - اس محبت اور حبیب پندگی اور شہرہ پندگی
فانہ پندار و لاقوہ، یاد رنایک، (فانہ آواز)
شراب خانا - شراب پینا، خوار و نوش نامی، راج
شراب خوار و نوش پینا، شراب کی موت میں تھیں
اور دوشل۔ (دولہ عادات)

قول فیصل - اس نے یوں کہا ہے۔
خشب ہو ہر در و دل کھل گیا موت منہ سے
شراب خوار کو کرتی ہے خوار و نوش شراب
شراب خوری - شراب نوشی یا کیشی، بخاری
سے نوشی۔ فارسی، خوش، فصیح، راج۔

محل مشہور - خبر و شراب نہ خوار و نوش دھون کان پکڑے گی
کھارن و جہیں جڑے گی آہد خاک میں تل جائی، شراب
خوری سے تہہ ڈھانے کی۔ (فانہ آواز)
شراب و آتش - دوسرے کیشی کہی شراب تیر شراب
مذشراب فارسی ترنت قبیرہ فستقے کی زبان۔

چلتی ہے کفر و دی کی شراب تو آتش
کیا جائے کون ساقی گل نام جو گیا (خواجہ ترمذی)
شراب صفا۔ شراب پی جانا۔ اور دھرت
غیر فصیح، راجح

بات کب بخت کی چلتی ہے (گلشن عشق)
اب تو گھر گھر شراب ڈھنسی ہے
شراب صرخ۔ انگوڑی شراب، خامی
ترکیب فصیح، راجح

شراب صرخ کے سانچوں اور زاموں
وہ لال لال نشیلی جو آنکھ سڑیاں دیکھیں (صبا)
شراب شیراز۔ ایک قسم کی انگوڑی شراب
جو شیراز میں بنتی اور ایران کی اعلیٰ مشروبات
میں جاتی ہے۔ خامی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محفل صفا۔ چٹا۔ کیچے کبھی جام بھی دیکھا ہو
آزاد۔ اے حضرت یہ نہ پوچھئے صبح اذرق
ہوا اور جام مرقوق ہوا شراب شیراز جو تو عمر
وراز ہو۔ (خاندان آزاد)

شراب طور۔ در طور۔ بفتح اول چشم دوم
دسکون سوم معرفت) وہ پاک صاف شراب جو بہت
میں ملے گی۔ خامی ترکیب نونہ فصیح، راجح
ابھی کبھی ملے گی شراب طور کل
ترجمہ جناب شیخ کہاں تم کہاں شراب جو چندی
قول فیصل۔ اس کو شراب طور بھی کہتے
ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

ساتھ دعا لے کر کیا حدیث (شاد بخوی)
شراب طور کہاں ہے حرام
شراب کا بھکا۔ درہر وہ ہے جو وہ
وہ آج جس سے شراب کھینچی جاتی ہے۔ اور
غیر فصیح، راجح۔

رو رو کے آہیں کھینچی ہیں اک سست کے لئے (جہانگیر)
بھتیں دیکھ آئیں بن گئیں بھکا شراب کا
قول فیصل۔ اس کے ایک سنی ہیں شراب
کی تیز لہ۔

شراب کا بھکا۔ آنا۔ شراب کے طہن
سے یا شراب خانے کے قریب سے ہو کر گزرنے پر
یا شرابی کے ہنڈے سے شراب کی تیز لہ آنا۔ اور دھرت
صرت، فصیح، راجح
محفل صفا۔ مجھے بالکل نہیں معلوم تھا کہ وہ شراب
پیتے ہیں۔ ایک دن میں ان سے بات کرنے لگا تو
ان کے ہنڈے سے شراب کا بھکا آیا۔ میری طبیعت
مالش کرنے لگی۔

شراب کا پھندہ لگنا۔ شراب پیے میں
اچھو ہو جانا، کھانا لگنا۔ اور دھرت قلیل الاستعمال
ستانی سوت پر پڑے خالق مراد بال
گھٹے اس کے طہن میں پھندہ لگنا (جہانگیر)
قول فیصل۔ زیادہ تر کافیا لکھتے ہیں۔

شراب کشی۔ سے خوری، خامی
نونہ قلیل الاستعمال

برن شراب کشی سے خم شراب بنا
ہے اپنی روح برن میں برنگے شراب
شراب کشید کرنا۔ شراب کھینچ کر شراب
بانا۔ اور دھرت فصیح، راجح

شراب کھینچنا۔ بھیکے کے ذریعے شراب
کا کشید کرنا۔ شراب بنا۔ اور دھرت فصیح، راجح
اسے رشک کہتے کیا کس فردوس کی شراب
رمضان کا مزاج ہے غمناک کا مزاج (رشک)
قول فیصل۔ اس کا لازم شراب کھینچنا ہی
فصیح، راجح ہے۔

شراب کی بوتل۔ وہ بوتل جس میں
شراب رکھی جاتی ہو۔ اور دھرت فصیح
راجح۔

محفل صفا۔ بھکا بھگا، بھگتے سب ہا شعل
ہے۔ تانیں اڑ رہی ہیں۔ شراب کی بوتلیں چینی
ہوئی ہیں۔ (خاندان آزاد)

شراب میقطر۔ تپائی ہوئی شراب جو تیز ہوتی
ہے۔ اور دھرت شراب، خامی ترکیب تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان۔

شراب باب۔ خاص شراب، خامی
ترکیب نونہ فصیح، راجح

محفل صفا۔ ذرا دور تو چلے دیکھئے یہ کہہ کر حضرت
نے گردن مشینہ دیکھا پر بھکائی اور شراب باب
اور معصفا اڑائی۔ (خاندان آزاد)

شراب نوش۔ شراب پیے والا، خامی
ترکیب قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ سے نوشی کے سنی میں کسی کے ساتھ
شراب نوشی بھی رائج ہے۔ جیسے "النداء شراب
نوشی کے لئے اخبارات میں برابر مضامین نکلتے
ہیں مگر ان پر طعنا آتا نہیں ہوتا۔

شراب پور۔ (بفتح اول وادھول) تیز تر
بہت جھپکا ہوا۔ اور دھرت صفت۔ خود قوں کی زبان
خم سے برسات میں اس درجہ ہوا جو شراب
ہو گئی باد و عمل گوں سے شراب پور کھٹا
(خاندان آزاد)

قول فیصل۔ دہلی میں اس جگہ مشہور ہے
آج تیری گلی سے عالم میر
لوہو میں خود پور جاتا ہے (میر)
خود آنے شر پور بھی نظم کیا ہے۔

مٹوں کو چہن ہی نہیں آتے کیے بغیر۔
 تم امدان جاؤ شرارت کیے بغیر جو خلیج آبادی
 شرارت کرنا۔ بدی کرنا، برائی کرنا، دغا کرنا
 اردو صرف، تلمیل، استعمال۔
 شرارت کرنا۔ خاد کرنا، شمش پر کرنا
 اردو صرف، تلمیل، استعمال۔
 شرارت کی نظر۔ شوخی کی نگاہ، دکنایت
 مشرق کی نگاہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج
 اسح کو بلاؤ مرا ایمان سنبھالے
 پھر دیکھ لیا اس نے شرارت کی نظر
 شرارتی۔ شریر، اردو صرف، حمد قول کی
 زبان۔
 محل صبر، کج بخت بڑا شرارتی رہا کا جو تم اس کے ساتھ
 نہ کھلا کرو
 شرار چلنا۔ چکنا، اردو صرف، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان
 شیشہ دل میں جو کیا چکا شرارت عشق یار
 شیشہ گر کہ تو بھی شیشے کو نہ اٹھکے بد
 شرار لیکن، چکاری، چکاری اڑنا
 اردو صرف، فصیح، رائج
 ہرن سے نکلتے ہیں شرار آتش
 بن گیا ہوں میں سراپا آتش
 شرارہ۔ چکاری، پارہ آتش، آگ کا چنگا
 عربی مذکر، فصیح، رائج
 حیاں ہوشان سے کہو مگر نہ کہہ طور کا عالم
 رنگ صاف ہے ہر شرار دیکھ قاتل کا
 قول فصیح۔ عربی میں تاسے بدور کے ساتھ
 شرارہ ہے، حالت وقت میں عربی ترکیب کے ساتھ
 شرارہ ہو جاتا ہے۔

اڑنا، اڑنا اور بھنا، بھنا، چکنا وغیرہ کے ساتھ
 اس کا صرف ہے۔
 وہ برق طور تھکی آرا کیم نے جس سے دم نہ مارا
 بھنا ہوا تھا کوئی شرارہ حضور کے سنگ آستان کا
 تھمر بگاری
 مرے طالع میں کیا ہے کام گردوں کے تارے کا
 چک جاتا ہے کافی آتش دل کے شرارے کا
 شرارہ خیر۔ شرارے پیدا کرنے والا غازی
 صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شرارہ خیر ہے جو ہر تو میں صاف دعا
 سپاہ شام تھی چادوں میں جو شمع کا
 شرار جاتا ہے جگر دانت مانا، اردو صرف
 تلمیل، استعمال
 رنگاتے مرنے سے پائی زیت عالم ہے نہات
 رہ گیا ان نہ قدرت گیا شراروٹیا رنگ
 قول فصیح۔ اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
 شرافت، نہایت، اعانت، بزرگی، آدمیت
 انایت، عربی مصدر، تونٹ، فصیح، رائج
 تانوں کا خزانہ ہو تو عورت نہیں مت
 دولت سے کہنے کو شرافت نہیں ملتی
 شرافت بھیں لگی ہے تو پھر شرافت ہوں وہی گی
 شاد، تعلیم آبادی
 شرافت پناہ۔ ہنہ و تان کے دفتروں
 میں یہ ملک تحت آندوں کے دھنکے بطور ناقاب
 ہواؤں میں کھا جاتا ہے۔ (نور لغت)
 قول فصیح۔ اسبٹل نہیں۔
 شرافت سے۔ انایت کے ساتھ آدمیت
 کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج
 محل صبر۔ وہ چاہتے ہیں جیسے بھڑ بڑی شرافت

سے کام لیا کہ چوڑا یا۔
 قول فصیح۔ شرافت سے پیش آنا، شرافت سے
 کام لیا وغیرہ اس کے صرف میں۔
 شرارت۔ (دبا کسر) ساتھ ساتھ داری
 فارسی، تونٹ۔
 در تیز تہنہ گئی راسے نہایت
 من باتو شرارت گمراہ دست بناچار
 قول فصیح۔ عربی میں اس کی اصل شرکت ہو۔
 فارسیوں نے اسی سے شرارت بنالیا اور عربی نے
 دیے۔ مولف تانوں والا غلطی نے لکھا کہ اس لفظ
 کے استعمال سے صفت اور دھاراز کرتے ہیں۔ فصیح
 شرکت ہے اس سے شرارت بنالیا۔ شرکت عربی تونٹ
 ساتھ۔ شرکت حدیث عربی میں کہتی ہے کہ شرکت
 جودہ نازی میں شرکت و شرارت کہنی کے معنوں میں
 استعمال کرتے ہیں۔ بطور ترکیب فارسی شرارت مختلف
 شرارت سادی فارسی اور عربی اصطلاحاً متعلق
 ہے۔ مولف فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ غلط
 شہور ہو گیا صحیح شرکت جو لیکن چونکہ شرکت سے بولا جاتا
 ہے اور تانوں تک آ گیا ہے اس وجہ سے اردو شرار
 دیا۔ کیونکہ حقیقت میں شرکت ہی کو لگا دیا ہے شرکت
 اردو نے شرکت ہی باندھا ہے، چنانچہ میر حسن صاحب
 ہے۔
 شرکت تو بندے کو بھاتی نہیں
 یہ عوام کی زبان ہے فقہاء اس سے احتراز کرتے
 شرکت۔ دشمنی، عداوت، دشمن
 جو باہم ہم خروں یا رشتہ داروں میں ہو۔ اردو
 رشتہ، عداوت، دلی کی زبان۔
 درنگ، بغیر

شرکت کرنا۔ دھڑی، سا جی کرنا، سا جھا

لانا، شریک ہونا، شریک کرنا۔ اردو صرف، حوام

کی زبان۔

شرکت مختلفہ۔ وہ شرکت جس میں شرکیں

کی رتبوں یا مدت شریکیت یا اختلاف ہو، غیر مساوی

شرکت، فارسی ترکیب، موث (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم متصل نہیں۔

شرکت مساوی۔ برابر کی حصہ داری

برابر کا سا جھا، فارسی ترکیب، موث

(فرنگ آصفیہ و نظم الفتن)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

شرکت نامہ۔ شرکت نامہ، وہ تمام

جس میں ساجے کی کیفیت (رج ہوتی ہو)۔ دہیتر

شرکت، فارسی ترکیب، تذکر، حودوں کی زبان

(نور الفتن)

قول فیصل۔ اہل مکتہ نہیں دیتے۔

شریکیز۔ شریک، غرض، فارسی صفت

فصح رائج

بکے اس آب شریکیز کو میں آج بشر

کو یہ دھن جو سر پر تیش مشیر خناس

شریکیزی۔ مفردہ پر دازی، شرارت

مقتہ پر دازی، فارسی موث، فصح رائج

محل صفا۔ میرے ہم وطن! دیکھو اپنی شرکیں

سے اس جنت نشان ملک کہ جہنم نہ بناؤ نہ کچھاؤ

شرائط۔ شریعت میں شرط کی جمع شرطیں

تبدیل، عربی لفظ، تذکر، فصح رائج

محل صفا۔ بن شرائط آپ صلح کرنا چاہتے ہیں

وہ مجھے نظر نہیں۔

قول فیصل۔ دہلی میں نون ہو۔ عام طور سے

اس لفظ کو شرط کی جمع سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ شرط

کی جمع ہے جس کے معنی ہیں شرط اور پیچھے ہوئے کان

والا اونٹ۔

شرائط منظرہ۔ ظاہر کرنے والی شرطیں

حالت شرطیں، توٹ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم مذاہن پر نہیں ہو۔

شرایع۔ شریعت کی جمع، عربی، مکتہ

میں تذکر، دہلی میں نون (نور الفتن)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو

عرب کی ایک شیعہ و زیات کی کتاب کا نام شرایع

الاسلام ہے۔ اسے بطور اختصار شرایع بھی

کہہ دیتے ہیں۔

شرایع۔ (فتح اول، شریان باکسر کی جمع)

تمام جسم میں خون پہنچانے والی رگیں۔ وہ رگیں جن سے

اچیل کے خون نکلتا ہے، عربی، تذکر، اہلک آصفیہ

محل صفا۔ طائر دوح تار فوس سے رشتہ برپا ہو کر

پھر تک رہا ہے۔ اس کے پیر کے کا اثر جہنم کی شرابی

سے۔ (تکم، شرح لغات)

شراب۔ (باقیم، ہینا، عربی مصدر، تذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شراب نے عام گل سے یاد آیا

ہوئی تو بہ شکن بہار چین (صبا)

قول فیصل۔ اردو میں ترکیب ہی کے ساتھ

اس کا استعمال ہو۔ جیسے اکی دشراب، شراب غمر

و غیرہ۔

شراب الیہود۔ (کنایہ) پوشیدہ طور

سے شراب پینا، عربی، فیل الاستعمال

تو یہ کا دھلا ہے نہ کہ چھپ کے پوشی

اسے شریعہ طریقہ شرب الیہود ہے (دراخت)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں یہود کا شراب

پینا۔ چونکہ مسلمانوں کے خون سے یہودی چھپ کے

شراب پیتے تھے اس وجہ سے پوشیدہ شراب کے

معنی میں استعمال ہو۔

شریت۔ شر، مصری، یافتہ میں پکا ہوا

عرق جیسے شریت غاب، شریت انار، عربی تذکر

فصح رائج۔

بوسہ ب کا مزہ لے کے پیا ہے میں نے۔

حلق سے میوے کہ جب شریت غاب اترا (آتش)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ایک بار پینا

وہ مقدار جو ایک دفعہ پی جائے لیکن اردو میں

ان معنی میں استعمال نہیں

شریت۔ وہ پانی جس میں فکر یا تھک لکھا

ہوا ہو، عربی لفظ، تذکر، فصح رائج

محل صفا۔ مرزا سودا کی زبان کا حال نظم میں

تو سب کہ معلوم ہے کہ کبھی دودھ ہے کبھی شریت

مگر نثر میں بڑی شکل ہوتی ہو، غلط مصری کی ڈالیاں

چابا پڑتی ہیں۔ (آب حیات)

چھکا ہوں نشہ میں بہت ساقیا

لجے جے بے کے شریت پلا (سیرجن)

قول فیصل۔ اس قسم کے شریت میں جس چیز کا

عرق خال کر دیتے ہیں اس کے نام سے دیتے ہیں

جیسے لیمو کا شریت، رنا سے کا شریت اور تخم بالنگ

ڈال دیتے ہیں تو تخم بالنگ کا شریت کہتے ہیں۔

شریت انار۔ انار کا شریت جو انار کے

عرق سے بناتے ہیں فارسی ترکیب رائج۔

قول فیصل۔ یہ شریت زیادہ تر نرسا دوح

کے وقت حلق میں ٹپکایا جاتا ہے۔

شربت انار میں۔۔۔ انار خشک اور شرب

کا شربت۔۔۔ مذکر فارسی ترکیب۔ اہلباکی اصطلاح
قول فیصل۔۔۔ انار ناری ہے اس کا تشبیہ بقاعدہ
عربی غلط ہو گا اہلباکیوں میں یہ تحریر کرتے ہیں۔

شربت بنانا۔۔۔ قند یا شکر پانی میں گھولنا
یا گھول کے قوام کر لینا۔ اردو صرف فصیح، راج

رفتہ رفتہ مداد پر دھندل کرنا ہے ضرور
سے چلوں شربت بنا کر تندر کو انگور کا (تھیر)
شربت پلانا۔۔۔ قند یا شکر پانی میں گھول
کے پلانا۔ اردو صرف فصیح، راج

شربت پلانا۔۔۔ مسلمانوں کی ایک رسم
جو نکاح کے بعد شربت پلا کر ادا کی جاتی ہے اور اس
کے حرم کچھ نقدی دھن۔۔۔ اولوں کے واسطے ڈالنی
پڑتی ہے۔ خوشی کی رسم ادا کرنا۔ (فرنگی مصنف)
قتول فیصل۔۔۔ گھنٹوں میں اس رسم کو شربت پلائی
کھتے ہیں۔

شربت پلانا۔۔۔ تمام کارکن سے پیشتر
برائیوں کو شربت پلانا بعض شہروں میں بدنکاح
کے پلایا جاتا ہے۔ (ذرا غلط)
قتول فیصل۔۔۔ گھنٹوں میں یہ رسم شربت پلائی کے
نام سے موسوم ہے۔

شربت پلانا۔۔۔ بات بھرا نا، مسکائی کرنا بہت
کرنا۔ اہل ہند کی زبان (ذرا غلط)
قتول فیصل۔۔۔ وہی کے ایک قدیم معنی سے یہ سن
جی لکھے ہیں۔ تنی میں کٹا ہوا دینا۔ گھنٹوں میں راج
ہیں۔

شربت پلائی۔۔۔ را وہ نقدی جو ساجن یا بارات
کے روز دو لکھا اور دو لکھا کے درشتہ دار شربت پینے
کے بعد شربت کی تھالی میں ڈالتے ہیں۔ اردو غونٹ

فصیح، راج

محل صبر۔ اس کے بعد کلمہ اسے تھالی جوڑ آیا۔
شربت آیا، شربت پلائی کی کہیں اشرفیاں دیں۔
(دشادہ آزاد)

شربت چٹانا۔۔۔ مٹی وصول سے بنایا ہوا
شربت جو کھاڑا ہوتا ہے مرین کو دینا۔ اردو
صرف، فصیح، راج

ہوں خاک جاٹ کے کہتا بھی شفا پہنچا
جو شربت بے گوں ذرا چلتے ہو
شربت دیدار۔۔۔ دیدار کا شربت سے
استعارہ کرتے ہیں فارسی ترکیب مذکر فصیح
راج

کوثر کو بھی دیکھوں نہ کہی آنکھ اٹھا کر
میری جو ترے شربت دیدار سے ہو گیا
دل اٹھاتا ہے مرے دیدار کا آج
نشہ ہے اس کو سے شربت دیدار کا آج

شربت دینا۔۔۔ ایک قسم کا شربت
جو دروازہ ستیل ہو۔ فارسی ترکیب اہلباکی اصطلاح
یہ ذرے تنفر ہے کہ ہوتا ہوں جو بیاہ
جاتا ہے ایک شربت دینا رنگے میں
شربت عتاب۔۔۔ خاص طریقہ ہے غائب
کا بنایا ہوا شربت، فارسی ترکیب مذکر فصیح
راج۔

مرین عشق کو تم پوچھ کر طیبوں سے
مدام شربت عتاب کیا پاتے ہو
شربت قند۔۔۔ گڑ یا شکر کا شربت، فارسی
فصیح، راج۔

نصف ہر سطر مدام پر واجب تو گرم
شربت قند، بالیکے پر آتش تو گرم

شربت کا گھونٹ۔۔۔ نہایت خوش گوار
اردو۔ غونٹ، فصیح، راج

محل صبر۔ بے چیدہ سے بے چیدہ ہون کو
اس صفائی سے ادا کر جاتے تھے گویا ایک
شربت کا گھونٹ تھا کہ کاؤں کے رستے پلایا۔
(آب حیات)

شربت کے پیالے پر نکاح پڑھا دینا
شربت کے پیالے پر نکاح کر دینا
غریبوں کی طرح صرف شربت پلاسے نکاح کر دینا
اردو صرف، وہی کی زبان۔

محل صبر۔۔۔ ٹھکانہ کی ماں نے کہا۔ آخر
تھاری رضی کیا ہے، شربت کے پیالے پر
نکاح پڑھا دوں۔ (مرآۃ العروس)

شربت کے سے گھونٹ، نہایت خوش گوار
مرے دار بہت مرے کا۔ اردو مذکر فصیح
راج۔

محل صبر۔ محبوب کی باتوں کی تلخی شربت
کے سے گھونٹ کا مراد ہے جو۔
قول فیصل۔۔۔ کو غارت کر کے صرف
شربت کے گھونٹ بھی کہتے ہیں۔

شربت کے سے گھونٹ پینا۔
کسی کر دی چیز کو مرے سے کر پنا (کنایت)
کسی تلخ بات کو خوشی سے برداشت کرنا۔
محل صبر۔ میں نے تم کو پہلے لکھا تھا کہ سنگتی
چھوٹ جانا کوئی بیجا بات نہیں، تم نے اس کا
جواب نہیں دیا اور شربت کے سے گھونٹ
پی کر رہ گئیں۔ (ذرا غلط)

قتول فیصل۔۔۔ سوئے فرنگ آصفیہ شربت
کے سے گھونٹ کچھ کر پنا لکھا ہے۔ اہل گھنٹ

وہ دونوں صورتوں سے ہوتے ہیں۔ صاحب ذرا لگات
کی تحریر کردہ مثال سے اس محاورے کا مفہوم نکلتا
ہے۔ خاصوش ہو کے بیدار ہونا حالانکہ مفہوم وہی ہو جو کھانا
کے ضمن میں لکھا گیا ہو۔

شربت کے گھونٹ کی طرح اتار گیا
فہم کو پی کر رہ گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل گھنہ نہیں بولتے۔

شربت گھولنا۔ پانی میں شکر و غیرہ ملا کے
شربت چھانا۔ اردو صرف۔ فصیح، راج

محل حضرت۔ نو کرنے شربت نیلو فرکوڑے میں گھول
کر تیار کیا اور کھا کر ذرا اوپر تشریف لے چلے (آب حیات)
شربت مرگ۔ دکنی عبارت۔ فارسی ترکیب
غلیل استعمال

شربت مرگ سے محروم نہ رہتا کسی خضر
ایک ناکام اسے آب ہتھ رکھا

قول فیصل۔ پینا پلا اور غیرہ کے ساتھ اس کام میں
یوں گھل گئے پانی میں تھلے جیسے

اور شربت مرگ پانے سب بیمار چاہا
شربت وصال۔ وصال کا شربت سے

استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب فصیح، راج
قول فیصل۔ اسی کو شربت وصال کہتے ہیں۔

شربت وصال نہ پینے وہ نہ سم کھانے وہ
کیا قیامت ہو نہ پینے وہ نہ کھانے وہ (آب حیات)
شربتی نہ۔ زرد آلو۔ فارسی (ذرا لگات)

قول فیصل۔ اہل گھنہ نہیں بولتے۔

شربتی نہ۔ ایک قسم کا لہکا زرد کسی قدر سرخی
لے ہوئے رنگ۔ ہر گھنہ اور شربت کا کرنا یا بھارنگ
شربت کے رنگ سے چھانا۔ اردو صرف۔ فصیح، راج
قول فیصل۔ زیادہ تر شربتی رنگ کہتے ہیں۔

شربتی نہ۔ عقیق جس کا رنگ شربت سے
مشابہ ہو لہذا اردو و تذکرہ فصیح، راج

قول فیصل۔ اسے زیادہ تر شربتی عقیق کہتے ہیں۔

شربتی نہ۔ ایک قسم کا میٹھا میو جسے میٹھا
بھی کہتے ہیں اور بھار میں اکثر چوسا کرتے ہیں۔ اردو

توت۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل گھنہ نہیں بولتے۔

شربتی نہ۔ ایک قسم کا نبات ہر ایک اور قسم
کے پڑا جسے شہنم، تن زب، آب دواں وغیرہ کہتے ہیں

اردو، توت، فصیح، راج
محل حضرت۔ دوست بزرگوار نے یہاں اذام، نازک فرام

کپیل لٹ کا دعائی رنگا ہو کر اس پر وہ پے کر
والی ہیں شربتی کا تین کر قوی کا انگرکھا (فناء آزاد)

قول فیصل۔ اب اس کپڑے کا رواج ختم ہو گیا ہے

شربتی ملا۔ ایک قسم کا بڑا میٹھا فالہ بدلی میں
شکری فانسے کہتے ہیں۔ ذکر اہل گھنہ کی زبان

یہ آب آب خال دھج یا سے ہوئے
شکری جو تھے وہ شربتی اب فانسے ہوئے

(ذرا لگات)

قول فیصل۔ مولف ذرا لگات کے ان معنوں پر
احتراف کرتے ہوئے صاحب فرنگ اترنے لکھا

ہے۔ یہاں سوال یہ ہو کہ تاجر کے شرمیں فانسے کی دونوں
تھیں شکری اور شرعتی موجود ہیں اسی صورت میں ایک

گھنہ اور ایک دھجی کی ترکیب ہو گیا۔ میرت جوتی ہو کر
گھنہ سے اس قدر قریب ہونے کے اضعاف حضرت
مولف گھنہ کی زبان سے بڑی مذمت ابلتے۔

شربتی فالہ۔ تم میں بڑا۔ ۱۰۰ کے حقیقت یہ ہے

و شرعتی قدیم چھانا اور شکری بڑا ہوتا ہے۔ شربتی

سیا سی مالک اور خالے میں ترش ہوتا ہے ایک آپ

شربت بنا کرتے ہیں۔ شکری میں ترشی یا لکڑی نہیں ہوتی
اس لئے یوں ہی یا صفتی بنا کر کھاتے ہیں۔ اب تک

شربتی فالہ بڑا تھا۔ شکری تک پیچھے پیچھے وہ بڑا ہو گیا
عبادت یہ ہو۔ ایک قسم کا فالہ جو نبات شیریں

اور بڑا ہوتا ہے۔ یہ عجیب لغت نگاری ہو کہیں کہیں
کہیں کہیں۔ مولف ہندو لغت صاحب فرنگ اتر

کی تاہم بڑا ہے اور خالی شربتی نہیں بلکہ شربتی
فالہ کہتے ہیں۔

شربتی نہ۔ ایک قسم کا کبوتر۔ (ذرا لگات)

قول فیصل۔ اہل گھنہ باطل نہیں بولتے۔

شربتی نہ۔ اس کا بھرا ہوا۔ وسیلا۔ اس

دار۔ اردو۔ صفت (ذرا لگات)

قول فیصل۔ اہل گھنہ نہیں بولتے۔

شربتی انار۔ ایک قسم کا بہت سرخ انار
فہم حار کا انار۔ اردو۔ ذکر فصیح، راج

شربتی آنکھیں۔ یہ سیل آنکھیں، دھجی
آنکھیں۔ اردو فصیح، راج

محل حضرت۔ مولیٰ صاحب کی قطع سے شربتی
آنکھیں۔ گول گول دیکھو، پھولے گال

بھورے بھورے بال۔ (فناء آزاد)

شربت چھانا۔ جگر اڑھانا۔ اردو صرف
فصیح، راج

محل حضرت۔ اس بات کو ہمیں ختم کو شرٹ چھانے
سے کیا نادمہ۔

قول فیصل۔ اس کا لازم شرٹ چھانے بولتے
ہیں۔

مخاستہاد یہ گالیاں کیا خوب۔

خسیر بڑا چوبے شرٹ دیکھو

ہم۔ اشقوں میں اور کچھ اچھا۔

حالی آمد محمد حسین آزاد کے ہم عصر تھے۔ درمیان میں
وفات ہوئی جو اسی دوسے میں مجبوں کے نیچے کے متعلق
دفن ہوئے۔
شیراز نامہ - چنگاری اڑنا، اردو صرف فصیح
راج۔

دشت و حشت میں شیراز نامہ تھے جب
برقی بجلی مری زنجیر سے
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑانے والا،
فارسی ترکیب فصیح، راج۔

آہ روئے میں شیراز نامہ جو پری نعت کی شب
میں طرح اڑنے میں بگڑتے ہیں تو برسات میں جھلک
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑانے والا، فارسی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شیراز نامہ بڑی زوج شایلیں
فلک پر اڑنے کے پہلے شعلہ کیوں
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑانے والا، فارسی
صفت فصیح، راج۔

دریا میں دکھاتے ہیں اسے پیر افان
روئے میں جو ہم کہتے ہیں آہ شیراز نامہ
قول فیصل - ہوائے ساتھ اس کا سرٹ ہو۔
برسات کے دن آئے تو بگڑنے لگے
دیا جو میں تو ناگ شیراز نامہ ہو گیا خواہ تیر

تھوڑا کی صفت بھی ہے جیسے تیغ شیراز نامہ شیراز نامہ
دستیرو۔
شیراز نامہ پیرا ہونا - چنگاریاں اڑنا، فارسی
فصیح، راج۔

کیا جو آتش غم نے مرا یہ خشک ہو
کوشل نگہوں میں سچ شیراز نامہ
شیراز نامہ - اڑتی ہوئی چنگاری، فارسی بقیہ

یافتہ طبقے کی زبان
شیراز نامہ ہیں جیانی سوز غم سے
اسے بجا آپ کو جو سوختن کیا، ویسے
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑنا، اردو صرف فصیح
کی زبان۔

میں بکرو دے کے اڑتے ہوئے تھیں اب
جیسے کہ ہیں جیسے شیراز نامہ کے تھیں ناگ سے
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑنا، اردو صرف فصیح
راج۔

چاہے عالم میں فروغ اپنا تو پوچھ سے جدا
دیکھ چکے ہیں شیراز نامہ ہی تھیں جدا
شیراز نامہ - دیاں بھول چنگاریاں اڑانے
والا، وہ چیز جس سے چنگاریاں اڑتی ہیں، فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صفا - کنارے پر اس یا زبان شیراز نامہ اور
وادی دشت خیر کے ایک تالاب آگ سے بھرنا نظر آتا
دلسم جوش رہا
قول فیصل - ہوائے ساتھ اس کا سرٹ ہو۔

نہ دے کات برنگ کوہ الوند
شیراز نامہ آنکھیں میں شعلہ کیوں
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑانے والا، فارسی
صفت فصیح، راج۔

انگھارے تھے جاب تو پانی شیراز نامہ
نہ بے گل پری تھی ہر گرج کی زبان
شیراز نامہ ہونا - فتنہ فرو ہونا، فارسی
اردو صرف فصیح، راج۔

قول فیصل - زیادہ تر رفع شیراز نامہ زبانوں پر
خیر اب بھی رفع شیراز نامہ ہو
مرا آنکھوں سے جل کے جیسے ساہو (دنگڑاؤں)

شیراز نامہ ہونا شیراز نامہ چلنے سے کنا بہت
اردو صرف فصیح راج۔

فانی راہ میں پھر جون کے پیچھے ہیں
انہیں کو دیکھ کے سنتے شیراز نامہ دیکھتے ہیں
شیراز نامہ - چنگاریاں اڑنا، اردو صرف فصیح راج

آہ کے ساتھ چنگا شیراز نامہ آتش دل
چرخ پر جل کے دھو شیراز نامہ اٹانے
شیراز نامہ - ایب ٹنگیں دھبے میں بھرا ہوا تالاب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل - شیراز نامہ صفت میں ترکیب ساتھ شیراز نامہ
نظم کرتے ہیں۔

نظر آئے جو دونوں شیراز نامہ
چراغ دار بوجھ کوڑے روزہ (محل افغان)
شرط نامہ - (فصیح) حمد بیان قول و قرار
عربی، نوشت فصیح، راج۔

فلس ان پہ مدح دت تھا ہو تو جانیے
شرط نامہ جو کہ ادا ہوتا جانیے
شرط نامہ - قید، اجبزی، عربی، نوشت، فصیح
راج۔

آپ خیر نامہ سکندر کو اسے آتیر
برسی میں ہے شرط نامہ لگی ہوئی
شرط نامہ - باز قداؤں، عربی، نوشت، فصیح، راج۔

شرط نامہ اور پھر تھادی حشر نامہ
بیت کی تر نے میں نے لاری شرط نامہ
قول فیصل - لاریا، قیناک ساتھ اس کا
سرٹ ہے۔

شرط نامہ - قاعدہ، دستور، طریقہ، فارسی
نوٹ فصیح، راج۔

شرط کا ہونا اس کے جو تکرار خط قدر بقول
شرط لگائی ہونا، اس قدر کہ ہونا، اردو صرف
نفع رائج۔

کب ہرگز میں لگی ہے شرط اس قدر کہ
کب کہیں سے آئیں گے راجہ لگی اس قدر
شرط ہونا، یا نہی ہونا، اردو صرف
نفع رائج۔

مشرقیوں کو جو جیت جاؤں گا
راہ سے مجھ سے شرط ہوئی کہ شرعی
شرط ہے۔ واجب ہے لازم ہے۔ اردو
صرف رائج۔

محل صرف۔ میں نے آج دم کے دم میں اتنے کام
کئے۔ قدر دانی شرط ہے۔ (دعا آزاد)

شرط سلیقہ ہو ہر اک امر میں
عجب بھی کرنا کوئی نہ چاہیے
شرطی را اقرار کر کے، شرط کا کسی شرط پر
اردو صفت، متروک

محل صرف۔ یہ سودا شرطی دیا ہے ناپید ہو تو بھی
دنا۔ (دراغبات)

قول فیصل۔ اہل گھر اس معنی میں اخانت کے
ساقہ بولتے ہیں۔ جیسے کاح شرطی
شرطی را ضرر، ہشاک، بلاشبہ، ضد کے
موقع پر عورتیں بولتی ہیں اردو، تالیف فعل عورتوں
کی زبان دہلی کا صرف۔

انہ اب جان سے دھو بند کی لگی شرعی
ہوئی جو جو دے سو ہو بند کی لگی شرعی
قول فیصل۔ نون فرنگ اثر سے نکھا جو۔

کچھ میں عورتیں یہ منہم شادی ہو جانے سے ادا راق
میں۔ دیر سے نسخہ زنجی میں یکنیں کا شواہد طرح

درج ہے۔

ہوئی جو جو دے سو ہو بند کی لگی شرعی
دھول کی اس سے نہاں اب تو میں ہادی لگا دہلی
(فرنگ اثر)

شرطیں لگانا۔ قیدی لگانا، پابندیاں
عائد کرنا۔ اردو صرف، نفع رائج۔

شرطیں جو بندگی میں لگانا نامہ ہوا
اسے دعا عظم ناز نہ لکھی جو ہوا شاد

شرطیہ۔ (شرطیہ) نفع رائج، گسر سوم ویکٹ
یاں عورت مشد و غوج، اردو جلد میں ایک
کام کے ہونے پر دوسرا حکم لگایا جائے۔ وہ جلد جو
شرط و جزا سے مل کے پورا ہو۔ مسرتی مسرت
مرد لاج منطق۔

شرطیہ۔ منسوب بہ شرط۔ اردو شرط
مرد و دہن شک، بلاشبہ۔

(حقور) وہ آج شرطیہ جا میں گے (دراغبات)
قول فیصل۔ عام لیل پال میں با تشدید
متعل ہے جو اردو ہے۔

شرطیہ ہے۔ بشرطیکہ، اس شرط پر
اس اقرار پر۔ اردو صرف، نفع رائج

روک سکتی نہیں تو سے مجھے کوئی ملے
شرطیہ ہے کہ وہ پازیب کی جھکار نہ پوزا لگائی
شرطیہ ہے۔ لازم ہے۔ اردو

صرف، نفع رائج
شرع۔ (دراغبات) راہ راست۔ وہ راہ

راست جو خدا نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور
جس کا حکم فرمایا ہے آئین مذہب، اسلامی قوانین
عربی، صرف، نفع رائج

بیان کرتے ہیں معنی میں راہ راہ پرست۔

شراب شرع میں اس واسطے حلال نہیں اسیر

شرعاً۔ اردو شرع، قانون اسلام
کے موافق، عربی، تالیف فعل، نفع رائج
محل صرف۔ مایوں کے ساتھ شادی کرنے کو آپ
شرعاً جائز سمجھتے ہیں۔ (دعا آزاد)

قول فیصل۔ مختلف ترکیبوں کے ساتھ رائج ہے
مثلاً شرعاً جائز ہوا، شرعاً حرام ہونا، شرعاً مکروہ
ہونا، شرعاً مباح ہونا، وغیرہ

شرعاً جائز ہونا۔ شرع اسلام کی رو
سے مباح ہونا۔ لمسی قاعدے کے موافق درست
ہونا۔ اردو صرف، نفع رائج

محل صرف۔ ہر وہ چھوڑ جانے میں چھوڑ نہیں شرعیہ کو
جیسے مرغ، قیر، شیر، حیر، اس کا کھانا شرعاً جائز ہو۔
قول فیصل۔ اہل معنی میں شرعاً حلال ہونا بھی

بہتے ہیں۔
شرعاً و عرفاً۔ قاعدے قانون اور روان

کی رو سے۔ عربی الفاظ، قیل یا فہمے کی زبان
ہم لگی کے شرعاً و عرفاً حق ہیں

اس پر یہ طرہ ہے کہ قیدی ہے مع حق
شرع پر چلنا۔ دین اسلام اور اس کے

قانون پر عمل ہونا۔ ملت اسلامیہ کے قوانین
کی پابندی کرنا۔ اردو صرف، نفع رائج
جو شرع معطل ہے یہ حلال کیا بہت

ہو تاہن ہے بلکہ شاہ راہ کا طاعت
شرع پر عمل کرنا۔ شریعت کے مطابق کام

کرنا۔ اردو صرف، نفع رائج
ظاہر شرع پر واجب ہو عمل

تا کہ باطن میں نہ کچھ آئے فعل رزاد سوا
شرع ترم۔ قانون شریعت۔ اردو

عورتوں کی زبان۔

محلِ کثرت۔ وہ خود تو بہ شرع ترک کے پابند ہیں مگر ان کے صاحبزادے بالکل اگر یہ ہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ عورتوں کی زبانوں پر شرع الفح اول و دوم اور تہ بضم اول کی شرع اور تہ یہ دونوں نہیں مراد ہیں۔ تہ کے مراد ہی سنی ترکی میں ہیں جو شرع کے عربی میں ہیں۔ ترکی میں تہ کا اطلاق یہ شرع تہ کا پابند۔ احکام شریعت پر چلنے والا اور صرف عورتوں کی زبان۔

مشرع تہ کی باتیں۔ دین ایمان کی باتیں اگر اس کی شریعت پر نفی ہو کر اور صرف عورتوں کی زبان۔

مشرع محمدی۔ قانونِ محمدی، دین اسلام کا طریقہ، اسلامی قانونِ خدائی ترکیبِ نوٹ، فیصلہ، راجع شرع محمدی تہ۔ وہ ہر جگہ کے دت شرع محمدی کے موافق مقرر کیا جائے۔ جس کا اقل درجہ ہوتے اور زیادہ سے زیادہ میرے عربی الفاظ، تذکرہ فرنگتِ فیصلہ۔

قولِ فیصل۔ کھٹوں میں عام عورت سے ہر شرعی اور شیعہ کی مخصوص اصطلاح میں ہر فاطمی کہتے ہیں جو پانچویں درجہ تھے اور انگریزوں کے زمانے میں ایک سو سات روپیہ کے برابر ہوتے تھے۔

مشرع محمدی نکاح پڑھانا۔ قانون اسلام کے موافق نکاح کر دینا میں یہ کسی قسم کی دھوم دھام اور باج و جہان نہ ہو۔ (ذکرِ نفیست)

قولِ فیصل۔ کھٹوں میں شرعی عقد یا عقدِ شرعی کہتے ہیں۔

مشرع میں شرم کیا۔ جو بات نہ پڑ جائے اور اس کے کرنے میں شرم سے کیا جائے۔ غلطی کی بات

معاذ بات میں شرم نہ کرنا پائے۔ معاذ کہ دینی میں معاذ کیلئے دو صورت۔ عورتوں اور عوام کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس فقرے میں شرع اور مشرعی دونوں نفیس یعنی اول و دوم کی زبانوں پر ہیں۔

مشرعی اس۔ شرع کے مطابق قانون اسلام کے موافق جیسے شرعی لباس، عربی صفت، فیصلہ، راجع۔

مشرعی ما۔ شرع پر چلنے والا۔ پیر و مسلم، عربی صفت۔

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں کھٹوں کا لیم یا تہ بضم شرع برتا ہے۔

مشرعی احکام۔ شریعت کے احکام، قوانین اسلامی، عربی الفاظ، فیصلہ، راجع۔

محلِ کثرت۔ تم عجیب حقیقت کے ان پر شرعی احکام جہاں قابلِ عمل ہیں نقل قبول کرے یا نہ قبول کرے۔

مشرعی پیامہ۔ کنوئیں سے ادھار چاہا۔ اور وہ تذکرہ راجع۔

مشرعی دھڑکا۔ ڈھونگ، ڈھکوسلا اور دھڑکا، قریب بہ سترک۔

نہ آواز کے دم میں تو اگر کچھ دھن کا پکارت۔

مشرعی ڈاڑھی۔ شرع کے موافق ڈاڑھی اور وہ تو نفیست و راجع۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے ایک مشت و دھنلی بھی ڈاڑھی کو شرعی ڈاڑھی کہتے ہیں۔ اور وہ ڈاڑھی بھی

شرعی ڈاڑھی ہے جو پائیس قدم کے خامسے دکھائی دے۔ موافق فرنگتِ آصفیہ کے نزدیک شرعی

ڈاڑھی کی زبان ایک اہستہ قریب چوتھی ہو۔

مشرعی قسم۔ وہ قسم جو قانون اسلام کے موافق کھائی جائے۔ عربی، الفاظ، نفیست، راجع۔

قولِ فیصل۔ اسے زیادہ تر قسم شرعی کہتے ہیں۔

مشرعی قلعہ ایمان۔ ایمان کا پختہ و غیر افش، مکمل پختہ والا عوام کی زبان۔ (ذکرِ نفیست)

قولِ فیصل۔ صاحب فرنگت، سفید، سفید معنی میں شرعی حق بھی لکھا ہے۔ اہل کھٹوں کی صورت سے نہیں ہوتے۔

مشرعی غائبہ۔ غائب، وہ کھٹا جو ستر یا پادری کے کپڑے میں کھٹوں کی ایل اور دم مائل، زردی ہو تو اسے بھی مشرعی کہتے ہیں۔ اور وہ تذکرہ

ساوڑیوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرنگت، سفید، سفید معنی میں شرعی حق بھی لکھا ہے۔ تمام قسم اخلا

مشرعی ہے۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

مشرعی غائبہ۔ کھٹوں کی ایک قسم اور وہ راجع۔

سیرت میں فارسی، تذکرہ فصیح، راجح
 راقی نے منہ لگایا نہ حساب شراب کو
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل۔ راجح فرنگ آصفیہ نے ان سنی میں
 بیکن رائے پہلے شرف لکھا ہے نیز وہ لکھتے ہیں۔
 "کسی سیارے کا اپنے اصل گھر یا مقام سنی برج میں
 آنے کا افتخار شرف کہلاتا ہے۔ جیسے شرف آفتاب
 برج حمل کے امیوں درجے یعنی بلن میں آنے سے ہوتا
 اور شرف ذہ برج قمر کے درجہ سوم یعنی منزلی تواریخ
 آنے سے خیال کیا جاتا ہے۔ مولف مذکور نے ان سنی
 میں بھی غریبی لکھا ہے اور وہیں عام طور سے لغتین
 ہی زبانون پر ہے۔

شرف۔ عزت، افتخار۔ جیسے شرف خدمت
 شرف ملازمت، شرف کلمہ وغیرہ عربی، تذکرہ فصیح، راجح
 شرف۔ جلال الہی، یادت من خان مستر
 آغا محمد کھڑکی کا تخلص۔ ۱۰۰ بدلی شاہ کے سدھی اور
 شاہی خاندان کے تھے۔ خدو کے وقت شہنشاہ بن گئے
 اور وہیں دایہ علی شاہ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کا ایک
 منظم ستوی افسانہ لکھ کر تاجپنی اعتبار سے بڑی اہم
 ہے اس شہنوی میں انشراح سلطنت اور بعد کے بعد کا
 حال رقم کیا گیا ہے۔

شرف۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 بندہ، مقام سنی۔ بزرگی سے سب و بزرگی برفاغان
 یا آباد اجداد کے سبب ہو، خرافات، نکات، راقی مذکور
 راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 قول فیصل۔ یعنی اول دوم ہی زبانون پر ہے سنی
 شہرامیں بالکل نہیں ہوتے۔
 شرف۔ مبارک، نیک، مسودہ جو بعض کا
 قول ہو کہ یہ کوئی سیارہ اپنے ٹھہر میں آتا ہے تو اس وقت

جو کام کیا جائے وہ مبارک اور نیک ہوتا ہے اس سے
 یہ سنی مراد سے لگے، فرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ عام طور سے شرف شیخ اول دوم کہتے
 شرف۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 تذکرہ فصیح، راجح
 محل دین۔ خواہ۔ یہ دیکھو، شرف یہ کہتے
 حضرات نظر آتے ہیں شہر، ناکے عاجز سے ہو دکانی
 شرف اندوز ہونا۔ شرف حاصل کرنا شرفیاب
 ہونا، اور حضرت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو اس شرف اندوز سے خارج ہے
 ہر سال محل میں ہر عام ہسروہ
 شرف آفتاب۔ آفتاب کا برج حمل میں
 آتا۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

نور و روز سے شرف آفتاب کا
 بلا ہے رنگ جام میں سے شراب کا موت
 قول فیصل۔ شرف آفتاب میں نگینے جی کھوے
 جاتے ہیں جن میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔
 کس کس کے دل میں تپتا ہو آفتاب کا
 کیا کیا نہیں کہتے شرف آفتاب میں
 شرف بخشا رحمت عطا کرنا، اور حضرت
 فصیح، راجح۔

دل میرا خزانہ ہے حیدر کے فغان کو
 کیا خوش بستی نہ تھا اک کندہ کو دریا
 شرف بخشا۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 شرف۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمد کو
 نفیست ہے مقام سے زیادہ ان و نیک
 شرف پانا۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 صورت، فصیح، راجح۔

مرغل میں تفاعت چو کی مشرف پانا
 ہائے سیر کیا اپنے استخوان سے ہیں
 شرف حاصل کرنا۔ بزرگی حاصل کرنا، اور
 حاصل کرنا، عزت حاصل کرنا، اور حضرت فصیح، راجح
 زمرہ متقی ہیں انھیں اس محبوب کا نقش قدم
 پاتھار ہے دل کرے مال شرف پانا بونہا کا
 شرف دینا۔ عزت دینا، بزرگی دینا، اور
 صورت، فصیح، راجح۔

ابو نیاں کو شرف اس بت دیا اللہ نے
 آبرو پائے جو کاذب میں تڑے اگر پرست
 شرف لے جانا۔ سبقت لے جانا، وقت
 لے جانا، بڑھ جانا، آگے نکل جانا، اور حضرت
 فصیح، راجح۔

محل پر شرف مراغی خوش رنگ لے گیا
 تہ کا بندہ مشہر ششاد سے جو
 شرف ہونا۔ راجح و سکون و ہم، لہذا ہی بدلی
 ہونا، اور حضرت فصیح، راجح۔

یہاں پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
 شکر خدا کرے چو زبان بشارت کے
 شرف ہونا۔ کسی سیارے کا اپنے اصل
 ٹھہر میں داخل ہونا، اور حضرت فصیح، راجح۔

راقی نے منہ لگایا نہ حساب شراب کو
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے ان سنی
 میں بیکن رائے پہلے لکھا ہے لیکن مثال میں جو غلطی کا
 شر دیا ہے اس میں غلطی ہی ظلم ہو اہی اور لکھا ہے
 مشرفیاب۔ بزرگی پند دلا، مشرف
 حاصل کرنے والا، عزت پانے والا، فارسی صفت
 فصیح، راجح۔

مکمل ہے اور ترجمہ بھی لکھ سکتا ہے۔ شرعیات و احکام شرعیہ
شرقیائی۔ شرقی مائل ہونا عزت و بزرگی حاصل
 ہونا، فارسی ترکیب، مونت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صفت۔ مونت سے شرقیائی کی عزت و بزرگی پوری ہوگئی
شرقی۔ مونت و بالفتح، آفتاب نکلنے کی جگہ
 مشرق، پورب، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 مانتہ شمر مانتہ بہ مانتہ
 برآمد ہوا شرق سے ایک ایک علم ہوش رہا
شرقی سے عربی ترکاٹ۔ شرق سے
 غرب تک۔ پورب سے کچھ تک مانتہ مانتہ راج
 ہے شرق سے عربی ترک پریشاں
 نورینیں پیر کنساں
 قول فیصل۔ اسی کو شرق سے تا مغرب بھی علم کہتے ہیں
 شرقی۔ مانتہ۔ بالفتح منسوب بہ شرق، شرق
 سے نسبت رکھنے والا پوربی، پورب کا، عربی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 چون پورا باب علم و فضل کے دار سرور
 تہذیب کے شاہان شرق کے عزات و نحو
 بہرہ ہے جو سرخ کہہ رہی ہو یہ دنیا
 اب بس کہ ظلم و جور شرق سے کیا جاہاں
شرقی زبان۔ وہ زبان جو پورب کے شرق
 میں بولی جاتی ہے۔ جیسے ابتدائی زبان شل عربی عربی
 فارسی، سکریت و غیرہ۔ اردو۔ مونت و غیر ترک مانتہ
 قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں جو۔
شرقی علوم۔ وہ علوم جو ایشیا میں رائج
 ہیں۔ عربی، الفاظ، مذکر۔ (ذرا لغت)
 قول فیصل۔ زیادہ تر شرقی علوم کہتے ہیں۔
 شرک۔ (دبا کمر) خدا کی ذات و صفات
 میں کسی دوسرے کو شریک کرنا عربی مذکر راج

بشرک باقی نہ رہے۔ گناہ میں
 وہ ہلا گیا آگے بند و ستاں میں
شرک۔ دینم ادل و فتح دوم۔ شرکاء شرک
 کی جمع عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صفت۔ میان آوازوں نے کہا کہ حضرت ہم عربی
 آدمی ہیں شرکاء علم کی حق کثیفیت سے آگاہ کیجئے
 (وفاؤ آزاد)
شرکت۔ سدا کمر ادل و فتح سوم، مشاں
 ہونا، شریعت، عربی، مونت، فصیح، راج
 مدد آخری ہے قائل دیکھیں مزاج کو
 شرک خا کے ذمہ میں ان دغا کی ہے
شرکت۔ سا جھا، ہم یہی، عربی مونت
 فصیح، راج
شرکت ہونا، شریعت ہونا۔ اردو مونت
 فصیح، راج
 شرک محبت ہر رنگ یار کے ساتھ رائج
 اور رکھا ہے دیکھا جیسے ایک پیار کے مانتہ خیم آبادی
شرکت۔ شرک کا ہر مرتبہ جیسے
 بت پرستی، عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شرک۔ یعنی۔ پوشیدہ شرک، عربی الفاظ
 فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شرک کرنا۔ دقتی، شرعاً ناجائز جھگڑا کرنا
 فتنہ برپا کرنا، فساد کو تا بہ مونت، فصیح، راج
 آگے گا تو دگر دگر دوں گی
 دوزخ میں بہت ماشر کر دوں گی (دگر از نیم)
شرک کرنا اٹل ہونا، شرک کرنا۔ اردو
 صرف، فصیح، راج
 شرک زائل ہو گیا تو جیہاں خلیق میں نظم
 ہو گیا باطل تھاں اور حجت حق آشکارا جاہاں

شرک پائش۔ فساد کی باتیں، اردو
 صرف، فصیح، راج
 زہر نگی ہیں شب و دل میں شرک کی باتیں
 کچھ نہیں خیر ہے کچھ اور کھیرا لاسے
شرم۔ (دالفتح) جہا، عزت، حجاب
 فارسی، مونت، فصیح، راج
 شرم من ہی جویں ہاتھ گا دل جو کھی
 دامن اس گل کا سمٹ جائے بجا بوجہ اسیر
شرم۔ (دالفتح) عزت، انفعال، فارسی مونت
 فصیح، راج
 مانتہ پر نہیں کلیت اعتبار مانتہ
 شرم سے ہوش گڑی باقی ہو کر گیا
شرم۔ عزت، عزت، اردو، مذکر
 فصیح، راج
 محل صفت۔ میری ڈاڑھی کی شرم بھار سے
 لالہ ہے۔ (ذرا لغت)
شرم۔ (دالفتح) عزت، انفعال، اردو، مذکر
 فارسی، مونت، (ذرا لغت) مانتہ
 قول فیصل۔ عام طور سے شرکاء کہتے ہیں۔
شرم۔ خیال، لحاظ، پاس، اردو،
 مونت، فصیح، راج
 قائل نہ مجھ سے بڑا دھند وقت ذبح تو
 کچھ شرم کچھ مروت گردن جھکا کی جرات
شرم اٹھانا۔ بے جا بن جانا۔ اردو
 صرف، فصیح، راج
 قول فیصل۔ عورتیں شرم و بختی ہوتی ہیں۔
شرم اٹھنا۔ شرم ختم ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، راج
 عشق نے پیاک آخسر کر دیا

اب وہ شرم آہ دہاں آگئی
شرما جانا۔ میا آجنا۔ اردو صرف نصیح۔
جھوٹے۔ اس کو شاید یاد دہاں آگیا۔
لہجہ کو دیکھا سکر یا خود کو دیکھا
شرما حضور کی۔ سامنے کا لہجہ، صفت
کی زبان۔

محل صفت۔ یہاں سے کہہ دینے والی نہ کوئی خامو
جان آگئے ان کی شرم حضور کی میں نے وہی کہہ دیے۔
شرما شرمی۔ شرم و کھاف کے دباؤ میں۔
مروت کے باعث اور دسے شرم۔ اردو، تالیف
فصل، عورتوں کی زبان۔

محل صفت۔ شادی میں شریک ہونے کو جی نہیں
پاتا تھا کہ بڑی بڑی شرمی جانا پڑا۔
شرما شرمی۔ شرم و کھاف، اردو، شرم
جاسے عاشق دستوں میں کر ماری
وصل کی رات نہیں خوب یہ شرمی دور ہوتا،
قول فیصل۔ اس معنی میں ابی لکھتے نہیں دیتے۔
شرما مانا۔ چا کرنا، سمجھنا، ایک
طرح کی اداسے مشفقانہ محو بانہ، اردو، نصیر
نصیح، راج۔

ع بات پر سے کی ہو کہوں کا تو شرمیے گا۔ آنا
شرما مانا۔ (لام)، شرمندہ ہونا، آدم
ہونا، شغل ہونا۔ اردو صرف نصیح، راج۔
محل صرف۔ معاذ ایک جھپٹے ہوئے گرسے
وہ کب جھپٹے گئے جب نکل سے نکالے گئے تب تو
جھپٹے نہیں اب بھلا کیا شرم میں گئے دھانڈا آواں
شرما مانا۔ (دستوی) شرمندہ کرنا۔ ذیل
کرنا۔ اردو صرف نصیح، راج
خدا شرمائے باغوں کو کہہ رکھتے ہیں کتنا کثیری

بہریرت گریباں کو بھی جان کے دامن کو غائب
قول فیصل۔ اس کا ایک معنی یہ ہے نیا رکھنا
جیسے۔ دو کوس تک دونوں سوار چپ چاپ
گھوڑے کرتا کرتے پٹے جاتے اور ٹانگوں شیر
طبیعت ہوا کو شرماتے تھے۔ (فنا آواز)
شرما ویا شرما لو۔ حیا دار۔ شرم کرنے والا
شرمندہ شغل۔ اردو صفت و بی کی زبان۔
محل صفت۔ بکھا ہو کہ وہ بڑے ہی شرمالو تھے۔
دروپاکے عادت

یہی شرماء ہے یہ بچپن کی
کہ نہیں آتی بات کرنی جی (راج الفت)
قول فیصل۔ لکھتے ہیں تذکر کے لئے شرمیل
اور تالیف کے لئے شرمیلی کہتے ہیں
شرما بی بی کہا نوپے۔ دیکھ کیا بی بی
(نورالطاف)

قول فیصل۔ سمجھ میں کہتے ہیں کیا بی بی
کہا کھوٹے یا نوپے۔
شرما کے شرمائے دسے۔ بڑا وحیث
اور بہ نسبت ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان
مزدک۔

محل صفت۔ چلو بس رہنے دو بی بی دی بی
اور سے باقی بانی ہی شرمائے دسے۔
(فنا آواز)
شرم آلود۔ شریکیں۔ فارسی صفت
نصیح، راج۔

نعلی جب وہ نگاہ شرم آلود
ہزاروں گلیاں ڈوٹی دلی پر
شرم آلود۔ غیرت آتا۔ حیا آتا۔ اردو
مروت۔ نصیح، راج

آئی پیری چھوڑ عشق و خواں
اسے عشق تھک کر شرم آتی نہیں
شرم بھون کھانگہ بے غیرت ہو جانا
بے حیائی کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان، قریب بہ مزدک۔

محل صفت۔ جب شرم ہی نہ گڑی بھون کھائی
تو پھر کیا۔ بڑے مرد دے جیتے ہیں۔ (فنا آواز)
شرم بھی نہیں آتی۔ دوست کے نہ آنے
کی شکایت یا غلط بیانی کے جواب میں ایسے محل
پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے۔ وہی میں تو کھو
کچھ تو شرماؤ۔ قابل تو ہو، اردو، فقرہ نصیح راج
قول فیصل۔ جی کے ہوائے تو بھی استعمال کرتے
ہیں معنی شرم تو نہیں آتی۔ اسی محل پر شرم تو
آئی ہوگی بھی کہتے ہیں بغیر بھی، اردو، تو، کے
بھی بولتے ہیں۔ معنی شرم نہیں آتی۔

آئی پیری چھوڑ عشق و خواں
اسے عشق تھک کر شرم آتی نہیں
شرم ٹوٹنا۔ عذاب و آزار، شرمیلان
جاتا رہنا۔ اردو صرف، ظیل الاستعمال

اردو شرم ادھر تو بہ ٹوٹی ابتر
شکت آج یہوں صرف آئی
شرم چہ کتنی ست کہ پیش ہواں
بیاد۔ بے غیرت کے اس فعل پر کہتے ہیں کہ
جو بے حیائی سے ہو۔ اردو، شرم و فادسی ترکیب
تیسرے یا نہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ معاذ ایک جھپٹے ہوئے گرسے
وہ کب جھپٹے گئے جب نکل سے نکالے گئے جب تو جھپٹے نہیں
اب بھلا کیا شرم میں گئے۔ شرم چہ کتنی ست
کہ پیش ہواں بیاد۔ (فنا آواز)

شرم حضور شرم حضور کی۔ سامنے کا کاٹ
آگے کا شرم منہ دیکھنے کی حرکت۔ غاری، ٹوٹ،
دہلی کی زبان۔

بچے کا جائیں شرم حضور میں ہر کچھ
وٹا میں کیا کریں جو منہ دہریہ ہو
محل صاف۔ لیکن کبھی تو لوگوں کی شرم حضور دکھا
یا اتنا عزم کی وجہ سے معروف عبادت برا بھی تو کس
درجہ کہ دلی نہیں تھا اور تو کہیں۔ (توبہ النصوص)
قول فیہ بقیل۔ گھڑ میں شرم حضور کی ہے۔

شرم دکھانا۔ آبرو دکھانا۔ عزت بھانا، لاج
دکھانا بات بچی دکھانا۔ اور صرف نصیح، راج
فجہ کو دیار غیر میں ارادہ من سے دور
دکھانی مرے خدا نے مری بکسی کی شرم
شرم دھنا۔ ہوا دکھانا۔ پاس دکھانا۔ اور صرف
دہلی کی زبان۔

محل صاف۔ شرم حضور میں نہ ہونے کے برابر
میں روزہ نہ رکھتے تھے۔ مگر اس پر کسی کے منہ کھاتے
پتے نہ تھے۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا۔ کہا میں خدا
کے گنہگار ہوں وہ عالم زبان و لہجہ کا ہے۔ اس کی تو شرم
نہیں ہو سکتی بھلا خدا کی تو شرم رہے۔ دآب عیادت
شرم دھنا۔ عزت و آبرو میں فرق نہ آنا۔ بات
وہ بانا۔ عزت قائم رکھنا۔ آبرو دھنا۔ بھرم قائم رکھنا
اور صرف نصیح، راج

قول فیہ بقیل۔ اس کی بکلی صورت شرم دھنا بھی راج
نصیح ہے۔

من اور اس پر حسن ظن وہ گئی راہ میں کی شرم
انہ اعتماد ہے غیبی کو آزمائے کیوں
شرم سارا دکھانا۔ شرم منہ بقیل، غاری صفت
وہ صفا بندش میں جس سے آب گوہر شرم

شوخیان معنوں کا وہ جن سے غل غل غزال
شرم سارا دکھانا۔ شرم منہ دکھانا۔ غل کرنا۔ اور
صرف، نصیح، راج

ذکر ہر دو فنا تو بہ کرتے
پیر تھیں شرم سارا دکھانا
شرم سارا دکھانا۔ شرم منہ دکھانا۔ آدم ہٹا۔
اور صرف، نصیح، راج

کیا کچھ کہ حالت نفاذ ہی نہیں
تھے وہ ہے عجب میں ہم شرم سارا
شرم سارا دکھانا۔ شرم منہ دکھانا۔ غلات، افعال،
غاری، ٹوٹ، نصیح، راج۔

حشر دے عرق میں ڈوبے ہیں
گرم بازار شرم سارا دکھانا
شرم سے۔ ہاتھ اٹھاتا۔ اور صرف نصیح، راج
شرم سے آگے لاتے نہیں دیکھا کہ

پارہ ہوتی ہی کیجے سے عجب میں کہہ کر
شرم سے پانی پانی ہونا۔ شرم منہ دکھانا
پیسے ہوتا۔ نہایت شرم منہ دکھانا۔ اور صرف نصیح، راج
ہم تو اس شرم ربانی سے ہی پانی پانی

دیہ جاک نفس سے چلے آئے ہر کر غائب
پانی پانی شرم سے کیوں کہ وہ شرم آئیر
خون میرا کچھ کرخش آگیا صبا دکھانا
شرم سے ڈوب کرنا۔ شرم منہ دکھانا۔ پانی
میں ڈوب کے جان دیا۔ اور صرف نصیح، راج

روئے صاف اپنا دکھانا اگر کوئی صبرا
ڈوب کرنا شرم سے چاہ تو میں آئینہ
شرم سے زمین میں گر جانا۔ بہ شرم
بھانا۔ اور صرف نصیح، راج

ہو نہیں وہ بہ صفت شرم کو سن کر
زمین میں شرم سے اب گر گیا جو غاف غاف

شرم سے عرق آجانا۔ بہت شرمنا۔ اور
صرف، نصیح، راج

کیا کہوں ساق بلوریں کی صفائی اس کی
نصیح کر دیکھے اس شرم سے آجائے عرق
شرم سے کٹنا۔ بہت شرم منہ دکھانا۔ اور
صرف، نصیح، راج

سخت جانی کے بہت شرم سے میں کٹا ہوں
دکھانا دکھانا میں جسے تالیں تو اذیت ہوگی
شرم سے کٹے ہیں خوش تہہ جاناں دیکھ کر
نفس چوب خشک، اس کے تیلے شرم ہیں
شرم سے ٹھہری ہو جانا۔ کناہ ہے کمال
شرم منہ دکھانا۔ اور صرف نصیح، راج

دیکھ ستوں کو ترے ترانہ میں
شرم سے پوچھا ٹھہری تو بہ
شرم سے گر جانا۔ نہایت شرم منہ دکھانا
اپنا شرم منہ دکھانا کہ زمین میں دفن ہونے اور منہ

چھانے کو ہی چاہے۔ اور صرف نصیح، راج
وہ گل بن کر کے چلا ہے جو باغ میں
گرہ کر گئے ہیں شرم سے ہر دہن تمام
قول فیہ بقیل۔ صاحب درنگ اثر رکھتے ہیں مثل اس

طرح ہے۔ شرم سے زمین میں گر جانا۔ شرم منہ دکھانا
نظر شاہ فساد آزادی اس عبادت پر نہیں پڑی مدد
ایمان رکھتے۔ ناب اس وقت شرم کے مارے گئے
جاتے تھے۔ عمر میں آج ہی زبان کو خیال آیا کہ ایسے
سچا جوں سے نصیح کرنا لازم ہے۔ اہل کھنڈ، دونوں دونوں
سے ہوتے ہیں۔

شرم سے منہ دکھانا۔ بارے عزت
کے روپوش ہونا۔ اور صرف نصیح، راج
منہ آب کو دکھانا نہیں سکتا ہے شرم سے

اسی طرح ہی چھوڑ دے آفتاب کی آغ
شرم شرم میں کام ہوا جانا۔ (دع)
کھاؤ اور مدت میں کام تمام ہوئے جانا۔ (دع)
قول فیصل۔ دل کھنڈ نہیں ہوتے۔
شرم کرنا۔ (دع) کھاؤ کرنا پاس کرنا،
اور دھرت، فصیح، راج۔

تال نہ کچھ سے ہر دو چھ وقت ذبح تو
کچھ شرم کچھ مروت گردن جھکائے کی برات
شرم کھاؤ۔ شرمندہ ہونا۔ اور دھرت ترک
بڑی اس لشکر کے شرم کھا کر
ہر طرف قرق گردن جھکا کر (مراقب الفہم)
شرم کی بات ہے۔۔۔ غیرت کا مقام ہے
اور دھرت، فصیح، راج۔

شرم کی بہت بھوک مروت۔ جس
دل کو کھانے میں شرم ہو اگر کسی ہے وہ ہمیشہ بھوک
درا کرتی ہے مروت بڑھی ہوئی شرم نقصان کا باعث
ہوتی ہے۔۔۔ غیرت ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے
مروت دھرت مروت مروت دھرت دھرت دھرت
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مروت سے زبانوں پر
ہے۔

شرم کی لینا۔ شرم کرنا۔ دھرت، ترک
شرم کی وجہ سے وہ خودیہ تعاقب
آئینہ دیکھ کے جھک کر چھایا ہے
شرم کے مارے وہ غیرت کے سبب، اور
مروت، فصیح۔

چھپنے کے کان کے پردے میں شرم کے کھنڈ
جبے اڑ بھی آتی ہے تازاں شرمیہ
قول فیصل۔ اسی کو اس شرم کے بھی ہوتے ہیں
کبھی دیکھی ہے شاید آجاری تر سے دھرت کی

کو اس شرم کے پانی سے کو آب گھر تلی آغ
شرم کے مارے گڑھا مایا کرے جانا۔ بہت
شرمندہ ہونا، کمال شغل ہونا اور دھرت، فصیح، راج
قول فیصل۔ شرم کے مارے کی جگہ، مارے شرم کے
بھی ہے جیسے۔ زاب میں وقت اس شرم کے کرے
جاتے تھے ہر جہر میں آج ہی تو ان کو خیال آیا کہ ایسے
ساجروں نے نفرت کرنا لازم ہے۔ (دع) آزادان
شرم گاہ۔۔۔ وہ مقام میں کھانا اور پرست
میں کھاؤ دیکھ، اندام نہانی، راج، شرم، فصیح، راج
قول فیصل۔ اس کا روم کھنڈ شرم گاہ ہے۔

شرم کی شغل، شرمندہ، دھرت، فصیح، راج
شرم کے ہوتے سب شغل، کافر بھیاں دھرت
نہ سے ہر گز کافر میں میں میں شرم کی
قول فیصل۔ جو کے ساتھ اس کا شرم جو۔
شرم گاہ، شرم سے بچا نظر، فارسی الفاظ
فصیح، راج۔

اس شرم گاہ نے بھی کچھ کہا ہے
بے کوائف ترور بھی آسرا ہے
شرم تاک۔ اس شرم کی نیت کتے ہیں بہت
زادہ قابل شرم ہو، فارسی، فصیح، راج

بہت شرم۔ اس کی شرم کے حرکت سے خاندان کی آبرو برباد
قول فیصل۔ شرم تاک یعنی شرم کی جگہ ہے گران سنی
میں اور دھرت، فصیح، راج۔

شرمندگی۔۔۔ راج، شرم، دھرت، فصیح، راج
تجیم، شرمندہ، دھرت، فصیح، راج، شرم، فصیح، راج
منظروں کے منہ سے ہوتی ہے بہت شرمندگی
دودھ سے، شرم، دھرت، فصیح، راج

شرمندگی آواز، شرمندہ، شرم، دھرت، فصیح، راج
بہت شرم۔ شرم، دھرت، فصیح، راج

ہم شیوں سے کہا کہ بیبا میں عطای مرثیہ خوان ہوں
وہیہ انارڈی روئے داسے۔ (دع)
شرمندگی اٹھانا۔ شرمندہ ہونا، دھرت، فصیح
اٹھانا۔ دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
بہت شرمندگی۔ شرم، دھرت، فصیح، راج

شرمندگی سے پانی ہونا بہت شرمندہ
دھرت، اور دھرت، فصیح، راج
کرم میں اس کا نہیں ہے ثانی
جو اور شرمندگی سے پانی
شرمندگی کھینچنا۔ دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت

شرمندگی پیشین احباب کھینچ
تے شرمندگی یا کہ، اب کھینچ
شرمندگی ہونا۔ دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت

منظروں کے منہ سے ہوتی ہے بہت شرمندگی
دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
شرمندہ۔ دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت

سود آزاد سے ہیں شرمندہ
سرمندگی ہیں جو بار بار دھرت
ایسا نہ ہوتے شرمندہ کھل کو انسان

کھانا ہی رستہ آفتاب، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
قول فیصل۔ بہت شرمندہ، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
مروت، شرم، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
شرمندگی کا اسم فاعل جو۔ شرم، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
یہ کبھی کبھی اسم فاعل جو، شرم، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت
دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت، دھرت

تلیل الاستعمال

مشرع شرط ۱۔ (یعنی اول) جس شرط کی جہد پان
اقرار۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تلیل استعمال
مشرع شرط ۲۔ (یعنی تین و دو اور سو) کسی کام
میں پڑنا کسی حیوان کا پانی میں اڑنا۔ عربی تذکر
(ذکر تگ مصنف)

قول فیصل۔ اردو زبان کا ان معنی سے کوئی حق نہیں
مشرع شرط ۳۔ آغاز، ابتدا، اٹھان، عربی
تذکر، فصیح، راج

شرع عشق ہے اور ابتدائے آہ چلتی ہو
سارک طفل دل کی آج بہم چڑھتی ہو
مشرع فاعل ۱۔ ابتدا۔ آغاز۔ اور فاعل
غیر فصیح، راج

حیا کی بنا سے شرع فاعل ۲۔ ساق چوی
مشرع سے ۱۔ ابتدا سے۔ اول سے۔ اور
تابع فعل، فصیح، راج

مشرع سے آخر تک ۱۔ ابتدا سے انتہا
تک۔ اول سے آخر تک۔ اور۔ تابع فعل، فصیح، راج
مشرع شروع میں ۱۔ ابتدا اور اول اول
عرب الفاظ، غیر فصیح، راج

محل فاعل ۱۔ شروع شروع میں تو کارگر نہ ہو
تیزی سے کام کیا مگر بعد کو دھیرا نہیں رہی
مشرع کرنا ۱۔ آغاز کرنا۔ ابتدا کرنا۔ اور
صرف، فصیح، راج

محل فاعل ۲۔ اپنی توبہ۔ ہاں آزادانہ نیت جوش
خوش اندھا صحت و چھت کے ساتھ دشوار اور
آیات پر مشا شرع کیا اور محب بہنے (فنا گزشتہ)
مشرع کرنا ۱۔ بنانا۔ بنانا۔ بنانا۔ بنا
ڈالنا۔ پہل کرنا۔ اور صرف، فصیح، راج

محل فاعل ۱۔ روائی آپ نے شرع کی میں تو کچھ بڑا
بھی نہیں تھا۔

مشرع شروع کرنا ۱۔ (مزم) آغاز کرنا۔ ابتدا کرنا
اور صرف، فصیح، راج

محل فاعل ۲۔ ہاں پہل کا وقت ہے وہی سے
ہمارے گاؤں کی حد شروع ہو جاتی ہے۔
مشرع فاعل ۱۔ جگہ ۱۔ فساد ناسی۔ (مزم) فصیح، راج
مشرع چپٹ ۱۔ وہ خوشامدی جو کھانے کا پار
میں دست بنے۔ اور صرف، عربی کی زبان۔

محل فاعل ۲۔ دونوں طرف کے دونوں نوڈل شرع
چٹ گاؤں نے دو طرفہ دھڑے باغ سے ہوئے تھے۔
(دہار اکبری)

مشرع کرنا ۱۔ فساد کرنا، جگہ ۱۔ بکیرا ہونا،
اور صرف، فصیح، راج

ہم رخت و روگو نہ چھوڑیں ساقیا
ہونے سے یا غیر جو تانہ سے شرع
مشرع ۱۔ جگہ اور فساد ۱۔ جہد صفت
(ذکر الفاعل)

قول فیصل۔ بکھڑاں اس جگہ فساد ہی رہے ہیں۔
مشرع ۱۔ رشتہ کی زد ہو گئی۔ سرسوتی
دولت، رولتی، ترقی، جنت، اقبال، سندھ، یہ
لفظ دیتاؤں۔ بڑیوں اور بزرگ کتابوں وغیرہ
کے ساتھ بزرگی اور احترام ظاہر کرنے کے لئے
ٹالیا جاتا ہے۔ (دہریا اصطلاحات)

قول فیصل۔ اب ہر کس و نا کس کے لئے تعلیم
کے طور پر سڑ اور جناب کے بھائے استعمال ہو گا
مشرع ۱۔ (دہریا) بکھڑاں، ان چھوٹی
چھوٹی رگوں کو کہتے ہیں جو ہر ایک رگ کے نیچے ہوتی
ہیں اور ان میں خون سے زیادہ مائع ہوتا ہے۔ عربی

تو نئے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نصف لچے میں مری دھج جڑ کے دیکھ
نصف جڑوں میں دھج جڑوں کے دیکھ
کبھی جتنا دھج رہا اس پر ہی کا عاشق دھج
جو کھلی نصف پڑتا نثر فساد شریوں پر اہتر
قول فیصل۔ اور میں بالکھری زبانوں پر ہے

مشرع ۱۔ شرع ۱۔ ہاں کو ہی صفت، فصیح، راج
شرع ۱۔ شرع ۱۔ ہاں کو ہی صفت، فصیح، راج
تم اپنی شکل تو پیدا کر دیا کے لئے
مشرع ۱۔ شرع ۱۔ ہاں کو ہی صفت، فصیح، راج

تھا پیر کے تاقب میں سراقہ اک شرع
بت پرست و جہود مت و ناتمامت باہم مل
بڑے کے قریب آئے بھانے ہوئے شرع
دھمت سے سائیں میں سطر سے تیر انہیں
شرعیت ۱۔ خدا کی بنائی ہوئی ماہ دین، وہ
قانون جو خدا نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا
یعنی قانون۔ اسلامی قوانین۔ عربی، موث
فصیح، راج

نہ مرنے ہوئے سے ہی گڑ گیا شک و سالت میں
شرعیت تیری ہی فطری نیت تیری آباں
قول فیصل۔ عام طور سے اسلامی قوانین ہی
کہ شریعت کہتے ہیں۔ ساکوں کی اصطلاح میں
تذکرے کا ہر کہتے ہیں۔

شرعیت آنا ۱۔ خدا کے بنائے ہوئے قوانین
نازل ہونا اور صرف، فصیح، راج

حق پسند نے کیا کام تو ہے دفتر کا
ہر کس نے تو ہے ملکوں پر شریعت آئی
شرعیت جاری ہونا ۱۔ قانون الہی کا جاری

ہونا، اردو صرف، فصیح، راج
ظاہر ہے کہ شاہ کے کوئی بی بی نہیں
جاری ہے تاہم شریعت رسول کی
شریعت سہیلہ۔ اسلامی شریعت جو آسمان سے نازل
ترکیب، برکت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محل صحت۔ جتنے احکام خدا تعالیٰ کے ہیں ممکن محل میں آج
تو اس کی شریعت کو شریعت سہیلہ کہتے ہیں۔
شریف۔ مرد بزرگ، نجیب، اصل، بڑے رتبہ
کا، عالی خانہ، اپنے گھرانے کا، عربی، صفت
فصیح، راج۔

گھوڑے، خادوں کے چھینٹے، سو خوشی کے دم خانا
مستورین، بچیں اگر کسی سے تو پھر شرافت کہاں رہے گی
شاہ غلام آبادی

قول فیصل۔ اس کی جمع اشرف اور شرفاء دونوں
مستعمل ہیں۔

شریف۔ بھلا آدمی، قاصد کا آدمی، ہندو
شالہ، جہت یہ یافتہ عربی، صفت، فصیح، راج
شریف۔ تیار آل رسول، عربی، صفت
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمزور میں شریف بول کے کوئی شخص سے
نہیں مراد دیتا۔

شریف۔ پاک، مقدس، تعلیم کا کمرہ۔ جیسے
مزاہج شریف، قرآن شریف، وغیرہ عربی، فصیح، راج
شریف۔ اس کے حاکم کا لقب جو سید ہوتا ہے عربی
نذر اہانت،

قول فیصل۔ تنہا شریف نہیں، شریف کہتے ہیں
شریف کہ وہ ہے تمام عمر اسے شیخ
یہ حیران ہو کہ اب شریفانہ کا
شریف۔ (انگریزی سے) رن کا بڑا ہونا

فرنگ کا افسر، انگریزی، تذکرہ (ذرا اہانت)،
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کے
معنی، ناظرہ حالت، لکھے ہیں مگر اس نام طور سے زیادہ
پر نہیں ہے۔
شریف نفس۔ نیک نفس، نیک دل، پاک
طینت، عربی ترکیب، صفت، فصیح، راج
شریفانہ۔ شریف کی طرح، شرافت
کے حوالہ سے، خادسی، فصیح، راج۔

ان کی تفسیر یعنی شریفانہ
یوں ہی سادہ و سادہ شریفانہ (نادر ہونا)

شریف بنیاد۔ اپنے کو شریف ظاہر کرنا
مگر ابا نہ ہونا یا اقبال و کردار شرافت کے خلاف
ہوں۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل صحت۔ بہت شریف بنتے ہیں اور رکیاں
سے پر وہ سرکوں پر گھومتی ہیں۔

شریف زادہ۔ اشرف کا بیٹا، خاندانی
اچھے خاندان کا فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

محل صحت۔ بزرگوار دے کہا، ذات شریف
سہماں اشرف خوب پہچانا۔ اسے قبلہ یہ سب

شریف زادے ہیں۔ (خاندان آزاد)
قول فیصل۔ اس کی تائید شریف زادی
بھی راج، فصیح ہے جو اردو ہے۔

شریف قوم۔ قوم کا سردار، سردار قوم
عربی الفاظ فارسی ترکیب تذکرہ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ قلیل الاستعمال ہے۔

شریف گردی۔ شرناکی، ناقہ کی اور
کس پر ہی اور ان کا مارا مارا پھرتا۔ اردو، تومش
فصیح، راج۔

شریف ایک شریف شریف، صفت، فصیح، راج۔

شرنگشن حسن کردار میں
شریف شرافت کے باند میں
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں
کہ یہ لفظ ہندی شری پھل سے بگڑا ہوا معلوم
ہوتا ہے کیونکہ سنسکرت میں شری پھل کے معنی
مقدس اور پاکیزہ اور عمدہ پھل کے ہیں چنانچہ
وہ لوگ تامل اور ایل کے پھلوں کو شری پھل کہتے
اور دیوتاؤں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں۔

شریک۔ بد، فصیح، اول دیا ہے (مردود)
رفیق، شرکت رکھنے والا، شامل، علا ہوا، ملحق
عربی، صفت، فصیح، راج۔

جب دل چلے تو کیوں نہ جگر پہ بھلا شریک
ہماریے کو شاہو دھوں کا سدا شریک
قول فیصل۔ مجلس سیلا یا جلسہ وغیرہ میں شامل
ہونے والے کو بھی شریک کہتے ہیں جیسے ذرا دیر
کے لئے مجلس میں شریک ہو جائیے۔ ذکر صاحب
آگے صرف سامعین کا انتظام ہے۔

شریکیت۔ درگاہ، محافل، عربی، تذکرہ
فصیح، راج۔

محل صحت۔ ہر حال میں سب شریکیت ہے
شریکیت۔ حصہ دار، ساتھی، عربی، تذکرہ
فصیح، راج۔

محل صحت۔ اس محال میں زیادہ بھی پانچ آئے
کا شریک ہے۔ (ذرا اہانت)

شریکیت۔ رفیق، دوست، ساتھ رہنے والا
ہمراہی، اردو۔ تذکرہ دہلی کی زبان۔

دل میں دکھوں نہ کیوں تو ہے ابرو کا میں خیال
آتا ہے کام وقت پر اسے دلیر با شریک
شریکیت۔ باغداد، شانی، نظیر عربی فصیح، راج۔

پر بھی ایک چاکب چڑ گیا۔
شش پاپا۔ دیکھو شش پاپا ہندی مذکر۔ حرام
کی زبان
شش پاپا (دفعہ) ڈی یا بلوں کا چھلا جو
تیرا از اپنے انگوٹھے میں رکھتے ہیں۔ زہ گیر فارسی
توت۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

کہا ہے خوب کسی نے شعر رچیتہ
گیا زبان سے نکل اس کی جیسے تیرا شش
قول فیصل۔ اس کے معنی سنی ہیں، انگوٹھا بگنت
ابہام چمکہ زہ کمان بینی چہ انگوٹھے سے پکڑتے ہیں
اس دہ سے زہ گیر کے معنی ہیں پکڑ گیا۔ اردو میں بکسر
زبانوں پر ہے۔

شش پاپا۔ سڑاب جس سے ساز بہاتے ہیں
فارسی، توت، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
شش پاپا۔ ہفت۔ تھانہ۔ میدہ، فارسی توت
فصیح، راج۔

قول فیصل۔ اردو میں بکسر زبانوں ہے۔
شش پاپا۔ بھیل پکڑنے کی کاناہیت ڈوری
فارسی، توت، فصیح، راج۔

یا لکے نے شش ڈالی سوئے ماہی زمین
یا زمین نے ماہ پر پھینکی کندا ستاں
قول فیصل۔ اردو میں زبانوں پر بکسر ہے۔

شش پاپا۔ ساتھ فارسی ہفت (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب اسے قصہ تحریر کرتے ہیں۔
شش پاپا۔ پیانٹ کا وہ آلہ جو شکل و در بین
چڑتا ہے اور اس سے جگہ کی میدہ رکھتے ہیں۔

فرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ اہل بکسر بکسر رہتے ہیں۔
شش پاپا۔ میدہ ہانہ ہانہ، نشانہ

درست کرنا، تاک لگانا، نشانہ ہانہ ہانہ، اردو
صرف فصیح، راج۔
دل کو اپنے ہفت تیرا پاپا ہوں
اس کا ہانہ ہانہ کی شش ادھر ہانہ ہانہ
شش پاپا۔ تختہ سطح، اردو ہوت
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بکسر میں شش نہیں۔
شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) رفق
صوت، طبعین صوت، محرم کی پیدائش، اردو
بیگات قلم کی زبان، دہلی کا شش
محل شش۔ نہ ہنوج تو سسرال، اسے کہیں گے
کہ کیا شش وہ غم کی پیدائش ہے۔

شش پاپا۔ (فرنگ آصفیہ)
شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) ایک قسم
کا کپڑا جو کتنی ماں کا سنی رنگ کا ہوتا ہے یہ اب نئی
قریب قریب ختم ہو گیا۔ اردو مذکر، راج۔

شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) الفاظ کی
سلالت، فارسی، توت، فصیح، راج۔
محل شش۔ میرانیس کے کام کی شش کی ان کی
شش پاپا کا باعث ہے۔

شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) میدہ ہانہ ہانہ،
نشانہ درست کرنا، نشانہ تاک، اردو صرف فصیح، راج۔
جالی مرجوں کے چپے بار جو دریا میں بنائے
پھلپھل شش لگانے لگیں کا نشانہ ہو کہ بکسر
شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) اردو دوم حرف
بکسر یا م تھانہ وغیرہ دھونا، دھوکے حان کرنا
فارسی، توت، فصیح، راج۔

خام بھی تھے علامہ شش شش و شش
ساز بہادری نے کیا نرسے و شش

قول فیصل۔ اب اس کا استعمال زیادہ ترک ہے
دھونے کے لئے ہے۔

شش و شش سے گو ہوا اہل ذیل
جائے اصلی میں دھستہ رہ گیا عشق
اس کا ایک مفہوم قتل کرنا اور دھستہ رہ گیا ہے۔
تن کو کیا دھوتا ہے دل کو پاک کر
اسے جس یہ شش و شش بھی نہیں
نشانہ استعمال کیا ہے گرا بام طور سے توت
ہی ہے۔

روئے خرم میں سے خار بھر زائل ہو چکا
آب آئینہ سے کیوں کر شش و شش ہو پایا
اس کا صنف کرنا اردو ہانہ کے ساتھ ہے۔

شش و شش انگوٹوں سے کر لیا شش و شش
گرد و ان بگم ہونے غیب بار حق
شش پاپا۔ (بکسر و داد معروف) پاک و صاف، طبع
فارسی، صفت، فصیح، راج۔

محل شش۔ سلام ہوتا ہے کہ ان کے ہونٹوں میں
شش اور چھتہ لفظوں کے خزانے بھرے ہیں۔
(آب حیات)

قول فیصل۔ طنز و ہجو گفتگو کے لئے بھی
کہتے ہیں جیسے۔ یہ ریش سفید بگشت پانہ ہانہ
اردو شش تقریر

شش کا اسم مفعول ہو۔ اس لفظ کے معنی سنی
ہیں۔ دھویا ہوا، خالص، مانہ ہوا، بکسر کیا ہوا
تلف ترکیبوں کے ساتھ اس کا صرف جو جیسے شش
تقریر شش زبان شش کلام شش گفتگو
وغیرہ شش کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے
اس میں شک نہیں کہ امر او جان کی تقریر شش
تھی۔ (امراؤ جان آقا)

ششمہ ورفۃ ۱۔ منی ہوئی پاک صاف تقریر
گفتگو تعلیم یافتہ طبیب کی زبان
قول فیصل۔ صاف کیا ہوا کے معنی میں بھی سہولت
سہولت

عمر نے دیکھا کہ صحنِ مکانِ شہنشاہِ درختہ ہے سائے
 اپر ان میں چوکا تختوں کا کچھا ہے : (دعوتِ جوشِ مبارک)
 ششش : (دعوتِ جوشِ مبارک) : ناری تندر
 جیت ہے سرگیا ہے ششش اس کا
 حال اس کے جگر کا بھی ہے : (دعوتِ جوشِ مبارک)
 قولِ فیصل : عام بول چال میں نہیں جو
 ششش : (دعوتِ جوشِ مبارک) : ناری تندر
 تسلیمِ اذیتِ طعنے کی زبان ..

سنت شام کے روزے :- پھر روزے جو
رمضان کے دس روزہ سے متواتر چھ دن تک رکھے
جاتے ہیں۔ اردو حضرت اہلسنت کی اصطلاح
قول فصیح - روف فرنگ آصفیہ شش
کے روزے کھایا اور دکھایا ہے کہ اس کے بارے میں
مشہور ہے کہ ان چھ روزوں کا ثواب ایک سال کے
روزوں کے برابر ہے ۔

شش پہل شش پہلو۔ شش گوشہ ہر سو
 چھ کرنے کا ناری صفت۔ (روزانات)
 قول فیصل۔ اے میں اس کا احتمال کم ہے۔
 شش حیت :- درجہ کمر اول و فغ دوم
 پیدب، کچم، اتر، دکن۔ (دپر نیچے، دکانچہ) نام
 عالم، المرات عالم۔ ناری ہوت، فغ، واسکا
 فغ کہ ہے شش حیت دیکھی
 کسی پہلو یاں فراغ کہاں
 قول فیصل۔ اسی کو شش حیت کہتے ہیں
 آن تو حبا کہ مرا شش حیات ہے

پیارا پٹ ہوا تھا باہر فرات سے نجم آئندہ
شش دانگ دماغ ایک دینار کے برابر
ہوتا ہے، تمام اور کل چیز کل دینار فارسی
صفت۔ (دراللفات)
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں
شش دانگ کا پورا ایک مینار ہوتا ہے چنانچہ
ہمارے ہندوستان میں بھی جس سو سے
کامل اور پورا مراد ہوتا ہے کیونکہ جس سو سے
کا پورا ایک بیگہ ہوتا ہے جب شش دانگ عالم
کہیں گے تو اس سے تمام دینا مراد ہوگی۔
دفرنگ آصفیہ، ان نسخوں میں اہل کھڑ زیادہ
ترجیا دماغ عالم کہتے ہیں۔

ششدر: دنیا کی چھ طرفیں، شش جہت
 ششدر: دروازہ کا مکان، فارسی، اندر ہندوگ
 جہم سے حیت کے پیدا کی کل جانے کی راہ
 ششدر: اس تو ششدر کے سر سے سے دروہے نام
 ششدر: وہ جگہ جہاں سے رہائی شکل ہو
 ششدر: زد کی بازی میں چھ گھر ہوتے ہیں جس وقت
 زد کے آٹھ گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے
 اس وقت کہیلے والے عاجز اور پریشان ہو جاتا
 ہے۔ فارسی، ذکر چھ سرہیلے والوں کی اصطلاح
 بازی دہرنے وہ بند کیا گھر میں ہے
 جس طرح زد کبھی ہو کے ششدر کا
 ششدر: (مجازاً) حیران، پریشان، متحیر
 فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کہیں ہو گا غز کہیں قلم اگے میں دعائے آپ چپ بخت
کسی کا خط اس کو دیا آیا کہ جس کے شہر جواب میں
دجرات

اردو مشعر۔ فصیح و راجح
حسن کے دریا کا تھا خود گرجہ خود آفتاب۔
رہ گیا پر شکل تیری دیکھ مشعر آفتاب جعفر
قول فصیل۔۔ ساء کے امانے کے ساتھ بھی
استہلال کرتے ہیں۔

مشد رسا رہ گیا ہوں دربار دیکھ کر
 دیوار بن گیا ہوں میں دیوار دیکھ کر
 مشد ہو نا۔ حیران و پریشان ہونا حیرت
 میں رہنا۔ اور صرف فصیح و راجح
 دیکھ اس رخ کی طرت میں ہی نہیں مشد ہوں
 حال آئیے سے پوچھے کوئی حسیروانی کا جزات
 قول فیصل مشد و حیران یا حیران و مشد
 ہونا کی ترکیب بھی استعمال کرتے ہیں۔
 تنہائی پہ اپنی ہوں ٹٹ مشد و حیران
 آنے کا جو ہے نام تو رونا نہیں آتا جزات
 اس کی تکمیل صحت مشد ہو جانا بھی بکثرت
 مستعمل ہے۔

تیرے چہرے سے جو اٹھ جائے سر زہم نقاب
 کوئی بچہ نہ کوئی حیراں کوئی ششہ نہ بچا
 تختہ زدمشق دل گھیا جو حسن یار سے
 اڑ جائے ایسے مڑ جائے کہ ششہ نہ ہو گیا
 شش زنگا بہ (کبیرا دل فرغ سوم) ایک
 قسم کا علو اجڑا زمین اور تنکو سے بناتے ہیں اس
 مذکور الی گھنڈ کی زبان - - - - -
 قول فیصل - سولہ فرنگی اثر سے نکلا ہے
 اس کو علو کہنا غلط ہے یہ بجائے خود کھانے کی
 ایک قسم ہے۔ تو اس میں ابلے ہوئے انڈوں کی
 نہ سویا نہ تلی ہوئی پیاز اور چینی ہوی بالائی پڑی
 ہوتی ہے: (فرنگ اثر)

اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کوئی کو کد کد کد پر
 نہیں کر کے لے جاتا ہے اس کے بعد اندر سے سفیدی
 اس میں ڈال دیتے ہیں پھر شکر کا قوام کر کے اس
 میں ڈالتے ہیں اور چوبیس پر تک دیتے ہیں جب
 وہ نیاری پر آجاتا تو نور غفران اور کیوڑہ وغیرہ
 حسب ضرورت ڈال کے استعمال میں لاتے ہیں۔
 شش روزہ :- ایام ستہ دنیا کی یہ افش
 کے چہرہ دن۔ ناری اندر کر قلم یافتہ طبقے کی زبان
 وہ روز طلوع صبح بنیش
 شش روزہ آخر بنیش
 شش کا داؤل :- چوسر کا ایک داؤل
 اور وہ چوسر کیلئے داؤل کی اصطلاح۔
 محل شش :- چوسر کی طرف جھک پڑے تو ترا کا
 کر دیا بازی پر بازی سے اور کچھ اور شش کے داؤل
 لگا رہے ہیں۔
 قول فیصل :- اسی کو شش کی بازی بھی کہتے
 ہیں جیسے :- خدا کی مار ایسے پاسے پر جب دیکھو
 بدی کر جاتا ہے پلے سے کی بازی لگی اب شش
 کی بارے :-
 ششکار :- منہ سے شش کی آواز نکال
 کر کہتے کو شکار پر دوڑانے کا فعل۔ اور ہوش
 عوام کی زبان۔
 قول فیصل :- ہفت فرنگ آصفیہ نے شکاری
 بھی انھیں معنوں میں لکھا ہے جو اہل کھنڈ نہیں
 پڑتے ششکار کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ دیکھ
 ڈانت جیسے بہت اگڑتے ہوئے آئے تھے ایک
 ہی شکار میں بھاگ کھڑے ہوئے :-
 ششکار :- بالعموم ہنچے کو شکار کرتے
 ہوئے منہ سے پھوٹنے کی خبر سے کسی آواز نکالنا

مکھ سے شش کہتے ہوئے بچے کو شکار کرنا۔ اور
 مصدر غور و قول کی زبان۔
 محل شش :- شش سے کہتے ہیں شکار کر کے
 لکھا ہے۔
 قول فیصل :- لفظ بکسر اول حی متل ہے
 اگر بالعموم زیادہ جو کبھی شش کا ہونا ہر دو
 شش کے عورتیں سکھانا دہر دو میں مل کر
 دیتی ہیں۔
 شش شرم :- دفتوح اول دہم دوم چھا حصہ
 چھا حصہ چھی چیز چھی تار شش، ناری
 قلم یافتہ طبقے کی زبان (دور ہفت)
 قول فیصل :- منہ سے کہتے زیادہ تر منہ
 شش روزہ کے لئے درجہ شش، جو حالت
 شش بھی کہتے ہیں چیز کے چیز شش ہوتے
 شش کے لئے ہر کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا لیکن
 اگر یہ جائے تو غلط نہ ہو گا ناری شش کے لئے بھی
 زیادہ تر اضافت ہی کے ساتھ یہ لفظ استعمال
 ہوتا ہے جیسے شش ماہ بدھان شش ماہ بدھان
 شش ماہ :- دہائی جو پینے کا پتہ
 ناری ترکیب :- راج۔
 قول فیصل :- یوں اور فوجوں وغیرہ میں شکار
 علی انگریز سے مراد ہوتی ہے جو کہ بلا میں اپنے
 باپ کے دھڑوں پر تیر چلے کا نشانہ ہے۔
 شش شہا :- زبان ہی زاد شیر خواہ دیر
 شش شہا :- متی ان :- جب کا وہ امتحان
 جو چھ مہینے ہوتا ہے۔ ناری عربی الفاظ
 ناری راج۔
 محل شش :- شش شہا امتحان سر پر ہو اور تم
 کنگو سے بازی میں پڑے ہو۔

شش پنج :- جو قار باروں کا پانا
 ناری نکر جو ریلوں کی اصطلاح۔
 قول فیصل :- مولف نور اللغات نے اس کے
 ایک معنی لکھے ہیں "ہر دو چیز جو سر میں ہفت
 میں ہو ہیں اور وہ اس کا کوئی تعلق نہیں۔
 شش پنج :- ادھر بن اور دو تہذیب
 فکر اندیشہ ناری نکر فیصل راج۔
 گہرے لایا جو اس کا شش پنج بھی
 شاہ جو گہرے ہی فیصل بھی پور پنج بھی
 شش پنج راج :- اندیشہ رہا۔ تردد رہا
 اور صرف فیصل راج۔
 رہا یہ ہی دل میں شش پنج یا رہے
 آئینہ کیوں دو پار کیا ہر نے کہا کیا فیصل
 شش پنج کرنا :- اندیشہ کرنا تعین کرنا
 تردد کرنا۔ اور صرف فیصل راج۔
 حق متوفوں کو عانت کے لئے اخذہ دود
 پھر شش پنج اس میں سے دل کرے کیا کیا
 شش پنج میں پڑا ہونا نہ ہبات تردد
 اور غفلت ہو نا۔ ادھر بن میں ہونا اور نا
 صرف فیصل راج۔
 محل شش :- شہر سے خط آیا ہے کہ میرا بھو اور
 ابھی تک تو انہیں ہی نہ کچھ روز تک ملے گی
 امید ہے شش پنج میں پڑا ہوں جواب کیا
 لکھوں۔
 شش پنج میں رہنا :- ہر وقت نکر مند
 رہنا تردد میں رہنا انہیں اور پریشانی میں
 مبتلا رہنا۔ اور صرف فیصل راج۔
 محل شش :- والدہ صاحبہ کے نام پر خط لکھا ہوں
 اور ایک عرصے سے کوئی جواب نہیں آیا ہے۔

میں پھیلا تو اس زمانے کے ہندوستان کے راجہ نے اتھنا
 مع دیگر ستالیس کے ساتھ وہاں شطرخی بھیجی اور لکھا کہ یہ
 ہمارے ملک کے دانوں کی ایجاد ہے آپ بھی اس کی
 داد دیں۔ چونکہ نو شیریں اور اس کے ذریعہ کھیل
 سے ناواقف تھے اس سبب بہت حیران ہوئے کہ کی
 اس شخص کو مل نہ کہ سکا تو ذریعہ چہرہ جو اس زمانے
 میں فہم میں پڑھا جو اٹھارہ لاکھ قاعدہ ہند کے ساتھ
 شطرخی کھیلنے کا حکم دیا۔ قاعدہ نے بجا بجا کر کھیلنا
 شروع کیا۔ پہلی بازی قائم یعنی برابر اٹھی دوسری
 بازی پر بڑے چہرے مات دی اور اس کے جواب میں
 گھر جا کر تختہ زرد ایجاد کر کے لایا۔ دوسرا ظلم بالعباد
 صاحب لغت اللغات اس کے باب میں یوں تحریر
 فرماتے ہیں کہ قاضی ابن خلدون نے اپنی کتاب فیہیات
 او حیات میں لکھتے ہیں کہ شطرخی کا دوسرا متہ ابن داہر
 ہندی جو جس نے اس کھیل کو شاہ شیران کے نام پر اختراع
 کیا اور اس کے اختراع کا سبب یہ ہوا کہ نو شیریں ایک
 جو سلطان غم کا پہلا بادشاہ جو جس نے تختہ زرد ایجاد کیا
 چنانچہ اسے نو شیریں بھی کہتے ہیں اس ایجاد سے عجیب خدو کے
 بادشاہ پر فخر کرنے لگے جب یہ خبر بادشاہ ہند کو پہنچی تو
 اس نے صبر کو حکم دیا چنانچہ اس نے شطرخی ایجاد کی
 اور اس زمانے کے ملکوں نے اسے تختہ زرد پر فوق دیا
 جاری رائے میں یہ بات زیادہ قرین قیاس ہو اور
 اس کے ہندی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ موبد کے نام
 پر سب کا اتفاق ہو کر اہم ایجاد میں اللہ اختلاف ہو۔
 مرزا شمس الدینی بیگ صاحب روضان مروت برآمد
 بلال فرنگ اس باب میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ
 یہ ہندوستان کا کھیل اور حیرانگاہیں نہیں بلکہ جو اس
 کا سبب شطرخی ہوا چونکہ جنگ کے چار حصہ ہیں۔ پہلا
 رنچ۔ چارہ مشہور ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا جو اور

جس طرح ایک ایک آدمی اپنے لشکر کے محل کے حریف
 کے مقابل آیا کرتا تھا وہی طریق اس کے ہندوں کی چل
 کا ہے اس کا واضح ان کے نزدیک بھی حکم دیا ہوا اور
 رواج دینے والا سنتا ہوا ہے۔ اس کا اختراع
 راجہ پور کے عہد کے قریب ہوا جو جن لوگوں نے کھیل کو
 اس کا واضح قرار دیا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ کھیل غلط
 عباسی کے زمانے میں ایک حکیم ہما جو جے بہت خدمت نہیں
 گزرا اور فروری نے بھی اس امر میں ایک حکایت لکھی
 ہے جو نو شیریں اور بڑے چہرے تختہ جو بڑے کا نام جو
 مادہ سے لکھا جو یہ سین لکھا ہے ہوا کیونکہ ہندی میں
 سحر سے مادہ کا حرف ہی زیادہ ہے چونکہ دوسری
 زبان دانوں کی کتاب ہے اس کی تحقیق ہی جو اس حیرت
 انھیں کے موافق لوگوں نے کھیل شروع کر دیا۔
 ایجاد شطرخی کی نسبت ذریعہ شکر صاحب بھی
 جنھوں نے شطرخی کی تاریخ لکھی جو یقین دہاتے ہیں
 کہ شطرخی جس پر دنیا کے تمام دانہ حیران ہیں کہ کس
 طرح بوجہ نے اس ایک رنچ بیٹ کپڑے پر دانای
 کو ختم کر دیا جو پہلے ہند میں ایجاد ہوئی بسکرت میں
 اس کا نام چارزائاب ہو۔ عربی شطرخی کھلا
 پھر شطرخی کے نام سے مشہور ہوئی۔
 ڈاکٹر ڈنڈر ہندی صاحب بھی تائید کرتے ہیں کہ
 ایسے عقلی کام سوائے ہند کے اور کہیں ایجاد نہیں
 ہو سکتے۔
 شطرخی باز۔ شطرخی کا کھلاڑی۔ فارسی
 عربی الفاظ۔ تذکر۔
 قول فیصل۔ استقامت، سکاد اور حیلہ ساز کے
 معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔
 جیسے۔ تم دیکھو گے کہ نقش و ثار پڑا۔ آئینہ سیاہ ہو گئے
 اور بہت کے بوسہ ہو گئے۔ وہ شطرخی باز کا لفظ

خانہ چاہی جلتے تھے۔ (دوبارہ کبری)
 شطرخی بازی۔ شطرخی کا کھیل۔ شطرخی کھیلنا،
 فارسی، رنٹ، فنیج، رانچ
 شطرخی بازو۔ شطرخی کھیلنے والا، فارسی صفت
 (دور لغت)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں پڑتا۔
 شطرخی کا نقشہ۔ شطرخی کے تختے پر جو خانے
 بنے ہوتے ہیں ان کو مجموعی طور سے کہتے ہیں۔ اور
 شطرخی بازوں کی اصطلاح۔
 محل صفت۔ اس طرح بڑے سے بڑا شطرخی
 کے نقشے میں خوب طبیعت رکھتا ہے اگر ایک میدان
 یا مقدر بیان کر دے تو کچھ نہیں ملتا۔ (دو یا مادہ)
 شطرخی کی سی چالیں چلانا۔ سکاد کی باتیں
 کرنا اور صرف، غیر فنیج، رانچ۔
 محل صفت۔ دنیا کے ساتھ آپ اس طرح کی باتیں
 کیجئے اگر سب سے ساتھ یہ شطرخی کی سی چالیں نہ چلئے
 دروازہ بھانہ ہو گا۔
 شطرخی باز۔ شطرخی باز۔ فارسی صفت،
 (دور لغت)
 قول فیصل۔ ان لکھنؤ نہیں پڑتے۔
 شطرخی باز۔ قلعہ، رانگ کے سوت کی دھری،
 ایک قسم کا دھیر سوتی فرش، اور رنٹ بھی رانچ،
 قول فیصل۔ غالباً یہ لفظ ہندی اشت رانگ بہت
 بے رنگ والا ہے ہندوستان میں بنا یا گیا ہے۔
 شطرخی باز۔ دیکھ شطرخی، قلعہ قسم کے رانچ
 کی، دنی، فارسی، رنٹ، دہلی کی زبان (خنگل صفت)
 شطرخی باز۔ ہندی بننے والا، شطرخی بنانے
 والا۔ فارسی صفت، تذکر۔ (دور لغت)
 قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

خط خرات: دریا کے خرات، ساحل اُتر عربی
الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
رُشعاب: بادِ بحرِ خج کی جس مدد سے کہ عربی تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان۔

بڑا عابد نہایت خودی تھا
رُشعاب کوہ میں گوشہ نشین تھا (سراج المصابین)
شعابی: (باغی، دھوکہ دہی، جو گراس کی ٹیٹھ
تیزی محسوس ہو۔ اور دھوکہ۔ خود توں کی زبان
قول فیصل: آنکھوں کے لئے اس کا ہمتاں زیادہ ہو
جب آنکھوں کی روشنی بہت کم ہو جاتی ہو تو عورتیں کہتی
ہیں۔ بکلی سی شعابی باقی رہ گئی ہے۔
شعار: (باغی، طور، طریقہ، چال چلن، عادت
عربی ذکر، فصیح، رائج۔

لکھ شاعر پارسی اپنا
شاعری و شاعر ہے اپنا
انسان وہ جو ظاہر و باطن ہوا ایک
بیجا ہے امتیاز شاعر و شاعر میں جہاں
قول فیصل: اس کے غوی معنی ہیں ہن سے لگا ہوا
کپڑا جو اور کپڑوں کے نتیجے بنتے ہیں اور وہ اشارت
کالفا جس سے ٹکلی سپاچی اپنی نوج کے آدمی کو مال
لو کے پچان لیتے ہیں فارسی واسے لباس، دستور
عادت، طرز، روش کے معانی میں ہستیاں کہتے ہیں
شعار کرنا: عادت میں داخل کرنا۔ اسد و مرت
فصیح، رائج۔

ہر بواہوس نے حسن پرستی شاعر کی
اب آہو کے شہد اہل نظم گئی غائب
شعاع: (باغی، سورج کی روشنی، کون۔ عربی
موت، فصیح، رائج
شعاع ہر آئی جب گریباں میں نے کھولا

کھلے تارے شب بگورے جب لطف بکھرائی نظم ہا بلحاظ
قول فیصل: ہر روشن چیز کے عکس کے معنی میں بھی
مستعمل ہے۔

اصل سے گو کہ یہ ٹکلی ہے شعاع
ساقہ اس اصل کے جو نزع شعاع مراد ہوا
تاریخ رخ کے معنی میں بھی مستعمل ہو۔

شب ہستیا شب وصل میں درکار نہ تھی
دھوپ نکل تھی شعاع رخ دلا نہ تھی
شعاع کی ارد و جمع، شاہیں، اور اپنے محل پر
شاہوں، ستوں و فصیح ہے۔

تیر کا نورانی شاہیں کس جگہ پہنچی نہیں
آسان آفتاب مسلم ہے تیری زمیں
آتش نے مذکر بھی استعمال کیا ہے جو عام طور پر رائج
نہیں ہے۔

بجھر میں ہر شاہ شمس مجھے
ہو گیا ہے ذرا گل سونے کا
شعاع پھیلنا: کرن منتشر ہونا۔ اور صرف
فصیح، رائج۔

ہر کا خدا کا زحیم کے دیار میں نظم ہا بلحاظ
جیل شعاع بند میں ہیں قمار میں
شعاع: (باغی، اول دگر چارم، قربانیاں،
جہان، چچ کی قربانیاں اللہ عبادات، شہرہ
کی جمع، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل حبیب: شعاع چچ بچاؤ کے بعد ہم رنگ
زیارت قبر رسول کے لئے دینے پہنچے۔

قول فیصل: اس کے ایک معنی ہیں وہ چیزیں
جن پر نشان ہیں، علامتیں، نشانیاں جن میں اس
کے معنی ہیں جیسے شاعر، شریعتی، شرعی نشانیاں
شعب: (باغی، شکات، درد، غار، عربی

مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل: اردو میں شعب ابوطالب کی ترکیب سے
ہوتے ہیں۔ عربی میں بڑے قبیلے اور لوگوں کی جماعت
کو بھی کہتے ہیں جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہو
یہ لفظ بالبحر بھی ہے جس کے معنی ہیں پہاڑ کا درہ
شعب ابوطالب: خاندانِ اشتر کا موروثی
درہ جو جناب ابوطالب کے نام سے موسوم ہوا۔ فارسی
ترکیب، عربی الفاظ، رائج۔

یہ باعث تھا کہ جہاں سے نور حق پھیلا
رہی شعب، ابوطالب میں برسوں دن افرازاں جہاں
قول فیصل: کفار قریش نے جب جناب رسول
مقبول علی شریعہ و آلہ وسلم اور آنحضرت کے ساتھ
مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا تو عزم سے عینت
میں جناب ابوطالب آنحضرت کو چالیس مسلمانوں سمیت
اپنے اسکا موروثی شعب میں لے گئے اور تین سال
تک آپ کو وہیں محظوظ رکھا۔ تین سال کے بعد
میں پانچ فریقوں کو ترس آیا اللہ انھوں نے آنحضرت
کی مدد کر کے انھیں آزاد کرایا اللہ لوگ کہہ دیا
آئے شعب کے تین سال بہت مصیبت میں گزرے۔
شعبان: (باغی، مسلمانوں کا آٹھواں قری
جلیلہ جو رحیب کے بعد اور ماہ رمضان سے پہلے آتا ہو۔

قول فیصل: اس ماہ کی چھ دھوپ کو شب برات
ہوتی جو اللہ پندھریں تاریخ روز ولادت اسادت
امام بی آخر الزماں علیہ السلام جو جہاں شمس کے
بارہویں امام ہیں اور پردہ غیبت میں ہرگز نہ
نورالغیاث کہتے ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس
پہلے میں بلا اور متعلقہ مخلوقات شعب اور پرگندہ
ہوتے ہیں۔ اس لئے شعبان نام ہوا اور صاحب
فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس پہلے میں غیرت

کثرت سے کی جاتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تمام تقدیری امورات عالم علیہ علیہ کے جاتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا کیونکہ اس کا مادہ شعب یعنی علیہ کرنا ہے: تعلیم یافتہ مقدس شخصان انظم کہتا ہے۔ حدیث میں جو کہ اس سے پہلے گو رسول نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

شعرا :- وہ علما و مشہرات میں بناتے اور تقسیم کرتے ہیں۔ (ذوالنات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں رہتے۔

شعبہ :- دھیم اول و فتح سیم و چارم و وہ بازی جو ستر باد و یا گردن سے ہو، نظر بندی دھوکا، غریب، نادری، مذکر، فصیح، راج۔

تو اسے لائے مرے گھر نہیں باد آتا

یہ نیا شعبہ اسے چرخ کہن کس کا جو

قول فیصل :- عربی میں ذال تجہ سے شعبہ دیا (فتح) تھا۔ نادری داؤں نے بجائے ذال تجہ والی پہلے سے یزدن بت کردہ کر لیا۔

شعبہ باز :- وہ بازی جو جب انجیز کرت دکھائے عاری، چارم، باز، باز، نادری، مذکر، فصیح، راج۔

یہ عشق جزو از بھی ہیں عشق شعبہ باز بھی ہر دو

یہاں برق جلوہ ناز بھی ہیں موز بھی یہاں غنیم آبادی

قول فیصل :- باز آجیل ساز اور سکا، کو بھی کہتے ہیں۔

شعبہ بازی :- نظری، چالاک، سکاری۔

رغا بازی، سکر سازی، نادری، ہونٹ، فصیح، راج

عمل خنڈ - ترشیا اور کدکھ کر سطرین جاپورہ کھنڈ انظم

یہ پڑھیں میں غنیمت بازی کا غرور نہ کرے کہے ہو کر دیکھنے لگا۔

شعبہ دکھانا :- دھوکے دینا، ہنسنے، دکھانا

ظلمات دکھانا، اور دھوکے دینا، فصیح، راج

عشق نے کیا کیا دکھائے شعبہ

دل اور کھوپا اور سر پر کیا

قول فیصل :- شعبہ دیکھنا بھی ہوتے ہیں۔

یہ دیکھ کے شعبہ پری نے

از چلنے کے پائے کچھ قریش (مکر، انظم)

شعبہ کرنا :- انوں مری سے ہے بل بات کرنا

کر دکھانا، کرت کرنا، اور دھوکے، قریب، مترک

مترک، مترک، مترک، مترک کی تیر دیکھنے

کیا شعبہ کرت ملک پسیر دیکھنے

شعبہ ہ کرنا :- بازی، وہ بازی جو جب انجیز

حسین، از کرت دکھائے۔ نادری، سکر ساز، نادری

مذکر، فصیح، راج۔

تیری زلفوں پہ لائیں جو بارگراں ہیں

مترک، قرآن ہیں اسے شعبہ گراٹھوں پر

قول فیصل :- باز آجیل ساز، سکا، اور دھوکے باز کو بھی کہتے ہیں۔

شعبہ :- دھیم و فتح سیم، مذکر، نادری، مذکر

بت شعبہ کوہ مشہور تھا

زبانوں پہ لوگوں کی مذکور تھا

قول فیصل :- ان میں میں نام طہ سے زبانوں پر نہیں ہے۔

شعبہ :- شاخ، راج، عربی، مذکر، فصیح، راج

بیت کی زبان۔

شعبہ :- شاخ، عربی، اسم، مذکر۔

ذوالنات - قریش، عقیقہ

قول فیصل :- اور میں ان میں راج نہیں

شعبہ :- مذکر، جیسے شعبہ دینیات، عربی، مذکر

فصیح، راج

قول فیصل :- شعبہ میں گردہ و زمرہ بھی جو جیسے

شعبہ مزوم

شعبہ :- وہ بندوں کی نرسے نکالی جاتے۔

عربی، عقیقہ، الاستمال

اس ت لکھا ہیں ہر دوں شعبے

جو کہ ہیں سارے بدن میں پھیلے

شعبہ :- راجی، راج کی راج، عربی، مترک

عقیقہ، الاستمال، مصلاح، ہونٹ

شعبہ مد میں پکھڑیاں جیسے پول میں

فصل چک رہا ہے، راج، راج میں

شعبہ :- راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

کی واقفیت (مفسر، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج)

بالفصل دکھائے، جس کے نزدیک تانیہ کی شرط نہیں

انظم، بیت، عربی، مذکر، فصیح، راج

جہاں کچھ دیکھا مذکر، راج

ہزار شعر بھی مشہور ہوگا

قول فیصل :- بند، راج، سفید، عربی، اور نادری

اول شعر کہنے والا باہر تیب یسب راج، راج، راج

اور ہر ام گورہ

شعبہ :- شاخ، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

دوسری سے شعبہ، راج، راج

انرا بھی ہے کہ ہے فیصل

شعبہ :- راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

ہونا، اور صرف، مترک

یہ اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تراست۔

شعبہ :- راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

عمل، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

نامات کال ہر کہ جاتے ہیں ہنڈ میں شہادت کی باقی

راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

شعبہ :- راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

عمل، صرف، راج، راج، راج، راج، راج، راج

راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج، راج

قول فصیل۔ لکھنوی کہا مر دیکھ عورتیں سب شعر کہنا
ہوتے ہیں۔ لکھنوی میں شربنا کا ہجوم جو شرکی ملاح کو
شعر پڑھنا۔ شرک زبان پر جاری کرنا، شعر سنانا۔
اردو، شہر فصیح، راج۔

محل صفا۔ شروانی پورے گی ایک شعر پڑھنا باقی
داد دیتے ہیں۔ دشانہ آزاد

شعر تریہ پر لطف اور بارہ شعر۔ فارسی، تذکر
قبیل الاستمال

شعر تریہ جو مراک گل تر ہے ناسخ
ہیں قرطاس۔ دامن جو کسی گچیں کا
شعر جو چڑی کا۔ منتخب شعر، عمدہ شعر، اردو، غیر فصیح راج
چوئی کے شعر جو تو خوش آئیں بھیں آئیں
کتنی طبیعت آپ کی دقت پسند ہے
شعر چھاپنا، بست و شامہ طوطی کرنا، اردو و مرت
فصیح، راج۔

رہے دو تم اہل دیوان کو چھانٹو، ابتر
آپ بھٹ جائیں گے جو شرعی چھنے دا
شعر خشاک۔ وہ شعر جس میں لفظ اور سنا کوئی
خوب نہ ہو۔ فارسی، تذکر (ذرا صحت)
قول فصیل۔ لکھنوی میں بالوم راج نہیں۔

شعر خوانی۔ شعر پڑھنا، فارسی، روت فصیح راج
بجز خاد علی شاہ کون جانے دوق
تری زبان کا مزہ تیری شروانی ہی

قول فصیل۔ ہر ذائقے ساتھ اس کا مرت جو جیسے
شروانی پورے گی، ایک شعر پڑھنا باقی داد دیتے ہیں
اے بھان اشراف میر صاحب یہ آپ ہی کا قصہ تھا
دشانہ آزاد

شعر پڑھنا۔ شرک زبان پر کرنا، شرکابیا نکل
کے ساتھ ہر ذوق پڑنا، اردو، قبیل الاستمال

شعر پڑھتے ہیں ہر کورے آج اے آتش بہتر
مر کے گل گور کے رنگے میں میں جھل جاپو
قول فصیل۔ اس کی تکی صورت شعر پڑھنا جانا
بھی ہے۔

اے داغ شعر پڑھنے کے وقت شریف میں
سہ فکر قافیہ نہ زود ردیف کا
شرکوں کو ناکے منی میں شعر پڑھنا بھی کی کے
ساتھ راج ہو۔ اچھا اور منتخب شعر پڑھنا، شعر

کہتا ہے۔
شعر سنانا، شعر پڑھنا، اردو، صرف فصیح راج
محل صفا۔ سات تو کچھ بھی نہ ہوگا اردو میں
کچھ شرناؤں گا۔ (اردو جان آزاد)

قول فصیل۔ اس کا لازم شعر سنانا بھی راج
فصیح ہے۔

شرن کر دی رہنے لگے گھنے لگے
اب سخن میں میرے سنی کا اثر ہو گا
شر فہمی، شرکنا، فارسی، روت فصیح راج
محل صفا۔ شنی صاحب کا مذاق شر فہمی اعلیٰ
ہر جے کا تھا۔ (اردو جان آزاد)

شر فہمیدار، ہر از گفتن بود، شرکنا شر کہنے
بہتر ہے۔ فارسی مقولہ، تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان
شر فہمی عالم بالا معلوم شد۔ سخن فہمی
کا حال سلوم ہو گیا۔ فارسی تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان
قول فصیل۔ یہ فیضی کا مقولہ ہے، سحری کا ایک
بڑا مقبول شعر ہے۔

برگ درختان سبز و زلف ہر شیار
ہر درخت و درختیت سرت کردگار سحری
فیضی کو اس شعر پر رشک تھا اردو اس فکر میں تھا
کو اس سے بڑھا چڑھا شعر کہے آخر اس نے یہ

شرکہا۔

برہن ہو کر ہی ہنسم گوش
ذاتہ فیض اور درجوش

یہ شعر کہہ کر بہت خوش رہا۔ معنی میں ہیں رہا تھا
اوپر سے گزری چلی اس نے جو بیٹ کی ذہنی کے
منہ پر پڑی۔ اس پر فیضی بولا۔ شر فہمی عالم بالا
معلوم شد۔

شعر کاٹنا۔ شرک نظری کر دینا۔ فلط شعر پڑنا
شان کھینچ دینا، اردو صرف فصیح، راج۔

کاٹنا شعر کسی کا تو بڑی شکل ہے
قد سمون نہ کریں شعر شاد ہم
شعر لکھنا۔ شر تصنیف کرنا، شرکوں کو کرنا
اردو صرف فصیح، راج

شرکتا ہوں کسی کے اردو خم دار پر
نظ نہیں میرے قلم پر بارہوی تلوار پر

شر کی گرمی۔ شرکی تاثیر، اردو و روت فصیح راج
محل صفا۔ شرکی گرمی سننے والوں کے دلوں
میں اثر برقی کی طرح دوڑی۔ (آب حیات)

شر گفتن بہ از گفتن بود۔ ایک فہمیدار
ہر از گفتن بود۔ شرکنا موتی بیدھنے سے
اچھا، اگر لکھنا شر کہنے سے اچھا۔ فارسی مقولہ
تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ دفرنگ اشان
شر گفتن چہ ضرور۔ جب اصول و قواعد
کی پابندی نہ کی جائے تو کہتے ہیں، دفرنگ اشان
قول فصیل۔ تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہو۔

شر گو۔ شر کہنے والا، شاعر، فارسی، صفت
فصیح، راج۔

شر گوئی۔ شاعری، فارسی، روت
فصیح، راج۔

شعر گوئی کی لڑکھن سے ہے دھن
ہے اسی سن میں مجھے ذوق سخن ہزاروں
شعر لانا۔ کسی شاعر کے شعر کا معنوں اور
شاعر کے معنوں کے مطابق ہونا شعر میں تو اہد ہونا
اردو معنی: فصیح، راجح۔

کسی سے دشت شریوں کو کھتر
بیاں اور جو یہ زبان اور ہے
شعر لکھنا اور شعر کا کسی جگہ لکھ دینا، شعر تحریر کرنا
اردو معنی: فصیح، راجح۔

خون دل سے لگے آئے ہیں مجھے معنوں ایتر
شعر لکھوں گا اگر جزو بدن میں لگائے گا
قول فیصل۔ آج کل شعر لکھنا شعر کہنے کے معنی میں
بولنے لگے ہیں جو ہر زبان پر اورد باقتدار لکھتے ہیں۔
شعر مراد ہے کہ کہہ کر دینا۔ میرا شعر دے دے میں
کون سے گیا۔ اس لے سے میرا دھن جوتی ہو کہ اس میں سے
لاؤگ شاعرانہ طبیعت نہیں رکھتے ہیں بے شعر کا طلب
سیج نہیں سمجھتے اور بھی شعر کو برا سمجھتے ہیں اور بھی شاعر
کو فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی خاں)
شعر موزوں کرنا، کسی وزن کے مطابق شعر کہنا
اردو معنی: فصیح، راجح۔

غرض میرے دل میں یہ آیا خیال
کہ کچھ شعر موزوں کوں حسب حال
شعر موزوں ہونا۔ شعر کا کسی وزن کے مطابق
ہونا، اردو معنی: فصیح، راجح۔

وہ حسرت زدہ ہوں کہ ہنگام نظم
جو عزدی ہوا شعر سکست رمل
شعر می گویم ہر از قند و نبات، سن، تدافع

فاحلہ تنقہا علالت۔ عروض سے مدح فقہیت
کے ہر دو معنوں کے فیض سے کلام لطیف و شیریں

ہوتا ہے۔
دھن لگاتر

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

شعر نکالنا۔ (مدنی) شعر کہنا۔ اردو معنی

شعر تو مست نکالے گا پائے دریا

اسے نظر طبع رواں سے تری طوفان لگا دو لہرات

قول فیصل۔ شعر کا نام مہم جو کسی زمین میں اچھے

شعر کہنا جیسا کہ اچھے شعر میں شعر تو دے کر دے سے

نکال رہا ہے۔

شعر نکالنا و نظم، شعر کہنا، اردو معنی: فصیح، راجح

محل وند۔ ترکیب بند کا قاعدہ مترہ۔ ہر دو ہر بند میں شاعر

سا، لگاتے ہیں۔ اس میں قنات حق کو اگر کسی زمین میں

مدح میں سے زیادہ اچھے شعر نہیں تو حیرت و حیرت سے

نکالت نظم

نکالت شعر کا نیا یا رمل بہت

معنوں کو کہہ کر طلب کا رو گیا

شعر قوائی۔ شعر پڑھنا، شعر لانا، فارسی

ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

الحاجہ کو اسکی مطرب سے تین میں

ہر فار کے ہے نوک زبان شروال

شعر و سخن۔ شاعر کا مذاق و مذاق۔ مذکر

جوت غزل ایک اور بھی کہتا ہے غزلیں

لکھنے کو چو کہ ہند سے شعر و سخن گیا

قول فیصل۔ تنہا شعر و سخن کہہ کے مذاق شعر و سخن

مرا نہیں لیتے بلکہ مذاق شعر و سخن کہتے ہیں شعر و سخن

مفہوم شاعری جو جیسے۔ اکثر شعر و سخن کا چرچا کرتا

ہے۔ (اردو زبان)

شعر ہونا۔ شعر موزوں ہونا۔ اردو معنی: فصیح، راجح

بندہ گیا اس کو کہ جب کہ معنوں کو

جو گئی معنوں میں وقت شعر پر اچھا ہوا

شعر گوئی یا شعر سے منسوب، عربی، صفت فصیح و راجح

محل وند۔ ان میں شعر کی صلاحیت بہت ہے۔

شعر می مارے۔ شاعر، ایک، ایک، ایک بڑے اور روشن

شاعر کا نام۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شعر کا طلب آستان اور ضرر مرغ پریشاں

دو لنگ ایک آب پاش اسلند کے شیشے میں کھنوی

قول فیصل۔ عربی میں شعر کی برون پیشہ

شعر سے بہت۔ کیفیت شعر، شاعرانہ خوبی، اردو معنی

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نری کیا قرین ہوا سے شاعر شیریں بیاں

شعریت کی روح جو تواسے انیس لکے دیا

قول فیصل۔ ہونک سا قلم اس کا مرتبہ ہے

بے کلام میں توی شریعت ہوتی ہو

شعشعہ۔ فصیح، اول و دوم و چہام، ایک، اول و ثانی

کا روشن۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل وند۔ جیسے ہی قصص و آت میں داخل ہوئی شاعر نور

جال سے تمام قصص و آت روشن و نور ہو گیا۔ (اردو معنی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ صنفی کہتے ہیں کہ زمین

صاحب اور ہر سے نکتہ حار و سردی والی ہم صنفی اس صنف

اور اس کے معانی و معاد سے ہم صنفی کی ہو یہ ہم نہیں کہتے

و بفتح شین و ضم شین کیوں لکھا اس نے کہ کوئی ہوش

نہیں ہو سکتا۔ سخن سے جو اس کے معنی اشعار

یعنی شین کا شعر شعر و غیرہ۔ یہ ہے یہ کہاں سے

آئے اور شعشعہ ان کا نام اس کے ساتھ لکھا ہے کہ لکھنا

یہاں سے بفتح شین شراب کو پانی میں ملا کر اس کی تیزی

کو کرنے کے معنی میں آیا کہ یہ معنی کہاں سے آئے۔

شعشعہ لکھنا یا پھوڑنا۔ غلط خبر شہور کرنا،

غلط چھوڑنا۔ نئی بات کھڑی کرنا۔ اردو معنی: فصیح، راجح

قول فیصل۔ کھنوی اس لفظ پر شعر چھڑنا کہتے ہیں۔

شعبہ چھوڑنا۔ منہ سے شعلے نکالنا۔ اردو صفت فصیح، راج۔

محل نشین۔ بکروں نے سرکشی کی غولہ سے ایسا بانی شعلے چھوڑنے لگے۔ (ظلم پوش رہا)

شعلہ خور۔ دے اضافت تیز مزاج غضب ناک بہ مزاج مشتوق، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

وہ خود شعلہ تھا جب میں نے کہا پرستو تو اس لطیف سے بھڑک کر آگ دہا ہوا۔

قول فیصل۔ تلوار کی صفت بھی ہو۔ وہ شعلہ خور بنا، دوزخ سے کم نہ تھی نظر سے جلی تو آگ کی تھی نظار میں جاہلی

شعلہ خوی۔ تیز مزاجی، بہ مزاجی تند مزاجی فارسی رومنٹ، فصیح، راج۔

محل نشین۔ متفاح تیز زن بیچ میں شعلہ خوی دکھاتا ہے۔ شاہ زادے کو اندر نہیں آنے دیتا۔

(ظلم پوش رہا جگہ ظلم صفت)

شعلہ دم۔ دے اضافت، تیز کی صفت، ناکا قلیل استعمال

دکھائے آتے اری جب تیج شعلہ دم کی شوروں کے دل میں ٹھنڈا خون دلدی ہو

شعلہ وینا۔ رو دینا۔ اردو صفت فصیح، راج۔ شعلے دیتے ہیں بدن میں جب قدمیں تھوڑی

ہو جاوے گھر سے ہیں سیریز پر امن چراغ کھنڈی **شعلہ رخ**۔ دے اضافت، شعلے کی طرح دکتے

ہوئے چہرہ والا، مشتوق کی صفت، فارسی صفت فصیح، راج۔

شعلہ رخ۔ سرخ پوش، منکر و کافر ادا نظر رنگ جن کا سدا رنگ ہے ناقوس کا جاہلی

قول فیصل۔ اس کی فارسی جس شعلہ رخاں ہی

جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

تقریب شعلہ رخاں۔ دل کو کرتہ دہا

ہو آگ پر سرج اب تو یہ کیا بیت

اردو صفت شعلہ رخوں ہو جو مخاطب میں شعلہ رخاں ہو جاتا ہے۔

پر دے کا اپنے صورت شمع اختر

وہ اس شعلہ رخوہ دل جلا (شاہ ادب)

شعلہ رخسار۔ دے اضافت، حسین، مشتوق کی صفت، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

شعلہ رخسار آئے۔ دے اضافت، رخسار کا شعلہ سے استعارہ، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

نگاہ براہوس آندھی پر تیرے خاک ڈالنے کو چپاے اسے پر ی رو شعلہ رخسار دامن سے (ذوق)

شعلہ رو۔ دے اضافت، کنا بیہ مشتوق کو کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

یاد زلف شعلہ رو میں شب کو گردش ہوتی ہو

شعلہ زرا۔ شعلہ دینے والا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوئی جہندہ شعلہ زرا اور برالائے ہوا

وہ جو براق مصطفیٰ یہ شہر روح الامیں جلا

قول فیصل۔ تلوار کی بھی صفت ہو

اشردی برق ریزی شیر شعلہ زرا

جن جل کے خاک ہو گئے اشرا جاکا

شعلہ زباں۔ تیز زباں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشین۔ یہ شعلہ زبان مقرر و مری نظر سے نہیں

گزر رہا ہے مجھ پر اک جوش کی کیفیت طاری تھی۔

شعلہ زبانی۔ تیز زبانی۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشین۔ یہ صفت ہو کر ہم ایک کامیاب مقرر ہو

نہ اتنی شعلہ زبانی کے کام نہ لیا کرو۔

شعلہ زان۔ شعلہ نکالنے والی چیز، وہ چیز جس سے شعلے نکلیں۔ فارسی صفت فصیح، راج۔

قول فیصل۔ آہ شعلہ زان اور دم شعلہ زان کی ترکیب دیکھو۔

سے شعلے اٹھتے ہیں کس طرح روکوں کیا کروں

جل گیا جی بسط آہ شعلہ زان کی فکر میں

دل وہ بلا ہو از درد دوزخ کو کھینچ سے

مارے اگر گندہ شعلہ زان کے ساتھ ذوق

شعلہ عذار۔ شعلے کی طرح سے دیکتے ہوئے

دعا دلا دکنی، مشتوق، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

عزم تقریر براتھا کبھی وہ شعلہ عذار

آج تک شمع کو یاد نہیں گویا بی کا

شعلہ فریاد۔ فریاد دکھانے سے استعارہ کرتے

ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

گر نہیں شعلہ تیری چل کے واسے خدایہ

یہ کوشش کی جاوے شعلہ فریاد کی جلا

شعلہ نشان۔ دے اضافت، دے دینے والا،

فارسی صفت فصیح، راج۔

دکھتے ہیں وہ نشان خاں از درد دوزخ

لیکن مری آتش نفسی کو نہیں پاتے

تاریخ فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

ہو کر شعلہ نشان تیری ذرا، تیرے

تو سہرہ بہت پانی میں بجائے

شعلہ نشانی۔ تو دنیا شعلہ چھڑتا، ناری ہوت
نصیح، راج۔

کہوں کیا آگ کی شعلہ نشانی
ہری گہری ہستی، نرسانی
شعلہ نکلن۔۔۔ دینے والا، ناری، ترکیب، راج
یہ کہتے دھن اس شعلہ نکلن کا

خدا پر پختہ سخن کا (سراج المصابین)
شعلہ لپکنا۔۔۔ شعلہ کا لپکنا، اردو صرف، نصیح، راج
شب کو لٹک جانے کا محفل سے جو وہ آتش مزاج
آجے آجے شمع کا شعلہ لپکتا جاتے ہیں حالت
شعلہ مارنا۔۔۔ آگ لگانا، اردو صرف، سترک
شعلہ خبرت کا ان پہ جو مارے

کیوں نہ برس ملک سے انکار، دشت گلزار
شعلہ مزاج۔۔۔ گرم مزاج، تیز مزاج، ناری
قلیل اکستال

محفل شعلہ۔۔۔ وہ آتش جو شعلہ مزاج ہوا سے
رہتے ہیں۔ جاتے ہی قطعے میں ٹپس پڑیں گے۔
شعلہ مزاجی۔۔۔ گرم مزاجی، تیز مزاجی، ناری
ترکیب ہوش، نصیح، راج۔

محفل شعلہ۔۔۔ اہل شمع خود پروانہ ہوئی، لکھوں میں
جہاں چھائی شعلہ مزاجی دکھائی، جب عاشق میں کر
ناک ہوا، اگر گئی شمع پر جانے اس کو بھی بلایا بل میں
جو شمع بھی سر محفل میں برہمی، دھیم ہوش، راج
شعلہ نار۔۔۔ آگ کی نور، ناری، ترکیب، نصیح
کی زبان۔

رات کو جاذب ہوا دن کو بنا جہر میں
رنگ بدل گیا وہ شعلہ نار طاف
شعلہ در ہونا۔۔۔ آگ کا بھڑکنا، اردو صرف،
نصیح، راج۔

یہ چوگا گرم بازار پر ہستم
کہ چوگی شعلہ در نار جہنم (سراج المصابین)
شعلہ ہو جانا۔۔۔ شعلہ کی طرح دکنے لگنا، اردو
صرف، نصیح، راج۔

گرمیاں کیں اس قدر جھڑ شعلہ ہو گیا
شب کو روشن اس کے بازو کا چوگا چوگا
شعلہ یا قوت۔۔۔ دباغت، وہ چمک جلاوت
سے پیدا ہوتی ہو۔ ناری، تذکرہ تعلیم، لافہ تعلیم کی زبان

تھی سرخ خون سے جو دھنک جاتے تھے
ہو اقامات شعلہ یا قوت کا گماں (سراج)
شعلہ کی طرح بھر گنا۔۔۔ بہت تیزی کے ساتھ
اردو صرف، اردو صرف، نصیح، راج۔

وہ شعلہ کی طرح کوئی یہ شعلہ کی طرح بھڑکا
دم بکار اس نے فلان، رخ آگ برائی طاعون
قول فیصل۔۔۔ عورت جاکے افسانے کے ساتھ شعلہ
طرح سے بھڑکنا بھی ہے۔

جہ روکنا چاہا تو شعلہ کی طرح سے بھڑکا
شعلہ۔۔۔ دھنک، عقل، ناری، بلیقہ، دھنک، نصیح
کچھ، تیز، بچان، مرد، مذکر، نصیح، راج۔

کھار لہو کس کو میں اور ترک الفت
پل بیٹھ جائے ناصح دیکھا شور تیرا
قول فیصل۔۔۔ آواز ہوا دھنک کے ساتھ اس کا طرفہ

سو شرا یک جلیے میں کہتے تھے ہم تیرے
جب تک نہ شعلہ میں ہم کو شور تھا
شعلہ۔۔۔ شعلہ جہرمت کھنکھی شاگرد، معنی
جہاں وہ ان شاعر۔

شعلہ آنا۔۔۔ بلیقہ آنا، تیز آنا، اردو صرف
نصیح، راج۔
مری گون پر تم آہستہ آہستہ چھری پھرد

نئے قاتل ہو آئے گا شور آہستہ آہستہ راج
شعلہ کر دنا۔۔۔ شور گزرتی کا ترجمہ، ہوش بھان
ہو تیار ہونا، تیز لکنا۔ اردو صرف (دباغت)
قول فیصل۔۔۔ اب سترک ہو۔

شعلہ دارا۔۔۔ تیز دار، شعلہ دار، اردو صرف
(دباغت)
قول فیصل۔۔۔ بھڑکنا، با شور، کہتے ہیں۔
شعلہ ہونا۔۔۔ تیز ہونا، بچان ہونا، اردو صرف
نصیح، راج۔

شعلہ پر چھراں ان کا مرد
ان سے جوتا ہو ہیں جو کا شور
شعلہ۔۔۔ دھنک، دھنک، دھنک، دھنک، دھنک
نام جو دینے میں ہوش میں، حضرت برائی علی السلام
نے دھنک سے بھڑک کر کے، دھنک کے پناہ کی تھی
دھنک نے اپنی بیٹی جاب جھڑکا افسانے کے ساتھ
رہا تھا، عربی، مذکر، راج۔

شعلہ۔۔۔ جو، ایک شعلہ، عربی، مذکر، تعلیم، لافہ
تعلیم کی زبان۔

نکل کے رنگ گڑھ شعلہ، شعلہ نشان
تیز دھنک ہوا سے ہوا، بڑا شعلہ
شعلہ۔۔۔ دھنک، اہل، ناری، مذکر، نصیح، راج
بڑوں نے دھنک دکھا لہو ہوا لگ بھلا
کوشن شیر نظر آتے ہیں شعلہ لے

بیراجا ہے اسی جانب خیال
کیونکہ جوتا ہے بڑا دانا شعلہ شعلہ
قول فیصل۔۔۔ لکھن دھنک نہیں بھڑکت
میں سب گان اور انگریزی میں بیکال آیا۔

شعلہ۔۔۔ ایک قسم کا انور میں کوئی بڑا بھڑکتا
ہی۔ ناری، مذکر۔
دباغت

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

شفا لے رامیسریت انگور۔ گیدہ ڈکڑا گئی
میر نہیں، انگور کٹے ہیں۔ فارسی شل تہیم یافتہ جتنے کنگا

دفرنگ شال،

شعب۔۔ (بفتح اول دوم) شور، غل، حری
مذکر، نفع، راج۔

عمل صرا۔ شدہ شعب سے کیا فائدہ آہستہ آہستہ

پور۔

قول فیصل۔ حری میں بفتح و بفتح اول و دوم مددوں

طرح سے جو اوقاف و فساد میں ہیں۔ اردو میں شور کے

ساتھ ملا کے بطور مترادف شور و غل کہتے ہیں۔

شعب۔۔ (بفتح اول دوم) کمال بہت سے بہت

رہبت، کمال، کچھ، حری، مذکر، نفع، راج

کچھ لفظی نہ ہوگی جیسے

جس کو سر جاکے شعب ہوگا

شعب سے داں ہر اک دل کا تھایہ رگ

کوش خفہ تھی تن پر قبہ تنگ

شغل۔۔ (بفتح اول دوم) نیز بضم تینین، کام میں

مشغولی رکھنا۔ کام میں مشغول رہنا، کام، مشغلہ، حری

مذکر، نفع، راج۔

آل جستی ہوہم معلوم

مذکر، نفع، راج

مکہ دم بچے کا کہہ کوہنہ تھا دنیا میں

مشغلی جس دم اے وہ دم چند رہا

قول فیصل۔ صاحب ناموں الفاظ۔ اس لفظ کا ذیل

میں کہتے ہیں۔ (دعوت فرات) معروفیت، کام، راج

دعوت اعری، نادری، اردو میں۔ بازی، کھیل، تماشہ

دلی، سیر و تفریح۔ اور جدید فارسی میں ادا، اور

آمن۔ یہ بضم، بفتح، بضمین و بضمین چاندوں

مرح آ رہا ہے۔ انہم نفع ہے۔ تیج، شغال و شغل ہے

شغال راج ہے۔ (ناموں الفاظ)

شغل۔۔ خود کا دھیان۔

فقیر، شاہ صاحب دن بھر کو شغل میں رہتے

ہیں۔ (ذرا لغات)

قول فیصل۔ دل بکھڑ نہیں ہوتے۔

شغل۔۔ کھیل کر۔ بازی تا شاہ دل لگی، دل بکھڑ

تفریح طبع، اردو، مذکر

قول فیصل۔ ان معنی میں خصوصیت کے ساتھ دل بکھڑ

نہیں ہوتے۔

شغل بے کاری۔ بیکاری، کشتلہ، وہ کام جو

وقت گزاری کے لئے کیا جائے، فارسی ترکیبی کریم، راج

یہ بھی تو افسانہ بے کاری

اس پر منظور ان کی دل داری

شغل رکھنا۔ مشغلہ رکھنا، اردو، نفع، راج

عمل صرا۔ یکم آغا جان عیش و طرب کا شغل رکھتے تھے

مذکر، نفع، راج

شغل رہنا۔ کام رہنا، مشغلہ رہنا، اردو، نفع

نفع، راج۔

جو پوچھا میں نے جنوں سے کہ کیا شغل رہتا ہے۔

کام میں ہوں نہیں اسے مرشد کامل دعا دیتا

شغل کرنا۔ اپنے تئیں کسی کام میں مشغول کرنا

(ذرا لغات)

قول فیصل۔ قبل استعمال ہو جیسے۔ دن بھر آپ

جان بیٹھے ہیں کوئی دیا شغل کیجئے کہ دل بکھڑ ہے:

شغل کرنا۔ (دکانیہ) کھانے پینے سے مشغول رہنا

دعوت، خوش کرنے کے معنی میں استعمال ہو رہا صرف

نفع، راج۔

قول فیصل۔ حق کے لئے زیادہ زبانوں پر ہے۔ انہیں

سنی میں شغل فرمانا بھی ہو جیسے زیادہ بولتے ہیں

جیسے۔ (دعا) حق سے شغل فرما رہا ہے میں آپ کا

پہم سے کہہ رہے تھے کہ تبا کو ختم ہو گیا۔

شغل میں مصروف ہونا۔ کام میں لگا ہونا۔

اردو، صرف، نفع، راج۔

عمل صرا۔ اتنا دکانہ عالم اب تک آنکھوں

کے سامنے ہے۔ غارتش اپنے شغل میں مصروف

ہیں۔ (آب حیات)

شغل واجب ہونا۔ کوئی کام اپنے آپ پر لازم

ہونا۔ اردو، صرف، نفع، راج۔

عمل صرا۔ اسی دن سے تکمیل معلوم اور میر کتب کا

شغل واجب ہونا۔ (آب حیات)

شغل ہونا۔ مشغلہ ہونا، کام ہونا، کسی کام میں

انہماک ہونا۔

روشنی یعنی نظر آتی نہیں محبوب سے

بازیاں دیکھا نہیں اس شغل ہے بیدار

قول فیصل۔ شراب و غیرہ کے لئے اس کا استعمال

ہو جیسے۔ ایک طرف یاران سرور جان و مال و زاد

میں دوسری طرف شہر چوس کے دم مار رہے ہیں

کھانا، جنگ، شہرے صبا کا شغل ہے رہنا آزاد

شغل۔۔ (بکسر اول) صحت و تندرستی۔ مشغولی

نفع، نفع، راج

اثر آتش سودا سے دہا جلتی ہے

نیرے پیار کی صورت سے شفا جلتی ہے

شفا پانا۔ پیاری سے صحت حاصل کرنا، اردو

صرف، نفع، راج۔

کیوں نہ دنیا کو جو خوشی عاتق

شاہ دیندار نے شفا پائی

ناب

شفا خانہ :- ہسپتال، فارسی، مذکر، فصیح، رائج
محل صرف :- جب خزانہ و شکار و بڑھائی دور
فرستے تنگی کی تو رفاہ کی نظر سے ایک شفا خانہ
نہا دیا۔
دوبارہ اجری

شفا دینا :- بیماری کو دور کرنا صحت دینا، اچھ
کرنا، اور دوسرے فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ پریشان نہ ہوں دو کرتے رہے
خانا شفا دے گا۔

شفا عت :- شفقت اول و چارم، سفارش
گناہوں کی معافی کی سفارش، عربی، ہرگز فصیح، رائج
اسیر گنہ گار پر رحم کرنا
کہ یہ چاہتا ہے شفا عت تھادی اسیر

قول فیصل :- عربی میں اس کے معنی ہیں خواہش کرنا
فارسی لہجہ ذیل کے معنی میں استعمال کیا

سفارت، گنہ گار کی بخشش چاہتا۔ ملاحظہ
فرماؤں والا غلطی نہ کھائے کہ شفا عت فارسی اردو میں
جوڑا جاتا جو درست نہیں۔

شفا عت گرا :- سفارش کرنے والا۔ فارسی، ہرگز
نہا دیتا۔

قول فیصل :- عام طور پر زبان پر نہیں۔

شفقت :- شفقت و شہید و دم، صاف، ہنسی کی
مرح و اجلا اور صاف، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نفا تج میں صاف ہے جب ترکیب پائی جو
ہر شفا خانہ شانے گول، قدر مند مکر تلی

محل صرف :- ایک دل چپ و پرفضا، فرح بخش و کش
ہنگو خس پر شہر۔ پشیمان صاف و شہر شفا خانہ

شفقت :- صاف معزوں، صاف شہر و غیر عربی
صفت، فصیح، رائج

ہر حق زبان اردو دعات

کس قدر با لا و رہ شفت مرزا دوتا

شفا بش بہت جلد کہا اور بہت صاف
معزوں میں پر دم میں بندش میں شفا

شفائی :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
محل صرف :- اور دونوں کے معنی ہیں شفا
ماہانہ شفائی میں آئینہ و شہد کیے ہیں۔

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

جس کا تجھ سا ہر دور و شش محبوب
اس کو ایسی ہر شفتیں فوج

اس کی ہر شفت ہستی کینہ نامہ اور ہرگز
خیال میں آتی ہے۔ چنانچہ ترک چاہ گیری میں شفا

وجود ہے چونکہ نامہ ہندی میں نسبت کی علامت ہے
پس بیگیاں کلمہ نے یہ لفظ ہندی الفاظ عربی شری

دھیرہ کی طرح شفت بنایا۔
شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

شفقت :- شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج
شفقت و شہد و دم، ہرگز فصیح، رائج

قول فیصل جو کہ یکے ساتھ شوق مسیح اور شوق شام
 بھی بکثرت نظم کرتے ہیں۔

لی پلورے جوز کف سیہ نام ملاکتہ میں
رنگہ خا ہوا شفق تمام باتہ میں
چپکایہ آتش دیا پردہ اند کا ہر رنگ
لے شمع وہ بیان شفق جھرم نہیں

شوق و... نواب تھیں صاحب کھنوی کے تھیں۔ ایک
چوکو برسیہ کو، آکر وہ کھنوی کے شاگرد تھے۔

۸۔ سرخ ۱۶ سی زکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

ابو ہے لیکن شفق آلود ہے
زلف اس کی سرخی خسار ہے

عزیز میرا۔ اس کو شفق آلودہ بھی کہتے ہیں
شفق آلودہ ماہ نو کو یا کہ بارگشاہ

فصل کو دوں اشارہ کر کے بخت شادی

سند کے کھلنے کی علامت ہے شوق کا بھرونا
لالی وہ مجھ پر ہوا اسنا بھی کم ہو جائے گا

دفع اول دوم و سوم، هر یکی از اینها

وہ شفقت اور عنایت کہاں

جو کہیں اس عظم کی نہایت کہاں قدر
لی ٹیپسل - فارسی اور اردو میں یکجہاں دوم

۱۰ - اردو میں سکون رسم زیادہ فصیح ہے۔
۱۱ - ہر نگاہ و سراپا کو پیشا منظر کہا

بات نے بحوالہ صراح مگر نہ دوم بھی عربی لکھا ہے

خط قرودی نے بقتہ درہم و شققت

کاین علم را نیز بش زبان حال چرم است
اوردین عورتوں اور عوام کی زبان پر بتلید

سوم یہ ہے۔ اس کی اصلاح فقہیں ہی راہ

کبھی کسی شخصیتوں کی بجے آتی ہیں یاد

شفقت کرنا۔ ہرانی کو تارا دودھ منہ فصیح راج
محل قبروت : خواجہ احمد نے ۱۳۰۵ء میں کی

..... وہ شیخ مبارک پر نہایت شفقت کرتے تھے۔ یہ ایک
قویٰ قبیلہ تھا۔ انھیں مٹی میں شقت نہ فرمائی۔

شوقِ رنگ : سرخ، لال، نیلوی ترکیبِ خلیم
یا نہ طبع کی زبان

ب اس کامل تھا بارہ شفق رنگ
بلیق سرجاں کا یاگل تھا وہ خوشترنگ (نہیلے اردو)

شفیق :- در وزن و نفع (گزارش) کی شفاعت کرنے والا۔ گناہگار کی شفاعت چاہنے والا۔ عربی صفت۔ مذکر۔ نفع، راجح۔

محل صفت :- وہ بچہ، آفرین، بچہ کا ہو کر گیا۔ خیر خدا سے لے کر اس کا ثواب ذخیرہ رکھے اور اسے قیامت کے دن یہ شفیع کرے۔ (مبادا کبریٰ)

شفیق :- در وزن کرنا، ایک خط کا نام، خط شفیق، عربی، مذکر، خوش نویسی کی اصطلاح

شفیع الاثم :- امت کی شفاعت کرنے والا۔ پیغمبر اسلام کا لقب ہے۔ عربی، مذکر، راجح۔

شفیع المذنبین :- گناہگاروں کی شفاعت کرنے والا۔ مراد رسالت آسمان سے عربی ترکیب تعلیم یافتہ کی زبان۔

گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے۔

شفیع جبار :- وہ شفیع کا حق رکھنے والا۔ جو

پیش میں دوسری کیفیت رکھتا ہو وہی ترکیب مذکر شفیق

شفیع جلیل :- وہ شفیع کا حق رکھنے والا جو

بہاؤ الدین کی کیفیت میں ترکیب مذکر شفیق

شفیع محشر :- محشر میں شفاعت کرنے والا۔ گناہگاروں کی شفاعت کرنے والا۔

ہے آحضرت سے فارسی ترکیب، راجح۔

بن ختم رسول محمد، بنی آل رسول محمد

حبیب فرزند اس سر، شفیع شریفیایان

نظم صبا خدای

شفیق :- شفقت کرنے والا، مہربان، مہم

مذکور، کرم فرما، عربی صفت، نفع، راجح

یہی مراد شفیق ہے، یہی مراد شفیق

دیکھیں کہ اس کے جاننے والے کے لئے

قول فیصل :- اس کا استعمال بزرگوں کے لئے

زیادہ ہو۔ خاص طور سے ان باب کے لئے اور

اتحاد کے لئے۔

شفیق :- اس کو جدا نہ کرنا تو

اسے ہماری طرح بے زانو کرنا تو

اس کی جہ شفیقاں بھی اضافت کے ساتھ راجح ہو

یوں نفس میں کوئی ہم تکسہ ہو پینا گل برگ

جیسے غربت میں شفیقاں وطن کا کاغذ

شفیق :- میرا احمد حسین عت، غفر صاحب کفوی

مکمل ہے۔ پیار سے صاحب رشتہ کے شاعر صاحب

دیوان، غزل گو شاعر، پڑھے لکھے ایک حرف نہیں

شفیق حال :- شفیق، مہربان، حال پر مہربان

فارسی ترکیب، نفع، راجح۔

شراب ابر میں کہہ کر پیش نہ اے ساقی

تو نے کرم نے ہے ہم کو شفیق حال دیا

شفیق :- وہ بکھرے ہوئے، تشدید، دم، شکاف، راز

چسپنا، بچا ہوا، شکاف پڑا ہوا۔ عربی

صفت، نفع، راجح۔

شفیق :- بکرا دل، تشدید، کسی چیز کا

آدھا، کسی چیز کا ٹکڑا، کسی چیز کا ٹکڑا، رشتہ

صفت حصہ، پایہ، آدھا، ٹکڑا، حصہ، عربی

موت، تعلیم یافتہ، طبع کی زبان۔

محل صفت :- آپ نے صفت ایک شق پر

بحث کی دوسری شق چھوڑ دی۔

شفیق :- صفت، حباب، عربی، تعلیم یافتہ

کی زبان۔

محل صفت :- مکان کی ایک شق غیر محفوظ ہو

(ذوالنقات)

شفیق :- شق، ملوث، نئی بات، نفع، راجح

شفیق :- بکھرے ہوئے، تشدید، رشتہ، تعلیم

یافتہ کی زبان۔

انہی کے لئے سب سے بہتر و شفاعت

یہ زبیر سے غور کے دل میں نہیں باقی و اتفاق

شفیق :- چاند کا شق ہو جانا، رسالت آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجزہ عربی، مذکر، نفع، راجح

کیا بھاکر جان بھاگے دین اس کے ہاتھ سے

رکتی ہوں طاقت جان شق، لکڑی، لکڑی

مجزہ شق، لکڑی، لکڑی، لکڑی، لکڑی

مرنے شق ہو کر لیا، دین کو آفرین، عربی، کفوی

شفیق :- شفیق، دل و چارم، ہر عجبی

بدنعت، نفسی، اعتدالی، عربی، مرث، نفع، راجح

ہم اپنی شقاوت سے پستی میں ہیں

کہ دست اسی خاتہ مستی میں ہیں

شفیق :- شفیق، اول و کسر مجزہ، گل و لعل

مذکر، تعلیم یافتہ، طبع کی زبان

اد گیا رنگ شقیق تری آگے جدم

لوگ لکے کہ بواہن سے کہہ رہے ہیں

قول فیصل :- لفظ مفرد اور جمع دونوں طرح

متصل ہے۔

نہ تھا آتش کہ ہے نور رخسار

شفیق میں کھلا تھا باطن زار (مراجہ المفانی)

شفیق :- لکنا، لکنا، لکنا، لکنا، لکنا

نفع، راجح۔

محل صفت :- شادی کے سبب بات کرنا، لکنا، لکنا

نہ لکنا شق لکنا، شادی، شادی، شادی

شفیق :- لکنا، لکنا، لکنا، لکنا، لکنا

بات لکنا، لکنا، لکنا، لکنا، لکنا

محل صفت :- سب معاملات طے پائے تو انہوں

نے یہ شق لکنا کہ مکان سے متصل و آدھا ہے

وہ جس خیر نہ ہوگی۔

شوق نکلنا۔۔۔ جگر و انہی ریشاخ نکلنا۔۔۔ صرف
نصیحہ راجی۔

شوقہ۔۔۔ وہ نظم و تشدد و فراموشی، وہ رقص
جو بادشاہ امرائے جنوری یا طبعی مشبہ دلوں کو
لکھتے ہیں۔ اسی کو شوقہ مزیں یہ وہ خاص بھی کہتے ہیں
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

وہ شوقہ خاص سر پر رکھا۔۔۔ اختر داغی شاہ احمد
ہے کہ کیا دستہ دم پیر۔۔۔
شوقہ۔۔۔ وہ رقص جو اس اپنے سے کم رتبہ امیروں کو
لکھتے ہیں۔ عربی تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

بجہ آپ کی ہے عمر بڑی۔۔۔ نظم طباطبائی
شوقہ آپنا جو بھی یاد کیا۔۔۔
شوقہ۔۔۔ وہ کچھ اور علم میں باز رہتے ہیں، پھر یہاں
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

بہر حرم آتے ہیں، سول دوسرا کے
شوقہ کوئی جھگڑائے نہ جھوٹے ہیں۔
شوقہ ہوا۔۔۔ چٹنا شگفت پڑنا۔۔۔ اردو، صرف
نصیحہ راجی۔

محل حب۔۔۔ ادنا کی صورت سے انسان کا کلیہ علم
سے شوق جو جاتا ہے۔
شوقہ کا اس سنگ کے اک تپا کو ان تیرہ بندوں کی ترقی پر کوئی
اگر شک ہوئی کا قویہ رکھو۔۔۔ تو دیکھتے ہیں کیا شوق
نصیحہ راجی۔

شوقی، مذہب تشدد و تیرہ روزی دلی، بہت نصیحہ
سنگل، بے رحم، عربی، صفت نصیحہ راجی۔
حقا، اس شوقی کی حالت کمال تھا۔۔۔
بے رحم، بے رحم، سنا سنا محال تھا شوق
شوقی، القلب،۔۔۔ بے رحم، بے رحم، عربی
صفت نصیحہ راجی۔

محل حب۔۔۔ ادھر ذرا اور سخت جگر کی وہ حالت نصیحہ
پیارے معصوم بچے کا تڑپنا جلیان، بوری کا رونا، لٹانا
.....۔۔۔ ادھر اس شوقی، قلب سے تقابلہ جسم میں سکوت
نہیں، زور نہیں، طاقت نہیں۔۔۔ (خدا آزاد)
شوقہ۔۔۔ آدھے سر کا درد، آدھا جسم، جسمانی
مذکر، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

قول فیصل۔۔۔ اس درد کی خاصیت یہ ہے کہ سورج جو جو
جگہ پڑتا ہے وہ درد پھٹتا جاتا ہے اور جب زمانہ شروع
ہوتا ہے تو درد گھٹنے لگتا ہے۔

عربی میں اس کی اصل شقیقت بردن طریقت جو
شقیقت کہتی ہے کہتے ہیں۔

شک۔۔۔ (بفتح)، احتمال، شبہ، عربی، مذکر نصیحہ
محل حب۔۔۔ آزاد اور غریب دونوں کو شک کے حوض نصیحہ
تھا کہ اس نے اپنے قول سے پھر گئیں۔ (خدا آزاد)
قول فیصل۔۔۔ اس کا ایک معنوم دھوکا بھی لیا
جاسکتا ہے۔

تیرے ساغر و رہے ساغر و خیر کا شک
تیرے خم خانے سے شرمندہ رہے بہر محل نظم طباطبائی
جگہ سے سزجی پاں صورت سے جو نظر آن
جو اشک سے کشوں کو گردن تاقی پرینا کا۔۔۔

طلحا کی اصطلاح میں شک ذہن (یعنی گمان و دہم)
میں فرق یہ ہے کہ جوابات ذہن میں آئے اور اس کے
خلاف بھی شاذ ذہن میں گزرے۔ شقا زچہ کا آواز اور
نہ آواز اگر دونوں خیال برابر ہوں تو یہ شک ہے۔ اور
برابر نہ ہوں تو جہ جانب قوی و غالب ہوا سے ظن یا
گمان کہتے ہیں یہ قریب قریب یقین کے برابر اور جو
جانب متلوب ضعیف و متلوب ہوا سے ہمہ اقل یقین
میں جانب مخالفت ہوتا ہے کہ نہیں۔ (تشریح الامثال)
شکار۔۔۔ دیکھ کر جانوں کو مانا، حیوان کو

مارنے یا گرفتار کرنے کا قصد، ناری، مذکر نصیحہ راجی
شکار طائر شہر سے تھا منظور اور نہ تھا واقعہ
کہ معنوں سے عقوبت اور صریح برہنہ میں پھر
(نظم طباطبائی)

شکار۔۔۔ آزاد ہوا جانور، وہ حیوان جو پکڑ لیا گیا
ہے۔ ناری، مذکر نصیحہ راجی۔

میرا دل رسیدہ ہوا اک کئی کا حیدر۔۔۔
نصیحہ سے آگیا ہے ترسہ تھوڑا شکار نظر

قول فیصل۔۔۔ جس جانور کے گرفتار کرنے یا مارنے کا
ارادہ ہو اس جانور کو بھی شکار کہتے ہیں جیسے شکار
رہنے آئے جانگاہوں اگل گیا اور آب نشا نہ ہی
تکے رہ گئے۔ جنگ کے محل پر انسان کے لئے بھی
اس کا استعمال ہوتا ہے۔

پہلے قبا جگ کے میدان ہی اس کو گھیرا ہے۔۔۔

ادھر آئے گا یہ شکار مسیرا جو گھنڈا
شکار۔۔۔ گوشت، راجہ قول کی زبان (نور اللغات)
شکار۔۔۔ سونے کی چڑیا، اردو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔۔۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
شکار۔۔۔ صفت کمال، اردو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔۔۔ صفت کے ساتھ زبانوں پر نہیں ہے۔
شکار۔۔۔ (نور اللغات) کیوں کا مرکل (نور اللغات)
قول فیصل۔۔۔ ان کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکار افکن۔۔۔ شکار کیلئے والا، شکار کرنے والا
شکاری، ناری، ترکیب تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
شکار دشمن میں دل کو جانتا تھا
غزوان بستہ شکار اک نکلا
قول فیصل۔۔۔ اسی کو شکار گن بھی کہتے ہیں۔

ارے شکار گن ہم وہ حیدر گریبان تھی
ہر گنہگار و سچ تو ہر شکار کو کیا بپا

شکار انگلی - شکار کرنا کسی جانور کو بندھتی
 وغیرہ کا نشانہ بنانا، خاصاً بھوت، نصح، راج،
 ایسا کسی کو ذوق شکار انگلی ہو کہ تمنا
 شکار کرنا - شکار چھینا، شکار مارا، لگنا۔
 لگا جو تیرا سبب شکار میں
 میں خوش ہوا کہ مر دم میں شکار آیا، ذوق شکار
 قول فیصل - شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 جو تیرا بھوت، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا - شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 کے قریب چار جاے کے پچھے شکار کرنا، یا کوئی
 دوسرا ضروری سامان اڑھنے کے واسطے لگا ہوتا
 ہے - فارک، مذکورہ بالا، راج،

بویہ شکار بھوت، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 سے اس مقام پر جا جا، شکار کرنا، شکار کرنا
 صرف، راج،

محل جہاں - بھائی صاحب شکار کرنا، شکار کرنا
 سے لگا ہوا تو ایک شخص کے بعد آئے گا۔
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 آج، اور صرف، راج،

محل جہاں - تم سے فاب صاحب کو اپنا خیال
 بنایا ہو - خوب فاب، شکار کرنا، شکار کرنا
 قول فیصل - شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 راج،

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 میں شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 (معاذات بندہ شکار)

قول فیصل - یہ مقول عام خود سے زبانوں پر نہیں ہو
 شکار کرنا - شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 صرف، راج،

تو اپنے بے کی بھلی نہ لے، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا - کسی جانور کو تیرا بندھتی وغیرہ کا نشانہ
 بنانا، اور صرف، راج،

ہینکلی جو بھم گوردن پر کندہ اپنی کرن
 کرنا جو تیرا شکاری سرکار کو شکار کرنا
 محل جہاں - ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ یہاں سے
 آدھ کوں کے فاب پر چلے، اس میں سے شکار کرنا
 کثرت سے شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 (رفا، آزاد)

شکار کرنا - شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 ہینا، اور صرف، راج،

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 قول فیصل - اس کو ایک بھم، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

قول فیصل - اسے شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 جانوروں کو کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا
 شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا، شکار کرنا

شکایت رفع کرنا۔ اس بات کو کرنا جس کا
مکمل ہو۔ شکایت اور جھگڑے کی تلافی کرنا۔ اور دوسرے
نفع و راجح۔

محل چتر۔ میں نے چھت کے پرناؤں کے درخ ہوں
کے آپ کی شکایت رفع کر دی اب آپ کو کچھ سے
کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیے۔

قول فیصل۔ بولف فرنگ آصفیہ نے مراد بر لانا
کام بنانا ہی اس کے معنی تھے ہیں جو ضرر و ہلاکتوں
سے قریب قریب ملتے جوتے ہیں۔

شکایت کا لفظ زبان تک لانا۔ بالکل شکایت
نہ کرنا۔ اور دوسرے نفع و راجح

محل چتر۔ اتفاق وقت سے سبب برآؤ خواہ صاحب
کی جانوری جو نہ بھائی کس کی شکایت کا لفظ زبان
تک نہ لے ڈر کر کہیں زبان نہ سر جائے۔ دوسرا آواز
شکایت کرنا۔ گلو کرنا۔ شکوہ کرنا۔ یہی بیان کرنا
اور دوسرے نفع و راجح

کاٹ دی کہہ کے یہ علامت زبان شکوہ
شکر کرتے نہیں کرتے ہر شکایت میری
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے فرمایا
کرنا ہی معنی تھے ہیں لیکن یہ معنی اس وقت پیدا ہوتا ہے
جب کسی مالک سے شکایت کی جائے۔

شکایت مند۔ شکایت کرنے والا یا جس جنت
روز امانت

قول فیصل۔ میں کھنڈی کے ساتھ لکھتا ہوں
ہیں شکایت مند باطل زبانوں پر نہیں آتا۔

شکایت میرے سر آنکھوں پر شکایت میرے
آنکھوں پر۔ یہ علامت ان ہوتے ہیں جان کوئی کسی
بات کا شکوہ کرے اور اس کا کچھ جواب نہ دیں
بلکہ تسلیم کریں۔ اور دوسرے نفع و راجح۔

قول فیصل۔ اس جگہ سے پہلے کوئی اسم یا ضمیر نہ
ہو جیسے آپ کی شکایت میرے سر آنکھوں پر ان
کی شکایت میرے سر آنکھوں پر۔

شکایت نہ ہونا۔ گلو نہ ہونا۔ شکوہ نہ ہونا۔ اور
صرف نفع و راجح۔

مجھ کو شکایت سم نارو نہیں
دل کی سزا ہی جو تھاری غلامی نہیں

شکایت ہونا۔ گلو نہ ہونا۔ شکوہ نہ ہونا۔ اور دوسرے
نفع و راجح۔

جگہاں آپ یہ کیوں آپ کا شکوہ ہے کہ
جو شکایت ہو میں گرو خدا ایام سے ہے

شکایت ہونا۔ گلو نہ ہونا۔ شکوہ نہ ہونا۔ اور دوسرے
نفع و راجح۔

محل چتر۔ میں سن رہا ہوں۔ میری شکایت ہو رہی
ہے اور دوسرے

شکایت ہونا۔ کسی مرض کا لاحق ہونا۔ اور دوسرے
نفع و راجح۔

محل چتر۔ کئی دن سے بیمار میں مبتلا تھے اب دوسرے
روز سے نزلے کا نسی کی شکایت ہو گئی ہے

شک آنا۔ شبہ ہونا۔ احتمال ہونا۔ اور دوسرے
نفع و راجح۔

چہرہ ہی کے شیر جھلے پر نہیں آتش
جو کہ شک آتا ہے خیر میں میری

کہ وہ بات میں سے شک آتی تقریباً
کہ وہ کام جس سے فرق ہے تو میری آت

قول فیصل۔ نورین و سوسہ آتے کل میں جو
ہوتی ہیں جیسے ان مرحوم کی آئی میں یقین نہیں پہنچتے

دوں گی مجھے شک آتا ہے۔
شک بھرا۔ وہ شخص جو زیادہ راسخ بات پر

برگن ہو۔ اور دو تھیل کا استقبال
صحبت ہوا ہونے کی صورت نہیں کوئی

میں جگہاں ہوں اور مراد یا رشک جہا
شک پر نا لازم ہو۔ شبہ پیدا ہونا۔ گمان ہونا

جگہاں ہونا۔ اور دوسرے نفع و راجح
جوئی عجت مجھے فتنے کے چکنے کی صدا

شک پڑا تھا۔ میں یا میں گویا آتش
پڑتا ہے دل میں شک میری چھاتی دھڑکتی ہے

وہ کہ غم کی ہرک میری بھر پڑتی ہے
شک پیدا ہونا۔ یقین ہونے میں پس ریش

ہونا۔ شبہ ہونا۔ اور دوسرے نفع و راجح
محل چتر۔ آپ کے بیان میں اختلاف ہو مجھے شک

پیدا ہو گیا جو کہ یقین کر دیا نہ کر دیا
شک جانا۔ شبہ ہونا۔ شبہ وہ ہونا۔ اور دوسرے

نفع و راجح۔
تم بشارتوں کے نہ کرتے تھے عرض مالی

اب نہ نہیں یقین ہوا اب تو شک گریا
فتل فیصل۔ اسی محل پر شک جانا رہنا

میں دہلتے ہیں۔
شک آنا۔ و شکر ہے شبہ پیدا ہونا۔ اگر ناگزیر

میں انا۔ اور دوسرے نفع و راجح
قول فیصل۔ دل میں شک ڈالنا زیادہ ہوتے ہیں

شکر بڑا بہیم نعمت حاصل ہونے کے برعکس
انا۔ حصول نعمت کے سبب منہ کی تو این زبان لکھتے

اداکرنا عربی مذکر نفع و راجح۔
ہے کہ وہ کہ شکر خدائے عظیم کا

ہو نہ سخن سے بھر اس عظیم کا
کون مجھے یہ سستا تیرا

شکایت بڑا کہ وہ شکوہ تیرا
نہ آ رہا

شکر بجالانا۔ احسان ماننا۔ اورو، صرف،
فصل، راج۔

محل ورت۔ موزن ورت ہو جاؤ اور شکر خدا بجاؤ۔
(موزن صحیدی)

شکر پارہ۔ ایک قسم کی شکر چڑھی ہوئی شادی
جو بیکل مرتب ہوتی ہے۔ اورو۔ مذکر، فصیح، راج

شکر پارے۔ محو سے بچنے پر بار۔
شکر کا جس سے پہلے خانہ آباد (ذیل)

وہ بت شیریا ادا کرتا رہے کہ سنگسار
یہ شکر پارے برستے ہیں جنوں پتھر نہیں ناسخ

قول فیصل۔ محبوب کے ہونٹوں سے جھریں تھیں
بوسے لینے میں شادی کا رہا تھا ہے

ب شیریا ہیں تھامے کہ شکر پارہ ہیں
بطور استعارہ بھی ب مشق کو کہتے ہیں۔

داہ کیا یار کے ہونٹوں کی برقریب کروں
جان پادی نہیں جن سے دیکھ کر پارے ہیں

شکر تری۔ سفید شکر۔ ناری، ورت، اہلی کی زبان
نہام ہوسہ گرم جوتہ اگ دی ہے

شکر تے بیکے شکر تے شکر تے
شکر حق۔ خدا کا شکر۔ ناری، فصیح، راج۔

واجب ہوتا نام رکھا ہے شکر حق
سے زیادہ تروں اور آتشا دیا نظم جالبائی

قول فیصل۔ خدا کا شکر جو کی جگہیں بولتے ہیں اور
انہیں دونوں میں شکر خدا بھی راج ہے۔ شکر خا

شکر کر دھار، شکر ب و غیرہ بھی بہرورت استعمال
ہو تاکہ۔

شکر خا۔ شیریں معنی (طوطی کی صفت میں مستعمل
ہے۔ ناری، صفت، طویل الاستعمال۔
روح بھی یاد کرے گی میری شیریں معنی

تیرے آئے گی طوطی شکر خا ہو کر
شکر خا م۔ کی شکر۔ کھانڈ، ناری ترکیب ورت
فصیح، راج۔

وہ پختہ کار اسے بت شیریا ادا ہو تو
سہریلے جوئے شکر خا م دھت میں

شکر خا۔ خدا کا شکر ہے۔ ناری ترکیب راج
وہ دشمن سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں

شکر خدا کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں
شکر خدا کرنا۔ خدا کے احسان کا ذکر اور اس

کی تعریف کرنا۔ اورو، صرف، فصیح، راج
کس سداں کو جو قتل کیا

کرتے ہو شکر خدا کیا بافت
شکر خدا یا شکر خدا۔ سکرانا، تبسم،

ناری، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان طویل الاستعمال
قول فیصل۔ کرنا اور ہونے کے ساتھ اس کا صرف

کوسے سے صبح شکر خدا اس رے کے ساتھ
کہ جس طرح ہم آئینہ ہوں شکر و شیر ذوق

سیر رکھتا ہوں۔ علی نہیں ہنس کر
رزق جو شہد شکر خدا اپنا

اس کے ایک معنی ہیں سکرانا ہوا، منہ ہوا۔
اٹھا جب خواب غرض سے وہ شکر خدا

کھا قیوب نے اسے میرے فرزند نے زینت
ہاں کامر بھی ہونے کے ساتھ تھا۔

اداسے جب وہ ہوتی تھی شکر خدا
جدا تب قند ہوتا بند سے بند

شکر خواب۔ معنی خند، ناری۔ مذکر، تعلیم یافتہ
طبیقہ کی زبان

کچھ بھی نہیں ہے فقط شکر خواب
بہن مریجہ نقش بر آب
کوں اچھی طرح نہ کہ دھارنگ چن دیکھ

اسے زکس نوز شکر خواب کہاں تک جلیں
قول فیصل۔ شکر خواب میں ہونا اور شکر خواب ہونا

اس کے صفت ہیں،
میں لڑوں سے بچے دیکھ کے کیرنگ آئیں

زیر و تیسے کہوں یا شکر خواب ہیں خواہ
تھا اس کی چشم میں اس دم شکر خواب

کیا خندہ وہی گل نے در خواب
انہیں سوں میں شکر خا ہی ہے جو ورت

طویل الاستعمال ہے۔
تھی شکر خا ہی سی بچے اس دم

آنکھ بھی گ۔ جلی تھی کچھ کم کم (درون الفت)
موتے جو تو اور میری نظر سے دیکھ

روز بادام سی آنکھیں ہیں کر خا ہی ہے قند نگاری
شکر خوار، شیریں معنی طوطی کی صفت، ناری، صفت

طویل الاستعمال
جانا خدا پشت لب شیریا کو تے دیکھ

کیاں تھی طوطی شکر خوار کے سر پہ
شکر خوار۔ ایک سیاہ چھوٹے سے پرندے کا

نام جو شیرینی نہایت شوق سے کھاتا ہے۔ اورو
مذکر، فصیح، راج۔

مکہ کو پہنچی اس شکر ب کی خبر
حق شکر خورے کی تیسے شکر (ذیل)

قول فیصل۔ انہیں معنی میں شکر خوار بھی آیا
ہے خواب نہیں بولتے۔

خدا نے دیے رنق کو بال ہر
شکر خوار کو ہاتھ آئی شکر

نہو کو پہنچی اس شکر ب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر
(ذیل الفت)

شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے۔ جو چیز جس کی غذا ہوتی ہے خدا اس کو دینا دیتا ہے۔ راج

شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ جو جنت کا ہوتا ہے اس کے لئے ویسا ہی سامان تیار ہو جاتا ہے۔ اردو شل۔ دکنیہ اتوال و اشال۔ قول فیصل۔ یہ صورت قلیل الاستعمال ہے۔ مولف خزینۃ الاشغال نے اس شل کو یوں بھی لکھا ہے شکر خورے کو شکر ملتا ہے۔ مگر اصل لکھنا اس صورت سے بالکل نہیں ہوتا۔ دکنی کی زبان ہے۔

شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ جو جنت کا ہوتا ہے اس کے لئے ویسا ہی سامان تیار ہو جاتا ہے۔ اردو شل۔ دکنیہ اتوال و اشال۔ قول فیصل۔ یہ صورت قلیل الاستعمال ہے۔ مولف خزینۃ الاشغال نے اس شل کو یوں بھی لکھا ہے شکر خورے کو شکر ملتا ہے۔ مگر اصل لکھنا اس صورت سے بالکل نہیں ہوتا۔ دکنی کی زبان ہے۔

شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ جو جنت کا ہوتا ہے اس کے لئے ویسا ہی سامان تیار ہو جاتا ہے۔ اردو شل۔ دکنیہ اتوال و اشال۔ قول فیصل۔ یہ صورت قلیل الاستعمال ہے۔ مولف خزینۃ الاشغال نے اس شل کو یوں بھی لکھا ہے شکر خورے کو شکر ملتا ہے۔ مگر اصل لکھنا اس صورت سے بالکل نہیں ہوتا۔ دکنی کی زبان ہے۔

شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ جو جنت کا ہوتا ہے اس کے لئے ویسا ہی سامان تیار ہو جاتا ہے۔ اردو شل۔ دکنیہ اتوال و اشال۔ قول فیصل۔ یہ صورت قلیل الاستعمال ہے۔ مولف خزینۃ الاشغال نے اس شل کو یوں بھی لکھا ہے شکر خورے کو شکر ملتا ہے۔ مگر اصل لکھنا اس صورت سے بالکل نہیں ہوتا۔ دکنی کی زبان ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر دہاں۔ یعنی زبان والا۔ شیریں سخن، نادر ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔ نازیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کردار، غریب، رنگین، شکر دہاں، شکر سخن، شکر دے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ ہم ہر کسے سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو شل۔ (فرنگ اتر)۔ قول فیصل۔ شکر کے بجائے لسنہ لکھا گیا ہے۔

شکر گزرا جانا۔ نیکی اور برائی کی یادگار
باقی رہ جانا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

شکر گزرا جانا۔ تو رہ جائے گا اسے آج بھی
مدست دشمن کا وجود اک دن مٹ جائے گا
شکر شیر مونا۔ گناہ کمال اختلاط سے۔
دور انصاف۔

قول فیصل۔ شیر و شکر ہر عام زبان ہے۔
شکر شکر۔ شکر کی تاکید کے لئے۔ فارسی نیم
یافتہ طبع کی زبان۔

آج پھر شکر کیا اس نے دکھا کر قامت
شکر مد شکر غم و دھواں نہ رہا۔ شکر
شکر فروش۔ گناہ شیریں سخن۔ فارسی
صفت۔ قریب بہ متروک۔

شکر فروش ہے ہر طوطی شکر گفتار
نبات معر کا پھل نہیں نہ کے کاٹل
شکر نفع کرنا۔ فیض کا ازالہ کرنا شکر
دور کرنا۔ اردو صرف۔ راج۔

محل صرف۔ جناب سونامی ایک خاص سند
ہمیشہ سے۔ تین دن سے شش رنج میں ہوں کہ
کچھ میں نہیں آتا۔ مجھے میراث کے سلسلے میں ایک تنگ
ہو اس کو رنج کرنا چاہتا ہوں۔

قول فیصل۔ میں نے شکر دھڑکا بھی دیا ہے
وہ بھی فیض کا پھل ہے جس میں آپ فکر رہیں۔ وقت سے
سیر دل میں جو شکر تھا وہ آپ کے ہمدردی و ہمدردی کا لازم
شکر نہ رہا۔ شکر و شکر ہی رنج و رنج۔

شکر قند۔ ایک قسم کی شہیں جڑ جڑی کے مانند
زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کو بال کر یا بوی
بھون کر کھاتے ہیں۔ اردو۔ موت۔ راج۔

محل صرف۔ ملوئی بھی میں سوراہے گونا بناں برتن

رہو۔ ہندی۔ بڑا زہ بند۔ بھڑوں کی دکان پر اردو
شکر قند۔
(رفاء آزاد)

قول فیصل۔ کند۔ میں میں ہندی بھی جڑی اردو
میں قند ہو گیا۔ وہی میں مذکر متسل ہے۔
شکر کر۔ (دکرو)۔ خدا کا احسان انور۔ اردو
نقرہ۔ فصیح۔ راج۔

تیرے پرزے نہ کیے خط کی طرح۔ اسے قاصد
شکر کر چھڑ دیا اس نے نوشتہ سے کر
شکر کرتے۔ میر کر کے۔ شکر کے۔ خدا کے
اردو صرف۔ فصیح۔ راج۔

جوئی بھی ہے تو شکر کر کے کھائیں
گر ہم سے کوئی کہ قسم کھائیجے
شکر کرنا۔ (مندی)۔ احسان مانا۔ خدا کا شکر
اد کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ راج۔

شاد رہتے ہیں صوبت میں بھی
شکر کرتے ہیں محبت میں بھی
شکر کرنا۔ رانی پر وفا کرنا۔ اردو صرف
فصیح۔ راج۔

محل صرف۔ خدا کے خاص بندے ہر حال میں اس کا
شکر کرتے ہیں۔

شکر کی جگہ ہے۔ شکر کا موقع ہے۔ شکر کا محل
اردو۔ صرف۔ فصیح۔ راج۔

قوت بری ہی ہے حسرت بری نہیں
ہے شکر کی جگہ شکایت نہیں ہے
ہو شکر کی جگہ کہ خدا آپ مستحق
محشر میں ہو گا وہ سر عشق پاک کا

قول فیصل۔ اس کا شکر کا مقام اللہ شکر کا جاہ
بھی راج ہے۔

شکر گزرا۔ شکر۔ مذن۔ شکر ادا کرنے والا

عربی۔ فارسی انصاف۔ صفت۔ فصیح۔ راج۔
خلوص دل سے ہم ان کے پیچ شکر گزار
پیچ خانہ ہوا جن کی ذات سے تیار ہو گئی
شکر گزاری۔ احسان مندی۔ شکر ادا کرنا
عربی فارسی انصاف۔ موت۔ فصیح۔ راج۔

محل صرف۔ بھی بھی غریب خانے پر بھی قدم رسیم
فرمائیے۔ اور میں شکر گزاری کا موقع غایت فریبت
شکر گفتار۔ شیریں گفتار۔ فارسی۔ صفت
تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

شکر فروش ہے ہر طوطی شکر گفتار
نبات معر کا پھل نہیں نہ کے کاٹل
شکر لب۔ شیریں بیان (گناہ) معشوق
فارسی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

سبوں کے شکر کا لعل پری نہ
شکر ب۔ مروت و قامت دیا من ب۔
محل صرف۔ میان آزاد فرخ ہواد کی جدائی نہ خاندان
شکر ب سیم ضیف خرابی کیم کو آٹھ آٹھ آنسو بھلا دیا۔

(رفاء آزاد)

قول فیصل۔ اس کا فارسی جمع شکر لبوں ہو جو
کئی کے ساتھ اردو میں مستعمل ہے جیسے۔ تم کو شکر لبان
منہری چہرہ پہلو سفر ادھل کا بسیرا مبارک خدا حافظ
رفاء آزاد

شکر لبی۔ شیریں بیانی۔ فارسی۔ موت
تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

جو مذاق شکر کوست پہا میں مکیاؤں تیری شکر لبی
قلم اعلیٰ میں جو کبریٰ ابھی رنج شکر لبان
دوق دہلی

شکر کم۔ ایک قسم کی چار پیچوں کی گاڑی
جس میں زیادہ تر وہ گھوڑے جوتے جاتے تھے

پہنچنے کے لئے دونوں طرشتیں ہوتی تھیں۔ جسے جانے کے لئے دونوں طرشت پر اور چڑھنے اور اترنے کے پاؤں ان ہوتے تھے اور چھت ہوتی تھی تو ایک قسم کی گنگی محل تھا۔ کوئی تیز تیز قدم اٹھاتا ہے۔ حکم یہ آئی وہ زن سے نکل گئی بھڑپوں بھڑپوں سا فرادھر ادھر گزرتی تھیں۔
قول فیصل۔ اب اس کا رواج بالکل ختم ہو گیا ہے صرف فقارہ گئی ہے جو پرانی کتابوں کے حدود ہے۔ اب سے تقریباً ستر سال پہلے اس کا رواج تھا۔ اس کے بعد گئی کا رواج جو ادہ بھی اب سے تقریباً بیس سال پہلے ختم ہو گیا۔

شکر مقال۔ شیریں زبان۔ فارسی ہفت

فیصل الاستمال

شکر نعمت۔ ہر بانی اور عنایت کا شکر فارسی، تذکرہ فیض، راج۔

کیا اللہ نے جب کچھ مادی نعمت خلق کو دی ہے واجبہ خلق کو ہر شکر نعمت شکر نعمت ہے تو چند انکے نعمت ہائے تو خدا کی نعمتوں کا قہنہ بھی شکر ادا کیا جائے کہ ہے۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اشار نے اس کا دوسرا معنی بھی لکھا ہے۔ ج

عذر تقصیر ان چند انکے تقصیرات ما

یعنی اپنی خطاؤں کا آٹا اندر کرتا ہوں جتنی بڑی خطا میں ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان جو۔

شکر و شکوہ۔ یہ جانا۔۔۔ نیک و ناجائز۔۔۔ ان کا ذکر یہ جاتا ہے۔ اردو صرف

فیصل الاستمال

شکر و شکوہ ہے سورہ فاکا اسے نسخہ

دوست دشمن کا وجود ان عدم ہو جاتا۔ نسخہ
شکرہ۔۔۔ دیکر اول دفعہ سہم، بازی قسم کا ایک شکاری پرندہ اردو۔ تذکرہ راج۔

ہو گئے چڑیوں کے دل ٹہنے دیغم
 بادشاہ شاہین۔ شکر بھی پیغم
 وہ شکرے کہ حیران ہوں غریب
 برا چھین آسان و زمین

قول فیصل۔ فارسی میں شکرہ بکر اول دفعہ سوم ہے اردو میں اس کا اظہار (شکر) آخر میں الف ہے۔

شکرہ پانا۔۔۔ خوج سرغیا۔ بھر سا کرنا پرے
 جردے پر کوئی کام کرنا۔ بار اپنے سرغیا۔ دیکھو
 پرانے لفظ پر شکرہ پانا۔ (لورالغت)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے حوام اور بازاری لوگ
 پرانے غائب پر شکرہ پانا بولتے ہیں۔

شکر ہے۔۔۔ خدا کا شکر ہے۔ کوئی مزاج پوچھا
 ہے تو اس کے جواب میں یہ کہہ گئے ہیں۔ اردو
 کہہ فیض، راج۔

شکر ہے داغ کامیاب ہے ا
 حق تعالیٰ بھلا کرے سب کا

قول فیصل۔ خدا کا شکر ہے۔ پروردگار کا شکر
 ہے وغیرہ۔ دونوں سے بھی بولتے ہیں۔

آئے ہیں کے فکر کو۔ وہ پہلے مزاج
 کہو نہ کہوں کہ شکر ہے پروردگار کا

شکری۔۔۔ زیادہ شیریں اور بھروسے والے
 کا ناسہ۔ فارسی۔ ہوش۔

قول فیصل۔ اس لکھنؤ بکون دم بولتے ہیں
شکر۔ فقارہ۔ شیریں زبان، فارسی، فیصل الاستمال

عظم جو یا کوئی طوطی شکر گفتار

قول فیصل۔ انہیں سنیں شکر میں بھی تھیں ہی۔
 وہ جو وہ شکر میں بس طرح گزرتے نہ رہتے
 آہ رخ وصال رخ بہ رخ و شام رخ

شکر میں۔ دیا محروم، ایک کھجانی سعید بانی میں کہ گھٹنے والا
 وہ گنا شکر ہے مٹھا، عام خود پر شکر دے رہے ہیں کو بچائے شکر
 کے دیا جانے والا، غنائت نہ رکھنے والا، کا دین (مٹا دینا)

گدھک، آکھن اور ناٹروجن عناصر سے بنا جو اوروں
 دار مرکب ہے اس کا ذیادہ مضر ہو۔ اردو، مرث، راج

قول فیصل۔ انگریزی میں سکریں، لکھتے ہیں۔
شکر۔۔۔ دلیخ اول و سکون، دم و کمر سوم

یائے شد و مفتوح، تعریف کے ساتھ کسی کے احسان
 کا اظہار، عربی، تذکرہ فیض، راج

رہا ہمیشہ تر زبان شکر یہ الطاف میں
 کام و زبان و چشم و دل جب تھا کام و

قول فیصل۔ بیز تشدید زبانوں پر زیادہ ہے
 راج کا اردو ادب ہونا۔ ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔

شکر یہ اپنے قاتل کا کچھ ادا کر ہی ہم
 اگر تیر کا زبان جو ہر زخم کے دہن میں

زبان قاصر ہے اس کا شکر یہ کیونکر ادا ہوگا
 شکر کا تو جبر کی نظر کا ہر سر بانی کا

بعض شرانے شکر یہ یعنی خدا کا شکر بھی استعمال
 کیا ہے چنانچہ میرا فیت سے بھی کوئی سا لفظ شکر

کرنا کہا ہے۔ موجودہ دور میں ان معنوں میں نہ
 شکر یہ بولتے ہیں نہ شکر یہ کرتا

مزات سے ہر یاد کو جو مرضی باری
 گہ شکر یہ کہہ گئے کسی گریہ و زاری

شکست۔۔۔ شکستن کا حاصل مصدر
 ٹوٹ پھوٹ، شکستگی۔ فارسی، ہوش، فیض، راج

حلی کے زیر پاہی تر دباں دوش پیمبر کی

شکست بت سے آتی تھی سزا بزرگ کا
شکست ہے۔ نیت و ناپ و کرنا، ناری، موت
نصیح، راج

کچھ اور انکار سے اپنے غرض نہیں
نظر ہے شکست تھارے عز و رک
شکست ہے۔ نیت کی ضد، ہار، ہزیت، پیانی
ناری، موت، نصیح، راج

تیرا بڑا بڑا تیرا تیرا بڑا بڑا
تیرا بڑا بڑا شکست میں تیرا بڑا بڑا
نہ اس وچ کے غول نہ صف و بڑی تھی
اس کی غل شکست سپاہ حسد کی تھی
شکست ہے۔ نیت، ناری، موت۔

قول فیصل۔ نام لور سے ان میں راج نہیں
شکست اٹھا لیا۔ ہزیت اٹھا لیا، ہار جانا
موت، قلیل الاستمال

محل ہنس۔ از ایاب کو ہاتھ ہوتے راستہ سے
جو سامنے آئے گا شکست فاش اٹھائے گا ادا جائے گا
دھم ہوش رہا
شکست آنا ہے۔ ہزیت ہونا، زوال آنا، ہار
موت، قلیل الاستمال

بجیر کی صدائیں ہوتی ہر طرف بلند
آئی شکست فوج ملتان شہر میں ہاجا کی
شکست آنا ہے۔ ڈٹا، شکست ہونا، ہار، موت
قلیل الاستمال

دھر شرم اور توبہ لٹی اتیر
شکست آج دو طرف آئی
شکست بند ہے۔ ایک ستم کا چھٹا جو ٹٹا ہے
اردو ہر جاتا ہے۔ اردو، ہار، ہزیت، متروک

رنگ حلسے میں گئیں شاید کہ انجیاں
بچے شکست بند کے ہیں پور پور پور
شکست پانا ہے۔ ڈٹ جانا، چور چور ہونا
ریزہ ریزہ ہونا، ٹکڑے ہونا، اردو صرف نصیح
پانی شکست دل نے بڑا شکست رنگ
ہوائے نگ شیشہ مرا ہے نفساں گرا
شکست پانا ہے۔ رنگ اٹھا لیا، زیر جہا، ہار جانا
لہجہ ہونا، اردو، صرف، نصیح، راج

نشان اداس منوں خاک تھی پیر ہوں پور
شکست پاک ہے جس طرح کوئی شکر حق
شکست تو ہے۔ توبہ تو ہے۔ کسی چیز توبہ
کر کے اس پر باقی نہ رہتا ناری، موت، تعلیم یافتہ
بچے کی زبان

زاہد توبہ کر دے آدھ فصل بار
آوی ہر شکست توبہ تائب جائے
قول فیصل۔ اس کے ایک سنی میں توبہ کی شکست
توبہ کا ڈٹنا۔

بچے میں دیکھو مدت میں خانقاہ میں
شکست توبہ لے اوتھاں، مناں کے لئے
کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بار جام بکھ جھوٹی ہوئی آئی
شکست توبہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے
شکست خاطر ہے۔ دل ڈٹنا، ناری ترکیب
صفت، نصیح، راج

شکست خاطر راجس ہوں میں
مراد طالع نحوس ہوں میں
شکست خوردہ ہے۔ ہار ہوا، شکست کھانا
ہوا، ہزیت اٹھائے ہوئے، ناری، ترکیب
نصیح، راج

محل ہنس۔ مست ہونے آ کر شکست خوردہ
چہرہ ت کا۔ بارگاہ میں آ کر بھی دھم ہوش رہا
شکست دل ہے۔ دل رنج، ناری ترکیب
موت، نصیح، راج

پوچھے کیا شکست دل کو صورت دیکھ لو
نار ہے جس میں رہیں تا شکست عالی ہو
شکست دینا ہے۔ رنگ پھانا، نقصان پہنچانا
اردو، صرف، نصیح، راج

شکست دیکھے دیتا ہے آساں کس کو
حد فراق ہار رہی ہم حد سے فراق
مرکشی آخر فرمایا کہ دیتی ہے شکست
ڈٹنا ہے غل پر انجام غشت خام کا
شکست دینا ہے۔ شکست کرنا، توڑنا، اردو
صرف قلیل الاستمال

جان کیا کر دے میں تیرا زشت گوی کا
یہ دل وہ ہے کہ جیسے دیکھ ایک شکست سودا
شکست دینا ہے۔ ہزیت دینا، ہار دینا
ہوا کرنا، اردو، صرف، نصیح، راج

محل ہنس۔ دشمن کی فوج نے ایسی زبردست
شکست دی کہ پھر مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔
شکست رساں، شکست دینے والا، فاش
ترکیب، تعلیم یافتہ بچے کی زبان

دل سوز، شلوغ، شہر انداز ہلاں گرا
شکر کش شکست رسان و غفر فواذ انیس
شکست رنگ ہے۔ دکانچہ، رنگ اٹھانا
نگ لٹ جانا، ناری، موت، تعلیم یافتہ بچے
کی زبان

دہر نامہ صدائے شکست رنگ سے کر
وہ ہے دہر میں کر اب توبہ ہے زبان فراق

شکست بخیت - ٹوٹ پھوٹ نقصان

ہرم - اردو، ہونٹ، راج

جملی صفت - روپیہ جو قدر مٹا اس سے کمالات
اور کمالات کی شکست رنجیت کی درستی کرا کے
کرایہ داندوں کو لے دیا۔ (محضات)

قول فیصل کہند کہ قلم یافتہ طبقہ و اہل طبع
دریاں میں لے کے شکست و درخت زیادہ پودتا رہی
شکست و درخت میں سے بے گسٹ کاوڑ کا کا

بغیر روح ہی تن کی خسر ایساں کیا بھر
مشکت فیشہ (کنایت) وہ آواز جو شیشہ
ٹوٹنے سے ہوتی ہے۔ تاسی مرث (فقد الغات)

حوالہ مختل۔ اس کے معنی ہیں شیخ ٹوٹا نہ
کہ شیخ ٹوٹنے کی آواز۔

شکت فاحش : شرمناک شکت
بے غیرتی کی شکت ، برای شکت : ناموسی غریبی
(لفظ پرورش : تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان)

محل حبس۔ رہا ان سے، ابراہیم عادل شاہ سے
بھاڑا کر لیا۔ فوج کشی کی، اس سے شکست کھانسی

شکست فاش - ایسی شکست جس پر کسی
کو کلام نہ ہو۔ بھاری شکست، کھلی ہوئی شکست

قول فیصل - پانا، دینا، کھانا اور چونا
وغیرہ کے ساتھ اس کا مستعمل ہو۔

شہباز کامن کے اراجانا
پانا اور اس کا شکست فاش پانا شاہ ادودھ
مہر عشق میں ہم نے شکست فاش یا ئی ہے

کر با دھسی ہے قوج علم نے شہر دل کی غارت پر
(دھسا)

کھا یا جو تیرے سبزہ پہلے شکت فاش
 ہوئے تاہم اڑکے تھے سبزہ دار کو اسیر
 شکت قسمت دار دکاندار پہلے بزرخ ہے

تیمت کام ہونا۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 نہ خود فرستی گئی جنس دل کی طبیعت سے
 کہ شہد کو مردار و خشک و قحط سے

[illegible]

عجب نہ تھا کہ غم دل شکست کھا جاتا
سزاوار شکر سے لطف میں کمی آتی علیانی
شکست کھا تا بہت ڈٹنا ہشکست ہونا

اردو صرفت بیعج راج
شراب خانہ سے یہ توڑا اور خانہ میں چڑھ گئے

کو تو یہ کوئی گئی ہے تو یہ ابھی یہاں سے ٹھٹھکا کر
وہ زوہب بنہ اخاں (آغا دہلوی)
قافصلا۔۔۔ اس کے ایک مہینے میں

دھانا، چرٹ کھانا۔
شکستوں پر شکیتیں چوٹ پر کھائی پویشاں نے
کھانا، چرٹ کھانا، چرٹ کھانا، چرٹ کھانا

شکست کھاتا ہے۔ اور جانا، سپاہیوں

نہ جائے امن مرے دل کو مجھے لشکرِ غم
شکست کھائے گی جو فوجِ ظلمہ بند ہوئی

شکست کی آواز :- ٹٹتے دت جھانڈ
 ٹٹتے ہے ۔ اردو ، فصیح ، راج
 چرخوں اسی شکست دل کی آواز (شاخو)

شکستگی - ڈٹ پھوٹے - خستگی - تاری
موت - بیچ - راج

س

ویرنی ہے شکستی دل کی
کیا غارت غزل نے ڈھائی جو
قافیاں صابر اور کرک خنجر مر مر رہتی تھیں

افتر سے شام غم مرے دل کی شگفتگی سیاب

شکستنی :- توڑنے کے قابل۔ فاختہ ہٹ
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لگانہ اس بت کو کہ میں تو دل پہ جو طالع شکست بخش
 کر گیا ہی کوئی خوش شاہن صمیم جو اگر شکستی جو

شکت و ریخت :- ٹوٹ پھوٹ، ناری
موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شکستہ نام۔ ٹوٹا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے،
فارسی، صفت، فصیح، راج
کشمیر، باب کا آغاز خوش باد آئی

شکسته شیشه دل اولدش جانا
شکسته شیشه دل اولدش جانا

ہر اک شکستہ تنہا پہ سکو اتے رہی
رہو کیا کریں جو مسلسل زخم کھاتے رہی

محلہ چتر - مکان عیاں جیسے فکستہ و کمرہ ہائے
کی زوہت نہیں آتی ۔

قول مفیل۔ بولف نور اللغات نے اس کے
ایک سخی خواب ادبے رونق پھونکے ہیں۔
شکستہ منہ۔ وہ خط جو گھٹیت کر دکھاتا ہے

اور اس میں کسی قاعدے کی پابندی نہ ہو۔ اور
مذکر، قلیل الاستعمال۔

کیوں میں نے خط لکھا اسے خط شکستہ سے
دارا جو خط کو چھٹیک سزا برپا لکھ شاہ نصیر
قول فیصل۔ اب اس سنی میں زیادہ تر شکست
یا خط شکستہ پڑتے ہیں۔

شکستہ بال۔ بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل الاستقامت

بے شکستہ بال کو پرہیزگار کی ہوس
سرمایوں میں مساوات اور انصاف کو خواہ وہ

درنہم اس نے کیا تو شکستہ بال اسے
سراسر اس نے قطع کیا جسم پائمال اسے

شکستہ بازو۔ بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل الاستقامت

قول فیصل۔ پڑے ہوئے طائر کو نسبت زیادہ
کہتے ہیں۔

شکستہ پایہ۔ چلنے سے محذور۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل یافتہ طبیعت کی زبان۔

سلطان جہاں جو جگہ اسے
تو ہر اک شکستہ پاسے خواہ وہ

شکستہ پائی۔ چلنے سے محذور۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل یافتہ طبیعت کی زبان۔

ایسی تقریب اس گلی میں وہ
سنتیں میں شکستہ پائی کی

شکستہ کر۔ پڑے ہوئے سفیدی صفت
تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان

بلبل ہوں معنی بارش سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چرخ سے دور اور شکستہ پر

شکستہ حال۔ سخت حال۔ پریشانی حال
آفت زدہ، مصیبت زدہ۔ راج، بے چارہ،

فارسی عربی الفاظ، صفت فصیح، راج

پوچھتے کیا ہو شکستہ دل کو صورت کچھ
نار ہے جس میں رہیں تمام شکستہ حال پر

شکستہ حالی۔ پرانگی، تباہی، مصیبت
آفت، خستہ حالی، پریشانی، محتاجی، فارسی

ترکیب، موت، فصیح، راج
فقیر ست ہیں خوش میں شکستہ حالی میں

عزمن نہیں کسی منہم کی عزتوں میں
شکستہ خاطر۔ ڈٹے ہوئے دل کا، تلخ

درخیزہ دل، فارسی، ترکیب، فصیح، راج
ہم سے شکستہ خاطر کا گزرتے دل پر

تو ڈٹے جھٹکا دلبر بیان شکن میں گل طافت
شکستہ خاطر۔ درخیزہ دل، افسردہ

دلی، فارسی، ترکیب، موت، فصیح، راج
جو طافت اس کے ہو تو شکستہ خاطر ہو

کئی گزرتے دل کے ہوتے جو تم ایک راستہ رشید
شکستہ خط۔ ایک قسم کا خط جو تسلیت کے

بر غلاف گھیسٹ کے لکھا جاتا ہے۔ عربی فارسی
الفاظ، مذکر۔ دفرنگ، آئینہ

قول فیصل۔ مکھڑ میں سے شکستہ یا خط شکستہ
کہتے ہیں۔

شکستہ دل۔ ڈٹے ہوئے دل کا تلخ
درخیزہ دل، فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج

یا آن شہید کہ تشنہ لب و شکستہ دل
مرا جو دخت با میں ہیں اب تک آثار تیر

قول فیصل۔ ہمارے ساتھ اس کا مرتبہ
مرے پاؤں کے چھلے ہوتے ہیں کیا شکستہ دل

جو کوئی ڈٹے جاتا ہے لکھ کر فاراداس سے
شکستہ دلی، غم گینی، درخیزگی، فارسی

رنت، فصیح، راج

شکستہ نو لیں۔ خط شکستہ لکھنے والا
گھیسٹ لکھنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان

حرف آگیا شکستہ دل کے کھنے میں
ڈٹے تلخ مزاج شکستہ نو لیں کے

شک گزنا۔ شہ زنا، گمان کرنا اور دھڑکنے کا
محل صفت۔ میں نے جو کچھ کہا اسے آپ یقین فرمائیں اس

میں شک کرنے کی گنجائش نہیں جو۔
شک گزنا، شہ زنا، گمان کرنا اور دھڑکنے کا

اور صورت، غیر فصیح، راج
محل صفت۔ میں نے ان کی کوئی مخالفت نہیں کی گراں

تو شک گزرا کہ خالین میں میں ہی جو۔
شکل صفت، فارسی صفت، چہرہ عربی، موت، فصیح، راج

نظر آتی ہے ہمیں جیسی شکل
کیا ضرورت ہے کہ ہو اسی شکل مزار سدا

شکل صفت۔ مانند، مشابہ، مثل فارسی، فصیح، راج
مکمل یا ذمہ دار، وہ میں یہ ڈٹا ہوں

شکل عربی، پڑ جائیں قمر میں سورج جرات
شکل صفت۔ وضع، تراش، تراش، رنگ، افعال

انداز، فارسی، فصیح، راج
اس شکل سے نکلے وہ بک رو

خانہ میں سے جس طرح کہ پڑ تو
شکل صفت۔ ڈھب، طور، طریق، طرح، فارسی

قلیل الاستقامت
جو افراد سے وہ غائب تو ہم کھوں کہ بیٹھے

کسی شکل اب نظر آتا نہیں اس کا نظیر آتا
(جرات)

نکلے ہوں کی ہوس دل سے ہر کس شکل
تیرے سوا ہوں میں کو صورت سقا نہ جو

قول فیصل۔ اب اسے کے افسانے کی

شکل سے کس شکل سے دیکھ رہے ہیں۔
شکل ۱۔ ذمیت، قسم، جنس، فضل، بھارت، عربی
صفت، نصیح، راج۔

محل ۱۔ اب تو سوائے کی شکل ہی اور ہو گئی۔
قول فیصل۔ اس میں پرستہ صورت زیادہ ہو
شکل ۲۔ نقشہ، ڈھانچا، ڈول، انداز، اردو، عربی
خبر، آپ نے مکان کی شکل بہت ٹھیک بنوائی۔

قول فیصل۔ اس معنی میں اب عام طور سے نقشہ دیتے ہیں
شکل ۳۔ ایک، صورت، صورتی، بہت، اردو، عربی
(دور، اوقات)

قول فیصل۔ کھنوں کی گئی نہیں پوتا۔
شکل ۴۔ تدبیر، ہوش

خبر۔ روزگار کی کوئی شکل نہیں ملتی۔ (دور، اوقات)
قول فیصل۔ اب اس جگہ صورت لا سبیل زیادہ

رواؤں پر ہے۔
شکل ۵۔ حالت، کیفیت، انداز، نصیح، راج

صورت سے ترس دیکھنے والے کی ہر شکل
جن شخص نے دیوار کو دیکھا ہے دیکھا
شکل ۶۔ بناوٹ، ساخت، اردو، قلیل، استعمال

میں ہر صفت تصویریں چتر کی
عجب کہ شکل تھی بگنی وہ ٹھہر کر (دیکھئے اردو)

قول فیصل۔ اس جگہ اب صورت یا طرح زیادہ
زبانوں پر ہے۔

شکل ۷۔ جو ایک حد یا کئی حدوں سے محدود ہو
اردو، عربی، اصطلاح، تقلید

شکل ۸۔ وہ نقش جو رمالوں کے قصہ پر ہوتے ہیں
اردو، عربی، رمالوں کی اصطلاح

مطلب یہ کہ خاطر جو کھینچاؤں اسے

نہ چھپائیں سورتیں ترس رمال سے
شکل ۹۔ شہادت
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں ہوتے۔

شکل ۱۰۔ عیس، اردو، عربی، نصیح، راج
شکل ۱۱۔ اول۔ اعلیٰ کی پہلی شکل جو تیرے سامنے

زیادہ دور کی عکاسی نہیں کرتی مطلقاً علم، تقلید

نہ صفت اکبر کرے، تبدی
کبھی نہ متوج ہو شکل اول نظم، طبعی

شکل ۱۲۔ بدلنا۔ صورت تبدیل کرنا، وضع، بدن
اردو، عربی، نصیح، راج

محل ۱۳۔ وہ بڑا بڑا پنا ہے اسی شکل بدل
کے سامنے آیا کہ میں پہچان نہ سکا۔

شکل ۱۴۔ الہ، شام۔ اعلیٰ کی پہلی شکل
جو تیرے سامنے نہیں زیادہ دور کی عکاسی نہیں کرتی۔ عربی

اصطلاح علم، تقلید۔
شکل ۱۵۔ بگاڑنا۔ (تبدی) صورت بگاڑنا، چہرے

کو بد روپ کرنا، ہری تصویر بنانا، دکان، مارپیٹ
کہ صورت کو دینا۔ (دور، اوقات)

قول فیصل۔ ان سنی میں زیادہ تر صورت بگاڑ
دینا یا چہرہ بگاڑ دینا زبانوں پر ہے۔

شکل ۱۶۔ بنا نا۔ خاک، کھینچنا، نقشہ بنانا، اردو
صورت، تقلید، استعمال

محل ۱۷۔ ایک کا فذ پر مکان کی شکل بناؤ۔
شکل ۱۸۔ بنانا۔ وضع بنانا، انداز بنانا، اردو

صورت، نصیح، راج
پر کو یہ خبر عا کر سنائی
زبانوں پر ہے۔ شکل اپنی بنائی (دیکھئے اردو)

بگڑ گیا، اردو، عربی، نصیح، راج
زمانہ کی شکل بنائے جو سوگوار آئی

شکل ۱۹۔ بنانا۔ ڈول، ڈان، خاک، ڈان، ڈان، نصیح
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں ہوتے

شکل ۲۰۔ بنا نا۔ چہرہ، بگاڑنا، وضع بنانا، اردو
صورت، قلیل، استعمال

محل ۲۱۔ وہ داکیا شکل بنائی ہے جاکے منہ چھو
شکل ۲۲۔ صورت اختیار کرنا، اردو، عربی

جیسا شکل ہو مشق کرنا ہے وہی شکل
نرمی ہے بگڑ گئی میں غش و کفار میں

شکل ۲۳۔ بنانا۔ صورت پہچاننا، اردو، عربی
نصیح، راج

ان کو یہ غصہ کہ میں ان کی گلی میں کیوں گیا
مجھ کو یہ حیرت کہ کہہ کر شکل پہچانی مری آئی

ان سے میرانی پریشانی مری
شکل ۲۴۔ بنانا۔ صورت بنانا، اردو، عربی

شکل ۲۵۔ بنانا۔ صورت بنانا، اردو، عربی
قلیل، استعمال

شریر آنکھ نگہ بیکرا چہرے شوم
تم اپنی شکل تو پیدا کر دیکھ کے لئے

شکل ۲۶۔ تو دیکھو۔ (ظن، قابلیت تو دیکھو،
میاقت تو دیکھو، سنہ تو دیکھو، یہ سنہ اور سور کی

وال، جو صلہ دیکھو، بہت دیکھو، اردو، فخر
عورتوں کی زبان۔

شکل ۲۷۔ تو دیکھو، کھینچنے کا تصویر بار
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر پہچاننا (دور، اوقات)

قول فیصل۔ اب اپنی کے افسانے کے ساتھ
زبانوں پر ہے۔ تم اتنے بڑے درد مند کی

رو کی سے شام کا ادا کر دیتے ہو اپنی شکل تو دیکھو

شکل نمبر ۱۸۱: صورت قائم کرنا۔ اردو صرف متروک۔

ایک نے صورت نہ پکڑی پیش یا
دل میں شکلیں سیکڑیں پھر لیاں
شکل چھٹا: صورت قائم کرنا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

بچے پر نہ جے شکل جو ہونہن نشین
نہ لے پر نہ لے بال پڑے دل میں اگر
شکل چہرہ لپوں کی مزاج (دیا و مارغ)
پر لپوں کا: ہر صورتی پر عذر کرنے والے کی
نسبت کہتے ہیں۔ اردو شکل، عورتوں کی زبان۔
قول فیصل: مزاج یا دماغ کی جگہ تازہ
بھی بولتے تھے جیسے: "ابنیں خبا ہے کہ ہم سے بڑھ
کر کوئی حسین ہی نہیں ہو۔" شکل چہرہ لپوں کی تازہ
پر یوں کا: (فنا لذت)

بنیاد تم نے ایک بات کہی اور ایک ہم نے
ابھی سے اترا کی جاتی ہیں مارے غم کے شکل
چہرہ لپوں کی تازہ پر یوں کا: (کامی از مشاہد)
شکل چہرہ لپوں کی: اقلیدس کے پہلے مقامے کی
جیسوی شکل۔ اس شکل کا نام جاری اسٹان
سے رکھا گیا کہ جو ایسی آسان شکل بھی نہ سمجھے وہ
بنیاد اتھت ہے۔ فارسی مونت مطلق عالم اقلیدس
شکل دیکھا کرے: حیران ہو جائے دیکھنا
کا دیکھا وہ جائے۔ اردو فقرہ: نصیح راج

ہر دم قتل وہ تصویر کا عالم ہم پر
شکل دیکھا کرے بلا دماغی یارب
شکل دیکھنا: صورت دیکھنا، منہ دیکھنا
اردو صرف، نصیح راج۔
بے کھی سے ہے شام یا تفاوت کج تبا

شکل گرد کچی ہوا سے ہم کبھی آرام کی
قول فیصل: اس کی منفی صورت بھی رائج
نصیح ہے۔

نہ دیکھے کبھی شکل آسودگی
رہے خاک پا مال افسردگی
اس کا سہی شکل نہ دکھانا یعنی منہ نہ دکھانا بھی
رائج نہ نصیح ہے۔

یا خدا پھر نہ دکھانا وہ شکل
ملنے میرے نہ لانا وہ شکل
شکل زہر معلوم ہونا: صورت سے نفرت
ہونا۔ اردو صرف: حوالتوں کی زبان اقلیدس
محفل حشر: کھوکھاب ان کی شکل زہر معلوم
ہوتی ہے۔ (توبہ الفجور)

شکل زریا: اچھی صورت، فارسی ترکیب
نصیح، رائج۔

اگر دیکھیں تری یہ شکل زریا
فرشتے ہوں شال نقش دیا
شکل سے پرستنا: صورت سے ظاہر ہونا
اردو صرف، تفسیل الاستعمال۔

جو تھارے لئے ترستی ہے
بے کسی شکل سے کہتی ہے (فنا لذت)

شکل سے بیزار ہونا: کمال تنفر ہونا
دیکھنے کو ہی نہ چاہنا۔ اردو صرف، نصیح راج
اب یہ صورت ہے محبت میں تھامی اسے جا
اپنے بیگنے نے مری شکل سے بیزار میں بے خلق

اچھا اثر کیا مری الفت نے یارب پر
لینے ہی دل کے شکل سے بیزار ہو گیا (فنا لذت)
قول فیصل: اس جگہ صورت سے بیزار ہونا
نستیا لڑوہ ہے۔

شکل سے عیاں ہونا: صورت سے ظاہر
ہونا۔ اردو صرف، نصیح راج

شکل سے ہو عیاں پریشانی
چشم حیراں ہے چشم قربانی
شکل سے گزرنا: طریقے سے بسر ہونا، اردو
صرف، نصیح راج۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے لڑی غائب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے غائب
قول فیصل: کسی شخص کے ساتھ اس کا استعمال
پرتا رہیے اس شکل، اسی شکل، کس شکل وغیرہ
شکل سے نفرت ہونا: کسی چیز سے نفرت
نفرت ہونا، صورت سے بیزاری ہونا۔ اردو صرف
نصیح، راج۔

محفل حشر: اکثر لوگوں سے پوچھا کہ کبھی ما جبراد
بہرہ کیوں چھوڑ بیٹھے تو جواب یہی پایا کہ اقلیدس
کی شکل سے نفرت ہے۔ (فنا لذت)

شکل غروسی: پہلے قاتل کی خیا ل میں شکل
اس کی ظاہری شکل جہاد عروس کے مشابہ ہے
فارسی مونت، اصطلاح علم اقلیدس

شکل کچھ کی کچھ ہونا: صورت بدل جانا،
اردو صرف، نصیح راج۔

یار جوانز کوئے سبہ خطا پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی، من مینہ زماں کی شکل
شکل کھڑی ہونا: صورت سامنے آ جانا،
اردو صرف، تفسیل الاستعمال

آنکھوں کے آگے آگے کھڑی ہو گئی وہ شکل
دم بھر جاں پک سے پک آشتا ہونی
شکل مامونی: اقلیدس کے پہلے مقامے کی
پانچویں شکل۔ یہ شکل مامون الرشید کو استعمل

پتہ تھی کہ وہ اپنی ہر پوشاک پر اس کو بڑاتا تھا
فارسی، مونث، اصطلاح اقلیدس (لوزالغات)
شکل بکالان ۱۔ دستہ (دستی) موقع مکانی، کوئی
تدبیر سے کرنا، اردو صورت، فصیح، رائج
وہاں زخم سے تلوار چوی
شکل بکالان ۲۔ صورت کا خوش ناکرا، جو بون
سکالان، جیسے اب تو اس نے جیسی شکل بکالی کہ جس
سے پیار آنے لگا۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس جگہ صورت بکالان نسبت زیادہ
شکل بکالان ۳۔ موقع اجتماع، تدبیر جو جانا
اردو صورت، فصیح، رائج
بجھل جھٹ۔ کوئی ایسی شکل بکلی کہ باہمی صلح ہو جائے
شکل بکالان ۴۔ صورت خوش نامعلوم ہونا، جو بون
اردو صورت
قول فیصل۔ اس جگہ نسبت صورت بکلی آنا زیادہ
شکل و شباهت ۱۔ صورت، چہرہ ہونا، فارسی
مونث، فصیح، رائج
بجھل جھٹ۔ آپ کے چھوٹے بھائی کی شکل و شبہت
غلام احمد سے بہت ملتی ہے
شکل و شبہت ۲۔ صورت بکلی، خوبصورت چہرہ
خوبصورتی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب و نش فصیح رائج
یوسف نے دیکھ کر تری تصویر یہ کہا
کہیں ہونا ایسی شکل و شبہت کی آند
شکم ۱۔ (بکرا دل فتح دوم) پیٹ، بطن،
فارسی، اندر فصیح، رائج
یاد ہے صلب شکم کی پٹی دونوں خنریں
یاں کہاں دیکھتے کہ تو کراہی رحمت کی طلب
شکم پھر جانا ۲۔ پیٹ بھول جانا، اردو صورت

اقلیل اوستعال۔
جو پیٹ کے بکے ہیں بچے اتکب ان سے
روکیں تو پھر جانے شکم اور زیادہ
قول فیصل۔ زیادہ تربیت پھر ما آزابون پر
شکم منبہ ۱۔ پیٹ کا بندہ، پیٹ، کھانا
حریم، فارسی ترکیب صفت، قریب بہتر وک
بجھل جھٹ۔ بڑے میں ہر قسم کے آدمی ہوتے
ہیں۔ بعض بعض شکم منبہ گرسندہ مشوں نے چڑوں
کو بھون بھون کھایا۔
شکم منبہ ۲۔ خوش خوراک، تن تازہ کرنا
(فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم بھڑنا ۱۔ پیٹ بھڑنا، بھری ہونا، اردو صورت
فصیح، رائج
کت جاتے تھے نہ دیکھ کے اہل ستم اس کا
خون پیتی تھی بھڑنا۔ قحط خالی شکم اس کا انیس
شکم پر پتھر باندھنا ۲۔ ناقوں میں زندگی
گزارنا، بھوک کو تکیں دینے کے پیٹ پر پتھر
باندھنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج
بجھل جھٹ۔ ہمارے دھول پر آیا بھی وقت آتا ہو کہ
بھوک میں شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے۔
قول فیصل۔ اس کا دھرم شکم پر پتھر باندھنا
بھی رائج فصیح ہے۔
پتھر بندھا ہوا شکم پر دم جھاڑ
لیکن گڑبڑ ہے تھے قدم کہ جہاں میں تھم جاتا
شکم درست ۱۔ جو میں کھانا، میوہ، فارسی
صفت اقلیم یا نئے طبقے کی زبان اقلیل اوستعال
بجھل جھٹ۔ انسان کے لئے خدا کی طرف سے ایک
بنداب ہے کہ وہ شکم پرست ہو۔

قول فیصل۔ بسیار خوری کے معنی میں شکم پرستی
بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
شکم پر کباب ۱۔ شکم کے بستر جو کباب
ایک کباب میں جن میں ہر اس کا پھر دھنیا اور ک
وغیرہ کتر کے ہوتے ہیں اور مذکورہ کباب اقلیل اوستعال
شکم پر دور ۲۔ پیٹ، کھانا، حریف، فارسی
صفت، فصیح، رائج
قول فیصل۔ بسیار خوری کے معنی میں شکم پرستی
بھی رائج فصیح اور منبہ ہے
شکم بھولنا ۱۔ پیٹ بھولنا، اردو صورت فصیح رائج
کہا ہر دم سے، لغات چچی پیرنگ
نقد قاعدت سے واسے کا سر بھولا شکم
شکم سیر ۲۔ ریائے بھول پیٹ بھرا، آسودہ
فارسی، فصیح، رائج
شکم سیر ۳۔ قاعدہ مستی
شکم آسیرین کتاب رستی (مراجعات)
شکم سیر ہو کر کے کھانا ۲۔ دستہ، پیٹ بھول کھانا
اردو صورت، فصیح، رائج
بجھل جھٹ۔ زیادہ اصرار نہ کیجئے میں سوئیاں نہیں
کھا سکوں گا اس لئے کہ وہ شکم سیر ہو کے کھانا کھا چکا ہو
شکم کی ۱۔ بالور کے پیٹ کا پلست جس سے پوسٹین
ناتے ہیں پتھر خود بڑے پیٹ کا مٹا اور زاد پیدا نشی
جیسے کئی اندھا، فارسی صفت (لوزالغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی ۲۔ اندرونی۔ بیکے کی ترکیب (لوزالغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی ۳۔ کسان جو پانی زمین بونے جوتے ہیں
تو شریک ہو کر اس کا نام چواری کے کاغذات یا
خبر دست میں ہرج نہ ہوا، اجارہ دار، اردو مذکر اہل ترکیب

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
 شکوہ کرنا۔ دیکھ دینا، تخلیق دینا، تنگ کرنا، امداد
 صرف۔ دہلی کی زبان (فرنگی معنی)
 شکوہ میں کھینچا جانا دیا، پھینکا۔ چاروں
 طرف سے پھینچوں اور دشواریوں میں گھر جانا۔ امداد
 صرف، نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ مردہ نام ایک ایک پتے کو پریشان ہیں
 بال گزری اور گزرا ہی نہیں، جب الوداعی و ذہنی
 کا قدر ایک چل رہا ہے۔ شکوہ میں کھینچنے میں خدا کا
 قول فیصل۔ ایں معنی میں شکوہ میں آ جانا، اہی
 زبانوں پر جو۔ سدا ب میں گرفتار کر کے معنی میں
 شکوہ میں چھینا اور پھانسا بھی ہوتے ہیں۔
 شکوہ میں رکھنا۔ عذاب میں رکھنا، اذیت
 دینا۔ امداد۔ صرف، نصیح، راج۔
 دلِ قیاب کو عاشق کے رکھنے میں شکوہ میں
 شکوہ میں کسنا دیا، کس دینا۔ بہت اذیت
 دینا، سخت مزادینا۔ امداد صرف، نصیح، راج۔
 شکوہ میں نکلنے کس دیا جو غم بھریوں کو
 رہی کہیں کہ اب دم توڑنا بھی سخت مشکل ہے ۴۵
 شکوہ میں کھینچو انا۔ امداد، تنگ مزادینا، سخت
 عذاب میں مبتلا کرنا، کمال اذیت دینا۔ امداد صرف
 نصیح، راج۔
 نام جس نے عشق کا روئے کوئی کے لیا
 اس کو زلفوں کے شکوہ میں کھینچو انے گا
 شکوہ میں کھینچنا۔ ہر طرف سے جکڑ دینا، سخت
 مزادینا، نہایت تنگ کرنا، اذیت پہنچانا، امداد
 صرف، نصیح، راج۔
 ہل آیا نہ لات آیا بچانے

شکوہ میں ایں کھینچا قضا نے دلِ قیاب میں
 قول فیصل۔ جلد ساز، ایک چچ دار آئے ہیں
 کتاب کو دیکھ کاسے یا تیار کرتے ہیں۔ یہ بھی شکوہ
 میں کھینچا ہے۔
 کس سے جمع معنی فہم اجڑا ہے پریشان کو
 شکوہ میں بہت کھینچیں گے صحت کا پتہ پتہ
 شکوہ در شکوہ۔ بہت چچ دار، چچ در چچ
 زلف اور گیسو کی صفت مستقل ہے غاری، صفت
 نصیح، راج۔
 وہ دل کہ لانا ملتا تھا چین میں کی تاب
 زیر شکوہ زلف شکن در شکن ہیں جو
 شکن دینا۔ دینا، شکن ڈالنا۔ امداد
 صرف، تھیل، الاستقلال۔
 یہ پڑ گئیں تن لاغری دھیان میں ہے
 کہ اتنے زلف میں ہی نہ شکن ہیں کہ
 شکن ڈالنا۔ دستہ، نشان ڈالنا، کاغذ
 رو کر نشان کرنا، تھکرنا (فرنگی معنی)
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ پرست کے لئے ہوتے
 ہیں جیسے تم نے استری کیا ہوا کرتے پٹی میں رکھ
 کے شکنیں ڈال دیں۔
 شکوہ نکالنا۔ شہہ دور کرنا، امداد صرف، نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ یقین خیال ہو کہ میں نے شکایت کی
 یہ واقعے کے خلاف جو یہ شک اپنے دل سے نکال
 ڈالو۔
 قول فیصل۔ اس کا صرف دل ہی کے ساتھ
 ہے۔ اس کا لازم شک دل سے نکال بھی راج نصیح
 ہے جیسے۔ جب اوروں نے قرآن کی قسم کھائی
 تو میرے دل سے شک نکلا۔
 شک نہیں۔ شہہ نہیں، یقیناً، امداد فقرہ

نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ اس میں شک نہیں کہ منشی صاحب
 نے آج کے جلسے کے لئے صلیبی سے انتظام کیا تھا
 (امروہا جان ادا)
 قول فیصل۔ شک نہیں ہے پہلے اس میں
 کا اضافہ کر کے کہتے ہیں اس میں شک نہیں، امداد
 کبھی اس میں کوئی شک نہیں ہوتے ہیں۔
 شکوہ۔ نصیح اول و دوم۔ معرفت، بڑا قدر
 شناس، بہت شکر کرنے والا، غری، صفت، تعلیم
 یافتہ طبقہ کی زبان۔
 شکر خدا کہ عشق قبا میں شکوہ دہوں
 راحت ملی جو رنج مجھے پار سے ملا
 قول فیصل۔ بغیر شین شکوہ رکھنا صحیح نہیں۔
 شکوہ۔ خدا کا نام، غری، مذکر، راج۔
 شکوہ۔ بغیر اول و دوم معرفت، تنگ کی جمع
 غری مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 دھوئے لوج مبارک سے صبا اہم و شکوہ
 شکوہ صفا عالم سے سب ادیان و مل
 قول فیصل۔ شکوہ پیدا ہونا دیا، پیدا کرنا،
 شکوہ و دور کرنا دیا، ہونا، شکوہ رنج کرنا دیا،
 ہونا اور شکوہ ہونا وجہ اس کے صرف ہیں
 جیسے میں نے اسے شروع سے دیکھا شروع
 کیا ہے کہیں کہیں مجھے شکوہ پیدا ہوتے ہیں
 رسالہ امداد کے علی بابہ ماہ جولائی ۱۹۱۳ء
 انتہا قریب جو۔ اگر کتاب کا مطالعہ کر لیا ہو تو
 تجھے شکوہ ہوں ان کو رفع کر دیجئے تو بہتر ہے۔
 وہ کتاب میں یقین کی قلم شروع
 اصل مطلب یہ ہے کہ شکوہ
 شکوہوں کے دفتر کھلنا، محل جانا۔

کھانا، بیت شکہ کرنا۔ اور صفت، فصیح، راجح۔
 کھانا اور ہر بالیں میں اور شکوں کے ہیں، تر کھے۔ مزاج
 کھل گئے ہیں شکوہ کے خیر مزاج۔
 ایک زمانہ سے جو وہ ہو گیا۔ اور وہ دیر
 شکوہ۔ دیکھو دل بسکون و دم رنج چارم
 جگہ شکایت، فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 چاک جگر و دل کا جب شکوہ بجا ہوتا
 پرست کا زلیخا نے دامن تو سیا ہوتا
 قول فیصل۔ عربی میں شکوئی پر وزن دعویٰ یعنی
 اکل کرنا۔ فارسیوں نے شکوہ دیکھو دل و سکون دم
 کرنا۔ اور عربی جگہ شکایت استعالیٰ کرنے لگے۔ کرنا
 دور ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 غیر شاکی ہو تو جو وہ غیر ہے
 کہنے کس منہ سے مرا شکوہ کیا
 دل محفل سے جو غلابے سود
 کہہ کر شکوہ ہے میر محفل کا غنہ نکوی
 شکوہ۔ دیکھو دل و داد محفل، بزرگ، برج
 شان و شوکت، فارسی موث
 مدح سے مدح کی دیکھی شکوہ
 یاں عرف سے رتبہ جو ہر کسب
 ہر جان فرس شکوہ دکھاتا تھا طور کی
 بجلی قدم قدم پہ چپکتی تھی لڑکی
 قول فیصل۔ اردو میں، باؤں پر کبر اول
 دیشکوہ، مولف فرنگ آصفیہ نے مذکر بھی لکھا
 ہے، لکھنویں اب مذکر ہی رہتے ہیں۔
 شکوہ زبان پر نہ لانا۔ بالکل شکایت نہ
 کرنا۔ اور صفت، فصیح، راجح
 خدنگ نہ لانا کھا یا لیکن نہ لایا شکوہ کہیں نہ پیر
 ذوق و لہجہ

شکوہ سنج۔ شکایت کرنے والا، شاکی، فارسی
 ترکیب، تعمیر یافتہ، طبع کی زبان
 شکوہ سنج رشک ہم، مجر نہ رہنا چاہیے
 میر از انور سن اور آئینہ تیرا آشنا
 قول فیصل۔ رہنا اور چونکے ساتھ اس کا منہ
 کیوں شکوہ سنج گردش میں دنیا ہوں
 اک تازہ زندگی جو ہر آن قلب میں
 شکوہ سنجی۔ شکایت کرنا، شکایت کرنے کی
 صورت حال، فارسی ترکیب، موث، تعلیم یافتہ
 لہجے کی زبان
 شکوہ کرنا۔ گھ کرنا، شکایت کرنا، اور صفت
 فصیح، راجح۔
 ناگہاں شکوہ بیدار کو کر بیٹھے ہم
 اب یہ ہے فکر کریں اس معنائی کیونکر
 شکوہ گزاری۔ گز گزاری، دو تانہ شکایت
 فارسی، ترکیب، موث، متروک۔
 اس سے گھ کیا کہیں اس سے گھ کیا
 اوقات یوں ہی شکوہ گزاری کی گئی
 شکوہ لے کے بیٹھا۔ گز کرنا، شکایت کرنا،
 اور صفت، محو قول کی زبان
 پسند آیا، عین مجھ کو اسی کا شکر کیا کہ ہے
 کہ شکوہ کے جھینڈے آپ لیکر کرتے ہیں
 شکوہ مند۔ شکوہ کرنے والا، فارسی صفت
 تعمیر یافتہ، طبع کی زبان، طبعی استخوان
 گستاخوں کے اس کا بت شکوہ مند ہو
 دل میرا مجھ کو دے دو اگر نا پسند ہو
 شکوہ ہونا۔ گھ ہونا، شکایت ہونا اور
 صفت، فصیح، راجح
 آپ کے ہوتے دنیا اے میرے دل پر راج کریں

ہست و منت و شکوہ خود اپنے پر وائی کی قیل و خفا
 شک ہایا۔ دافغ، شکی، بزدلی، بدگمان
 اور دہندہ، محو قول کی زبان۔
 قول فیصل۔ صورت کے شکہاں کی ہیں۔
 شک ہونا۔ شبہ ہونا۔ اور صفت، فصیح، راجح
 سے ساختہ، اٹھی جو وہ تو بہ شکن نگاہ
 خود مجھ کو شک ہو کہ مسلمان نہیں ہے
 قول فیصل۔ سبھی معنوں میں اور بعد استغفار
 بھی متعل ہے۔
 جب نہ کہہ ہو تو دل میں شک کیوں ہو
 پٹنے پٹے میں پھر چھپک کیوں ہو
 شکلی۔ وہ شخص جس کو طہارت کی طرف سے
 اطمینان نہ ہو۔ اور، مذکر، فصیح، راجح۔
 محفل صفا۔ وہ بڑے تکی انسان ہیں دن رات
 حو طہارت کیا کرتے ہیں کسی سے معاف نہ بھی کرتے
 ہیں تو دین و دنیا کا غرور کرتے ہیں۔
 شکلی۔ بزدلی، بدگمان۔ اور، مذکر، فصیح، راجح
 محفل صفا۔ وہ ہر وقت حساب کتاب کیا کرتے
 ہیں کسی پر بھروسہ نہیں کرتے بڑے تکی انسان ہیں
 مشکیب۔ دیکھو دل و دم سکون یا مجھوں
 صبر، تحمل، ہمداری، فارسی، مذکر، فصیح، راجح۔
 آہ وہ غارت گر صبر و شکیب
 سلسلہ زلف شکن و دشمن
 قول فیصل۔ انیس معنوں میں شکیبائی بھی ہوتے
 ہیں جو صفت، اور فارسی ہی۔
 کوئی گھبرا کہ یہ جھکا رکھی خدا کی
 دل ناگہا شیشہ اور تیرے حق شکیبائی
 شکیبائی۔ بزدلی، صفت، صفت واد
 خوبصورت، خوش وضع، ہمدرد، مذکر، فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ صاحب قلموں والا غلط کہتے ہیں کہ
جہ میں لفظ شکست یعنی خوب رو نہیں آیا اس لئے
خوب رو کے معنی میں اس کا ترک اولیٰ ہے۔ اگرچہ ذوق
لے گا ہی

ذرا معنی ہے ہر شکل قیاس کا
اور اگرچہ شکل شہناہ بھی

مولف فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ جن ذات دالوں
نے اس معنی میں عربی قرار دیا ہے وہ خطا ہے کیونکہ عربی
میں اس کے معنی مکر و فریب کے آئے ہیں اور فارسی میں
یہ لفظ کسی افتاد کے کلام یا تعانیات ایران میں نہیں
پایا جاتا۔ پس ان معنوں میں اردو دالوں کی گھڑی
ہے اس لئے اس کو اردو ہی کہنا چاہیے اس کے ساتھ
عطف و اضافت ناجائز ہے۔

مولف جذب الحالت، صاحب قلموں والا غلط
ہوئے فرنگ آصفیہ کی تائید کرتا ہے۔

شکست۔ یہ عربیوں کے رہنے والے دور عارف کے
مشہور شاعر تھے۔ ۳۰۰ روپیہ سالانہ کو معینی میں انتقال کیا
شکست (۱۰۰ روپیہ) خوب صورت صورت اردو
صفت، موت، نصیب، راج۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال ناموں میں یا
جیسے شکستہ۔

شکست۔ (۱) بکسر، دوز، جھری، ندی، مذکر
نصیب، راج۔

جی و حرم کے شکست سے کچھ جگہوں پر یہ لفظ ہوس
یہ نہیں تو پھر در صومہ و قریب ہر تو وہی بھی
دشا و عظیم آبادی

شکست۔ وہ خط جو روشتائی کے لئے
ذکر میں قلم سے کے بعد ڈال دیتے ہیں۔ فارسی
نذر نصیب، راج۔

اسے عربی مانگ کا لکھا ہوں و حرم میں
اردو لفظ بہشت قلم کا شکست ہے البتہ
قول فیصل۔ اسی کو ترکیب کے ساتھ شکست قلم
اور شکست کلک بھی کہتے ہیں۔

سوزش و زخم کے لکھنے سے قلم جھٹکے
جو شکست کلک قلم کا جنم دیا البتہ
شکست۔ یہ عربی رکھنے والا، فارسی صفت
نصیب، راج۔

اس وقت بھی یہ شکل سب سے پرانہ
ماتحت شکست عارض پر نو و زرم
شکست پر لکھتے جانا، شوق چاہا اردو
صرف نصیب، راج۔

وہ دالوں میں جس کے برابر جگہ نہ پائے
جس نامے سے شکست پرے آفتاب میں
شکستہ۔ پناہ ہوا، دریدہ، جھری رکھنے والا
فارسی، رسم مغول، نصیب، راج۔

محل جہ۔ اس شکستہ دیوار کی مدت جلد سے جلد
کرایے کے ذریعہ بھرت میں گر جائے گی۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونے کے ساتھ ہے۔
شکست وینا۔ قلم کی نوک کو چیر کے دو برابر
حصوں میں تقسیم کر دینا۔ اردو صرف، نصیب، راج۔

محل جہ۔ قلم میں شکست دینا نہیں اور لکھنے میں
کئے قلم کیونکر چلے۔

شکست وینا۔ نشتر گانا، چوڑے و فیر کو چھڑ
دینا۔ اردو صرف، نصیب، راج۔

محل جہ۔ پھوڑا بالکل تیار ہوا ایک ذرا سا شکست
وہ لودہ محل جائے گا تکلیف جاتی رہے گی۔

قول فیصل۔ اس محل پر چھڑ دینا نسبت زیادہ ہے
شکست ڈالنا۔ اتصال باقی نہ رکھنا، شوق کرنا

اردو، صرف، نصیب، راج۔
محل جہ۔ ذرا سے بڑی بڑی شکست دیواروں میں
شکست ڈال دیتے۔

شکست کرنا۔ پھاڑ ڈالنا، اردو، صرف،
نصیب، راج۔

سینہ کی شکست رکنا یا انہیں بھی خوب
و حرمیں کدورتیں جگر آب سے نیم ہوتی
شکست ہونا، شکستہ ہونا، صرف، نصیب، راج۔

اندیشہ مزید ہے ہر اک مال دار کو
جہ کے لئے شکست صرف کا شکست ہوا
شکست، زیادہ، عہد، نیا، عجیب،
بزرگ، تار، فارسی، موت، تقسیم یافتہ طبقے کی
زبان، نصیب، راج۔

شکست خان خود آرا، مستحق لوگ، فارسی
ترکیب، تقسیم یافتہ طبقے کی زبان

ہر مکتوب عزیزان گرامی لکھے
جز باندہ شکستہ خان خود آرا لکھے

شکست کاری۔ تار کاری، مقامی فارسی
ترکیب، موت، تقسیم یافتہ طبقے کی زبان

محل جہ۔ اس کی نازک خیالی و بلند پروازی کو
لوگ سحر سمجھتے ہیں اس کی شکست کاری کو دیکھ کر

پھر ہل جاتے ہیں۔ (مقدمہ مشعلات قلم)
شکست، تفرق، فارسی، موت، قریب ہر مکتوب

سخت ہم جن سے جوتی ہو براک کو شکست
تو ہے گلشن کی طرت میں ہو خاندان کی طرت

شکست، شکستہ، خوش، فرحانک، صفت
تقسیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ ہونا اور رہنا کے ساتھ اس کا
صرف ہے۔

بھارتی تھے چمن میں غنچے شگفتہ ہونا نہ جانتے تھے
لکھا دیا ان کو سکھانا ہمارے زعموں نے سکرا کر
راغا جو شہنشاہ

اور ہاں ہم وہ جن تھے جس کے گل آرزو تھے
ہر دم شگفتہ رہتے تھے گو تندرست تھے
شگفتہ :- دیکھ اول دوم میرت، محبوب
فارسی :- (ذرا غفات)

قول فیصل :- اور وہیں راج نہیں
شگفتہ کی :- بھول کا کھانا - فارسی ہونٹ
نصیح راج :-

ہوا یہ بارخ جاں میں شگفتگی کا جوش
سکھڑ نفل دل تنگ و خاطر و گیسر
شگفتگی :- خوشی، عزت، سرسبزی، شادابی
فارسی ہونٹ، نصیح، راج :-

دل کی شگفتگی کے ساتھ راحت ہے کہہ گئی -
زحمت سے کٹی تو ہے حسرت سے بھی نہیں
شگفتہ :- (دیکھ اول و منہ دم) کھلا ہوا ہوا
ہوا فارسی، صفت، نصیح، راج :-

کھانا بارخ شگفتہ گلشن زہرا کے بھول ہو
شگفتہ :- خوش، سرور، فارسی، صفت
نصیح، راج :-

مقیم و سرور پایا بکھ گیا دل
نہیں دیکھی شگفتہ کھل گیا دل
شگفتہ :- (کناخ) فرحت دینے والا دل
خوش کن، فارسی، تسلیم، الاستمال :-

محل صفا :- پہلے مرحوم و مغفور کا مال سدا بخیری
کے طور پر رکھا ہوں اور جس میں موفیہ پر کئی صورت
خاص ہیں آئی یا کوئی نظم کی تقریب خاص سے لکھی گئی
یا کوئی حدید قابل نگاہی شگفتہ ہوا وہ بھی جا

دست کرتا ہوں - (دو بار ان ذوق مرتبہ آزاد)
قول فیصل :- ہر تار کے ساتھ اس کا مرث ہو -

اسے جان اس روش سے شگفتہ ہی ہر شہر
محبت وہی نیم کی برسوں بہار سے جا تھا
شگفتہ بھر :- وہ بھر جس کے اشار میں دل تنگی
اور طبیعت کی روانی پائی جائے - فارسی عربی و غلات
تسلیم، الاستمال :-

شگفتہ پشانی :- ہنس کو صفت - (ذرا غفات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ خندہ پشانی ہوتے ہیں -
شگفتہ چمن :- کھلا ہوا بارخ سبب بارخ
براہر و چمن فارسی الفاظ، نصیح، راج :-

کچھ میں کب شگفتہ چمن تھا
تیرے ہاں دیکھ (نقہ) تھا نظم طباہی
شگفتہ خاطر :- خوش مزاج، ہنسا، ہنسی
ترکیب، صفت، تسلیم یافتہ، صفت کی زبان، تسلیم، الاستمال

قول فیصل :- خوش مزاجی اور شادابی کے معنی میں
شگفتہ خاطر ہی ہوتے ہیں وہ بھی فارسی اور ہونٹ ہی
شگفتہ دل :- خوش مزاج، صفا، صفت
تسلیم یافتہ، صفت کی زبان :-

ہوں وہ شگفتہ دل کہ نہ دوزخ سے تھکوں
آہن تو آگ میں ہوں گر لالہ رنگ ہوں
قول فیصل :- خوش مزاجی کے معنی میں شگفتہ دل
ہی راج، نصیح ہے اور ہونٹ ہو -

نظر اگر شگفتہ دلی تو بھول بی
نہت اسب کی صورت پر زہر پائیش
شگفتہ و د :- ہنس کچھ خندہ پشانی، فارسی
صفت، تسلیم یافتہ، صفت کی زبان :-

محل صفا :- یہ بارخ بہار وہ خوشی شادابی
ماون کاہر دوسرا کھلا - شگفتہ وہ توں بد
(نمائندہ آزاد)

شگفتہ زمین :- وہ بھر جس کے اشار میں
دل بھلی اور طبیعت کی روانی پائی جائے - فارسی
الفاظ، نصیح، راج :-

محل صفا :- کئی فراتیں ہیں ان میں سے یہ طرح
کئی شروع کی محبت کیا ہے - صفت کی طبیعت
سی ہی میں نے کہا حضرت زمین شگفتہ نہیں - (آب ہیات)

شگفتہ طبع :- خوش مزاج، فارسی ترکیب
صفت، تسلیم یافتہ، صفت کی زبان :-
شگفتہ طبع و شگفتہ دل شگفتہ مزاج
ہر اک کے ساتھ لگی پھرتی ہے بہار چمن

شگفتہ طرح :- یہ بھر جس میں روانی پائی جا
دھبے دھبے شکر کے - فارسی عربی الفاظ، نصیح، راج :-
محل صفا :- اب جو دم من نے طرح نکالی ہے وہ پہلی طرح
کے بہت بہت شگفتہ و شراحتیں نکلیں گے -

شگفتہ کرنا :- خطاب کرنا، کھانا، طبیعت
کے موافق تھانا اور صفت، تسلیم یافتہ، صفت کی زبان
محل صفا :- میں نے کا حنفی طور زمین شگفتہ
نہیں ہو سکتا کہ فرمایا کہ شگفتہ کرے یا کرے کہ شگفتہ

شگفتہ مزاج :- خوش مزاج، فارسی ترکیب
صفت، تسلیم یافتہ، صفت کی زبان :-
شگفتہ طبع و شگفتہ دل شگفتہ مزاج
ہر اک کے ساتھ لگی پھرتی ہے بہار چمن

قول فیصل :- خوش مزاجی کے معنی میں شگفتہ
مزاجی صفا و بازل پر ہے - وہ بھی فارسی ہے -
شگفتہ ہونا :- خوش ہونا، ہنسا، ہنسی
اور صفت، نصیح، راج :-

برگ و خندہ بیکان و خندہ نسویر
ہو شگفتہ نہ اپنا کبھی ہوا ویشی

شکوہ ہونا مذہب کہنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شکوہ ہونا غصہ دل نہ میرا علم
شکوہ۔ بد بھیم اول و دوم۔ شگون کا مخفف
یہ لفظ سنسکرت شگون۔ شواہ نیک۔ گن۔ ہر ہفت
سے ہر س ہے۔ فال۔ مبارک اور سود ساعت
دیکھنا۔ پرندوں کے اڑنے سے جو خواہ ان کی
ہونی سے۔ خواہ آدیوں اور وحش کے چلنے پھرنے
یا اور کسی ذریعہ سے۔ فارسی، سنسکرت (ذواللفظات)
قول فیصل۔ سرف نوات انسلیکھے ہیں۔

یہ لفظ فارسی اور سنسکرت دونوں میں ایک
جی طرح آیا ہے یعنی کاف تازی دونوں جگہ
مرہم ہے مگر کاف فارسی سے زیادہ مستقل ہو گیا
ہے۔ اصل میں سنسکرت ہی سے یہ لفظ لیا گیا ہے کیونکہ

شکوہ یعنی فال اور اچھی خبر دینے والا آیا
ہے وہاں شین مجھ ساکن ہے فارسی میں مضموم
فارسی والے اس کو شگون کا مخفف کہتے ہیں
یہ اصل میں شک یعنی لائق ہونا اور

کھانا اور سے جو تین کلام کے لئے آتا ہے
سب سے بڑا قیاس یہ تھا کہ اگر
اس کو آگے یعنی اچھا اور آگے یعنی خیر
سے مرکب خیال کریں تو کیا قیامت ہو کیوں کہ

شگون عمدہ نتیجہ رکھنے ہی سے عبارت ہو
اور سنسکرت دونوں صورتوں میں رہتا ہے
فرنگ ترکی میں اس کو ترکی بھی قرار دیا ہو
اور کھنڈ عام طور سے شگون کہتے ہیں۔

شگون۔ نیک، خیرات، اردو ذواللفظات
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شگون سچا زانا ستارہ کا جگہ دیکھنا، فال دیکھنا
(ذواللفظات)

قول فیصل۔ یہ اہل ہند کی اصطلاح ہے۔

شگون کرنا۔ کسی کام کو۔ چھ وقت میں شروع
کرنا، ابتدا کرنا، پہل کرنا۔ (ذواللفظات)
قول فیصل۔ اردو میں شگون کرنا کہتے ہیں۔
شگون لینا۔ فال لینا۔ (ذواللفظات)
قول فیصل۔ اردو میں شگون لینا ہو۔

شگون ہونا۔ کسی کام کا اچھا وقت یا خیرات
(ذواللفظات)

قول فیصل۔ اردو میں شگون ہونا کہتے ہیں۔
شگون یا شگونیا۔ فال، خالی، خوی، کھنڈ
یا شگونیوں کو تین سال سن
مقرر کیا نیک ساعت کا دن

شکوہ۔ رجب اول و ثانیہ و ثانیہ و ثانیہ
پہول، مکی خیمہ۔ فارسی، مذکور تعلیم یافتہ طبقہ کا
میں عجب لطف پر شکوہ نہ عمل
ایک زمین میں سے ہے بالکل

قول فیصل۔ سرف فرنگ۔ آصفیہ نے عمل پھول
بھی سن سکے ہیں جو کھنڈ میں رائج نہیں۔
شکوہ مذہب۔ عجیب، اندکھی بات، اردو مذکور
نصیح، رائج۔

نکل چلے ساتھ میں جلد میں اپنے
اور انیہ شکوہ ہے سیم مری کا
شکوہ مذہب۔ طرہ، اردو میں استعمال
ہے مری اور شکوہ مذہب

عجب عجیب مذہب میں شہر ہو گیا
شکوہ چھانا نا۔ دستہ ی، غصہ بڑا کرنا، اردو
مرد، متروک۔
کھلا کے یہ بار شکوہ پھلا ہیں گے
اڑھا نہیں دوشاہ گناہ ہے جب

مرد، متروک۔

شکوہ بھولنا۔ عجیب و غریب بات یا ہر ہونا
نئی بات اٹھ کھڑی ہونا، اردو صرف نصیح رائج
مدا یہ سر زمین کو چھ قائل سے آتی ہے
شکوہ بھولنا ہے اک یاد و زان گناہ میں
کیا کیا شکوے پھولتے رہتے ہیں رات بھر
بہج ہار پار کے کوچے کی شام ہے
شکوہ بھولنا نا۔ غصہ بڑا کرنا، اردو صرف
نصیح، رائج۔

شکوہ کوئی چوڑے کا یہ صحت دنگ لے گی
اتیرا چاہیں جو بیٹھا ان گناہوں میں
شکوہ۔ ازہ جزوں دانغ عشق کا چھلا
خبر کے ہو کہ کب موسم بہار آیا

شکوہ چھوڑنا۔ دکانیہ کوئی غصہ انگیز اور
تعب خیز بات کہنا۔ ایسی بات کہ جس سے ضا
برپا ہو اور آپ الگ سے ان کی بات پیش کرنا
اردو صرف، اردو میں کی زبان۔

محل ضرب۔ انھوں نے بیٹھے بٹھائے اچھا شکوہ
کھنڈ آدھی آئی۔ (دعا آدھی)
رتب ساتھ ہے ان کے خوف ہو ہم کو
کوئی شکوہ نہ پھوٹے ہمارے چہروں میں

کیا جانیے کہ چھڑا چوڑوں نے کیا شگینہ
میں پکا قیاس ہے سدا کہ چن میں
شکوہ دکھانا نا۔ عجیب دکھانا، جانیے
کھنڈ نا، نوکھا حالہ ظاہر کرنا، آفت ناگانی میں

میں مبتلا کرنا، اردو صرف، افریبہ متروک
تخم الفت نے شکوہ یہ دکھایا مجھ کو
دفت پر خار کے کانٹوں پہ نا بجا کہ شکر
شکوہ کاری۔ مکی کاری یا غصہ، سنسکرت،
تعلیم یافتہ طبقہ کا ہن، تعلیم اور مستعمل

تعلیم یافتہ طبقہ کا ہن، تعلیم اور مستعمل

ہر شاخ میں سے شگون کا کامی
 شگون سے قلم کا حسن داری
 شگون کھانا پلو سندی، پھول کھانا، ہبسا
 دکھانا، ارد و صرف
 کیا فصل باری نے شگون سے کھائے
 شوق میں چستہ سر بازار بسنتی
 شگون کھانا، دکانیہ، ختم اٹھانا، ارد
 صرف، عوام ارد و صرف کی زبان
 شگون کھانا، دکانیہ، گل کھن، عجیب و غریب
 بات کا لہجہ ہونا، نقد اٹھانا، ارد و صرف، شوق داری
 دیکھ بیل کوئی گلشن میں شگون نہ کھنے
 بات کیا ہے جو دے پاؤں صاف آتی تو جیل
 شگون لانا، از کھن بات کرنا، نقد پیرا کرنا
 آفت لانا، ارد و صرف، مزدک
 روپ پرے یا رکاباں غوانی دیکھنے
 کا شگون لائے سینے کا اچھا ہونے پر
 شگون لانا، سنی اور تفریح کا موقع
 ارد و صرف، فصل الاستال
 اس نے توکل اور متجایا (شگون نسیم)
 لوگوں کو شگون ملے آ یا
 گلستان کا زاد بھر آب جانے ایٹل لگی باز آدمی
 مکتب خانہ کا خانہ اڑا کر باجی سوئی صاحب کا
 اعمال نامہ چپ کر پست ہوئے دوسرے گداؤں
 دکانوں کو شگون ملے آخر آیا ہر اشتہار کے پاس غٹ
 کے غٹ کے بیچ (فنا آزاوا)
 شگون لکھنا، دکانیہ، عجیب نکاح
 (فرد اللغات)
 قول فیصل:۔۔۔ اہل کھن نہیں بولتے۔
 شگون دو بھن اول و دوم صرف و فصل

وہ کام جو ساعت دیکھ کے کیا جائے، فارسی، مذکر
 فیصل، راج
 سمجھا وہ کہ شگون ہونا
 نولایک آتیس میں پافا رگزارینہ
 قول فیصل:۔۔۔ نعم با طلاق نون ہی اس کو
 استمال کرتے ہیں۔
 شگون اچھا ہونا، نیک فال ہونا۔
 ارد و صرف، راج
 شگون کے پیرا کرنا، شگون ہونا
 شگون کون سا اچھا برائی کیلئے
 شگون پیرا، فال بہ برن فال کسی کام کو
 شروع کرتے وقت کسی پرکات بات کا غامز ہونا
 ترکیب فیصل، راج
 گلشن:۔۔۔ تم سفر کے لئے نکل رہے ہو تو جیل
 نے آواز دیا ہی یہ شگون ہے۔۔۔ تم بھی تھوڑی
 کیڑا پھاڑ
 شگون برا ہونا، فال کا ہونا، ارد
 صرف، راج
 گلشن:۔۔۔ بختیارک نے جواب دیا، کہ شگون
 (لسم ہوش ربا)
 شگون کرنا، نیک ساعت میں کوئی
 کام شروع کرنا، یا کسی رسم کو شروع کرنا
 بڑا کسی بات کا کرنا بات ٹھہرنا، نسبت کرنا
 ارد و صرف، ال کھن ذیل کے خفیہ زیادہ ہونا
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: شادی بیاہ کے موقع پر کسی رسم کو
 معمولی طریقے سے ادا کرنا تاکہ بات نہ ٹھہر جائے
 جیسے تار سے خیال میں شادی اچھی جگہ لے آئی
 ہے مناسب یہ ہے کہ کچھ شگون کر دیا کر

بات چچی ہو جائے۔ کسی بڑی رسم کو چھپے پھانے پر
 ادا کرنا کوئی شگون کرنا کہتے ہیں جیسے ایک کھڑا
 ایک چوک بھیج کے بانٹا کیا، کیا ایک شگون کیا ہو
 شگون لینا، مبارک ساعت دیکھنا، فال لینا
 ارد و صرف، عوام ارد و صرف کی زبان
 مقرر خوش دلی ہوگی کریں تاثر لائے
 شگون شادی کا غامز کر شگون لینے ہیں
 قول فیصل:۔۔۔ پرندوں سے بھی شگون لیتے ہیں۔
 دل کرتا ہے اس کو بچے کا جب تھوڑا بچتا
 دائر کے عرصہ رنگ پر پڑے شگون
 شگون مٹانا، اچھی بری ساعت دیکھنا، مبارک
 اور نامبارک طرز دیکھنا، ارد و صرف، فرنگ آصفیہ
 قول فیصل:۔۔۔ یہ نیک توں ارد و صرف کی اصطلاح
 شگون نیک، فال نیک، کسی اچھی بات
 کا اہتمام، طبعہ پیر ہونا، فارسی ترکیب مذکر
 فیصل، راج
 ہے شگون نیک یہ بھی دیکھا دیر خزان
 کانگریس کا میر جیس، میر جیس ہے یہاں
 شگون ہونا، (دکانیہ) کسی کام کا ساعت
 سید میں شروع کیا جاتا، ارد و صرف، فیصل، راج
 ہیں سار کا پیلے پیل ہوا تھا شگون
 عجیب خطہ دیکھش جو شہر دہرہ دلی بکیت
 شگون ہونا، اچھی فال نکلا، دفرنگ آصفیہ
 قول فیصل:۔۔۔ اہل کھن ان سنی میں نہیں بولتے
 شگون ہونا، نسبت جو یا یا سنی وغیرہ کی
 رسم کا ہونا، ارد و صرف، فیصل، راج
 قول فیصل:۔۔۔ کسی بڑی رسم کا معمولی طور سے ادا
 ہونا بھی شگون ہونا ہے جیسے اس غریب کے کیاں
 چوتھی کیا جاتی ہے ایک شگون ہوا ہے۔

مشکوٰۃ - شکر بکارنے والا، اردو، مذکر
(فرنگی صغیر)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شکر - (فتح اول) لٹھ یا پاؤں یا جسم کا
بیکار ہو جانا اور پورے طور سے کام نہ دینا۔ وہ
لٹھ یا پاؤں یا جسم جو خشک ہو گیا ہو۔ عربی ہنود
فصیح، راج۔

لے سکے آئی تھوٹی پیر میں خوں آلود
چہرہ بہر بھی لڑائی کی زبان کھل کر

شکر - لٹھ کا مادہ، اردو صفت، فصیح، راج۔

عمل صرف - برتن مانجھنے مانجھنے سے لٹھ شکر ہو گیا

شکر - (فتح اول) تشدید دم، تھپہ دار

لٹھی مانا، ترکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، لٹھی

پہنچا جس گل سے گل کو تھا آزار

خوب شکر کی اسے کیا رشت گزرا

شکر - جگہ، رشتہ، جگہ، غرض

ترکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چرخ کے گھبرائے دیں رہیں گے جوس

دوسرے ماریں گے مگر گونجے شور شکر

شکر - (فتح اول) دم، ایک شہر ترکی کا

نام جو مزار آباد ہے وہیں گرم و تر ہے۔ عربی،

مذکر، راج۔

قول فیصل - فارسی میں شکر تھا اس سے اہل عرب

نے عرب کے شکر کے شکر کر لیا۔

شکر - (فتح اول) دم، ایک شہر ترکی کا

شکر - فارسی، مذکر، قلیل استعمال۔

قول فیصل - زبانوں پر زیادہ تر شکر ہی ہے۔

شکر - شکر بہ کر لٹھ خام - پکا ہوا شکر

سے اچھا ہے۔ یعنی اتنی سے اتنی چیز جو ضرورت

کے وقت کام آئے اس سے اچھے سے اچھے چیز سے

بتر ہے جس کی اس وقت ضرورت نہ ہو، فارسی

شکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال،

شکر - (بکر اول) فتح دوم مکر مشہور

بند و قوں یا توپوں کی بارہ جو سلائی کے واسطے یا کسی

خوشی کے موقع پر چھوڑ دی جائے۔ ترکی، ہنود، لٹھی

نوحہ میں جو قتل مینا کی جو صدا

گو یا یہ صیحا کہہ کر خشک ہو چکا آہر

شکر - (بکر اول) بارہ چھوڑنا۔ بند و قوں یا توپ

چلانا، توپوں کی سلائی دینا، گپ اڑانا، شکر نہ

چھوڑنا، شکر چھوڑنا، (بازاری) گور کرنا،

پاؤ مارنا، اردو صرف۔ (فرنگی صغیر)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شکر - (بکر اول) بند و قوں یا توپوں کی سلائی

دی جانا۔ اردو، صرف، مترادف

چلی شکر خارا، شکر شکر

دیا ہرانی سے اس کو خطاب

شکر - چھوڑنا، بند و قوں میں پھرایا پانی

مگر چھوڑنا، بارہ مارنا، سلائی اڑانا،

قول فیصل - اہل کھنڈ اس کا شکر شکر ہونا

بولتے ہیں۔

شکر - ہونا - بند و قوں اور توپوں کی سلائی

دی جانا۔ اردو صرف، مترادف

آئے ہیں کس بادشاہ ملک و شکر کے قدم

ہوتی ہو ناؤں کی شکر خانہ زنجیر میں

شکر - (بکر اول) دوم، پڑا لٹھی

حصہ، پادری کا انگریزی، بیکہ جس کا رواج

انگلستان میں ہے، انگریزی، مذکر۔

شکر - (بکر اول) فتح دوم، کسی جگہ سے

کو دنا، چھلانگ، حجت، ذقن، فارسی، ہنود

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ چنے گرد کو اس کی وہ پیک فکر رسا

کہ ہوئے عرصہ نہ چرخ میں کی ایک شکر

ماند شمع پنے عدم کو کھڑے کھڑے

بتا دے ہماری فزوں کی شکر سے خواہ و ناخواہ

قول فیصل - گھوڑے کے لئے بھی اس کا استعمال ہو

کیا راجہ اور یاد کا پچھپا کرے کوئی

آہو کی چوڑی کا ہر عالم شکر میں

تاسخ نے نہ کر بھی نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے

موت ہے۔

تیر رہا کھڑا وہ بت شکر آب میں

جس نے نہ دیکھے ہوں سو دیکھے شکر آب میں

فارسی میں شکر کے لغوی معنی ہیں دونوں قسموں

کا درمیانی فاصلہ۔

شکر - (بکر اول) شکر، فارسی

مذکر۔ (فرنگی صغیر)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شکر - (بکر اول) فتح دوم، اردو، مذکر

نصیح راج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ شنگ بمعنی ناقصہ
میان دو قدم سے یا خود جو زیادہ تر جمع کے
ساتھ شنگ بھڑنا، شنگ ڈرانا وغیرہ ہوتے ہیں۔
شنگ بھڑنا۔ چھلانگ مارنا، اچھلنا
اور دو مرتبہ قلیل الاستعمال
بوش ارگئے ہوئے بھڑی جس گھڑی شنگ
آج سے بہت دیر سے نیم بوت جگ
شنگ بھڑنا۔ سلائی میں دو دورہ مارنے کے
لگانا۔ اور دو مرتبہ قلیل الاستعمال

شنگ ڈالنا۔ کچا کرنا، سلائی میں دو دورہ
مانے لگانا، کچی سلائی کے لئے کچی سلائی کرنا،
اور دو مرتبہ نصیح راج۔
محل صاف۔ اگر چاہتی ہو کہ گھٹنے میں جھول نہ
مے تو پہلے شنگ ڈال لو اس کے بعد شین کر دو۔
شنگ مارنا۔ سلائی میں دو دورہ مارنے کے
لگانا۔ اور دو مرتبہ۔

(فقرہ) سامن کا پیجاہ پٹے پٹے گھٹنے پر
سے نکل گیا پٹے کی پٹے بیچھی کو پیجاہ پٹے پٹے
مارو۔

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شنگیں بھڑنا۔ چھلانگیں مارنا، اچھلنا
کو دنا، اور دو مرتبہ عورتوں کی زبان
محل صاف۔ میدان خوں کی تیاری ہو۔ چلاؤ
شنگیں بھڑا رہی ہیں۔
قول فیصل۔ اسی کو عورتیں شنگیں بھڑنا
بھی بولتی ہیں۔

شنگیں لگانا۔ چھلانگیں مارنا، اچھلنا
کو دنا۔ اور دو مرتبہ عورتوں کی زبان

محل صاف۔ عقاب ہے حجاب نے باہر سے عیاری
ذات پر آراستہ کئے۔ سرنگ ترازو سے کرا۔ اسے
شہر یارب غلام برائے عیاری جاتا ہو۔ یہ کہہ کر
شنگیں لگاتا ہوا فن شکر اسلام کے چلا گئے ہوشیار
قول فیصل۔ اسی محل پر عورتیں شنگیں لگاتی
بھی بولتی ہیں جیسے۔ ایک منٹ چہین سے نہیں
بھٹی سارے گھر میں شنگیں لگایا کرتی ہو کیا ہوگی
شنگیں مارنا۔ چھلانگیں مارنا، اچھلنا،
کو دنا، اور دو مرتبہ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر شنگیں لگاتی ہوتی ہیں
مشوارہ (سدا بفتح) پیجاہ کے پیچھے پٹے کا
جا گیا۔ فارسی، سوت، سترک

فقرہ زیر آفت کا وہ اجارہ
اور وہ تالی دھپتی شلوہ شاہ اور دو
قول فیصل۔ یہ لفظ رب و شل یعنی ران اور
دار کہ نسبت ہے۔

مشوارہ۔ ایک خاص دھج کا پیجاہ جس کے
اوپر کا گھیر بڑا اور ہری گھٹنے کی طرح ہوتی ہے
فارسی سوت، نصیح راج۔

پہلا کاڑھے کا کب تک بازووں
مٹی شلوہ تاکھا پیچوں سودا
قول فیصل۔ پنجاب کے مرد اور عورتوں کی عورتیں
زیادہ بھتی ہیں اور عورتوں کے مرد بہت کم بھتے
ہیں۔ عاب بران نے بھتم شین بھی لکھا ہے
اور دو میں بکر اول بھی زبانوں پر ہے۔

مشلو کا (سدا بفتح اول وہ اور سوت) ایک
قسم کا لباس جو کمر تک ہوتا ہے اور اس کی آستینیں
کھلی ہوتی ہیں۔ اور دو دھج، نصیح راج
چھڑا سا خلو کا تھا بھرا خون پر سارا

علوم یہ ہوتا تھا کہ ہے باپ کا پیارا
قول فیصل۔ قدیم زمانے میں شلو کا اکبر سے کپڑا
کا بھی تھا اور دو ہرے کپڑے کا روئی دار
بھی۔ اکبر سے کپڑے کا شلو کا بنیائ کی جس کے
استعمال ہوتا تھا اب شروں میں اس کا رواج
بہت کم ہو گیا۔ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔
مشلو (بیم لعل و تشدید دوم مفتوح) اپنی گھڑی
جو زیادہ تر تیاریوں کوئی باقی ہے، اور دو دھج
نصیح راج۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں زیادہ تر شلو
بولتی ہیں۔ سوت بران: فرنگ رشیدی و
سراج الفت وغیرہ سے تشدید بخفیف دوم
لکھا ہے اور معنی کچے ہیں۔ ایک قسم کا کھانا جو چلو
کو گوشت کے شربے میں بطور ہریدہ ذوب گلا کے
پکاتے ہیں۔ فارسی میں شلو: تشدید دوم
یعنی لکھتے ہیں۔

شل (ہونا دیا) ہونا یا بے قنک جانا
قنک کے چر ہونا، اور دو مرتبہ نصیح راج
دے کی ساتھ دانی میں وقت گل گشت۔
دو قدم چلنے کے نیم گھڑی ہو گئی شل
محل صاف۔ وہاں آزاد نے کہا حضرت ایسا
شل ہو گیا تھا کہ گھوڑے سے بچ کر سویا اور سوتا
ہی رہا۔ (خاندان آزاد)

شل (ہونا دیا) ہونا یا بے قنک جانا
پاؤں وغیرہ کا رہ جانا، اور دو مرتبہ نصیح راج
جو سرد کا پاؤں شل ہو گیا
دنیا میں نہائے چل اپنی
محل صاف۔ ننگ کا لہجہ ستم کرنے سے شل ہو گیا
دھجکا دھجکا خلوار گئی۔ (شرح خلوات نظم)

قول فیجبل۔ ایتھ پاؤں دینرہ کا کتاب جانا بھی
اس کا مفہوم ہے۔

دو دریاں گے زخم کا رگ سے تو حیرت انگیز
چار تلواروں میں شل جو جا میں بادد
شلیتہ :- ریشہ اول : کمر دم و سکون یا
سردن ریشہ چارم : ثنائت کا بڑا قبیلہ اور دیگر مترک
قول فیصل : صاحب عجائب اللغات لکھتے ہیں
کہ ثنائت کا بڑا قبیلہ جس میں خیر تہہ کر کے رکھتے
ہیں مگر موجودہ دور میں شلیتہ ایک قسم کے معبود
اور موٹے کپڑے کو کہتے ہیں ۔ مولف فرہنگ
اصناف الف نے شلیتہ کا اطلاق لکھا ہے جو ہونا
سج ہے مگر رسم الخط شلیتہ ہی ہے ۔

شلیتہ ہو جانا۔ بجیب جانا۔ خراب ہو جانا۔ اورو صرت، عورتوں کی زبان۔

محفل حضرت - اتنی تیز بادش میں گھر جاؤ گے تو
بسیاب کے شہر پہنچ جاؤ گے۔

میتھن سے میتھ شکر میں شیخ۔ دونوں فساد
کرنے والے۔ (محاورات ہندوستان)

شمار لگانا۔ سو پنا، حساب لگانا، اردو صرف
نسیج، رائج

محفل قدر۔ رکھ رکھ کے شمار گزار رہوں گا ایک
روپیہ حساب میں کم کریں جو گریڈ نہیں آ رہا ہے۔
شمار میں رہنا۔ فکر میں رہنا، خیال میں رہنا
اردو، صرف، نسیج، رائج

رندوں کو کچھ غرض نہیں سناںات پارکے
زاہد رہیں شمار میں رول حساب کے
شمار میں نہ لانا۔ بے حقیقت جاننا، کوئی
دقت نہ سمجھنا، اردو صرف، غیر نسیج، رائج

قول فیصل۔ سب سے پہلے میں بعد ہندوستان
مددے اٹھانے والے میں بعد حساب کے
کیا لائن ہم شمار میں روز حساب کو
اس محاورے میں لفظ میں 'دھوت جاوے' کے بعد

یہی کا لفظ زیادہ کر کے بھی پڑتے ہیں۔ جیسے
ان کو اپنی دولت پر گھمنڈ ہو تو چوہا کرے ہم ان میں
شمار میں بھی نہیں لائے۔ اس محاورے کو حور تہی
زیادہ ہوتی ہیں۔

شمار میں نہ ہونا۔ کوئی دقت نہ ہونا، اردو
صرف، غیر نسیج، رائج

قول فیصل۔ بعد ہندوستان ہوتے ہیں۔

تو اردو کافی سناںی پر اعتبار
اک 'ا' کے نفس کا جائز، شمار میں
شمار نہ رہنا۔ حساب کی حد میں نہ رہنا، کتنی
نہ ہو سکتا، اردو صرف، نسیج، رائج

توفیق خیر کئی ہے جو تیغ یاد کے
زخم اتنے کھاؤں گا نہ رہے گناہ کے آتش

قول فیصل۔ موجودہ دور میں تمام شمار نہ رہنا
کو یا نہ رہنا، خیال نہ رہنا، کے سنوں میں بھی بولتے

ہیں جیسے 'روز سو چاروں کو بازار سے ایک لکھ
خرید لائوں مگر جب بازار جانچوں تو کچھ شمار نہیں چلا
شمار نہ ہونا۔ حساب نہ ہونا، کتنی نہ ہونا،
بے حساب ہونا، اردو صرف، نسیج، رائج

ہجوم میں دھڑلہ اس قدر میں پہا
دیر چرخ سے بھی ہو سکتا اس کا شمار
محفل قدر۔ بچپن میں ہم دونوں بھائیوں نے
اپنی سوتیلی ماں کے ہاتھوں اتنے رنج اٹھائے
ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

شمارہ۔ باب، ریاض، مالہ یا سہ ماہی رسالہ
اردو، مذکر، نسیج، رائج

محفل قدر۔ آغا آپ حواد صاحب ہیں اس سال
مبارک کے ایڈیٹر! آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی
مجھے شرکت کہتے ہیں آپ کے رسالے کا منتقل خرید
ہوں، ہر چہ بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے
اب کی آمد فروری کا شمار بہت دیر میں آیا کیا
بات ہو گئی تھی۔

قول فیصل۔ اس طرح شائع ہونے والے رسالے کی گزری
میں بڑھتے ہیں۔ شمارہ اس کے بعد کا ہے جو پہلا شمارہ
ہو گا۔ اس کے بعد اس کے بعد کے شمارے
ابتداء کو برس ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۴ پر لکھ کر ریاض

کے ذکر میں لکھا ہے کل کردہ ریاض کی خاص خوبی یہ
تھی کہ اس میں حق الامکان سب متوجہ شہر و دیہ
کے جاتے تھے اور اس اصول کی پابندی اس سختی
سے کی جاتی تھی کہ بعض پرچوں میں دیر سے اتنا

کال کی غزل کا صرف ایک ہی شعر چھاپا ہوا نظر
آتا ہے۔ اس وقت تک، مگر کہ حصہ، کتنی
کار و ج تھا شمار پر لی سترہ کے چرچے کو لکھ کر
ریاض حصہ چارم جلد ۱ لکھتے تھے۔

شمارہ۔ شمار، گنتی، حساب، فارسی، مذکر
مترک۔

نہ اس کی بے دل کا تھا کنارہ
نہ اس کی آرزو کا تھا شمارہ
قول فیصل۔ شمار میں نہ آنا کے معنی میں شمار
میں نہ آنا بھی تھا وہ بھی مترک ہے۔

لی حشر اسے تب اس کی اک بار
کہ آدے وہ شمارے میں نہ لکھا
شمار ہونا، شخص کے لئے، ذمہ میں شامل
کھا جانا، اردو صرف، نسیج، رائج

جن کا ہے عالم میں آج شمار
کچھ کہیں علم سے نہیں نسبت لکھ لکھا
قول فیصل۔ جگہ کے لئے بھی اس کا استعمال
ہے جیسے ہمارے ملک کا شمار اب ترقی یافتہ

ملکوں میں ہے۔ چیزوں کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے
'اگرچہ یہ کتاب مختلف شعراء کے کلام کا انتخاب
ہے لیکن ہر شمارہ کے کلام سے پہلے اس کے مختصر
حالات بھی لکھے جاتے ہیں اس لئے اس کا شمار
تذکرہ شمار میں ہے۔

تو کیا ہیں ہیں گزشتہ چاروں یار نہیں
تو دلوں کا گناہوں میں کیا شمار نہیں؟

شمارہ۔ باقی، اس کا بعد شمارہ
ہے جس کے معنی ہیں گناہ۔ اس کا استعمال
برکات میں ہوتا ہے۔ جیسے آخر شمارہ، مردم
شمارہ وغیرہ

شمارہ۔ ریف، اول و تشہید دوم، آفتاب
پرست، سویرن کی پرستش کرنے والا، مگر
ترسا مارا وہ شخص جس نے آتش پرستی کا طریقہ
ایجاد کیا تھا کہ قوم ترسا کا سردار یا پجاری

جوزج میں سرخڑا کے سب میں بیٹھا رہتا جو عربی
مذکرہ (فرنگی) صغیرہ
قول فیصل۔ باہم زبانوں پر نہیں جو۔
شمارع۔ شمع ڈھانے والا، صوم بھی بنانے والا۔
مسترد۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
تفصیل الاستعمال۔

ہو گیا روشن حینوں کی جہاں بیٹا و ظلم
مگر نہ ہو زور۔ اسے شمار جو یہاں شمع خاہد آئے
شمال۔ مذکر، نفع، راجح۔
مذکر، نفع، راجح۔

دیجہ کر نقشہ سرے دل کا وہ فراتے ہیں۔
مذکر، نفع، راجح۔
قول فیصل۔ مولف فرنگی صغیرہ نے لکھا جو کہ
عرب کے لوگ کہے کہ ایک فرسی شخص ترار سے کہتے
کرتے ہیں کہ اس کا منہ شرق کی سمت پشت مغرب کی
طرف رہا۔ لکھ جنوب کی جانب اور بایں لکھ
شمال کے راجح ہو۔ شمال کو شمال اس لئے کہتے ہیں
کہ اس کے منہ کی طرف ہیں بایں لکھ۔ مولف مذکور
نے شمال یعنی عادت بھی لکھا جو۔ لیکن ان سنی میں
اس کا تعلق اردو سے نہیں ہے۔

کئی کے ساتھ اس کا استعمال میں صرف ہوا
کہ عذوت کر کے بھی تو یعنی جہاں شمال میں کوئی
چاہیے وہاں صرف شمال کو دیتے ہیں۔

اسے ماہ تیری بزم کے روغن میں یہ فرشتہ
ہیں قطب جو جنوب و شمال آسمان پر
شمال رو رہا، شمال رو رہا۔ دو مکان
ہیں کا راجح اتر کی طرف ہو۔ فارسی ترکیب
صفت۔ تھیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شمال رو رہا، شمال رو رہا، شمال رو رہا۔
(تو یہ تصحیح)

شمالی۔ شمال سے منسوب۔ اتر کا، فارسی
صفت جیسے شمالی، صلاح و چیزہ۔
شمارع۔ خوشبو جو کسی چیز سے نہ نکلیں۔
عربی صوت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شمارع کی زبان کھت کل
چند کرنے کے لیے سنی (سرخ الطافین)

لکھا شاموں نے میرے پاس نامہ
ترتیب شادی کا جس میں جو شمار
شمارع العنصر۔ ایک قسم کا طہری نفع راجح
شمالی۔ ذبح اول و کمر ہمزہ، عادتیں،
تخلیص، عربی، صوت۔

ہم ان کی جانتے ہیں سب خصال
نہ ہر لکھی ان کی مشاعرے (تو یہ تصحیح)
قول فیصل۔ لکھوں میں عادت و شمالی کی ترکیب
کے ساتھ بہت کم راجح اور مذکورہ میں یہ لفظ
شمالی کی جہاں جو جس کے سنی تخلیص، عادت
شمالی۔ صورت، وضع، فارسی صوت
تفصیل الاستعمال۔

جو دیکھیں اس کی وہ نہ یا شمال
فرشتہ صورت و نیکو خصال (تو یہ تصحیح)
جو دیکھی آگے یوسف کی شمالی
ہوئی مغفون وہ اس پر بعد لکھا (تو یہ تصحیح)
قول فیصل۔ لکھوں میں اس کا استعمال زیادہ
تو شکل کے مراد کے طور سے جو یعنی شعی دہانیا
کہتے ہیں جو صوت ہے۔

وہ کیا خوب جوانی میں نکالا جو
آپ کی شکل و شماری کہیں لکھی تو یہ تصحیح
ترکیب کے ساتھ ہیں اس کا استعمال ہر جیسے
زہو شمالی و زہو کی طرح خوب صورت، شمال

اب دل لگی دیکھئے کہ پیر فرشتہ اور نوجوانان
وہم کہ کم سن لڑکے سب کے سب بے درد و
مشرقی خصال اور نہ ہرہ شمالی کو گھور رہے
ہیں۔ (نشاہ آزاد)
دور ہی ترکیبیں بھی نئی ہیں۔ شمال فرخ شمالی
کہا لکھت کہ اسے فرخ شمالی
فرشتہ صورت و نیکو خصال (تو یہ تصحیح)
ماہر، ماہر، شمالی۔

نہ لکھی اگر از جہاں کہ غافل
کہ آری جو وہاں اک مشاعرے (تو یہ تصحیح)
نیکو شمالی۔

جب آوے یوسف کو شمالی
وہ سبھی اس آگے جاتی ہیں (تو یہ تصحیح)
شمارع۔ (تصمیم کی جہاں) خوشبو ہیں، جو
یوسف کی جہاں۔ عربی، مذکر، یوسف کی زبان
شمارع۔ (تصمیم کی جہاں) خوشبو ہیں، جو
سپ سالار کا نام جو قاتل حضرت، اسے حسین
تھا۔ عربی، مذکر، راجح۔

ذکر یہ تھا کہ وہاں شمر ستم گر آیا
بیر شکر و پریشان و شوش مشایخ خداں لکھی
تو یہ فیصل۔ اسی دشمنی و بگڑتی جہاں کہتے ہیں
شمارع۔ مردود، شقی، انیالم، حواری، بلون
نابکار، بذوات، مقہور، روزیہ۔

دور انکسار و فرنگی صغیرہ
قول فیصل۔ اہل لکھوں ان سنی میں نہیں پڑتے
شمارع۔ (تصمیم کی جہاں) خوشبو ہیں، جو
میں شمع کا پانی جہاں جاتا ہے۔ (تصمیم کی جہاں)
قول فیصل۔ اس لفظ کا تعلق اردو سے بھی
نہیں ہے۔

شمس کی ہڈی گڑی کی۔ کسی مکان یا کسی
جگہ پر جاں بلیں ہوتی ہوں اور گریہ نہ ہوتا
مگر جو تو کہتے ہیں۔ یہاں شمس کی ہڈی گڑی ہے اور وہ
صرف شمس کی اصطلاح۔
محل صفا۔ سورنامے ڈیڑھ گھنٹے تک مجلس پڑھی
مگر مجلس کہیں سے نہ تھی نہ ہوئی اور کہیں
نہ ہوئی تو شمس کی ہڈی گڑی ہے۔
شمس۔ (بافتح) آفتاب، سورج، غری
مذکر، فصیح، رائج۔

چہرہ کو ڈر کے شمس نکلتے حدیثے لگا
مہر آسمان کا جسکے کا پتے لگا
قول فصیل۔ غری میں اس کی جمع شمس ہے۔
شمس بازغہ را۔ (بافتح) جگہ کا سورج
روشن آفتاب۔ غری ترکیب مذکر قلم بازغہ طبعے کفر
مثل شمس بازغہ تھے منو خداں تیرے نجوم
کا منیوں کی ہفتیوں کی تیرے دنیا بھر میں
شمس بازغہ را۔ (بافتح) ایک
مشہور کتاب کا نام، غری الفاظ، رائج۔

ہو اے مہر بھی درگاہ حشر نشا
کہ شمس بازغہ کی جا پڑے جو بد شمس
شمس را۔ (بافتح) چھوٹا ہند ماجر شمس میں
لگاتے ہیں۔ غری، مذکر، فصیح، رائج۔
بال انگشت خانی سے پستے مٹنے
سجہ زلف میں یا قوت کا سجہ بازغہ
شمس را۔ منہ زریں جو قہر میں کس میں لگاتے
ہیں۔ غری مذکر، فصیح، رائج۔

زبان دنیا پر تک وجود کا دل تھا
تھے پہ تہلی تھی کہ خود شید خلی تھا
قول فصیل۔ اس کے ایک سنی ۱۲ زبان ہیں

شمس کی۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی اور وہیں بغیر
شمس کی ہڈی گڑی ہے شمس سے منسوب جیسے شمس سال
جو سورج کی چال کے موافق قرار دیا گیا ہے۔ غری
صفت، فصیح، رائج۔

تخواہ جو ہوسوں کی طے ہم کو تو کیونکر
شمس کی ہڈی گڑی کا وہ قائل نہ حباب قمری کا
شمس کی۔ شمس کی ہڈی گڑی۔ وہ رخصت ہو چھ
بچنے کے بعد شمس کی ہڈی گڑی میں دی جاتی تھی اور وہ
متروک۔

ی مہر نا، پاتی میں شمس کی شمس
اک سال میں ہیں دیکھتیں دوبار گھرا پنا جانچا
بڑی خانم تارہ جان منانی کی ہڈی
حضور ان کو نہ دی کسی یہ کیا ناہر بانی ہے۔

شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی

شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی

برائے گل چہرہ مگر اور گل خام
منور قات و شمس را اندام

شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی

کیوں نہ اے شمس را قات کیوں نہ آتے
سائے سے ہر مرد قدم پیدائش ہونے کا
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی

شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی
شمس را قات۔ (بافتح) شمس کی ہڈی گڑی

عاشق ابر کی یوں تصویر کھینچ
اے معرقل پر شمس را قات
قول فصیل۔ اصل میں یائے مجهول سے تھا
ایرانیوں کے لیے میں یائے حروف سے ہو گیا
سہل شمر مت پیران باہر را
کز کماں بے بال و پر پر از با شہ تر
مقل کا قی شمس را قات و سرور زگار
آپ و آتش کی کند صاحب پرش شمس را قات
شرائے ایران لے یائے مجهول سے بھی لکھ گیا ہے
چوں شاہ مگر وہ کفن اندر شمس را قات

انیم بیلند رکعت ہاشم شمشیر سبب
شرائے اودہ نے بھی پائے مجھوں سے نظم کیا ہے ۔
دبیر کہ آوازے دغا ہوئے گا وہ شمشیر
قبضے میں کہ جس کے اسدائے کی شمشیر
موجودہ دود میں تلوار کے سنی میں پائے مردی مقول
ہو اندر جب کسی کا نام رکھتے ہیں تو پائے مجھوں سے بولتے
ہیں یہ نظم مرکب ہوشم یعنی ناخن اود شیر سے ۔
شمشیر ازما : تلوار کا کسی جسم میں لٹنا اسد شمشیر
دیکھو تو ذرا عجیب کہ زخم جگر کو
اتری ہے کہاں تری و شمشیر نکاس خرق
شمشیر آچار : وہ تلوار جس پر پانی چڑھایا
گیا چھتا رہی ترکیب ، صفت ، فصیح ، راج
بھی نہ آتش شوق شادت اے خام
نگی رہی تری شمشیر آچار میں ۔ دغ
شمشیر بڑاں : وہ تلوار جس کی کات عمدہ
ہو ، فارسی ، صفت ، فصیح ، راج
محل فصیح : ایک دن شمشیر برآں سے کرتا ہے دار
کے مکان پر شب کے وقت گیا ۔
شمشیر بر منہ : تلنگی تلوار دگنا شمشیر (زلف کرنے
پر تلوار ، فارسی ، صفت ، فصیح ، راج
محل فصیح : شاعر کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ وہ غزلوں
میں الٹ پھیر کر کے ذرا سی بات کو جہرت ، لیکر زیادتی
ہے ۔ وہ شمشیر اتنا ہے پھر ڈال دیتا ہے
نک پھر گتا ہے شمشیر بر منہ ہر کہ مدق وہ اسکی کا دم
بھرتا ہے ۔ میدان و فانی مر داند قدم دھرتا ہے
نظم طباطبائی
شمشیر بکف : در دنگل میں کے ہاتھ میں کھنچی
ہوئی تلوار جو ، فارسی ، صفت ، فصیح ، راج
شمشیر بکف : بیکہ کے حیدر کے پسر کو

شمبری رزے ہیں سیتے ہوئے چوکو
شمشیر تولنا : تلوار تو نا ، اور صرف فصیح ، راج
قول فیصل : تلوار تو نا اور تلنگی تو نا رانوں پر
زیادہ ہے شمشیر تو نا کا استعمال کسی کے ساتھ جو
شمشیر چکنا : تلوار چکنا اور صرف فصیح ، راج
بجائے وزم سر کو کارزار میں
چکے اگر حریف پہ شمشیر جانناں
شمشیر حصری : (حصرم ، قبا ، انگور)
وہ مخصوص تلوار جس کے دوسے میں ہلکی سی سبزی
جھک رہی ہو ۔ فارسی ترکیب صفت ، تلنگی استعمال
شمشیر لہری : جو ہر شمشیر حصری
رہے ہیں یہ غزال اسی سبزہ زار کہ نظم طباطبائی
شمشیر دم : دھات مقلوب تلوار پر دم
دیکھنے والا فارسی صفت ، تلنگی استعمال
کیا اسی دن بن ہیں اس بھوکے نام خدا
شمارہ پڑانے اور شمشیر دم ہر جانیکا
شمشیر دو پیکر : دو دوئیں رکھنے والی تلوار
فارسی ترکیب ، تلنگی استعمال ، زبان
ماں کا جو اگر خدائے تو فانی ، سیر رکھد
جگر دلا کا ہر دعویٰ توئے شمشیر دو پیکر نظم
قول فیصل : اپنی فارسی کے کلام میں یہ ترکیب
نہیں ملتی ۔
شمشیر دودم : دودھاری تلوار فارسی
ترکیب ، فصیح ، راج
شمشیر دوسرہ : دو دوئیں رکھنے والی تلوار
فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، راج
سررا کا شمشیر تلوار کے پر دم
دی جو شمشیر دوسرے پائے کی سرکے مونی خواجہ قدیر
شمشیر زن : تلوار یا تلوار میلانے کا ہر

فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، راج
تری دل ، پر جگر ، ماں باز صفر صاحب ہمت
جری شمشیر زن ، باطل شکن حیدر خواجہ
شمشیر زن : تلوار سے جنگ کرنے کا فن ، زبان
ترکیب ، صفت ، فصیح ، راج
محل فصیح : خود بھی ان باتوں میں کہاں یا ابھی
داخلت پیدا کرتے تھے ، شہساری ، تیر اندازی
لیزر بازی ، شمشیر زن وغیرہ و غیرہ فنون سپاہ
مکرم و سہل ، درجے کی مشق پیدا کرتے تھے ، دربار کا
شمشیر عربی : تلنگی تلوار فارسی تلنگی استعمال ، زبان
عروج دیکھتے ہیں بہار شمس الفاظ کہتے ہیں
اڑی سحر سحر جنت میں شمشیر نریاں کا نظم
شمشیر علم کرنا : جنگ کی عمل سے تلوار کے طرح کرنا
زبان کا فصیح انسان کی طرف جو ، اور صرف ، فصیح ، راج
شمشیر کا اگلا : تلوار سے فوٹل
پڑنا ، اور صرف ، فصیح ، راج
کس قسم کے دیکھو اظہار شمشیر
بل آلیا ابرو ، لکھنے والی شمشیر
قول فیصل : بطور سائنس استعمال ہو
شمشیر کا کھیت : میدان جنگ جان
بہت سے گشتوں کی لاشیں پڑی ہوں اور شمشیر کو
جو کوئی لم ہیں وہ ہرگز چمکتے چلتے نہیں
شمشیر ہونے صفت دیکھا ہے بھی شمشیر کا
شمشیر کرنا : تلوار کرنا ، تلوار سے جنگ کرنا
اور صرف ، مترادف
شمشیر کشیدہ : وہ شخص جو کسی کو قتل کرنے کیلئے
کشیجے ہوتے ہو ، فارسی ، تلنگی استعمال ، فصیح
زبان ، تلنگی استعمال

شمع سحری :- چراغ سحری، تریب اللزوال
 شتریب فنا ہونے والا۔ فارسی سونٹ قیل الاستمال
 قول فیصل :- زبانوں پر زیادہ تر چراغ سحری کی
 شمع سوزاں :- جلتی ہوئی موم سی فارسی ترکیب
 فیصل :- راج :-

مراحمی دار گردن و کمر اس کی یہ جلتا ہے
 بزرگ شمع سوزاں بزم میں عالم کی میزبان
 شمع المستتاب :- رکنا بیش آفتاب
 فارسی :- (دور اللغات)

قول فیصل :- عام طور پر زبانوں پر نہیں کی۔
 شمع نذرانہ (شمع) شمع کی طرح جلتے ہوئے چہرے والے
 محبوب خوش رو، فارسی ترکیب صفت قیل الاستمال
 دل یہ کہتا ہے جو وہ شمع غدار آئینے
 بن کے فافوس بچاروں سے آؤ تو ہی بھر
 دیکھو جی جبر کے میں کیونکر کرے اسے شمع غدار
 تنگ ہوا کھٹے تن سے بھی سوا دوست شب بھر
 شمع کا جو رہا وہ رخصت ہوئی شمع میں
 اب طرقت کھل جانے سے پڑا ہے - اردو
 قیل الاستمال :-

بد عمل جو ہیں وہ باز آتے نہیں تھوڑے
 جو کو پرور نہیں تو ہے شال دار شمع آتش
 شمع کا رو پشت پر ابر ہے :- عات بلن
 آگے چھپے عیاں ہوتے ہیں :- اردو شمع قیل الاستمال
 قول فیصل :- فارسی شمع شمع راجت درو
 یعنی باشت کا ترجمہ :-

شمع کافور :- وہ موم سی جو خوشبو کے لئے
 کافور کی ملاوٹ سے تیار کی جاتی ہے - فارسی
 ترکیب سونٹ فیصل :- راج :-
 ہر اک انگل ہے اس کی شمع کافور

تھیلی اک بوری شمع ماں ہے
 قول فیصل :- اسی کو شمع کافور بھی کہتے ہیں
 تری طین تو ہے فافوس تو ہے شمع کافور
 شمع گری کیونکر نہ پر دے ہزاروں تیری طین پر
 شمع کشتہ :- بھی ہوئی شمع - فارسی سونٹ
 تعلیم یافتہ طبع کی زبان :-

شمع کشتہ جیش : اس سے روشن ہوگئی
 کچھ قدر اسے جان گری ہے تری وقار کا
 چند پردانوں کی لاشیں شمع کشتہ کے قریب
 یہ بہت ہے جیش اراد اب مغل کے لئے
 شمع گردش میں آنا :- بزم شامہ میں
 شمع کا باری باری ہر شامے کے سامنے دکھانا
 تاکہ اس کی روشنی میں اپنا کام شائے - اردو
 صرف قیل الاستمال :-

بھل صرف :- عرض شامہ شرمہ ماہ ۱۱ اور
 شمع گردش میں آنا :- (آب حیات)
شمع گل کرنا :- شمع گل کرنا کا ترجمہ
 شمع بھانا، اردو صرف، فیصل :- راج :-
 محل صفا :- گھر میں گیسے تو دیکھتے کیا میں کو ناب
 صاحب جنگ پر سوتے ہیں اردان کی بگم دوسرے
 جنگ پر جواب ناز میں ہیں مگر شمع روشن ہے
 اپنے ساتھی سے شادہ کیا کہ شمع گل کر دے
 (فنا آفاد)

شمع گل سوزا :- بلازم، جلتی ہوئی موم سی کا
 بھنا، اردو صرف، فیصل :- راج :-

دھرو دھال کا ہے اندھیرے میں گورے
 شمع حیات جلد کہیں بھی جاسے گل آتش
 شمع لے کر ڈھونڈھیں تو پتا نہیں :- کمال
 سونٹ کے بعد جہاں دستاب نہیں ہوتا کباب چیز خضر

کی نسبت کہتے تھے اردو صرف، مترک
 محل صفا :- اشراشر ایک زمانہ وہ تھا کہ ساقول
 کے مزاج تک دہلتے تھے :- انکے ترجمے میں زیادہ
 ایک ایک دم کی دو دو اشرفیاں گھا کھیں اور
 جتنا چھوڑ پھینک دیتے تھے اب ایک زمانہ ہے کہ شہر
 بھر میں اس سے ہے اس سے تک شمع سے کر
 ڈھونڈھیں تو شمع رو جھری ہو، مرقوم جو ب
 آئینہ زانو کا پتہ نہیں میدان عالی :- (فنا آفاد)
 قول فیصل :- اب چراغ لے کے ڈھونڈھنا کہتے

شمع مغل :- وہ موم سی جو کسی مغل میں روشن
 ہو - فارسی ترکیب، فیصل :- راج :-

عشق کرنا ہے تو پر دانی سے دل کھٹ
 جو سر مغل سے شمع مغل ہو گیا
شمع مغل :- وہ شخص جس سے مغل کی رون
 ہو دھانڈا، مشوق، فارسی ترکیب فیصل :- راج :-
 شل پر داغ خدا ہر ایک کا دل ہو گیا
 یاد میں مغل میں بیٹھا شمع مغل ہو گیا
 شمع مردہ :- بھی ہوئی شمع، فارسی، سونٹ
 قیل الاستمال :-

شمع مردہ کشتہ دم یسوی آتش
 سوزش عشق سے زندہ ہو جیت قیل
 شمع مزار :- شمع جو مزار پر جالی مانی ہے
 فارسی، سونٹ، فیصل :- راج :-

شمع مزار :- کوئی سوگوار دھتا
 تم میں پورے جتنے کس کا نہ تھا بھلا
 قول فیصل :- اسی کو شمع مزارت، شمع مزار
 بھی کہتے ہیں :-

شمع موی :- وہ موم کی بنائی ہوئی شمع - فارسی ترکیب
 سونٹ :- (دور اللغات)

قول فیصل۔ بول چال میں موی شیخ ہے۔

شمسی۔ سبز رنگہ آل ہسیا ہی میں کوتلیا
رہی گئے ہیں۔ فارسی، مذکر (فدائیات)
قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے کہ اس کے
شمسی۔ ج ایک دوا ہے۔

شمس۔ درالفتح دین سوم ہر روز عرب کا خدشہ پر
ڈالنے کی مثال، قرہ، عامے کا سر، دوناڈ عام، سر پر
باندھنے کی ایک خاص قسم کی دھار، فارسی مذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

ذیب و ذیت۔ رخ و غم دہستہ گیسو کو ہیں
تج و سر پر ڈالنا۔ شمسہ ہمارا ہو گیا
ہے تباہ ہے چرخ افس چیت جسم پاک پر
کشتاں بھی ایک شل ہے تری رشتا کا
تغیث کر رہا دوست پر تلے پڑے ہو

قول فیصل۔ عربی اس کی اس وقت ہے
میں کے معنی ہیں ایک قسم کی پھول چادر۔

شمسہ بقدر علم۔ جہاں علم ہو اسی کی خاصیت
ہے اور زیادہ ہے۔ فارسی شمسہ یافتہ طبقے کی زبان
شمسہ چھوڑنا۔ شمسہ لگانا، عامے کے صفوں سے
دروں کا دعویٰ پر چھوڑنا، اور دوسرا ضعیف و راجح

چھوڑا ہے تم نے شمسہ زرار اب اگر
آؤ سبند از کو چیکا کے سامنے

شمسول۔ دینم اول دوا و عروت شامل ہونا
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل صمد۔ ان کا شمل شر میں نہیں ہے۔ ذرا غلط
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی میں محیط ہونا

کسی چیز کو گھیر لینا۔ شامل ہونا۔ اور دواؤں نے
صرف آخری سنی میں استعمال کیا ہے۔ مولف فرنگی
اصفیہ نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں۔

اکٹھا، بچھا، شامل، ساتھ، سمیت، تمام، سب
جو، مجموعہ۔

شمسہ۔ درالفتح کم، تھوڑا، بالکل خدسا، فارسی
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سہ خدا کا یہ ایک شمسہ اور
میں سے روشن ہو آسمان کا طور
یہ جو کچھ ہوا ایک شمسہ ہو اس کا
کہ جو وقت بادل پر ہو آنے والا

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے بالکسر و شمسہ
زبانوں پر ہے۔ میرافین نے اکتہ کا فانیہ شمسہ کیا ہے
چونکہ ترکیب کے ساتھ متقال نہیں کیا اس لیے بار بار ہے۔

اعلاسی سے وصف آتے ہیں نہ جو
ہر مونس تن زبان ہو تو شمسہ ہیں نہ جو
مطنی و دوا اضافی ترکیبوں کے ساتھ احتیاطاً

ہے۔ سورت کے شعر شمسہ نور (دالفتح) کہ شمسہ نور،
بالکسر اکٹھا دست نہ ہو گا۔ حال کے شعر میں شمسہ
چونکہ ترکیب استعمال ہوا ہے۔ اس نے بالکسر

یہ نہ چاہا ہے یاں بالفتح پڑھا فداں فصاحت ہے
عربی میں اس لفظ کی اصل نعمت ہے جو وہاں ہم لفظ
کے مطابق آئے دور سے دشمنی (کٹھن) لکھا جاتا

ہے۔ یہ مانے تو درمات وقت میں کا ہے بل
عربی ہے۔

شمسیم۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

عمل صمد۔ کاروں اور کاروں کی جو قی پر ازیم
حک پیر و جزیر شمسیم زلف و نشان گل خوار،
نظران پوشوں کی تھار۔ (فنا ازاد)

قول فیصل۔ آنا ہونا اور سونگھنا وغیرہ کے ساتھ
اسکا صرف ہو۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

شمس۔ درالفتح ویاٹ معنی خوشبودار
سورج جو، عربی، ہونٹ، فصیح و راجح۔

مشترکہ بدائع الفتح دیکھئے معرود، متاخر
فارسی بوقت، ہم معقول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
میں ہے اس سے جو کچھ ہم جوہ کر کے جوہیاں
ویدہ ہو یا کہ شینہ لکھیں ہے کہ گساں
شینہ کے پورے نام **شینہ**۔ سنی جوہی
کی وقت بھی بری بات کے مقابلے میں نہیں
فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل خیر۔ کہیں شاہ غلام حور، برنظر بڈالی
پھر میں قدر کی اور بگانی کا کیا ہے
بگم۔ سنی تو نہیں مگر کچھ دیکھیں شینہ
کے بدائع ویدہ سنتی تو شیک لکھیں تا آگروپ
تو کچھ دیکھ چکی۔ (دخانہ آزاد)
قول فیصل۔ اس کا اردو ترجمہ بھی تیرے ہاتھ
کیا ہے جو عام طور سے رائج نہیں
تو ہے وقت کو گید کے دیں بہت
کے شینہ جوہیرہ کے نام
شینہ۔ بدائع، جیسے فعل شینے
عربی صفت، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شینہ، بدائع، معرود، غراب بات
نسق، غور، کاروبار، محبوب بات جیسے افعال
شینہ، عربی صفت مؤنث۔ (لغات)
قول فیصل۔ تہا شینہ نہیں افعال شینہ کی
ترکیب شمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے
شینہ۔ مخلوقات کو متا کرنے والا، ہندوؤں
کے تین صوبے ہیں دیوتاؤں میں سے ایک
دیوتا کا نام جو پاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے تین
دیوتا ہیں براہمین مخلوق کا پیدا کرنے
والا، شینہ۔ مخلوقات کا فنا کرنے والا۔
شینہ۔ مخلوقات کو پرورش کرنے والا، سنسکرت، مذکر
(دخانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا اطلاق عام طور سے ای
کے ساتھ شینہ ہو، لفظ میں یا ہے معرود کی
ہی سی جھلک رہی ہو۔ ی کی پوری آواز نہیں نکلتی
شینہ۔ (اردو محمول) دکھانا، دکھانا، انگریزی لفظ
مذکر، رائج۔
شوال۔ شیعہ اول و شیعہ دوم شیعہ (برہمن) قول
مسلمانوں کا دوسرا قمری مہینہ رمضان کے بعد اور
ذی قعدہ کے پہلے کا مہینہ، اسی مہینے کی پہلی تاریخ
کو مید الفطر ہوتی ہے۔ ترقی، مذکر، رائج۔
سادن میں دیا پھر شوال دکھائی
برسات میں عید آئی تدرج کش کی بنی
قول فیصل۔ اس کا مادہ شول ہو جس کے معنی
اڑنا، کا دم اٹھانا یا کسی چیز کا اٹھایا جانا ہے
چونکہ اس مہینے میں اڑتیاں وضع مل کے قریب
ہونے کی وجہ سے دم اٹھایا کرتے ہیں اور اہل عرب
اس ماہ میں رانی اٹھا رکھتے ہیں اور سید شکار
کے لئے اپنے گھروں سے نکل جایا کرتے ہیں جس سے
اڑتیاؤں کے مل کی حفاظت انداز ترقی سن ان کی
مقصود پر قوس اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔
(دخانہ آزاد)
اسی کو شوال المکرم بھی کہتے ہیں۔
شوالا۔ شیعہ کا مذکر، ہادی کا استخوان
مذکر، رائج۔
گھوڑا تو میں توں کو ننگہ حشر سے
نہ ہی کہہ پوری پاس سینہ الاچھا
قول فیصل۔ چلے میں جب حشر جاری ہے پہلے
یہ لفظ آتا ہے تو اس الف کے لئے بدل
جاتا جو جینی شوب سے جاتا ہے۔ جیسے ادر شول
کا لفظ بجا لگتا ہے، ادر واکوں سے صبح کی

دعنی ذادن۔ چلتے چلتے بتی کے باہر ہو گئے
(دخانہ آزاد)
اردو میں اس کی جمع شوالے اور اپنے کل
شوالوں بولتے ہیں۔
دل دیکھئے کہ گمناہ شوق ہو عزیز
سجدہ کو دیکھئے شوالوں کو دیکھئے
معرود نور اللغات نے اس لفظ کی تشریح یوں
کی ہے۔ شوال، آلا۔ گریہ اس کے معنی معنی
ہوئے شیعہ کا گھر۔
شوالا۔ شاد کی جمع۔ ثبوت، خالی
ترقی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
لازم ہے اب کی مادہ لفظ پدم کو دل
اسی ایک ہی لفظ شوالا ہے ہم کرنا
قول فیصل۔ صرف نور اللغات نے اس کو
شاد بھی گواہ کی جمع بھی لکھا ہے جو عربی
ایک لکھ رہے۔ اردو میں نہیں ہوتے
شوب۔ (برہمن) چوب، دھبے جانے
کا فعل، دھلائی، اردو، مذکر، فصیح، رائج
شوب۔ یہ کہن شوب میں بھٹ گئی۔
(دخانہ آزاد)
ہیں بری آلودگی سے پاک بازار ان ازل
شوب کے قابل نہیں ہے چیرن تصویر کا
قول فیصل۔ فارسی میں پتھر و منہ کی کو کہتے
ہیں۔ صرف نور اللغات نے گویا کہ شوبین کا
حاصل مصدر ہے۔ مگر شوبین کے معنی کیا ہیں
یہ نہیں لکھا۔
شوب پرانا، کپڑے کا دھویا جانا اور
صاف کرنا۔ رائج۔
شوب سے شوب پرانی

موشوب ٹیریں جب بھی یہ رنگت نہیں جاتی دماغ
شوب کھانا، سپرے کا دھویا جاتا۔ اردو
صرف، سترک۔

لی ہے خاک و خشت میں بدن پر شہرہ گزری
 نہ کھائے شوب پہراہن ہمارا
 قول فیصل ۔ مولف نے فریاد آصفیہ نے خوب
 پڑا اور شوب کھال کے منہ رجبہ زلی فی اور بھی
 لکے ہیں جو دہلی سے محض میں ۔ قید ہونا، قید ہونا
 جیسے ان پر تو کئی شوب پرچے ہیں یہ کیا چلی جائے
 سے ڈرتے ہیں ۔

شروع ہوتا ہے (دوا و جہول) دلیر، ہزار ہا ہزار
ہے پاک۔ محبوب کے لئے فانی ہفت فصیح و سلیقہ
محلی صفا۔ ایک بیت پیدا، شروع و ستم گار نہ
یہ ہزار عجب طوفان از سے ادائی (فائدہ آزاد)
قول فیضیہ۔ محبوب کے لئے محسوس ہونے کے ساتھ
بھی اس کا استعمال بکثرت ہو۔

اسے واسع مناسبتے منزل اس شوقِ شومِ حسی
 اگر مشعر کو فی قابلِ انصافِ نکلتا
 مازم کوئے شکلِ غمِ ارموای (ناله رسوا)
 بابتِ اس غمِ غم سے دوچار ہو

مشتوق صفت شرم و لڑکوں پر بھی اسکا اطلاق
ہوتا ہے۔

شہر کے شرف و مآثر کے
ظلم کرتے ہیں کیا جانوں پر
شہر : بد و بدترینوں کے لئے ہے جیسا بد فرمان
سرکش ہے ادب گستاخ، شرابی تارسی نفع
محفل نشہ : تم بہت شرف ہو گئے ہو کسی دن
کھاؤ گے۔

شوخ و دوپوں کے لئے، تڑپا، پھیل،

چیلہا، پینا، ریمینہ و ام۔ قاری فصیح و راج۔
(زمینک آصفہ)

شوش کے دل کی بازخریش، زبہ دل
 اور ددی کی زبان (فرنگی صغیر)
 شوش خمش، کھلاڑی اکھنڈ، اور ددی کی
 زبان۔ (فرنگی صغیر)

شورجیہ - چیکین - تیز گھرانگ - اور و مفسر
نفسیہ اور انجی

دیکھیں گی کہ ان کے ہاں یہ ساری باتیں کاشف و
نقش پائے جھوٹا جانتے ہیں۔
قول فیصل :- زیادہ تر بہت سرفرازانہ کام
نئے تھے۔

شرح تذکرہ اشک کی تعریف میں : اشک ربی
 پاک ختمہ انگیز اردو صفتہ شیخ ابراہیم

سازمان تحقیقاتی و آموزشی
شوخ و دلاور و سلی و انجمن

تسویح سے پہلے منہ قضا میں نہ دھوئے، پھر غسل کر کے

فتوح اوارہ۔ وہ میں نے ہراتہ ازبک

شوقی اور حلیا بن ہونا رسمی ترکیب، عظمت،
نفیس، رابع۔

کہو دے یہ خبر کوئی امت شریف اور اکو کو جلیل
شانی میرے وجود پر حق ہے میرے قضا

سویں حکم (۱) استوح ویدہ :۔ دھیت
بے غیادیدہ و گیرگتاخ شونخ مزاج قادی

حضرت، عظیم یافتہ طیف کی زبان۔
 مولا ہے سب کا ایک اشارے میں غیب

وہ شوقِ قیسم جو ہمیں یہیں صبرِ ادا پہ

مدانرگس سے ہے دامن کشیدہ
 کہ ہے نرگس حین کی شرف دیدہ
 کہ ہر باتا ہے تو اسے شرف دیدہ
 زبان اشک روم سے دیدہ
 قول فصیح و شرف دیدہ
 خوش چینی ہے بیانی ہے بکی
 6 رسی مرثیہ کیا مرقعہ کی زبان

شہزادہ شمس تری بردے ہیں وہ ایک تہذیب
پر نظر باز ہیں وہ تقصیر کی دنیا کرتے ہیں میسر

شرح صحیحی کرنا ہے یا کرنا مشرادت
کرنا اور صرف تعلیم نہ عطف کی زبان

بیت نہایت نورانگوں کی جایی

تَرْكِيبِ قَلِيلِ لِمَا سَقَطَ

کہ آباؤں میں بیٹے بھی تنگ

مجلس رابع :- در بیان سیرت و اخلاق
 طاهره و اربعه

دیکھ کی ہے مٹھا سے بھائی کی شیر دانی مار رہی ہے۔

شوخ زبان - تیز زبان - طراز - خامی
صفت - قلیل الاستقامت

شوخ طبع شرف طبیعت رکناست، بیشتر طبع

قاری مفت یقین یافتہ طبع کی زبان۔
محکم دلائل سے مزین سب کی سب شورش طبع رنگین مزار

ادارہ تعمیر حقیقیہ - رفقاء آزادانہ

شوخ مزاج :- جس کے مزاج میں چلبازانہ
ہو فارسی ترکیب فصیح مزاج

درو کوئی واسطہ شوخ مزاج

اس کو چھپڑا بر کیا تم نے

شوخ نظریا شوخ نگاہ :- جس کی نگاہوں

سے تیزی چالاک اور شرارت جیسے رنگینہ محبوب
فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شوخ نظریا شوخ نگاہی :- مثلاً

دیو دلیری چاہے گی فارسی ترکیب سوت خیل و ستار

محل حسنہ اندازے تیری دست خانی بخت

ری تیری دل و دلی :- یہ شوخ نظری خدا

اس چشم سرگین کو بین الکمال کے اثر سے

بجائے ۔ اللہ تم کو مریدانہ دھانہ آزاد

شوخ نوا :- خوش آواز فارسی ترکیب

بیل لکھال

توئی نغمہ سرا ہے کہیں محو گو گو

بیل شوخ نوا ہے کہیں حرف ناز (فروز)

شوخ دشتک :- درود مترادف

طبع پینچل فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

خبرے مرگ سالی شوخ رنگ

کو آیا سول بر سرکاری سے رنگ صبح خندان

محل حسن :- ایک پھل تہ قوت رنگ نبات

شوخ دشتک :- دھلم موش رنگ

شوخ مزاج :- چلبازانہ باکی چالاک طراری

یہ فارسی سوت فصیح مزاج

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی

اس جاک آدائیں ہوتی مرغاد سوا

محل حسن :- خدا کی قسم مجھے ان کی بھاتی تو

باقی ہیں ۔ یہ کسی کا بھاؤ اور دقتیں برسا

یہ شوخی اور چلبازانہ کہاں دھانہ آزاد
قول فصیل :- اس کا اردو شوخیوں اور اپنے
محل پر شوخیوں متعل ہے

فست سوتی نقیب رعدا زل معنی شوخیوں

بستج ہو گئیں نگہ شرم ساز میں جانی

ہی ہوتی ہے جن آنکھوں میں شوخیوں کی بار

شوخی آزاد اس شرم اینس کیوں سکھائی باقی

(حرقت سوانی)

اس لفظ کا استعمال گھوڑے کے نئے بھی

شوخیوں تو ابلق ایام میں ہیں ۔ (ایست)

شوخی :- شرارت اور خدائی فارسی

موت فصیح مزاج

شرارت اسی بت میں گئی گئی

کہ شوخی بھی دلہ شرمائی

قول فصیل :- ان معنی میں بچوں کے لئے اسکا

استعمال زیادہ ہے جیسے تمہیں بہت شوخی

آئی ہے سی دن ہمارے (تو سے بڑے)

کہیں کہیں اس لفظ کے معنی طر اخت بھی نکلتے ہیں

شوخی تو دیکھو آپ ہی کہا اور منہ مٹ

یو بھا کہاں تو بولے کہ میری زبان پر

شوخی :- بلاے قرار ی اضطراب

شوخی سے شہرتی بین قاتل کی نظر آج

یہ برق بلا دیکھئے گئی ہے کھر آج

(دند لکھات)

قول فصیل :- یہاں بھی شوخی کسی معنی میں

معنی نمبر اول میں لکھے جا چکے ہیں ۔ بے

قراری اور اضطراب پر لیتی ۔ اور بچ کا

بہوتا ہے ۔ شرم کہیں یہ بات فارسی

ہوتی

شوخی :- بے عیاق بے شرمی ۔ خربنگ مغر
قول فصیل :- اس لفظ کا استعمال بچوں کے
لئے ہوتا ہے یا محبوب کیلئے اور دونوں صورتوں
میں ایک معنی بے عیاق اور بے شرمی قطعی نہیں
ہو سکتے

شوخی :- رنگ کی تیزی اور دھوکہ

(دند لکھات)

قول فصیل :- ان لکھنویں بولتے

شوخی مر شا :- آنکھ یا میرے سے شرارت یا

تیزی اور پیلیے بن کا اٹھا رہتا اور دھوکہ

قبل استعمال

کئی کی آنکھ کو شوخی پرستی

کئی کے آنکھ پر کوئی

شوخی رگ رگ میں کوٹ کوٹ کے

بھری ہوتا ہے بہت شوخ اور تیز اور چالاک

ہوتا اور دھوکہ فصیح مزاج

دفر خنگ اثر ہو اور خاندانہ

شوخی سے استعمال متعل شرارت سے

بے باکی اور دلیری سے سادہ مزاج فصیح مزاج

شوخی سے شہرتی بین قاتل کی نظر آج

یہ برق بلا دیکھئے گئی ہے کھر آج

محل حسن :- شوخی سے وہ ڈانٹ جانی لکھا

دند آزاد

قول فصیل :- سولہ خربنگ آصفیہ لکھان

کے ایک معنی لکھے ہیں ۔ منہ سے ان لکھنویں

ان معنوں میں نہیں بولتے

شوخی فصیح :- باضافت طبیعت کا چیلین

طبیعت کی تیزی اور چالاک فارسی سوت فصیح

مزاج

بھول جاتا۔ یہ ترمیم اسی بڑا شہر ہی کہ لوگیا کر
خیال ہو کہ اگر وہ ان کی شوشی طبع بھی جوڑا پلے پھر
کا لفظ نہ ملتا۔
شوشی کرنا۔ اڑکوں کا خرافات کرنا، شور مچانا
اور دھرم، فیصلہ، راج۔

نیچے آئیں گے اچھی شوشی کریں ہزار
ان کو کوئی کہہ نہ سکے کہ کس کی بول پر
حق فیصلہ، جیسے جمع شوجاں کرنا بھی فیصلہ
راج ہے۔

شوجاں کرنا۔ یہاں پہلے جو قوم سے سوا
بانی ہیں گئے نہ ہی لگا کر ہم تمہارا اٹھایا شور
شوشی کرنا۔ گھوڑے کا خرافات کرنا اور
دھرم، فیصلہ، راج۔

قول فیصلہ۔ لیکن جمع شوجاں کرنا زیادہ
راہو یہ ہے اچھا نام شوجاں۔ راج
بہاؤ شاہ گرو آسن سوار کا
شوشی کے ساتھ۔ خرافات کے ساتھ چلنا

کی لاد کھاتے ہوئے۔ اور دھرم، فیصلہ، راج
اچھی شوشی۔ شہزادی کرسی پر اٹھ کر ہی مونس
اور شوشی کے ساتھ کہ لپکات ہوں شوشی کی طرف چلنا
لفظ نہ ملتا۔

شور۔ دہلیم اول و سکون، دم معرفت سکون
سوم و پھارم۔ حلق میں شور، منہ میں کی
پہلے ذات ہی نسبت کہتے ہیں۔ ہمارے پاس
یہ پیدا ہوئی جو خدائی درگ بھی ذات کی ذات
پہلو خدمت گار سمسکرت ذکر۔

لفظ کا مادہ شہ یعنی دھندلانا
ہم جب اس میں رک کلمہ نسبت لگایا، اور شوشی کی
حکمت کو بڑھا کر حسب قاعدہ سمسکرت میں۔

وہ سے بدل دیا تو خود کہہ گیا ہر سبب و علت سے
اک لڑکی اصغر شوشی ہو گیا، اس کا شوشی معنی ہانسنے
دھندلنے و خرافات کا کہ ہر سبب و علت کے خلاف
قول فیصلہ۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔

شور۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔
کی آوازیں فارسی، فارسی، راج۔
سبب، اور دھرم، فیصلہ، راج۔

شور۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔
شور۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔
بہت شور مچاتے ہیں دل کا
جو پیر تو ان طرح شور مچاتا

سدا ہر چند وہ پردے کرانہ
وہ شور، اس کا کہ پردے کے باہر
شوشی، آتوب و دھرم، فیصلہ، راج۔
تیم یافتہ طبع کی زبان

شوشی، کھارنگ۔ جیسے شور مچانا
نہ کہ فیصلہ، راج۔
شوشی، جوان، لول، جوش، زیادتی
فارسی، فیصلہ، راج۔

سن کے پہلو سے شور مچانا۔ کہا
وہ فیصلہ، راج۔
قول فیصلہ۔ اس شور میں شوشی کی شہرت
بھی ہو سکتے ہیں۔

شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
وہ زین کرنے والا جیسے شوشی، فارسی، فیصلہ، راج۔
لفظ کی زبان فیصلہ، راج۔

شوشی، یعنی، کھارنگ، فارسی، فیصلہ، راج۔
فیصلہ، راج۔

پڑا ہے، ہے آگے چاہ دنیا پر نہیں
نکلا بھی آگے شور پانی نکلا
وہ شور، جوش، راج۔
اتھو اس میں کس کس سے کھانے کو
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

قول فیصلہ۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

قول فیصلہ۔ اور دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔
شوشی، دھرم، فیصلہ، راج۔

دل میں پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غائب
آج قطرہ نہ لگا تھا سب طوفان نکلا
شور اٹھنا۔ غل ہونا۔ شور ہونا اور وہ شور
دل سے کھینچا ہے جب میرا
شور اک آسمان سے اٹھتا ہے
شور اٹھنا۔ دھوم مچانا۔ شہر دہر دہر ہونا
اردو صرف۔ متروک۔

خال ابرو کا جھوٹا۔ بت رنگ اڑا
غل یا از غل کماں بیکڑاں فرنگ اڑا
شور اٹھنا۔ دھوم مچانے والا۔ غل کرنے
والا۔ فارسی۔ ترکیب فیصل الاستعمال
چار شور نرالی میں دو غل فوڑا نوش
غل اٹھنا۔ شہر دہر دہر ہونا۔ شور اٹھنا
شور اٹھنا۔ جن پیدا کرنے والا۔ دھوم
مچانے والا۔ فارسی ترکیب۔ صفت تعلیم
یا تعلیم کی زبان۔

موتا السیب سے فیض عشق شور انگیز۔
بقدر ظرف و ظرف سے سوانہ کا شور
نک اٹھنا۔ عشق خور انگیز
شور اٹھنا۔ شور مچانا۔ شور مچانا
قول فیصل۔ اس کے سنی غل کرنے والے
کے بھی لیے جا سکتے ہیں۔

اب تو رہنے کی مدد کوئے جان کی جاگی
اٹک شور انگیز نا توں کلیا چو کلیا
نہ پراگندہ دلائی اس کے سنی ہو سکتے ہیں
سارے شور انگیز تخیل خیز نظم طبعان
نک سود کی زبان شور انگیز نظم طبعان
شور با۔ وہ سالن جس میں ہوا کا
پڑا ہو۔

نرے میں شور با اس درجہ مرغوب
کڑا آب و رنگ حسن شوخ سے خوب
قول فیصل۔ زیادہ ترپے ہوئے گوشت
یعنی طبع و غیرہ کے معاملے دار پانی کو شور با کہتے
ہیں۔ اسی کو شور دا۔ اور شور دا بھی کہتے ہیں
فارسی میں شور با یعنی آشوب ہونا یا غل مٹا دینا۔
شور با۔ اچار کا پانی۔ اچار میں پڑا ہوا کمر
اردو۔ مذکورہ دہی کی زبان۔ دفرنگ آصفیہ
شور با۔ رقی چسکیزے بھی کہتے ہیں۔ اردو
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اٹکھنہ نہیں دلتے۔
شور با۔ پٹلا ہو گیا۔ بڑا صدمہ پہنچا۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اٹکھنہ نہیں دلتے۔
شور بخت۔ بہ بخت۔ کم نصیب۔ بخت
بہ نصیب۔ فارسی صفت۔ تقسیم یافتہ طبع کی زبان
فیل الاستعمال
حل ص۔ بحر کف پر کا بھی مجھ ہی شور بخت
کے غم میں یہ جوش و خروش ہے۔ (فائدہ آنا)
شور بختی۔ بھیبی۔ فارسی۔ سوخت تعلیم یافتہ
حق کی زبان فیل الاستعمال

باندھوں ہل سونوں جوانی شور بختی کا کوئی
ہو نہ میں شہر میں عالم زمین شور کا دنی
ہوگا تال کو نہ تخت تک افغانی
شور بختی سے ہر اک زخم تک اس کا
شور برپا کرنا۔ غل کرنا۔ فساد برپا کرنا۔ ہلکانہ
کمر اٹھانا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج
غل مری زنجیر کے زقار سے ایسا کیا
شر کو بھی شہ جو ہونا۔ غل کرنا۔ فساد

شور برپا ہونا۔ غل جانا۔ ہلکانہ ہونا
صرف فصیح۔ رائج۔
جب اٹھتا تو تیرے کشتہ حسرت کا آؤ۔
شور مٹا تم تھا کہ اک عالم میں برپا ہو گیا
شور پور۔ شرابور۔ شکر پیرنگ پانی
سے بھیکا ہوا۔ اردو۔ دہی کی زبان۔

ہولی صلی سے تم نے کس سے آج
رنگ میں شہ جو آئے ہو
حل ص۔ مرزا صاحب کی شوخی سے ہمیشہ
انہیں اس رنگ میں شور پور رہتی تھی جس سے
نادر وقت لوگ انہیں اس کا کی تمہارا نہیں
(آب حیات)

شور مٹا مارا۔ خفگی ہونا۔ خستہ ہونا۔ اردو
صرف۔ غل کرنے کی زبان دہی کا صرف۔
دن داڑے جو علی آئی تو گھر میں میرے
تو دکانا ترے آنے سے بچے شور پور
شور پور نا۔ دھوم مچانا۔ ہلکانہ ہونا
اردو۔ صرف۔ متروک۔

نہ جوتے ہیں خگنے نہ غلنے ہیں پر شمش
مین میں شور پور اس کے سکرانے کا عظیم آبادی
شور پور نا۔ ہر وقت کسی کا دھیان رہتا
دول پیدا ہونا۔ جنون دہنا۔ اردو۔ صرف۔ متروک
پڑا دل میں رہے یہ شور ہر آن
ترے لب کا عجب جھونک ان (دلی)
شور بخت۔ شور بخت۔ سرکش۔ فساد
فارسی صفت۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل کہنے میں شور بخت ہی مستعمل
ہے جسے عوام شہر بخت بھی کہتے ہیں۔
شور پیا۔ ہونا۔ غل ہونا۔ ہلکانہ ہونا۔

فریاد کی آوازیں آنا اور صرف قلبی استعمال
تشنہ کا گری گری دیکھ چکا شور و غوغا
ذوق شور و غوغا پیدا کر دیتا ہے
قول فیصل۔ اس عمل پر زیادہ تر شور و غوغا
زبان پر ہے۔

شور و غوغا۔ ہنگامہ رکنا، فساد موقوف ہونا
اور صرف، بغیر فیصلہ، راجح۔

دعا و دعا کہ فقہ سے سو قدم پر ہے
تو اہل بیت کے شور و قیامت کو قہم پر ہے
شور و غوغا۔ فخر و شہرت، چشم زخم فارسی موت
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شور و غوغا۔ شور و غوغا، شور و غوغا میں
دیکھ دے، دیکھ دے، دیکھ دے، دیکھ دے

شور و غوغا۔ آشوب، قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب، ترکیب، ترکیب، ترکیب

اس شور و غوغا میں یاد میں دیکھ جاہلی
کس نے ہنگامہ دیکھا اگر دیکھ دیکھ
شور و غوغا۔ جنگ کا ہنگامہ، فارسی
ترکیب، ترکیب، ترکیب، ترکیب
محل حب۔ سرکٹ کر دودھ ہوا اور شور و غوغا
بلند ہوا۔ (طہر ہوش ربا)

شور و غوغا۔ خفا کرنا، غصہ کرنا، اور
صرف حور و دلی کی زبان

جہری بھارتی دیکھو کہ باجی سے مجھے
شور و غوغا روز و رات سے آواز سنیں
شور و غوغا۔ وہ زمین جس کی مٹی کھاری
قابل کاشت نہ ہو۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

محل حب۔ بادشاہ نھارا زمین کا بادشاہ

عرصے خوب نکلتا ہے، مگر تم سرسبز کرتے ہو
درد شور و غوغا جو ہے (آب حیات)
شور و غوغا۔ کھاری زمین، وہ زمین جو
کھاری یا شور و غوغا کی وجہ سے قابل کاشت نہ ہو
اور وہ، موت، فیصلہ، راجح۔

گر یار کے سامنے میں رو یا تو کیا
مذہب کاں میں جوخت دل پر دیا تو کیا
یہ داند بزرگ ہو یا نہ ہو
اس شور و غوغا میں تم بویا تو کیا
دیر تم بخت کو دل میں بویا
زمین وہ شور و غوغا جس میں شہر و شہر

شور و غوغا۔ شہر و شہر، نام سنا، اور
صرف، فیصلہ، راجح

بست شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا آتش
شور و غوغا۔ شور و غوغا، فساد، جہل
ہنگامہ فارسی، موت، فیصلہ، راجح۔

جب میں نے آہ کی ہو قیامت، لٹاؤ
آواز پر ہے شور و غوغا، شور و غوغا

مگر شور و غوغا اپنے دل شور و غوغا کی
نواک و نواک شور و غوغا، شور و غوغا

قول فیصل۔ شور و غوغا، شور و غوغا
پرتانی کے بھی لے جاتے ہیں جیسے قند توتھ
اب تک درد نہیں ہوئی تھی (دندانات)
ہر مٹی میں اس کی اور جمع شور و غوغا
اپنے محل پر شور و غوغا ہو۔

وہ شور و غوغا نظام جہاں جن کے دم سے
جب ان کو مختصر کیا انساں بنادیا
شور و غوغا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

نہت، قلیل الاستعمال
نری شور و غوغا میں کل دگر تیر
لاوی میں کر بجلی بھٹاں میں
قول فیصل۔ اس کی اور جمع شور و غوغا
اور اپنے محل پر شور و غوغا ہو۔

اب جو دل باقی بول کی شور و غوغا
آہ وہ ہنگامہ عہد شباب حشر و غوغا

شور و غوغا۔ لیکن ہوا۔ (دندانات)
قول فیصل۔ اس کے انداز میں یہ نہیں
شور و غوغا برپا کرنا۔ دشمنی، ہنگامہ، پاپا
کرنا، ہمارے کرنا، سرکشی کرنا، فساد، کرنا

اور صرف، فیصلہ، راجح
شور و غوغا۔ شور و غوغا، فساد، گھٹ بانا۔

اور صرف، فیصلہ، راجح

محل حب۔ فیر لوگوں نے جو کچھ کھیا ہو
شور و غوغا بہت کچھ فرو ہو چکی تھی بدلتی بدلتی
شور و غوغا۔ آشوب، شہر و شہر، ہنگامہ شہر
فارسی، موت، فیصلہ، راجح۔

زبان جب تک نہ کھولی تھی آواز قبا اور
کہ ہے یہ قلم کی آستین میں شور و غوغا
شور و غوغا۔ شہر و شہر، ہنگامہ شہر
اندیشے کی آواز فارسی، مذکر، اور راجح۔

چلا کوئی دم سے غم کی بجے
نہ خند و نہ غم، قلم کی بجے (سبح خدا)

شور و غوغا۔ شہر و شہر، ہنگامہ شہر
مذکر، فیصلہ، راجح۔

سودا کی جو بالیں چاہا شور و غوغا
خدا ام ادب بولے بھی آواز
شور و غوغا۔ غل جانا، سونا کرنا، چیننا

اختیار کی ہو کہ بڑے بڑے کو آئے مال کا بھاؤ معلوم کرادیا ہو۔ (نور اللغات)
 شورہ گر: قلبی شورہ بنانے والا۔ فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال
 شورہ ہوتا بظاہر ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج
 کچھ اس ادا سے بار بار کشتہ ادا کو
 قتل میں ہر طرف تھا کہ شورہ آفری کا امیر
 شورہ ہونا: بظاہر ہونا۔ دہلی کی عورتوں کی
 زبان۔ (نور اللغات)

شورہ ہونا: دھوم دھام ہونا شہرت
 ہونا۔ نام وری ہونا۔ اردو صرف قلیل استعمال
 حسن و صفت دونوں کا ہونا ممکن نہیں
 گھر میں وہ پردہ نشین ہو شورہ باناؤں میں
 شورہ ہونا: کھاری ہونا، لیکن ہونا۔ اردو
 صرف فصیح رائج۔

تک ایسا ہو اس میں شورہ ہو چہ خیر
 بڑے گھر کے زیادہ شیریں شائ کا خوب تر
 شورہ کی در پنجاب کے ایک گویے کا نام جتنے کا
 وجود ہو۔

شورے: (بروزن بڑا) شورہ۔ عربی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا شورہ خاک چپکے کیوں رہیں ہم
 چلو اپنے خداؤں سے کہیں ہم
 قول فصیل: کہنا چونا کے ساتھ اس کا سر ہوتا
 آپ اس برگشتہ طالع کی یہ شورش کرتی ہیں
 خرمن اسید پر بھی گرایا چاہیے
 دوزخ کو ان سے لپٹ جائیں قیامت ہو تو
 جکے جکے حشر میں ل سے یہ شورہ ہو گیا، سیاہ
 شورہ: کھاری پر کھار ٹیکسی۔ اردو

نوت: غیر فصیح رائج۔
 قول فصیل:۔ ہندوستانیوں نے عربی قاعدہ
 سے یہ رت اضافہ کر کے مصد بنالیا ہو۔
 شورہ: (بالصوت و کسر سوم ستون چارم
 معروض و فتح: بحر) حیران پریشان (حجاز)
 دیوانہ عاشق۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان۔

شورہ: شورہ پر جوش جنون دیوانہ ہو
 شورہ: بخت۔ فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال
 شورہ: حال۔ پریشان حال، دیوانہ
 کشتہ۔ فارسی ترکیب قلیل استعمال
 شورہ: خاطر۔ پریشان خاطر پریشان
 فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال
 شورہ: دماغ (یا) شورہ مزاج۔
 (کنایت) دیوانہ سودا۔ فارسی ترکیب
 (نور اللغات)

قول فصیل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں
 شورہ: روزگار۔ بے سامان۔ فارسی
 صفت۔ (نور اللغات)

قول فصیل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں
 شورہ: سر۔ آشفستہ سر دیوانہ سڑال
 فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 میں وہ شورہ سردیانا قاجار بیدار ہیں
 پڑھا جاتے ہیں پھر لوگ اگر میرے دفن پر
 ہجوم کشا میں شورہ سر
 پھر سے گرد و غبار میں شام و سحر (صبح خندان)
 شورہ: سر۔ دیا گئی پریشانی فکر کا
 نوت: تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو کے مشتاق پریشان سے پری آتی ہو
 دھوم ڈالی مری شورہ سر سے دیکھو
 نا توانی میں کسے توڑتی شورہ سر
 ملحقہ زنجیر کا یہ نام نہ زندان سمجھا
 شورے کا:۔ شورے کا بنا ہوا شورے میں
 قندہ اکیا ہوا جیسے شورے کا پانی شورے کا
 تیاراب وغیرہ۔ اردو صفت فصیح رائج۔
 شورے کی پانی: شورے کی بنی ہوئی مورتی
 شورے کا کھانا۔ اردو نونہ۔ (نور اللغات)
 دوا:۔ اہل کتب میں ہوتے۔

شورے کی پانی: (کنایت) نہایت گوری
 اور صیغہ کا اردو صیغہ۔ اردو دہلی کی زبان
 (نور اللغات)

شورے کی قتل:۔ ان پر ہم صاف ہنگام
 کی نوجوان عورت نہایت گوری رنگ کی عورت
 صیغہ صحیح قتل ہو لیکن عورتانہ لفظ قتل آتا ہو
 جو غلط ہو۔ (نور اللغات)

قول فصیل:۔ عام طور سے نہیں ہوتے۔
 شورے کی قلم:۔ شورے کا لمبا پتلا ٹکڑا۔
 اردو فصیح رائج۔

پھولیں کو کوڑھیک کر گل آتش بازی
 شاخ گل کی قلم کی گئی شورے کی قلم
 شورے میں جھالنا:۔ (متحدی) پانی کی
 صراحی کو شورہ لے ہوئے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا
 کرنا۔ اردو صرف استزدک۔

کیں سرد ہریاں بے گلوں پائے کیوں
 دی آبرو خطونہ شورے میں جھال کے
 قول فصیل:۔ اس کا لازم شورے میں جھلنا بھی ہوتا
 جتنے جواب استزدک ہو۔

شوشہ: شوشہ پر اخص رشتہ جو حجت کی نظر
(جھٹکا) آئے حیوان کو ہیں شوشہ میں جھٹکے دیکھا
اب برکت میں بھان (یا) جھٹکا کہتے ہیں۔
شوشہ: یا (بروزن گوشت) ریزہ (ڈرہ)
مکرہ، قراضہ، فارسی، مذکر، لبا، طویل قاری
مذکر، چاندی یا سونے وغیرہ کی ساخت۔ فارسی
مذکر، تودہ، خاکہ کا ڈھیر۔ فارسی، مذکر، ہلکا
ڈھیر۔ فارسی، مذکر، رگی کا پتہ، وہ علامت
جو شہد ار کی قبروں پر بنا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر
(فرنگ آصفیہ)
قول فصیل:۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شوشہ: الٹی دال یا آنکھ کے کی مانند
چھوٹی سی وہ علامت جو اسے ہونے کے نیچے لگا دیا
ہے۔ اردو، مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فصیل:۔ اہل کھنڈ اسے لنگن کہتے ہیں۔
شوشہ: حروف کا سرا، ذرا نہ جو
بعض حروف کے سر سے پڑتا ہو جیسے شین کا
شوشہ۔ میم کا شوشہ۔ اردو، مذکر، متروک۔
ویدہ ہو تیرا کہیں میں پڑتی ہو کس لئے
پچاننی نہیں اری شوشہ بھی میم کا جان صاحب
قول فصیل:۔ ایسے لفظ فارحرف جو کسی حرف
حرف سے مل کے آتے ہیں کتابت میں جب ان کو
ظاہر کرنا ہوتا ہو تو نوکین نکال کے لفظ سے دیتے
ہیں۔ اخص نوکوں کو شوشے کہتے ہیں۔ جیسے منفی
میں نوک کو ظاہر کرنے کے لیے جو نوک نکلی ہوئی ہو
وہ شوشہ ہے۔ حرف 'س' کی نوکیں دند اسلے
کہلاتی ہیں۔
شوشہ: فساد انگیز بات، فتنہ انگیز بات، بھڑک
بات، جھگڑا، شگوفہ، جھگڑے کی بات۔ اردو،

عورتوں کی زبان۔
کاشے ہو ہمارے نام کے حرف
غریب شوشہ ہو فخر فقر ا ہو
محل صحر:۔ اس بنادے کے خوشے سے وہ نیک
نیک رائے دنیا سے بے آس۔ بیکانیر سے پنجاب
کی حد میں داخل ہوا۔ (دربار اکبری)
شوشہ اٹھانا: بھگڑا کر اکرنا۔ نئی بات
نکالنا۔ فساد اٹھانا، کوئی نئی بات شروع کرنا
اردو صرف، ریل کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
شوشہ چھوڑنا: (تعدیل) فساد انگیز
کہنا۔ انوکھی بات کہنا۔ دو پار آدمیوں کے سلنے
لیکایک کوئی نئی بات کہنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔
ہو گیا غیروں سے آخر بزم خواں میں لگاڑ
لے گئے تشرین تم تو ایسے شوشہ چھوڑ کر قتل
شوشہ چھوڑنا: شغیان کرنا، شرارت کرنا
اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
آج سب کو بلا پر سوں کوں کا گل کو سانپ
لاکھ شوشے گرد تیرے سر کے پھولوں تو بھی شوق ظلال
ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تانے کتنے
مال نور میں پھرتے ہیں شوشے کتنے
شوشہ دینا: فقرہ دینا، اردو صرف متروک۔
رقت ہو کہ مکتوب ہو حیل ہو سرا سر
شوشہ میں دیتے ہیں کہ فقرہ نہیں کرتے
شوق فر:۔ (بواو جہول) کسی کی ذات کو شکار یا
جیب وغیرہ چلانے کا مخصوص طرز۔ انگریزی
موتک، انگریزی دال طبقہ کی زبان۔
قول فصیل:۔ بہ نسبت شوق فر کے اردو میں
درا کیور زیادہ بولتے ہیں۔

شوق: (بالفتح) خواہش، فخر، شوق، اشتیاق
عربی، ذکر، فصیح، راجح۔
امیر اتنا ہوا مابعد کشاکش سے جیتے کی
مسافر کو لے جانا ہو کہنے شوق منزل کا امیر
قول فصیل:۔ صاحب فرنگ آصفیہ شوق و محبت میں
معنی لگے ہیں جو کھو میں راجح نہیں۔
شوق: بہ رقت، طبیعت کا میلان۔ عربی،
مذکر فصیح، راجح۔
عبد شوق: اب آپ کو جس طرح لگے ہر کا شوق ہو۔
شوق بہ شغل مشغول۔ کام۔
اے درد شوق جامہ دہی پھر چمک گیا
پہر اٹھ رفته رفته گہیاں تنک گیا
(نور التفات)
قول فصیل:۔ درد شوق شوق کے معنی ہیں خواہش
نہ کہ شغل۔ شوق جامہ دہی پھر چمک گیا، کام
ہو جامہ دہی کا خواہش تیز ہو گیا۔
شوق بہ بوش، سرگرمی، انماک، اردو، مذکر
فصیح، راجح۔
شوق بہ دہام، انماک کو پہنچا ہو جو شوق سے کیا جانے
شوق بہ لذوق، کامرادی، ہات جھکا
انگ۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح۔
کیا ذوق ہو کیا شوق ہو سر مرتبہ دیکھوں
پھر بھی، کون جلوہ باناں میں دیکھا
شوق: (اکثر اجازہ) مکرئی چیز کھلانے یا
حکم پلانے کے وقت کہتے ہیں شوق کیجئے۔ اردو
(نور التفات)
قول فصیل:۔ شوق فرمایئے، یا شوق کیجئے
کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
شوق بہ حکیم، قصور میں خاں حرف نو اب مرزا

۱۔ آقا علی خان کھنوی کا لفظ شوق کو اکثر زہر عشق کے ملاوا
ان کی بہن شویاں بہار عشق، غریب عشق، اور لذت عشق
بھی ہیں۔ مگر زہر عشق کو کوئی نہیں پہنچتا۔ زہر عشق
ان کی مایہ نادر مثنوی ہے۔ اس میں جذبات محبت
کی سچی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اپنے رنگ کی بے مثل
مثنوی ہے۔ کھنویں کچے پل پر رہتے تھے۔ پیش
طہارت تھا۔

شوق: ۲۔ ہنسی شیخ احمد صاحب مرحوم قندل
وطن بنگلہ صلیع بارہ بنگی۔ ولادت ۱۳۳۷ء شیر
کھنوی کے خاک گرد تھے۔

شوق انگیز: ۳۔ شوق کو ابھارنے والا فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

وقت امداد ہوا ہے تہمت گستاخ شوق
شوق انگیز ہیں ان کے لب خنداں کیا کیا

تبسم سے کون تھا شوق انگیز
کہ ہو دوسرے کا شوق اس کے آہ پیر

شوق بڑھنا: ۴۔ شوق زیادہ ہونا۔ اردو
ضبیہ رائج۔

قدم رکھتے نہیں ہیں وہ زمیں پر بے نیازی سے
بڑھا جاتا ہو یاں شوق سجود آستان کیا کیا

شوق دل بڑھ گیا ہو جس سے سوا
فاصلہ گھٹ گیا ہو منزل کا

شوق پورا کرنا: ۵۔ خواہش پورے کرنا۔ اردو
ضبیہ رائج۔

محلہ صفا: ۶۔ فرمایا کہ میان ایک لڑکی مٹی شہید
کے جہر کر ان کے سینے رکھ دو کہ دل لگا کر شوق پورا
کریں۔ (آب حیات)

شوق تیز ہونا: ۷۔ شوق بڑھنا۔ اردو
قریب بہ متروک۔

محلہ صفا: ۸۔ میں نے اس خیال سے روک دیا کہ ان کا
شوق خوب تیز ہونے سے شرم نہ کر اؤں۔ (بنات العشق)
تبسم سے کون تھا شوق انگیز
کہ ہو دوسرے کا شوق اس کے آہ پیر

شوق ٹپکنا: ۹۔ شوق ظاہر ہونا۔ اردو
تلیں استعمال۔

نذر آتا ہو بزم لب سا غریب بلال
نیکا پڑنا ہو لب مسکے شوق تپیں

شوق چرانا: ۱۰۔ شوق بڑھنا، شوق
اردو صفت، عوام کی زبان۔

آگئی پھر کسی کہ سن پر طبیعت متقدر
اب نیا شوق بڑھاپے میں یہ چرایا جو

قول فیصل: ۱۱۔ غفلت سے بھی کہیں میں جیسے اگر مکان
کا شوق چرایا ہو تو آں جان کہ اندرون میں نہ

کرو۔ پیغام بھیجو ہم رکھیاں کیا جانے شوق
شوق سیکنا: ۱۲۔ شوق میں زیادہ ہونا، شوق
قریب بہ متروک۔

محلہ صفا: ۱۳۔ زمانہ شیخ صاحب ہیں ایک باب
حجیم تاج طبع سلیم سے مرتب ہو کر نیا طبع ہوا

پھر کسی ویسا شوق شاعر نہ جھکا۔ (مثنوی)
شوق دادا الہی ہو بے نیازی میر کی محبت

ناید نہیں ہیں ہون۔ اردو مقولہ۔ (ذکر اللہ)
قول فیصل: ۱۴۔ عام طور سے لڑائیوں پر نہیں

شوق دل: ۱۵۔ دل کی تڑپ، خواہش
فارسی ترکیب ضبیہ رائج۔

ان باتوں میں میں ہی ہوں تکیہ ہو شوق دل
آیا چین میں آگے لپیٹ چکا کہ ساق

شوق دیدار: ۱۶۔ زیارت، آئینہ نظر
تھا۔ فارسی ترکیب ضبیہ رائج۔

شوق وہ اردو مثنوی ہے اگر بلا
کس کی ہو دیکھتے راد اور کہہ دیکھتے

شوق در در: ۱۷۔ کمال شہر کا فریب
ہیں دل میں شوق ہو اس کو رہی کی ضرورت نہیں

مقولہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ (ذکر اللہ)
شوق ذوق: ۱۸۔ کسی کام کی سرگرمی۔ اردو

ہو خواہ کسی اور مشغلہ میں۔ اردو
قول فیصل: ۱۹۔ عام طور سے ذوق و شوق زبان پر

ہو بیدار و ملکہ کسی کے ساتھ ذوق شوق بھی بول
شوق رکھنا: ۲۰۔ خواہش کسی چیز کا ظنی ہونا۔

اردو صفت، ضبیہ رائج۔
شوق رکھنے والے ہیں بیرو جہاں مرا

یہ ہوں بلال نام ہونا تو شوق
شوق سے: ۲۱۔ بے نیازی، بے شرمی سے۔

اردو صفت، ضبیہ رائج۔
شوق بڑھنا: ۲۲۔ شوق زیادہ ہونا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق پورا کرنا: ۲۳۔ خواہش پورے کرنا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق تیز ہونا: ۲۴۔ شوق بڑھنا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق بڑھنا: ۲۵۔ شوق زیادہ ہونا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق پورا کرنا: ۲۶۔ خواہش پورے کرنا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق تیز ہونا: ۲۷۔ شوق بڑھنا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق بڑھنا: ۲۸۔ شوق زیادہ ہونا۔ اردو

ضبیہ رائج۔
شوق پورا کرنا: ۲۹۔ خواہش پورے کرنا۔ اردو

شوکت العقب :- بچو کا ڈنگ عربی ہندو
تقلیم افندہ طبقہ کی زبان۔

برائے شوکت دنیا نہ لچو عادی زیادہ

بچو شوکت العقب کو بہتر ایسی شوکت

شوکت بڑھانا :- شان و شکوہ زیادہ کرنا،

درجہ و منزلت بڑھانا۔ اردو صرف فصیح راج

شوکت خدا بڑھانے سے توجہ کی

میں بھی تو دیکھوں شان و شکوہ بڑھانا، تو

بڑھانا، رعب و دہرہ زیادہ ہونا اثر بڑھانا۔

اردو صرف فصیح راج۔

عربی ہاشم کی شوکت اس طرح بڑھتی ہے

پھر بچو آل امیہ کا سب سے کا اقتدار بڑھانا

شو لا :- (واو محول) دخول رنگ کی دال کی

تیل بچو جو زیادہ تر مریضوں کو دے جاتی ہے۔

اردو فصیح راج۔

قول فیصل :- اس کا رسم الخط شو لا ہے۔

شو م :- (واو معدوم) مخوس، کھوس بھینسا

عربی صفت فصیح راج۔

شو م بڑھانے سے تھک کر بچو لا اہل

قول فیصل :- عربی میں شو م بالضم و سکون عزم

بصورت واو مصدر یعنی برفال تھا۔ فارسیوں نے

صدر بنی اسم مفعول یعنی مخوس استعمال کیا۔

شو م قدم :- وہ جس کا قدم مخوس پر سبز قدم

یہ لفظ عربی ہے بالضم شین و سکون حمزہ۔ پھر حمزہ

واو سے بدل گیا اس کے معنی برفال و برفالی کے

ہیں۔ فارسیوں نے اس میں بلا ضرورت یا سے ڈال دیا

مصدری لگائی جو مثل سلامت و سلامتی۔

(تشریح الانشاس)

شومی بخت (یا) **شومی تقدیر** (یا)

شومی طالع (یا) **شومی قسمت** :- نصیبی

مقدر کی خرابی بد بختی۔ فارسی ترکیب موت فصیح راج

شومی بخت نے افسوس کہ اب تک اسے دل

کر لایا جانے کا ارمان نکلنے نہ دیا لا اہل

محلی صفت :- اس سب باتوں سے اللہ رکھی کی آنکھ

میں آنسو بھرا ہے تو اب صاحب بہت ہی شرمائے کہ

اللہ رکھی ہماری شومی طالع یہ نہیں کہ خدا پیشانی

... کھلکا آئے اور ہماری صحبت اس ہنسور و شکر

تک کو لائے۔ (فسادہ آناد)

قول فیصل :- شومی طالع نسبت کہ بولتے ہیں

شو شال :- غور، ڈینگ، موت، عورت

کی زبان۔

دفعہ (قہر بگم بگرتی کیوں ہو کس برتے پر یہ

شو شال ہی لڑکی میں کیا لال لگے جو میں (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں ہیں بولتیں۔

شو ہر :- (بروزن جوہر) خاوند، فارسی اندر

فصیح راج۔

زال دنیا میں دودن بھی کسی کی یا بند

اک نیار و زینا لیتی ہے شوہر اپنا مستقیم

شوہری :- شوہر کے منسوب جیسے حق شوہری

فارسی صفت فصیح راج۔

محلی صورت :- زہر کے مال میں سے حق شوہری

لینے کے لیے تیار ہو اور بچوں کی خبر گیری میں کرتے

شہ :- (بالفتح) شاہ کا مخفف، بادشاہ،

سلطان، شہریار، خسرو۔ فارسی، موت، فصیح راج

تم بھی نکلو گھر سے اپنے اسے شہ قلم حسن

تخت گردوں پر شہ خاوند برآمد ہو گیا

قول فیصل :- اس کی جگہ شہان بھی راج ہو

بھی فارسی ہے۔

کیا شہان سلف نے سحر ایک جہاں

کیے ہیں تو نے شہنشاہد جہاں شہر

شہر :- (مربکات میں) بزرگ، فائق، ممتاز

جیسے شہ سوار، شہ پرستہ زور و غیرہ۔ فارسی اندر

فصیح راج۔

شہر بیکشت :- مہرہ شہر بیکشت کو لپی بگ بھانا

جہاں سے حریت کا بادشاہ اپنی جگہ سے آئے جاتے

یا اٹھنے کی تدبیر کرے۔ فارسی اندر شہر بیکشت

کی اصطلاح۔

یقین توجہ ان کے شبہا طروں کو اس میں

کرت ہو شہر بیکشت آگے بیدار کا کانی سودا

شہر :- دو لھا، نوشہ، فارسی۔ (فرہنگ صغیر)

قول فیصل :- کھنڈ میں نوشہ یا نوشاد کہتے ہیں۔

شہر :- حکایت، مدد تزیین، پر چک

برائیکھ کر نا، بھکانا، اردو، موت، فصیح راج

پتا بغیر اذن یہ کیا بخور ہی بھال

دہرہ چنم یار کی شہ پائے پی گیا جگر مراد آباد

شہر :- روک، مانعت، موانعت۔ فارسی

ند کر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ میں بولتے۔

شہاب :- (دلیق اول بروزن شہاب) وہ

شہاب

سرخ رنگ جو کہم کو جگو کر سنانے کے بعد نکلتا ہو
سرخ رنگ۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجا۔

وہ کیا رنگ ہو گا ایک ٹپکنا ہو شہاب
سند وہ پوچھے تو اچھی سرخ ہو حال سفید
محفل صحت ہم تو کھنکے رنگ نروں کی خیر ملتے ہیں

و اللہ کے شہاب میں دو پٹا ایسا رنگ دیں کہ
انسان گھٹنوں اسی کو گھورا کرے۔ (خزانہ آزاد)

شہادت کا کلمہ :- ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَصَح راجع

پراس کے تیسرے دئی دیکھتا کیا ہوں جنازہ کو لے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کہ شہادت کا کلمہ

شہادت کا کلمہ :- ۱۔ شہید ہونے کی جگہ متعلق شہدا فارسی، سنسکرت، فصیح، راجع

اگر گیں روحین شہادت کا کلمہ اللغات سے کہاں آشیانے ان غریبوں کے چین میں کیوں نہیں

شہادت گزارنا :- اگر وہ کلمہ اللت میں بیان دینا۔ اردو و صرف، فصیح، راجع

شہادت لینا :- اگر وہ کلمہ ہی سننا۔ اردو و صرف، راجع

عمل صحت :- گواہ لازم پیشہ ہو اگر حضور اس کے شہادت لے لیں تو اس کا نقصان نہیں ہوگا دیکھ

انے کلمہ پر پہنچ جائے گا۔ شہادت نامہ :- وہ کتاب جس میں حضرت

امام حسین کی شہادت کا حال لکھا ہے۔ فارسی، سنسکرت، راجع

اہل سنت کی اصطلاح :- شہادت نامہ :- کچھ پر کلمہ شہادت لکھ کے

مردے کے کفن میں رکھتے ہیں۔ اس کو شہادت نامہ کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجع

صبا یہ آ رہی ہو حسرت گشت کے مرقع سے شہادت نامے پر میرے ہو ہر چشم قربانی

قول فیصل :- شیعوں میں یہ طریقہ ہے کہ شہادت نامے پر کلمہ شہادت اور چالیس سوئوں کی گواہیاں لکھ کے

مردے کے سینے پر رکھ دیتے ہیں۔ شہادت ہونا :- گواہی گزرتا۔ اردو و صرف

پھر دالوں کی اصطلاح :- شہادت ہونا :- خدا کی راہ میں مارا جانا

امر حق کے لیے قتل ہونا۔ اردو و صرف، فصیح، راجع

زولے آئے جہاں میں لگ لگی غیموں میں لگ کر بٹا میں جب شہدیں کی شہادت ہوگی ادب لکھو

شہادت ہونا :- فوت ہونا، قضا آنا، مرنا۔ اردو و صرف، (فرہنگ، مصفیہ)

قول فیصل :- شعر لکھو کہیں استقلال کر دیتی ہیں شہادتین :- ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۲۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ راجع شہادت مست :- (بروزن کرامت) بہادر کی دیر

مری، موت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ شرافت اس کی مسلم شہادت اس کی بڑی

شجاعت اس کی ہو مشہور ہو بڑا وہ حری ذریعہ شہادت :- اشیائے کا محض شاہی طور کا۔

فارسی، صفت، فصیح، راجع شہادت :- سرخ رنگ کی خاتیں قسم کی چوڑیاں۔

(فرہنگ اللغات) قول فیصل :- عام طور سے زمانہ پر نہیں ہے۔

شہادت :- شادی کا جوڑا۔ (زور اللغات) قول فیصل :- یہ شہادت جوڑا ہے صرف شہادت سے

کام نہیں چلتا۔ پوتوں والی میں ہوئی اور نواسوں والی میں

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہادت میرا شہادت :- ایک قسم کا شادی کا گیت، ایک قسم کا

گیت۔ اردو و عورتوں کی زبان، قلیں الاستعمال تھا ہر اک سمت اس گھر میں شہادت

لکھ بچے کو اس دم شادی :- (زلیخا، اردو) شہادت میں بھی دھن، ہنسی، ہر رنگ اللہ کو جہانے کی

ہیں کہ سرخ جوڑا گیت بجاتے ہیں شہانے کی شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

سرخ پر شاہک۔ اردو و عورتوں کی زبان، راجع۔ پوتوں والی ہوتی ہیں اور نواسوں والی

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہادت میرا شہادت :- ایک قسم کا شادی کا گیت، ایک قسم کا

گیت۔ اردو و عورتوں کی زبان، قلیں الاستعمال تھا ہر اک سمت اس گھر میں شہادت

لکھ بچے کو اس دم شادی :- (زلیخا، اردو) شہادت میں بھی دھن، ہنسی، ہر رنگ اللہ کو جہانے کی

ہیں کہ سرخ جوڑا گیت بجاتے ہیں شہانے کی شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔ شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

کیا اثر خوش کہ طافوس بعد از آڑا
دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز آڑا
جوڑ کے شہباز نظر پر گرا
ٹوٹ کے ہر خستہ جگر پر گرا
شہباز نے سہری اور چرس پینے والے پینے سے
پیشتر لال اور شہباز کا نام لینے ہیں جو ان کے
عقیدے میں وہ بڑے بڑے گروہ ہیں۔ اردو
چرس وغیرہ پینے والوں کی زبان۔
شہباز چشمہ: استعارۃً آنکھ۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ بچے کی زبان۔
سوئے مرنگاں ہیں کہ رکھتے ہیں تو شہباز چشم
آئینا کے واسطے چرس کے خسر کی تیلاں
قول فیصلہ: شہباز نظر بھی کہتے ہیں۔
تو نے شہباز نظر اپنا جو ہر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طافوس باندھ کے پر چھوڑ دیا
شہباز (یا) شہبیر: بڑا پر۔ فارسی، مذکر
قلیل الاستعمال۔
اگر روح الامیں بڑھتے سر
تو جلتے نور سے شہباز و بازو
قول فیصلہ: اب اس محل پر شہبیر ہی بولتے ہیں۔
شہباز لال: وہ قریب کا رشتہ دار۔ (مکایا دلفا
کا بھائی جیسے برات کے وقت شل نوشہ کے آرامتہ
کر کے دلفا کے پیچھے بھاڑ دیتے ہیں۔ ترک میں ساق
دوش، فارسی میں ہوش بھی کہتے ہیں۔ لغات لسانیہ
قول فیصلہ: کچھ نوی زبانوں پر شہباز لال ہو۔
شہباز پانا: بادشاہ کا شہ کے تعلیم سے بہت جانا ایسا
کوئی ہر ادب و نیاز اور ہوش و شہرت کے بندوں کا اصطلاح
بساط و ہری باز کا اس کے اعتبار سے
جو شہرہ خطر کا شہباز کے چلے

شہباز پانا: اشارہ پانا۔ پرنگ پانا، شہباز پانا
برکانے یا درغلانے میں پانا۔ (اردو صورت فصیح راجا
تری شہباز کے غیروں نے کیا منصوبہ لانے کا
ہیں اور خاطر تیرا عاشق پار شاطر ہو
قول فیصلہ: سیدنا شوخ تو حق ہی اتنی سہ
پاتے ہی خوشی کو خوب بتایا۔ (فسانہ آزاد)
شہبیر: (بروزن کٹر) پرنگ کے دوسرے کا
بڑا پر۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجا۔
سوئے جانان پر برا خط جنبر پیدا
ہو گئے جس کی پرواز کو شہبیر پیدا
نہ کیوں تنگ ہو کشمکش سے قفس میں
نہ باقی رہا ایک شہبیر کسی کا
شہبیر بھارت نا: طافوس کا دونوں بازو
کو جن کے دلیہ سے اڑتے ہیں پھیلا کر اور اچھل
اچھل کر زور زور سے مارنا۔ (مکایا دلفا)
پر جو اکھر رہے ہیں مگر جائیں۔ اردو صورت
فصیح، راجا۔
ذکر پرواز تو کیا تنگ ہو ایسا یہ ہیں
بھارت بھی کہتے ہیں ہم کبھی شہبیر پانا
شہبیر ۱۵: ایک دعا کا نام، شاہترہ کا خفہ
یہ دو زبان پر تر خون کے غواہ میں استعمال کی جاتی
ہو۔ فارسی، مذکر، اطباق اصطلاح۔
لے طبیعو میرے دل میں ہو گدا کی ہوس
شہبیر سے فائدہ کیا ہو گا مجھ بیمار کو
قول فیصلہ: اجاسنوں میں برگ خیرہ کشمکش
شہبیر: (بہند فرقت) ایک پل اور اس کا
دھن کا نام، پل ہرے اور بھورے رنگ میں
سینا اور دوسرے رنگ میں کشمکش ہوتا ہو۔ اس کا
پتہ ریشم کے کیڑوں کے غواہ کا سنگ ہیں۔ فارسی

مذکر، فصیح، راجا۔
محل صفحہ: دیکھا کہ چار پائی بچا کے شہوت کے
پیر کے تلے ایک صاحب بیٹھے حقہ اڑا رہے ہیں۔
(فسانہ آزاد)
قول فیصلہ: عربی میں فرصاد قوت اور فارسی
میں فروت بھی کہتے ہیں۔ شہبیر: (مکایا دلفا)
اول درجے میں عار دوم میں مرطوب۔
ترشد دوم میں مرطوب اول میں یا میں اور بقول
مال بہ بردوت و مرطوب۔ کھانسی اور زلے میں انتہا
مفید ہو عام طور سے گلے کے امراض میں تسکین دے۔
ایک خاص ترکیب ہے اس کا شربت بنتا ہو۔ اطباق
شربت قوت بھی کہتے ہیں۔
شہبیر: (شاہ نیر کا خفہ) بڑا اٹھا جو چھل
میں ڈالا جاتا اور پاڑہ باندھنے کے کام میں لایا
جاتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجا۔
بے یار کالے کھاتا ہو دیرانہ گھر تھے
شہبیر جو لگا ہو وہ اثر در سے کم نہیں
کون کتا ہو خلق ہو یہ سقف گردوں
ککشان کا تو لگا اس میں ہو شہبیر بنو ز
شہبیر جنات: خواہ جو۔ فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔
کس کی پریاں شہبیر جنات کو بھی؟ شہبیر
ہر یہ حسرت کہ سنگ کو چھ جانان ہو
قول فیصلہ: اب عام طور سے شاہ جن کہتے ہیں۔
شہباز: شاہ جہاں کا خفہ۔ فارسی
قلیل الاستعمال۔
شہباز نے تجھے گویا
راس یکن تجھے یہ دیا
شہباز: شہر کا کے بادشاہ کی چال جو

اور مہروں کے ختم ہونے کے بعد چلی جاتی ہو۔ اردو موت شہ خراج بازوں کی اصطلاح۔

شہ خراج :- (شاہ خراج کا مخفف) مرگت فضول خراج، اردو قلیل استعمال۔

شہ خراج اور راحت طلب تھا۔ انتیلہ ہتیا میں کاسا ان سب تھا۔ فونٹوم

قول فیصلہ :- زبانوں پر نام طرز شاہ خراج ہو

شہ خواباں چینیوں کا بادشاہ مراد محبوب سے ہو۔ غارسی ترکیب، فصیح، راج۔

شہ خواباں کے غم میں جان چلی خراج و تیرہ

اسے وزیر اب کہو خدا حافظا قول فیصلہ :- یہ شاہ خواباں کا مخفف ہو۔

شہ خراج :- (بالفتح) انجین وہ شہزادے کی چھری میں پھولوں کے رس وغیرہ سے جھج کرتی ہیں۔

مزا جادوم درجے میں گرم و خشک۔ عربی لفظ فصیح، راج۔

تیرہ بختی موزیوں پر کرتی ہونا زل یا شہ خراج شہزادہ شہزادہ کی میں زہر کا

قول فیصلہ :- عربی میں بالضم بھی ہر گز غامی اور اردو میں بالفتح ہی مستعمل ہو۔ بقول صاحب

تشریح الانشا بعضوں نے رسم کو شہد کھا ہو۔ اس کی کھی کو شہد کی کھی یا ماکھی کہتے ہیں۔ عربی

میں اس کی جمع شہادہ یا کسر ہو جو اردو میں راجا کہیں۔

شہادہ :- نہایت شیریں بہت میٹھا۔ اردو لفظ فصیح، راج۔

جملہ صفت :- ہر آم کھائے دیکھو میٹھا شہزادہ۔ شہزادہ :- (بضم اول و فتح دوم) شہزادہ کی جمع لڑاکا راہ میں قتل کیے ہوئے لوگ۔ عربی لفظ

فصیح، راج۔

سرخ پوشاک لڑاکا رنگ سے قاتل

خون ہوتا ہو مزار شہزادہ سے پیدا شہزادہ :- (بضم اول و سکون دوم) ایک فرقہ

ہو جو اکثر رنگ سرنگ پاؤں رہتا ہو اور شادیوں میں عرس کا پلنگ اٹھاتا ہو۔ یہ فرقہ گالی گلوچ

میں مشہور ہو اور ان کو شہدے کہتے ہیں۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصلہ :- صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں "ایک فرقہ ہو جو اکثر رنگ سرنگ پاؤں رہتا اور

شادیوں میں دھن کا پلنگ اٹھاتا ہو۔ جب کسی مردے کو دور لے جاتے ہیں تو وہ بھی انھیں کے سپرد

ہوتا ہو۔ جیسا یہ فرقہ گالی گلوچ میں مشہور ہو گیا ہو دیانت دار بھی ہو۔ اول درجے کے شہدے

وہ ہیں جو دہلی کی جامع مسجد پر بیٹھے رہتے ہیں ان کی عورتیں بھی گمانے میں شریک اور گالی گلوچ میں

بے مولا رکھتی ہیں۔ "یہ نام ان لوگوں کا دو درجے مشہور ہوا

اولیٰ تو یہ کہ ان لوگوں کو بات بات پر نبی جی وغیرہ کی قسم کھانے کی عادت ہوتی ہو۔ دوسری بات یہ ہو

کہ شاید بھول گواہ دینے سے بھی انکار نہیں ہوتا۔ چونکہ شہزادہ شہزادہ کی جمع ہو جس کے معنی گواہ اور شہد

کھانے والا دونوں ہیں۔ پس اردو والے اس کا اطلاق واحد پر بھی کرنے لگے جس کی وجہ سے اس کا

اطلا اور لفظ شہزادہ (ب سکون دوم) قرار پایا۔ (فرنگ آصفیہ)

کھنڈ کے شہدے جو زیادہ تر پیر بخارا میں ہتھے تھے انھوں نے ایک قوم کی شکل اختیار کر لی تھی۔ یہ

خاندانوں میں خل بھاندوں کے افہام مانگتے جھگڑتے

تھے۔ مردے کا صندوق اٹھانا، شامیانہ اور اس کی ڈوری پکڑنا ان کا کام تھا اور جب کبھی کسی ہندو

یا مسلمان کے مردے پر روپے پیسے لٹھ پٹے شہدے لگتے ہیں چادر یا زحر کے لوتے لگتے تھے۔ بھور ان کی

زبان تھی۔ اب قریب قریب یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ دو ایک باقی رہ گئے ہیں جو بھی کبھی نہ کھاتے نہ پیتے

مثال دیکھو "تہذیب کی دم میں خدا" جامعہ خانیہ سے خارج۔ اذیت پھرائیں گئی جیسا

پیر کھانا کے پٹے ہوئے شہدے ان پٹے پٹے پٹے شہدے کی عورت کو شہدہ کہتے ہیں۔

شہزادہ :- بچپن، بزم عاشق، بازار آدمی۔ اردو لفظ غیر فصیح، راج۔

شہدے پٹے مومے خدائی کے پٹے پٹے ایسی بے حیائی کے شوق

شہزادہ مسکستہ :- غراب خستہ۔ اردو لفظ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

دشمن کرے۔ اردو دہل کی زبان۔

گوشہ کی چھری ہو مڑگان شیش شیری
پر ہو نذر اس کا سم کو کہن کی خاطر
قول فیصلہ: اہل مکھی سیٹی چھری کہتے ہیں۔

شہد کی مکھی: وہ مکھی جو شہد سے کھانے
اور چھتا بناتی ہو۔ اردو موت نصیب راجہ
شہد کی مکھی: (کنایت) وہ شخص جو
میر ہو جائے اور بیچا نہ پھوڑے پچھڑا جس
چٹو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ: اہل مکھی نہیں بولتے۔

شہد کی مکھی: (کنایت) ہری چک وہ
شخص کہ جہاں فائدہ دیکھ دہی جاپئے لاپکا
حریس۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل مکھی نہیں بولتے۔

شہد کھلنا: (لازم) شہد کی مٹھاس سلیم
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زبان دہن میں گھل شہد گویا
جو تعریف ہونٹوں پر آن ملے کی (نور اللغات)
شہد لگا کر چالو: (طنز) کمال احتیاط
سے رکھو جب کوئی چیز کار آمد نہیں ہوتی اور اس کا
دکانہ رکنا برابر ہوتا ہو نہ کہتے ہیں شہد لگا کر چالو
(نور اللغات)

قول فیصلہ: اہل مکھی نہیں بولتے۔

شہد لگا کے الگ ہو جانا: جگر، ہریا کو
الگ ہو جانا، لڑا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ: صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو
اصل میں یہ اس قصے کی طرف تلمیح ہو جو اس طرح
پر مشہور ہو کہ کسی شخص کو راستے میں شیطان ہانتا
مقطع صورت نقد لباس پہنے ہوئے طاس نے کہا

یا رتیری صورت تو ایسی پاکیزہ اور تبرک ہو۔ پھر تجھے
لوگ کیوں برا کہتے ہیں۔ شیطان نے جواب دیا کہ
اس میں میرا قصور نہیں ہو یہ ان کی ہٹ دھرمی اور
نافضائی ہو۔ تم ذرا میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ
میں بالکل الگ رہوں گا اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت
طاعت کریں گے۔ میرا جو نام نکل گیا ہو تو وہی شہد
ہو گئی کہ شہر میں اونٹ بدنام۔ غرض دونوں
سڑ کر بازار گئے شیطان نے دیکھا کہ ایک شہد کو
کڑھاؤ میں شہد بھرے ہوئے چھان چھان کرتا ہوں
اور بڑا بڑا چارویں میں بھر رہا ہوں اس نے ذرا سا
آٹھا کر دکان کے کواڑ پر لگا دیا جس سے ہزاروں
کھیاں جمع ہو گئیں شہد چپ کر کھیں کا چھتا
نظر نہ لگا۔ کھیاں کا گچھا دیکھ کر چھپ چکی اور چھپکی
کے خیال سے ہی مٹھی۔ تی پر ایک سپاہی کا گنا جو
بازار میں اپنے آقا کے ساتھ جا رہا تھا چھتا۔ تی اور
گنا دونوں لڑتے ہوئے شہد کے کڑھاؤ میں جا پڑے
شہد فروخ نے جھل کر کتے کے ایسے لاٹھ مارا کہ اس کا
دھڑ ٹوٹ گیا۔ سپاہی کو یہ بات دیکھ کر خستہ آیا اس نے
شہد فروخ کا سر چھوڑ ڈالا۔ پولیس نے دونوں کو
گرفتار کر لیا۔ لوگوں کا جھگڑا ہو گیا اور سب کہنے لگے
کہ دیکھو شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ کیا خدا سب آدمی
اور کمان یک پنہی داس پر شیطان نے کہا اس میں بدلہ
میرا کیا قصور تھا۔ چھپکی کو میں باکر نہیں لایا کرتے
کہ میں نے نہیں چھپایا۔ تی میری خال نہیں تی چرچہ پر
کیوں گالیاں پڑیں۔ اس پر اس آدمی نے جواب دیا
کہ یا شہد لگا کے تو تم ہی الگ ہو گئے شیطان نے
آپ کا یہ انصاف دیکھ لیا۔ میں آئندہ سے یہ
محاورہ ایجاد ہو گیا۔ مانتا علم یا صواب۔
(فرہنگ آصفیہ)

اہل مکھی یہ شہد نہیں بولتے۔

شہد و شیا: شہر کا کہ بلو شاہ کو کشت دینا۔
اردو صرف، شہر کا یا زون کا اصطلاح۔

شہد و شیا: (تقریباً) جا کرنا تو صفت غیر واقع
میں میں لانا، خوشامد کرنا، کھنکھانا، غار کا پھینا
داؤن کا ترجمہ ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل مکھی نہیں بولتے۔

شہد و شیا: (کنایت) چنگ کو ذلیل دینا، ڈور چھوڑنا۔
اردو صرف، کنگوے بازوں کا اصطلاح۔

شہد و شیا: (کنایت) آگ لگانا، ڈور چھوڑنا
قول فیصلہ: اہل مکھی ان معنی میں نہیں بولتے۔

شہد و شیا: (کنایت) تربیب دینا، ہلکانا،
ورغلانا، برا بیخود کرنا، بھڑکانا، عایت کرنا۔
اردو صرف، نصیب، راجہ۔

یہ نہ کہے اور ہی شاعر نے شہد و شیا معنی انھیں
زلم میں اپنے ساتھی آپ کو شہر کر گئے۔ (نور اللغات)

اب تو ہر بات پر مجھ سے بگڑ جاتے ہیں وہ
ان کو بھڑکایا ہی کیا لہجہ کے شہد اختیار
شہد و الفقار: حزن مل گیا تسلیم۔ غار کا
ترکیب، راجہ۔

مشہور ہو شبات قہر شہد کا وقت جنگ
مذکور ہو کلام شہد و الفقار میں (نور اللغات)

شہر: (بالفتح) بڑی آبادی جسے بڑا کہتے ہیں
فارسی، مذکر، نصیب، راجہ۔

غضب میں آئی ریتہ میں شہر آیا
یہ پرے نہیں آئے خدا کا قہر آیا

دل محب خیر قہر خیاں کا
لڑنا مارا ہو حسد والوں کا

قول فیصلہ: جس شہر کا نام کہتے ہیں اس کے پہلے

اگر یہ لفظ لکھ دیتے ہیں۔ جیسے شہر لکھو، شہر لکھا
شہر بنارس وغیرہ۔

شہر: ہمینہ ماہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقت کی زبان۔

قول فصیل: چونکہ ہلال دیکھ کے شہرت دیتے
ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

شہر آئندہ: شہر کے لوگوں کا مجموعہ کرنا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

امثال جو اثر غری سے
کثرت سے تمام بندرتے

شہر آباد کرنا: کسی بڑی آبادی کے بنانے
کئی قصوں کو لکھ کر ایک بڑے شہر کا قیام کرنا۔

اردو صرف، فصیح، راج۔
شہر آشوب: وہ مدح یا ذم کی نظم

جس میں کسی شہر کی پریشانی یا گردش آساف اور
زبانے کی ناقدری وغیرہ کا ذکر ہو۔ فارسی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
شہر آشوب: وہ شخص جو اپنے حسن و

جمال کے باعث آشوب زدہ شہر و فتنہ دہر ہو۔
فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل: ان لکھو نہیں بولتے۔
شہر بانو: بانوئے شہر، شہر کی امیرزادی،

شہر کی بیگم، خاتون شہر، شہر کی دلن یعنی شہر کی
زینت۔ اکثر شہر میں نرادیوں کے نام ہوا کرتے

ہیں۔ فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل: لغوی معنوں میں اس کا استعمال

نہیں۔
شہر بانو: بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو
خلافت حضرت عمر میں قیدی ہو کر آئیں اور یہ

حضرت امام حسین سے آپ کا عقد ہوا۔ حضرات
اہل تشیع کے چوتھے امام حضرت زین العابدین

علیہ السلام آپ کے بھائی کے بطن مبارک سے تھے۔
سائنس، غلطی کر بلا میں آپ بھی امام مظلوم کے

بہراہ تھیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
مسند روایت: ہو کر امام زین العابدین علیہ السلام

کی ولادت کے چھیسویں دن کے بعد جناب شہر بانو
کا انتقال ہو گیا تھا اور آپ واقعہ کر بلا کے وقت

بقید حیات نہیں تھیں۔
شہر بزرگ: جہاں وہ شخص جو سالہ تک

سے شہر سے نکال دیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب،
فصیح، راج۔

قول فصیل: کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا معنی
ہوتا ہے کہ وہ چہرہ روشن کے مقابل

(کرنا) ہم شہر بزرگ کو لے یا کر کے
جلوہ گر یا ہم پر تو شب کو گر ہوتا ہو

(ہونا) چاند لے رخسار شہر بزرگ ہوتا ہو
کتنے ہی ہو گئے تھے شہر بزرگ

(ہونا) رہتا تھا کتنوں ہی کو جان کا
شہر بزرگ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں دوڑ

تے تیسرے میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
محلہ صوف: سائنس دانوں کے بعد آل رسول میں

شہر بزرگ اور دیار بزرگ پھرانی گئی۔
شہر منہ: شہر بناد۔ فارسی، مذکر، متروک۔

اسے عشق و محبت کا روح سے چھٹا حال ہو
اللہ کی بنا دے شہر بندے

شہر بناد: جیسے شہر کی چل دی فارسی، مؤنث، فصیح، راج۔
لو نظر آئی اس کا شہر بناد

جس کا تھا انتظام شام و بنگاہ
مصر

شہرت: یاد (بسم اول و فتح سوم) آوازدا شہرت
شہر و دھوم دھام چرچا، مشہور ہونا۔ عربی، مصدر

مؤنث، فصیح، راج۔
میںا وہ کیا جو ہر نفس غیر پر مدار

شہرت کی زندگی کا بھر پور چرچہ
قول فصیل: عربی میں شہرت کے لغوی معنی ہیں میان

سے تلوار نکالنا، ظاہر کرنا اردو میں اللہ معنی میں مانگا
نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے شہرت یعنی افواہ

بھی لکھی ہے جو لکھو میں راج نہیں۔
شہرت: نام وری، نیک نامی۔ عربی، لفظ

مؤنث، فصیح، راج۔
کبھی میں شاعر غزل ادب دان، بلخ

نظم میں نام مرا غزلی میری شہرت
شہرت: اسماء و سوانا، بدنامی، شہرہ۔ اردو، مؤنث

فصیح، راج۔
پھر کس جہت ہو جب ظاہر محبت ہو چکی

ہم بھی دوسرا ہو چکے ان کی بے شہرت ہو چکی
شہرت اڑنا: شہرت بھیلنا۔ اردو صرف، متروک۔

میرا بھی دھوم اڑی تری شہرت جہاں اڑی
چرچا ترار ہا تو مرا بھی بیاں سا

شہرت بڑھنا: زیادہ نام ہونا، اعلیٰ صرف
فصیح، راج۔

شہرت مرہ بڑھ مرے معنوں جب کہ
پھول گلاب اور سوا جب قلم ہوا

شہرت پانا: مشہور ہونا، نام حاصل کرنا،
نیک نامی حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

اگر وہ ظاہر کرے سخاوت
تو بھل حاتم کا پائے شہرت

شہرت پرست: شہرت کو بہت پسند کرنے والا
شہرت پرست

فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

مقاتلات چپا کے ہو بیٹا برائے نام
گم گشتہ کون کت ہو شہرت پرست ہو ذوق
شہرت پرستی۔ شہرت کو پسند کرنا فارسی ترکیب
مرقت، فصیح، راجح۔

محله صرف۔ شہزادے نے فرمایا اٹھا تو نے شہرت
پرستی کا جھگڑا نکالا۔ (طیلسر ہوش ربا)
شہرت پھیلانا۔ شہرت دینا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

محله صرف۔ تم چکر لوں گے تمام عالم میں
شہرت ہے جیانی پھیلانی۔ (طیلسر ہوش ربا)
شہرت پھیلنا۔ شہرت ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

کہ ہو جو حق نے عطا دولت خلق کریم
پیش ہو مثل شیر شہرت خلق کریم نظم بقایا
شہرت پیدا کرنا۔ نام پیدا کرنا، مشہور
ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شہرت حاصل ہونا۔ شہرت ملنا۔ اردو
فصیح، راجح۔

پیلے شہرت نہ ملتی مجھ کو حاصل
ایسی عزت نہ ملتی مجھ کو حاصل نظم بقایا
محله صرف۔ لا لشکر سہائے ہر صنعت خوشنویس
پر قادر تھے مگر خط گزار اور خط نستیق میں خام طبع
پر شہرت حاصل تھی۔ (قدیر ہند ہندوستان اور دہ)
شہرت دنیا۔ مشہور کرنا اور سنا کرنا، نام
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محله صرف۔ خرقائے دہلی میں سے ایک شخص نے
مشاعرہ کیا۔ سخن فہم و سخن شناس تھے۔ اہل سخن سے
ارتباط رکھتے تھے۔ بڑے اشتهار و اعلیٰ سے

شہرت دی۔ (آب حیات)

فلک نااہل ہو دیتا ہو شہرت بے کمانوں کو
کسودن انگلیاں اٹھتے نہ دیکھیں ماہ کامل پر مہین
قول فیصلہ۔ اچھا لہجہ برائے دونوں عمل پر اس کا
استعمال ہو جیسا کہ سندرجہ بال شالوں کے ظاہر ہو
شہرت ہونا۔ چرچا ہونا، دھوم ہونا، روانی
ہونا۔ بدنامی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

پھر کہیں جیتی ہو جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکے ان کی بھی شہرت ہو چکی راجح

اس نے پھیل دیا ہو درست سوال
میں کے دست کرم کی ہو شہرت نظم بقایا
قول فیصلہ۔ اچھا اور برائے دونوں عمل پر اس کا
استعمال ہو۔

شہر خبرا۔ وہ شخص جو تمام خبر رکھے بھر
عمر کی خبر رکھنے والا۔ اردو مذکر عوام کی زبان
تقریباً متروک۔

محله صرف۔ لوہم کہتے تھے کسی کو یقین ہی
نہیں آتا تھا۔ اب تو یقین آیا۔ کہتے ہیں کہ ہم
شہر خبر ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شہر خوشاں۔ وہ جگہ جہاں مریے دفن ہو
تکے مگورستان قبرستان۔ فارسی مذکر، فصیح، راجح

یہ مانا کرتے تھے کہ پر تعارف مہرا نزل سے ہو
نگر کیا میری گنجائش نہیں شہر خوشاں میں عزیز مگورستان
قول فیصلہ۔ بلور محانا بسا آباد جگہ کو بھی کہتے
ہیں جہاں آباد ہوئے کے باوجود ہر طرف سنا پڑا
ہو جیسے دروازے ایونیوں کے آنکھوں کے

نہد کہیں پور حادہ فرزند میرت حق کو یا للجب
اچھے شہر خوشاں میں گزر ہوا۔ (فسانہ آزاد)
شہر خوشاں میں نظر استعمال کیا گیا ہو جواب

عام طور سے۔ ان کا نہیں۔

نہ کیجیے مگور غریباں کو شہر ناموشاں
کہ داد داد ترے داد خواہ کہتے ہیں
شہر رخ۔ شہر رخ میں رخ کی شہر۔ فارسی
مرقت، شہر رخ بازاروں کا اصطلاح۔

شہر رخشی۔ بادشاہ کا ایسے خانے میں کھانا
کہ رخ کی شہر پڑتی ہو۔ فارسی، مرقت، شہر رخ
کی اصطلاح۔

شہر رخشی۔ (کنا پتہ) سانے کی چوٹ
اردو، مرقت، تلور پوں کی اصطلاح۔

عشق کیا کیا کنوئی جھکاتا ہو
شہر رخشی۔ نئی دکان۔ ہو
شہر در شہر۔ متعدد شہروں میں ایک شہر سے
دوسرے شہر میں دوسرے سے تیسرے میں۔

فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

حسن کم یاب لقمہ ہو نایاب
شہر در شہر جا کے دیکھ لیا راجح

شہر شملہ۔ وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو
شہر ناپرساں، اندھیر گری۔ اردو مذکر
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصلہ۔ اس کے استعمال کی تین صورتیں
ملتی ہیں اور تینوں صورتوں میں استفہام
پایا جاتا ہے اول ایسا کیا شہر شملہ ہو؟

دوسرا خیرا یہ محلہ ہو
ایسا کیا سمجھے شہر شملہ ہو (غریب عشق)

۲۔ کیا خیر شملہ ہو؟ جیسے شہر بدرا کیا خیر
شملہ ہو۔ کچھ لوٹ پڑا ہو۔ تمام شہر یہ کیا
بیم صاحب کا اجارہ ہو؟ (فسانہ آزاد)
۳۔ کیا شہر شملہ ہوا ہو؟

کیا ہوا اور شہر شہر جو دکان میری جان
میں تو لیکن اور زانیہ میں کھلائے تھو کوئی
شہر شہر :- ہر شہر میں نصف شہروں میں جا بجا
فارسی الفاظ فصیح راجح۔

ہو گئی شہر شہر رسوائی
اس مری موت تو بھل آئی

قول فیصل :- میں (حرف جار) کے اضافے
کے ساتھ (شہر شہر) بھی راجح ہو۔

عمر چاہتا ہو شہر سے پار وہ فردغ
آپھر کے شہر شہر میں کسب کمال کر فوق
شہر شہر آری :- بڑا شہر بڑی آبادی والا شہر
فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- شب کو اجین آباد کی سرائیں آئے۔
ایڈا شہر کا غیر قرار ہو۔ کہوں تک آباد (فساد کلام)
شہر کی دائی :- (کنایت) گھر گھر کہ خبر رکھنے
والی، ہر خانہ کی ہر طرف سے واقف حورت۔
اردو، مؤنث، غیر فصیح، راجح۔

محل صرف :- کہتا ہے یہاں جو عورت بیلاچیں کا
تیل بچنے آئی ہو۔ اس سے اپنی لڑکی کے متعلق
بات چیت کر دے وہ شہر بھر کی دائی ہو۔ ہر گھر کا
مال جانے ہو۔

قول فیصل :- کہیں کہیں مردوں پر بھی اس کا
اطلاق کرتے ہیں۔

شہر کے صدقے ہوتا :- جو شخص مارا
مارا پھرتا ہو اس کا نہایت کہتے ہیں کہ شہر کے
صدقے ہوتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنوں میں زبانوں پر اینس ہو۔

شہر رگ :- کھلے کی موٹی رگ، رگ جان۔
فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، راجح۔

شہر رگ :- جب پہنچ گئی تیغ ستم کی دھار
چلائے ہاتھ اٹھا کے امام فلک وقار
قول فیصل :- شہر رگ کٹ جانا شہر رگ سے
قریب ہونا، شہر رگ کھڑی ہونا اس کے صہب ہو۔
(شہر رگ کٹ جانا)

ظالم خدا کے واسطے اب مجھ سے ہاتھ اٹھا
شہر رگ مری تو ایک کنارے میں کٹ گئی بعض
(شہر رگ سے قریب (اقریب، ہر ناحیہ بت قریب ہونا
خدا کے لئے)

اس پر کہ تقاوہ شہر رگ سے اقریب
ہرگز نہ پہنچا یہ دست کو تار
اب عام طور سے ان معنوں میں رگ گردن سے
قریب ہونا کہتے ہیں۔

(شہر رگ کھڑی ہونا، رگ گردن میں تناؤ پیدا
ہونا۔ اب متروک ہو)

خبر کے اشتیاق میں شہر رگ ہونے لگی
وصل خدا کے شوق میں آنسو بنے لڑاں
شہر گرد دیا، شہر گشت :- شہر میں گشت
کرنے والا، پتروں۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال
قول فیصل :- صاحب فرہنگ، صغیر شہر گشت
کے ایک معنی "برات کا وہ گشت جو شہر میں لگایا
جائے" بھی لکھے ہیں جو کھنوں میں راجح ہیں۔

شہر گردی :- شہر میں گشت کرنا۔ فارسی
ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

دھوم کرنا ہو جوانے وحشت تو خاطر خواہ کر
شہر گردی کہ تک صحرا سے بھی کچھ راہ کر
شہر مارنا :- شہر تیغ کرنا۔ اردو صرف،
متروک۔

محل صرف :- شب کو ہم نے شہر مارا۔ صبح کو

لٹکا رنگے بڑھا۔ (فسانہ آزاد)
شہر میں اونٹ بڑھا :- وہ شخص جو
کسی عیب کے باعث مشہور ہو، شہر آدمی
کے شامت آتی ہو۔ نامی چور مارا جاتا ہے
اردو مثل، عوام کے زبان۔

محل صرف :- شیطان نے کہا تمہارا میر
ساتھ چلو اور دیکھو کہ میں بالکل اگے رہوں گا
اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت طامت کریں گے۔

میرا ہونا نام نکل گیا ہو تو وہی شہر ہو گئی
کہ شہر میں اونٹ بڑھا :- (فرہنگ صغیر)
شہر کروا :- کھڑا رہنا اور کھڑی شہر
جو خاص ایک شہر میں راجح ہو، بادشاہ کا بار
کیا ہوا سکھ۔ فارسی، مذکر، متروک۔

راجح ہیں محاورے دور میں داغ
سکھ ہو رہی جو شہر روا ہو

قول فیصل :- یہ اصل میں شہر روا تھا۔

ایک (ن) موافق قاعدہ کے حذف ہو گئی
یہ ایک مضم کا کھڑا رہنا اور کھڑی استرانی
جو ایک ظالم بادشاہ نے زبردستی انے ملک
میں راج کیا تھا۔ اور ملکوں میں وہ سکھ ہو گیا
کھڑا ہونے کے نہیں چلتا تھا۔ اس سورت
میں اس کے اصل شہر روا ہو یعنی بادشاہ کا
جاری کیا ہوا سکھ اور بعض کوڑی کے بھی
آیا ہو۔

شہر :- دبا لقمہ، آوازہ۔ دھوم دھام
شہر، ناموری۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

مار کر مجھ کو جو تدبیر چلانے کی ہو
شہر منظور ہو اعجاز میحاج کا

قول فیصل :- عربی میں اس کے اصل شہر ہو

حالت وقت میں شہر ہو جاتا ہو۔ فارسی میں شہر
معنی پھولوں کا سہرا بھی ہو جو اردو میں آج کل
شہر اڑنا۔ شہرت پھیلنا۔ اردو صورت ترکیب
اسے کہا شہر جو میرا اشک باری کا اڑا
ہو گیا عدم شل سایہ فقاسی ب صبا
بر باد ہو کے ہوتے شہر اڑا جن کا
چرچا کہاں نہ پھیلا آبادی وطن کا جلال
شہر آفاق۔ تمام عالم میں مشہور بہت
مشہور زمانہ خلعت۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، راج۔

محل صرف بہ فنون شاعری اندر تہذیب خلعت
اور خدمت میں خات با برکات خواجہ صاحبہ خواجہ
ذکر (مرحوم شہر آفاق حق)۔ (مقدمہ دیوان)
کیا ہو تھا کہ جو میں نے بچہ کر دل دیا
شہر آفاق حق ہے اقبال آپ کی شرف
قولہ فیصلہ: شخص اور چیز دونوں کے لیے
کہتے ہیں۔ بھیا کر اور پرکشاؤں سے ظاہر ہو
شہر بلند ہونا۔ شہرت زیادہ ہونا۔
اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

ماہ فلک زمیں پہ وہ مشہور ہو گیا
شہر ہوا بلند جو قیرے جمال کا خواجہ ذہیر
شہر پانا۔ مشہور ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج
شہر پایا تھا خوش جمال سے
سب سے سب خاندان مال سے
شہر پڑنا۔ شہرت ہونا، غیر پھیلا۔ اردو
مترک۔

یہ تاشا جو اک مجاہد تھا
خبر میں اس کا پڑی مشہور (ہشت گرام)
شہر پھیلا نا۔ شہرت دنیا، چرچا کرنا۔

اردو صورت، مترک۔
لے چا شوق اسے سیاحت کا
شہر پھیلنے علم و حکمت کا نظم طباطبائی
شہر دور تک کل جانا۔ دور تک
شہرت ہو جانا۔ اردو صورت، مترک۔

پر یوں میں ذکر ہوتا ہو حوروں میں تذکرہ
شہر تہا سادہ رنگ لے جان لگی
شہر ورت۔ مشہور۔ فارسی صفت، قلیل استعمال
کینچ لے گا جوتی پورہ شیدائے بے دہن
شہر دور سے تاملک دم ہو جائے گا
شہر ہونا۔ شہرت ہونا، نام ہونا۔ اردو
فصیح، راج۔

فرزند مل سے ہوا شہر ہر طرف
کہتے تھے ان کو سب سدا شدہ کھنڈ
سر ہو متفاک شہر ہونا دیار کا
کا کہا ہو باڑہ کاٹے نام ہو توار کا
شہری:۔ شہر کا۔ شہر سے منسوب۔ فارسی،
فصیح، راج۔

محل صرف:۔ جو لوگ شہری زندگی بسر کرتے ہیں
دیہات میں ان کا دل نہیں لگتا۔
شہری:۔ (دیہاتی کا نقیض)۔ شہر کا باشندہ
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محل صرف:۔ شہری قیامت ہو گیا اس نے دوستانہ
خیال سے کچھ کھایا تو سمجھا یہ روکھی سوکھی خدا سے چلا
پندنگ لگا۔ (مذہبان کا کہہ کر کتاب بولہ انجیل)
شہر یار:۔ اسعاد شہر مددگار شہر۔ فارسی
مترک۔ (فرہنگ اصغیر)

قولہ فیصلہ:۔ اردو میں اس معنی میں راج نہیں
شہر یار:۔ بادشاہ بزرگہ ماملہ شہزادہ

ہم مصر بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ فارسی
مترک، فصیح، راج۔
فوج ایسی جو شہر یار ایسا
کیوں نہ مظلوم سارے ہوں ادا (طلمس ہوش رہا)
شہر یار:۔ سلطان بادشاہ۔ فارسی، مترک،
فصیح، راج۔

بسان ماچھ راہت شہی تو چمک
بسان رعب سر بزم شہر یار برس
شہر یار:۔ بزرگ، شہر کا بزرگ، تریاکہ
فارسی، مترک۔ (فرہنگ اصغیر)
قولہ فیصلہ:۔ اردو میں راج نہیں۔

شہر یاری:۔ بادشاہ سے منسوب، شہر کا
مترک، فصیح، راج۔

محل صرف:۔ ہر کارے اقدار کا کردار مانتا
شہر یار کا لائے۔ (طلمس ہوش رہا)
شہریت:۔ (دہقانیت کا نقیض)۔ شہری
زندگی کی صورت حال۔ اردو، راج۔

قولہ فیصلہ:۔ عربی قاعدہ سے تائے مصر اضافہ
کر کے بنایا ہو۔

شہری غنڈا:۔ اچکا، بد مطاش، اردو
محل صرف:۔ مگر ایسا نہ ہو ان لوگوں کو
شہری غنڈا بنا کر لے جائے۔ (نیات نقیض)
قولہ فیصلہ:۔ کھنڈ میں با معوم زبانوں پر
نہیں ہو۔

شہر لوی:۔ کنوار کا ہمینہ۔ جب کتابت چ بنیلا
میں ہو۔ فارسی، مترک، قلیل الاستعمال۔
قولہ فیصلہ:۔ میرزا آبادی اس کا عام طور سے
رداع نقاد ہاں بھی اب بہت کم ہو۔

شہزادگی:۔ شہزادہ ہونے کی صورت حال۔

فارسی، موت، فصیح، راج۔

محفل صرف ہے۔ مالک دوکان نے دیکھا کہ ایک خوش رو جوان ہر چہرے سے شہزادگی کے آثار ملبس ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شہزادہ۔ بادشاہ کا بیٹا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

قول فصیل۔ اس کی تائید شہزادی ہو جو اردو ہو۔ شہزادہ کی جمع شہزادگان ہر جہاں پر غرض شہزادگان روح پرور (مواجہضات)

کنار شہر نکلے دونوں جا کر شہزور۔ کمال طاقتور، ندر اور زبرد۔ فارسی، صفت، فصیح، راج۔

سب زبردستان عالم سے وہ لائے زور اگر مقام لے جو قلب مضطرب کو دہی خندہ و ہر شاد گھڑی شہزوری۔ زبردستی، طاقت، پہلوانی۔ فارسی، موت، فصیح، راج۔

یاں کی شہزوری اور پہلوانی سب پالاک زمانہ نے مانی (مروج مفصل) شہسوار۔ نگہ رے کی سواری کا ماہر فلکس مذکر، فصیح، راج۔

گدا فواد کو شہسوار راہ میں ہے۔ بلبل آج ثابت جبار راہ میں ہے شہسوار ہی کرتا ہے ہر مشاق ہو کا کھاتا ہی۔ اردو، ش۔ (نور اللغات)

قول فصیل۔ اب زیادہ تر ذیل کا پورا شعر منہب الغل ہو گیا ہے۔

مگر ہے شہسوار ہی میدان جنگ میں وہ طفل کیا کرے گا جو گھوڑوں کے بھل چلے (ظالم شہسوار ہی، گھوڑے سواری کا فن۔ فارسی)

موت، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ خود بھی ان باتوں میں کمال یا اچھی۔ اعلیٰ پیدا کرتے تھے۔ شہسوار کی تیر اندازی نیزہ بازی، شمشیر زنی وغیرہ فیرن سپاہی میں اعلیٰ درجے کی مشق پیدا کرتے تھے (بازار کتب) شہکار۔ نادر کار منتخب حاصل زندگی، سب سے بہتر، مایہ ناز اردو، مذکر، فصیح، راج۔

مستعد کتا میں کس تیار زندگی کا جو بنائیں شہکار موت

قول فصیل۔ فارسی کے کس لغت میں یہ ترکیب نظر سے نہیں مری۔ ظاہر یہ لفظ اردو معلوم ہوتا ہو۔ ترکیب اضافہ و عطف کے ساتھ اس کا استعمال جائز نہیں۔ مقدمین کے کلام میں کس اس لفظ کا استعمال نہیں ہوتا۔

شہکار۔ بد فعل، بدکار اور بد زبان عورت کو کہتے ہیں۔ اردو، صفت، موت، قلیل الاستعمال عورتوں کی زبان۔

منہ گئے کون تیرے شہکارا شہر بھر کی نگہ زنی آوارا شوق گھڑی شہ گام۔ نگہ رے کی ایک قسم کی مخصوص چال، تیز قدم۔ فارسی، مذکر، سلوٹریوں کی اصطلاح لے یا دو دو گامہ اور نہ شہ گام

اور پوئے سے نہ کچھ انہیں کام (فرہنگ مصنف) قول فصیل۔ شہ گام جانا، اور شہ گام چلنا اس کے صرہ میں۔ جیسے دل لگی دیکھیں شوق نے ایسا گو گدا یا کہ شہ گام جانے لگے اور ڈیٹ ڈیٹ قدم نہ کھنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

شہ گام، اگر چلے کبھی یہ غیر صبر پر غیرت سے کھائے تو سن دانا سکندرتا

شہلا۔ (عرب میں شہلا) وہ عورت جس کی آنکھیں پتھر کے مانند سیاہی لے ہوئے بھوری یا سیاہ مائل پیرخی ہوں، پیش چشم۔ عربی، موت، (نور اللغات)

قول فصیل۔ اردو میں ان حنوں میں ستن نہیں البتہ نام رکھنے کے کام آتا ہو۔

شہلا۔ ایک قسم کی رنگس کا پھول جو زرد ہونے کے بجائے سیاہ ہوتا ہو۔ انسان کا آنکھ کو اسی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فصیل۔ رنگس شہلا کی ترکیب سے زبانوں پر ہو۔

شہ لولاک۔ کنایت، آنحضرت صلعم، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

فرزند محمد سے جہاں دار کے ہم ہیں وارث شہ لولاک کی سوار کے ہم ہیں انیس قول فصیل۔ شاہ لولاک میں اس کی تفصیل لکھی جا چکی ہو۔

شہ مات۔ شطرنج میں کشت سے کرمات کرنے کی جگہ۔ (کنایت) بولنے کی جگہ نہیں ہو، سکوت کا مقام ہو۔ اردو، موت، شطرنج بازیوں کی اصطلاح اس نے باتوں کا مراد ہے کہ جواب

کہہ دیا خاموش یہ شہ مات ہو شہ مات کرتا۔ (کنایت) قافی کرنا زبان بند کرنا۔ اردو، صرہ، شطرنج بازیوں کی اصطلاح خلک سے حشر میں کہتا ہو جل کر یہ جنت میں یہ رعب ہوا کرتے کا یہ شہ مات کرنے کا قول فصیل۔ اس کا لام شہ مات میں شطرنج بازیوں کی اصطلاح

کر کے وہ پامال گورہ مشتاق کہہ گئے نزع ہو کے یہ شہ مات ہو راج

ایک ایک آنہ در قیامت سے بڑھ گئی۔
فرقت میں طول عمر دین و شہور دیکھ
شہوی :- شہوت کی طرف منسوب۔ عربی،
صفت۔ (نور الفقہ)
قول فیصلہ :- اردو میں مستعمل نہیں۔
شہوی :- (بالفتح) باد بخار یا بخار سے خوش
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جشن شہی میں نرم سیلیاں کا وہ فرقہ
جسٹری کو سائے بالی چھادیا فقہ جلیل
شہید :- (بالفتح) وہ ہے جو (معدوم) شخص جو
نہر کی راہ میں قتل کیا جائے۔ عربی، مذکر، فیصلہ
شہید ظلم کیسے چلا دیے تو نے
حین درو کے دریا بہا دیے تو نے
قول فیصلہ :- یہ لفظ شہود یا شہادت سے مشتق ہے
اگر شہود سے مشتق ہو تو اس کے معنی ہیں حاضر اور
مطلع۔ کیونکہ شہود کے لغوی معنی ہیں حاضر ہونا
اور اگر شہادت سے ہو تو معنی ہیں گواہی دینے والا
کیونکہ شہادت کہتے ہیں گواہی دینے کو۔ فقہ کی اصطلاح
میں شہید اسے کہتے ہیں جو نبی یا امام کے حکم سے فروع
سے جہاد کرتا ہو اس مرتبہ شہادت پر فائز ہو۔
شہید :- ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر
مطلع، قیامت کے روز بندوں کے اعمال و احوال
کا گواہ۔ وہ جس کے علم سے کوئی پوشیدہ نہ ہو خواہ
کا نام۔ عربی، مذکر، راجح۔
شہید :- (بالکسۃ) مقدس مذکور عربی لفظ، ضعیف، راجح
شرک جہنم سے موت بہت لٹائے گئے
ترکا کر کے شہیدوں کو خون بہا تو لا
منع ہو اس کی فاسق خوانی
تنج ابرو کا جو شہید ہوا

شہید :- قربان، فدا، عاشق جیسے شہید ناز
شہید شہنشاہ وغیرہ۔ عربی لفظ، ضعیف، راجح۔
شہید :- خواب شہید یا جنگ بہادر حیدر آباد
کا تخلص۔ آپ پیارے صاحب رشید اور ظہیر جلیل
کے شاگرد تھے۔ آپ کے والد کا نام ڈاکٹر سید کو
علی اور عمار کا نام سید زین العابدین محمد
ایمان تھا۔ آپ کا کلام ہر صنف سخن میں رہا۔ مگر
مرثیہ نہیں کہتے تھے۔ بہت خوش گو شاعر تھے۔
شہید ان کر بلا :- (باضافہ) کر بلا کے بہتر
شہید جن کے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام نور
رسول صلعم تھے کہ کمال ظلم مع انہی اولاد و
اجوان و انصار کے۔ ارجمت ملتہ کو شہید ہوئے
شہید ان محبت :- محبت کے نام سے
وہ لوگ جو کسی کی محبت میں کام آئے ہوں یا اس
ترکیب، ضعیف، راجح۔
جاتا ہو شہید ان محبت کا جنازہ
دو تہم ہیں آقا چند قدم اور زیادہ
شہید ثالث :- قاضی سید نور اللہ شہرہ
کالقب۔ آپ عبد اکبری میں لاہور کے قاضی نقض
مقرر ہوئے۔ بہت جلیل القدر عالم، فقہ جعفری کے
اہل سنت کے چاروں فقہوں (فقہ امام مالک، فقہ
امام شافعی، فقہ حنبلی، فقہ حنفی) پر بھی پورا پورا
مبور تھا۔ اکبر بادشاہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا
سلطنت میں جہانگیر بادشاہ کے حکم سے شہید کیے
گئے۔ آپ کا مزار آگرہ میں ہے۔ جو مولانا سید
محمود کی کوششوں سے بہت شان دار بن گیا ہے۔
سالانہ مجلس بڑا دھوم دھام سے ہوتی ہے دور
دور سے مذاکرین و زائرین آتے ہیں اور مذاکرانہ فیقتہ
پیش کرتے ہیں۔

شہید کر بلا :- حضرت امام حسین علیہ السلام کے مرنے
ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، راجح۔
محلی صوف :- شہید کر بلا کا واسطہ آل مصطفیٰ
کا صدقہ ہیں کھنڈ کا محرم دکھا دو۔ مگر کوئی جگہ
چھوٹے نہ پاسے۔ (فسانہ آزاد)
روز رو یا کر شہید کر بلا کی پیاس پر
جانا ہواے شک لکھنے کی ساقی کو ترک کیا
شہید کر بلا :- قتل کرنا مار ڈالنا۔ اردو صوف
ضعیف، راجح۔
شہید کر بلا ہو قاتل تو پھر ہو جلد کیا
ذرا ٹھہرنے سے تنج اضطراب تو دے
محلی صوف :- رات کو موتی پا کر کال کو ٹھہر کا
دروازہ توڑا ایک کچی بردار کا سرانیت سے پھوڑا۔
پیرے کے کانٹوں کو اس کا بندہ تو نے شہید کیا۔
(فسانہ آزاد)
شہید مرد :- وہ شخص جو از روئے شر الکا
شہادت حسب طریقت اسلام شہید ہوا ہو۔ فارسی
عربی لفظ، ضعیف، راجح۔
محلی صوف :- پیش بان کا موڑ پر ایک شہید
کی قبر جس سے اکثر طب کو آواز میں آیا کرتی ہیں۔
شہید مرد :- (کنایت) گھوڑا۔ (نور الفقہ)
قول فیصلہ :- ان کھنڈ غازی مرد کہتے ہیں۔
شہید مردوں کے بھی دل لگی :- چالاک اور
ہوشیار شخص سے بھی دواں لگ چکے ہیں۔ اردو صوف
عوام کی زبان۔
محلی صوف :- آزاد : ایں پاس ! یہ کیا فضا ہے
اس کا شہر اشعار و سیمیں لکھتا ہے
نوحی : وہ گیری اس مرد کا کیا کیا جانتا
آزاد : تم بڑے بد ہو۔ لا حول ولا قوہ۔

خوبی (دشمن کر) چوٹ لگایا گیا تھا۔
بتاتے ہیں استاد شہید مردوں سے ہیں
دل لگی۔ کیوں؟ (فائدہ ادا)
قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ لوگوں سے
غراق جن سے غراق نادر ہے۔
شہید مردوں سے چوٹ لگانا: تجربہ کار اور
جہاں دیدہ لوگوں سے چار سو میں۔ اردو فعل،
عوام کی زبان۔
شہید تازہ: (کتابت) محبوب کے تازہ انداز
کا کشتہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔
شہید تازہ کی بھول نہیں ہیں صورت
تزیین کو رنگ ہیں پیرا کے رہنا، شاعرانہ
شہید ہوتا: خدا کی راہ میں قتل ہونا۔
اردو صورت، فصیح، راجح۔
جہاں کے شہداء میں وحید ہو جائے
خدا کرے راہ صفر شہید ہو جائے
شہید ہونا: مقتول ہونا، اما جانا۔
اردو صورت، فصیح، راجح۔
تقتنا کو مرادہ فرصت کو فانی ہونا
شہید کشکش صبر و اضطراب ہونا
شہید ہونا: (شہرک چیز کیلئے) شکستہ ہونا
شہید ہونا: جانا۔ اردو صورت، فصیح، راجح۔
محفل صوفیہ برساتی کتاب میل اسٹریٹ علیہ السلام
و سلم کے دندان مبارک جنگ احد میں شہید ہوئے
تھے (ایضاً) لاہور کی بہت سی مسجدوں کو
کافروں نے شہید کر دیا۔
قولہ فیصلہ: اعتزازنا مسجد اردو زبان
کے لیے اس کا استعمال ہر اس کا ایک مفہوم ہو
کام آجانا، جانا رہنا۔

دکھنا عیاں بھی نہ دیکھتا سیما کو
انہیں مرنا شہید ہونا تھا
جنت میں ہونا: محبوب کے ناز و ادا کا کشتہ
ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راجح۔
میں جو شہید ہوں لب خندانی پار کا
کیا کیا چراغ ہنستا ہو سیر ہر پار کا
قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم ہر ضائع ہونا
بر باد ہونا، خاک میں ملنا۔
شہید اسے ذوق سینے میں ہوتی ہیں ترکیب
میری چراغ ہو گیا وہ ہوا کہ نخل نام نہاد ذوق
شہید کی: (ادب) نظم جو شہداء کے بارے
میں تعلق ہو۔ اردو کجیرو گانے والوں کی اصطلاح
شہید کی: شہید سے منسوب بخاری منقشت
(نور اللغات)
قولہ فیصلہ: اردو میں بالعموم استعمال نہیں
شہید کی: کرامت علی خاں شاہ شہید
کا تخلص جو مدح سرائی نعت گوں اور حقان
غزلوں میں بدلتا رہتے تھے (شہید) میں
انتقال ہوا۔
شہید کی ترلوڑ: ایک قسم کا مدح ترانوہ
جس کے چلنے تک سر نہ ہوتی ہو۔ اردو (نور اللغات)
قولہ فیصلہ: بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔
شہید: (بروزن ضمیر) شہور۔ عربی فیلم یا
طبع کی زبان۔
نیک پردہ در ہر تلخ کا
شہید عالم گم کردہ نامی و چراغ اضافی
تھے۔ (دبالتح) چیز عربی، صورت، فصیح، راجح۔
حب حسین ذوق وہ تھے ہو کہ جس سے حر
تھا گرچہ اشیا میں سبزیں میں لگیا ذوق

تھے محفوظ تھا ہو کہ نہ ہو
اس کو بالفضل بقا ہو کہ نہ ہو
تھے: (دبالتح) چیز عربی، صورت، فصیح، راجح۔
رجو سے بیٹھ کے مسجد میں گرے وہ تھا
ایسے تھے ہو کہ قیامت پہ اٹھا رکھی ہو ابر
تھے: (دبالتح) برکت زیادہ۔ انگریزی۔ اردو
موراثت دہلی کی زبان۔
محفل صوفیہ: اس آواز میں کوئی تھے نہیں۔
(نور اللغات)
شیاطین: (دبالتح) دیالوگ عدم معروت
شیطان کا جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
شیاطین اک طرف سر پھوڑتے تھے
کس مغرب و جن دم توڑتے تھے (دبالتح) اضافی
شیاطین اللہ: آدمی جو شیطان کی طرح
بکاتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
محفل صوفیہ: کمرے میں ان کے شیاطین اللہ کی
جمع ہوتے ہیں۔ (توبہ الصوفیہ)
شیاف: (دبالتح) دواؤں میں اہل کت کہ ہوتی
ہی پیمانہ لانے کے لیے مقام مخصوص میں رکھنا ہوتا
تھا۔ طب کا اصطلاح۔
قولہ فیصلہ: دنیا کے ساتھ شیاف دنیا،
اور لینا کے ساتھ شیاف لینا اس کے صوفی ہیں۔
شیاف: (دبالتح) بڑھاپا۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
عبرہ تھے نقد و لاس علی سے دامن حبیب
بڑھاپا تھا کہیں زور میں شباب سے حبیب
شہید: (دبالتح) معروت، کاغذ کا تختہ یا
کاغذ کا کڑا، کاغذ کی پتھر ورق۔ انگریزی نوشتہ

راج۔
 شیخ کا چلنے کی چادر چادر دھات کی
 چادر پان کے چادر۔ اگر زری مذکر۔ فرنگ آصفیہ
 قول فیصلہ۔ اہل کھنواں معنی میں نہیں بولتے۔
 شیخ۔ دبا لٹخ، پورے آدھی۔ عربی، مذکر،
 تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

قول فیصلہ۔ سو لٹخ فرنگ آصفیہ نے کھا ہوا
 "وہ شخص جس کے عمر ۵۰ سے ۶۰ اور ۸۰ سے نیچے ہو
 بعض نے پچاس تک کے آدمی کو بھی شیخ لکھا ہو۔
 اردو میں تعلیم یافتہ طبقہ شیخ و شاہد کے بولتے ہو
 شیخ۔ پیر مرشد بزرگ، خواجہ۔ عربی،
 مذکر۔ (نور انکشافات)

قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
 شیخ۔ یہاں نہ ہی علوم میں تاقین عالم فاضل،
 قاضی، مفتی، محدث، فقیہ، واعظ۔ عربی، مذکر،
 فصیح، راج۔

سرور۔ یہ جہاں میں کہ شیخ وزادہ
 ہ طرات و ظرافت ہم کریں ہیں کلام
 بہت کے ہوئے ہو شیخ رولہ و رسم منزل کو
 یہاں منزل کو بھی ہم جادہ منزل سمجھتے ہیں
 شیخ۔ سرور۔ پیشوا۔ (نور انکشافات)

قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
 شیخ۔ خانقاہ کا سردار سجادہ العین حلقہ،
 صوفی۔ (نور انکشافات)

قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
 شیخ۔ مسلمانوں کی چادر اتوں (شیخ رشید
 بیل۔ بھان میں سے ایک ذات۔ اردو راج۔
 شیخ۔ آل اسلم۔ سب سے بڑا پیشوا، عربی،
 مذکر، قنیم یافتہ طبقے کے زبان۔

قول فیصلہ۔ بحیثیت خطاب استعمال میں ہو۔
 شیخ رئیس۔ یہ عربی سینا کا لقب اس
 حکیم کا پورا نام مولقب و کفایت ابو علی الحسین
 الملقب بہ شیخ رئیس الماکنی بہینا سینا
 شیخ رئیس کے جدا جدا نام ■ ■ ■
 مطابق مشہور مقام افشنہ قریب بخارا پیدا
 ہوا ۱۱۰۲ھ مطابق ۱۷۰۰ء میں انتقال کیا
 اس کے تصانیف میں الشفا اور القارون فی الطب
 بہت زیادہ مشہور جو اس نے مختلف علوم و
 فنون میں تقریباً سیکڑا ہیں جن میں طبیعیات، ریاضیات،
 کیمیا، سیاحیات پر ان کتب میں تحقیق اور بحث کا اثر
 غلام۔ روشنی کے خلق ہیں اس نے تحقیق کی ہر جگہ
 دور میں بھی طلب کا دار مدار شیخ رئیس کے تصانیف
 و مخرجات پر ہو۔ فارسی ترکیب کے ساتھ لفظ شیخ
 بھی استعمال کرتے ہیں۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی ملائم کبھی صوفی صافی طینت
 شیخ الشیوخ۔ تمام عالموں اور فاضلوں کا
 سرگروہ، پیر، شاہ، عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ
 طبقے کے زبان۔

قول فیصلہ۔ فارسی ترکیب کے ساتھ شیخ شیوخ
 بھی استعمال ہوا ہو۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی ملائم کبھی صوفی صافی طینت
 شیخیانی۔ قوم شیخ کی عورت، شیخ کی جوڑو
 شیخیانی کی یہ پوتیاں اگر ہمارے پاس
 چھائیں رموزی بیو کے دلبر اپنے پاس جان صاحب

قول فیصلہ۔ عام بول چال میں شیخیانی کو بھی پاتے ہیں۔
 شیخیانی۔ یہاں کس کس۔ بیباک کھنواں کھنواں (نور انکشافات)

قول فیصلہ۔ یہ اب راج نہیں۔
 شیخ چلی۔ یہ شیخ کو تعظیم سے کہتے ہیں۔ اردو
 غیر فصیح، راج۔
 شیخ چلی۔ یہ طرز سے بھی کہتے ہیں۔ اردو
 غیر فصیح، راج۔

سبارک ہو کعبہ تمہیں شیخ جی
 یہ بندہ تیرے بیت القنم کو چلا
 شیخ چلی۔ یہ وہ شیخ جو چلے کشتی کرتا کرتے
 غلغلہ دماغ اور ہوش و حواس کے اختلال میں مبتلا
 ہو گیا ہو۔ (نور انکشافات)

قول فیصلہ۔ سو لٹخ فرنگ آصفیہ نے کھا ہوا
 اگر اس لٹخ کا اصل چل، معنی احمق فراڈیتے ہیں
 تو بے نسبت لگا کر چل کر لیا ہوا اور اگر اصل کا
 مختلف خیال کرتے ہیں تو وہاں چلے کشتی سے مراد ہو
 کیونکہ اس کا زیادہ سے بھلا آدمی پاگل ہو جاتا ہو
 (فرنگ آصفیہ)

اہل کھنواں معنی میں بالکل نہیں بولتے۔
 شیخ چلی۔ یہ ایک فرض احمق جس کے قصے
 لوگوں نے گڑبگڑ رکھے ہیں۔ (بجاز ۱۲) احمق ہنسنا
 وہی۔ اردو، مذکر، راج۔

موجودہ کاروبار سے جو
 ناخوش ہو کر کہے کہ دیکھو
 آئندہ زمانہ ہو خوش آئند
 اس میں ہر گز فلاح دہ چند
 کھو گیا ہو وہ شیخ چلی
 حاصل اس کو نہ ہوگا کچھ بھی

شیخ چلی کا منصوبہ۔ (کناٹہ) منصوبہ
 جو بالکل دیکھی ہو۔ (نور انکشافات)
 قول فیصلہ۔ اس کا مضمون ہو وہ تدبیر جو

نا قابل عمل ہو۔ میں مفہوم شیخ چلی کی کہانی سے
 ادا ہوتا ہوں اور کھنڈ میں بھی زیادہ بولتے ہیں۔
شیخ چلی کی کہانی :- ہوائی قلعے بنانے
 باتیں، لاطائف، مضمون۔ اردو عوام کی زبان۔
 قول فیصل :- شیخ چلی کی کہانی ہے ہرگز ایک
 شیخ چلی ایک دن انھوں نے دو انڈس خریدے
 کسی نے پوچھا یہ دو انڈس کیا کر دے جواب دیا
 کہ دونوں کو بٹھائیں گے بچے نکلیں گے۔ مریاں
 ہوں گے وہ دونوں مریاں جب انڈس دیں گی
 ان کے انڈس بٹھائیں گے ان کے بچے جب نکل کے
 جواں ہوں گے تو شیخ کے بکری خریدیں گے جب
 ایک بکری سے بہت سی بکریاں ہو جائیں گی تو گوشت
 خریدیں گے اس طرح بڑھتے بڑھتے اتنی خریدیں گے
 یہاں تک کہ بہت بڑے رئیس ہو جائیں گے شاید
 ہوگی بچے ہوں گے وہ بچے جو بڑے ہوں گے ہم
 پیسے مانگیں گے۔ ہم خطا ہر کے ایک طمانچہ ماریں گے
 یہ کہہ کے جو طمانچہ ماننے کے لیے اٹھ اٹھایا تو
 دونوں انڈس زمین پر گر کر ٹوٹ گئے۔ سارا
 منصوبہ خاک میں مل گیا۔
شیخ چندال نہ لیسے مکھی نہ لیسے بال :-
 یعنی ایسا بلا چٹ اور بناؤش ہو کہ مکھی اور
 بال تک کی پروا نہیں کرتا۔ سب ختم کر جاتا ہے۔
 اردو کہاوت :- (فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصل :- مولف محاورات ہندوستان
 نے اس خصل کو ذرا سے فرق کے ساتھ بیان کیا
 ہے :- شیخ چندال نہ چھوڑے مکھی نہ چھوڑے بال
 ہر حال کھنڈ میں اب کس صورت سے مانگیں
 شیخ خرم :- ماہد زار ہستی دیر بزرگوار
 بہت بڑا واعظ۔ فارسی ترکیب مذکورہ فیض ناسخ

نہیں ملنے پہلے شیخ حرم سارا تقدس ہو
 پرچہ میں ہے تو سجدہ کر کے سنی کے صنم لے
شیخ ڈوٹروں :- بارش کر دے کاٹو
 کپڑے کا گڑا بنائے اس کی کمر سے ایک گٹھری بانٹ
 بارش کے پانی میں گٹھری کے سہارے کھڑا کر دیتے
 ہیں۔ اس گڈے کو شیخ ڈوٹروں کہتے ہیں۔ اردو
 دہلی کی زبان۔
 کبھی کہتا تھا یارو تیل جلاؤ
 کبھی کہتا تھا شیخ ڈوٹروں جلاؤ
شیخ خرم :- شیخ کو کہتے ہیں۔ اردو مندر
 (فورالغات)
 قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شیخ سندو :- جاہل عورتوں کا فرضی دل
 خواہ جن۔ اردو مذکورہ راہگ۔
 ٹھیک میں بیٹھ بڑھے چڑھے کو جب پلایا
 تب شیخ سندو اس پر غصے کو کھا کے آیا
 کسی کو جس سے ہو اخلاص شیخ سندو سے
 کہے ہو آپ کو نکتے میاں کی کوئی حرم
 قول فیصل :- مولف لغات المصنف لکھا ہے کہ
 عورتوں کے ایک عقیدہ علیہ حال کا نام جسے میراں
 بھی کہتے ہیں۔ اس کا مزار امر ہے میں زیارت گاہ
 جلا بنا ہوا ہے جس طرح ضعیف الاعتقاد عورتوں
 نے بہت سے عقیدہ فرضی خدا رسیدہ اولیا و اولیاء
 مان رکھے ہیں۔ اس طرح پراہ کو بھی اس میں شامل
 کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ کے حسب ذیل نام ہیں۔
 شیخ سندو۔ زمین خاں۔ صدر جہاں۔ نئے میاں۔
 چپلا تھ۔ شاہ دریا۔ شاہ سکندر۔ ہفت پرہ۔
 یمن لال پری۔ زرد پری۔ سبز پری۔ سیاہ پری۔
 آسمان پری۔ دیبا پری۔ نور پری۔ اگرچہ یہ سب

ان کے مانے ہوئے صاحب اثر ہیں مگر شاہ دریا
 شاہ سکندر اور ساتوں پریوں کی نسبت اعتقاد
 ہو کہ سب آپس میں ہیں بھائی ہیں۔ خدا تعالیٰ
 نے انہیں جنت سے حضرت زہرا علیہا السلام
 کی خدمت اور ساتھ کھیلنے کے واسطے دنیا میں
 بھیجا تھا۔ یہ سب ان کے غلام اور لونڈیاں ہیں۔
 اس وجہ سے ان کو اوروں پر ترجیح دیتی ہیں۔
 اور شاہ سکندر اور شاہ دریا کو نورانی شہزادہ
 بھی کہتی ہیں۔ (لغات النساء)
شیخ کا بکرا :- وہ بکرا جو شیخ سندو کے
 نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اردو راہگ۔
 سید کی جہاں گائے ہو اور شیخ کا بکرا
 قنکار اکھنڈا سے تم پیر نہ رکھنا
 قول فیصل :- شیخ سندو کا بکرا زیادہ زراعت
 پر ہے۔ بہت موٹے آدمی کو بھی خدق سے شیخ سندو
 کا بکرا کہہ دیتے ہیں۔
شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ :-
 جس چیز سے جس کو کچھ تعلق نہ ہو اس چیز کی
 کیفیت وہ کیا جانے۔ جب کوئی شخص خواہ مخواہ
 ایسے معاملے میں دخل دیتا ہے جس سے وہ لاعلم
 تو کہتے ہیں۔ اردو مثل عوام کی زبان۔
 محل جعفر :- آزاد حضرت شیخ کیا جانے صابن
 کا بھاؤ، اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھولنا
 بھینس کے آگے میں بکائے جیسے کھڑی پگرائے۔
 (فسانہ آذلو)
 قول فیصل :- بھاؤ کہ جگہ نرغ میں استعمال کیا گیا
 ہو معنی یوں شیخ کیا جانے نرغ صابو۔
 ناہم کرے سفر کو مطعون
 شیخ کیا جانے نرغ صابو (فسانہ آذلو)

مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ (اصل میں) یہ
شکل یوں ہو سیکھ گیا جلتے صابن کا بھانڈا۔ کیونکہ
سیٹھوں کو نہ تو اس سے کام پڑتا ہو اور نہ وہ
لوگ چربا کی لاکھ کے سبب اس کا بیوپار مٹا
سکتے ہیں۔

اگرچہ شیخ یعنی رئیس شہر قرار دے کر کہہ سکتے
ہیں کہ اس کو ادنیٰ سودوں سے کیا خبر ہو معنی یہ
چیز سے جس کو تعلق نہ ہو یا جس کام کو جس سے
مناسبت نہ ہو اس سے متعلق کرنا حاصل ہو
کیونکہ وہ اس کی کیفیت اور قدر سے واقف نہیں
ہوتا۔ یہ بعینہ ایسی ہی شکل ہو جیسے گدھا کیا
جانے زعفران کی قند یا بندر کیا جانے ادرک
کا مڑہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

عام طور سے زبانوں پر شیخ کیا جانے صابن کا
بھانڈا ہو۔

شیخ بخدی: شیطان کا لقب۔ اصل میں
ایک شیخ کا لقب تھا۔ ایک دفعہ شیطان کفار
عرب کی مجلس شورے میں اسلام کے خلاف شور
دینے کے لیے اس شخص کی شکل میں آیا تھا اس لیے
اس کا لقب ہو گیا۔ (نور اللغات)

شیخ نے کچھ سے کو بھی عادی ہو۔
مشہور ہو کہ شیخ مکار ضرور ہوتے ہیں۔ اردو میں
راج۔

قول فیصلہ:- اس کا قصہ یوں مشہور ہو۔
ایک شیخ صاحب دریا کے کنارے کھڑے ہوئے
پار اترنے کی تدبیریں سوچ رہے تھے۔ اتنے
میں ایک بڑا کچھو اکتارے پر آیا۔ شیخ صاحب
کو متروک دیکھ کر پوچھنے لگا کہ آپ کیا بھی
رہے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا بھائی پار اترنے

کی تدبیر سوچ رہا ہوں۔ کچھ سے نے کہا اگر میں
آپ کو پار ٹکھا دوں تو آپ میرے ساتھ کیا سونگ
کریں گے۔ شیخ جی بولے اس شکرانہ میں بکرا
ذبح کروں گا تو اس کا گوشت کھا لینا۔ اس
بات پر کچھ اصرار نہ ہوا اور نہشت پر بٹھا کر دیا
کے پار آتا رہا۔ جب شیخ جی سے کہا دھڑ
الیا کیجئے۔ آپ نے اپنے سر سے ایک جوڑ
نکال کر چٹ سے ناخن پر دے ماری اور
چٹے پھرتے نظر آئے۔ اس روز سے یہ جملہ مشہور
خلات ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

شیخ خست:- (فتح اول و دوم) معروف
فتح بجم (پچاس برس کے بعد سے اخیر عمر تک کا
زمانہ۔ بڑھا ہونا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

قول فیصلہ:- مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہو کہ
اس کا صحیح ترجمہ بڑھوس ہو۔ نیز یہ بھی لکھا ہو کہ
"شیخ خست کے بدلے شیخ خست بولتے ہیں؟ حالانکہ
شیخ خست ہی زبانوں پر زیادہ ہو اور معنی وہی
ہی ہو اور پرکھے جا چکے ہیں۔ وہ شیخ خست کا
ترکیب سے زبانوں پر آتا ہو۔ یہی شیخ خست
کے معنی وہی بڑھا ہونا نہ کہ بڑھوس۔ شیخ خست
یعنی بزرگ اور سردار ہونا چاہیے۔ مگر ان
معنوں میں شیخ خست نسبت زیادہ مستعمل ہو رہا ہو
جیسے "جلے کا قل" چراغ رقص و سرود کا گل ہونا
تھا کہ ایک نیا گل کھل گیا یا آزادانہ جامہ شیخ خست
تہ کر رکھا؟ (فسانہ آزاد)

شیخ و شاب:- بڑھے اور
جوان سب کے سب۔ عربی الفاظ فارسی
ترکیب فصیح راج۔

نیزہ یا لیم نے بھی کھا کے پیچ و تاب
چلنے لگے جو دار ہونے لگے شیخ و شاب
شیخ و خست:- بہت بڑا عالم جس کا نظیر
اس کے زمانے میں نہ ہو۔ اپنے زمانے کا مہر شہر کا
فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

موت میں دارنے کی بہت پرستی اختیار
ایک شیخ وقت تھا سوچا ہر مہینہ ہو گیا
شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی بڑے شیخوں کی
ڈینگ اور پٹھانوں کی جوت مشہور ہو کر مشہور تھا
قول فیصلہ:- کھڑے ہو کر چل دیں بول جاتی
ہو۔ شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی بڑے شیخ لگے ڈانڈا
پٹھان لگے ڈانڈا۔

شیخی:- (بالفتح) تعلی
لافت زنی، گھنڈ، ڈینگ، ڈانگ۔ اردو میں
غیر فصیح۔

علم سے لاکھ ہو شیخی تری برے تقدیر
نہ کہے کوئی تھے شیخ خاستہ ازمت
قول فیصلہ:- عام طور سے بالکسر بولتے ہیں۔
شیخی اس میں گھسٹ جائے۔ سارا غرور
خاک میں مل جائے۔ اردو میں بازار دار زبان۔

کان میں ان کے یہ جوڑ جائے
شیخی اس میں ابھی گھسٹ جائے (غریب مشت)
شیخی اور متن کا تے:- بے جا شیخی
اور نمود کرنا۔ اردو میں (نور اللغات)
قول فیصلہ:- بدلی کے ایک قلم لغت نے
یہ معنی رکھے ہیں "دکھانے میں استاد کی کاویوشی
کرنا اور پھر ماؤں میں تین کانے جو ادنیٰ دادوں
ہو تا جو آتا، اسی سبب سے بے جا شیخی، ناس
کا ڈینگ بے فائدہ کا فقرہ۔

موت فرنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔
 (مشار بازی کا دعویٰ کرنا اور پھر تیج کا نہ ہونی
 خالی دعوں کا شینی جھٹکا خالی ہی جاتی رہی
 اور شینی خور سے کہہ رات (م) تری شینی ہی شینی
 خالی ڈنگ ہی ڈنگ ڈنگ کے سوا کچھ نہیں
 بیجا شینی کرنے والے کی نسبت بھی بولتے ہیں
 یعنی جیسے لاف بیجا مارتے ہو۔ (فرنگ آصفیہ)
 لکھڑی میں عام طور سے زبانوں پر یہ مثل
 نہیں ہے۔

شینی باز گھنڈی۔ ڈنگ کی لینے والی
 وہ نکل یا کھنڈی والا۔ اردو صفت، مذکر
 عوام کی زبان، قلیل استعمال۔
شینی بگھارنا۔ ڈنگ مارنا، اپنی تعریف
 کے بل بوتہ پر اتارنا، تعریف کرنا۔ اردو صفت
 غیر فصیح، رایج۔

دم سے انھیں بھیجتے ہیں ان کا بھل بکا ہے۔
 زیادہ کمال اپنی شینی بگھارتے ہیں۔
قول فصیل۔ اس کی منفی صورت نسبت زیادہ
 رایج ہے۔

رفت اس ترک کو کھیل کے کہا جاتا ہے
 آتش شوق سے شینی نہ بگھارے دیرا
 جس کے متعلق کہنا ہوتا ہے نہ یاد تری سے
 مخاطب ہو کے کہتے ہیں۔ جیسے بہت شینی نہ
 بگھاریے (بگھارو) یا اتنی شینی نہ بگھارو (بگھاریے)
 انکھار یا یاد دینی نہ بگھاریے وغیرہ۔

ڈنگیں بڑھ کر مارے نہ ذرا
 اتنی شینی بگھاریے نہ ذرا (مخرج الفصح)
 پس بجا رہنے لگے شینی نہ بہت بگھارے بگھارے
 اردو خوب ہو معلوم اسانہ تیری بگھارے

شینی جانا بڑا دکھنا۔ ظاہر کرنا، خود شاک کرنا
 اردو صفت، قلیل استعمال۔

جھٹکا۔ طرز قلم سے بالکل نامادقہ
 دجلہ و فرائض ہندوستان میں بتاتا ہے، باری ہندو
 شینی جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

شینی جھٹکا۔ غرور جاتا رہنا، سبک دہنا
 سخت ہونا۔ اردو صفت، ذہنی زبان۔

تھے دو گھڑی سے شینی جی شینی بگھارتے
 وہ ساری شینی ان کی جھڑی دو گھڑی بعد
شینی خاک میں ملنا۔ غرور جاتا رہنا۔
 اردو صفت، غیر فصیح، رایج۔

جھٹکا صفت۔ نعیم نے جھٹکا کرنا کو گود
 میں اٹھایا وہ استاد کیوں نہ ہو۔ میان مال
 کی شینی خاک میں مل گئی۔ (فسانہ آزاد)
شینی خور۔ گھنڈی ڈنگیا، دھوکہ
 دینے والا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں
 کی زبان۔

جھٹکا۔ شینی خور سے کہا تیرا گھٹنا ہے
 کہا جا سے میری شینی تو جھٹکا میں ہو (فرنگ آصفیہ)
شینی خور کی۔ شینی خور کی تانیف دینا
 کی (کھنڈی والا عورت)۔ اردو، عوام اور عورتوں
 کی زبان۔

کس قدر تم بھی شینی خوری ہو
 کتنی سفل ہو کیا بگھارو ہو
شینی خوری۔ غرور، تعریف، ڈنگ، دھوکہ
 دینا۔ (تراہٹ)۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

جھٹکا۔ بگھارو، بگھارو، بگھارو
 تم بھی کیا یاد کرو گی۔ شینی خور سے مراد
 میں نہیں ہے۔ (فسانہ آزاد)

شینی خور سے کہا تیرا گھٹنا ہے
 کہا بلا سے میری شینی تو میرے پاس ہے
شینی باز کو اپنی خود سے کام نفع ہو یا نقصان
 اردو مثل۔ (مجادد ہندوستان)

قول فصیل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے
 "جنا ہو کہ جگہ" لکھا ہے اور میرے پاس
 ہے کے بجائے "میری بغل میں ہے" لکھا ہے۔
 اہل لکھنؤ کسی صورت سے اس بولتے۔

شینی دھری رہ جانا۔ شینی نہ ملنا،
 ڈنگ کا اثر نہ ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان
جھٹکا۔ بہت دھوکہ کے ساتھ گھٹنے پڑے کہ
 آج کبیت پر قبضہ کر لوں گا وہاں ہمعاشوں
 کا سامنا ہو گیا۔ سارے شینی دھری رہ گئی۔ چپکے
 کان دے گئے گھٹنے آئے۔

شینی کر کر می ہونا (بہ جانا)۔ بگھنڈ
 جاتا رہنا، سبک دہنا، کسی کے آگے کسی کا خفیہ
 ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل استعمال۔
 خاک میں مل کے بگھارو کو بڑا ڈنگ بگھارو

کر کر می ہو گیا لیکن وہ شینیت نہ گئی (دل کا قیام لغت)
 بدنامی بھی اس میں ہو تری دیکھ
 ہو جائے گی شینی کر کر دیکھ
شینی کرنا۔ اتارنا، ڈنگ مارنا۔ اردو صفت
 غیر فصیح، رایج۔

اتنی ہیں کوئی شینی کرتا۔
 ہاں نہیں یہ خدا کو غرا (مخرج الفصح)
شینی گھسٹ جانا۔ دکھنا، گھنڈ جانا
 عوام کی زبان۔

کالی میں ان کے جو پڑ جائے شوق
 ساری شینی ابھی گھسٹ جائے (فولاد)

قول فیصلہ :- یہ شرق کی مشنوں فریب عشق کا
شعر ہو دوسرا مصرع یوں ہو۔

شیخی اس میں ابھی گھسٹ جائے

گھنٹے باز رہے عوام اسی طرح بولتے ہیں۔

شیخی مارنا :- شیخی گھارنا۔ (ذوق افتاد)

قول فیصلہ :- اہل گھنٹہ اس محل پر شیخی گھارنا
بولتے ہیں۔

شیخی میں آنا :- اتر اجاتا۔ اردو صرف

عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- میان آنا دے کہا میں زیادہ شیخی
میں نہ آئے۔ گھنٹہ کی گھنٹہ ہی ہوا کھائیے۔

(فسانہ آنا د)

شیخی نظر آنا :- شیخی کی حقیقت کھل جاتا۔

اردو صرف، عوام کی زبان۔

عرسانے میرے وہ بت عشوہ گر گئے

تو اپنی ابھی شیخی کو شیخی نظر آئے جرات

شیخی نکل جانا :- غور خاک میں ل جانا

گھنٹے جاتے رہتا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- عدلیہ کو ہی اگر پہنچا دیکھا لشکر کھل

قرآن مجید طمطراق فرود کش ہو خیران ہوا کہ

ہمارا آدھی کہ اس نے قرار پر قرار کیا۔ حکم ہوا

بارگاہ شادہ ہو۔ بل کرتا ہوا بارگاہ میں آیا۔

ساتھ ہزار کا لشکر اتر۔ سرداروں سے پوچھا

کیس اسی طرح سے فرود کش ہو۔ کچھ ہمارے گئے

سے نہ گھبرا یا۔ سرداروں نے عرض کیا اب اس کے

پاس فوج بھی زیادہ ہو گئی ہو۔ زور بازو پر گھنٹہ

ہو۔ صبح کو ساری شیخی نکل جائے گی۔

(طالعہ چرش یا بلد ششم)

قول فیصلہ :- اس کا شعر شیخی نکل دینا

یہی زبانوں پر ہو۔

شیخی نہ چلنا :- غور ٹوٹ جانا۔ اردو صرف

عوام کی زبان۔

ساتھ زندوں کے شیخی کچھ نہ حضرت کا چل

شیخی وہ آپ کی ساری شیخت کیا ہوئی قرار

شہر :- فریب، کر، کید، عربی، مذکر، ذکر، فریب

قول فیصلہ :- اردو میں زبانوں پر نہیں ہو۔

شہر :- (بفتح اول) دیوانہ، عاشق، درویش

عشق میں ڈوبا ہوا۔ فارسی صفت، ضعیف، راجح

اذان دی کہے میں تا قوس دیر میں ہو نکلا

کہاں کہاں ترا شیدا تجھے پکار آیا برق کھلا

قول فیصلہ :- بل دل اور عاشق اس میں نظر

کے ساتھ بطور مضامین آتا ہو۔ (بل شیدا)

دل شیدا، عاشق شیدا

ہو گری و فاسے شگفتہ نہ گل کا دل

دل شیدا اپنی اس پہ لب شیدا ہزارے

باز صبیح ہر صبح شہر کی دھج میں

ہندو (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا پر

کبھی تو اور کبھی تیرا راجہ

دل (عزمن خال دل شیدا پایا

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہوا

(عاشق) دل را بندہ نصیر کے خدا کا ہوا

شہر :- دیوانہ، درویش، دار عاشق، نوا عشق

میں ڈوب جاتا۔ اردو صرف، ضعیف، راجح

کیا زخم جاگ جب شب نہ پوچھا

ہوئی نور سحر پر خلق شیدا (اعمال غنیم)

ہوئے ماں باپ ہند میں پیدا

دل سے اس سرزمین پر تھے شیدا (دار سوا)

شہر :- دیوانہ، آشفہ، عاشق

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

فارسی صفت، ضعیف، راجح

پہرے کا نہ کوئی چاہنے والا الیا

دم غنیمت سمجھ اس عاشق شیدا کی

قول فیصلہ :- مولف نے فریبگ آصفیہ نے لکھا ہو

کہ اس میں جو ایسے سخاوتی ہو اس کی نسبت لوگوں کا

یہ اعتراض ہو کہ اگر اسے ایسے معصوم قرار

دیں تو فارسی والوں نے لفظ شیدا کی اس معنی

میں کہیں نہیں بانڈھا۔ اگر ایسے زمانہ ٹھہرا

تو وہ معروف نہیں آئی۔ بلکہ چند کے سو کسی

اس کو نہیں سمجھا۔ ہاں اگر ایسے فاعل کہیں تو

قریب قیاس ہو چنانچہ مندرجہ بالا معنی اسی

لحاظ سے لئے گئے ہیں۔ حضرت تیر رخشاں سے

ایک مقام پر اس طرح بانڈھا ہو۔

خوشامد خود کارا کی کہ از رخ پردہ بکشاں

برشتا قاتل شیدا کی جہاں خوش بنائی۔ تیر رخشاں

فارسی میں اس کے معنی دیوانگی اور شور و گدگد

ہیں مگر اردو والے استعمال نہیں کرتے۔

شہر :- دیوانہ، عاشق، درویش

زیادہ چاہنے لگا۔ اردو صرف، ضعیف، راجح

لین لگا ہوں نے بلا میں خوش زاد بارگاہ

آنکھیں صدقے دل خدانے جان شیدا کی ہوئی

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

کا لقب۔ فارسی، مذکر، راجح

محل صرف :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

دور بھاگے۔ میراج رستم سیستان کا شیدا

لہ ہو رفت خوان سنازل پہلوانہ اسفندیار

یوں تن کو چلیوں میں (را دیں)۔ (فسانہ آزلوم)

میں دشا :- شہر دینا۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصلہ :- گھنٹہ میں مرد عورت سب شہر دینا

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

شہر :- (بفتح اول) غنہ، غنہ لب شیدا

بولتے ہیں نہ کہ شے دنیا: (فرہنگ اثر)
مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہو۔
شیر: پلہ رزن تیر سنسکرت میں کشر۔
دودھ: وہ سفید اور رقیق مادہ جو حیوانات
کے قنوں اور بچہ جننے کے بعد عورتوں کی
چھاتیوں سے نکلا کرتا ہو۔ فارسی، سنسکرت،
فصیح، راج۔

تم نے پیا ہو شیر جناب بٹول کا
آیت پر رحم کیجئے صدقہ بٹول کا
شیر: (بکسر اول) ویسے بھول جانے
وعدہ میں، ایک مشہور درندہ، اسد فارسی
ذکر، فصیح، راج۔

پہتا ہو سبیل حوادث سے کہیں ہو دوں کمنہ
شیر سیدھا تیرتا ہو وقت رفتن کتاب میں
شیر: (کنایت) بہادر آدمی، دلیر فارسی
فصیح، راج۔

کس شیر کی آمد ہو کہ رن کا پناہ ہو
رن ایک طرف چرخ کہن کا پناہ ہو شیر
شیر: پرنالے کا سمجھو شیر کی شکل کا
بنایا جاتا ہو۔ اردو، قلیل استعمال۔

سگ و دربان سے جو بچتا ہوں میں کچھ
شیر کو ٹھے سے اتر آتا ہو پرنالے کا شیر
شیر: مستغنی، بے پروا، جیسے اس کے پاس
بگھا ہو کیوں نہ دل شیر ہو۔ (فرہنگ اصغیر)
قول فیصل: ان معنی میں دل کے ساتھ
اس کا صرت ہو۔

شیر: مستغنی، سا جھا، تقسیم، لکڑیا
نیکر، راج۔
شیر: (ویسے بھول) بڑے منہ کے کتے

کہتے ہیں۔ اردو، ذکر، غیر فصیح، راج۔
قول فیصل: کبھی کبھی محبت سے بچوں کو
کبھی کہہ دیتے ہیں۔ وہاں شیر بمعنی شیر آتا ہو
شیراز: (ویسے معروف) ایران کا ایک
مشہور شہر۔ جہاں کا بلبل مشہور ہو۔ اس شہر کو
عمر و لیث نے آباد کیا تھا۔

شیرازہ: (ویسے معروف) وہ جہہ جو
کتاب کا جو بندی کے بعد پٹے کی دونوں
خوبصورتی اور سلائی کے مضبوط رہنے کے لیے
لگا دیتے ہیں۔ فارسی، ذکر، فصیح، راج۔
صرف شیرازہ جو ہوا تیار
ہو رگ جان ما شقان زاد

قول فیصل: اس سلائی کو بھی کہتے ہیں
جو کتاب کے پتھوں پر لگ جاتی ہو۔

جو ملتا مار کوٹ بچھ کو اس زینت منبر کا
تو ہوتا باعث شیرازہ ان جوالے ابتر کا
مؤلف نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی میں لکھے
ہیں۔ انتظام سلسلہ بندش، اجتناب، جمعیت
اس کا ایک مفہوم ترتیب اجزا بھی ہو۔

جہاں بکٹل کا شیرازہ فراہم کرتا جاتا ہو
یہ محفل اور درہم اور برہم ہوتی جاتی ہو
شیرازہ باندھنا: اجزائے کتاب کی
سلائی کرنا۔ پریشانی چیز کو کجا کرنا۔ اردو
فصیح، راج۔

کتھا ہو سوز دل پر پردہ اندھنی و دق
شیرازہ تار شمع سے باندھو کتاب کا
ہم نے تار نظر دیدہ وحدت میں سے
کتیہ یہ ہو کہ شیرازہ اجزا باندھا
شیرازہ برہم ہونا: تسلسل قائم نہ ہونا

ابتری ہونا، نظمیں ہونا۔ اردو، صرت فصیح، راج۔
ہوا شیرازہ برہم جس گھڑی تار نفس ٹوٹا
پریشانی ہو گیا مجھ کو اس کے چار منبر کا
قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہو اتحاد و تعلق
اور یکدل نہ ہونا۔

اپنا شیرازہ ہو چکا برہم نظم طابا
اب ہوا مر حال جمعیت نظم طابا
شیرازہ بچھنا: ابتری ہونا۔ اردو، صرت
فصیح، راج۔

ہلے چھو۔ جس قوم کے لوگ خود غرضی اور
خود پرستی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں اس قوم
کا شیرازہ بہت جلد بچھ جاتا ہو۔

شیرازہ بند: کتاب کی جو بندی اور
سلائی کرنے والا۔ (مجازاً) ناظم، منتظم۔
فارسی، فصیح، راج۔

شیرازہ بند و فرائض ہیں مر لطفی
بشت پناہ شکر ات ہیں مر لطفی
شیرازہ بندھنا: باندھنا، کتاب کی
جز بندی ہونا۔ اردو، صرت، فصیح، راج۔

کوئی مضمون اگر لکھتا میں اس عالی پریشان کا
کبھی بندھنا شیرازہ مرے اور اوراق دیوان کا
قول فیصل: ایک معنی میں نظم قائم ہونا۔

تار گیس کو دکھا کر دل عاشق سے کہا
شیرازہ بھولے بھولے بھولے بھولے
شیرازہ بندی: جز بندی، کتب کی
سلائی۔ فارسی، صرت، فصیح، راج۔

ہلے چھو۔ آج شیرازہ بندی اجزائے کتاب
زمین و آسمان منظور ہو۔ دشمن کو زیر و زبر
میں سرور ہو۔ (طلمس ہوش ربا)

شیرازہ ٹوٹا: ٹانکا ٹوٹا، انتظام

اور ترتیب قائم نہ رہنا۔ اتر جانا (اور لفظ)

قولہ فیصلہ: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شیرازہ کھنڈ (یا) کھنڈ جانا: راجہ

کتاب کا ٹانکا ٹوٹ جانا (جزائے کتاب کا ٹوٹنا)

ہو جانا۔ اردو صرف فصیح راجہ۔

اور اقل کل صبا سے نہیں ہیں بیشتر

شیرازہ کھنڈ گیا ہو چین کی کتاب کا

تیغوں سے بند بند جبراً تھا جناب کا

شیرازہ کھنڈ گیا تھا خدا کی کتاب کا

شیرازہ منتشر ہونا: بگڑی ہونا

میں قتل واقع ہونا۔ اردو صرف فصیح راجہ۔

شیرازی: شیراز کی طرف منسوب یا رکنا

صفت: کھنڈ راجہ۔

شیرازی: یا ایک قسم کا گواگورتر،

اس کا قد بڑا سپینہ چوڑا، آنکھیں بڑی بڑی

سر بڑا تنیاں موٹی، پنجوں میں پھول جینی

پر پیٹ سفید اور اوپر کے تمام پر سبز سیاہ

سبز یا زرد ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر۔

شیر الہ: خدا کا شیر مراد حضرت علی

علیہ السلام۔ فارسی ترکیب: راجہ۔

نامی ہیں نام درہیں، شجاعت بناوہیں

اک: شیر بچہ شیر الہ ہیں (کناشیہ)

شیر انداز دیا، شیر افکن: (کناشیہ)

شجاعت۔ دلیر، فارسی، صفت، تعظیم یافتہ طبقہ

کی زبان۔

قولہ فیصلہ: اندر جہاں کے پہلے شوہر کا بھی

نام شیر افکن تھا۔

شیرابی: نہنگ، مگر بچہ۔ فارسی، مذکر

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ: اردو میں عام طور سے زبانوں

پر نہیں ہو۔

شیر بکری: ایک قسم کا شیر، زندہ بولام

شیروں کا دشمن ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب: مذکر

فصیح راجہ۔

قولہ فیصلہ: لفظ ببر عربی ہو صاحب راجہ

ببر برون صبر کھا ہو اور حسن لکھے ہیں ایک دنگ

ہو جو شیر کا دشمن ہو۔ بران در شیری میں لکھا ہو

چونکہ پڑے شیر بچہ سر ہاتھ سے اٹھا دیکھتے

آٹھ پترے بدل بدل کر چمکتی کے ہاتھ دکھاتے

گئے۔ (شبانہ آزاد)

شیر بچہ: ایک قسم کی چھوٹی بکری

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ: عام طور سے زبانوں

پر نہیں ہو۔

شیر بکری: ایک قسم کا شیر، زندہ بولام

شیروں کا دشمن ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب: مذکر

فصیح راجہ۔

قولہ فیصلہ: لفظ ببر عربی ہو صاحب راجہ

ببر برون صبر کھا ہو اور حسن لکھے ہیں ایک دنگ

ہو جو شیر کا دشمن ہو۔ بران در شیری میں لکھا ہو

کے ببر بختین ایک جانور صحرائی ہو بل کی شبیہ مگر

بے دم اور اس کے پرست کا پوستین بناتے ہیں

اور بہار مچ میں کھا ہو کہ شیر کی ایک قسم ہو اور

بھی سنا گیا ہو کہ ایک قسم ہو شیر کی جو چشم ہاں

مہرنا ہو۔ فارسی میں بکون دوم شعل ہو۔ اردو

کے شوالے صبر و صبر قافیہ کیا ہو مگر زبانوں پر

بختین ہی ہو۔

شیر بچہ: یا بچہ شیر (کناشیہ) دلیر بہادور

فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلہ صغر: دھماکے کی آواز سے ہی نواب

کے ایک گھاٹ پانی پیرانا۔

شیر بکری کہ ایک گھاٹ اک لخت

پانی پیرا ہو حاکم سخت (عروج لغت)

شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیرا شلاہ اب

شیر ہا

آمنہ ہر سب سے زیادہ ہے۔ درالت واللغات
سے ظلم ہوش سہا کو ہر دی ہے۔ لفظ یہ ہو کہ
شیر کبریٰ ایک گناٹ پان پس۔ ظالم کا نشان
نہ ہے۔ مظلوم پر بیدار نہ ہو

(ظلم ہوش با جلد ہفتم)

شیر کبریٰ کو ایک گناٹ پانی پلایا

شیر ہا :- (یہ معروف اس جو ہر

اسباب و زور و سیم و ہام و غیرہ کو کہتے ہیں

جودانارک حرف سے دھن کے ہاں بیسی مانا

اور ساپت، بری، فارسی، (تشریح الاشیاء)

قولہ فیصلہ :- اردو میں رہا کچھ نہیں

شیر ہا :- دودھ پلانا۔ اردو صورت

فیصلہ :- راج

پلا کے شیر سلاتی ہو طفل کو دایہ

دلیل خواب اجل ہو سفید مو آ یا خواجہ

شیر پتہ :- شیر کے پتے کی شکل کا بنا ہوا

نول دی پنچہ (کناشہ) خوی دسے زور آو

فارسی، قلیل استعمال

ہر اک ہو مینی قن اور شیر پنچہ

کہ جو دے مرگ جس پنچے سے دیکھ (زلیخا اور دم)

شیر سمٹ جانا :- دودھ پھٹ جانا

اردو صورت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سمبت نامہ جس کئی ہو جگر کر چاک چاک

شیر پھٹ جائے اگر شال نک ہو شیر میں

قولہ فیصلہ :- عام زبان ہر دودھ پھٹ

شیر پنا :- دودھ پنا سار دوسرے

نصیح راج

کرتے گی پر درش زلف مسج فارض یار

پے گاہ شبہ سحر میری محبت کا ساپ خواجہ

شیر جنگ

کس ہا درو کے سبط میں دیا جاتا تھا۔

خوشید شیر تنخ پر جو کھینچتا ہو تنخ

چاہے جو شیر جنگ یہ تجھے مگر خطا

شیر خدا :- (اسد اللہ کا ترجمہ) حضرت

علی علیہ السلام کا لقب۔ فارسی ترکیب

دنیا میں ابن عجم پیدا ہوا دوبارا

جنگل میں جس نے یارو شیر خدا کو مانا

شیر خشک :- (خیر خشک کا معرب) ایک

سیبھی اور سہل روا کا نام جو خراسان میں

بعض اقسام کے پتھروں اور درختوں پر

جس ہونے ہوتی ہو جس طرح شبنم کی پونہ

درختوں پر دکھائی دیتی ہیں۔ مر اجماع

و بردت میں متون بعض کے نزدیک دل

دہنے میں خارج الرضوت ہو۔ فارسی، خوش

طبا کی اصطلاح

شیر خشم گس :- وہ شیر جو غصے میں ہو

ہوا جو۔ فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی

زبان

محلہ صوف :- بانکے کے بجائے کو بانہ

کازم، طاقت کا غرہ۔ شیر خشم گس کی طرح

پھر اچھا ہوا یا :- (فساد آزاد)

شیر خوار :- (یہ معروف دودھ

چتا پنچہ۔ فارسی، نصیح، راج)

شیر ہا :- زبان، بنی زاد شیر خوار

قولہ فیصلہ :- واقعات کر بلا کے سبط کی

نظموں میں شیر خوار سے مراد جناب من اسفر

ہیں جو تہہ پہنے کے سن میں اپنے باپ امام حسین

کے ہاتھوں پر تیر حرطہ کا نشان بنے۔

شیر دہا

شیر خواہ گئی :- وہ عمر میں بچہ دودھ

پیتا ہو۔ فارسی، موش، (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں شیر خوار کہتے ہیں

شیر خوار :- دودھ پیتا بچہ، نصیح

فارسی، مذکر، مترادف

تری ظاہر ہونی اب رو سیاہی

کہ دس ایک شیر خواہ نے گوئی (نور اللغات)

شیر خوار :- دودھ پیتا بچہ۔ فارسی

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے شیر خوار

بھی انیس معنوں میں لکھا ہے اور اسے اردو قرار

دیا ہے۔ مگر اہل کھنڈ صرف شیر خوار ہی بولتے ہیں

شیر وایہ :- آنا کا دودھ۔ فارسی، مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ختم کہے میں عالم طفل کی کیفیت مل

شیر وایہ کے کشوں کو خون مینا گیا

شیر دل :- دلیر قوم۔ فارسی، صفت نصیح

محلہ صوف :- بیش بہا ست دست جنگ شروت ہوتی ہو

توڑتے بڑے شیر دل میوان سے بجائے دکھائی دیتے ہیں

شیر دہا :- وہ صورت جو شیر کے گلے سے

مشابہ اکثر ہونوں پر نالوں اور ٹکڑی کی موٹہ

کے دہانوں پر بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، نصیح

قولہ فیصلہ :- چو کیوں کے پاس وغیرہ بھی شیر دہا

بنائے جاتے تھے جیسے ہر جا پر تصویریں شیر کی بنی

تھیں اور پتھر کی چکیاں شیر دہا بنی میں کچھ نہیں

(ظلم ہوش زبان)

شیر دہا :- ایک قسم کی بندوق۔ اردو

موش

قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا

شیر دہاں: یہ وہ مکان جو دروازے کے

طرف سے عرض میں کم اور سمجھنے کی طرف سے زیادہ
ہو۔ اردو مسافت (نور اللغات)

تقریباً فصلیہ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں
پر پیش ہے۔

شیر دیاں کرے۔ وہ کرے جن کی
گھنٹیاں شیر کے منہ سے مشابہ بناتے ہیں۔
اردو، سندھی، پنجابی، راجستھانی۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 سرگرم شیر دہان اور نازک نازک شیریں
 (دھسان آزاد)

شیر دنیا: بچے کو دودھ پلانا۔ اردو
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

و یا جب ہرے ہاں نے اسے شیر
کیا اس شیر میں عشق آگے تاثیر
قولہ فیصل :- تمام زبانیں دودھ دیتا ہے۔

شیر ذوالجلال: حضرت علی علیہ السلام
سے مراد جو کتابیں ترکیب و راجح

شب بقیہ میں یہاں مگر یہ کرم محال
فرزند اپنا جانتے تھے شیر خدا بھلا
شیر رہتا تھا غالب رہتا راوی رہتا
اردو صرف فصیح راوی

علاء صبر۔ شیخ صاحب اپنے گھر والوں پر
ترشیر رہتے ہیں۔ مگر باہر کسی سے چور لگا دیتے
تشریاں۔ دوزخ شیر خاں کا نذر شیخ صاحب
نہیں دیا۔ ہر وقت ہوں ہیں۔ ہمارے
نہیں دیا۔ ہر وقت ہوں ہیں۔ ہمارے

فصل اول در بیان احوال و سیرت حضرت علی علیه السلام

شیرشاہنویں ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ کی سنہ بدستور

[illegible]

عبداللہ علیہ السلام کو دی اور انکیا اور ہر شے کی اپنی ذات پر
ہو ا تھا اول میں داخل ہو گیا۔ مگر وہاں کا وہ سنگ کی طرح
اسی قدر تھوڑی کر بنا جس قدر ہاں سے تپ یا اور شاہد بہا کے قریب

ماں کیا شادیوار کرتے کہ بعد اس کے کہ پانچ چھ گیارہ
 چوبیس ماہوں میں شکست کھانے کے بعد وہ پڑ گیا تو غصہ آج
 شہزادہ کا لکھ پورا۔ پڑا منتظر اور حال مارا بادشاہ تھا۔ حکم الخ

شیر شاہ کی دڑھکی (پگڑی) بڑی یا سب سے زیادہ
شیر شاہ سوزا اہل سب سے زیادہ بڑی دلی کے مشہور

یا و شامی (۱) بدینچه مباحثه اردو مثل
(۲) فوالتات: گفده ۱۹۹۱ و امثال

شیر بیت: چون که بر باره فاسد گشته آید،

میں نے کہا کہ میں نے اپنے بچے کو دیا ہے۔ اور وہ اس کو
 دے گا۔ (دوسرا آزاد)

[illegible]

بہارِ حق : سب جھانے میں کہ آپ باطنی حقائق
 دے دے چلے آدمی۔ آپ شیعہ عربی و ترکی زبانوں میں

قول فیصلہ: بعض اوقات حضرت نری کو
نری کہتے ہیں (یعنی شیر نری) یہ ترکیب محسن
نکلتا ہے۔ یہی شروع ہو۔

فارسى نظم لافى طبعى كه زبان و مذهب و كرامت

مردم در حال گریه و زاری و آواز می زدند
عجب یک شیرین بود اگر شیر عالم میرا
شیر و آله و ع (یاست معروف) و ...

مجله نشریات
کادور جیل - (امرا از جیل ادا)

شیخ قالی (یا) شیخ قالیق : شیخ کی
تصویر جو اکثر قالین پر بنائی ہے۔ فارسی ترکیبی
نذر حضرت صاحب راہ

فلک اک سائے افروز تر نقشه عالم
که عالم تو جهان بر سر نقشه عالم
چو نقشه قلم بر سر نقشه قلم

قوله فسيل يشير إلى مجرى الماء الذي يجري في الشريعة، ويشير إلى كثرة التوراة.

دو مہینے اور کچھ ہیں۔ اور وہ شخص اور سن و قد و ش کا
آدمی جو دیکھنے میں شیر مگر مردانی و جیٹ سے بھی
کم ہو۔ یہاں پر کہ کچھ باندے والے مرد لکھن

نوراللقات نے یہی ہے وقت اور اس کی ہر ایک
سہن بچتے ہیں۔ ان سہنوں میں ابنا کھنکھناتے

شیر قالی دیگر و شیر میشتان اگر است
اصل او نقل می خرق هوتا بود فارسی شل
نقل افغان طبع کا

شیر کا ایک ہی بھارا۔ اچھو کا ایک ہی

تو فیصلہ ہے۔ اب زیادہ ترکتے ہیں۔ کھاتے
 ہیں سونے کا نوالہ دیتے ہیں شیر کی نگہ نگاہ
 کہ چنگ نظر ہو بول دیتے ہیں۔
 شیر کے برقصے میں چھپتے کھاتے ہیں۔
 باوجود مقدرت اور امیری کے دوسے کے تحریک
 سے لالچ پر گر پڑتے ہیں۔ باطن ظاہر کے ساتھ ہر
 اردو لٹل۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصلہ: صاحب گنجینہ اقوال و امثال نے
 مندرجہ بالا معنی کے علاوہ دو معنی اور لکھے ہیں یعنی
 یہ کہ پرہیز گار بن کر لوگوں کو ٹوٹے ہیں۔ ظاہری
 عاجزی و انکاری اختیار کرنے والی نسبت
 میں کیا کرتے ہیں۔ اپنی لکھنؤ کسی معنی میں نہیں لیتے
 شیر کی بولی بولتا ہے۔ (کنز الدقائق) کہتا ہے۔
 اوکھا ڈالنا کہنے کی آواز کی نسبت بولتے ہیں۔
 بعض شاعروں نے اونٹ کی بول بولنا بھی اس
 معنی میں بانہا ہے۔ اردو لٹل کی زبان۔
 سنی آدم کی ٹولی کی ٹولی
 ہمیشہ بولے ہوئے شیر کی بول

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
شیر کی پیرائی۔ اس طرح پیرنا کہ سینہ
 پانی سے اونچا رہے۔ اردو صرف فصیح راج
 محلہ جھڑ۔ ہمیں جل بانگ ہو۔ ہی ہو۔ کہیں اڈوں
 دھچ۔ کوئی تائی چیز تاجر۔ کوئی کھڑی نگار باجو۔
 کوئی شیر کی پیرائی پیرتا ہو۔ (فائدہ آواز)
 قول فیصلہ: اس کا صرف پیرنا کہ ساتھ ہو۔
 شیر کی پیرائی کا ایک مفہوم ہے برصیت کا ہار دینا
 مقابلہ جو قلیل الاستعمال ہو۔
 راستی قلم بہت میں ہے ہمارے پسند
 جب کیا قصدا شیر کی پیرائی کا

شیر کی خالہ۔ بڑی۔ اردو موت، موت
 کی زبان۔
 قول فیصلہ: اس کو چہرہ کی خالہ بھی کہتے
شیر کی طرح پھرتا۔ شیر کی صورت
 غصے میں آنا۔ اردو صرف فصیح راج
 جہاں کہیں نظر آئے وہ شروع آجوشم
 بچہ گی دل دیوانہ شیر کی طرح
شیر کے منہ سے شکار لینا۔ (کنز الدقائق)
 زبردست سے کوئی چیز چھین لینا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔
شیر کے منہ میں جانا۔ اسی جگہ
 جہاں زبان کا منہ۔ اردو صرف فصیح راج
 نقد پر لے چل کر ہر بانگ پھیر کے
 جانا سرسید ہونے کو خود منہ میں شیر کے
شیر کی نظر پڑنا۔ غصے سے دیکھنا۔
 اردو صرف و لٹل کی زبان قلیل الاستعمال
 محلہ لٹل لٹل کی کوئی بھی ہو تو سچا منہ پال
 اٹھنا۔ (کنز الدقائق) شاعر شیر کی نظر بھی
 گھبراہٹ ہو۔ (نور اللغات)
شیر گردوں۔ سارے اسد کے آقا ہوں
 فارسی ترکیب فقیر یا فقیر طبع کی زبان۔
 شیر گردوں جو اس کے لشکر میں
 پائے ہرگز نہ قدر شیر مسلم فوق
شیر گرم۔ نیم گرم۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ: اہل کھنڈ نیم گرم ہی بولتے ہیں۔
شیر مادر۔ ماں کا دودھ۔ فارسی
 مذکر فصیح راج۔
 قبا بجا ہے شیر مادر شیر جو کہ کوہکن
 پرورش پائی ہو میں نے دوسرے کھار

شیر مادر۔ دہ پینے والی کال مرغوب ہے
 جو حضرت رساں یا شرعاً حرام ہو۔ اگر پینے والا
 بغیر اس خیال کے کہ اس چیز کا زیادہ استعمال
 انسانی زندگی کے لیے مضر ہو یا یہ چیز شرعاً
 حرام ہو اسے انتہائی رغبت سے بامبارک طرح
 پیے جس طرح دودھ پیتا بچہ کھڑی گھڑی
 کا دودھ پیتا ہو فارسی ترکیب۔ سندھ
 قابل الاستعمال۔
 قول فیصلہ: اس کا استعمال شراب تازہ
 اور اس قسم کے مضر مشروبات کے لیے ہوتا ہے۔
 شیر مادر جاتا (دیکھنا) شیر مادر پھرتا اس کے
 صرف میں۔
 باوہ خوار کی کھل گھر گھر۔
 (کنز الدقائق) اور تازان قوی اور ہو
 شیر مادر شراب۔
 (کنز الدقائق) پینا ہر جگہ ہمارے ہر
 اس کی کمال صورت شیر مادر پھرتا میں
 فصیح ہو۔
 بے غیروں کی خوار و حرام گناہ
 خود تھیں و خود شیر مادر ہر گز
 ایمان توں جیل و جہنم سے شراب و شیر
 (مراور)
 موافق نور اللغات اور صاحب فرہنگ
 نے معنی پیرا کے عارضہ میں لکھے ہوئے دو معنی
 اور لکھے ہیں (۱) نیم ملال و ساج مان کے
 دودھ کی طرح ملال دینا جائز و ساج روا
 قانوناً ملال۔ جسے اتنا فطع تو شیر مادر ہو
 دونوں معنی قریب قریب ایک ہی ہیں۔ آئے ہیں
 صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی کی مثال میں

تیسرے کا وہ شعر درست کیا جو اوپر لکھا جا چکا
ہو اور مولف نور اللغات نے شیر کا یہ شعر تحریر
کیا ہو۔

نوش جان دوستوں کو آب حیات ابدی
شیر مادر ترسہ بدخواہوں کو نہ ہر ایاں
مالا کہ شعر سے شیر اور کے معنی نکلتے ہیں ایسی
غذا یا خوراک جو شرابا انتقال ہو۔ شعر کا مطلب
ہو تیرے دوست ہمیشہ زندہ رہیں گے اور حیات
میں آب کو ترسے سیراب ہوتے رہیں گے آب حیات
ابدی سے آب کو ترسہ مراد ہو اور تیرے بدخواہ
دو دین میں جلتے رہیں گے اور ان کے خوراک
شجرہ قرم کا نہ ہر یا دودھ ہو گا جو ان کو بار بار
زبردستی پینا پڑے گا۔ انہیں ہر ایاں سے
شجرہ قرم و درخ کا نہ ہر یا دودھ مراد ہو
جو اہل جہنم کی خوراک ہو (شیر مادر میں اس
نہ ہر یا دودھ کی رعایت ملحوظ رکھو گئی ہو۔
شیر نے نام غروب سے کو شیر مادر کہا ہو۔ مگر عام
طور سے غروب ہی سے شیر مادر کا اطلاق
کیا جاتا ہو۔ مولفین مذکور نے جو معنی لکھے ہیں
ان میں شیر مادر کے مفہوم کی وضاحت نہیں کی
گئی۔ مثال میں جو فقرہ درج کیا گیا ہے اس سے
بہن متفق نہیں ہوں۔ اہل لکھنؤ فقیر کو شیر مادر
نہیں کہتے بلکہ ہر دہلی میں کہتے ہوں۔

عورت بچہ کو زبانی شیر مادر ایک خاص
کلمہ جس کو جس کا مفہوم ہوتا ہو۔ ہضم جوارچے
اور بچے کو گوارہ ہو۔ جیسے جب کوئی بچہ کو شیر
کھا لیتا ہو تو اسے صاحبہ کہتی ہیں نوش جان

شیر مادر
شیرازنا (یا بچہ بھول) شیر کا خشک کرنا۔

اردو معنی غیر فصیح راجح۔
محلے شیرازنا کہ رضا بیگ نے ایک ۹
فیل کا ایک شیر مارا تھا۔

قولہ فیصلہ۔۔۔ موافقہ نور اللغات نے اس کے
مجازی معنی لکھے ہیں بڑا کام کرنا بڑی جرات
اور بہادری کا کام کرنا۔ اس کے خال میں
نقدہ درج کیا ہو ایسا ہی آپ نے شیر مارا ہو
جو بڑے دم دھوے ہیں۔ (نور اللغات)
اہل لکھنؤ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

شیر مال۔۔۔ (یا بے معرفت) ایک خاص قسم
کی سید کے کشتہ خوری روٹی جس کے اجزا
بادام ایستہ زعفران لگی اور دودھ وغیرہ میں
اردو موافقہ فصیح راجح۔

محلے شیرازنا کہ ان کے ہندو شاہی میں ایجاد
ہوئے شیر مال اور باقر خانی خاص نصیر الدین
حیدر کے باورچی محمد وکیل ایجاد ہو۔

(قدیم ہندو ہندو ادب)
شیر ماہی۔۔۔ (یا بے اول بھول) بڑی چلی
کی ایک قسم جس کے دانوں سے پیش قبض کے دتے
بنائے جاتے ہیں۔ فارسی موافقہ ظیل الاستمال۔
محلے صرف۔۔۔ میاں انجلی نہایت ہی افسوس کرنے
لگے کہ اسے اب سونے کی پڑیا ہاتھ سے نہ لگو
مجھے کیا سلیم تھا کہ یہ شیر ماہی ہو ورنہ کچا ہی
پا جاتا۔

شیر مرد۔۔۔ گناہیہ بدلیہ شجاعت بہادر
جوان مرد۔ فارسی صفت ظیل الاستمال۔

ان سے متعلقہ کسی کو نہیں مجال
مردان اہل بیت محبوب شیر مرد ہیں
(ان سے محکم میں مرعوم رقی)

شیر مردی۔۔۔ بڑا شجاعت دلیری
بہادری، جہادری۔ موافقہ۔ (فرہنگ اصیل)
قولہ فیصلہ۔۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شیر ناب۔۔۔ (یا بے معرفت) خالص دودھ
ایسا دودھ جس میں پانی کی آمیزش نہ ہو۔
نارسی ترکیب مذکور تعلیم یافتہ طبقے کی زبانی
اک نہر میں شیریں قباب اک نہر میں تھا شیر
اک نہر میں جاری شیر اک نہر میں تھا انگیں
شیر نر۔۔۔ نرینہ شیر۔ فارسی ترکیب فصیح راجح
بڑے موذی کو مارا نفس آزار کو گر مارا
نہنگ داڑھا و شیر زمارا تو کمارا ذوق
قولہ فیصلہ۔۔۔ (مجازاً) ہر وقت کو کہتے ہیں۔

ہزار اس زب کے اوپر آفریں ہو
مرایا شیر نر کو قہ نہیں ہو (زیل اللغات)
شیرنی۔۔۔ (یا بے اول بھول و سکون بھول)
شیر کادہ۔ اردو موافقہ فصیح راجح۔

جس دشت میں شکار کو گرہا تھا وہ فی سحر
وان ایک شیر رہتا تھا اس کا شیرنی نظیر ابراہیم
شیرنی۔۔۔ (بہر دو اسے معرفت) شیریں کا بگڑا
ہوا۔ اردو عام کہنا ہوا۔ (فرہنگ اصیل)
قولہ فیصلہ۔۔۔ اہل لکھنؤ شیرنی ہی کہتے ہیں۔
شیر نیٹال۔۔۔ (مکون کے نہیں میں نے والی)
شیر۔ فارسی ترکیب مذکور فصیح راجح۔

بکھے ہوئے تھے بحر میں تلواریں سے ننگ
دیکھے ہوئے تھے شیرستان کچھار میں نظیر ابراہیم
قولہ فیصلہ۔۔۔ (مجازاً) جری اور بہادر کو بھی
کہتے ہیں۔

عج عباس علی شیرستان و ظاہر
شیروانی۔ (یا بے اول بھول) ایک قسم کی

پے کیوں دان اچکن۔ اردو، مرثیہ، فصیح، راج۔
محله ختہ۔ حیدر آباد کے لوگ عام طور سے
شیر وانی پختہ ہیں۔

شیر وانی: ایران کے ایک موضع شیر وانی
کا باشندہ، شیر وانی سے منسوب۔ فارسی صفت۔
راج۔

محله ختہ: جناب مصطفیٰ رشید صاحب شیر وانی
کے آبا و اجداد ایران کے ایک گاؤں شیر وانی
کے باشندہ تھے۔

شیر و شکر: ہم نوالہ و ہم پیالہ آپس میں
کمال رہا و ضبط رکھنے والے ایک دوسرے
کے بہت گہرے دوست، ایک جان دو قالب
فارسی، صفت، فصیح، راج۔

دو در در ہونے لگا آئینہ آتش شبہ روز
یار کو غیر سے بھی شیر و شکر دیکھو لیا

قولہ فصیل: اس سلسلے میں استہلال کیا ہو
بے زری سے بے عداوت و حسد یعنی کیا کریں
ہم سے دنیا صورت شیر و شکر ملتی نہیں بھر
شیر و شکر: ایک قسم کا عمدہ لٹھی کڑا۔
فارسی۔

قولہ فصیل: اہل نکتہ نہیں دیتے۔
شیر و شکر ہونا (یا) ہوجانا: آپس
میں گھس مل جانا، خوب اتفاق ہونا، کمال خوش
و مربوط ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، راج۔

بے وفا کو جو کبھی بھی کھلا دیں اپنا
(ہونا) لب و دندان کی طرح شیر و شکر کیا ہوا بھر
دختر رز اب تو بڑھ رہی
سو تر سے ل شیر و شکر ہو گئی میر سوز

قولہ فصیل: فارسی میں شیر و شکر بوردن

شیر و شکر ہونا اس کا ترجمہ ہو۔
شیر و شکر کا منہ کس نے دھویا ہو۔
بچے بے سند و حمورے کھانا کھاتے ہیں۔

(محاورات ہندوستان)
قولہ فصیل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے
اس کا مفہوم یوں لکھا ہے: بچوں کے بے سند
دھوئے کھانا کھانے کے وقت کہتے ہیں۔ اردو
کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ میں یہ شل یوں ہو "شیر و شکر کس نے
دھلایا ہو" بچوں کی خصوصیت نہیں ہر اس
آدمی سے طنز کے طور پر کہہ دیتے ہیں جسے
اس طرح کھانا کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کبھی غیر سند
دھوئے کھانا کھانے والا کسی کے ٹوکنے پر غریب
انداز میں یہ جملہ دہراتا ہو۔ سمجھتا ہوں کہ
یہ قہر جو بے سند دھوئے کھانا کھانے کے لیے
بیٹھ گئے، جب چھانے ٹوکا تو تم نے کیا ہی
شیر و شکر کا منہ کس نے دھلایا ہو۔

شیر و شکر کے منہ خرچہ: (کافیہ)
ہمارے مقابل آنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

یہ ہم سے بھی اب سوا ہیں کیا مرد
کب شیر و شکر کے منہ خرچے ہیں نام و آخر
شیر و شکر: (یا) عروت پر وزن شیر و شکر
جو کسی چیز کو پس کے نکالا جائے۔ بیسے شیر و
بادام۔ راج، مذکر، اظہار اصطلاح۔

لغوی: لغت چشم جانان سے مجھے طفلی میں بھی
شیر کے بدلے سوا شیر پیا بادام کا
شیر و شکر: شکر یا مصری وغیرہ کا قوام،
چاشنی۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محله صرف: ایک رکابدار مسلم ہر دیکر

کے سر پر تیار کرتا اور ان میں ایسے ہی سبز حلقہ
اپنی اہلیت پر قائم رہتے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
تازہ کیریاں ان شیر و شکر میں ڈال دی گئی ہیں۔
(قدیم ہندو ہندوستان اور ہندو)
قولہ فصیل: مولانا شیر و شکر الانشا نے لکھا ہے
"وہ شربت کہ قند و معربہ وغیرہ سے قوام
کے تیار کرتے ہیں۔"

حرہ کے قوام کو بھی شیر و شکر کہتے ہیں۔ جبکہ
"جب تک چاول اچھی طرح نہ کھلایا اس وقت
تک شیر و شکر ڈالنا اور نہ چاول اچھے چائیں گے۔"
شیر و شکر: تیار کرنا جو قہر کو میں ڈال جاتا
ہو۔ اردو۔ مذکر، فصیح، راج۔

اب شیرین یاد لے لے
قند گر ہو تو شیر و شکر
شیر و انگور: شیر و انگور۔ فارسی، مذکر
قلیل استعمال۔

قولہ فصیل: اس کا لگ بھگ شیر و شکر بھی کہا ہو
اسے حضور زہدوں کو کھانا ملتا ہے۔ دراز
آب حیات عریض شیر و انگور کا انیس
شیر و بادام: پانی میں لیے ہوئے بادام۔
فارسی، مذکر، اظہار اصطلاح۔

آفسو چو ل گیا تری آنکھوں کی باویں
لغت میں صاف شیر و بادام ہو گیا غاجہ
قولہ فصیل: اسی عروت پانی میں لیے ہوئے بادام
کو شیر و بادام منہ کر کو شیر و شکر ختم کر دینا
کہتے ہیں۔

شیر و جان: جان بھر کر۔ فارسی، مذکر، قلیل استعمال
سلو نارنگ خواباں سے زیادہ
مٹھان شیر و جان سے زیادہ (محوالہ لفظین)

شیرہ خانہ

۲۴۴

شیریں ادا

زیست ہوتی ہو جاتی ہو کہ وہ
شیرہ جان بھی شیرہ جان ہو کہ
شیرہ خانہ شیرہ خانہ شیرہ خانہ
قسمت تو دیکھ شیرہ کو جب لہرائی تب
دو دانہ شیرہ خانے کا محور ہو گیا
تو لے فیصلہ یہ فارس میں شیرہ خانہ لے کر
کہتے ہیں اب اردو میں دونوں صورتوں سے
راج نہیں
شیر ہو جانا شیر ہو جانا شیر ہو جانا
اردو صورت فصیح راج
وہ شہر کو مار کے خون خوار بن گئی
آہ شکار کر کے کچے شیر ہو گیا
بزدل ہو جودہ شیر ہو جائے اختر
رو باد مزاج شیر ہو جائے (خدا دہم)
خوش حال ہیں ان کے بچے بیٹا سوار
یوسف کو کہتے ہو گئے یہ شیر بفریہ
وصاحب اب یہ شیر ہو گئے معلوم ہوا کہ اقوام
مجمول النسب و الفہم بچوں اور خواہنوں کو کہتے
ہیں یا جو ان کے قبیل ہیں۔ (فساد آزاد)
دیکھیں تلو اردوں کی سوس تو پڑے خلیج
ہو گئے شیر سناؤں کو م پایا خلیج
شیر ہو کر چھپ چھپے کھانا خانہ و سنج
کام کرنا۔ فرہنگ
قول فیصلہ: صاحب محاورات ہندوستان
اس محاورہ کو اس طرح لکھتے ہیں "شیر ہو کر چھپ چھپے
کھاتے ہیں" معنی عاجزی اور انکساری اختیار
کر لے لکھنے میں مام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
شیر ہونا شیر ہونا شیر ہونا شیر ہونا
نک شیر ہونا شیر ہونا شیر ہونا (نور اللغات)

شیر ہونا شیر ہونا شیر ہونا
اردو صورت فصیح راج
جنگل میں اپنی توکتا بھی شیر ہونا
شیر ہونا شیر ہونا شیر ہونا
غصہ آتا ہے غم پہ کیا
یہ شیر ہوا ہے ہم پہ کیا
محفل صرف: آپ کسی گلی کو پتے میں نکلیں تو
واقف اس وضع پر کہتے "شیر" لیں اپنی وضع تو
دیکھئے۔ ہمیں پر شیر ہیں۔ خود را نصیحت
دیگر را نصیحت۔ (فساد آزاد)
شیری: ایک قسم کا شراب۔ اگر تری
موت راج
نہر با عتب قاضی و منشی کا خطر
ہے برائتی کہیں شیری کہیں تو میں ہر
شیریز داں۔ حضرت علی کا لقب۔
فارسی: شیریز داں راج
شاد: روان شیریز داں قوت پروردگار
لافتی الامین لسیف الازد و الفقار
شیریں: یا میٹھا، خوشگوار، فارس صفت
فصیح راج
محفل صحت: کہیں انار کے تدار کہیں کھوٹ کی
بہار ادرہ ابلتہ یزد شیریں ادرہ ادرہ ادرہ
بہ دور۔ چکروں اور متابوں سے نمایاں
جنتی پرتی جنتی۔ (فساد آزاد)
قول فیصلہ: شیر یعنی دودھ کی طرت اعتباراً ہے خوب
ہو کیلئے ہر چیز خوب و نایاب ہے۔ (نور اللغات)
شیرین: دل پسند اور دل آویز چیز جس کی ذائقہ قلیل استعمال
سپایا کہ وہ شیریں کام شیریں
فقط شیرینے پایا نام شیریں

شیریں: ۱۔ اچھا، نیک۔ ۲۔ قلیل استعمال۔
دل آویز شیریں شل بادہ شد
کہو آفا تلخ، انجام شیریں
شیریں: ۱۔ عذیب، پیارا۔ ۲۔ فارس فصیح راج
خدا کرے تو اس شیریں ادا پر
کہے گی جان شیریں و ہم شیریں
شیریں: ۱۔ دل کو جانے والا، مطبوعہ، مرغوبہ
فارس قلیل استعمال۔
کلام غنچہ گل رنگ ہر تلخ
اداسہ سر و سیم اندام شیریں
شیریں: ۱۔ فصیح، کانون کو بھلا معلوم ہونے
والا نرم، خوشگوار جیسے کلام شیریں۔ فارس
فصیح راج۔
ترہ شیریں لبی کے جو کے وصف
کلام اپنا ہو اور خود کام شیریں
شیریا زیادہ چشمہ مردم کے آب سے
ہوئے سحر کا نرم دروغ دار میں نظر جلا
شیریں: ۱۔ فریاد کی مشق، شیر پر دیر کی
بیوی کا نام۔ فارس موت راج
اسیر شیریں کیا ہو فریاد
نایاں ہو سر ہر بام شیریں
شیریں ادا: وہ جس کی ادائیگی دل پسند
ہوں۔ فارس صفت قلیل استعمال۔
خدا کرے کہ اس شیریں ادا پر
کہے گی جان شیریں و ام شیریں
قول فیصلہ: دل پسند اور اس ہونا کے معنی میں
شیریں ادا لے لے ہیں۔
رختار ناز میں ہیں یہ شیریں ادائیاں
خاک اس کی رگزار کہ خگر کہ نہیں

شیریں

شیریں بیان :- خوش بیان خوش گفتار
فصیح البیان شیریں کلام - فارسی صفت
فصیح، راجح۔

محلہ صخرہ :- تم خوب جانتی ہو کہ میں شیریں بیان ہوں
ستر برس ہوئے کہ دانت چوہے کا نذر کیے تھے
علو سے پر لہر ہو۔ پھر جو روز علو اکھائے اس کہ
زبان تنگ شکر کیوں نہ بن جائے۔ (فسانہ آزاد)
شیریں بیانی :- خوش بیانی، شیریں کلام
فارسی، سوتلی، فصیح، راجح۔

محلہ صخرہ :- اول تو غزل خوانی - دوسرے اس
رنگیں ادا کا طرز غزل خوانی تیسرے اس کی
آفتاب جوانی - چوتھے اس کی نازک آواز اور
شیریں بیانی۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- کرنا کے ساتھ اس کو صریح کیا جو
سرد مہر کا چمکا شیریں بیانی کیجئے
برص کے کونے سے شربت کا لہجہ نہ بھیجئے
شیریں حرکات :- محبوب کی صفت فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محلہ صخرہ :- خدا کی پناہ کسی سپہ جبرہ شیریں حرکت
نے خود کو صخرہ بنایا (وقت رموز ہر فن عراقی انجمن)
کہ یہ غزل گان احمد ہاتھوں ہاتھ دلہاں۔ (فسانہ آزاد)
ایضاً اس بات شیریں حرکات مجموعہ صفات
کائنات یعنی مسرت و نشاط جو میاں آزاد کو
ناکام و نامراد پایا تو اپنے پیارے شوہر سے
بعد نازیوں فرمایا۔۔۔ (فسانہ آزاد)

شیریں خواب :- میٹھی حینہ کاردہم کی حینہ
فارسی، قلیل الاستعمال۔

پرستار وند جب بے ہوش پایا
تو شیریں خواب اس کو جگایا (دلینا کے لہجہ)

قولہ فیصلہ :- فارسی ترکیب سے خوب شیریں بانوں
پر زیادہ ہو۔

شیریں دہاں (یا) شیریں دہن :-
خوش کلام، شیریں زبان۔ فارسی ترکیب فصیح
راجح۔

ہیں کیا ہی پر لب شیریں دہاں لہجہ
شفاف لہجہ باغ جہاں میں کہاں لہجہ
غنی نہ سونے سے پورے لہجہ غلیب کچھ
لب بند ہیں جو کس شیریں دہن کی یاد
شیریں دہنی :- خوش کلام، خوش بیانی
فارسی، سوتلی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محلہ صخرہ :- ذہین عشق کی کم سخن شیریں دہنی
مٹی کی نازک بدن، پتھری پر مٹی کی گویا عقیق
(طہر ہوش ربا)

شیریں دہنی کا ترن گالی میں اثر ہے
دین ہو مزہ تلخی و شام محبت بنادین
شیریں زبان :- خوش بیان، شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

شیریں زبان شیر ہوئے فیض رشک سے
شیرینا آج بانیئے اپنے بیان کی
شیریں سخن :- خوش بیانی، شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

ناز میں ناز آفری، نازک بدن، نازک کر
خند لب رنگیں ادا شکر دہاں شیریں سخن (گلزار)
شیریں سخن :- خوش بیانی، فارسی، سوتلی،
فصیح، راجح۔

ایسے شیریں کہ اگر رکھ زبان پر ان کو
وصف شیریں سخن پاسے زبان اکم
ع شیریں سخن ختم ہو ہم شکل نبی پر
دیر

شیریں شاکل :- خوش خلق، خوش رو
محبوب کی صفت - فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔
نک ایسا ہو اس میں خوش ہوئے شیریں
پڑے مگر مگر اسے فراد اس شیریں شان کا خواجہ
شیریں کار :- مسخرہ، وہ شخص جس سے کلام
اچھے سرزد ہوں - فارسی، صفت قلیل الاستعمال۔
شیریں کام :- میٹھی زبان والہ - فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

سراپا جو وہ شیریں کام شیریں
نقل شیریں نے پایا نام شیریں
شیریں کرنا :- سیٹھا کرنا - اردو صریح،
راجح۔

شراب تلخ شربت سے بہتر
کروں کیونکر دہاں جام شیریں
شیریں کلام :- خوش بیانی، فارسی ترکیب
فصیح، راجح۔

کس شیریں کلام رکھتا ہے شوق لہجہ
کس فریاد نام رکھتا ہے
شیریں کلامی :- خوش بیانی - فارسی، سوتلی،
فصیح، راجح۔

محلہ صخرہ :- بیشک آپ بے مثل مقرر ہیں آپ کی شیریں
کلامی کامیرے دل پر سکے بیٹھے گیا۔
شیریں گفتار :- خوش بیان - فارسی ترکیب
صفت، فصیح، راجح۔

محلہ صخرہ :- خدا بخشنے حکم نے آفا صاحب
آفتاب بڑے خوش ذوق اور شیریں گفتار تھے۔

شیریں لب :- شیریں کلام - فارسی صفت فصیح، راجح۔
کلام تلخ جو شیریں لبوں سے سنا ہے بحر
گرہ میں باغ و نہاں کا نیشکر کی طرح

شیریں لبی :- خوش بیانی - فارسی لغت
قلیل الاستعمال

ترسی شیریں لبی کے جو کئے وصف
کلام اپنا ہو اور خود کام شیریں
شیریں لکنا :- خوش گوار معلوم ہونا - اردو
صورت - غیر فصیح - راجا

ترے عاشق کو ہر یوں خوش گوار کہہ کر
مسلمان کہے جس طرح شیریں لب و نرم کا
شیریں مقال :- خوش گفتار جس کی بات

اچھی معلوم ہو - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی بات
گوارہ طوطی شیریں مقال ہو اس پر شہرہ

کے پیش قدم لب یار ہو شکر ریز شہرہ
شیریں نشو و نما :- بکلی افسانہ - اردو
کہنے سے منو سیٹھا نہیں ہوتا لیکن کسی چیز کا ذکر

کرنے سے اس چیز کا لطف حاصل نہیں ہوتا -
فارسی مقولہ - تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان - (فرہنگ خان)

شیریں ہونا :- سیٹھا ہونا، خوش گوار ہونا
اردو صورت - فصیح - راجا

ترسے ہر نون کے دولت من شربت
ہوا ہے بارہ گفلام شیریں

شیریں سنی :- سناٹا، فارسی موتی فصیح - راجا
ملوے کی لپکا کے اک کرٹھا

شیریں دیو کو چڑھا (گزارشیم)
قولہ فصیل :- اب شیریں میں برقی پیرا - اردو

گلاب جامی و طبع برقی و غیرہ داخل میں ملوے پر
شیریں کا اطلاق بہت کم ہوتا ہو - بلکہ یہ کہا جائے

کہ ملوے کو شیریں نہیں کہتے تو خطا نہ ہوگا -
شیریں زبان شیریں جوئے فصیح - شکر سے

خیر جو آج باغیے اپنے بیان کی شیر

شیریں سنی :- سناٹا، فارسی لغت
فصیح - راجا

نظر میں تیزیاں تیغ اجل کی
لب شیریں میں شیریں عمل کی (افسانہ آزاد)

شیریں سنی - شیریں - شیریں کا دل پسند ہونا -
فارسی - تو کئے - فیکل الاستعمال

بٹ گئے مثل تبرک بر سر خط کے پرے
یہ میسر ہی شیریں شیریں کے شہرہ

شیریں لب :- ہونٹوں کی مناسبت
نرم و بیانی اور خوش بیانی سے مراد ہوتی ہو

فارسی - موتی - تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -
زیست ہوتی ہو جو ملتا ہو دہن کا بوسہ

شیریں جان مجھے شیریں لب ہوتی ہو
شیش گریہ (شیشہ گریہ) شیشہ کی چیزیں بنائے

والا - فارسی صفت - (فہرست لغات)
قولہ فصیل :- لکھنؤ میں شیشہ گر کہتے ہیں -

شیشہ :- (بروزن نیلم) عربی میں ساسم -
ایک درخت کا نام جس سے گلاب بناتے ہیں ساسم

سے شیشہ ہو گیا - ایک درخت کا نام جس کی گڑی
نایت مضبوط اور خوش رنگ ہوتی ہو - اردو

مذکر - راجا -
صلح صرف :- بڑا مالیشاں حجاب دار چٹاک

لگا ہوا ہو - وہ جو ہر در شیشہ کی گڑی کو بارید
نہا - (افسانہ آزاد)

قولہ فصیل :- اس کی اصل ساسم ہے جو عربیہ
ہو - اور اس درخت کو کہتے ہیں جس سے گلاب

بناتے ہیں - ساسم سے شیشہ ہو گیا -
شیشہ محمل :- (بیاضہ معروف) - اردو

جس میں چاروں طرف شیشہ لگے ہوتے ہیں - اردو

مذکر - فصیح - راجا -
سوائے شیشہ عمل وہ کہیں نہیں ہوتا

پری کی طرح سے کرتا ہر خوب شیشہ میں
یاد آئے رخسار سے حیرت ہو گئی

گوشہ قبر نظر آئے مجھے شیشہ میں
قولہ فصیل :- موتی سرایہ زبان افسانہ کہتے

ہیں امیروں اور بادشاہوں کا مکان جس کو
قسم قسم کے آئینوں سے بناتے ہیں -

اسے درخت درخت سے بنایا گیا کہ
ہر رخ بریں نام ترے شیشہ عمل کا شجر

شیشہ محمل کا کتا :- (شیشہ محمل میں کتے کو
چاروں طرف اپنے عکس سے کہتے ہیں کہے نظر پڑتا

ہیں - اس سبب سے وہ بہت ہونکتا اور گھبراتا
ہے -) ہو کھلایا ہوا کتا - (مجازاً) - دیوانہ پادشاہ

آدمی - اردو - وہ کی زبان - (فرہنگ اصغیر)
شیشہ :- (بیاضہ معروف) شرب و گلاب یا

کوئی عرق یا شربت وغیرہ رکھنے کی گلاب کی
بوتلی - فارسی - مذکر - فصیح - راجا

سے کہاں شیشہ کہاں جام کہاں
میں کہاں ساق گل نام کہاں مرزا دوا

پیکے اگر عرق گل رخسار سے توبہ
دکھایا - دریا میں ہر جہاں ہر شیشہ گلاب کا ذوق

سمجھ میں جس کو اہل ہند میں چرخ آگیا
(عرق) - شیشہ بکریہ عرق بھنگال کا آئینہ

کیا آٹھ سکا دل نازک کرے بات آپ کی
تھیں لگتے ہیں شیشہ پارہ پارہ ہو گیا جلیق

صلح معروف :- ایک پارہ چنے انار دانہ پادشاہ کا
کیا اس میں ہر چادر آٹھ یا قوت کی طرف سرخ

اور جلادار ہوتا تھا اور آٹھ سفید لکے اس میں

بھی شیشہ کی طرح چمک موجود ہوتی تھی۔
(قدیم ہندو ہندوستان اور ہندو)
شیشہ: وہ زجاجی طرح جس میں شربت وغیرہ رکھتے ہیں، قرابہ کاغذ کی صراحی (نور القضاۃ)
قول فیصلہ: کھنڈ میں شیشہ کہہ کے قرابہ یا کاغذ کی صراحی میں مراد لیتے۔
شیشہ: یا (مجازاً) آئینہ۔ آئینہ۔ فارسی۔
نذر۔
قول فیصلہ: کھنڈ والے آئینہ کو آئینہ بھی کہتے ہیں شیشہ نہیں بولتے۔ آئینے میں طبعی ہوتی ہے۔
شیشے میں اگر پارہ دکھاؤ دیتا ہے۔ آئینہ اور شیشے میں یہ فرق ہے۔ آئینہ کو بھی شیشہ نہیں کہتے آئینہ ہی کہتے ہیں۔
شیشہ: آئینہ، کاغذ، فارسی، مذکر، فصیح، راجح۔
شیشہ آلات: یا رخش کا سادہ سا ہاتھ بھارا، فانوس، کنول، مردانہ، انڈی اور بھانا وغیرہ کا مجموعی نام۔ اردو، نذر، فصیح، راجح۔
بھارے سانچوں سے کہہ دو جلائیے شیشہ آلات سب لگا جائیں۔
ہندو پر تکلف گل نہیں، شیشہ آلات بجا (طبع ہوش رہا)۔
شیشہ آلات: یا (کنایت) مزاح سے۔ نازک بہ آدمی۔ نازک مزاج۔ (نور القضاۃ)
قول فیصلہ: اب کھنڈ نہیں بولتے۔
شیشہ باز: یا شجرہ باز۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
جو ہر سے دلوں کے لئے شیشہ باز ہیں اسے ہے ہوں وہ برق کہ جائیں گراں میں عشق

شیشہ باز: یا رقا صوں کا اک گردہ ہے کہ ناچنے کے وقت شیشہ کو ہر ایک عضو بدن پر رکھ کر تہہ نشہ کرتے ہیں۔ شیشہ ناچنے میں زمین پر نہیں گرتا ہے۔ فارسی، مذکر، متروک۔
نہ اپنا سر سے تو کہہ غم دلدار گردن تک۔
شیشہ باز شیشہ لائے ہے ہر بار گردن کی سرور۔
شیشہ بازی: شجرہ بازی، کرتب دکھانا۔ فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔
کہاں تھا آسمان کو دخل ایسا شیشہ باز کا۔
از یاد جنگ اس نے بھی سر پہ تائی دل کا نذر۔
شیشہ بازی تو ذرا دیکھئے آنکھوں کی ہر ایک پر مری آنکھوں سے ریاں ہوشیہ۔
دل بیتاب زردوں کا تری تھل میں سے تاقی۔
دیکھا شجرہ رز کو تہہ نشہ بازی کا فریاد۔
شیشہ باشہ: کہانی نازک چیز کے لیے مستعمل ہے۔
قول فیصلہ: کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔
شیشہ شکستہ: یا پوند کردن مشکل است۔
نواہر شیشہ جوڑا مشکل ہو۔ دل شکنی کا کافی دشوار ہوتی ہے۔ فارسی شل قیلم یا تہہ نشہ کا زبان۔
شیشہ توڑنا: (مستعد) شیشہ کو کرکے کرکے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
کہ تو گر آج کے دی مجھ کا بھروسہ۔
مرے ناموس کا شیشہ توڑے (زلیخا اردو)۔
شیشہ ٹوٹنا: (ہازم) شیشہ کا کرکے کرکے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
مدد چاک جو وہ دل نہ ہو جس میں کہ تری۔
یارب تہی جو شیشہ جو ٹوٹے وہ سنگ سے توڑ دینا۔
شیشہ چبانا: مجھوتی قسم کا کھانا سمجھتے ہیں

ساقیاں کے چبا جادوں کا خالی شیشہ راسخ۔
یہ مری تھوٹی قسم کے لئے کھارے ہیں (نور القضاۃ)
قول فیصلہ: یا شیشہ چبانا کے معنی میں شیشہ چبا کے جانے دے دینا، شجر کا مطلب ہے کہ اسے ساقی میں نے قسم کھائی تھی کہ شرب نہ پوں گا اور عبادت سے مجبور ہو کے پاؤں پاؤں پینے کے بعد بطور کفارہ خالی شیشہ چبا کے جانے دے دوں گا۔
شیشہ دکھانا: یا آئینہ دکھانا، ناڈی لوگ اتواروں کے موقع پر آئینہ دکھانے کے جو نظام لیتے ہیں اس سے مراد ہے۔ (نور القضاۃ)
قول فیصلہ: اب یہ رسم اکثر چکی ہو۔
شیشہ دکھانی: وہ انعام جو نانا کو عید تقریب کے موقع پر آئینہ دکھانے کی باجاً دیا جاتا ہے۔ مؤنث۔ (نور القضاۃ)
قول فیصلہ: یہ رسم ختم ہو چکی ہے۔ اب شیشہ دکھانے کوئی نہیں بولتا۔
شیشہ دل: دل کا شیشہ سے ہتھار ہے فارسی، نذر، فصیح، راجح۔
دل بے سنگ حوادث سے کہیں بہتر تھا۔
شیشہ دل مرا تو ابھی تو بچا تو تھا۔
شیشہ دل میں ہو کیا چمکا شجرہ عشق یار۔
شیشہ گرا رہا کہ تو بھی شیشہ کو داغ لگے جلا۔
شیشہ دل پر نہیں لگنا: دل پر چوٹ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
عقل صرحت: عقل و آرام سے منہ موڑا، رنج و محن سے نانا جوڑا شیشہ دل پر سنگ فراق کی ٹیس۔
عقل لگی کر چکنا چور ہو گیا۔ (فساد آزاد)
شیشہ دل چکنا چور ہونا: دل کا شکستہ ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راجح۔

شیشہ دل بھڑکنا

۲۲۸

شیشے میں اتارنا

صل مغز۔ شیشہ گرم سے منہ موڑا، رخ و رخ
سے ناتا جوڑا شیشہ دل پر شک نراق کہ ایس
ٹیس کی کو چکنا چور ہو گیا۔ (فساد ہنار)
شیشہ دل چور کرنا۔ دل کو زخمی کرنا
صدمہ ہو گیا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
شیشہ دل چور ہونا۔ (لازم) دل کو
صدمہ غلیظ پہنچنا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
ہیں تو فوراً ہی جامِ حسیب تک رہو راج
کسی کا شیشہ دل چور چور ہوا
شیشہ ساعت۔ باؤ گھڑی۔ ظہن
مذکر، قریب، متروک۔
رہے جو شیشہ ساعت وہ کدو دھون
کھول لیں جو گدو دھول جو کدو دھول
قولِ فصیل۔ دونوں طرح دو شیشے کا کیا
نگی ہوتی تھیں اور سب سے لگی جڑی ہوتی تھیں
ایک طرف بالو ہری ہوتی تھیں جو ایک بار کی گھڑی
سے تھوڑی تھوڑی کر کے گرتی تھیں اور ایک گھنٹے
میں پورے گرجانی تھیں اس سے گھنٹے کا سارا
کٹے تھے۔
شیشہ گر۔ شیشہ ساز، شیشہ اور اس کے
برتن بنانے والا، آئینہ ساز، آئینہ بنانے والا
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
فرماتے ہیں مرے دل تازک کو قد کے
دیکھیں تو شیشہ گراے کہہ کر بائیں گے عشق
قولِ فصیل۔ اس کے فارسی جی الیہ دونوں
کے ساتھ شیشہ گراں اور اردو صبح شیشہ گراں
میں ستنوں فصیح ہے۔
دل کے کڑوں کو دل سے لے کر ہاتھوں
کچھ ملاج اس کا بھالے شیشہ گراں ہو گیا

شیشی ریا (ریاے معروہ) کا بچ کا پھوٹا سا
ظرف جس میں مغز وغیرہ رکھتے ہیں قلم۔ اردو
موت، فصیح، راج۔
شیشی۔ قاعدہ، قدرہ۔ اردو، موتی،
(فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فصیل۔ بھٹوں سے قاروے کا شیشہ
کہتے ہیں۔
شیشی۔ بون کی طرح کا پتلا ہوا شیشہ کا پھوٹا
ظرف جس میں دوا رکھ جاتے ہیں۔ اردو، موتی،
فصیح، راج۔
شیشی ریا۔ وہ شیشہ جس میں چونا، فوساد، فکر
رکھتے ہیں۔ وہ شیشہ جس میں داروئے بے ہوشی
رکھتے ہیں۔ سو گھانا کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو
متروک۔ (نور القات)
شیشے۔ شیشے کی جگہ۔ اردو، مذکر، فصیح، راج
قابل دید، ہر المار
شیشے، کتر، اچاروں کے ہر (گشتہ مشن)
قولِ فصیل۔ شیشہ کا متیرہ صورت جو ہر شیشے
شیشے کا اچار، شیشے کا گلاس وغیرہ۔
شیشے کا بال۔ وہ بہت باریک ٹنگ ج
ٹیس گدے سے شیشے میں آجاتا ہے۔ اردو، فصیح،
راج۔
شیشے کا دیو۔ شراب، مہیا۔ اردو، مذکر
دلہا، ربا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
شیشے کا رونا۔ اس کاواز سے کتابت ہو جو
بوتل سے عرق یا شراب وغیرہ دھو لیتے دھو جاتے
ہو۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال
روئے شیشے سے گت ہوں پر
خندہ زور ساغر شراب ہوئے

قولِ فصیل۔ شیشے کا گدے کا پتلا بھوٹا
استعمال ہوتا ہے۔
شیشے کی طرح پھولنا۔ مغزور ہونا،
اترنا، تکتیر کرنا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان۔
دیتا ہو وہ دم باد جو دم باد زیاہ
شیشے کی طرح بھولے ہیں ہم اندنیاد
شیشے کی طرح چور ہونا۔ پاش پاش ہونا
ریزہ ریزہ ہونا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ اردو،
فصیح، راج۔
شیشہ آسمان میں گزرا اور
تواک بارہ شیشے کی طرح چور (ذوقِ اردو)
شیشے کی ہچکیاں۔ بون یا قرا ہے
کوئی رقیق چیز نکالتے ہیں۔ توڑک ٹکڑے کا
پیدا ہوتا ہے جس کو شیشے کا ہچکیاں کہتے ہیں
ضرور یاد کیا ہے کسی شراہی ہے
کہ شام سے شیشے کا ہچکیاں بھوتوں (نور القات)
قولِ فصیل۔ یہ اب اس بولے۔
شیشے میں اتارنا۔ قابو میں لانا، سحر
کرنا، غصہ دھما کرنا، فریفتہ بنانا، اپنا ظرف
رجوع کرنا۔
کہہ سہ ماہ وہ آئی کہ تصویر تیرے
شیشہ دل میں پڑی کو میں اتارنا کیا
پڑا ظلم کو کبھی دل جلنے سے کالم نیرہ
اتاروں جو نہ شیشے میں سحر نام نہیں
قولِ فصیل۔ ماں یا سیانے جب کسی آدمی
کے اوپر سے بھڑکا، پریت، جی، پریت وغیرہ آتا
ہیں۔ ایک شیشے کا منہ کھول کے پاس رکھ لیتے
ہیں۔ اور منتر یا منی پڑھ کر پھر اس شیشے کا منہ
بند کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ طرح

قابو میں آجاتی اور کسی کو ایذا نہیں پہنچا سکتی
دل میں جگہ دی یا رہنے جگہ خاکسار کو
شیثے میں ایک پریشانہ اتار اخبار کو
محلہ خیر۔ اس کی بھڑک کوئی نہیں مٹا سکتا
مگر یہ ہے اس کو شیثے میں اتارا ہو بد فضا
شیثے میں اترنا۔ (لازم) تسخیر ہونا،
قابو میں آنا، یا رہنا، ملیم پڑنا، دھیا ہونا۔
اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
نہ لگا یا لب لگی رنگ سے میناے شرب
ہم سے شیثے میں نہ اترا وہ پرزاد کبھی
قول فیصلہ۔ اس کا ایک مفہوم ہو کسی کی
بات مان کے اس پر عمل کرنے لگنا۔
کل بھاگتے تھے پھینٹ سے بھی جو خباہت
شیثے میں آج بادہ کشوں کے اتر گئے
شیثے میں اتر وانا۔ (مستعمل)
جن پر ی یا بھوت وغیرہ کو منتر افسوں یا
کسی عمل کے زور سے بوقت میں بند کر دیا کہ قابو
میں لانا، قید کرنا۔ اردو صورت، عاموں
کی اصطلاح۔
توجہ سے ہو چھاتی پر اگر ان چڑھے گا
تو وہاں بھی ترسے واسطے مال کوئی بڑا
شیثے میں اتر واکے کچھ دیوں گے گڑوا
یا خوب سا سلگا کے کوئی بارو لیتا
دھون بھی ترسونا کہ میں دلوں گے یا
شیثے میں بند کرنا۔ (کنایت) کسی کو
سٹر کرنا، تطیع کرنا۔ اردو صورت، قلیل استعمال
شیثے میں بند ہونا۔ (لازم) ستر
ہونا، مطیع ہونا، قابو میں آ جانا۔ اردو
فصحی رائج۔

کوئی فسون نہ چلا آیا اس کے دام میں ہی
پری کی طرح سے شیثے میں آپ بند ہوا
دیکھیں تو کیوں کر پری ہوتی ہیں شیثے میں بند
عبد مدت ہوش میں آیا ہوں میں یوانہ آج
شیثے میں پری اتارنا۔ کسی فسون یا عمل
پری کو بوتل میں بند کرنا۔ اردو صورت، فصیح رائج
کیا کیا پری اتاری ہو شیثے میں آئے
جن کو نسا فقیہ سے اپنے جلا نہیں
قول فیصلہ۔ شیثے میں جن کو بھی اتارتے ہیں۔
جیسے اوج۔ بارے شکر ہے کہ آپ نے برسوں کے
بعد آدمیت کی توبہ کے پڑھے جن پر تھارا شیثے
میں اتارنا کارے وارد۔ (فصیح) (لازم)
شیثے میں ڈھالنا۔ (کنایت) مطیع
کرنا۔ اردو صورت، متروک۔
میناے دل میں جیسے تصویر شرب کا
یوں اس پر حال کو شیثے میں چالے
شیثے میں گنگا جل اٹھانا۔ گنگا جل
اٹھا کر قسم کھانا۔
کس قسم کی یاد میں ہوں جو چشم زار زلہ
سج بنا کیا ہو گیا شیثے میں گنگا جل اٹھا کر قسم
قول فیصلہ۔ محاورہ، ہر صورت گنگا جل اٹھانا
شیثے کی قید نہیں۔
شیطان۔ (از خلیع یعنی مخالفت)
مخالفت کرنے والا، نافرمانی سرکش، باغی، شمر
۲ پلید، خبیث، بدخوا، بدکار، مرید، مردود،
رجیم، راندہ، درگاہ، سنگسار کردہ، شہ
نہ گمراہ، سیدھے راستے سے ٹھکا ہوا، بد راہ
عربی، صفت۔ (فرہنگ) (صغیر)
شیطان۔ (دیو) جو انسان میں سے ہر ایک

سرکش متروک کو شیطان کہتے ہیں۔ (المیس)
ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا
آتش پیدائش کے باوجود ٹانگ کا رتبہ رکھتا تھا
جن کی خلقت نور سے ہوئی۔ اس نے جو ہر طور اور
سرکش کے خدا تعالیٰ کا حکم باجہ سجدہ خدمت
آدم نہیں مانا۔ اور اس وجہ سے راند گیا
اور خلق خدا کو ہیکا ناشروع کیا۔ (المیس)
عزیز، مسلم المملکت۔ عربی، مذکر۔
نافع جو رہ نیک سے ہونے تجھے نافع
تو جان لے دل میں کہ شیطان ہے میرا
شیطان۔ بد ذات، پالی
نہ کھٹا، حرام زادہ۔ اردو غیر فصیح، رائج۔
نشد دولت کا بد اطوار کو جس کو چڑھا
سرے شیطان کہل اور شیطان چڑھا
شیطان۔ (بچوں کے لیے) شری، شرارت
شروع، چلبلا، ابد، فصیح، رائج۔
شیطان۔ فتنہ انگیز، فساد، گمراہ کرنے
والا، ہیکانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔
کس گل میں وہ ہے اور ہو کہاں کا وہ خبیث
کوئی شیطان ہوئے گا جو کہ نہ کر دیا گیا
شیطان۔ طوفان، بہتان، بہت، جھج
شیطان طوفان سے اٹھ گیا۔ (فرہنگ) (صغیر)
قول فیصلہ۔ دل کی زبان ہو ہی کھٹو نہیں ہوتی
شیطان۔ (بجارت) غصہ، غضب۔ اردو
قلیل استعمال۔
تو خیال زلف کو لے لے سرتا چڑھا
وہ بلا لادگی جو شیطان اس کو آچڑھا
شیطان۔ جھگڑا، فساد۔ اردو، دل کی زبان
محلہ خیر۔ ارے میں کیا شیطان لے کر آئے۔ (فرہنگ) (صغیر)

شیطان اترنا: غصہ دہنا، شرارت
 دہنا، غور توں کنزبان۔ (نور اللغات)
 قول فصیل: لکھنؤ میں زیادہ تر جوت اترنا
 بولتے ہیں۔
 شیطان اٹھانا: (مستوی) اٹھنا
 لگنا: ہجڑا کرنا، شور مچانا، ہنگام
 برپا کرنا۔ اردو محاورہ دہلی کنزبان: ہنگام
 شیطان اچھلنا: اچھلنا، انگیزی یا
 جنگ جوئی کو جو چاہنا، شرارت سوجھنا
 یا مستی چھڑنا، ادا دھننا۔ اردو صرف:
 (فرہنگ آصفیہ)
 (فقہ) اسے لودس میں مل جل کے بیٹھی
 ہنس بول رہی تھی ایک کو جو شیطان
 اچھلا پکھے سے ایک کا ہتھرا چکے سے
 ایک کے سر پر چنک دیا۔ (نور اللغات)
 قول فصیل: یہ دہلی کنزبان ہے۔
 اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔
 شیطان چڑھنا: شیطان اترنا۔
 غصہ چڑھنا، بری پرکانا، ضد چڑھنا۔ اردو
 محاورہ: دہلی کنزبان۔
 نشر دولت کا برا طور کو جس کو چڑھا ذوق
 سر پر شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا ذوق
 شیطان چوڑی: شیطانی لشکر، شریر
 لوگوں کا گروہ۔ اردو محاورہ: دہلی کنزبان۔
 (دہلی کا ایک قدیم لفظ)
 قول فصیل: لکھنؤ میں شیطانی فوج یا شیطان
 لشکر بولتے ہیں۔ زیادہ تو شریر بچوں کے گروہ
 کے لیے اس کا استعمال ہو۔
 شیطان سر پر چڑھنا: ابروت یا جھج

سر پر سوار ہونا: برے کام کرنے کی طرف
 راغب ہونا۔ نا جائز کام کرنا یا غصہ وغیرہ
 اترنا: مغرور یا متکبر ہونا۔
 نشر دولت کا برا طور کو جس کو چڑھا
 سر پر شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا
 (دہلی کا ایک قدیم لفظ)
 شیطان سے زیادہ مشہور: نہایت
 بدنام (مزاخما) نہایت مشہور۔
 قول فصیل: دہلی کے ایک قدیم لفظ
 تکرار لفظ: زیادہ اور آخر میں ہے نہیں
 معنوں میں نکھار ہے مینہ شیطان سے زیادہ
 زیادہ مشہور ہے لکھنؤ میں کہتے ہیں شیطان
 کی طرح مشہور۔
 شیطان طوفان اٹھنا: گھبراہٹ
 بہت کے وقت بولتی ہیں۔ اردو فقرہ:
 عورت دہلی کنزبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
 شیطان طوفان سے خدا بچائے۔
 خدا بہتان اور بہت سے محض دھوکے۔ اردو فقرہ:
 عورت دہلی کنزبان۔
 شیطان کا پناہ مانگنا: شیطان کا
 امان مانگنا۔ (کنیت کسی سم یا ضمیر کے ساتھ)
 کمال شرارت کے اظہار کے عمل پر شریک نسبت
 کہتے ہیں۔ اردو فصیح: راج۔
 کیا جو اللہ کے چرتروں کا بیان
 جن سے شیطان مانگتا ہے امان
 قول فصیل: بھیج کے اضافے کے ساتھ
 ان سے شیطان جو پناہ مانگتا ہو بھی بولتے ہیں۔
 شیطان کا دھکا: شیطان کی مارت
 کی طرف کا صدمہ۔

کوئی کچھ ہو گئے ہر بات کا پکا تجربہ
 گر رہے تو اونڈے سے شیطان کا چکا تجربہ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصیل: اب استعمال نہیں
 شیطان کا کان میں بھونک دینا۔
 شیطان کا ہکا دینا، جب کوئی بات غرار سے
 دل میں سما جائے اس وقت کہتے ہیں۔ اردو محاورہ:
 غیر فصیح: راج۔
 محل صوفیہ: شیطان نے ہر ایک کے کان میں
 بھونک دیا کہ تیرے برابر کوئی نہیں۔
 قول فصیل: زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
 شیطان کا گڑبڑ: ایسا کام جو فساد کا بناء
 ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصیل: اب عام طور سے زبانوں پر
 نہیں ہو۔
 شیطان کا لشکر: (کنایت) شریر
 لوگوں کے سپاہ شیطان شیطانی کا مجمع ہجوم
 بھاگے یہ من کر کے جو شیطان کا لشکر
 دینے کو سزا اس کے تعاقب میں آئے۔
 قول فصیل: لکھنؤ میں شیطانی لشکر کہتے ہیں۔
 شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی: ہجڑا
 کمر ہوتے یا خیر آتے کچھ دیر نہیں ہوتی۔
 (کنیت اقوال و امثال)
 قول فصیل: یہ عورتوں کی زبان ہے۔
 شیطان کو آتے کچھ دیر نہیں لگتی ہے۔
 شیطان کو سونپنا: (طنز سے) شیطان
 کے سپرد کرنا۔ اردو صرف: غیر فصیح: راج۔
 ہر نفس شاد ہی قول ہو متوالوں کا
 ہم نے سونپا تھے شیطان کو جالے و غلا
 شیطان کی آنت: اکتا دینے والی

طیوان گفتگو بہت طویل و طویل داستان یا قصہ جس کو سنتے سنتے آدمی اکتا ہٹ محسوس کرنے لگے اردو فصیح رائج۔

قول فصیل: یہی چیز کو بھی شیطان کی آنت لیتے ہیں۔ جیسے تہ نکا پن تلخ ہو سے ظاہر ہو۔ گردن شیطان کی آنت یا طول اٹل۔ گردن میں یا خاصہ لٹو را۔ (فسانہ آزاد) اس میں چیز کو بھی شیطان کی آنت لیتے ہیں جس کا سلسلہ دور تک گیا ہو۔ جیسے لمبی سڑک یا راستہ زبانی کے معنی میں بھی ہو۔

ہو رشتہ طر مختصر سالیکن شیطان کی آنت ہو رطل مل شیطان کی پھکار: لعنت مردود قرار دینے کے عمل پر اردو فقرہ، ور قوں کی زبانی قلیل الاستعمال۔

محله صرف: اس محبت نامہ طبع پر خدا کی مار اور خراب خانے پر شیطان کی پھکار۔ (فسانہ آزاد) قول فصیل: اب زیادہ تر عورتیں خدا کی پھکار بولتی ہیں۔

شیطان کے چلا دینا شیطان سے ساتھ بڑا فعل کرنا۔ جہاں یہ کہنا ہوتا ہو کہ ظلم شخص شیطان سے بڑھا ہوا ہے وہاں کہتے ہیں۔ اردو دہلی کا زبانی۔

غفلت میں یہ رہتا ہو یہاں تک ہشیار شیطان کے چلا دیتا ہو سوتے سوتے ذوق

شیطان کی چھڑی: شیطان کا بھڑا، بامعنی رسوائی، رسوائی کا نشان۔ اردو دہلی کی زبان۔ (فرہنگ مصنف)

شیطان کی خالاب: دکائیہ (فسانہ ہوتا)

جگر آکر دینے والی عورت۔ اردو۔

شیطان کی ڈور: کریم کے ہالے کا جو اکثر رستے میں دور تک تھاتا ہوا دکھائی دیتا ہو۔ (ذرا قنات)

قول فصیل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ شیطان کے کان پر سے: یہاں یہ محل پرستہ حال کیا جاتا ہو جب یہ کہنا ہوتا ہو کہ یہ بات کوئی غبار نہ سن لے۔ یا خدا کرے یا سنا ہو۔ یا خدا کرے یہ خبر جو شہر ہو۔ اردو فقرہ عورتوں کے خاص زبانی۔

محله صرف: یہ تھا را عادت نکو ہوا ہے گھر سے باہر نہ نکلو نہیں تو خدا سنو اسے شیطان کے کان پر سے محسوس ہو نہیں والوں نے پر کیا تو کھانے پر بہت مار پڑے گی۔

قول فصیل: یہ فقرہ جملہ مسخر صند کے طور پر بولتے اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص خبر یا ذکر بہت سناتی یا دوسروں سے سنتی ہیں۔ یا اس وقت بولتے ہیں جب دو ماں گفتگو میں کسی مرنے والے کا ذکر زبان پر آجاتا ہو۔

شیطان کے کان کا نشانہ: یہ زیادہ متفق ہوتا، شیطنت میں شیطان سے بڑھا جاتا بہت زیادہ شیطنت کرنا۔ اردو دہلی عورتوں کی بھائی رائج۔

قول فصیل: کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ اس استعمال ہو۔ جیسے اس نے تو شیطان کے جی کان کاٹنے یا "تھارے لڑکے سے محلہ بھر مایہز ہو۔ ایسا شریر ہو کہ شیطان کے جی کان کاٹتا ہو۔

شیطان لگنا: یا ناشائستہ حرکت کرنا۔ اترانا، اٹھنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فصیل: یہ وقت فرہنگ مصنف نے شیطان لگنا دیا، شیطان چھوٹا ہٹکا ہوا اور معنی سمجھے ہیں اور ماد لگنا، مست چھوٹا، شرارت پر آنا اس کے بعد اپنے ہم عصر لغت نویسوں پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے "ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ہم عصروں نے اس محاورے کے معنی اترانا اور اٹھنا کس دلیل سے لکھ دیے؟"

شیطان مجسم: از سر پایا شریر نہا چہ دنگی اور وقتہ پر دار آدمی عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔ شیطان ان کے انگلی دکھائی: شیطان نے ہکا دیا، اردو دہلی قلیل الاستعمال۔

محله صرف: دوسرے دن شیطان برا لگی کھائی کہ بھاگو! کیا یہاں بھاؤنی ڈالنے کا قصد ہو۔ (فسانہ آزاد)

قول فصیل: شیطان نے دور سے انگلی دکھائی بھی بولتے ہیں۔ جیسے "میاں آزاد سمجھ گئے کہ حضرت خواجہ بیچ الماں صاحب کو دور سے شیطان نے انگلی دکھائی، وحشت سر پر ہوا ہوئی، قول بولڈا۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے پی پڑھا دی: شیطان نے ہکا دیا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محله صرف: بادشاہ نے دیکھا کہ صبح صادق کیا معنی ابھی سو کاذب بھی نہیں شیطان نے پی پڑھا دی کہ دال میں کچھ کالا ہو۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے لوگوں سے پناہ مانگی ہے: (ان کے شیطان سے بھی زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ اردو مقولہ رائج۔

شیطان ہر جگہ موجود ہے۔
افعال کے واسطے ہر جگہ سنان موجود ہے۔ سنان
مکان ہر جگہ تیار ہو، جو خود ہی دایمان سے
کوئی جگہ خالی نہیں۔ اردو محاورہ: راک۔
شیطان ہو جانا۔ (راکوں کی بہت)
شوخی ہو جانا، شریر ہو جانا۔ اردو صریح،
فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: تمہارا لاک بہت شیطان ہو گیا
محلہ والے اس سے عاجز رہتے ہیں۔
شیطان ہونا۔ (لازم) دنگی یا فساد ہونا
مگر ایسی کا استاد ہونا۔ (ہمارے نوجوان نے محکمہ
نے اس جگہ محاورہ دان کو پھر شاہکار دیا اس خط
کے سنی، عورتوں کو بدخواہی ہونے کے گھمے ہیں، جیسے
بوجھ کہنے سے ایسی ہی قباحتیں ہو کر رہیں۔)
(فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ: اہل کھنڈ بہت کما کے ساتھ
بولتے ہیں۔
شیطانی یا شیطان کی طرف منسوب فارسی
فصح، راک۔
قولہ فیصلہ: ترکیب ہی کے ساتھ اس کا
استعمال ہر جیسے شیطان و سوسہ شیطان حرکتیں
وغیرہ۔
شیطانی بن۔ اسلام جو عورتوں کو چڑھائے۔
اردو، نوت۔ دہلی کی عورتوں کی زبان ہلکے
شیطانی بن (یا) شیطانی بنا۔ شوخی
شرارت شیطنت۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان
محکمہ صوفیہ: اس کے شیطان بن کا انتہائی
بھل کے کہے پر حرم کے لب انار کے سج کیا
شیطانی حرکت۔ شرارت، خباثت۔

اردو، نوت، فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: تمہاری شیطان حرکتیں کیں
نہ رکھیں گی۔
شیطانی لشکر۔ (کنایت) شریر لاکوں کے
مجھے کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، راک۔
شیطانی و سوسہ۔ بد خیالی، بد کا
وہم، خیال باطل، عربی الفاظ، مذکر، فصح، لاک۔
محکمہ صوفیہ: یہ جو تم بار بار شک کرتے ہو یہی ایک
شیطانی و سوسہ ہو۔
شیطنیت۔ سرکش ہونا، نافرمانی
شرارت، شوخی، خند و فساد۔ عربی مصدر، نوت
فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: بختیار گ نے کہا چلے میں ہوا ہوں
جو اہرنے کہا ایک بات کا خیال آپ کو رہے اگر
راہ میں کسی کو آگاہ کیا کہ فرزند ان کمر و میرہ
ساتھ ہیں یا مرست کے سامنے باکر کچھ شیطنت
کا تو آج ہم آپ کو ماری ڈالیں گے۔
(ظلم جو شہد باجلہ ششم مشہور)
شیطنیت۔ (ہر روز فریاد) مساوی، مددگار،
پیرو۔ وہ گروہ یا وہی میں کا کوئی شخص جو حضرت
علی اور ان کی اولاد کا دست و پا ہوا ہے بقیہ
تینوں صحابہ کو ان سے کم رتبہ کہتا اور امامیہ کہتا
عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ: شیہ اس کو کہتے ہیں جو حضرت علی
علیہ السلام کو بعد رسول خلیفہ یا فضل جانتا ہو۔
خلفائے ثلاثہ کا خلافت کا قطع منکر ہو اور ان
خلفاء پر ایسی کتاہوں کا لکھنا کہ ان کا لکھنا بدعت
کذا مشن، میرا نہیں کیا، اسیر
کوہ کہتا ہو کہ یہ خبیثہ غالی نہیں

اس خط کا فارسی مع شیعیان ہو، لا مبالہ القادری
نے (منتخب التواریخ جلد دوم کے صفحہ ۱۳۱ پر
شیعیان غالب و سنیان مغلوب) کہہ کر اس جہد
کی تصویر کشی کی ہو۔ (مذکر، مجید) اردو
اس کی مع باقتدار شیعوں ہو۔
شیعیان کے یہاں خدا حافظ ناصر الام
شیعہ علی مدنی کو بلا فضل خلیفہ رسول ماننے
ملا۔ فارسی ترکیب، فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: صوفیوں میں شیہ علی وہ ہو جو
حضرت علی کی سیرت پر چلے اور دنیا کے ہاتھوں
اپنے ایمان کا سودا نہ کرے۔
شیعہ غالی۔ پکا شیعہ، کٹر شیعہ۔ عربی
افعال، فارسی ترکیب، فصح، راک۔
ش کوہ کہتا ہو کہ یہ شیعہ غالی نہیں اسیر
ش راج علی، بختی، شیہ غالی انیس
شیعہ کرنا، شیعت کا پیرو بنانا، امامیہ ہب
میں داخل کرنا۔ اردو صریح، فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: میں نے ایک سنی کو شیعہ کر لیا
اب اسے مذہب تعلیم دلوانے کا ارادہ آپ کے یہاں
کچھ درسی کتابیں ہوں تو بھیج دیجئے۔
شیعہ ہونا، شاعشری ہونا۔ اردو صریح،
فصح، راک۔
سن مختصر ب کے اس کے گھر۔ (آخر شاہادہ)
چوٹی شیعہ پاک خیر البشر
شیعی۔ (بالکسویا، معروت) شیعہ کی طرف
منسوب، شاعشری۔ عربی، فصح، راک۔
محکمہ صوفیہ: شیہ نقطہ نظر سے یہ حدیث حدیث
موسومہ ہوا اور قابل اعتبار نہیں۔
شیعیت، مذکر، لاک، کسر سوم

یہ شدہ مفتوح (شیعہ ہونا) شیعہ ہونے کی صورت حال۔ عربی، موثقی، فصیح، راجح۔ محلہ صخرہ کشیر میں میر شمس الدین عراقی نے مذہب شیعہ پھیلایا اور جیسا پور دکن میں یوسف ملوٹا نے شیعیت کی نشر و اشاعت کی۔ (تذکرہ مجید) **شیفتگی**۔ بدلہ ہوش، مدہوش، حیرانی۔ فارسی، موثقی۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل ہیں۔

شیفتگی۔ ۱۔ مشق۔ فارسی، موثقی، فصیح، راجح۔ منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا۔ ہوئی معزول، اندازداد امیر عبد غالب شیفتہ۔ (یہ بے محول) فریفتہ غاشق فارسی، صفت، فصیح، راجح۔ محلہ صخرہ۔ اپنا تو یہ مقولہ مدح عشق کہئے تو یہ زناد کیجئے۔ ہم ظاہری حق جان کے شیفتہ نہ خط و خال کے فریفتہ۔ (فساد آزاد) قولہ فیصلہ۔ کرنا، ہونا اور ہو جانا کے ساتھ اس کا صرفہ ہو۔

کیا مکان جسم ہو اپنے کیں کا شیفتہ۔ پھر ہا ہو ساتھ قصر ہے درجے نامہ خواجہ زیر شیفتہ زلف و دوتا ہو گیا خواجہ زیر خود میں گرفتار بلا ہو گیا **شیفتہ**۔ ۲۔ محمد مصطفیٰ خاں نام اردو میں شیفتہ اور فارسی میں خستہ کی تخلص جہانگیر آباد ضلع لہند شہر کے قلعہ دار فوج مرغنلی خاں کے بیٹے شہنشاہ میں بمقام ولی پیدا ہوئے۔ مشاہیر ۱۲۲۱ عری فارسی کی تعلیم حاصل کی یکم جون خاں

مشق سخن ہم پہنچاں۔ سخن گوئی سے زیادہ سخن فہمی میں آپ کو شہرت حاصل تھی۔ تذکرہ گلشن بخت اس کا بہترین ثبوت ہو۔ آپ کا دیوان کئی بار تصحیف چکا ہو۔ مسئلہ میں وفات پائی۔ **ششک مین**۔ (یہ اول محول) مساقو، انگریز طریقے سے ہاتھ ملانا۔ انگریز تذکرہ راجح۔

مس سے اور شہر سے باہم ہونا ہوشک ہنڈ۔ کوئی جو غم خود عشق اور کوئی جو غم خواہش **شیلان**۔ (یہ معروف) دسترخوان، کھانے کا خوان۔ ترکی، تذکرہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

تیرے شیلان کرم پر ہوزمانہ مہان مد و انجم سے فلک پر ہیں بیتا ابطاق **ششہ لطیف**۔ عقل سے مراد ہر فارسی کی کیا اردو میں بہت موثقی، فصیح، راجح۔ قولہ فیصلہ۔ شے لطیف کی کہی ہونا اس کا صرفہ ہو برے محل پر بولتے ہیں جیسے "ان میں شے لطیف کی کہی ہو۔ سیدھی بات کو تو اُلٹی سمجھتے ہیں۔

اسی کو طنزاً جو ہر لطیف بھی کہہ دیتے ہیں۔ **ششیم**۔ (بکسر اول و فتح دوم) حادثی، خصلتیں۔ عربی، مذکر۔ قولہ فیصلہ۔ رہتا نہیں بولتے۔ فارسی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو جیسے نیک ششیم۔ یہ سمجھا ہو کہ جو کرتا دلالت کل پر کہہ کے ایک ششہ تربیعت صفت کا لے نیک ششیم **ششہ ملنا**۔ ہر چک ملنا، لک ملنا، مد ملنا ہمارا ملنا۔ اردو۔

دشت کوئی اور بھی ششہ شستہ جنوں میں۔ باتوں کی شکایت ہیں جو دست جنوں میں۔ (تذکرہ شاداد) قولہ فیصلہ۔ ششے کی اصل شہ ہے۔ چونکہ نام طور پر لے لے میں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لیے واجد الملک نے ہمارے ہو کا قافیہ ششہ کیا۔

ششین۔ (با فتح) عیب، زشتی، اذیت۔ ششوشین کی ترکیب محسن ہو۔ عربی لفظ۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ موقوف قرآن استعدیٰ نے گریہ وزاری اور کبرام کے معنی میں نہا ششین کی مثال میں یہ شعر لکھا ہو۔ رات دن کرتا ہو وہ آہ و بکا ششین اس کا سنا نہیں جاتا حالانکہ نہا ششین اردو میں بالکل مستعمل نہیں جب بھی بولتے ہیں ششوشین۔ یہی کی ترکیب سے بولتے ہیں اور معنی وہی گریہ زاری اور کبرام ہیں۔ ششوشین کو اردو سمجھنا چاہیے اس لیے کہ فارسیوں کے کلام میں اس کا استعمال نہیں ملتا۔

ششین۔ (بکسر اول و یاء معروف) حروف تہجی کا ایک حرف۔ عربی، مذکر، راجح۔ قولہ فیصلہ۔ حروف تہجی کی ترتیب میں اس کی شکل یہ (شش) ہو۔ با مقابرتی تیرہ حوں، بہ لحاظ فارسی سولہ حوں اور اردو کے اعتبار سے یہ انیسواں حرف ہو۔

ششین قاف درست نہ ہوتا۔ الفاظ کا تلفظ صحیح نہ ہونا۔ اس شخص کی نسبت استعمال کرتے ہیں جو ششین کی سین اور قاف کے مرکب کا تلفظ نہ کرے۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

شیں کے شٹا کے مارنا

۲۵۴

شیشوہ

محفل صوفیہ پرے لکھے تو تھے ہی نہیں صحت
حافظے پر دار و مدار تھا۔ شیں قاف کے دست
نہیں۔ شاعری کا خوب دل کھول کر خون کیا
اور اناب شباب کہنے لگے۔ (فسانہ آزاد)
شیں کے شٹا کے مارنا بہ کثرت کے
حرف شیں بولنا، شیں کی جگہ سین بولنا،
الحفاظ کا صحیح تلفظ نہ کر سکا۔ اردو محاورہ
مورتوں کی زبان۔

محفل صوفیہ پرے لکھیں وہ دن جب یہاں
سے تم نئی نئی آئی تھیں۔ اردو بولنے کی
کوشش میں شیں کے شٹا کے مارنے کی تھیں اب
جو زبان کچھ صاف ہو گئی ہو تو دوسروں
کی غلطیاں پکڑتی ہو۔

قول فیصلہ:۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں
ایسے محل شیں کے شٹا کے مارنے کا راجح ہو۔
شیوا بیان:۔ (شیوا بروز میوہ) صلیح
بلغ بہت صفائی سے گفتگو کرنے والا بڑی
روائی سے بولنے والا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبیب کی زبان۔

قول فیصلہ:۔ "لا اذا کلمات" موقوفہ و مدلی
شاہ اختر کے خاتمے پر ایک قطعہ تاریخ دست
میں پر شاعر کا قمار دہیوں کھا گیا ہو۔
قطعہ تاریخ تالیف از فکر شاعر شیوا بیان
محرم علی دار و مدار کتب خانہ شاہی۔

قول فیصلہ:۔ انہیں سنی میں شیوا زبان میں ہو
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان پر اور ہستعلال اس کا
بہت قلیل ہو۔

شیوا جی:۔ (شیوا بروز میوہ) مہرہ قوم کا
ایک شہر پروردگار ایک نام شاد جی جھوٹے تھا جو

حکومت بجپ پور میں فوج کا افسر علی تھا۔ مہرہ
۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء میں شیوا جی پیدا ہوا۔ شیوا جی کا
قلم اس کی جائے پیدائش ہو۔ مکن ہو اس کے
نام کی وجہ تسمیہ لفظ شیوا جی سا ہو شیوا جی کی
پیدائش کے کچھ دنوں بعد شاہ جی جھوٹے نے اپنی بیوی
جیبا بانی کو چھوڑ کے ایک دوسری عورت سے شادی
کر لی۔ جیبا بانی بڑی عقل مند باحوصلہ اور بہت ارادے
والی عورت تھی۔ شوہر سے قطع تعلق ہو جانے کے بعد نے
اپنی تمام تر صلاحیتیں اپنے لڑکے کو ایک بہادر سپاہی بنانے
میں صرف کر دیں۔ اس کی سپاہیانہ انداز کی تربیت
نے آخر کار شیوا جی کو ایک جری اور دلیر سپاہی بنایا۔
۱۹۳۲ء میں بجپ پور کا بادشاہ بیمار ہو گیا اور سلطنت میں
آنے لگا تو شیوا جی نے ایک قصے فائدہ اٹھا کر اس کی سلطنت پر
قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ تورے والے گڑھ اور گڑھ گڑھ
پر اس کا تسلط ہو گیا۔ اور ۱۹۳۶ء میں اپنے باپ کی مغرور جاگیر
پر بھی قابض ہو گیا۔

۱۹۵۶ء میں اردن کے ریٹے جب بجپ پور چلا گیا تو شیوا
نے صلح کر لی۔ مگر بعد میں اپنے معاہدے پر قائم رہا اور اپنے
سلطنت کو زیر اثر بنانے میں غور و فکر کیا۔ وہ ان میں سے ایک شخص تھا
اور ایک بڑے شائستہ خاں کو دیکھ کر دارشاہ کی جیسا کہ شیوا جی
کے کہنے کے شیوا جی جو خلیفہ سے مقابلہ کرتا رہا۔ گیارہ سال
مغل فوج نے پورا دھیرہ پر قبضہ کر لیا۔

مہرہ ہر اپریل شیشوہ میں شیوا جی نے ہستعلال کیل
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح
لکھ اساتذہ مشائخ نے لکھ کر تعلیم یافتہ طبیب کی
زبان قلیل ہستعلال۔

کبھی میں شیشوہ شیشوہ اور کبھی شیشوہ میں
کبھی مقرر کبھی صوفی مسافری طینت
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) مہرہ شیشوہ کی صحیح لکھ

اساتذہ مشائخ عربی نے لکھ کر تعلیم یافتہ طبیب کی زبان قلیل ہستعلال
ہوتا جو جب شیشوہ سے قوت
نہیں رہتا جو نہ ہوں کو ثبات نظر بلکہ طبعی
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح لکھ
نار و فریاد۔ فارسی مذکر، صلیح راجح۔
چھوڑ کر گھر ترے ہاتھوں کے نکل جائیں کہاں
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح لکھ
قول فیصلہ:۔ انہیں سنی میں شیوا زبان میں ہو
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان پر اور ہستعلال اس کا
بہت قلیل ہو۔

مہرہ سے بہتر زبان احوال کچھ بخیر کا تھا
(دہنا) خاندان شیشوہ میں لکھ شیشوہ
کچھ اس درد سے عشق میں کوئی دوا
دستا:۔ اثر شیشوہ آٹھاس کے شیشوہ کسی کا
کیسا مقام لوگ جب سونگے
دستا:۔ نہ سونگے خدا شیشوہ کسی کا

لائی ہو پروانہ دل سوختہ کیا کیا خبر
دکھنام:۔ کچھ صبا کے کہتے ہی کرنے کا شیوہ
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح لکھ
انداز دھنگ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح لکھ
بنا ہوا آئینہ الفت میں تجھ کو
شیشوہ:۔ (بضم اول واد) شیشوہ شیشوہ کی صحیح لکھ

قول فیصلہ:۔ انہیں سنی میں شیوا زبان میں ہو
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان پر اور ہستعلال اس کا
بہت قلیل ہو۔



ص (لفظ صا) عربی کا چودھواں فارسی کا سترہواں، اردو کا بیسواں حرف ہے صا پہلے یا صا غیر منقولہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے فونٹے (۱۰) عدد فرمائی گئے ہیں۔ یہ حرف عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے۔ اہل فارس نے رنح انتباس کے واسطے ص کو س سے بھی بدل لیا ہے۔ جیسے سدر (۱۰۰) کا اطلاق درشت (۲۰) کا اطلاق کر دیا تاکہ معنی دریا درشت یعنی نشانی سے تیز گزرنے پر تبدیلی کی گئی یہ حرف لکھنے کے اعتبار سے عربی میں ذیل کے حرفوں سے بدلتا ہے۔

ث، ج، ز، س، ہش، ع۔ عام طور سے اس حرف کا لفظ، صواد، کیا جاتا ہے جن زبانوں میں عربی الفاظ مخلوط ہو گئے ہیں ان کے حروف بھی میں بھی اس کو جگہ دے دی گئی ہے فارسی اور اردو میں اس لفظ کو شالی کہنے کا یہی سبب ہے یہ حرف لکھنے میں زیادہ تر تہ بکر کے ساتھ (باؤں پر) ہے۔ علامت کے طور پر بغیر دائرے کے (۴) لکھتے ہیں۔

ص ۱۔ قرآن مجید کے آیتوں میں سور کا نام صابر ۱۔ صبر کرنے والا، تحمل، مصیبت یا صبر پر خاموش رہنے والا، عربی، صفت مذکر، فصیح، راجح۔

صحت منزل ہے استخوان کی جگہ ٹھہرے ایوٹ سا جو صابر ہو صابر ۱۔ حضرت ایوٹ خیر علیہ السلام کا لقب جن کا صبر ضرب مثل ہو۔ عربی، مذکر، (فرنگ مصفیہ) قول فیصل۔ تنہا، صابر بول کے حضرت ایوٹ کو مراد نہیں لیتے۔ صابن ۱۔ کاشاک، سخی اور مختلف خوشبودار چیزوں سے بنی ہوئی جی جس سے کپڑے نہ پامال، غیرہ دھونے اور نہاتے ہیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، راجح صابن کے بول ۱۔ کاشاک بہت جتیاں لگنا عورتوں کی زبان۔

جب پڑنے لگیں ادھر سے صابن کے بول پہنچ سونے کی طرح سے تب گیا خوب گڑھا دلوہ قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صابن میں کاتار ۱۔ شالی اور بھراؤدگی سے ایک تعلقات دنیا میں شالی اور بھر طلعہ ہل کو سے یا بھگے ماند کاپانی میں غوطہ لگایا اور اڑتے وقت چھینٹ لگ نہیں اڑی۔ بچے سو عددوں کا قول ہے کہ دنیا میں ایسے رہے جیسے صابن میں تار رہے (وٹ بے تعلق، آزاد، اردو، صفت (فرنگ مصفیہ) قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

صابون ۱۔ ایک مرکب چیز جس سے کپڑا دھو کر اور ہاتھ صاف کرتے اور نہاتے ہیں ایک کپڑا

یا منہ دھیرہ دھونے کی چیز جوتیل، بھی، رسیہ، چربی اور صابن دھونے کے لئے ادا اور مختلف خوشبودار سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی میں ہرچہ، ترکی میں چابین کہتے ہیں عربی، مذکر (لوز اللغات) خوب رو تھلج ہرگز بغیر گئے ہوتے نہیں۔ صابن صاب کو صابن ہی صابوں کا قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ کئی زبانوں میں اسی طرح پایا جاتا ہے میں عربی، خراسان، ہند، فارس میں اور بلکہ انگریزی سوپ بھی اسی سے بگڑا ہوا ہے تحقیق میں اسے صاب ابونی لکھا ہے اور اس کی تشریح میں یوں بیان فرمائی ہے کہ صابن کا صاب عبد الرحمن ابونی لکھا ہے اسی لحاظ سے ابتدا میں صاب ابونی کہتے تھے رفتہ رفتہ کثرت ہستی سے مختصر ہو کر صابون رہ گیا۔ حضرات لکھنؤ لفظ صابون ہی استعمال کرتے ہیں۔ صابون سا منہ میں گھلنا دیا، صابون یا منہ دھونا ۱۔ لازم، منہ کا مزہ سمیٹنا دھونا، منہ کا ذائقہ خراب ہونا، منہ بے مزہ ہونا، بھیکا بھیکا اہل ذائقہ ہونا۔ (لوز اللغات) قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے کہا ہے صابون کے صابن لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ صابن سا منہ دھونا یا منہ صابن ہر روز کرتی ہیں۔

خون فیصل - کھڑی یہ معلوم تھا آپ یا صاحب سے ادا کرتے ہیں جیسے میرے کہا تھا کہ میں نے آپ کا ادا کیا اب تشریف لے رہے ہیں جبکہ اپنے چکر صاحب - شہر زود کہ اور زود کہ شہر کو اس کے سے خطاب کرتی ہے اور و قریب بہتر و کا صاحب سے عین سے خبردار خبردار انیت قول فیصل - نفی کے محل پرنا صاحب کی ترکیب سے بھی متعلق ہو جیسے ۱۰ صاحب میں ایسی حریت کو اپنے گھر میں نہ آئے وہ لگی - فحاشی کھنوا عام میں سے خبر سوم صاحب استحال کرتے تھے - صاحب - بول چال میں - الہامی و غیرہ الفاظ کے ہر بطور تقییم بھی بجائے صاحب کے متعلق ہے اور و قریب بہتر و

پھر و کے باغیوں کو کہا دونوں نے اگبار انیت اسے والدہ صاحب یہ نڈیئے زہار قول فیصل - بولنے میں تو عورت کے لئے صاحب بولنے میں لیکن تقریر اس محل پر صاحب ہی راج ہے - جیسے خدا اب صاحب کو سلامت اور بیکم صاحب کو قدام رکھے - قدیم ہر و ہر ہر صاحبات - عورتیں بیویاں اور و متروک محل قش - نوروز علی خان نے دوست الہ مذہبے اظہار کیا کسی طرح کا مشہد ڈاکٹر صاحب کا یہ صاحبات محل میں شور قیامت برپا تھا -

صاحب اختیار ج - صاحب مزدورت حاجت مند میں کو کوئی مزدورت ہو - فارسی ترکیب فصیح راج محل صرف - محمد شاہ کیسے کے بعد جیتا - خاندان کے جو لوگ برائے نام باوٹا کلائے

ان کا خیر اور صاحب اختیار ہونا زبان و فطانت قش - و شرانقہ یہ نظم لطیفی قول فیصل - اس جگہ صاحب مزدورت بھی متعلق ہو صاحب اختیار مدح کا اضافت اختیار آزاد خود مختار، ماکم - عربی الفاظ فارسی ترکیب، صفت قریب بہتر و

خیر دل میں جو کچھ آگیا کیا سوزوں - انیت نہ میں صاحب اختیار چوں میں قول فیصل - اب عام طور سے باضافت ہی ہوتے ہیں -

صاحب خلاق - حسن و شمار، بامرت فارسی ترکیب فیصل الاستحال

محل قش - (۱۰ صاحب) زود کھتے ہیں، یہ شخص صاحب اذق و متواضع - علم پرور فضل دوست بقا، انکی سے پیش آغا - و دوبار اگرای قول فیصل - اب زیادہ تر باخلاق بولتے ہیں یا پھر خوش اخلاق بولتے ہیں -

صاحب اسلام - مسلمان فارسی ترکیب فیصل الاستحال

دور مار سے صنم کی دو گردن کا دیکھیں راج زہار کہیں صاحب سلام و دش پر صاحب اعجاز - دیکھ اضافت مجزہ زود کہنے ال - فارسی ترکیب متروک -

اپناک بس وہ دیر صاحب اعجاز ہوا سنبوہ گر چوں سر و طار و فیصل قول فیصل - اب باضافت ہی متعلق ہی - تری ہمت میں ایسے صاحب اعجاز ہو کر سے نظم لکھ کرتے ہیں روئے چہنما صاحبی

صاحب اقبال - ہر خوش نصیب با اقبال

نیک اختر، فارسی صفت فصیح راج - کیا ہوگا اس صاحب اقبال کو میرے کو جسے جاتی ہے اہل لال کو میرے صاحب الزوال - شیخوں کے بارہویں امام حضرت محمدی آغا زکال کا لقب عربی ہے کہ قول فیصل - آپ ہی کو صاحب الامر اور صاحب

صاحب الغرض مجنون - غرض دالا اپنے مطلب کے لئے دیوانا ہوتا ہے - موقع محل نہیں دیکھتا، مسعودی مقلد تفسیر یافتہ طبقہ کی زبان صاحبان - صاحب کی صحیح حضرت لوگ عربی قش - فصیح راج -

محل قش - جب تک میں تقریر کرتا ہوں مجھے میرے کہ آپ صاحبان میری تقریر کو غور سے سماعت فرمائیں گے -

قول فیصل - زیب کے ساتھ بھی کثرت متعلق ہے - جیسے صاحبان علم، صاحبان دولت، صاحبان عقل و غیرہ - جیسے شاعری کا اثر کھنڈ کے تہن پر اتار دے کہ آج تک بیان کے جملہ کی زبان بھی اس قدر شستہ و رفته اخلاقی حقا و راق کے الفاظ سے ہو اور تہن آداب سے لبریز ہے کہ یہ بیان علم ان کی گفتگوں کو شش و رہ جاتے ہیں -

صاحب اولاد - بچوں والا، اولاد والا - فارسی فصیح راج -

صاحب لشد - وہ شخص ہر سوز و غما کی سردار ہوتا ہے، ترکیب، اندک سوز و غما کی اصطلاح -

صاحب بہت ہے جس کے ابنا سر
صاحب بہت ہے جس کے ابنا سر
صاحب بہت ہے جس کے ابنا سر

حق کی فیصلہ - وہ ہندوستان جو اگر یزید باس
استمال کرتا ہے اور اگر یزید غالب ہوتا ہے تو اس کو
کہتے ہیں جیسے یہ صاحب بہادر ہیں سو اسے میز کر کے

صاحب بیاض - وہ پختہ وقت جس
کے ہاتھ میں بیاض و دولت جو سے صاحب بیاض
کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب تیسویں کی اصطلاح
صاحب پیشہ - عقلمند، دانہ، اہل نظر واری
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صاحب تاج - بادشاہ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ان کی نظروں میں ہیں فرعون جو یہاں تاج
ان کی نظروں میں ہیں تاج و تخت جو یہاں تاج

صاحب تخت - بادشاہ تاج و تخت فارسی
ترکیب بتائیں استعمال
بیاں جو کون کون سا صاحب تخت
جو ایسا آگاہ صاحب تخت

صاحب تدبیر - تدبیر، ہوشیار، ذی شعور
فارسی ترکیب، صفت، تعلیم، استعمال
محل صحت - فوجانی تاج ثانی، کو آئی، بیرم

خان وزیر صاحب تدبیر لگیا تھا۔ (دہلی اکبری)
صاحب تیسرے بیگ، اضافت، تیسرے بیگ
ذی شعور، خالص، بہت بڑے، دانا، فہم، عقل
ذکر، دانش مند، واقف، اہل باطن، تیسرے

عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، مشترک

دولت و دولت قی سے عزیز و
کرد الفاظ اسے صاحب تیز
قول فیصلہ - اب بانفت، صاحب تیز یا صاحب
تیسرے کہتے ہیں۔

عقائد جو ابن عبد البر نے
صاحب علم و صاحب تیز
صاحب ثروت - دولت مند، مالدار
فارسی ترکیب، فصیح، رائج

اپنے نزدیک ہائے رشک نہیں
ہوں اگر میر صاحب ثروت
صاحب جاگیر - جاگیردار، وہ شخص جس کو
دولت سے کسی محلے میں یا بطور پیشہ کچھ زمین یا جائیداد
ہے عربی فارسی، الفاظ، مذکر

قول فیصلہ - بسند رنگ آصفیہ جلال الدین
محمد اکبر کے زمانے میں جاگیردار سے وہ تاجدار آرائی
مراہمتی کا سے کسی بڑی خدمت کے عرصہ اس
شرط پر سرکار سے زمین عطا ہوئی جو کہ وہ بادشاہ

کا خاص خاص خدمتیں انجام دے سے خدمات
محمد اعلیٰ ہر اکیسی عتیں شاہ جاگیردار پر فرض ہوتا
خاں سپاہیوں کی ایک خاص تعداد سے بادشاہ
کا مدد کرے اور جب تماموں کی پوری قیسی کی

باقی حق تو یہ بھی ضرور ہوتا تھا کہ جاگیر کے آمدنی سے
جاگیردار اپنا وظیفہ آمد فوج کی خواہ کے کر دیکھ
باقی بچے وہ خزانہ سرکار میں داخل کرے۔ اب
اس محل پر زیادہ تر جاگیردار ہی رہتے ہیں۔

صاحب جاہ - ذی جاہ، مشرکے والا
فارسی ترکیب، فصیح، رائج
دیکھیں جو آگے کے تھے سے قابل زمین جو

ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر رائج
صاحب جاہ ادا - وہ شخص جس کے پاس
زمین، مالک، باغات ہوں، جاگیردار، زمیندار
مالک آرائی، مالک مالک عربی، فارسی، الفاظ
فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

محل صحت - وہ ماضی و اندر صاحب جاہ ادا
ہیں تھاری منزلت ضرور کر لیں گے
صاحب جرات - بہت دانا، بہادر، دلیر
فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صحت - دانا، اولو العزم صاحب
جرات شخص تھا جو مناسب تدبیر دیکھتا تھا اگر گزرتا
تھا۔ (دہلی اکبری)

صاحب جمال - (بیگم خانم) حسین
خوبصورت، گورا چٹا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
صفت - (فرنگ آصفیہ)

قول فیصلہ - اب اردو میں بافتاری شکل ہی
ہیں صاحب جمال ہر ک شکل میں عیسیٰ
کیا محل کے بیاں پر آمد کوئی قابل و قابل
انہیں میں ہیں صاحب جن میں رائج ہی

صاحب من وہ مانع نے بنایا جو کچھ
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں
صاحب خیالات - سو فیاض خیالات رکھنے والا
عادت - فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صحت - صاحب فرستے میں صاحب خیالات
تھا اس سے صرف کے خیالات نہ گئے کبھی
ناز جانت نہیں چھوڑی۔ (دہلی اکبری)

صاحب حیثیت - صاحب جاہ، مالک
مالک - دولت مند، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
فصیح، رائج

محل صفت۔ وہ صاحب خست آدمی ہیں تمہارا دل
رو نہیں کرینگے۔

صاحب خانہ۔ (بے امانت، گھر کا آف، فارسی
ترکیب، قلیل الاستعمال)

نہ کیا کام اب دل میں غم طمانہ آتا ہے
نکل اسے جبراً بگڑے کہ صاحب خانہ آتا ہے

قول فیصل۔ اب امانت کے ساتھ صاحب خانہ
لے رہے ہیں۔

صاحب خانہ ہم یہ کہنے کو
آئے ہیں چاروں کے رہنے کو

صاحب خانہ۔ (بیزبان، فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال)

ادھر تیرا دل بھیکا دل ادھر خستہ کل آیا
پے تعظیم یہاں ہے صاحب خانہ آتا ہے

قول فیصل۔ چہ کہ شرمیہاں کا ذکر ہے اس
لئے صاحب خانہ کے سنی بیزبان مراد لئے گئے ہیں۔

اب امانت ہی لے رہے ہیں۔

صاحب خرد۔ (دنگ امانت، عقل مند، پیش
مند، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال)

عجب مائل ہے اور صاحب خردی
کہ واقف وہ نہ ہو کہ نیک بدی

قول فیصل۔ اب امانت ہی مستعمل ہے۔

صاحب درد۔ (دنگ امانت، درد مند
فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال)

ہی جو صاحب درد ان گزہ ہو مالا عیش
موت کا سامان زخمی گئے ہیں ہتھاب کو تاج

قول فیصل۔ اب امانت ہی لے رہے ہیں۔

آخر تم بھی جو صاحب درد
اس وقت ہیں چمے سب ن درد شاہ ادھر

صاحب دل۔ (دنگ امانت، اہل دل،
حاسن طبیعت، فارسی ترکیب، صفت)

خدا ہی کو خبر ہے کیسے ہوں گے صاحب دل
خدا معلوم ہوں گے بازوے زور آزمائے ہلکا

قول فیصل۔ اب زیادہ تر امانت ہی زبانوں
پر ہے پرانے لوگ کبھی بھی لہجہ امانت ہی بول

دیتے ہیں۔

صاحب دل۔ (عارف، خدا شناس، پرہیزگار
پارسا، مانع، متنی، دین دار، فارسی ترکیب
صفت، قلیل الاستعمال)

محل صفت۔ صاحب ایک بزرگ کا نام ہے کہ
کہتے ہیں فلاں ای صاحب دل اور شہر شاخ

تشریف لائے بڑی تعظیم سے عبارت تھا میل کرا
(دربار اکبری)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے مبنی دیش
دانا اور بزرگ بھی لکھا ہے جو اردو میں مستعمل

نہیں ہے۔

صاحب مارغ۔ (لاہ امانت، بغیر امانت
تکبر، مغرور، عربی الفاظ، فارسی ترکیب،
صفت، متردک)

زوج عشاق دیکھ ہر جانب
باز فی صاحب دماغ ہوا

صاحب دل۔ (دنگ امانت، اہل دل،
فارسی ترکیب، فصیح، راجح)

محل صفت۔ وہ صاحب دولت و صاحب دست گام
تھے انھوں نے اپنے رنگ میں لانا پایا۔ (دربار اکبری)

صاحب دیوان۔ (با امانت، اس شاعر
کو کہتے ہیں جس کے کلام کا مجموعہ عالم وجود میں آچکا

ہو یا چھپ کے شائع ہو چکا ہو۔ فارسی ترکیب

فصیح، راجح۔

محل صفت۔ ان کے بھائی میاں سید محمد میر اثر
تخلص کرتے تھے اور صاحب دیوان شاعر تھے۔

(آب حیات)

صاحب ذوق۔ (با امانت، وہ شخص جسے
کسی امر کا چمکا چکا ہو، عربی الفاظ، صفت، راجح)

محل صفت۔ ان کے کلام کو ہر صاحب ذوق پسند
کرتا ہے۔

صاحب ذوق۔ (شوقین، رنگین مزاج
عاشق مزاج، عربی الفاظ، صفت)

صاحب ذوق بھلاستے ہیں پابند کہیں
تھا اگر ہے تو جاں ہے یہ شل جھولی نہیں

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل گھر نہیں بولتے۔

صاحب ذوق۔ (کامل، خدا پرست، عارف
کامل، عربی الفاظ، صفت)

رکھ کرے دشیر کو مقابل
اس صاحب ذوق کا یاد دل

(دور اللغات و فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ
صرفیوں کی اصطلاح ہے۔

صاحب راز۔ (راز دار، ہجراد، بھیدی
مستند ساز، ہمدست صاحب اسرار، واقف
بقفا، عربی، فارسی الفاظ، صفت، مذکور فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان لکھنا بھلا نہیں بولتے۔

صاحب رائے۔ (دور، مشیر، خدا راہبام
دیوان اہل، مستند، کیونکہ رائے، اصطلاح میں دور
کو کہتے ہیں۔) تدبیر، صاحب تدبیر، عقیل و تدبیر
مستند شیخ بولی سینا سے بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ

وہ فخر اور بادشاہ سے کے ذریعے درنگ سفیر
حق فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ صرف عقل و فہم
بزرگے معنوں میں صاحب ازبے بول دیتا ہے۔

صاحب زادہ۔ ایر زادہ۔ مستند دار کا بیٹا،
شریف زادہ۔ رئیس زادہ عربی فارسی الفاظ فارسی
ترکیب، مذکر، متروک۔

روسہ دشمن بیٹ کر تازہ سیری پیری
ہندہ زبانی بناوٹ سے زما جزا دہ جو آتش

صاحب زادہ۔ ۱۔ بیٹا، فرزند، مرد کا۔ فارسی ترکیب
بزرگ، فصیح، رائج۔

محل شہ۔ (میر حسن کے) دو صاحبزادوں نے نام
ہلہ۔ میر غنیمت، میر غنیمت (آب حیات)

حق فیصل۔ نے کے ساتھ بصورت جمع صاحب
زادہ بھی بولتے ہیں جیسے آپ کے صاحبزادے
خدا کا فضل ہے نیک نکلے اور بصورت واحد بھی

صاحب زادہ بولتے ہیں جیسے آپ کے ایک صاحب
زادے نے دکات کا امتحان دیا۔ وہ مسٹر ڈاکٹر
ہو گئے تیسرے طبابت سے شوق رکھتے ہیں۔ تائید
کے لئے صاحب زادی کہتے ہیں جیسے انہوں نے جانیں
کا ہو۔ وہ عقل مند صاحب لیتے۔ باتہ میر صاحب
زادہ تھی؟ (دربار اکبری)

صاحب زادہ۔ کسی بزرگ کی اولاد، کسی
بزرگ دین کی اولاد، بزرگ زادہ، پیر زادہ
اور وہ ولی کی زبان۔

محل صرف۔ (شاہ حاتم نے) آخر عمر میں کلیات
مذکور سے خود انتخاب کر کے ایک چھوٹا دیوان ترتیب
کیا۔ اس کا نام دیوان زادہ رکھا کیونکہ پہلے دیوان
سے پیدا ہوا تھا۔ وہ صاحب زادہ بھی پانچ ہزار
سے زیادہ کمال فیض میں دیا گیا ہے۔ (آب حیات)

صاحب زادہ۔ دکانچہ، تجربہ کار، روزگار
(ذرا لغت)

حق فیصل۔ صاحب زادہ دہلے ختنی کے ساتھ
ساتھ نہیں بلکہ صاحب زادے (یا بے غیور کے) ساتھ
کہتے ہیں۔ جیسے۔ میں ابھی آپ صاحب زادے سے
دینا کے نشیب و فراز کیا جانے؟

صاحب زادہ پن۔ نادانی، بے وقوفی۔ اور وہ
صرف، رائج۔

محل شہ۔ بات پن رہی تھی تم سچ میں بول دیے
تھا اور صاحب زادہ پن تھا۔

صاحب زبان۔ کسی زبان کا ماہر، زبان
داں، فارسی ترکیب، تعلیل الاستحصال

محل شہ۔ ترجمے کا سرشتہ نام تھا مختلف زبان
داں کو کہتے۔ سنسکرت، برہمانی، عربی کی کتابیں،
فارسی اور بھاشا میں ترجمہ کرتے تھے جہاں صاحب
زبان سمجھتے تھے اس مقام کا نام کتب خانہ تھا۔
(دربار اکبری)

حق فیصل۔ زبان دان کے معنی میں صاحب زبانی
بھی بہت سی کے ساتھ دلچ ہے جیسے اب وہ زبان
آگاہ ہے کہ انہیں خود صاحب زبانی کا دعویٰ ہوگا
اور نہ رہا ہوگا؟ (آب حیات)

صاحب (ر)۔ درت مند، پیسے والا، فارسی
ترکیب، فصیح، رائج۔

میں خیال غریب صاحب زور رکھتے ہیں
فیض انہیں ہے جو جو شمار رکھتے ہیں فیض

صاحب سخن۔ سخن ور، زبان داں،
فارسی ترکیب، متروک۔

جو کہ ہیں صاحب سخن ان کی ہیبت نرم جو
جو دین اس پر زبان میں اتھواں ہو نہیں سکتا

صاحب سلامت۔ (دفعہ سوم) دکانچہ،
ماہر، باہمی طور پر سلام کرنا، (اور وہ ہوش
غیر فصیح، رائج۔

۱۔ جنوں صاحب سلامت کو تو لفظ اٹھا نہیں
دیجے کہ مجھ کو اٹھا لیتا ہے پھر لفظ میں رائج
صاحب سلامت۔ ۱۔ دکانچہ، دکان، مختصر ملاقات
(اور وہ ہوش، غیر فصیح، رائج۔

اور کچھ مطلب نہیں، ان دکانچی جو اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی

صاحب سلامت۔ جان پہچان، روزگاری
وہ رابطہ، شناسائی، اور وہ ہوش، رائج۔

مقام۔ درجہ ہم کیوں کر نہ آتے
کو تھی صاحب سلامت پاساں سے

صاحب سلامت کرنا۔ سرسری ملاقات کرنا
اور وہ صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل شہ۔ میں نے غلات شیرو، انسانیت سمجھا کہ
بدون صاحب سلامت کیے چلا جاؤں۔ (ابن الوقت)
حق فیصل۔ مطلق سلام کرنا بھی اس کے معنی ہیں
جیسے۔ میں بہت جلد اس کے قریب گیا صاحب سلامت
کر کے چھا۔ (دعویٰ ہوش رہا)

صاحب سلامت ہونا۔ جان پہچان ہونا۔
شناسائی ہونا۔ اور وہ صرف، فصیح، رائج۔

محل شہ۔ مجھے مہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا
صاحب مجھ سے مذاق کرنے لگے، (ابن حاتم) ایک لکھنوی
کبھی کی صاحب سلامت ہو جب تر اس طرح بلا لکھنوی
حق فیصل۔ ملاقات ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔
(دربار اکبری)

اور کچھ مطلب نہیں، ان دکانچی جو اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی
ملک ملک اور سلام بندی کے معنی میں بھی بولتے ہیں

اہل تاریخ نے لکھا ہے یہ ذکر
من کے جہت کریں گے صاحب قریح
صاحب قریح : حافظہ بادشاہ بکران عربی
فارسی ترکیب تہذیب یافتہ طبقے کی زبان تھیل استعمال
رہنے کیا کرے دل اس مژدہ ابرو کا
صاحب قریح نہیں صاحب شمشیر نہیں خواجہ قریح
صاحب قریح : سمجھ دار عقل مند فارسی
ترکیب فصیح و راجح
آج عالم میں جو میں صاحب قریح
ان کے قریب میں ہے ہمارا ہمسامہ قریح
صاحب قریح : وہ شخص جس کی ولادت یا
نقطہ نظر نے وقت زحل اور شری کا قریح ہو
یہ وہ دونوں تارے ایک برج میں ہوں دیے
وقت کی پیدائش کا آدمی بڑا اقبال مند ہوتا ہے
امیر تیمور کا لقب اسی وجہ سے صاحب قریح ہو کہ
اس کی پیدائش کے وقت ہی قریح تھا جس طرح
یہ قریح بہت مدت میں واقع ہوتا ہے اسی طرح
اس قریح کی پیدائش دانے کی حکومت و سلطنت
بھی مدت تک رہتی ہے۔ قریح اسعدین و ملک
مذکورہ (قریب آصفیہ)
صاحب قریح : بڑا بادشاہ، بادشاہ
ہفت تہذیب معین لوگوں نے سرفرازیاں کی
نسبت بھی صاحب قریح لکھا ہے (قریب آصفیہ)
قول فیصل : اہل قریح ان معنوں میں نہیں جانتے
صاحب قریح ثانی : وہ سردار صاحب قریح
شاہ جاں بادشاہ دلی کا لقب، مادہ بادشاہ
جو امیر تیمور کے رتبے کے قریب پہنچا ہے۔ عربی
مذکورہ (قریب آصفیہ)
قول فیصل : اہل قریح کسی معنی میں نہیں جانتے۔

صاحب قریح : صاحب قریح ہونا بکرت
فارسی صفت : دلی کی زبان
تم کرد صاحب قریح جی جگ
سے غلام روز و شب کا در کھلا
صاحب قریح : قدرت والا، فارسی صفت
فصیح و راجح
محل قریح : خود صاحب قریح تھا اور سخت محنت
برداشت کر لیتا تھا۔ (دہلوی اکبر کا)
صاحب قریح : دکان قریح والا، سمجھ دار
صفت : دلی کی زبان
ما فرط کی نہیں تبت اخلاص و مروت
پر میں ساتی ہم کوئی صاحب قریح قیام و مروت
قول فیصل : اہل قریح قیام و مروت میں
صاحب قریح : وہ بنی جس پر کوئی آمان
کتاب آمل ہو جو عربی الفاظ، فارسی ترکیب
فصیح و راجح
تھامس کے کتابی کا حال پرچوں میں
کہہ بنی جو مجھے صاحب قریح کے لئے
صاحب قریح : جنگ والا جس سے
جوارق مامات اور کا قریح ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح و راجح
محل قریح : آب حیات کو دیکھ کر بعض اشخاص
نے مجھے کہا کہ ایسا کہنے مشق صاحب قریح بزرگ
ایک فوجان کا کہہ کر خاک و ہوا ہوگا۔ اس معنوں
کو تم نکال ڈالو۔ (دہلوی ذوق مرتبہ آزاد)
صاحب قریح : ہمیشہ غفلت مند و کم ہوش
یعنی وہ ہمیشہ غفلت رہتے ہیں۔ فارسی معنوں
تہذیب یافتہ طبقے کی زبان۔ (قریب آصفیہ)
صاحب قریح : ان معنوں میں استعمال

شائق سب ہیں ہر سے افزون ہلال کے
وہاں قریح رواں نہیں صاحب قریح کے ناسخ
قول فیصل : اب اس قریح پر باضافت زبانوں
پر زیادہ ہے
صاحب قریح : صاحب قریح، قریح
کالی، دلی، درویش کالی، پیر روشن، قریح
قول فیصل : اب اہل قریح نہیں جانتے
صاحب قریح : (بے اضافت) کالی ہونا
فارسی، مروت، متردک
مثل : چارہ روشن قریح حاصل ہوئی
داغ دل کا باعث صاحب قریح کالی ہو گیا
صاحب قریح : (دکان قریح) قریح
صاحب قریح : قریح قریح فارسی، مذکورہ
تہذیب یافتہ طبقے کی زبان
نگاہ و دیشی سے کیوں رکھا تو پتلا خاک کا
قول : فقر و غریب صاحب قریح لولاک کا
قول فیصل : لولاک شاہ ہے اس قریح قریح
کہ لولاک لولاک لولاک لولاک لولاک
دخا فراتاجات رسول، اگر میں تم کو نہ پیدا کرتا تو
انلاک کو نہ پیدا کرتا۔
صاحب قریح : مال دار، عربی الفاظ، لولاک
ترکیب صفت، تھیل استعمال
قول فیصل : اب اس جگہ زیادہ تر مال دہر
ہی رہتے ہیں
صاحب قریح : (بے اضافت) مروت والا
صفت : (دہلوی الفاظ)
قول فیصل : زیادہ تر زبانوں پر مروت ہے
عوام مروت دار بھی کہتے ہیں
صاحب قریح : وہ شخص جس کے کام قریح ہیں

فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

محل حسن۔ نگہ دار نے کہا داری اب کچھ زبان سے نہ نکالے۔ غصہ پرانا حیا و تقا ایسا نہ ہو کوئی اس کی محبت میں شاہ کو مقدمہ اعلیٰ سے آگاہ کر دے ورنہ سے پرچہ دہیں۔ ہر چیز کو کوئی اب کچھ نہیں کر سکتا۔ صاحب سادہ بیان نہیں جو نظم پیش کیا۔ صاحب سیرت بہ خدا شاس و عارف، باری ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل حسن۔ ششہ میں ایک بزرگ کہن سال حاند علی شاہ نام اندک آباد ملک گن سے طالع پڑا ہونے۔ وہ صاحب دل اور صاحب سیرت تھے۔ (آب حیات)

صاحب مقبل و رید (باضافہ) مال دور، دور مد عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجح۔

محل حسن۔ ادنیٰ صاحب مستور سے لے کر ابراہیم بادشاہ تک اس دن گھروں کو جاتے تھے۔ (دردبار ابری) صاحب ملک مال، بادشاہ، صاحب ترکیب، فصیح، راجح۔

صاحب ملک مال ہرے اگر نظم طالعانی رکھے کچھ ملک وال کی خبر لکھ طالعانی

صاحب کن۔ (دیفط خطاب اور نقاب میں مستعمل) غائب، غائب بن، ہر بن، میرے صاحب عربی فارسی انداز، فارسی ترکیب، متروک

محل حسن۔ صاحب بن ہم ہندوستان کے آدمی ایک مگر حدائق ہماری سرشت میں دور و دوری پیدا کی نہیں لے۔ (دردبار ابری)

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ کچھ عرصے قبل تک خطاب کرتے تھے غائب بن کہ جگہ پر بول دیتے تھے۔

صاحب منصب۔ انسر، عہد سے دار۔

فارسی ترکیب، تمسیل الاستمال۔

محل حسن۔ ان کے (دردبار جان جانان) کے والد کا لکیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔ (آب حیات)

صاحب بیت۔ ۱۔ خدا رسیدہ، کامل، صاحب کرامت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت۔

(فقیر) میاں مبارک عزیز خاں صاحب ایک بزرگ صاحبیت فقیر تھے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ دل نگہ نہیں دیتے۔

صاحب نصیب۔ ۱۔ خوش نصیب، خوش قسمت صاحب اقبال، طالع دور اور صفت فصیح، راجح

محل حسن۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے کہ آج تک اپنے لڑکے پاؤں کی روٹی کھاتے ہو اور روٹی کو کھانے ہو، کسی کے شرمندہ نہیں صاحب نصیب ہو یا شکر ہو

صاحب نصیب۔ ۲۔ بد نصیب، شوم طالع، کم بخت، بد بخت۔

(فقیر) کسی صاحب نصیب بھی نہ پڑھنے پر دل نہیں لگاتی۔ (دردبار ابری)

قول فیصل۔ عورتیں ہنزا نصیب و ریا خوش نصیب کہتی ہیں۔

صاحب نظر۔ (بنک اضافہ) دانہ دور اندیش، فارسی، صفت، متروک

بروں لگی رہی ہے جب ہر دور سے آنکھیں تپ کوئی ہم سا صاحب! صاحب نظر ہے تیر

قول فیصل۔ فارسی قاعدہ سے اس کی جمع صاحب نظران اور ادوار قاعدہ سے صاحب نظرون

بھی استعمال کرتے تھے گرامر میں دونوں صورتیں بھی متروک ہیں۔

آئینہ سینہ صاحب نظریں سے کہہ چکا

چہرہ شام مقصود میاں کو کہہ چکا آتش آنکھ اس سے نہیں تھنے کی خاطر نظروں کی جس خاک پر ہو گا اثر اس کے کف پاکا اب صاحب نظر (باضافہ) مستعمل و فصیح ہے۔

ہم بھی تھے جو ہر گراں ایہ رشتہ کلکتی پر کوئی صاحب نظر نہ ہوا

صاحب خیال۔ ۱۔ حاجت مند، فارسی، صفت (دردبار ابری)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں نیاز مند مستعمل ہے

صاحب جو۔ (مکر خطاب) اسے حضرات اسے حاضرین، لوگوں اور دور، فصیح، راجح۔

ہمیں شوق نے صاحب کو دیا غلاموں سے اس کے تو مال کیا تیر

قول فیصل۔ وہ جو، کلمہ خطاب بھی ہے اور جمع کا بھی فائدہ دیتا ہے، اس لیے سے فائدہ بھی کرتے ہیں خدائے دوست، اے صاحب! کہو تو یہی

کہ ہم ہر مدنا بھی کچھ اس دیار میں کہ صاحب لقا و سدا دور، بادشاہ، فارسی، صفت تمسیل الاستمال۔

تلف کے لئے صاحب وفاق و مؤدھا پھر کوئی نکلیں بھی میرے ہی دم نگریک ناز غائب جلال

قول فیصل۔ اہل زیادہ تر ان معنوں میں بادشاہ وفاق دار یا اہل وفاق کہتے ہیں۔

صاحب قمار۔ (دے اضافہ) عزت دار مرتبہ

والہ، فارسی، صفت، تمسیل الاستمال حبیب و صر کلب علی خاں ملک جناب

ہو تاسے جس کی ذات صاحب وقار عیش

قول فیصل۔ اب باضافہ (صاحب وقار) ہوتے ہیں۔

صاحبول، بدعت جبار کے ساتھ (گوئی صاحب
کی صحیح، اورد، فصیح، راجح۔
جب کہ جنس کے یاد کریں گے نہیں کمال
نم صاحبول کا اس طرف آنا ہی اب کمال
صاحبہ۔ صاحب کی تائید جیسے حکیم عابد
صاحبہ حیزہ، عربی، فصیح، راجح۔
صاحب کیمت، بہت وا، جری، ہاد و ناک
ترکیب، فصیح، راجح۔
ماہمے بڑھ کے خبر میں حیزہ زور دیا
ہست کا نام صاحب ہست نے کر دیا تیر
صاحب ہست، (دنگ، اخانت، عقل مند
دش مند، نادر کا ترکیب، مترک۔
کباشنے، اسے پھر عید جاتو
وہ صاحب ہوش و جاگرتے آتو (زلفانے اورد)
قول فیصل۔ اب باخانت ہی متسل و فصیح ہے۔
صاحبی ملہ، امیر، حکومت، سلطنت، اورد
موت، مترک۔
بندگی اور مامی اصل یہ دونوں ایک ہی
جس کا غلام، ایڑے وہ جو غلام ایٹکا
صاحبی، ہلکے تڑپی، ہم اتھالی، بے پر مائی، نازک
دانی، اورد، صرف، دینی کی زبان
ماہمے کسی ہوش کو بھی کوئی تم سا لا
پھر تو فراموش ہے، تار کا بندہ پر دم پر دم
قول فیصل۔ صاحب، فرنگ، آصفیہ، اس لفظ
کو ہر جہ میں مترک لکھا، اورد و تباہی۔
صاحبی پاتا، امیر، پاتا، حکومت، پادشہ
پاتا، موت و مرتبہ پاتا، اورد، صرف، مترک
ج کہ نے صاحبی پاتی تو صاحب کی غلامی سے رشک
صاحبی کر نام کے اتھالی سے پیش آتے بلخ کرنا

کم تو جی بوتا، اورد، صرف، دینی کی زبان
آ۔ لکھی جو دیر دیکھتے کیا ہو کیا نہیں
تم تو کہہ دو صاحبی بندے میں کہ نہ ہی از تو تکیں
صاحب۔ عربی کا چودھواں حصہ، عربی، نذر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
رنگ سے بھر میں نہیں اتنا
ومن کا مارا وصال و انتر شاہ اورد
وہاد۔ صحیح کی حالت یوں ہوتی ہو (۴) عربی
نذر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
نہ غزل کیا ہو نہ میں جس پر سخن داؤں کے مارا
ہر اجرا الی دستہ کی نشانی چاہیے تیر
۱۴۰ جب بغیر وارہ لکھتے ہیں تو شاہ ہوتا ہے
صحیح ہونے، منظور کرنا یا کسی چیز کے منتخب ہونے
پندیرہ ہونے کا۔ (درا لفاظات)
ص۔ ۱۴ پنیر اسلم جناب جو مصطفیٰ معلوم کے ہم ہر
پریشان بناتے ہیں جو علیہ السلام علیہ السلام
کی علامت ہو، علامت حلو، عربی، نذر راجح۔
قول فیصل۔ جناب فاطمہ زہرا کے ہم بابک پر بھی
یہ نشان بندتے ہیں جو علامت اشرفیہ کی علامت ہو۔
ہر پانچواں کے آخر میں بھی ص کی شکل بناتے
تھے علامت تصدیق کی، مترک (درا لفاظات)
ص۔ ۱۴ کہ دعوت کے کی فرستہ میں اپنے نام کے
آئے م نامتے ہیں جو اطلاع پانے کی علامت ہے
عربی، نذر، راجح۔
صاحب شیم۔ آگے کو م سے تشبیہ دیتے ہیں۔
ناری، نذر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ماحق نزار علی تو جو ہے صاحب شیم کے
چروگر بکال، راجح، سال خال کا صا
صاحبہ، صاحبہ، بکے سے بہتر آواز، صادر

تعلیم یافتہ (۵) جاری، نادر، عربی، نذر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
صاحب کرنا۔ جاری کرنا، کوئی کام یا قانون پاس
کرنا، نادر کرنا۔ (درا لفاظات)
قول فیصل۔ لفظ فران حکم کے ساتھ مل کے
ہوتے ہیں۔
صاحب وارو، وارو و صاحبہ۔ آگیا،
مہان، مافر، ناری، نذر، لفظ فران شیک آصفیہ
قول فیصل۔ صاحبہ وارو کی تو نہیں البتہ وارو
صاحبہ کی ایک مثال ہی جو چودھواں دہلی ہو۔
بڑی بی صاحب میزاق، یہ جو کہ ایک ہندو
حسرت، اخذ، مسر، فرخندہ، غلام، صادر
صاحبہ۔ (درا لفاظات) (بجور و گھوڑی)
موجہ، اورد، یہ کسی صورت سے نہیں
ہوتے۔
صاحبہ، ناری، نادر، جاری ہونا۔
(خفوق) یہ حکم مرفوعہ کو صادر ہوا انکھو کو
۵، مرفوعہ کو طا۔ (درا لفاظات)
قول فیصل۔ لفظ حکم کے ساتھ ملائے حکم صادر
ہونا، فرمان صادر ہونا ہوتے ہیں۔
صاحبہ، مونا، پنچا، صدر، پانا، نادر، نذر
(خفوق) آج تو شاہ صادر ہوا، لفظ لفظ
قول فیصل۔ اب مترک سے سرزد ہونا
بھی اس کے معنی لئے گئے ہیں وہ بھی اب مترک
ہیں۔
کہ مجھے کیا ہوا، فقیر، صادر
جوتا ظلم و بدعت ہوتے ہیں۔ (درا لفاظات)
صاحبہ، مونا، مونا، مونا، واقع ہونا، مونا
مونا، اورد، مونا، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فیصل۔ ایسا شخص صادق صادق ہے کہ تمام کوس
میں بدیہی بدیہی ہوگی۔

صادق صادق۔ (دکبر سوم) سچا، راست گو، سچ بولنے
والا، عربی صفت، فصیح، راجح۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں ہے غیب
قول فیصل۔ اس کا مادہ صدق ہے۔

صادق صادق۔ یعنی کسی دوسری چیز پر دست
آجائے، شک و دودھت چھان، موزوں، بنیاد
عربی، فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ اس کا صفت آنا کے ساتھ ہی (یعنی
صادق آنا) جیسے۔ دراصل تم حق پر تھے اس لئے
عدالت نے تم کو بری کر دیا۔ جھوٹا مدعی اپنا سامعہ
کے لئے لگایا حقیقت میں یہ فعل تم پر صادق آتی ہے
کہ سچ کو آنا نہیں۔

صادق صادق۔ نصف، انصاف کی کہنے والا،
خدا لکھنے والا۔

قول فیصل۔ نصف صادق تو ہوتا ہے مگر اسے
صادق نہیں کہتے نصف ہی کہتے ہیں۔

صادق صادق۔ ظاہر، آشکار، واضح، فادای، افکار
فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ بولتے ہیں جیسے
سچ صادق وغیرہ۔

صادق صادق۔ سچا و فادای جیسے (ارمانی، انصاف)
قول فیصل۔ تنہا صادق نہیں دوست صادق

(انصاف) کہتے ہیں۔ یا صادق اب ذرا بانی پر سچ
صادق صادق۔ خیوں کے چٹے امام حضرت جعفر

صادق علیہ السلام کا لقب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

قول فیصل۔ حدیث خزان جب آپ کی حدیث بیان
کرتے ہیں تو کہتے ہیں قال الصادق علیہ السلام

آپ ہی کو صادق آل محمد بھی کہتے ہیں۔

صادق صادق۔ خاص، پوری طرح، عربی، مذکر، تعلیم
یافتہ طبع کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں کہتے بلکہ جیسے انصاف صادق
صادق صادق۔ بالکل خاص، عربی صفت، فصیح، راجح

سچ، عشق کا ذب عیا کہ صادق صادق۔ عشق
صادق صادق۔ مدد کا سچا، قد کا پکا، عربی

ترکیب، تعلیم یافتہ طبع کی زبان

صادق صادق۔ اس کا صفت آنا کے ساتھ ہی (یعنی
صادق آنا) جیسے۔ دراصل تم حق پر تھے اس لئے

عدالت نے تم کو بری کر دیا۔ جھوٹا مدعی اپنا سامعہ
کے لئے لگایا حقیقت میں یہ فعل تم پر صادق آتی ہے

کہ سچ کو آنا نہیں۔

صادق صادق۔ نصف، انصاف کی کہنے والا،
خدا لکھنے والا۔

قول فیصل۔ نصف صادق تو ہوتا ہے مگر اسے
صادق نہیں کہتے نصف ہی کہتے ہیں۔

صادق صادق۔ ظاہر، آشکار، واضح، فادای، افکار
فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ بولتے ہیں جیسے
سچ صادق وغیرہ۔

صادق صادق۔ سچا و فادای جیسے (ارمانی، انصاف)
قول فیصل۔ تنہا صادق نہیں دوست صادق

(انصاف) کہتے ہیں۔ یا صادق اب ذرا بانی پر سچ
صادق صادق۔ خیوں کے چٹے امام حضرت جعفر

صادق علیہ السلام کا لقب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

قول فیصل۔ حدیث خزان جب آپ کی حدیث بیان
کرتے ہیں تو کہتے ہیں قال الصادق علیہ السلام

آپ ہی کو صادق آل محمد بھی کہتے ہیں۔

صادق صادق۔ خاص، پوری طرح، عربی، مذکر، تعلیم
یافتہ طبع کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں کہتے بلکہ جیسے انصاف صادق
صادق صادق۔ بالکل خاص، عربی صفت، فصیح، راجح

سچ، عشق کا ذب عیا کہ صادق صادق۔ عشق
صادق صادق۔ مدد کا سچا، قد کا پکا، عربی

ترکیب، تعلیم یافتہ طبع کی زبان

صادق صادق۔ اس کا صفت آنا کے ساتھ ہی (یعنی
صادق آنا) جیسے۔ دراصل تم حق پر تھے اس لئے

عدالت نے تم کو بری کر دیا۔ جھوٹا مدعی اپنا سامعہ
کے لئے لگایا حقیقت میں یہ فعل تم پر صادق آتی ہے

کہ سچ کو آنا نہیں۔

صادق صادق۔ نصف، انصاف کی کہنے والا،
خدا لکھنے والا۔

قول فیصل۔ نصف صادق تو ہوتا ہے مگر اسے
صادق نہیں کہتے نصف ہی کہتے ہیں۔

صادق صادق۔ ظاہر، آشکار، واضح، فادای، افکار
فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ بولتے ہیں جیسے
سچ صادق وغیرہ۔

صادق صادق۔ سچا و فادای جیسے (ارمانی، انصاف)
قول فیصل۔ تنہا صادق نہیں دوست صادق

(انصاف) کہتے ہیں۔ یا صادق اب ذرا بانی پر سچ
صادق صادق۔ خیوں کے چٹے امام حضرت جعفر

صادق علیہ السلام کا لقب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

پسے ہی صفت چھت چھت تہ چشم میں
ایک ایک صبر سے اپنے ان کے دودھ دھو گیا
صاف ہونا۔ صبح کے نشان کے ذریعے غلط فہمی کے
جوتے لفظ کا صحیح قرار دیا جاتا۔ اردو صرف۔ تعلیم یافتہ
طبع کا زبان۔

پیر آئے رنگ رفتہ جو رخ پر عجب نہیں
اکثر ہے چہرہ لغوی صبا و ہو گیا آتش
صبا رم۔ تیغ۔ باد۔ بریا عربی بلیہ یافتہ طبع کا
صاف۔ اوت سے تیز تاز میں وہ دلی بھری
پھر نہ بھرم نہ کسی شہر میں نہ بھری
جانب ادا تو سر میں کیلچے جن میں صاف تران
نور ہواں کا اقل اقل نہ۔ ایک صفت
(دقت دہی)

صاع۔ ایک وزن جو دو سو چھتیس تو لے کے برابر
ہوتا ہے۔ عربی و ذکر۔ اصطلاح فقہ۔

دیکھ اک صاع صبر جو اور ہوا
کہ سیری ستیرہ کے اسم کے جا
صاع حقہ۔ دیکھ سوم و شہ پارم بھلی جو زمین
پر گرسے۔ عربی و ذکر تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔
اک صاع حقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکھا
موتی نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا
قول فیصل۔ بعض شرعے لکھنے نے بہت ہی نظم و
شوخ کی بہت تہم پر چک جاتی تھی
صاعہ ابر کے پردے میں دیکھ جاتی تھی
صاف نہ رنگ آصفیہ بہت لکھا ہوا اور دین کا
شر تھا میں چلی کی ہو

لکھنے سے مراد ہے اختیار
صاعہ بن گئی مری آواز
صاعہ کہ شرعے آواز کی آہستہ ہر ہوتی ہو۔ دین کی

اردو جمع صاعہ بھی مستعمل وضع ہے۔
کس کو کہتے ہیں خدا جانے کہ بھلی ہے حکم
صاعہ کرتے ہیں مجھ پر آہ ہے تاثیر کے
عربی میں اس کی جمع صواعق ہے۔ ترجیح مذکور ہے
کہ ہے۔

صاع حقہ بار۔ بھلی گرانے والا۔ فارسی صفت
نصیح و راجح۔
قول فیصل۔ صاعہ بار۔ تلوار کی بھی صفت ہے
شیرا تیغ صاعہ بار کی ترکیب سے نظم کرتے ہیں
شد بار بھی شیرا نے نظم کیا ہے۔

دیکھوں تو کون مونا ہے میرے داد کو
کھینچا۔ کچک صاعہ شعلہ بار کو
صاع حقہ باری۔ بھلیاں گرانے والا فارسی ہونٹ
تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔

قول فیصل۔ تلوار کی ترفیع میں شیرا نظم کرتے ہیں
اٹ اٹ وہ اس کی صاعہ باری حذر قند
جل جن کے خاک ہوئے تارے ادھر ادھر
صاع حقہ چکنا۔ سکورا پکنا۔ بھلی چکنا۔ اردو صاع
نصیح و راجح۔

یہ رقا رقص وہ مرغ آتش بال عد
صاعہ میں کاک پر جب کوئی پرار گیا
صاع حقہ زار۔ صاعہ بار۔ بھلی گرانے والا غار کی
تعلیم یافتہ طبع کا زبان

خراہہ خیز تھے جو ہر تہا میں صاعہ زار
پا۔ شام تھی چاروں طرف جو شمع کا
صاع حقہ طور۔ وہ بھلی جو کوہ طور پر چلی تھی
جس کی روشنی سے جناب ہو گئے ہوش ہو گئے تھے
دیکھ تعلیم یافتہ طبع کا زبان
دل میں پورست ہوئی تھی جو وہ دوزا دل

ہو ہی شورش نظر صاعہ طور نہیں حوزہ کھنڈ
صاع حقہ کنگن۔ تلوار کی ترفیع میں بھلیاں گرانے
والی۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبع کا زبان
دو چار واروں کے دھکے یا عزم و جاہ
یوں صاعہ کنگن ہوئی شمشیر بے پناہ
صاع حقہ کردار۔ تلوار میں بھلی کی صفت
تلوار فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔
آہیں پر بھی رکتی تھی وہ صاعہ کردار۔ آہیں
صاع حقہ گرانے والا بھلی گرانے والا۔ اردو صرف و تعلیم
یافتہ طبع کا زبان۔

دل پر گرسے گا صاعہ کب شل کوہ طور
آنکھیں ہاری ہوں گی تری جلوہ گاہ کب
صاف۔ کرا۔ بھلی۔ خالص۔ عربی صفت
نصیح و راجح۔

محل صاف۔ سلام کیا بات ہو آج بھی میں پانی
صاف نہیں آ رہی۔

صاف۔ شراب، صاف، صاف، ذکر۔
یہ یا شکر کر کے سات سے بہت
دور اس میں ہوا کہ صاف ہوا (فرنگ افرو)
قول فیصل۔ اب ان سنوں میں نہیں بولتے۔

صاف۔ اچھا، صفا، شفاف، ہواق و صفا
صفت، نصیح و راجح۔

محل صاف۔ کھنڈ میں حسنا و حسن ایسے صاف گرسے
دھوکہ داتی تھی کہ دیکھا کیجئے۔

صاف۔ جس میں وہ صاف ہو۔ صاف صاف
اردو صفت، نصیح و راجح۔

ع نہ صاف ہو ہے تیرا۔ کالی میں کاف ہو رنگ
صاف۔ صاف گوشت باز۔ اردو صفت
نصیح و راجح۔

صافا ہونا ہے صفایا ہونا، قحط الرجال ہونا، اور

صوت ، متردک

عام عالم میں جتنے خواہاں جہاں مانا جاتا ہے
 گرجم عالم اور وہاں وہاں یہ وہاں کہاں
 صاف آواز - یہی آواز ، وہاں کہ آواز جو
 یہی ہے اس سے مٹا دے ، اور صفت ، صفت ، راج
 محل میں - اس رات کو تم وہاں پہنچ رہے ہو بہت دور
 پڑ رہے ہیں لیکن یہاں تک صاف آواز آ رہی ہے
 صاف بات - کمری بات ، بے لگ بات ، صاف بات
 اور صفت ، صفت ، راج

اگر وہ پاک باطن میں اگر وہ دل کے اچھے ہیں
 ہرگز ہمارے صاف باتوں کا نہ انہی کے شینا
 صاف باطن - صاف دل ، پاک باطن جس کے
 دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو ، غریب و کیہ صفت
 صفت ، راج

صاف باطن ہوں نظر آ رہے ہیں کہ صاف
 گویں پر دے کے اور اندر وہ آہر بھی ہیں صفت
 صاف بچنا - پاک بڑی اسے جو مہتاب ہوتا
 کو رہے نہ مانا ، بے مانا نہ مانا ، اور نہ شریف راج
 محل میں - پولیس نے پھانسنے کی تربت کو شش کی
 لیکن وہ قتل کے مقدمے سے صاف نکلتے

صاف بولنا - صفت لفظ ادا کرنا ، روانی اور
 شافی کے ساتھ بولنا ، اور صفت ، صفت ، راج
 محل میں - مداس میں چھوٹے چھوٹا بچہ بھی
 بہت صاف اگر بڑی بولتا ہو

صاف بیان کرنا یا ملانے بیان کرنا ، کہ نہ
 چھپانا ، (دراستہ)

قول فیصل - مگر اس کے ساتھ صاف صاف بیان
 کرنا زیادہ بولتے ہیں جیسے بھڑوں نے اپنے بھائی
 صاف صاف بیان کر دیے

صاف پانی - آب زلال ، پتھر اور پانی

اور صفت ، راج
 محل میں - شینے کا صاف پانی آجیے کی طرح چک
 وہ قاتل کی مٹی کہ نظر آ رہی ہے - کتا میں مدوٹی
 کا کچرا دبانے ہوئے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا
 پاک ایک اپنے سایہ کو دیکھ کر کھا کر کوئی دوسرا کتا
 لے جا رہا ہے ، خود اچھٹ پڑا

صاف پڑھنا - مدانی سے پڑھنا ، رک رک کے
 نہ پڑھنا ، پڑھنے میں صاف صفت الفاظ ادا کرنا ، اور
 صفت ، صفت ، راج

محل میں - اسی تک تم قرآن مجید ، کج ، کج کے
 پڑھتے ہو کہ شش کر دے صاف پڑھنے لگو

صاف مگر اتور کے جواب دینا ، گتاف کے
 ساتھ جواب دینا ، اور صفت ، صفت کی زبان

صاف مگر اتور کے دیتے ہیں کہ وہ جواب
 بہت دے اس کا کتا ہو جو کم دے ہو خوب
 قول فیصل - کھڑے کی حد میں اب اس میں پر
 - مگر اتور کے لفظ پر کہ دینا بولتی ہیں

صاف جواب - قطعہ انکار ، بالکل انکار
 اور صفت ، صفت ، راج

صفت کا یہ کھانے کہ پایا جواب صاف
 میں سے کہا کہ پاسیے کا خد برائے خدا
 صاف جواب دینا - بالکل انکار کرنا
 دیکھ جواب دینا ، اور صفت ، صفت ، راج

پچھلے دے چکا ہوں میں کہ جواب دینا
 کھائیں اب جو یاد پڑے ہے شہدوں

صاف جواب دینا - کہ سوال کے جواب میں
 انکار دینا ، اور صفت ، صفت ، راج

شرف سے دستاویز کے پھر محسوس

جواب صاف مانک کے جب سوالی کی آتش
 صاف چھوٹنا - بے مانع چھوٹنا ، با عزت
 طور سے بری ہونا ، اور صفت ، صفت ، راج
 محل میں - تم اس دنیا کی عدالت سے تو صاف
 چھوٹ گئے مگر یا مد کھڑا کی عدالت میں ہرگز
 نہیں چھوٹے گی - اپنے کے کی سزا ایک ن فرود
 پاؤ گے

صاف خطا - وہ تہریر جو بے تکلف پڑھل
 جائے ، وہ خط جو گھٹیت نہ لکھا ہوا ہو - اور
 صفت ، صفت ، راج

محل میں - مافا اللہ رب تعالیٰ خط بہت
 صاف ہو گیا ہے

صاف دل - بے ریا ، بے کینہ ، غریب صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صاف دل ہو تو سہ کار نہ کھلائے گا
 روز مدخن چ کرے گا نہ کوئی شینا
 قول فیصل - صرف لڑکھات نے ، عادی ، غیر
 اور صاف صفت ، بھی انہیں میں لکھا ہو جو
 اب عام طور سے راج نہیں ہو

صاف دلی - دل کی صفائی ، دل میں کسی
 قسم کا برا خیال نہ ہونا - غریب صفت ، راج
 عطا ہوں جس سے صاف دل ہو ، شاد دل
 صاف دیکھ - بے حیا ، بے حیرت ،
 ڈھیٹ اور - خود توئی کی زبان

بے پیر دیکھ - ہوں زگر تیرے تو کیا ڈیڑی - جاننا
 صاف دینا - بیڑوں کی کپڑوں کو ایسی
 دوا دینا کہ پیٹ کے ذریعے ان کی جوبلی جھٹ
 جائے - اور - بیڑا زول اور کپڑا زول
 کی اصلاح

ذول فیصل۔ اب ان میں پاک ہنیت نسبت
دینا رہی۔

صاف کر جانا۔ سب کچھ جانا، سب پا جانا، پاک
نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

غم کے غم صاف جو کر جاتے تھے وہ باتوں میں
ذکر خیر آج تک ان کا جو خواتوں میں

صاف کر دینا۔ صاف کرنا کی تکلیف صورت،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ تم یہ چاندنی ماہی سے دھو کے خوب
صاف کر دو ہم تمہیں ایک روپید مٹائی کھانے
کے لئے دیں گے۔

صاف کرنا۔ دھونا، میں کچل جانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ماں رگے سر یا زہر کا تم رکھو گے صوفی
زخم دل کو جو صاف کرتے ہو زہر صاف

صاف کرنا۔ آلودگی سے پاک کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر بڑھتے ہیں داغ ان پر بکھر جاتے
گہریں کانٹوں کو کیا کرتے ہیں ستارے مٹا

صاف کرنا۔ قتل کرنا، سودے کو شیک کر کے
لکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ غرض پہلے غریب صاف کرنی شروع
کیں۔ اس خطا کا مجھے اقرا دی کہ کام کو میں نے

جاس کا کیا کر! طہیان کیا۔ (آب حیات)
صاف کرنا۔ بیکار کو کام کر دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ اکثر ان میں یہ ہے کہ جنگ
کے صاف کرنے کو اٹھتے تھے اگر اس میں دھوا

کا دھوا نہ ڈالتا۔ (آب حیات)

صاف کرنا۔ جانا، کوڑا کرکٹ جانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اس سال تو پیٹنے لگے گھر کا کوڑا

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اگر تمہیں اپنا خط صاف کرنا ہو تو کسی

کتاب کا ایک ایک صفحہ رند نقل کر لیا کرو۔
ذول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ مجھے

صاف کرنا۔ روانی پر پہنچنا، تیز رفتاری سے
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ میں اپنا خط صاف کرنے کے لئے روز
کچھ نہ کھتا تھا ہوں۔

صاف کرنا۔ بے باق کرنا، ارکان، کچھ باقی
نہ رہنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ آپ مہینوں سے ہمیں دڈا دے دیں
آج آپ ہمارا حساب صاف کر دیجئے۔

صاف کرنا۔ اخراج مراد یا ادب تکلیف کا
کھانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل مشہور۔ ولادت کے بعد زچہ کو پٹ صاف
کرنے والی دوائی دینا بہت ضروری ہے۔

صاف کرنا۔ قتل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل مشہور۔ اس کی تمہارے آن کی آن میں صفی

کی صفی صاف کر دیں۔

صاف کہہ دینا۔ صاف کہہ دینا، صاف کہنا
دینا، صاف کہہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حقہ میں یہ نہیں ہے مذہب
صاف کہہ دے جو شہرہ معلوم

صاف کہنا۔ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج
طہر سے غسل کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

کسی کی چشم سخن گو یہ صاف کہتی ہو
کوڑے اشارے مڑ جان سے اتراں خراب

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
کوڑا لکھنا۔ اردو صرف

مرغان قفس کو نہ تو ان سے نہ پانی
صیاد گرفتار ہے نہیں آٹھ پر مٹا

ذول فیصل۔ ان کھنڈ نہیں بولتے۔
صاف گوئی۔ صاف صاف کہنا، فارسی

ترکیب، صوفی، فصیح، رائج۔
صاف گوئی سے کچھ رجو جو اناں اے شہر

دو بروکس کے گردن تقریر نسبت آئینہ
صاف منہ پر کہنا۔ کسی کے رو بہو علانیہ کہنا

اردو صرف، فصیح، رائج۔

براک کا جب ہنر صاف منہ پر کہتی ہو
کے گی کیا مرے حق میں زباں نہیں معلوم

صاف میدان پانا۔ کسی کو باطل تہنائی
کے عالم میں پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

ان کو خلوت سرا میں بے پردہ
صاف میدان پانے کے دیکھ لیا

صاف فن۔ (فصیح اول کسر سوم) پاؤں کے گئے
کی ایک رنگ کا نام جس سے نصیب کے ذریعے جسم کے

ذریعے صاف کا خون لیتے ہیں۔ عربی، سنہ، اطباء
کی اصطلاح۔

صاف گل جانا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
رہ کر گل جانا، بہت سے آدمی یا خیر تاک تمام

جلد بچ کے نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل مشہور۔ دشمنوں کی صفوں کو چیرنا ہوا

گھر ڈال اس پار صفت نکل گیا۔
صفت نکل جانا۔ اصل نکل اٹھا کر جانا، وقت پر
 کر جانا، اور دھرت، متروک۔
 لاکھ ہو مل کا وعدہ لیکن
 وقت پر صفت نکل جائیگا۔
صاف۔ بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔
صاف۔ ہونا بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔

کتا ہو جوتی ہو مری تھوڑی زبان صاف
صاف۔ ہونا بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔
صاف۔ ہونا بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال
 زیادہ ہو۔ جیسے صافی طینت، سینہ صافی وغیرہ۔
 آگے کے سینہ صافی نے دکھایا کہ وہ صفت آگے
 ایک صافی ہے۔ یہاں بھی جیسے صوفی صافی۔ اس لفظ
 کا مادہ صوف ہے۔
صافی۔ بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔
صافی۔ بے غماخ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے
 واسطے بھوکا دکھانا کہ توڑوں کو بلند پر وازی یا ہلکا
 پرانے کے واسطے بھوکا رکھنا۔
 اپنے شیرازوں کی ازلیں جو غیر لیتے ہو
 ناک لوت کر صاف یہ گھر دیتے ہیں۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں سے۔
 تھوڑا قدر دانی سے باندھنے کا کھڑا جیسے کہ پہل
 سے باندھتے ہیں، مثلاً اسانڈی، نرنگا، بھینہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اور دو اس کا رسم الخط سبھا
 اسے پوز کے الف سے ہونا چاہیے۔
صفت۔ ہونا مثل، باندھنے نہیں یا کوڑے نہ رہنا
 اور دھرت، بلیں، استعمال
 کیوں نہیں تم مجھے میری جان صاف
 چاہیے انسان سے انسان صاف
قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صاف ہو جانا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔
 مگر آئینہ کا شش ان سے کہ
 صاف ہو جائے کہ وہ۔

میں تیرے لگا یا نہتہ ایوب کو گاسے
تب تھا جوان خاک اب پرے کمرے
قول فیصل - تائید کے لئے صاحب کہتے ہیں جیسے
نہ صاحب۔
صاحب کج - قوم شر کے ایک بڑے پر نام جن کی دعا
سے ایک اقدہ پیار سے پیدا ہوا تھا عربی اور انج -
یہ میرا دل آواز صاحب سے کہ نہیں
قول فیصل - صاحب شریع الانشاء نے صاحب
صاحب کا شعر و جانی طرح تک اس طرح لکھا ہے -
سین بن عبد بن قابر بن آدم بن شام بن نوح
علاء السلام -
نہ صاحب - صاحب کی طرح - اچھے کام عربی
دہنت -
قول فیصل - انتہا اعتنا تحت کی عربی ترکیب
زبان بانیہ بھی - دل دیتا ہے -
صاحب اعمال - کو کا و خوش اعمال صاحب
صاحب پیر کی طرح خوش اعمال عربی الفاظ باری
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
وہ سیکھارم و اپنے دست و پا دو دو رکھاں
وہ سیکھارم و شریک کف صاحب اعمال دقت
صاحبیت - دیکھو سوسم خاموش چپ چاپ
عرب صفت - اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
توں کی طرح سلاطین و ہر میں صامت
نہ صاحب کی جو قوت نہ قوت گفتار و عزت کی
قول فیصل - صاحب ذرا انکسار نے لکھا ہے کہ سہنے
چاندی سے بھی مراد ہوتی ہے - گران سنی میں اور وہ
میں رائج نہیں -
صاحب - یاد بکیر سوسم کاری گری کرنا
پیشہ دور عربی - (ذرا انکسار)

خون فیصل - اور میں قنار کہتے ہیں - یہ بھی عربی
لفظ ہے -
صاحب - پیدا کرنے والا - جانے والا - پر ہنگام
عالم کی صفت - فارسی و ذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
جب حدیث جہاں کا ہے انکار
خاک صاحب کا پھر وہ اقرار فخر جہاں
صاحب جن وہ صاحب نے بنایا ہے تجھے
حسرت خدی آزاد کیا کرتے ہیں آتش
صاحب عالم - دنیا کا پیدا کرنے والا - پر ہنگام
عالم - خدا و فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
خاک میں ذات صاحب عالم کے ہرے
انہوں کا حل ہے خدا لا الہ الا
صاحب قدرت - پروردگار - خدا و فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان دلیل استعمال
آئیر صاحب قدرت کا کھیل ہے دنیا
بنانا کے شائی میں موزی کیا کیا
قول فیصل - صاحب ذرا لغت و فرنگ آصف
نہ صاحب حقیقی اور صاحب مطلق اور صاحب لطیف
جیوں لکھا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ صاحب مطلق اور
صاحب حقیقی تو کبھی کبھی بول دیتا ہے لیکن صاحب لطیف
بالکل نہیں بولتا -
صاحب شہ - رسا، ٹھیک عربی صفت تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان -
محل صبر - آپ کی رائے بہت صاحب ہے -
عجائب شہ - میرزا محمد علی حسینی کا شعر
صاحب ایک سوز و غاں کا آدمی تھا اس
کی ولادت تہران میں ہوئی لیکن نشو و نما اندلس
تربت و صفہان میں حاصل کی شہر شامی سے
اس کو قدرتی شایستگی تھی باوجود شاعری کے

صائب پر غریبی خیالات بہت غالب تھے - آواز
شباب میں عربی کا سفر کیا - اسی کے بعد شہ
مقدس کی زیارت کی -
صائب نے شاعری کی باقاعدہ تعلیم حکیم بکا مسیح
کاشی و حکیم شہانی سے حاصل کی - ہندوستان
کی نیا صیقل کے غلط سے تمام ہندوستان گونج رہا
تھا - صائب کے دل میں بھی شریک پیدا ہوئی اور
تجارت کے ذریعے سے دل آیا اور شاہ جہاں کے
دربار میں رسائی حاصل کی - ہزاری منصب اور
مستند خان کا خطاب ہوا - یہیں ظفر خاں
سے ملاقات ہوئی - شہ میں شاہ جہاں نے
دکن کا رخ کیا - ظفر خاں بھی اس سفر میں ہمراہ
تھا اور میرزا صاحب اس کے ساتھ تھا -
صائب کے باپ کو صاحب بنایت بہت تھی اس
ذمے میں ہندوستان کی آمد و رفت مولیٰ انتہائی
کا ہم جو شرف الفت - برس کی عمر میں میرزا کے پاس
ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور پیارے بیٹے کو
سے جانا چاہا - میرزا کو بعد از غز خاں سے رخصت
کی آمد ماکونی پڑی - اسی زمانے میں جب کہ
شہ تھا شاہ جہاں نے دکن سے آگے کا
قد کیا اور ظفر خاں کشمیر کی صوبہ داری پر
مقرر ہوا - میرزا صاحب اس کے ہمراہ کشمیر آیا
اور باپ کے ساتھ وطن کو واپس گیا ایران میں
ایسے ہر تالی کے لئے قدر و دان کی کیا کمی تھی
سلاطین صفویہ نے بڑی عزت و احترام سے
انہوں کو ملے - میرزا نے بھی ان کی طرح
پروردگار کا کلمہ - شاہ عباس ثانی نے اسے
کلی شرف خطاب دیا -
میرزا نے اگرچہ اخیر زندگی تک ایران

صبح بخیر۔ صبح کے وقت سے منسوب، عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دنیا کی کب جو پروا، دندوں کو چاہیے کیا۔
اک ہر مذہب کی، اک فقر، صبحی نظم بابا
صبحا خرام سے دکانا خیر تیز رو گھوڑا، ناک صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صباحیوں کی باگیں میں سب سے دربار
حرم کو سنے چلے اہل کس کو دربار
صبحا دم۔ (کنایت) تیز رفتار گھوڑا، ناکری
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فل تھاروش آیت صبحا دم کی بجا
گم کم یہ نکتہ جوتی لکھن کی ہوا سے
خول فیصل، بیک، نامہ اندر برکات وغیرہ کے
نے بھی کہتے ہیں جیسے۔ ہر گاہ صبحا دم تیز رفتار
... لکھنے بے لکھنے ہر گاہ دھماکہ مچنے لگے۔

صباحا دم۔ ہر گاہ تیز رفتاری والا۔ کنایت
بہت تیز رفتاری والا ناکری صفت، راج
محل صبحا۔ یہ صبحا دم بیک اس قدر تیز رفتار تھا کہ
سے ساتھ کوس بڑا باد جا کر ایک ہی دن میں لپٹا
تھا۔ (قدیم شہر و شہرستان اور)

لکھنؤ۔ رگتے والا، رگڑ رگڑ، عربی، ناکری
قول فیصل۔ اور میں سستی نہیں۔

صبح۔ دہانم، فجر، ترہکا، سورج کا وقت عربی
وقت، صبح، راج۔

شب بہت جلد سیاہ یا رگڑی
عین صبح بے عید آشکار ہوتی

قول فیصل۔ صبحا دم زیادہ تر اس لفظ کے بعد
لفظ کو، علامت مفعول کو مرثیہ کو دیتے ہیں یعنی

صبح کے صبح کو، راج لیتے ہیں۔
صبح نکر آیا صبح دور سے وہ

صبح ان ست نگاہوں کا نہ پوچھو عالم
جن میں نصارت کا کچھ نہ صبحا باقی
لکھنؤ میں اس صورت سے زیادہ تر عوام اور عورتیں لپٹا
ہیں جیسے آج تو بہت دیر ہو گئی کل صبح چلیں گے۔

لکھنؤ کو علامت مفعول کے لکھنے کے
ساتھ ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہر شام ہوتی صبح کو اک خواب فراموش
دنیا میں دنیا سے تو کیا یاد رہے گی چلنی
اب اس لفظ سے پہلے جب ہر، ہر ایک، لکھنؤ
ہائے ہر صبح کہتے ہیں تو کو، (علامت مفعول) کا لکھنؤ
نہیں کرتے۔

ہر شب تھی پرستاری اور ہم جنوں خیر
ہر صبح تھی درگاہ محبت میں مناجات کھڑی
صبح فجر کی ناز، اور دھواں، دھواں کی زبان
محل صبحا۔ صبح میں نہیں سمجھا۔ صبح فجر اور عشا تو
بھر پور ہی ہیں کہیں میں سونے کے وقت تھے وقت تھی
قول فیصل۔ لکھنؤ میں صبح کی ناز کہتے ہیں۔

صبحا دم دیکھنا۔ رگتے صبح کو سو کر اٹھتے
ہیں تو یا تو اپنا منہ آٹھنے میں دیکھ لیتے ہیں تاکہ کسی
شخص آدمی کا منہ دیکھ کر دھوکا نہ ہو یا اگر کوئی ایسا
شخص قریب تر ہوتا ہو کہ جس کا منہ پہلے نظر پڑے
اور جس کے منہ کے سیدھا دیکھ کر ہونٹ کی آواز سن چکی
ہو اس کا منہ دیکھتے ہیں۔

پیری میں بھی فلکے کو دل کا نہ لکھا
صبح کو منہ نہ دکھانے لکھنؤ کا راج

قول فیصل۔ اس مرثیہ میں لکھنؤ کو کہتے ہیں
جیسا کہ مرثیہ فارسی۔

صبحا دم دیکھنا۔ یعنی رگتے صبح کو جب
اک لکھنؤ لکھنؤ سے اپنے دونوں ہاتھوں کی پکیریں
دیکھ لیتے ہیں اس کے بعد کوئی کام کرتے ہیں۔ ان
کے مقصد سے کہ موافق اس لکھنے کے بعد صبحا دم
آدمی کا منہ دیکھنا چند ان مقصد نہیں ہوتا۔ اور وہ
صبح لکھنؤ کو دیکھنے لکھنؤ جاتے آتے ہیں
یہ صبحا دم لکھنؤ کو لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ
صبحا دم۔ رگتے صبح کا صبح سے استعارہ، ناکری
رگتے، صبح، راج۔

آگے صبحا دم ساقی نہ آیا ہے کشت
ہو گئی آنکھیں بڑی پتہ مینا سفید
صبحا دم۔ (ابحاث) وہ صبح جس کی کبھی شام
نہ ہو۔ صبحا دم۔ ناکری، صبح، راج۔

نہ گھبراہٹ اور ناز کا بدل
وہ شام اب سے یہ صبحا دم لکھنؤ

صبحا دم۔ اس دن کی صبح میں دن خدا
نے تمام رگوں کو بیک وقت پیدا کر کے اپنی
ادبیت کا اقرار لیا تھا۔ ناکری، صبحا دم، راج
عالم میں وہی ہر اسے ملتا
صبحا دم۔ صبحا دم لکھنؤ لکھنؤ

صبحا دم۔ صبحا دم، اور صبحا دم، صبحا دم
کہا وہ آدمی رات کو کس کا چہرہ لکھنا
سے دیکھ صبحا دم لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

صبحا دم۔ صبحا دم، صبحا دم، صبحا دم
گن لکھنا پر جاتے ہیں چونکہ یہ نظر محبت میں
ہوتا ہے اس وجہ سے صبحا دم صبحا دم لکھنؤ

ناکری، رگتے، صبحا دم، راج
اندھیر تو کیا کفر ہے اسے رنگ جو کبھی

ہے صبحا دم، صبحا دم، صبحا دم، صبحا دم

قول فیصل۔ شرانے اس شل کو مختلف صورتوں سے نظر کیے۔

اس کو بھولا نہ چاہیے کہنا
صبح جو جائے اور آتے شام
وہ بچہ دل دار فتنہ من و رخ و گیسو
جو صبح کا بھولا ہوا شام نہ آیا
شا صبح بھولا تو گھر اپنے میں شکر آیا
نام نبل پال میں۔ صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے
بھولا نہیں کہتے۔ ہی رائج ہو۔

صبح کا تارا۔۔۔ تارہ زہرہ جو اکثر ماڑوں میں صبح
اور گرمیوں میں شام کو نظر آتا ہے یہ تارہ بہت روشن
ہوتا ہے۔ اور رائج۔

فل ہوا تو سن حیر کے تارا نکلا
کٹ گئی چیر کو شب صبح کا آرا نکلا
قول فیصل۔ تارانی جگہ تارہ بھی جو طویل لاٹھا
میں کالوں میں نہیں تو یہ باند میں نہیں
وہ تارہ صبح کا ہے۔ ستارا شام کا
کتابتہ نرے آخر ہونے کو بھی کہتے ہیں۔

صبح کا ذنب۔۔۔ دیانیت، صبح صادق تاثیر
ہے اس ادنیٰ اعلیٰ ہوتی سفیدی جو صبح صادق سے
پہلے نمودار ہوتی ہے اسے تھوڑی دیر کے بعد چھوڑ
دادی۔ جو کب بھی رائج۔

صبح کا ذب روسیہ جو صبح صادق و سفید
وقت پر چھپتا نہیں کہتا ہے سبک جو شکر
صبح کا سفیدہ۔۔۔ اس صبح دیکھنے کے وقت اس
کا تیرگی کاٹنی بہ سفیدی ہوتا۔ اور رائج۔

دل کا خطرات الطاف جو پنجاب میں سفید
ہوے ہے سبیدہ آشکارا صبح کا
صبح کدھر پہلی شام کہاں گئی۔ کہ بات

کا جوش نہیں۔ (فرنگ مر)

قول فیصل۔ اہل گھڑاب نہیں ہوتے۔
صبح کرنا۔۔۔ کہیں کام کا سلسلہ رات سے یا شام
سے شروع کرنا اور صبح تک جاری رکھنا، کسی کام
میں پہلی رات گزارنا، اور دو محاورہ صبح رائج
یاں کے سفیدہ سفید میں ہم کو دخل جو ہے سوتا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یادوں کو چوں توں شکر کیا
(میر تقی میر)

قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت۔ صبح کر دینا۔ بھی
رائج و فصیح ہے۔

صبح کر دی عمر اک دم کو نہ جوڑا کہلا
ات تو اتنی بڑھی رات بھائی نہ گئی
صبح کس کا منہ دیکھا تھا۔۔۔ جب کوئی کام کر
جاتا ہے یا فلان مرضی ہوتا ہے یا دن بھر روئی نصیب
نہیں ہوتی۔ یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچتا ہے تو فقرہ
زبان پر لاتے ہیں۔

میں بگ بیٹھے ہیں باد پرہ نم اٹھے ہیں۔
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے پہلے میں دروہ تھا
قول فیصل۔ ذوق کے شرمیہ محاورے کی صورت
یہ ہے۔ آج ہم کس شخص کا منہ دیکھ کے اٹھے ہیں اور
مولف اور ہفت نے نت نام کیا ہے صبح کس کا منہ دیکھا
تھا۔ شرمیہ لفظ صبح کا کہیں پہنچے نہیں اس لئے شام
اتھیں جو جس صورت سے ذوق نے استعمال کیا ہے
اس صورت سے اس گھٹو شاذ و نادر ہوتے ہیں
صبح کس کا منہ دیکھا تھا۔ یا صبح صبح کرنا منہ دیکھا
یا صبح اٹھ کے کس کا منہ دیکھا تھا۔ گھڑا میں یہی
صورتیں کثرت رائج ہیں۔

صبح کی شبی شیریاں کی آس۔۔۔ یہ تھوڑا
دکان دار کا ہے جب اٹھ دھوئے تو رات کی

کے اس وقت ہوتے ہیں۔ (ذوق لطافت)
قول فیصل۔ کہیں کہیں کوئی بول دیتا ہے۔
صبح کی پوچھ شام کی کہے۔۔۔ جو اس ہے
گھبرا یا ہوا ہے۔

کیا جانے خط میں کیا ہے کو قاعد کا جو چال
پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ۔ صبح کی
پوچھا تو شام کی کہنا۔ لغت قائم کیا ہے۔ اہل گھڑا
کسی صورت سے نہیں ہوتے۔

صبح کی وردی بچنا۔ صبح کی نوبت بچنا۔ اور دو
صورت رائج۔

اتنے میں صبح کی سبکی دودی
دوئی پستری کی جو گئی زوری
صبح گاہ۔۔۔ صبح السباح، صبح کے وقت، نادری
قلیل الاستعمال۔

شب باش اس جگہ ہونے یا حالت تباہ
تیار ہونے کے جگہ کیا کو بچ صبح گاہ۔ اور
صبح گاہ ہی۔۔۔ صبح دالار صبح سے مشورہ نہار کا

صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان طویل الاستعمال
ذوال سن ہے اب کیوں نکلتا ہے گرد پیا شوق
کو زلفت ہل پر دانے چراغ صبح گاہی سے
صبح گزرتا۔۔۔ صبح کا وقت ختم ہونا اور صورت
فصیح و رائج۔

صبح گزری شام ہوئے آئی مسیر
تو نہ بیتیا، اور بہت دن کم و غم
صبح عشر۔۔۔ (دیانیت) صبح قیامت بخار میں
رنگ رائج۔

مرا صید و مشرق آفتاب دغا بھراں کا
طور صبح عشر ملک جو اپنے گریباں کا

قول فیصل: نہیں منہ میں وہ مسخ حشر ہی دے رہے ہیں۔

کیا جانیے کہ حشر ہو کیا صبح حشر کا
بہادر ترے دکھنے والے ہوں توں فانی جاوے

صحیح مراد :- رافضیت، خوشی کی وجہ ہمیشہ کی
صحیح فارسی، ترکیب، ہونے، فصیح، راجح۔

محل شد۔ ان کی شکایت آسمان کی طرف تھیں کہ
وکیلے بیچ بیچ مراد ہوئی و یا بیع قتل (بعد از کسی)

صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تیرے پاس
صبر بڑا دیکھ کر میرے ساتھ چلا کا اٹھ کر کے
خدا اب نازل ہو بلا کا زور دل جو آفت میں گرفتار
اور وہ اس کی عقل و عورتوں کی زبان دلی کا حرف
اسے دل ہے تاب آنا اضطراب
دیکھ کر صبر تجھ پر باور تو میں کیا کہوں
صبر اس پر اس کی ہاری حسرت و یاد کا قہر
دیکھ کر صبر نے کو یاد دوزن تری دوا کا دوزخ گاہ
صبر بڑا قتل و اطمینان بیکس اور وہ اندر
نفع راج
قول فصیل - آجائے ساتھ صبر آنا اس کا مر
مار میں میں کا ڈالتا اس کو صبر آیا
اس دل نے ہم کو آخروں خاک میں ملایا
صبر الیوت - ایوت بڑے خوش حال صبر
تھے سب ہی طرح کی برکت مال و اولاد اور تندرستی
و غیرہ خدا نے ان کو دے رکھی تھیں پھر خدا نے ان کو
معصیت سے آزاد مانا چاہا مال و اولاد سب فنا ہو گئے
ان کو کوڑھ کا مرض ہو گیا مگر اس حال میں بھی وہ خدا
کا شکر کرتے رہے اور اطمینان میں ہر دے اتنے تو خدا
نے اپنے فضل سے ان کو پھر خوش حالی اور صحت عطا
فرمائی فارسی، مذکر (ذرا غفلت)
قول فصیل - یہ غلطی کہ سارا صبر حضرت یوب
کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ پیغمبر معصوم ہوتا
ہو اور معصوم کو ایسے قابل نفرت امراض لاحق
نہیں ہوتے چونکہ جناب یوب کے ہر کوئی سے
کڑی معصیت میں صبر کیا اس نے صبر یوب
منزلت حاصل ہو گیا۔
پہنے کی کیا نہ تو ہے مشق میں بھی کیا

صبر یوب کیا اگر یہ یعقوب کیا۔ شرف الیوت
صبر آزمایا۔ صبر کی آزمائش کرنے والا رقت
برداشت کو آزمائے والا فارسی ترکیب راج
صبر کا انیس گشتے ایک دن دنیا کی عقل میں
نہاں تھے کہ صبر بھلا کیا ہے صبر آزمایا
صبر آزمایا۔ صبر کا امتحان لینا۔ اور وہ حرف
نفع راج
قلب اکبر سے کہنے میں شان
اپنا صبر آزمایا ہے میں حسین
صبر آزمایا۔ برداشت ہونا، بے قراری جانا
اور وہ حرف، نفع راج
صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تیرے پاس
صبر بڑا نا، مظلوم کی آہ کا اثر پڑنا۔ غلام پر
خدا کی مار پڑنا۔ اور وہ حرف
بر بار نہ جانے گی تیرا اپنی معصیت
آخر تو کہیں صبر بڑے کا سر دل کا
قول فصیل - زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں کچھ کچھ
عوام بھی بول دیتے ہیں اور پھر کھوسا بھی بولتے
ہیں۔
ابو ہریرہ جو تو ہر وقت اکھڑے ٹپکتے
بڑا ہی تجھ پر اسے دن میری زبان مٹا دے
صبر تلخ است و لیکن بر خیر دار و صبر کڑھ
ہے مگر اس کا میں سچا ہوتا ہوں صبر مشکل کام ہے
مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ فارسی، مشق
تعلیم یافتہ طبقے کا زبان
صبر جان پر ٹوٹنا۔ صبر کا وبال کی جان
پر ٹوٹنا۔ اور وہ مادہ۔ عورتوں کی زبان
قریب بہ نزدیک۔

وٹے گا کس کی جان پر اسے زبان کا صبر
زادہ سنہن سنہن دل سے خواہ توڑ کر مٹا
صبر جملی - وہ صبر جس پر خواب لٹا ہے۔ اچھا
صبر فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کا زبان
عجلی صبر - نفوس دوڑا آیا اور عورتوں کو عجلہ
کر کے جڑے و خڑے نام نہاد سے رخ کیا اور صبر
جیل کی تلقین کی۔ (توبہ انصوح)
قول فصیل - صبر جیل بھی استمال ہوا جو قاتل
دست نہیں اس نے کہ صبر جیل میں مذکر کی اور
جیل جو اس کی صفت قرار دی گئی ہے موت ہے
اور مذکر لفظ کی صفت بھی مذکر ہی استمال ہو گی۔
صبر سدا اب کوئی چارہ بھی نہیں جو خدا ان کو
صبر جیل کرنا تفرائے (فائدہ آنا)
صبر و دلش پہ نہ بھلی غنی - فقیر کا صبر میر
کی نیامی سے بڑے، فارسی، مقولہ تعلیم یافتہ
طبقے کا زبان - (ذرا ٹپک مثال)
صبر دنیا - تسکین دنیا، مطمئن کرنا، دھار دینا
دنیا، قوت پر طاقت عطا کرنا، اور وہ حرف
نفع راج
وقت دھاری ترک کر دینا دشمن کو
اگر صبر دے مرے بلکہ حسین کو عشق
قول فصیل - یہ حرف تمنا نہیں ہوتے۔ خدا
اگر پر مدد کا عالم و غیرہ کے ساتھ ملا کے ہوتے
ہیں جیسا کہ شرعے کا ہے۔
صبر کھینا - تھکان کا وبال اپنے سر پہ
ماحق تھمت لگانے یا جھوٹ بولنے کو حق پرست
ہیں۔ اور وہ حرف عوام کی زبان
جب عہدہ جو تم ہو تو کیوں صبر نہیں
ہم اس میں قیود کی ضرورت نہیں

عربی و دیگر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صحبت پڑھ کر ہی ساتھ رفاقت، غار سی
مونت، فصیح، راج۔

ان کی صحبت میں ہر صانع اتحاد
سو پختن سے نہیں خالی کوئی بات (الہ صلا)
قول فیصل۔ عربی اس کے معنی یاری، معاونت
کے ہیں۔

صحبت پڑھ کر ہی، یاری، دوستی، میل جول، دوست، متروک
ان کے کتب سے ہر ایک ایک نہ ہرگز مستحق
اس کو کیا جانے وہاں کس سے صحبت کی
صحبت پڑھ کر، متروک، (کھانا) کھانا، مل بیٹھا
انہ، رشتہ، متروک۔

سیکڑوں معین پر خیرہ مہلی میں تہناک
کوئی کیا جانے کہ اس پر کیا صحبت ہو مستحق
صحبت پڑھ کر، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
بد اثر، نہ نظر ایک ہی استاد کا

قول فیصل۔ اس غلطی کا اطلاق شرکاء چھٹی سادہ
نشت پر بھی ہوتا ہے۔ ان کے ہاں ایک صحبت
غاس پرانی حق، خواہ میری صاحب المذہب
میں اپنے والد کا تعلیمات اور اپنے کلام کی کچھ بیان
گفتے تھے۔ (آب حیات)

صحبت پڑھ کر، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
عربی مونت، فصیح، راج۔

کہیں پریشان خط، شیراز کی صحبت
کہیں مشق تہرہ کی کہیں ترکان نیانہ
صحبت پڑھ کر، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
ساتھ نشت و بغاوت، عربی، (فرنگ) آصفیہ
قول فیصل۔ ال کھنہ نہیں بولتے۔

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
عربی مونت، فصیح، راج۔

محل نشہ۔ شراب میں ہو کہ جب موت سے صحبت کا اور
کے تو پہلے۔ ہے چہرے اور گروگہ۔

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
نیک صحبت سے نیک نتیجہ نکلتا ہے اور بری صحبت سے
برا اثر، اور دکھاوت۔ (وفات النساء)

قول فیصل۔ کھنہ کی صورت میں باطل نہیں رہتی۔
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
پاس رہ کر تعلیم تربیت اور خوشنکلی حال کرنا۔ تربیت
سے مستفید ہونا۔ اور معرفت، تعلیم، استعمال

محل نشہ۔ ان لوگوں کا کھانا جو جنوں نے نہ اس
فن کے کاہن کی صحبت اختیار کی ہے اور نہ کسی قوم کا کال می
رکتے ہیں۔ (بحر الفصاحت)

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
صرف، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ انہ کے لئے صحبت اختیار ہونی، کہتے
ہیں جیسے ان کے کہ وہ لوگوں میں پرورش پائی ہوئی
شہزادوں اور نواب زادوں کی صحبت اختیار ہوتی۔

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
داراؤ جان قلی

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
کا ساتھ فارسی ترکیب، مونت، فصیح، راج۔

پوئیمیر تھا جو سیراں شاہ
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
کس سے رفاقت ہو، دوستی، بغاوت، میل جول ہوتا

اور معرفت، تعلیم، استعمال
ہم نہیں، تم کہ گے ادھ کو پیار

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
کچھ دوزخ تیر محمد خاں گویا سے صحبت رہی

گویا باہم شیر و شکر تھے، آخر کچھ شکر و نمی ہوئی صحبت
برہم ہو گئی۔ (وفات فیصلہ دیوان ذریعہ جلیلیہ)

پھر یہ صحبت کبھی نہ ہوگی برابر
قول فیصل۔ معرفت، رفاقت، غار سی، مونت، فصیح، راج

کے ساتھ چھا ساتھ صحبت برابر آنا بھی لکھا کہ اور
ہونا کی مثال میں مندرجہ ذیل شعر لکھا ہے۔

دیکھو اس سے ہر کیوں کر کہد ہو! نصیب برابر
ہم تو دیوانے ہیں تھے پوہل بھی سودا کی لا شافہ

صاحب فرنگ آصفیہ نے بھی 'صحبت برابر آنا نہیں
لکھا کہ اس کو دہلی کا مونت لکھا جائے، ہر صحت اہل

لکھنؤ صحبت برابر آنا باطل نہیں بولتے۔
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
سے رفاقت ہو، غار سی، مونت، فصیح، راج

دلا، مضطر ہو کہ ہر وقت نالوں کو بچے ڈاری
توہ صحبت برابر کیوں کہ ہوگی خوش بچے

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
پاس رہ کر فائدہ اٹھانا، اور معرفت۔

دور رفاقت، دفرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ یہ صرت دہلی تک محدود ہو، اہل

لکھنؤ نہیں بولتے۔
صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
ہو جائے، اور معرفت، راج۔

اس کی محفل میں رسانی بھی ہوئی تو کیا ہو
ہم تھے اس وقت جب بغاوت صحبت ہو چکی

قول فیصل۔ اب محفل پر خاست ہونا زیادہ
راج ہے۔

صحبت پڑھ کر ہی، ہر صانع، غار سی، مونت، فصیح، راج
منتشر ہونا، اور معرفت، راج۔

محل نشہ۔ کچھ دوزخ تیر محمد خاں گویا سے صحبت رہی
گویا باہم شیر و شکر تھے، آخر کچھ شکر و نمی ہوئی صحبت

برہم ہو گئی۔ (وفات فیصلہ دیوان ذریعہ جلیلیہ)
سیدہ

قول فیصل۔ بزم شردن برہم ہونا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

صحبت شردن ہر گئی برہم ہے رند
بد آتش نظر ایک بھی استاد آیا رند
صحبت بگڑنا۔ اپنی بات بڑا، بڑی نہ رہنا
من ہوا، اردو صرف، متروک۔

ہیں امید کب تھی یہ کہ تو ہو گا جدا ہم سے
اسی صورت سے بڑے گی مرنا اخیر سے
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت صحبت بگڑنا بھی
رائج تھا۔

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ جائے کہیں
ہوئی تو اس کت تاذ کے پیر خاک گدخ
صحبت بگڑنا۔ صحبت ہمار ہونا دوستی بھٹنا
اردو صرف، متروک۔

صحبت پیر و جہاں نئی نہیں ہرگز آئیں تیرے کھون
ایک دم کا رہا ہوتا ہوا گمان و تیرے
قول فیصل۔ جہاں کے ساتھ صحبتیں نہا بھی تھیں۔
ایکے باب کو اس سے صحبتیں کیوں کر نہیں

وہ ہو اک زمانہ چاہیں سو اسم اخطا
صحبت پانا۔ (مندی) صحبت، اٹھانا، (نور اللغات)
قول فیصل۔ گفتاریں سننے نہیں۔
صحبت پسند ہونا۔ ہر ایسی چیز معلوم ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا کا ذکر کیاں کہی آہ نہیں طویل
صحبت نہیں پسند ہو اہل قہر کی
صحبت چمکا دینا۔ بے کی رونق چڑھانا، (اردو)
صرف، متروک۔

کوئی ہے آگے ساتی چکا دے میری صحبت
سے چاند چھوڑی کا مہم بام بزم ترا

صحبت داری۔ احتیاط، محاسن، رقابت
نارسی ترکیب، روزنٹ۔ (فرنگی، صغیر)

قول فیصل۔ یہ دلی جگہ، دہلی۔ اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔
صحبت دیکھنا۔ صحبت، اٹھانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کی کہنا بولتے ہیں۔

صحبت راست آنا۔ صحبت راست آوردن
کا ترجمہ، محبت کا موافق آنا، صحبت کا بنہ جانا،
اردو صرف۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرنگی

آصفیہ نے بھی نہیں کیا کہ یقین کے ساتھ دہلی کا صرف
کہا جائے۔
صحبت رکھنا۔ ہم نشینی کرنا، کسی کے پاس بیٹھنا
میل جول رکھنا، اردو صرف، متروک۔

آدمیت سے تھیں میرے کہیں کو بسبرہ
تم نے صحبت نہیں رکھی کسی انسان کے ساتھ
صحبت رہنا۔ کسی سے بیکانی رہنا، کسی کا ساتھ
رہنا، اردو صرف، قبل الاستعمال

پیوا کہاں ہیں ایسے پرانہ طبع رنگ
انوس تم کو سچے صحبت نہیں دی
صحبت شعر۔ شاعر، فارسی، روزنٹ، قبل الاستعمال
مشق منزل کے لئے زیب جوانانہ مشق
صحبت شردن سب کو جواب ہوتی ہو

قول فیصل۔ اب بزم شردن زیادہ زبان پر ہے
صحبت افشاں کرنا۔ دہلی میں ہر گز
آل محمد طیم مہم کی فضیلتیں افشاں کرنا بیان کرنا
فارسی ترکیب، روزنٹ، اہل فصیح کی اصطلاح
صحبت کا اثر۔ بکائی کا تاثر، اردو صرف،
فصح، رائج۔

صحبت گرم ہونا۔

آنکھ سے دیکھا سا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صرا می دار کہ ہر جگہ
صحبت کا اثر ہونا، پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ اثر
فرد ہوتا ہے، دو شخص کی صحبت بڑی ہو یا چھل اثر
فرد کرتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر گاہ صحبت کا اثر دہنا سے ربط ہے
دل چوائے جاہلیں گی اب چہ جس کرانگی، خواجہ ذہیر
قول فیصل۔ سلیبی ہنوں میں بڑے انتہام بھی استعمال
صحبت کا اثر صاحب پیش کو ہو کہیں کر

مینک ہوا اس سب سے ہر جائے ہری آنکھ خواجہ ذہیر
صحبت کرنا۔ (کنیت) جہاں کرنا، ہم بستر ہونا
محاسن کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں میں۔ سلطان حسن دین آتش کے باب میں شہد کو کہہ
میں تھا۔۔۔ دیکھ کر کسی غریب صاحب حال لوند سے
صحبت کرنا چاہی کچھ نہ ہو سکا۔ (اردو، اگریٹ)

صحبت کی تاثیر۔ صحبت کا اثر، اردو صرف
تفصیل لا مستعمل۔
ع سے دل کو صحبت کے تاثیر سے شوق
قول فیصل۔ زیادہ تر صحبت کا اثر بولتے ہیں۔

صحبت گرم رہنا۔ بے بزم میں چل چل رہنا
میں بزم صحبت کا بدل بارون ہو کر آئے، اردو صرف
فصح، رائج۔

دیکھو، بزم صحبت گرم من و دشت میں آہم
ہوئی جب رات آدھ من میں، میں چاندنی کی
صحبت گرم ہونا۔ بے بزمی کو چاہئے ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ہونے لگی گرم ان سے صحبت
بڑھنے لگی دن یہ دن صحبت
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت صحبت گرم ہونا

صنکے اٹھ جاتا

بے وسعت طلب سیر دل پر آرزو ہوتا
صفحہ - دہم اول دوم، صحیفے کی جمع کتابیں
 مری، اندر کر تہیم یا فستہ لیتے کی زبان
 شیریں دقان صحن جن بلاغت غلیظ
 قول فیصل - فارسیوں نے سکون دوم بھی استعمال
 کیا ہے جو اردو میں نہیں ہے۔

سینہ کا تسلیم خدا سے عظیم ہو
 جو ہر جس کا نفع صحن عظیم ہو
صحن - بے رنج سکون نام، آگاہی، اندر کر، فصیح، راج
 شام کو صحن میں جگر سے لے کھانا لے کر
 تپ جواتر تر معالے کے ٹٹائی کی (دلیلیا)
صحن - ایک قسم کا عورتی کپڑا، لکھنؤ کی زبان و لہجہ
 قول فیصل - سوائے رنگ اثر لکھتے ہیں کہ جہاں
 اس کی اقدار کو کہتے ہیں۔ جگر یا پٹا کی دیکھتے ہیں
 بھی نہیں تو پیش میں یہ معنی درج ہیں۔
صحن - باغ - باغ کا دسلی حصہ، فادوی، فصیح، راج
 پہلے کے صحن ہاں میں ایسی پڑھوں دیکھیں غول
 آج سرگل کو بھلا دوں تو نہ ہائے عندلیب
صحن - بیاباں - جنگ کا میدان جنگ فارسی
 ترکیب قلیل استعمال۔

میٹھے دسے گی نہ کوئی بیاباں و حشت مجھ کو
 صحن کو نہ یہ قدم صحن بیاباں ہوگا۔ فہم
صحن - چین - باغ کا تختہ تختہ و گلشن فارسی
 ترکیب، اندر کر، فصیح، راج۔
 جلی وہ باد نوروزی و قمار کو بلیں بھوس
 عکس کو دیکھ کر صحن چین نے گود چیلنی
صحن - چینی - صحن موزن کا طرز وہ چھوٹا ایک دور
 کا درجہ جو دالان کے بلو میں بنادیتے ہیں۔ اور
 موزن فصیح، راج۔

محل صحن - ایک صحن میں چوکا دیا ہے وہ محل
 رکھ میں۔ اسباب ساحری مہیا ہے، نظم سحر
صحن - خانہ - آٹھائی گھر کا دسلی حصہ گھر کے
 اندر کادہ زمین جو زیر آسمان ہونا اس کی ترکیب فصیح، راج
 سے صحن خانہ عرصہ محشر نگاہ میں
 تہ شانے پتھر میں لکھ کو گنگا نگر
صحن - عالم - دنیا جان، فارسی ترکیب فصیح، راج
 صحن نہ جلتے کیسے اب کا صحن عالم میں بار آتی حوت
صحنک - سکا، چین طاق، کوڑا ان کا ہتر دک
 یہ صحنک رکھوں نہیں پیاد
 قول فیصل - فارسی میں بڑے قان کہتے ہیں صحنک
 اس کا تفسیر جو صحنک صحنک نے لکھا ہو گونا گوارا کر
 کہ کانی کہتے ہیں جیسے شیخ زبانی دتھ صحنک میں
 صحنک کا لکھنا جو اکثر می کے صحنوں دتھ گتھ میں
 لکھا جاتا ہے۔ اردو، سرت، حوتوں کی زبان۔

ہوں تیلے سر سے سرخے دھوا ضروری
صحنک میں شامل اسے ہوا جو ضروری
 قول فیصل - یہ کو نامحدود بت دھوکے گیلے ہوں
 کے ساتھ جاتی ہیں اس کے پکانے کا طریقہ یہ کہ کھرتے
 ہوئے پانی میں دو ٹک ہونچی ڈال کے اس میں چاول
 بال سینے ہیں اس کے بعد ان چاولوں کو اور پتے بھار
 دیتے ہیں پھر می کے کوڑے میں اس طرح رکھتے ہیں کہ
 چاولوں کی ایک تہہ بنائے اور پتے ٹکرا دھوی ڈالتے
 ہیں پھر دوسری تہہ اس تہہ کے اوپر رکھ کے اس پر بھی
 پتے ڈالتے ہیں اسی طرح کئی تہیں بناتے ہیں اور
 زور سے کی بھی صحنک ہر قدر اس میں دی نہیں ہوتا
 شادی کی صحنک میں چٹیاں وغیرہ بھرتے ہیں
 یہ چٹیاں صحنک سے الگ جوتی ہیں۔ صحنک کھانے

کے بعد صحنک کے چاولوں کی کھرچ وغیرہ جو پہلی میں بنی
 جاتی ہے اس میں وہی صحنک کے لٹو بنائے جاتے ہیں اور
 ان لٹووں کو صحنک کھانے والی بھیاں پھر کھاتی ہیں
 اسے صحنک دھوا کہتے ہیں صحنک دھوا بھی گونا
 گونا جاتے ہیں جو اب می کے کوڑوں کی کوئی خصوصیت
 نہیں ہے۔ صحنک کھانے کے لئے باغیت و باغیت
 ہونا ضروری ہے۔ یہ وہ عورت کو بھی صحنک میں شریک
 نہیں کہنے عورتیں اس نقشہ پر مردوں کا چھوٹا دل
 صحنک نہیں پرینے دیتی اور نہ مرد اس قدر کو چکھتے ہیں
 بلکہ بعض گھراؤں میں تا بانج پچوں تک کو یہ قدر
 نہیں بکھاتی جاتی۔

عاب سین ہشرانے لکھا ہو کہ یہ نذر نہ رہاں کی
 وقت کے لئے اس کی سوتے، ایجاد کی تھی۔
صحنک دینا - صحنک کی نذر دینا، جی بی فاطمہ
 کی نذر کا لکنا پارا اس نے ہاتھوں کو کھانا۔
 میں نے انا بکھدہ آئے تو میں صحنکوں
 د کسی طرح اسے اسے مری پہلی آنا
 قول فیصل - کھڑکی عورتیں اس بڑے صحنک کرنا
 دیتی ہیں۔

صحنکے اٹھ جاتا - دکائی، پاکہ اس نہ رہنا
 اس قابل نہ رہنا کہ صحنک میں شریک ہو اور صرف
 حوتوں کی زبان۔

زور ہے ہم صحنوں کی چٹک سے
 اسے اللہ جادوں کی میں صحنک سے شوق
 قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
 جن جن باتوں کا اس میں پرہیز ہے وہ لہجہ ہند
 میں ہم لکھ چکے ہیں جاں اس میں فرق آیا ہر حوت
 نہ تو خود ہی اپنے کو اس خیال میں شریک ہونے
 کے قابل سمجھتی ہیں اور نہ صاحب نیاز ہی از جب

صحیح کرنا۔ اصلاح کرنا۔ درست کرنا۔ غلطی بھگانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نشہ۔ نام واجب فرماتے ہیں مال ترمک میں سے
چار ہزار چھ سو چالیس فیصد صحیح کی پہلی ہیں۔ (دراہ گبریا)
قول فیصل۔ اس کی تخیل صورت صحیح کو دنیا بھی رائج
فصیح ہو جسے تھلا کام مرتبہ کتابی کہ عبارت میں جتنی غلطیاں
ہیں ان کو صحیح کر دو۔

صحیح کرنا۔ اصلاح کرنا، گھبراہٹ، ہی میں گھبراہٹ
کھاتے پر چڑھانا۔ (در اوقات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتی
صحیح کرنا۔ اور نا، گھانا جیسے مانتا صحیح کرنا، محمول
کی زبان۔ (در اوقات)

قول فیصل۔ گھبراہٹ میں رہ کر کہتے ہیں۔
صحیح کرنا۔ گھبراہٹ کرنا، غم کی زبان۔

(فخر) تھوڑی دیر میں پانچ روپے صحیح کر لیں اور نہ
قول فیصل۔ اہل گھبراہٹ نہ مہینہ لازم صحیح ہو جاتا۔

پڑتے ہیں۔ جب کوئی شخص کام کو پوری طرح انجام نہ
دے اور اپنے کو بچاتے ہوئے سخت دھوکہ خور بن جائے تو کبھی وہ
خود اور کبھی دوسرا کہتا ہو جیسے میں دھوکہ کئے ہیں جیسے
میں گیا اور صورت دکھا کے پھا آئے میرے پانچ روپے
صحیح ہو گئے۔

صحیح کر کے سلامت آئے۔ جیسے گئے تھے ویسے
پہنچ گئے تھے۔ بے نیل مرام، اسی آنا، بقصد اس

کے بغیر کام مہیا آنا، اور مثل جہدوں کی زبان۔
صحیح ہونا۔ درست ہونا، تصدیق ہونا، ٹھیک

ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل نشہ۔ اس شخص کے صحیح ہونے میں کوئی کلام نہیں

اس لیے کہ متعدد اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔
صحیح کرنا۔ دھوکہ نہ دینا، صحیح نہیں ہو، غلط ہو، جگہ،

اردو صرف، غیر فصیح۔
قول فیصل۔ جب کوئی شخص اسی بات کا پوچھتا ہے

نہیں ہوتی تو جواب میں ایک خاص طرح سے
کہتے ہیں دھوکہ دینا، بھلاہٹ کے معنی میں بھی

مشتمل ہے۔
صحیفہ۔ (در ہذا صحیفہ) کتاب، رسالہ، عربی

نہ کر، فصیح، رائج۔
جو نہ ملے مسلم کائنات کا درس۔

نہ پڑھے جو صحیفہ فطرت لعل بھلاہٹ
دل کے اجزا میں نہیں ملتا کوئی جزو فطرت

اس صحیفہ سے کہی گئی کہ درق کم کر دیا تو کھو
قول فیصل۔ اس کی جمع صفت دھوکہ دہی جو کھو

تفصیل کہتے ہیں جیسے آپ کا صحیفہ گرامی ہو کر ہوا۔
صحیفہ آسمانی۔ وہ کتاب جو خدا کی طرف

سے نازل ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔
صحیفہ۔ ایک جن آدمی اس نہایت بد صورت

دیو کا نام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی
کے گیا تھا عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ قصص الانبیاء میں اس کا ذکر تفصیل
کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

فخر۔ بے جا فخر، ہم ایک پتھر کا ہے جو بے اندیش
ہو، ہوا پر سلق ہے اور اس کو منحرف مانتا بھی کہتے ہیں

عربی، مذکر، رائج۔
شب جہد قریب صخرہ جا کر

دا کر تو ہیں اور صبح صبح (سراج المصابین)
صد۔ سو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس میں سین پہلے سے صد تھا چونکہ
عربی میں صدیہ کہتے ہیں اس لیے فارسیوں نے

اس کو صد سے بدل کے صد کر لیا تاکہ دونوں
میں امتیاز ہو جائے۔

میں امتیاز ہو جائے۔
قول فیصل۔ مذکورہ شخص نے جو فارسی ترکیب ساتھ

اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسے صد اختیار،
صد مر جا، شکر صد شکر، صد آخری۔ وغیرہ

ہزار سے سو صد تے کی کا ذکر ہے۔
صد آخری مرے گھر سے ہوئے تھوڑے جملے

صد آ۔ (در التبع) آواز باز گشت جو غنیمت کوئی
یا ہمارے مکر کے نکلنے ہے عربی، بیون، غنیمت

طبع کی زبان۔
یہ گند کی صد جیسی کہ دہی نے

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر صد آواز گشت ہے
صد آ۔ مطلق آواز، فارسی، موت، فصیح، رائج

کیسے اربہ دن ترانی
تھی ایک صد ادھر ادھر

قول فیصل۔ اس کی اور جمع صدائی بھی
رائج و فصیح ہے۔

سر ملی صدائی ہیں اس شوق کی سی
اپنی یہ طبع کہاں ہو رہا ہے

صد آ۔ سائل کے مانگنے کی آواز، فارسی
لفظ، موت، فصیح، رائج۔

جہاں بھون پکارا بس میری دھوکہ نکل آئی
صد ایسا نہیں ہے آپ ملی اپنے سائل کا

صد آگھنا۔ آواز پیدا ہونا۔ اردو صرف
دہی کی زبان۔

آگ سے پانی میں بکتے وقت اٹھتی ہو صد
مہ کوئی دراندیشی سے بچا ہے غالب

صد آگھنا۔ آواز آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
خیر سے جانب لپکا جو جو آتی ہے

دل بھون کے دھوکے کی مار آئی

صد الصبر ہے اور اس کا آواز میں کار کی
سننے والا نہ ہو۔ فارسی فصیح، راجح

محکم نشہ۔ فارسی صاحب نے بہت بڑے فقر کی
بڑا درد صرف کر دیا لیکن ان کی تقریر کا سننے والوں
پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ پوری تقریر صد الصبر
جو کہ رہ گئی۔

صد بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا اور صرف
فصیح، راجح۔

نفاذ جیسے ہو یہ صد بلند
حالم میں تو نے ملک کا دیکھا جیسا نظم ہادی
صد بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا اور صرف
ہونا اور صرف، فصیح، راجح۔

باجل صد اہل و عابد ہو گئی عشق
صد اہلینا۔ آواز منتشر ہونا اور صرف
قیل الاستعمال۔

گوش کریم تک کہی چاہیے یہ سسٹے کا
پیل رہی ہو شہر میں ساکنوں کی عیش (ختم شد)
صد پیدا ہونا۔ آواز بلند ہونا اور صرف
فصیح، راجح۔

تیرے رطل پیا جوشہ شرب و عطا
انگہ ہوئی دہنے کی طرہ سے پیدا عشق
صد جانا۔ آواز جانا اور صرف، فصیح، راجح۔

کشت درد و دالم مدح کو تر دانی ہو
دور تک دل کے سر کرنے کا مدحاتی ہو عشق
صد ادینا۔ آواز کا آواز گانا اور صرف
فصیح، راجح۔

سے ہیں زہر کے فشر کریم کی اتحادوں پر
فقر کی طرح جس پہ بھی ہم نے ملائی
علیم آشفہ نگری

صد ادینا۔ کوئی چیز بچنے کے لئے آواز گانا
اور صرف، فصیح، راجح۔

محکم نشہ۔ کیا کہوں سنو جس وقت یا ران
سر پی گنڈیریاں چستے ہیں سنو دیکھ کر وہ جاتا
ہوں اور گنڈیری دلا جب صد ادینا ہو تو کیجیہ
یکڑ کر رہ جاتا ہوں۔ (رفانہ آزاد)

صد ادینا۔ بے گنے کے لئے آواز دینا پکارنا
اور صرف، فصیح، راجح۔

بارے بعد جو یہ حال ہم سفیروں کا
اس آشیان میں مری اور ہر کا
قول فیصل۔ کسی چیز کا رگڑ گانے یا اد کی
سے آواز پیدا کرنا بھی اس کا ایک معنی ہو۔

درد مندوں کو زار و خوار کی کافی
ایک سوزا ہے دیتے ہیں مراد بیت

صدارت۔ دفع اول و دوم و چارم، صد
نشینی، صد ہونا، بالائینی، ہری، نوشت، فصیح، راجح
حق مسلم جو صدقت ان کی

زیب مجلس حق صدقت ان کی (نیز ان کے)
قول فیصل۔ اور میں زبانوں پر زیادہ تر باک
صدارت۔ شاہی زمانے کے ایک عہدے
کا نام جو دفاتر کے قریب ہوتا تھا، فارسی نوشت
قیل الاستعمال۔

محکم نشہ۔ انھیں صدارت کا منصب دے کر کل
اکابر شاہ سے ادنیٰ بنایا۔ (مبادیہ)
صدارت۔ حبیبی حکومت کا سب سے بڑا
عری نظام نوشت، فصیح، راجح۔

محکم نشہ۔ صد حبیبی ہندو اکبر نے اگر حسین حبیب
کے مرنے کے بعد ہی وہی گویا نے عہدہ صدارت سنبھالا
صدارت عظم۔ عہدہ دفاتر، فارسی

برفت۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ زبانوں پر عام طور سے عورت کی ہری

صد اسکانا۔ آواز بھری ہونا اور صرف
فصیح، راجح۔

جاں کیدی لکھنے لکھی ہوتی سے دم ہل
گردہ صد اسکانی ہو چنگ در باب میں غائب
صد اسکانا۔ آواز گنا ہونا اور اس کا کھا ہونا
اور صرف، قلیل الاستعمال۔

گوش کریم تک کہی چاہیے یہ سسٹے کا
پیل رہی ہو شہر میں ساکنوں کی عیش
صد اس۔ (دہم اول) اور صرف، ہری، زکر
ایکے اصطلاحات۔

واقع نہیں طیب صد اس غار سے
خوار و سبک دے ہیں سے خوار کا بھلا
قول فیصل۔ ہونا اور ہونا کے ساتھ اس
کا صرف ہے۔

غیر درد دل نہ کہہ دالم بس اب
پہلی ہے ساموں کو صد اس
صد اس۔ دفع اول و دوم و چارم، راجح
بازی، سچائی، ہری، نوشت، فصیح، راجح۔

خوب، مدد و صل کا پورا ہونا
دیکھ لی ہم نے صدقت آپ کی
قول فیصل۔ اور میں زبانوں پر زیادہ تر
بالکری۔

صد اس۔ دفع اول و دوم و چارم، راجح
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محکم نشہ۔ سب کی دہانے ہوئی کہ گھوڑوں کا سامان
کوئی اور بیان سے فتح پور سیکری کو چلیں دہان
خانے شخص سے قریبی صدقت کا ملو ہو۔ انھیں کے

کمر یا بھیس۔ دربار اکبری،
قول فیصل۔ مولف نرنگ صفیہ نے تصدیق فرماتے ہیں
گوئی شہادت بھی اس کے معنی لئے ہیں جو کتب میں
راج نہیں ہے۔
تحدائق کیش۔ درختوں جو کج ہونے کا مادی
سچا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صد اکراٹا۔ فقیر کا بیک انگار فقیر کا آواز
نگار۔ اردو حرف و مترک۔
فقیر۔ آتے صد اکراٹے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے
پوختی ہو سب دے ڈالو
ہم فقیرانہ صد اکراٹے ہیں خواجہ مخبر
صد اکراٹا آواز دیا۔ اردو حرف و مترک
شوق کال سے تعجب ہے یہ کیا
جو بدن ہو خاک سب بدشا
اور پھر اس سے آگے نہ بڑھے کجا
برگ برگ اس کا کہ پھر صد
حیدری ہوں حیدری ہوں حیدری
قول فیصل۔ چھاننا کے معنی بھی پڑتے تھے۔
خوار و خجرتے ہیں ہی بول
صد اکراٹا غنی لاطنی میوہ دل قبول
صد اکراٹا۔ آواز نگار۔ اردو حرف و مترک، دلی کی زبان
صل مشق۔ ایک فقیر سے کہتا چھڑا تھا پھر راہ خدا
دے جا۔ جاتیرا بھلا ہو گا، حضور کو پسند آتی انہوں
سے بارہ دہرے اس پر گادے۔ (آب حیات)
صد اکراٹا۔ فقیر کا بیک انگار۔ آواز نگار کے
برگ نگار۔ اردو حرف و مترک، فارسی، راج۔
صل مشق۔ بہت دیر سے فقیر تھا اسے دروازے پر
مداکار کو بٹیا پر تو دیر نہیں تو کمر اسے پڑھو۔

صد انسان و صد فرخ۔ دو لوگوں کے مزاج
مختلف ہوتے ہیں قیاس انسان ہوتے ہیں اسے
ہی مزاج ہیں ہر شخص کا مزاج یکساں نہیں تا
فارسی خل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
کوئی جو خوش مزاج بیان کوئی بد مزاج
مشہور و مشہور کہ صد انسان و صد مزاج
صد اکراٹا۔ آواز نگار۔ اردو حرف و مترک، راج
شع کے شعلے کو گرتے ہیں گل پرکے
بزم میں گل گیسے تھے صد عذیب
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
اردو حرف و مترک، راج۔
نگار آتش غم نے کیا چیم کا حال
جو آتشوں کو بھی آتشوں میں جلیا
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
فارسی فقرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صل مشق۔ اتنے میں میاں چاند دیا آتے۔
آتش ہی بیکار میاں آواز دیا، آواز دیا
بھاری۔ بی بھاری کا۔ صد اکراٹا۔ آواز دیا
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
کے احوال ہیں۔ فارسی خل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
راج شہر کو صد اکراٹے دلی آواز خوش است
دور سے ہم تری باتوں کا مزاجیہ ہیں
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
فیصل، استقلال
اک شکر پر گسیلا
وہ شعلے صد اکراٹے
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
مرعبا، کیا کہنا۔ فارسی ترکیب فصیح، راج۔
نیر سے اندر سے گویا ہونی حرام

صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
قول فیصل۔ طرز ابھی سچا ہے۔
نہ شریعت کا حکم کچھ مانو۔
وہ صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
پروئے اضافے کے ساتھ بھی مانو تھا اگر اب
نہیں ہوتے۔
ہزار ستر سو صد اکراٹے کی ٹھوکر پر
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
دے، کے اندر سے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔
صد اکراٹا۔ آواز دیا۔ آواز دیا، آواز دیا
شرکت خانے رنگ میں خون و خاک کو چلیں
صد برگ۔ دو بھولوں میں بہت سی
بیکاریاں ہوں، فارسی، صفت۔ بیکاریاں ہوں
صد برگ سے ترادل صد برگ کم نہیں
راج کچھ ہوتی ہوں بدشاں عبت
قول فیصل۔ اس کا استعمال گیندے کے
بھول کے لئے زیادہ ہے۔
تو نے جو کل بنایا گیندے کے بھول کو گیندے
بھولا نہیں سہا صد برگ پر ہن میں
شرانے تھا صد برگ استغاثی کیا ہی مگر نرس میں گل
صد برگ کی ترکیب راج ہے۔
صد برگ۔ کھانگی و فارسی و اردو الفاظ
قول فیصل۔ بکھڑا ہے اسے ہزار پانچتے ہیں
اور کئی کے ساتھ ہزار پانچ ہی بول دیتے ہیں
یہ لہجہ بھی زبان ہے۔
کچھ کوئی سپینڈ لیا ہے پھر
کچھ چیت سے ہزار پانچتے گرسے
صد یارہ۔ سو ٹکڑے، جابجا سے بچا ہوا
چاک چاک، ٹکڑے ٹکڑے، فارسی ترکیب صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان .
مگر فرشتوں کے صدیائے حقہ دل چاک
زمین کا نیتی نیتی ہی رہتے نہ انکے آتش
صدر چاک :- میکر دوں جگہ سے پھا پھا کرے
انکے چاک چاک ، فارسی ، صفت تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان .

پوچھ نہ مجھ سے جانے سینوں میں کیا حال
آپ کی چین چین میں چاک ہو گیا تیر
صدر چراغ :- روشنی کا چرخی پاشتی ستار
میں میں چراغ جلائے جاتے ہیں . فارسی ، مذکر
(ذو اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ستن نہیں .
صدر در شود کشتادہ چوبہ شود درے
ایک جگہ سے ایسی ہو اور اندر میں نکل آتی ہیں
ایک در بند ہزار در کھلے اس کا ترجمہ ہے .
فارسی ش .

قول فیصل :- فارسی میں طبقہ کبھی بھی بدل نہتا
ہو . عام طور سے ایک در بند ہزار در کھلے کہتے ہیں
صدر صدر :- ایک قسم کا نقش جو خاص طریقے
سے کرا جاتا ہے . فارسی ، مذکر (ذو اللغات)

قول فیصل :- یہ طالب کی اصطلاح ہے .
صدر :- (بالفتح) سینہ ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان .

پہنا سوئے سحر جو تیر کا مذر تھا
نے خود تھانہ فرق نہ جوش نہ مذر تھا

صدر :- ممتاز مقام ، وہ جگہ جو امتیازی
حیثیت رکھتی ہو . وہ اعلیٰ مقام جہاں کسی جبریت
شخص کو بٹھائی . عربی لفظ فصیح ، مذکر
بجرت کی قیاسیونہ حق جو عطا قدرت نے

وہی پنڈے تم کو صدر مجلس میں بٹھا دیں گے ترے کونہ
صدر :- (بہ پیش) برغل ، بزرگ ، ذی قدر عربی
لفظ ، فصیح ، رائج .

محل صبر :- میں آپ حضرت کا تہہ دل سے
شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس جگہ کا مہربان
قول فیصل :- مختلف ترکیبوں کے ساتھ بولتے ہیں
جیسے صدر محفل ، صدر جلسہ ، صدر انجمن ، صدر
مشاعرہ وغیرہ .

صدر محفل اسے کیا تجویز
بات کی بھی جیسے نہیں ہو تیز
صدر :- (بہ) دارالافتاء ، سید کا اور (ذو اللغات)
قول فیصل :- اس کو زیادہ تر صدر مقام کہتے ہیں
صدر :- (بہ) دارالافتاء ، اول ، کلاں .

دفرنگ آصفیا

قول فیصل :- ان سبوں میں تنہا نہیں بولتے
ترکیب کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے صدر
بازار ، صدر دروازہ ، صدر دکان وغیرہ .
صدر :- شو کے معرے اقل کا پہلا جزد یا
پہلا کن عربی ، مذکر ، اصطلاح علم مرصن .

زیب کند سر سویت خود لپٹ کا
سینہ صدر معرے قد بلند کا

صدر :- فوج کے رہنے کا مقام کہیں چھاؤنی
شکر گاہ ، اور مذکر ، فصیح ، رائج .

صدر :- جیسے مقلد صدر ، مندرجہ ذیل
(ذو اللغات)

قول فیصل :- اب اپنی لکھنؤ اس جگہ خیر العود
یا مندرجہ بالا بولتے ہیں .

صدر :- کسی جمہوری ملک کا سربراہ اعظم
پریسیڈنٹ ، عربی لفظ ، رائج .

محل صبر :- آج کل امریکا کے صدر رچرڈ
نکسن ہیں اور صدر جمال عبدالناصر ہیں
صدر :- عظمیٰ قسم . وزیر اعظم ، دیوان اعلیٰ
فارسی ، مذکر . (ذو اللغات)

قول فیصل :- باجموم رائج نہیں یہاں دکن
کی خاص اصطلاح ہے .

صدر اعلیٰ :- بیشتر مسیح کو کہتے تھے عربی
الفاظ ، فارسی ترکیب ، ضرور .

سربراہانے گردوں جب تک سلطان خادموں
فرستید اعظم صدر اعلیٰ سید اکبر جو
صدر :- (بہ) دارالافتاء ، سب سے بڑا فقیہ ،
عربی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان .

محل صبر :- طاعون جوہ اپنی فرماں گریہ
تو کہیں کہ زیادہ کیا تھا جو کہیں میں صدر
اور مفتی اسلام کل ، مازک محمد صہ کا خود مانگ کہ
جام سے وہاں خان خانان بادشاہ کا عام
کے کو نہی جائے تو کیا کرے . وہ بار اکبر کا
صدر :- (بہ) دارالافتاء ، دیوان ، خالصہ
عربی ترکیب .

محل صبر :- خواتین رام پور میں سے ذاب
صدر :- ایک امیر دلی میں رہتے تھے پیر میرٹھ
میں صدر الصدق ہو گئے تھے حقہ حیات
قول فیصل :- اب نہیں بولتے .

صدر :- (بہ) دارالافتاء ، اور غمی کے انجام
دینے والے افسر کا لقب . عربی ، تلیل لا مستطال

محل صبر :- لائبریری پنجاب میں صدر الصدق
صدر :- الممالک :- وزیر عربی . مذکر ،
(ذو اللغات)

قول فیصل :- باجموم رائج نہیں .

منصب، میرعلی، چیرمین، نادری، اندک، فصیح، راج
 وہی کہ صدر نشین بزم خاکساراں میں
 صف لغال میں جس کا کہی مکان ہوتا
 قول فیصل: ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 ہر حق تم حضور میں صدر نشین۔
 ہر حق تم نامور جوان حسین نعم علیہا
 صدر رہا: عربی زبان میں حقیقت کی ایک شہرہ
 کتاب کا نام: عربی، مذکر، تیلیم، لفظ طبعی کا زبان
 قول فیصل: اس کتاب کے مصنف کا نام تھا
 صدر، الدین شیرازی جو اس کا موضوع فلسفہ قدیم
 ہے۔ عام طور سے عربی حدیثوں میں پڑھائی جاتی
 صدر رہا پڑھ کر احمق ہی رہے۔ عقل پڑھ
 رہی نقل نہیں آتی۔ مثل (ذوالفوائد)
 قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 صدر رہا جاکہ نشین صدر راست: صدر جان
 کہیں بیٹھ جانے صدر رہا رہے گا۔ یعنی اپنی ہی
 مرتبہ آدمی عقل میں جس تمام پر بیٹھ جانے اس
 کی عزت میں فرق نہیں آتا۔ فارسی مثل تسلیم
 یافتہ طبع کی زبان۔
 مثل صدر: بندہ نواز تشریف رکھیے۔ آپ تو
 کانٹوں میں لیٹتے ہیں خیر۔ صدر رہا جاکہ نشین
 صدر راست۔ (فائدہ آزاد)
 صدر رہی: ایک قسم کی مرزئی جو مسیہ کے
 لوگ برشاک کے ادب اکثر مینا کرتے ہیں اس کے
 آگے گھنٹیاں اور کچھ کام بھی بنا جاتا ہے
 کمری، جاکٹ، داسکٹ، سبز بندہ، مسیہ
 ہونٹ۔
 قول فیصل: گھڑی بے آستینوں کے دونوں
 خٹکے کو صدری کہتے ہیں۔

صدر شکر: خدا کا شکر، غیرت گزری، اچھا
 ہوا، عربی الفاظ، فصیح، راج
 صدر شکر سے نام محمد بن علی گیا
 بات اپنی بارگاہ الہی میں رہ گئی شرف
 صدر سال: سو سال۔ سو برس،
 سو سال کے بعد، وہ یادگار جو سو سال کے بعد
 بنائی جائے، نادری، صفت، فصیح، راج
 محل صدر: مرزا غالب کی صد سالہ برکت
 ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ غیر ملک میں بھی بڑی
 دھوم دھام سے منائی گئی۔
 صدر سال: سو سال کا۔ سو برس کا، نادری
 صفت، فصیح، راج
 بے حیائے ادوات آپ جنس دیں اگر کب
 اس تو مردہ صد سال میں پیدا ہو گویا عجز
 صدر سال: سو سال کی عمر کا۔ فارسی صفت
 فصیح، راج
 محل صدر: زاہد صد سال بھی دیکھے تو تمھارا دم
 بھرنے لگے۔
 صدر سال: وہ کام جو سو سال سے چلتا آیا ہو
 فارسی صفت، فصیح، راج
 صد سالہ: وہ چرخ تھا ساغر کا الہی، عجز
 نکلے جو سکھ سے تو دنیا بدل گئی، دایرہ
 صدق بلو، لغتیں، سبب جس کے اندر سے
 برقی نکلا، عربی، برکت، فصیح، راج
 مرغابیاں تیار کو قیاس زرنے ہو
 دوڑی مدد تھیلی پہ گرہنے ہو
 قول فیصل: دہلی میں مذکر اور مؤنث دونوں
 صورتوں سے منقول ہو۔
 ہر اس کے سامنے کشتی کھنکھاتا

بہر تاحدق ہو کھوئے خوب سوال کے ذوق
 انھیں ذوق نے ہونٹ بھی استعمال کیا ہو۔
 دوتا بندہ آنکھ میں اپنی جو رکھتی ہو
 اب رکھے جو روشنی مثل دل و دل صفا
 دہلی کے ایک بہت قدیم شاعر کی مثال ہے
 جو مذکر کی جو اس سے معلوم ہوتا ہے دہلی میں
 مذکر کے ساتھ زیادہ استعمال ہوتا تھا۔
 عجب بیٹے کے پتوں کو شرف تھا
 ہر اک رگ اس کا موتی کا صدف تھا دھنکے
 آنکھ سے بھانکنا ہو۔
 حاتم تراشک دامن مرا بھر دیتی ہو
 کیسے کیسے یہ موت کھو کھو رہی ہو
 دل کو بھی مدد سے تشبیہ رہی ہو۔
 میرے سینے کو نہ کیوں ہر صبح صادق پر خورشید
 دل و میرا کو ہر صبح خدہ کی صدف کھنکھاتا
 صدف: ایک قسم کے چھوٹے پیٹے کا نام جس
 میں شراب پیتے ہیں، مذکر، (ذوالفوائد)
 قول فیصل: بالعموم راج نہیں۔
 صدف: شلک کی صدف کے تین تارے
 قطب کے پاس ہیں جنہیں صدف قطب کہتے ہیں
 عربی، لفظ، مذکر، (ذوالفوائد)
 قول فیصل: ان صدف میں یہ لفظ عام نہیں ہو۔
 صدف صادق: سچی سبب، عربی الفاظ
 فارسی ترکیب، تسلیم یافتہ طبع کی زبان۔
 قول فیصل: عام لہجہ چالی میں نہیں ہو صرف
 اہل انجمن میں قرار کرتے ہیں۔
 صدق: دیکھو، سچا، سچا، سچا، سچا
 مذکر، فصیح، راج
 وہ طرح سے ہر چارہ

تجربہ صدق پر اس کے جو وسیلہ ہوتا ہے
صدق اس کے جو تصدیق شدہ، عربی لفظ کا
عربی لفظ کی زبان۔

کس کا صدقہ کہ سرتاب ترے نام سے ہو
جو تو امر جو اسحق جو سچے تو صدق
صدق دل سے اس کے دل سے، حبیبِ عالم
صاف دلی کے ساتھ، غلوں نیت سے، اردو لفظ
نصیح، راج۔

ہوئی تو سنی پر مٹی کا صدق دل سے ہو غلام
خواہ ایرانی کہ تم خواہ تورانی بے گنج
(مرزا مظہر جانن)

صدق متقال :- سچ بولنا، سچائی، عربی لفظ
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدق نیت :- غلوں نیت، عربی لفظ
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدق نیت سے فقیر اس نے کھائے کیا کیا
صدق و صفاء :- سہاں اور پاک، مٹی، عربی لفظ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نامہ کہ اگر صدق و صفاء بھی ہو تو کیا ہو
بے درد اگر دل بھرا بھی ہو تو کیا ہو
صدق و کذب :- جھوٹ سچ، عربی لفظ
فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غنی بیک زینتِ سر رکھا
کھنکھاسی حال صدق و کذب

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر چھوڑ دیا
صدقہ اسے بھینٹیں، خدا کی راہ میں دیا جائے
ذکر خیرات، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

صدقہ کون ہو گا کسی، کہاں کا تو ہے

نامہ باری مجھ کو خفقاں کا قونیہ رشک
قول فیصل :- عام بول چال میں سکون دم
(صدقہ) جو جو اردو اور انگریز استعمال ہو۔

اس طرف بھی نگاہِ لطیف کبھی
صدقہ اسے لڑکوں جو جانی کا
فارسی میں صدقہ (بھینٹیں، ہی راج ہو۔)

من نام کہ کافی نہ گم از ترا
صدقہ کی شوم دگر دست کا گرم، یرغباتِ آسمانی

اس گرفتار پرند کو بھی صدقہ کہتے ہیں جو صدقہ میں چھوڑ
جاتے ہیں، سر سے اتار دیا کھانا بھی صدقہ ہے بعض
چیزیں شلاکتا کو کا تپا یا امد کوئی چیز جو کسی
پر رکھ دیتے ہیں یہ بھی صدقہ ہو۔

صدقہ :- (سکون دان) سبیل، ہدایت، امداد
اردو، نصیح، راج۔

یہ جو جس رہنما کے فرش پاؤں کا حشر
کہ آیا چرخِ افس کا نگاہِ صبح سے باہر
قول فیصل :- اس کا کل پر صدقے میں بھی ہوتے ہیں

من یقرآن مشافوں کے دل
اس کے صدقے ہیں تا اول ذوق شوق

صدقہ اتارنا :- تصدیق اتارنا، اردو عربی
نصیح، راج۔

سن کے میرے نالہ شہیر کو، پیا قرآن
سب نے اس محبوب پر صدقے اتار دیا

قول فیصل :- مختلف طریقوں سے صدقہ اتارنا
جو کبھی بھینٹا، کو اور غیرہ طریقے سے یا سیر
پاؤں تک اتار کے چھوڑ دیتے ہیں کبھی مال کو
تباہ کیا تو پیسے وغیرہ ملے تو پھر اس کے صدقہ اتار
ہیں۔ عام طور سے صدقہ اتار کے چھوڑ دیتے
ہیں۔

روح کو قدر ہوئی راجہ خان سے خود
جس کو چوراسہ میں رکھتے ہیں وہ صدقہ بھی

صدقہ اتارنا :- تصدیق اتارنا، اردو لفظ نصیح، راج
اب جانے بچوں کو ہلاؤ لوگو
اترنا ہے صدقہ سرک جاؤ لوگو

صدقہ چار پیر :- ایسی خیرات جس سے ہمیشہ
لوگوں کو فیض پہنچے، جیسے مسجد، گناں، انہر، تالاب
وردہ وغیرہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- عام بول چال میں نہیں دیا
طبقت کبھی بھی بولی دیتا ہو۔

صدقہ دادن رد بلا :- خیرات کہنے سے بلا
دور ہوتی ہو۔ فارسی، مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صدقہ دیا رد بلا :- رد و رد دادن رد بلا کا ترجمہ
خیرات دینے سے بلا دور ہوتی ہو۔ اردو لفظ، راج۔

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا :- رد بلا ہو گیا

قول فیصل :- صاحبِ کادرات شہیدِ شان نے کہا کہ
"صدقہ دے دو تو بلا، صاحبِ فرہنگ اتر گئے ہیں
کہ عام بول چال میں، صدقہ دیا رد بلا ہو تو دور
بائشہ یہ داغافتی اور حقیقت یہی سچ بھی ہو۔

صدقہ دینا :- خیرات کرنا، کوئی چیز سر سے
اتارنا، قربان کرنا، اردو، عربی، نصیح، راج۔

رد بلا ہوئی صدقہ کیوں نہ دیں حضور
خیرات تپا کرنے کے ہم کو گاڑے

بھوک کو صدقے کر اگر ہے چمڑہ خیرات
یہ ادھر صدقہ دیا تو نے ادھر اچھا ہوا

صدقہ سلا :- خیر، خیرات جو سلاحتی کی شکل
گزار ہی میں دی جائے۔

صدقہ تلے ترے اوپر سے اتارنا تھا

ماں مدت کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اور صرف
نصیح، راجح۔

تیرے مدت کا گھٹے ہیں مگر جو عالم
چار پر کو یہ آزاد منہ دیتے ہیں
قول فیصل، صاحب فرنگ اثر لکھتے ہیں۔ یہ کوئی
ی وہ نہیں۔ پر چوراسے پر مدت کی چیزیں رکھی
جاسکتی ہیں۔ کسی چوراسے کی تحقیق نہیں۔ تلاش
کے شر میں محض مضمون آفرینی جو مولف کو اس سے
اتفاق ہے۔

صدرتے کا کوا۔ (مخارج) حاجت بہ مدت حد
سیاہ نام آئی اور مدت مدت کی زبان۔

نور بندہ رے مدت کے موت کو سے
چاہے منہ کا کرے مٹی سے منہ اپنا

قول فیصل۔ چونکہ زیادہ تر پارسی کو احمد ۵۷۱
جاتا ہے اور وہ بہت زیادہ سیاہ نام ہوتا ہے

اس لئے یہ طبع انسان کو کہنے لگے۔
صدرتے کرنا۔ (مخارج) کہہ کرنا، احمد

صرف طبع راجح۔
کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا

خدا کی مدت کی انسان پر سے
قول فیصل۔ اس کی نگین صورت مدت کے کرنا

ہی ہے۔
ہمسری قہر سے کرے گراساں

مدت کر ڈالیں تیرے سر سے ہم
صدرتے کرول۔ جو لے میں ڈالوں، آگ میں

ڈالوں صورت کی زبان، مٹی کا صرف،
لواہ و حلال دیگر اربھا جٹ سے

دور مدت کر ڈال تیری باتوں کو
فرنگ آمیز۔

صدرتے کیا، تصدیق کرنے کے قابل اور
صرف مٹی کی زبان۔

ابھی تو اس کو تیرا درد مت ہوئی تھا
یوں مدت کی قہر سے زیادہ جو کیر پارا

قول فیصل۔ تنفر اور عقیدت بہ نصیب اور گفت
کی جگہ بھی کہتے ہیں۔ تانیٹ کے لئے مدت کی کتے

ہیں۔
صدرتے کیا تھا۔ تیر پر سے تصدیق کیا تھا

کیا غریب کرتے، کیا بھیتا، اردو قہر راجح۔
قول فیصل۔ جب کوئی کسی چیز پر دہانہ کرتا

یا گستاہ تو اس کے جواب میں محبت کے لہجے
میں کہتے ہیں کہ نہیں اگر مٹی تو ہم پر مدت کی مٹی

بھاتا ہے بھاتا ہے۔
صدرتے کی نسل۔ دو جبل جو پھرنے کے بعد

مدت کر کے چھوڑ دی، باقی ہے اور مدت
تو مدت کے بڑے چھوڑ کے آئے ہیں جو کٹن میں

لیاتے ہیں انہیں پھولوں کے پتے آئیاں ہو کر شرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ دہشتان میں بیل کا جودہ
نہیں مدت اتاری جاتی ہے اس کا استعمال

صرف شریف تک محدود۔
صدرتے کے حیران آتا رہا۔ مدتیں

میں پر نظر ہونے کے بعد مدت کے حیران آتا رہی
اور مدت رک۔

بچے رتے میں یاد سے تیر
ایسے دل اب مدت کے آتا چرنا

صدرتے کی گرا یا امید گرا یا جو بنا سوار کے
چچ چوراسے پر رکھی جاتی ہے۔ اردو صرف راجح

قول فیصل۔ یہاں یا مدت، یہ طبع اور جودہ
مدت کے

عورت کو بھی کہہ دیتے ہیں۔
صدرتے کے ماش۔ جب کوئی عزیز کوئی گہانی

مدت سے نکلتا یا سفر سے سحر الخیر نہیں نکلتا
تو مدت مدت کے ماش اور تیل جیتی ہیں

وہ عزیز چہرہ دانتے ماش کے تیل میں ڈال دیتا
ہو اور ماش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔

مگنو نہیں جو ختام کو مدت کے تیرے ماش
چوراسے کے چوراسے حکم میں آئے مسخ

(نور اللغات)
قول فیصل۔ مولف فرنگ اثر نے مدت

نور اللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے
لکھا ہو کہ ایک نازک فرقہ جو مدت کے ماش

نہیں آتے بلکہ ماش تصدیق کے لئے آتے ہیں جب
تیل میں ماش کے چہرہ دانتے ڈال دیے جاتے ہیں

تب وہ مدت کے ماش ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی
کہے کہ آپ کے عزیز نے مدت کے ماش بھیجے ہیں

تو خوشنودی کے بہتے جھگڑا کر ہو کہ وہ صاحب
ہیں مدت کے ماش بطور خیرات بھیجے ہیں

انہیں سے بچنے کو لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ ملاں عزیز
کے یہاں سے تیل ماش آئے ہیں نہ کہ مدت کے

ماش آئے ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں کہ ملاں عزیز نے
میں سے تصدیق کے لئے ماش آئے ہیں۔

فرنگ اثر میر سے نزدیک مولف فرنگ اثر
کا مندرجہ بالا اعتراض بالکل درست ہے

دہشتان لکھنؤ کے ایک مشہور نثر نگار نپٹ
رقن ناتھ سرشار کی مندرجہ ذیل عبارت

سے مولف فرنگ اثر کے اعتراض کو احمد
زیادہ تقویت پہنچتی ہو۔ سرشار زمانہ آزاد

میں لکھتے ہیں کہ کسی کے یہاں سے ماش تیل
مدت کے

صدقہ گئی۔ اسے کسی نے پیسے میں دے دیے۔
صدقہ گئی۔ قربان باذن قربان ہو گئی اٹھارہ
ہو گئی۔ اور صرف صدقہ گئی زبان۔
کیا اس جاکے بن سے ہتھیہ سفر کا ہو
صدقہ گئی تباہ ارادہ کر کر کا ہو
صدقہ گئی۔ بدولت بغیل میں اور وہ صدقہ گئی
نکرو بندہ میں اب تک شہر
عزل ہم نے بے عزت و توقیر کے
صدقہ میں اترنا۔ سرگردان کیا جانا کسی جانی
کے واسطے قیدی یا لڑکھانہ کا ہونا۔ اور صرف
دی کی زبان۔
نوشہ زانی نے رکھا ہم کو اسیر مباد
ہم سے اچھے رہو صدقہ میں اتنے سے
قول فیصل۔ اب کھڑے بغیر میں کے اٹھنے کے لئے
ہیں میں صدقہ میں اترنا
صدقہ میں چھڑا (چھوڑنا)۔ نہ جاکے دیکھ
رائی پانا کسی کے بغیر میں رہائی پانا اور صرف
نصیح راج۔
انہ کرے تو بھی ہو بیاد بخت
صدقہ میں چھٹیں تیرے گناہ بخت
قول فیصل۔ چھٹا کی جگہ رہ رہنا ہو
مازور جو تیرے صدقہ میں رہ رہنا ہو
اسے نہ من صدقہ میں چھٹے ہی ہا چھٹا ہو
صدقہ میں چھوڑنا۔ کسی کے بغیر میں چھوڑنا
دو جاکے واسطے یا بلا سے نجات ہونے پر ہندوں
کو دیکھ کر نا قیدیوں کو چھوڑنا اور صرف
نصیح راج۔
صدقہ میں تم نے چھوڑنا یہی بہت اسیر
میں ہیں رہ رہا کہ گرفتاری رہ رہا

صدقہ ہونا۔ ہاروان ہونا کسی کا کسی کے گرد
پہرنا۔ اور صرف نصیح راج۔
یاد آیا جن میں جب تیار
صدقہ ہونے کے لئے ضرورت کے
قول فیصل۔ خدا ہونا بھی اس کا ایک مفہوم ہو
صدقہ ہونے میں میں پہن پہنوں کا کیا ہو
ایسے ہی لفظ کرتے ہیں شکل کشا یاں
صدقہ گلاس را ایک کلون بن است و سر
کروں کے ایک ڈھیل کا کافی ہر ہندوں کی کثرت
سے نہ ڈرنا چاہیے ایک ذرا کی سختی میں سب بھر بہتر
ہو جائے میں بخاری حق تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صدقہ ہونے کے معنی میں ہر ہندو تقسیم یافتہ طبقے کی زبان
خکوہ صدقہ ہونے کا نہ کرنا ہی کاں
آتے ہیں سختی شہر دار پہ اکثر پختہ
صدقہ ہونا۔ تقسیم و تفریق کی کیا کیا ہادی کریم
تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ مر جا اور مر جا صدقہ ہونا بھی کہتے
ہیں جیسے تم نے ایک سال میں دو استکان دیے اور
میں کامیاب ہوئے مر جا
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں مر جا کہیں مر جا
بہنا تک اس کا کہہ کر کہہ کر حضرت اشکے
کہ جو صدقہ تقسیم سے بھی ہو کہہ رہا
قول فیصل۔ مر جا میں اس کے معنی ہیں آسیب پہنا
ایک چیز کو دوسری چیز پر ایک مرتبہ کوٹنا۔
صدقہ ہونا۔ چوتھ، عرب، عرب، دیکھ کر تھیں استمال
صدقہ ہونے میں ہر ہندوں پر یکے دون
تم ہندوں میں رہنے پر ہندوں پر یکے دون
صدقہ ہونا۔ عادت، عادت، عادت
نقد۔ اس کی یاں ہر ہندوں پر یکے دون
دیکھ کر تھیں

قول فیصل۔ اب کھڑے اس میں میں رہ رہ رہیں۔
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں چوتھ۔ صدقہ ہونا۔
نقد۔ نصیح راج۔
کیا کہوں دیکھ کر تھیں کیا ہوتا ہے
صدقہ یاں برا ہوتا ہے
قول فیصل۔ حشر کی چوٹ کے لئے بھی کہتے ہیں۔
صدقہ یاں اس کا یاں ہونا میں پورا چوٹ چال
حشر کا صدقہ ہونا ہونا سے یاں ہونا
صدقہ ہونا۔ حشر و خروش، شدت، حشر و خروش
نقد۔ دیکھ کر تھیں زبان۔
حشر۔ یہ ہوا کی طرح گئے اور اس صدقہ
سے حشر کا خاک کی طرح اڑا دیا۔ (صدقہ ہونا)
صدقہ ہونا۔ حشر و خروش، عادت، عادت، عادت
نصیح راج۔
بانو کو تھیں صدقہ کے چھ شاہ تاجدار
وہ پاس اور وہ دیکھ کر تھیں صدقہ
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں صدقہ ہونا
ایک صدقہ ہونے کے صدقہ ہونا کاظم ہونا اور صرف
نصیح راج۔
حشر۔ ان کا صدقہ ہونا یاں
دل گہرا ہونا۔ اب حشر کا ہونا ہو۔ دیکھ کر تھیں
قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہونا چھٹا ہونا
اٹھنا، حشر ہونا
ایر زلف جو مرتے ہیں تو کہتے ہیں
ذرا بھی صدقہ ہونا گراں اٹھانے کے
صاحب فرنگ آصفی نے نقدان اٹھنا، ہندو اٹھنا
دیکھ کر تھیں اس کے معنی ہیں
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں صدقہ ہونا
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں صدقہ ہونا
صدقہ ہونا۔ دیکھ کر تھیں صدقہ ہونا

قول فیصل تکلیف اور دیکھ کے سنی میں بھی پڑے ہیں جو فیصل الاستمال ہو۔

وہی رہے ہیں بہت زیر کوہ رنگ فراق ہیں محمد میں نہ کچھ مسدود فشاں ہوا

صدر و رشہ (دہن اول و عاود معرفت) صادر ہوتا واقع ہوتا، چنانہ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل قنن۔ صدر و الامامہ سے دل خوش ہوا بہت مرصع ہوئی خوشی سے دل باغ بارخ ہو گیا۔

صدر و رائے جاری ہوا، ناقد ہونا، فارسی تعلیم یافتہ کی زبان۔

کل ہی اس نظم کا حواسہ صدر و رد کو اس کو کہتا پڑے نہ خود (مکمل، مسدود)

قول فیصل۔ صاحب ملک، عربی جدید نے ایک جہتی ہجاء یا رسالے کا جاری ہونا بھی لکھا ہے جو اردو میں

رایج نہیں۔ صدر و رایج۔ بیٹے چھانیاں صدر کی صحیح عربی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

صدر کی سال ایک سو بیس سال اکثر دہائی کے واسطے متعل ہے۔ یعنی عمر ثریا سو فارسی فصیح رایج۔

ع صدر کا سال درخشن میں یا شاہ امیر (تعلیق صدر کا ایک سو دوں، بہت، فارسی، صفت فصیح رایج)

محل قنن۔ واجد ملی شاہ نے صدر چیریں کو ناموں کے خلوت دیے، جیسے خراب کو آب حوام، رضائی کو

شب فراہ، جوتی کو آرام یابی، جھک کو لب مشرق، (تعلیم ہر دو ہزار ہزار اودھ)

صدر ہزار۔ اکثر لکھنؤ کے لکھنے کے تصور ہزار سے فصیح رایج۔

کھنڈش نے بار بار آئندہ میں

ہزار و آفریں صدر ہزار آفریں (مختصر کا کوئی) صدر کی پڑے سو برس کا دانا، سو سال کا عمر صدر،

فارسی نون فصیح، رایج۔ گری بہت مدای قوم کی رفتار ہے

فیصل کا لکے نے پوری صفا دریا کا صدر کی پڑے سیکڑا، ایک سو، فارسی نون فصیح رایج

محل قنن۔ جو میں کہ رہا ہوں وہ صوفی صدر کی صحیح پایا ہے آپنا نہیں یہ نہ میں۔

صدر لکے۔ لکے اول و یا لکے معرفت، مدد بہت ہے مدد صفت عربی، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں پڑے صدر میں، صدیق باخا اور صدر لکے مکرم و بزرگ کی ترکیب کے ساتھ قنن کو

سبا کو ہونا، ابراہیم مرزا کے وقت کو اکثر و بیشتر لکھتے تھے، صدر لکے کم رنگ کی کے بازار میں غنیمت

مکانہ کی سبھی شجہ کی مٹی، لیکن اب ایک ہی تھا کی جتنوں میں جتا ہو گیا ہوں۔ (فارسی غلط)

بہن مع کری نہیں پڑے، مفرد معنی میں مکی کے ساتھ پڑے، محاطہ پڑے

صدر لکے، اشوگر اول، مدد قنن و یا مدد قنن، سبب بہت ہے، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب، نور اللغات نے لکھا ہے کہ صادق اور صدر لکے میں یہ فرق ہو کے صادق کا صدق

امر واقع کا تاج ہوتا ہے، یعنی صادق وہ ہے جو کسی دے کو جس طرح دیکھ یاں کرے اور صدر لکے وہ ہے

کہ جو کہ دیکھا ہو جائے۔ اس کا تائید صدر لکے ہے۔

صدر لکے، ششی عید کے مطابق حضرت میر تقی میری ابن ابی طالب علیہ السلام کا لقب عربی۔

قول فیصل۔ اول سنت کے عقیدہ کے مطابق صدر لکے خلیفہ اول حضرت ابو بکر کا لقب تھا ان کی اولاد کو صدر لکے کہتے ہیں۔

صدر لکے۔ بزرگ کو شہ رسول غائب فاطمہ و زہرا سوانہ اکثر علیہا لقب مبارک عربی، صفت فصیح رایج۔

صدر لکے، عربی صفت، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

محل قنن۔ صدر و الامامہ سے دل خوش ہوا بہت مرصع ہوئی خوشی سے دل باغ بارخ ہو گیا۔

صدر لکے۔ لکے اول و یا لکے معرفت، مدد بہت ہے مدد صفت عربی، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ آپ کی کو شہ حضرت صدر لکے فاطمہ و زہرا سوانہ اکثر علیہا لقب مبارک عربی، صفت فصیح رایج۔

صدر لکے، عربی صفت، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

محل قنن۔ صدر و الامامہ سے دل خوش ہوا بہت مرصع ہوئی خوشی سے دل باغ بارخ ہو گیا۔

صدر لکے، لکے اول و یا لکے معرفت، مدد بہت ہے مدد صفت عربی، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ آپ کی کو شہ حضرت صدر لکے فاطمہ و زہرا سوانہ اکثر علیہا لقب مبارک عربی، صفت فصیح رایج۔

صدر لکے، عربی صفت، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

محل قنن۔ صدر و الامامہ سے دل خوش ہوا بہت مرصع ہوئی خوشی سے دل باغ بارخ ہو گیا۔

صدر لکے، لکے اول و یا لکے معرفت، مدد بہت ہے مدد صفت عربی، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ آپ کی کو شہ حضرت صدر لکے فاطمہ و زہرا سوانہ اکثر علیہا لقب مبارک عربی، صفت فصیح رایج۔

صدر لکے، عربی صفت، مذکر، تکلم یافتہ طبقے کی زبان

آپ شادی میں مزہ تشریف دینے آپ کا کوئی
پیر مرتب ہوگا۔

صراحت ۱۔ بالقرین کلمہ کہ صاف طور پر
واضح طور سے عربی لغت یافتہ طبقہ کی زبان۔
محکم لفظ۔ ہم اس کا یہ کہ جہاں صراحت آیت
یا حدیث پر خوش ... یہ وہاں ذہن سلیم کی ہایت
سے مستطاب کر کے فہم دے۔ وہ وہاں بکری
صراحت ہو نا۔ تصریح ہوتا۔ وضاحت ہونا،
اردو صرف فصیح، راج۔

بنی عراق میں دو گروہوں کے ایک آئے تھے
اسی اہل کی آج اب صراحت ہندوستان
فہم راجی :- شراب رکھنے کا ایک عنصر وضع کا
نیا ہر اثرات۔ فارسی، ہونٹ، فصیح، راج۔

کہاں سے لادوں میر جنت ایوب اسے ملتی
خبر آئے عراق آئے گی، جب ہمارے گا
قول فیصل۔ اس قسم کے بنے ہوئے کھڑے میں پی
ہی دیکھتے ہیں۔ دیکھیں وہ دنیا دل خان جاننے اپنی
عراقی اور تھالی کھڑا گوا کر باقی دیا۔ وہاں اب
عربوں میں عراق شراعت کو کہتے ہیں۔ سی اس میں
نسبت کی ہے صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عربی
میں صراحت ان معنوں میں آیا ہے۔

صراحتی لفظ صراحتی کی اصل کا کہلے کا گروہ اور گروہ
دینے کی دونوں معنوں میں پہنچے غرض کہ اس
دیتے ہیں۔
قول فیصل اب اس کا رونا ہوا اور کوئی
ہوتا ہے۔

صراحتی لفظ لانا، غرض
گردن ہے تری شان ناگی
تو میری بھی ہے عراقی گردن
(ذوالنات)

قول فیصل۔ عربی کی زبان ہوا ہلی کہہ نہیں دے
صراحتی دار گردن۔ یہ کنایت، لہی اور خوشنا
گردن، اردو، ہونٹ، فصیح، راج۔

صراحتی دار ہی گردن نہیں فقط ان کی
دو چشم ست کی گردن ہی ہوا کہ طرح
قول فیصل۔ انہیں معنی میں صراحتی دار گاہی ہو
جوسیتہ ہم راج ہو۔

جو دیکھا بزم میں اس کا صراحتی دار
بلائیے کہ دست سبب بلند ہوا خواہ
صراحتی دار گھنگرو۔ ایک قسم کے صراحتی نا گھنگرو
جو بہتر ازب میں گاتے ہیں۔ (ذوالنات)
قول فیصل۔ عام طور سے اس کا مداح نہیں
ہے نہ زبانوں پہ ہے۔

صراحتی دار موتی۔ صراحتی کی صورت کا موتی
کسی قدر لمبا موتی۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال
محکم لفظ۔ غائب ملک جہاں مذہب ثانی محمد علی شاہ
کے پاس ایک ازب بنایا جو صراحتی دار موتی کی طرح
... اس کو خاص کھنڈ کے کارگر نے نہایت غمازی
سے بنایا تھا۔ (قدیم ہندو ہندوستان ۱۱۱۱)

قول فیصل۔ موتی کی جگہ گوہر بھی ہے۔
آگے سے دیکھا شاکر سے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحتی دار گوہر ہو گیا آتش
صراحتی گردن۔ لہی اور خوش نا گردن
مشتوکانہ گردن۔ اردو، عربی کی زبان۔

گردن ہے تیری بیا من ناگن
تو میری بھی ہے صراحتی گردن
صراط ۱۔ وہاں بکری، راہ راست، راستہ
راہ و عربی، ہونٹ، لغت یافتہ طبقہ کی زبان
صراط ۱۔ اپنی اسلام کے مقصد کے مطابق

ایک ہی کا نام جو دوزخ پر قائم ہوگا اور دہلی سے
زیادہ ہر ایک تلمذ کی دعا سے زیادہ تیز اور آگ
سے زیادہ گرم ہوگا۔ فارسی، ہونٹ، فصیح، راج۔

رکنا کچھ کچھ کے قدم چاہیے بیاں
وینا نہیں صراط ہے یوم اور ودی
قول فیصل۔ اب زیادہ تر صراط کہتے ہیں۔

صراط المستقیم۔ (لغوی معنی) یہ صراط
راہ راست، عربی ترکیب ہفت ہونٹ، لغت یافتہ طبقہ کی زبان
نقش عبد اکبر غازی ہو، جس قدر
کہوں نہ سمجھیں اہل دل اس کو صراط ایم
قول فیصل۔ متاعن قول کے وزن پر ناگن
کے ساتھ صراط مستقیم نسبت زیادہ راج ہے اس
یہ فصیح بھی ہے۔

صراط عشق۔ محبت کی وہ گزرو۔ عربی الفاظ
فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

صراط عشق پر ازب کہ ثابت قدم میرا
وہ شیر قادی ہے بھی خون جاتا ہے میرا
صرافت۔ (لغوی معنی) اول و ثلثہ دم) سودا چاندی
پہ لکھنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

گہر کو جو صراف صرافت زکوہ دیکھتے ہیں
(ذکر) بشر کو دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہیں

دراغ سودا کو نے پھر تاہوں بازاؤں میں
رکھے اس کے کو ایسا کوئی صراف نہیں
صرافت ۱۔ وہ ہا جن یا ساہوکار جو نقدی
یا زید یا پیسوں کا لین دین کرے۔ اردو۔

(ذوالنات)
قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل کھنڈ نہیں دیتے
بلکہ اس پیشے کے کرنے والے کو بیاں ہا جن یا
ساہوکار ہی کہتے ہیں

مخصوص پر۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، دکن کی خاص اصطلاح۔

نہ صرف خاص میں آمد نہ فالعہ جاری
سپاہی تا مقدری سبھوں کو بیکاری سوتا
صرف کرنا۔۔۔ خرچ کرنا، اردو شرفیج راج
محل صرف۔ آپ نے گوردی روپے صرف کیے
اگر گاہجے گئے ہیں وہ نہیں بنا، دلمہ ہوش را
قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم کام نہ لانا ہتھال
کرنا بھی ہے۔

خوش قسمت کیا ہے صرف زینت نیم میں
دل مشاق کے کشیدگی کی بیکاری کرنا
ایک مفہوم ہے بیکار کرنا، مانع کرنا۔

صرف اوقات میں نہ کر محمول
نہت بوسہ پہلے کر تو محمول نہت کرنا

ایک مفہوم ہے بڑا محل میں لانا ہے۔ چنانچہ اس کے
بعد ایک فقید، بکر شاہ کے دربار میں نایاب کھانے
نکلت شروع میں انواع و اقسام کے کھانے و پکوانے
صرف کیے تھے۔

صرف میں آنا۔ کام میں آنا، امتحان میں آنا
اردو صرف، شیعہ، مانع۔

کھینچی پر کھینچی عاشق حیل کی شبیہ
تو صرف میں دل رخ پہنچا دیا
صرف، کھنکھانا۔ صرف، بالغ، خوب بالغ
گرام، علم القواہد، زبان کے قواعد، قواعد
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی
زبان۔

محکم صرف۔ صرف دیکھ میں تم شریخ ہی سے
کمر درجو۔ کنگے بڑھ کے تیر عبادت پڑھنے
میں دشواری ہوگی۔

قول فیصل۔ صرف میں لغتوں اور کتبوں جہوں
سے بحث ہوئی ہے۔

صرفہ۔ کفایت شہری، سخت، کجی، خاوی
مذکر، متروک۔

کب لطف زبانی کچھ اس فنیہ میں کا تھا
برسوں کے پریم سے صرف ہی سن کا تھا
قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی تھا
لیکن اب یہ بھی متروک ہے۔

صرفہ۔ خرچ، فضول کا خرچ، بیکار خرچ
اردو صرف، عوام کی زبان۔

محکم صرف۔ کئی ہزار دینے والے کا وہ فقیر
حیدر، اردو اصغر علی شاہ کے بارہوی خانے کا قاضی
شہار الدولہ کے بارہوی خانے کا دفتر ساکن ہزار
رہنے والا ہوا کا تھا۔ (تعلیم ہر ہزار سال) صرف
صرفہ کرنا۔ بیکار کرنا، کجی، کام لینا
اردو صرفہ متروک۔

تم نے تو دم میں کیا صرفہ لگاہ کا
یاں خانہ ہوا دل غمراں پناہ کا
مزدہ جو تیج بخت کے زخم کھانے کا
کسے جو صرفہ نہ قال ناک نکلے میں

صرفہ کرنا۔ اس میں کرنا، ذریعہ کرنا، اردو
صرف، دہلی کی زبان۔

نہ کر اسے چاہے گر ناحق کا شرف نہ دینے میں
جو مرنے کے نہیں تاق تو کیا جینے کے تاق ہو
قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے
اردو یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

صرفہ ہونا۔ خرچ ہونا، اردو صرف، خرچ ہونا
صرف دس کاموں میں کیوں ہو قوم کا یہ فضول
ایک محمد جو خیالوں کا یہ جو ذیلی اصول

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے اردو کام میں
ہم تو اسے کچھ دیکھا ہے۔ اس سے
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے دست برد میں آنا۔

بہوں پر کام نہ لانا، کجی
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے اردو کام میں
ہم تو اسے کچھ دیکھا ہے۔ اس سے
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے دست برد میں آنا۔

صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے اردو کام میں
ہم تو اسے کچھ دیکھا ہے۔ اس سے
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے دست برد میں آنا۔

صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے اردو کام میں
ہم تو اسے کچھ دیکھا ہے۔ اس سے
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے دست برد میں آنا۔

صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے اردو کام میں
ہم تو اسے کچھ دیکھا ہے۔ اس سے
صرفہ خانوں پر پھٹ جانے جو دامن
ایک مفہوم ہے دست برد میں آنا۔

حصہ اول : دیکر اول : چھوٹے رشتے چھوٹی زبان
دک : ختم یافتہ کی زبان۔

ذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیضی۔ چھوٹے ڈسے، ہر ایک پر غصہ کے مٹی
میں مٹی ترکیب سے صاف صفا دکھارہے ہیں یہ دونوں
نظائیں، صغیر و کبیر، عزت و کبریٰ کا جمع ہیں۔

بغداد و نوجوان مفار دیکھا ہے

والفہم بابین اسو کر بھگوار سے

صہاب و دوسرے اہل کفایت و عفت

بہال انجمن اس کے ہیں مستانہ

صغیر۔ دیکھو اول درجہ و دوم، چوتھا پانچواں
درجہ، مذکور قلم یافتہ طبقہ کی زبان۔

حضرت صاحب کرامت پانچویں مرتبہ

ارڈنگلی چیف اس کی سب دہیت

قوکی نیکل عام طور سے زبانوں پر دیکھیں ،
غیر صفحہ

صید شیرین ۱- ما با طبع جزو سال مفاد می شد که میوه
طبعی زبان -

الحسن - فذوق محراب کونین ای تمییز و انوار
لی محبت میں حاصل ہو اگر وہوں ان کے ہر ایک
اگر تم

فولامیضلا، ریکرہ دوم کی کے ساتھ مشق ہے

تو کہ جس کی زبان ۔

۱۔ عورت، حری، محنت لینہ ہم تفضیل -

قول نبیل - اردو میں زیادہ تر اس لفظ کا
استعمال نازکی کے ساتھ ہے جیسے صنوبری جنگم

صغریٰ بیت شکر کا یہاں تفسیر دوسرے تفسیر

کبریا کہتے ہیں منطق میں تعریف اور کبریا وہ
 اقصیوں سے نیچے نکالتے ہیں عربی جہم منطق کی
 اصطلاح۔

اگر چاہا ہے صفیری تو جو صبور کیرا
نتیجہ یہ ہوا کہ سرست میں صغیر بکیر

کے جس نے کہ نہیں ہے، لیکن ہو جیسا کہ لافان مکمل ہے

کتابخانه ملی ایران

پیشانی مدنی اس میں کے نہ تو یہ ہے

گندہ میں ناظمہ صغریٰ کو لیے بھیجی ہے ماں نفیق
خول فیصل - اب اردو میں اس کا ۱۵۱ جلد

یائے نقصان و مفقود است.

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

۱۔ فیصلہ - مرثیہ گوئی نے اس نقطہ کا صرف جناب
۲۔ مفسر کے لئے بہت کیا ہے۔

تیر کا کہ گردن ازلک ہے کہ تڑپا پیغمبر شایع
شہاد کے اختتام پہ دل تڑپا کہا بس ہم کا کہو

و اما فصل : در بیان مذهب و عقاید
و احکام و عادات و رسوم و آداب و تقاضای

یہ بجز اردو میں سنل نہیں۔

اگر عیسائی زبان
میں بھی جیسے ہندوؤں کی طرح

صنعتی و خدماتی، تجارتی و صنعتی

فہمیں اور کچھ
قرآن مجید

صنایع و تجارت - خود روزی - چہ نارتے، مہی

دب قورشا خوالا مور جیو کبیر جیو

[illegible]

حسنیہ - ۱۔ حسینیہ کی تائید، تہذیب، عربی ہونٹ
کتاب خانہ

حقول انہیں ۔ اردو میں بالائے ناموں کے ساتھ
انتقال زمانہ ہے جیسے مغیرہ ، مغیرہ مانو ،

جیسے مادل کی تعریف یہ ہو کہ دو گنا دان کبیرہ اکل

کتابخانه و در آن زمان فیضیه و به احقر او را که در
کتابخانه و در آن زمان فیضیه و به احقر او را که در

دو کے می میا چھت خٹف ہزار اب کہ

قول فضل۔ اس کے اردو جمع صفوں اور صفین

مانند خود انفقار علی شیخ برکت تامبه
گوشه ای از عمارت و کماله شیخ فخر

انگلی ہرید مسخیر گردن میں جب پتہ پانچواں آتا ہے

صفت : غازیہ کی تعداد ہے جس سید پر
 ایک دن میں چوں سورتی ہونٹ فصیح و راجح

پھر حضرت اہی صف بڑھی ہے، آپ لوگ فراموش
دوب جلیے۔

صفت یک: دین و ایمانی عالی و ریاضات کمال
 پس پادشاهی سید پادشاه و پادشاه و پادشاه
 فصیح و راجح

صنف میں ملنے والے فارسی، سندھی، تیلگ، کانڑی، گجراتی، بنگالی، اور پنجابی کے لکھنے والے لفظوں کی زبان۔

فرز و نچرو تا کہ بر کسار قاتلش
کیسے کیسے تا جہانکے صف خدام سے

حکومت ہندوستان کے ایک جوان افسانہ نگار ہے۔
مکمل طور پر ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ہندوستان میں ہی

وہ دلی سے نلکے رخ جہاں پر استر
چشمہ ہوئی ہے ورنہ یہ بیضا و کھی

تصانیف: وہ شے یا جسم جس میں کورد یا پانی نہ ہو
مردار: صفت نفیج، راجح۔

یہ ہے آنکھ پر دم جا کر صفائے تن پر
سوی گئے تھے حد سے اس شمع کے جل پر

محققان: صاف. مسطی، و درستی مری و سوزن فی
فنج. راج.

دل بیکری سے متعارف اس سے کیا حال ہوگا۔
توبہ ڈالیں کو بڑھایا، یا صفایت رکھا

تو ان فیکل۔ برتن ویزہ کے لئے جہاں ستمناں کیا گیا
ہو ویزہ فتح اللہ عوام کا زبان ہے۔

ہمارے سے روٹی نہیں بیروں کی انگلیں
صفا آنج جو شہر یا لے چوٹے ہیں

تھوڑا بڑھ چکا ہے، یہی رعایت حالت مرض
موت خیر فیض رہے گی۔

صفا: اس شخص کی ایک پیٹری کا نام ہے۔
 مرد پیٹری سے تخمیناً دو سو قدم کے فاصلے پر

ہے حاجی ان مرنوں یا ڈیوں کے بیچ میں دھڑکتے ہیں، اور اسکو بھی سفاہ و مردہ کہتے ہیں۔ مرن

کیا ہی عفا سے لاگ فقہ و

سری پاک مرقوق ہے
بروزے صاف ہے پر جام بلوریں

زم زم سے جو مطالبہ صفات نہ ہو
صفات کی جامعہ اور صفات خفیاں

حقیقتی نیکو تفصیل را می
نایبش چون مشرب بجز سوز و جوانی است

قرآن مجید میں مذکور یہ صفات اس طرح ہیں۔

تم بشر پر چلیے ابھی تمہاری ہوں صفات کتب
در مذہب کی فرق جو الزم میں اور انسان میں

بہت جلدی، عربی الفاظ دار سے ترکیب، مذہبی تعلیم

مطالعے کی زبان
گم ہوں غبار کی خرابی سے صفات اصل

دک. تاج محمد جعفری

مالِ حاقی ہیں۔ اولیٰ، قدیم، دوسرے قیام و تیرہ سال
چوتھے۔ رکنِ پنجم، قیام تیرہ سال و ششم، آخری

صفتان حسنہ: یعنی غصیتی اینہ دیدہ و دلہا

عربی الفاظ، فارسی، ترکیب، سید محمد علی حسینی

اصفاات و زری بسوه خریای اجناسان و

خدا سے میں ہوں۔ فارسی ترکیب، مذکر فاعل

صفات سلیمہ : وہ اللہ صفتیں جو خدا پر نہیں
یا لی جاتیں : نہ مرکب ہیں نہ جسم نہیں ، نہ مکان

جیسے ایک طول میں ۵ مری نہیں، ایک محل واد نہیں
میں شریک اپنا نہیں کرتا، یہ صفیں اس کی زبان سے

ہنگ نہیں بلکہ حین ذات میں فارسی، ترکیب و ترکیب
و مستطاب فقہ شیعہ

حقائق - ذاتی کا عکس صفات سے مشابہت نامی
عین صفت، مفسح، راجح۔

صفاحیٹ۔ ہاں، صاف، اردو صرف، پیر
نہج، راج۔

غسل کرو۔ موی کھینچ کر تھوڑے کا تر دالو تھا۔ اگر
بائیں طرف ہاتھ بھل سفا، چٹ، بچے تو دیکھ کر ہنسی نہ آتی

میں نے یہ سنا ہے کہ اس کا مقصد ہے۔

صفا چیت قرنا۔ و بالکل سزید ڈالنا، صاف
کر دینا، صفا یا کرنا، و مد صرف یہ نفع، راجح۔

دل فقیری سے صفا کر اس سے کیا حاصل اگرچہ
تو نے ڈاڑھی کو بڑھایا یا صفا چٹ کر دیا

قسط فیصل - کالے وغیرہ کے لیے بھی ہوتے
 ہیں یہ بھی بڑے نفع ہے۔ جیسے، غرق نے کہا اب ان کو

پرخوب پہلے لکھنے۔ جب صحابہ کرام نے سوال کیا تو

صفا چٹ مریہ ان چٹیل میدان بالکل

مفت غیر فنیج، راجح۔

محلہ - جہاں پہلے یار تھا، وہاں اب

صفایت میدان نظر آتا ہو۔

صفادین ۱۔ ذہن و ذکی آدمی، اترقی طبیعت فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔

۲۔ شہنشاہ صفادین دسراہ صفت عرصہ حاجت کی نہیں ملنے تیرے حاجت

لستفا صفادین۔ زلفہ خشن صفادین برادر ویران بے نشان، بالکل افسردہ بے چراغ، تپس نہیں آتا

تاج فضل، غیر فصیح، راج محل قنبر، اکثر شہروں اور قصبوں کو خاک و خاک

صفادین صفا کر دیا۔ قول فیصل۔ سو نے بربادی اور ویرانی کے معنی میں بھی نظم کیا ہو۔

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا ہو پودا جیسے کھنڈی کوئی ہو ترے صفادین صفا

اس کا ایک غوم سرتا یا صفادین، بالکل صاف جیسے شہر میں ایک آدمی کو دربار اور شاہ کے سامنے

ہلے کہ اس کے کان تھے اور کانوں کے چھید تھے عام کپڑیاں صفادین صفا کر برسات بار بار کبریٰ

صفادین صفا کرنا۔ صاف کرنا، اور دوسرے غیر فصیح راج اک الف سے تھکے سودے میں پڑا آتش خیر

حار اور کو صفادین کے قفسہ پر ہو گیا صفادین صفا کرنا۔ بے مال کہنا، کھری کہنا، گئی نہیں نہ کہنا

اور دوسرے غیر فصیح، راج آئینہ منہ پر برا اور بھلا کرتا ہے

راج یہ جو صاف جو ہوتا ہے صفادین صفا کر دیا قول فیصل۔ صفا صفا کہنا بھی ہوتے ہیں اور

یہ بھی غیر فصیح ہے صفادین صفا کر دیا، ایک حقیقت سے ملا

صفادین صفا کر دیا، ایک حقیقت سے ملا صفادین صفا کر دیا، ایک حقیقت سے ملا

صفادین صفا کر دیا، ایک حقیقت سے ملا صفادین صفا کر دیا، ایک حقیقت سے ملا

فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان جو جمع آخوان صفادین زیر خاک

دیکھی نہ ہو سنی گل صبح کفن کی فراخ تاش کا صفادین صفا کر دیا

جو کہ رہ چیک سے سے کیا نظر آئے صفادین صفا کر دیا، سزا کی کا صفادین صفا کر دیا

ہو جانا، صفادین صفا کر دیا، اور دوسرے غیر فصیح راج جس پر نگاہ کی اسے میں بار بار کھا

جیش جو دی سزا کو تو اک صفادین صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، لکڑی کی صفادین صفا کر دیا

اور دوسرے غیر فصیح راج قہر پر شکر کا جیش صفا کر دیا، صفا کر دیا

اک جیش میں الٹ میں بے شکریہ صفادین صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

ہونا، اور دوسرے غیر فصیح راج مگر اس کو فریب زگیں مستند آتا ہے

الٹی میں صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

اب صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا، صفا کر دیا صفادین صفا کر دیا، صفا کر دیا

صفائی ہٹ۔ جھاڑ پونچھ، کوڑا کرکٹ سے

پاک کرنا۔ اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ اس صفت کی صفائی میں کیا خرچ ہوگا۔

صفائی ہٹ۔ محل نشہ، رونق، ہیک، نکھار

اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپیں، رونق، تھاپ، تپ، بالست، تھپا

تپ، تھپا، تپ

قول فیصل۔ آبادی کے معنی میں بھی ہے

نیکوئی، تپ، رونق، تھپا، تپ، تھپا

کوڑھوں کی تھپا صفائی کا جھڑا

صفائی ہٹ۔ رگوں پر برسم کی تھپا

ثبوت کی تھپا، اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

نسیج، رائج

زندگی بھر تو صفائی ہی کیا تھپا

تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

دیانت، اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

نوا، تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، اردو، موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

نقل کرتی ہو گفتگو ان کی

بات میں بات کی صفائی ہے

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

سال بھر یہ حکم آیا تھا کہ نالے کی صفائی ہو جائے لیکن

آج سال بھر کے بعد صفائی کی جا رہی ہے۔

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی ہٹ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

موت، نسیج، رائج

محل نشہ۔ تپ، تھپا، تپ، تھپا

صفائی کرنا، عاف کرنا، جھڑانا، اسدھنر، صبح، راج
علیٰ شہر، بیس، راج کوہہ کی صفائی کرنا، پھڑا، تھارے ساتھ
نہا، بیکر گئے۔

قول فاعیل۔ اس کی تکمیل صورت صفائی کر دینا بھی رائج ہے۔
 صفائی کرنا، مرث کرنا، دھواڑ اٹا، خانہ کرنا،
 مرث، حمیر، نصح، رائج۔

محل نشہ - آپ نے کس طرح ہڈ جوڑ کے جمع کیا تھا تم نے
خوب سبب معائنہ کر دی۔

قول فیضی . اس کا مرت ہونا کے ساتھ ہی ہو۔
صفائی کرنا ہے ، اجڑا ، تباہ کرنا، قتل کر دینا
اور مرت ، نفع مرانا

دہلی میں نے خوب مل تھا پانی کی
شکر پریش کی صفائی کی

قول فیہ کہل۔ اس کو مرث ہونے کے ساتھ بھی ہر انداز میں
شیخ درج ہے۔

ہے سر دیہات سے نہ پھرے گا سر اجماعی ہے
 چر جائے گی جیت کے سرے پھر کا معنی انیس
 صفائی ہونا ہے لاپ پڑا ہوا ارد و صر
 فصیح و راج

وہاں ایسا نہیں اب آئندہ
میرے اس کے اب سفائی ہوگی

الحول فیکمل۔ اس کی تکمیل صورتہ صفائی ہر حال میں
درجہ تسبیح ہو۔

صفائی برحقی شب کو بت خود شید ط سے
 ہر کے فضل سے کیا سر کو ارا جو گردوں کا جگر
 صفائی ہوتا :- خاتمہ ہذا صفائی ہونا یہ تمام
 ہونا، اردو سرمنہ

ہاں مٹائی دھو مٹائی ہو
یاں مری جان کی مٹائی ہے

حوالہ معقول۔ اہل کفر نہیں دیتے۔

صفائی ہو، شربت ہو، برطرفی ہو، (نور الہیات)

ساتھ ہوتی تھیں اور کامیابی پر ختم ہوتی تھیں وہ ہر ایک
صفت آرائی کرنا۔ بلکہ کے صفیں مرتب کرنا
اور صورت، فصیح، راج۔

نہیں کیا یاد وہ ۱۳ راجی صاحب فی ان کو
جو کہ عورت و مرد کے قابل میں صفات کی قسم ہادی
صفت ہانڈھنا۔ تھاپنا، پاپا ہانڈھنا، اور دھرت
فصیح، راج۔

صفت ہانڈھنے کے بڑے بڑے پنے بڑے تھوڑے
قول فیصل۔ بصورت میں صفیں ہانڈھنا ہی ہوتے ہیں۔
آگے شاہ دو جان کو ناز و کریم
یہ صفیں ہانڈھے ہوئے سب بنیادیں قسم ہادی
صفت بچھانا۔ اتم کا نثر بچھانا، اور دھرت، فصیح
راج۔

طہری میں ان کے ہاتھوں کی بچھانے صفت
پہیلی ہیں جائزہ سنا سنہ بخت انیت
صفت بچھانا۔ رانی، اتم بڑا، اور دھرت
فصیح، راج۔

کیا زانو جو ہے مقبول عامان
سکہ کوڑ میں بچھانے اور بیک صفت
صفت بچھانا۔ کڑت سے آدمیوں کا زینہ پر بچھانا
اور دھرت، طہری، استعمال

دیکھنے آج جو وہ سفاک دروازہ پر
مردن جب تک گلیں کچھ بچھانے صفت
قول فیصل۔ بصورت میں صفیں بچھانا بھی راجی
تم جو کہ میں آؤں بھرنا
صفیں بچھانے یا نہیں ہو کر
صفت بستہ۔ پرا جانے ہوئے، تھاپنا ہانڈھے ہوئے
اور دھرت، فصیح، راج۔

نری سے سطح سنگدل ہوتے ہیں

وہ ان صفت بستہ میں زبان کے آگے آتے
صفت بستہ۔ صفیں تمام کرنا، صفیں جانا،
فادی، نرنت، فصیح، راج۔

محل ہنڈ۔ میدان جنگ میں پرے بچھنا، صفت
بندی ہو رہی جو، مغرب جنگ شروع ہونے والی جو۔
صفت صفت۔ ہر صفت میں، تمام شکر میں،
فادی، فصیح، راج۔

پوری تقریب کے اچھے ہی صفت ہانڈھنا
اور دھرت، پڑا اور اس کو بچھنا
قول فیصل۔ اس کے ایک ہی صفت ہانڈھنا
ہیں۔

سنا ہے کہ قول میں بچھانوں کو صفت بچھانا
فرس اڑاتے ہوئے سب اسی طرف آئے تھیں
پری روایاں بہت ساری ہیں، ہر
اور صفیں صفت بچھانے حاضر حاضر ہانڈھنا
چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔

چو گھر سے دو پنے اور سونے کی علیاں ان میں
صفت بچھانے کے ان کو بچھانا عام صفت
صفت بچھانے، غایت، بصورت، غایت، بصورت
مارت، ہاتھ، عری، نرنت، فصیح، راج۔

منہ بوند تری، صفیں صفت بچھانے
ہوں تو میں شمع میں بچھانے کا نالی ہادی
صفت بچھانے، تربی، تو صفت، عری، نرنت
فصیح، راج۔

اس میں ترکا صفت میں ہادی ہادی
میں ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
صفت بچھانے، خون، جھگڑا، عری، نرنت، فصیح
راج۔

مقلد۔ ان میں بہت سی صفیں ہیں بچھانے

ہیں ایک صفت ہو کر کسی شاعر اور فرما دیو گیا
صفت بچھانے، صفت، بصورت، شکل۔ (نرنت، صفت)
قول فیصل۔ ان صفیں میں اہل لکھنے نہیں ہوتے۔

صفت بچھانے۔ انا، ہنڈ، شاپ، عری، نرنت،
فصیح، راج۔

راج، قاتل، نرنت، صفت مرغا سحر
آپ ان جانوروں کو بھی پڑھا دیتے ہیں
قول فیصل۔ صفت کو رو کر کے بھی ہوتے ہیں جیسے فصیح
صفت، مرغا، صفت، ہنڈ

صفت بچھانے۔ وہ کہہ جو اسم وغیرہ غایت یا تقریب
بیان کرتا ہے، عری، نرنت، اصطلاح علم صفت۔

قول فیصل۔ صفت اور صفت میں یہ فرق ہے کہ صفت
ان کلمات میں کہتے ہیں جو مرغا کرنے والے ہیں اور
صفت، مدد صفت ہیں جو مدد کرنے والے ہیں جو بچھانا
صفت توڑنا۔ بچھانے صفت کو بچھانے صفت
کو بچھانا اور بچھانے کرنا۔ اور دھرت، فصیح، راج

رہے تو لکھنے لکھنے کا لکھنا بچھانا
صفیں بچھانے تو لکھنے لکھنے بچھانا
صفت سنا۔ تقریب کرنے والا، فادی، صفت
(فادی، صفت)

قول فیصل۔ لکھنے میں راجی ہیں۔
صفت سرائی، تقریب کرنا، فادی، نرنت،
(فادی، صفت)

قول فیصل۔ لکھنے میں راجی ہیں۔
صفت کرنا۔ تقریب کرنا، اور دھرت، جھوک
یا تیرا میں نے دیکھا کہ صفت کرنے لگا
دھرت، زخم، عری، نرنت، صفت بچھانا

صفت لکھنا۔ تقریب لکھنا، اور دھرت
فصیح، راج۔

کھن دیل میں جو اس دود غلط کی بنا
منہ آئند تا ہر حشر جو ہر جگہ
صفت شنبہ ۱۔ صفت جس میں دوسری سی
کے واسطے پائے جائیں۔ یہ نام اس واسطے رکھا کہ نہ کیر
انیت و شنبہ و جمع میں صفت ہم فاعل سے مشابہ ہو
ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔
قول فیصل۔ ماب زنگ آصفیہ نے کہا ہر کھن
شنبہ ۲۔ اسم فاعل میں یفرق جو کہ اسم فاعل میں فعل
ایک وصف مار رہی ہوتا ہے۔ صفت شنبہ میں وصف
ذاتی جیسے ہر عالم اور عظیم مدلول غلطوں کے سنی
ہیں جاننے والا لیکن عالم وہ جاننے والا جو جس کو کسی
کے جاننے سکھانے سے کسی بات کا علم ہوا اور وہ عظیم
جاننے والا جو کہ جس کے جاننے بغیر جاننا ہو۔ اس لیے
کے صفت اس کی ذات کے ساتھ تا نام و صفت کو
اس سے اتفاق ہے۔
صفت تہ والہ ہونا۔ صفت کا منتشر ہونا
کا تر ہونا۔ پانڈہ ہونا۔ اور صفت فصیح و راجح
صفت مڑ گان تہ والہ ہونا۔ صفت مڑ گان
فکستہ رخ کا ہو و غلط میدان میں لنگر کو شنبہ
صفت ہونا۔ تفریق بیان ہونا۔ اور صرف
فصیح و راجح۔
صفت جو تیغ نہ کی مری زبان نہیں
گئے ہیں زخم ہزاروں کہیں شان نہیں
صفت جمانا۔ غلط بانڈھنا۔ غلط میں کھڑا ہونا
اور صرف فصیح و راجح۔
میدان میں کھڑے ہوئے فانی جاکے صفت
قوی دود و پھل کے پکارے زہے ترفیع
صفت جمانا۔ (دوم) صفت کا مکمل طور سے
جانا۔ غلط بنڈھنا۔ اور صرف فصیح و راجح۔

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی بولے ہیں
ج۔ رخصت ہیں صفت نامہ بردوں کی بیکار
صفت جناب۔ میدان جنگ میں سپاہیوں کی تعداد
وہ دلچسپ رہنے غلط اندازہ کر چکا ہے ترکیب کوٹ بھی
ماضیوں سے یہ اشارہ تری مڑ گان کا
اس صفت جنگ میں جو کھیت رہا رہا رہا
صفت شنبہ ۱۔ و یقین صفت کی جمع عربی۔ مذکر
تیم یافتہ طبقے کی زبان۔
علم کے حوا میں صفات دل و جاں پر
نقش مجرما سخن اس کے ہر کھن
ترخ ہندی تو کمر میں ہے کہ اک اک جو ہر
و کھن ہندی پر لگیں جو صفات صفات
صفت ۲۔ و یقین اول دوم و دسی کا ایک طرف کا
دفع۔ عربی۔ مذکر فصیح و راجح۔
اک بت کے وصل سے دوسری کی آبرو
یری باض میں ہی اک صفت سادہ صفت
صفت دہر۔ رہا صفت سے استعارہ کرتے ہیں۔
(بازا) دیا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صفت دہر کہ ل نہ ہوا ایک سے ایک
دل کے دو حشر میں سرچھڑا ایک سے ایک
صفت سادہ ہونا۔ صفت کا بغیر کھن ہونا۔ اور
صفت فصیح و راجح۔
یری باض میں ہی اک صفت سادہ صفت
صفت سیاہ کر دینا۔ بہت کھن۔ اور صرف
فصیح و راجح۔
مخل صفت۔ ایک نموت جمان کی تفریق کریں گے
تو رقم تھن۔ صفت یاد۔ دوسری تھن۔ شیریشہ و غا
زنگ قلم ہوا و غیرہ و غیرہ کہ کہ صفت سیاہ کر دیں گے
(آب جات)

قول فیصل۔ زور دینے کے عمل پر کہیں گے۔ صفت
کے صفت سیاہ کر دیے۔
صفت قرطاس۔ در قرطاس پر وزن انکار
ماخذ کا وہ رخ میں ہے کہ کھن ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح و راجح۔
ج۔ غلط ہر صفت قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت گھنٹی۔ دیکھئے اول جہول گھنٹی و صفت کا
صفت سے استعارہ کرتے ہیں (بازا) زمین کا بالائی
سلج ارض۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
چراغ طہر ہر ایک ذرہ دنیا کا
تمام صفت گھنٹی سے صفت غلط قرطاس
صفت گھنٹی۔ یہی کھن سے استعارہ کرتے ہیں
دیا۔ عربی فارسی الفاظ ذہنی ترکیب انگریزی فصیح و راجح
میں نہیں صفت ہستی ہے کوئی صفت غلط
دیکھوں کہ طرح ملتے ہیں شانے و ہر صفت گھنٹی
صفت گھنٹی سے نام و نشان ہوا دنیا و صفت
تاکہ کر دینا۔ دیکھئے نام پید کر دینا۔ اور صرف فصیح و راجح
مخل صفت۔ قدرت نے بڑے بڑے خردوں کا نام
و نشان صفت ہستی سے ایسا شایا کہ اب کوئی جاننے
والا بھی نہیں۔
صفت دریا۔ لشکر کی صفت پھاڑنے والا۔ سادہ
نہی صفت فصیح و راجح۔
تاکہ ایک ہی صفت سے کشش و کشش میں لنگر
اب اور صفت ہول پر پا ہوا حشر
قول فیصل۔ اس کا رسم الخط صفت ہر
صفت دریا۔ و یقین اول و دوسری شیرشا حضرت
علی مرتضیٰ علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام
کاتب مبارک۔ فارسی۔ فصیح و راجح۔
قول فیصل۔ جید صفت یا شنبہ صفت کی ترکیب

چشم پر آب حیدر صفت درود نرسد
 شاداب ہر کے فیض سے بارخاں
 صفوری اندر درون ہوسری (مبادی فوج
 کی صفیر، الٹا - فارسی، ٹوٹ، فصیح، رائج
 آوازہ ست جاں میں حیدر کا صفدی کا
 کیا تیغ نئی بری کی بکا ادا قمار کی
 صفت و دروہ - صفوں کو چھینے والا بنا کر کب
 قسبل استعمال
 ہر پشت عدویں ترا تیر صف و دروہ
 رشتہ ہرہ تیغ کے اندر وکیل
 صفور - تحقیق ہمالوں کے، جسے قرن پہلے کا
 عربی، اندر، رائج
 آئندہ صفت صفور کے ہاں میں دیکھتے
 ہاں دیکھ کھنچ، شمشیر خاں، لہار آج
 قول فیصل - اس کو صفیر اظہر ہی کہتے ہیں۔ صاحب
 فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ تھی
 بیان ہیں جو لوگ ان کا مادہ صفور (اگر اس میں خالص
 دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ اسلام سے پیشتر اسلام
 میں قتال و جدال میں دشمن کا رخ تھا اس وجہ سے ان پر
 اس پینے میں جو حرم کے بعد آتا ہوا اپنے گھر خاں چھوڑ چھوڑ
 کہ قتال و جدال اور دشمن کا رخ کر کے جاتے تھے اس وجہ
 سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔
 بعض کہتے ہیں کہ جس وقت اس پینے کا نام تجویز ہوا
 رسم خزان تھا چونکہ ان دونوں درختوں کے پتے آدھے ہوتے
 ہیں اس وجہ سے اس لفظ کو صفیر یعنی ذری سے
 ماخوذ کیا۔
 بعض لوگوں کا قول ہے کہ چونکہ اس پینے میں وہ
 رخصت میں سے لوگوں کے چہرے نہ رہ جاتے ہیں بلکہ
 چیل جاتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔ (زرینا صفیر)

صفور ہندو گھٹ کا لفظ، ذریہ، ذکر، تعلیم یافتہ
 طبقہ کی زبان
 داغ چمک کے صفور جن ہوئے
 دولت بے حساب سے فارض
 یوں مری ہندوہ دانی جو فزوں تہیجے
 صفیر سے ایک دہائی کی جو صفت اور پزیر
 قول فیصل - تم حساب میں اس نقطے کو کہتے ہیں جو
 کس حد کے داغے جانب ہونے سے دس گنا بڑھا
 صاحب فرنگ آصفیہ لکھا ہے: ابتدا میں اس کی
 صورت ہاتھ کے ہند سے شاہ یعنی دائرہ کو چمک
 کی اندر - سے غالب عربی اور فارسی میں لکھی جاتی
 کرتی تھی ہندی اور انگریزی میں اب بھی (۵)
 یہی شکل قائم ہے مگر اب عربی فارسی اور اردو
 حضرات نے صرف نقطہ ہی پر اکتفا کر لیا ہے چونکہ
 صفور کی کچھ تعداد نہیں ہوتی اس وجہ سے جس
 کوئی تعداد نہیں ہوتی وہاں بھی اسے لکھ دیتے ہیں
 سمجھوں کی اصطلاح میں تارہ زہر اور برج
 حمل کی علامت ہے پانچ اسی وجہ سے لفظ صفور
 کی اصطلاح میں برج حمل سے عبارت ہوا کرتی ہے
 عام طہ سے زبانوں پر کبر اول دفع دوم ہے
 صفور اب - دالغی، ایک لفظ کا نام، پتہ اندر
 آب - عربی، اندر، فصیح، رائج
 حمل میں چہ سے جوتے بیلے خیر میگ
 کر دیے صفور نے فرقت نے وہاں کا کام
 قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ
 - جگر میں جو طبع کے وقت خون کے اوپر جھاگ لگتے
 ہیں وہ صفور ہی سے تعلق ہیں۔ سزا بانیت گروہ
 خشک مگر اس کی کھنسیں ہیں۔ جوش صفور کے
 ترشی صفیر ہے۔ بعض اوقات یہ لفظ صرف صفور

کے موقع پر اندر بعض اوقات تلخی کے موقع پر فارسی
 میں آیا ہے۔
 صفور ادوی - صفور سے تعلق، منسوب بہ صفور
 عربی، صفت، فصیح، رائج
 محل حب - کل سے ہی ملتا رہا ہے، سنا کا زہر خرا
 ہے، صفور ادوی کہیں ہے۔
 صفور ادوی مزاج - وہ شخص جس کے مزاج
 میں نہ صفور کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، رائج
 محل حب - صفور ادوی مزاج انسان کے لئے مٹا
 استعمال نقصان دہ ہوتا ہے۔
 قول فیصل - صفور ادوی بخار بھی بولتے ہیں
 جیسے صفور ادوی بخار میں ٹھاس کا استعمال صفور
 ہے۔ مگر تم نہیں مانتے؟
 صفور روشن کرنا - اتنی صفت کی ذہنیت
 بتا دینی ماتم کی صفت بھیا کے مرنے والے پر گریہ و
 زاری کرنا۔ اردو صفت - فصیح، رائج
 زذاں میں تھا کہ وہ مجھے تاب کی صفور روشن کرتا
 طوق نے باڑھا طلق ماتم بیڑیوں نے کھرام کیا
 (امداد علی بحر نگیزی)
 قول فیصل - مولف نے لفظات سے اس کا
 کا مفہوم لکھا ہے: صرف مدح کرنا دکھانے پر
 جلانا - صاحب فرنگ اثر اس پر اعتراض کرتے
 ہوئے کہتے ہیں: یہ کنایت پرانا جلانا نہیں ہے
 بلکہ ماتم کی مدح اور صفیرت کا باعث ہونا ہے
 کہ بحر کے شری سے ظاہر ہے اس کا مطلب ملک
 سمجھا گیا۔ زہر - طوق ذہن خرام کرنے والوں
 میں سے اند کوئی - قاضی دفرنگ اثر
 مولف فرنگ اثر کا یہ اعتراض باطل دیتا
 ہے اس کا دوسرے میں لفظ روشن کے معنی ہیں سزا

صفحوں۔۔۔ سنگ مسطح، ہموار چہرہ، وہ چہرہ جس کی شکل
اوپر نیچے نہ ہو بلکہ برابر ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
تخیل ہندو کو کر میں جو پہلے اک اک جہر
دور رکھتا اور لڑائی میں ہے صفوات صفحوں
صفوات اسد بالغ اول رسوم، برگزیدہ خواجہ
عربی، موزن، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیا اللہ نے وہ طلب مصفا تجھ کو
اسے خلیفہ امین اور امین و امین

قول فیصل۔ عربی میں اس کے سن خالص اور برگزیدہ
بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں نیز یہ لفظ بالغ و بالغ
اور پاکیزہ معنیوں سے آتا ہے مگر اردو میں
بالغ ہی رائج و فصیح ہے۔

صفو دینا۔۔۔ اخ کا ایک ایک چاہیت لینا
کوئی چاہت کے پاس نہ چھوڑنا، اور صرف
ساتھ کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ (دورالافتات)
قول فیصل۔ اپنی گفتہ نہیں جوتے۔ یہ عربی کا
نام صرف ہے۔

صفوف اسد بالغ و بالغ صرف، صفت کی جمع
قطاریں، جگہ کے پرے، عربی، مگر تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

صفوف کفر و فاشیہ تیغ جہنم کے
ہوا کے سانے جس طرح خاک تھم کے
قول فیصل۔ اس کا مرث۔ جنا کے ساتھ صفوف
جنا، یہ جیسا کہ پیش کردہ سبب کے مصرع ادنیٰ سے
کا ہر جو۔ ترکیب کے ساتھ صفوف لشکر بھی زبانوں
پسے جیسے۔ صفوف لشکر کو صف آرا ترتیب
دینے لگی۔ (طعم ہوش ربا)

صفوی۔ (محققین) ایران کے، یکیشای خلفاء
کا نام جو شاہ صفی سے منسوب ہو شاہ صفی ایک کابل

نقیر تھے، جن کا امیر تھیں کالی حنفیہ تھا۔ اس کی اولاد
میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی۔ عربی، انگریز
(دورالافتات)

قول فیصل۔ شاہ صفی ایک تہ تیغ منصب
عابد، ازاد، پرہیزگار۔ اردو میں علامہ کوریا
میدتے عزت کا گوشہ ان کے مہر و قناعت سے
روشن تھا اور ادھان و برکات نے اعتقاد کی
گرمی خاصہ عام کے دلوں میں اس طرح وہ دھڑکی
تھی جیسے دلوں میں خون۔ نیت کی برکت تھی کہ جو
فارسی میں ان کا جانشین ہوا وہ صفی بن دلی شیں
ہوا۔ حکام اور شاہان وقت انھیں اپنی بیٹیاں
خود دیتے تھے اور سعادت سمجھتے تھے۔

انھیں شیخ صفی الدین اردلی بھی کہتے ہیں انہیں
کی نسل میں شاہ اسماعیل صفوی نے سنیہ میں صفوی
حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔ شاہ صفی ان کی نسل کے
ایک بادشاہ کا نام جو شاہ عباس اول کے
اختلال کے بعد سنیہ میں فرمان روا ہوا۔ اس
کے بعد شاہ عباس ثانی تخت نشین ہوا۔ سنیہ
میں اس کی وفات کے بعد سلیمان صفوی جو ابھی
نوجوان اور غلط قناعت حکومت پر تھیں ہوا لیکن
اسی وقت سے خاندان صفویہ کا انحطاط شروع
ہوا اور رفتہ رفتہ اس خاندان سے بادشاہی
کا خاتمہ ہو گیا۔

ایران میں تیموری خاندان کے آخری فرمانروا
سلطان حسن مرزا کے زمانہ آخر میں سلطنت صفویہ
کا بانی ہے۔ خاندان صفویہ کے مرث اسماعیل
شیخ صفی الدین اردلی جو ایک کالی نقیر تھے ان
کی اولاد میں سلطان حمید ایک بزرگ ہوئے جن
کے مرید قمر زہد دگ کی بابہ گوشتا لٹی پتے تھے

جس کی شہادت سے وہ قزلباش (مصرع) کہلاتے
تھے۔ کچھ سر کے میں ان کی شہادت کے بعد ان کے
فرزند شاہ اسماعیل نے محرم سن ۹۵۰ھ میں ستر آدمی
کے ساتھ آذربائیجان پر چڑھائی کی اور رفتہ رفتہ
اپنی حاکمیت اتنی بڑھائی کہ خردان پر حملہ آور
ہوئے۔ وہاں کے فرمانروا کو شکست دی سنیہ
میں ان کا اختلال ہو گیا مگر اس تک نہیں برس کی
مدت میں ایک وسیع سلطنت قائم کرنی اور
حکومت صفویہ کی بنیاد ڈال دی۔ شاہ عباس
صفوی، شاہ اسماعیل مرزا صفوی اور شاہ عباس
اول صفوی اس خاندان کے مشہور بادشاہ گزشتہ
ہیں۔ (دورالافتات و فرماں گاہ صفیہ و بارگاہ)

صفوف۔ (دالغہم تشدید دم) چہرہ۔ عربی۔
مگر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جملہ چیز۔ خوشی خانے کے بیچ میں ایک صفوف
(چہرہ) اس پر چار چہرہ نمایاں اس پر بات
کو طوس فرماتے تھے۔ (دورالاکبر)

صفوف سنیہ۔۔۔ فوج کا پر۔ صف جنگ سنیہ
موزن، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیخ فیروز کا باپ یا صفیہ یا صفیہ
کر بلاہ والوں میں شہید کہنیکا پر شاہ عالم
صفی۔ (دالغہم) برگزیدہ، دوست خالص
حضرت آدم کا لقب، عربی۔ مذکور، ماسک۔

فرشتوں نے کیا بھی صفی کو کس کے باجگ
کوئی آدم سے پوچھے رہے فرزند خاندان کا
قول فیصل۔ انھیں جناب آدم کو صفی اشراف
دانش کا خاصہ دوست، بھی کہتے ہیں۔

ہر کس کا اعلیٰ شرف و کرامت آدم صفی اشراف
طبع مصلحت جنت فرزند آدم پر۔

جنگ ننگے سواروں نے طعنہ لڑنے کے طور پر غزوہ جند بکعہ
 کہا کہ تو نے اپنی شرمگاہ کے سامنے میں جان بھائی۔
 یکم ہفتے کے سات روز تک دن رات جنگ چھڑی رہی
 لوگوں نے سواروں کو رائے دی کہ علیؑ کے مقابلے میں نہ
 لکے مگر وہ نہ مانا۔ ایک دن دوران جنگ میں حضرت علیؑ
 نے بھی ہی فرمایا تھا کہ اسے جگر خرابہ کے پتے پھر کر لیا
 تو کھڑا نہ رہا تو خود مارنے لگا۔ ہم دونوں آپس میں
 فیصلہ کن جنگ کر لیں۔ تاہم میں جو اس جنگ میں
 فوٹے نظر آئی ہیں وہ تو مرنے پر ہونے لگا وہ دن کہ
 فریقین کا قیام صفین میں رہا۔ سواروں کے فوٹے ہزار
 اور حضرت علیؑ علیہ السلام کے ہیں ہزار۔ ان دنوں
 ۱۲ دسمبر ۳۵ھ کو سواروں کی ساٹھ لاکھ چالیس لاکھ
 اور عوام کی فوج کے سب فیصلہ حکم کے حوالے سے
 جنگ بند ہو گئی۔

تو اس طرح میں ہو کہ حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں کئی
 بار اپنا لباس بدل کر حملہ کیا۔ ایک مرتبہ ابن عباسؓ کا ہاتھ
 پھنسا ایک بار عباسؓ ابن زبیر کا جھین بدھ ایک بار ہاتھ
 ابن عمارؓ کا وہ پھنسا اختیار کیا اور جب کہ یہ ابن
 عباسؓ جیسے مقابلے کے لئے نکلا تو آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ
 عباسؓ کا لباس بدلادیا اور زبردست حملہ کیا۔

جنگ نہایت تیزی سے جاری تھی کہ ۲۲ مارچ یا پھر
 میدان میں آئے اور اٹھارہ شاہینوں کو قتل کر کے خیر ہو گئے
 یہ وہی عمارؓ ہیں جن کے تعلق رسولؐ نے پیشین گوئی کی تھی
 کہ اسے عمارؓ ہیں ایک باہمی گروہ قتل کرے گا۔ حضرت
 علیؑ نے عمارؓ کی شہادت کو بے حد محسوس کیا۔ یہ وہ جنگ
 لکھتا ہے کہ عمارؓ کی شہادت کے بعد علیؑ نے بارہ ہزار سواروں
 کو لے کے ایک غصناک حملہ کیا جس سے دشمنوں کی صفیں
 دہم دہم ہوتی گئیں۔ ایک اختر نے مجھ سے شہادہ زبردست

مل گئے۔ دوسرے دن کچھ کہ حضرت علیؑ نے پھر شکر ساری
 کو مخاطب کر کے فرمایا کہ۔ لوگو! میں لوگوں کا حکام خدا مقرر
 کیے جا رہا ہوں میں اس لئے مجبوراً غزوہ جند بکعہ کے
 بعد غزوہ جند بکعہ کیا اور دشمنوں کے ہتھے کھادیے۔
 علیؑ نے اپنی جنگ بناتے ہوئے جادوئی معنی میں اور
 میرے عبداللہ اور مالک اختر نے قبیلے میں تھا جسے
 کی رات تھی۔ ساری رات جنگ جاری رہی اور بہت
 فتنہ کوئی۔ ہزاروں سپاہی فریقین کے مارے گئے۔
 اسی حضرت علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوئے شکر ساری
 میں انبیاء و انبیاء کی آوازیں جند بکعہ میں آئی تھیں
 کہ مسیح چو گئی۔ وہ پھر تک جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔
 مالک اختر نے خود کے چپے تک جاسے قریب تھا کہ عمارؓ
 دھمکی آئے۔ اور لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور غزوہ
 نے۔ ۵۵ قریب تیزوں پر فوج کرادیے اور آواز دی
 کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ وہ لوگ
 جو سواروں سے رشوت کھانچے تھے اور انہیں کھانچے
 کھڑے ہو گئے اور اشعثؓ ابن قیسؓ مسعودؓ ابن لکھ
 اور زید ابن عیینہ نے عوام کو اس درجہ درغلا یا کہ
 وہ لوگ دی کچھ کرنے پر آمادہ ہو گئے جو عثمان کے
 ساتھ کہہ چکے تھے۔ مجبوراً مالک اختر کو ہاتھ پڑے
 قدم اور ملتی ہوئی تلوار روکنا پڑی۔ مورخ گبن
 لکھتا ہے کہ امیر شام عباسؓ کا تہیہ کر رہا تھا لیکن
 فتح کے خوشی اور فرمانی کی بدولت علیؑ کے ہاتھ چھین
 لی گئی۔ جرجی زید ان لکھتا ہے کہ غزوہ جند بکعہ کے
 حضرت علیؑ کی فوج کے لوگ دھوکا کھائے۔۔۔ تاہم
 علیؑ کو جنگ ملتوی کرنا پڑی باقاعدہ عوام نے ساری کی
 کی طرف سے آپؑ کے سر پر کے نشان ابو موسیٰ اشجریؓ کو
 مفرد کر کے ۵۰۰ دھنیاں پر مقام خود مقدمہ الجند
 فیصلہ ملنے کو مل گیا۔

حکامیت تفصیلاً ان دنوں ماہ رمضان میں قیام
 اذن حج چار بار سواروں کی حکمت غزوہ جند بکعہ
 ابو موسیٰ اشجریؓ نے ہونے والا پادہ باہمی فیصلہ جس
 کی رو سے وہ فوج کو خلافت سے سزا مل کر انکسار
 کا اختتام کیا جب سب پر جانے اعلان کرنے کا موقع
 آیا تو ابو موسیٰ نے غزوہ جند بکعہ سے کہا کہ بیٹے! چاکر
 بیان دیں۔ عمر ابن عباسؓ نے کہا آپؑ بڑے گستاخ ہیں جسے آپؑ
 فرمایا۔ ابو موسیٰ شہر پر گئے اور لوگوں کو مخاطب
 کر کے کہا کہ میں علیؑ کو خلافت سے سزا مل کر آتا ہوں۔
 یہ کہہ کر آگئے۔ اور عوام جس سے فیصلے کے مطابق
 ابو موسیٰ کو یہ توقع تھی کہ وہ بھی سواروں کا معرکہ
 کر دینے کا اعلان کرے۔ لیکن اس کا نہ ہونے اس کے
 برعکس کہا کہ میں ابو موسیٰ کی ۳۰ عید کرتا ہوں اور علیؑ کی
 حکومت سے چاکر عمارؓ کو خلیفہ بنا رہے ہیں۔ یہ سن کر
 ابھی بہت غصا ہونے لگے لیکن تیز کاروں نے نکل چکا
 تھا جس پر سناٹا چھا گیا۔ حضرت علیؑ نے سکرانے اپنے
 طرف اور ان سے فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا کہ دشمن فریب
 دینے کی فکر میں ہو۔

صفین الثنا حکم ہے ان جنگ کی سفور کا درہم
 برہم چھوڑا اور ان کی سف بستہ فوجوں کا ستر بتر ہوا
 اور صرف فصیح و راجح

علیؑ کی خلافت سے ہز فترات پر پچھنے
 صفین ایٹھے ہوئے قتل شیر نو پونچے
 قتل فیصل۔ اس کا ایک مقوم ہر دلوں کا پا مال
 ہونا یا پا مال کرنا۔
 حج وہ پھر یہاں لکھیں اشیاء ہیں اشیاء
 ایک مقوم ہے بخود ہے ہوش ہو جانا یا گردنیا۔
 کر دیا ست صفین بدوہ کھوں کی ایش
 چشم شاد سے ساقی نے بدوہ کھوں

مہم ہے برکت گرفت و گفت و نماں صلاح و نیکوئی
قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ صلاح کرنا ہوتے ہیں تنہا
نہیں ہوتے۔

صلاح اندیش۔ خیر اندیش، فارسی،
مرث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہیں ہوتے۔

صلاح بتانا۔ رائے دینا، تدبیر بتانا، ارادہ
مرث، قریب بہ نزدیک

محل فتح۔ یہ میں نے اپنی ہی دانتاں دہ پردہ نکال
اور اپنی ہی حالت زار بتائی اس پر حکم دودہ منقولہ جو
صلاح بتاؤ وہ قبول۔ (خاندان آزاد)

قول فیصل۔ اب اس جگہ صلاح دنیا یا دیکھنا
ہوتے ہیں۔

صلاح پر چاہنا۔ صلاح پر چلنا کسی کے مشورے
پر عمل کرنا۔ ارادہ صرف، تعمیل الاستمال۔

اسے ذوق جانہ خوش و خرم کی صلاح پر
دے عشق جو صلاح وہی ہے صلاح ذوق

صلاح پر چلنا۔ مشورے سے عمل کرنا۔ ارادہ صرف
تعمیل الاستمال۔

صلاح پر چھنا۔ مشورہ لینا رائے لینا ارادہ
صرف، تعمیل الاستمال

محل فتح۔ جب بھی آپ رخصت لے کر گھر آنا خانہ
داری کے انتظام میں صغریٰ سے صلاح پر چھنا۔

(مرآۃ السعوی)

قول فیصل۔ اس محل پر صلاح لینا زیادہ ہے۔

صلاح پھیر دینا۔ رائے پلٹ دینا، مشورہ
بدل دینا۔ ارادہ صرف، نزدیک

یہ ہے ہی جانیں کہ کب کب احسن ہے ہم
گر پھیر دے نہ وہ صغریٰ کی اصلاح ذوق

صلاح ٹھہرانا۔ سدائے کرنا۔ ارادہ صرف، قریب
بہ نزدیک۔

مغز میں یہ صلاح ٹھہرا کر
اک پر نے اسی گھڑی جا کر

صلاح ٹھہرنا۔ مشورہ قرار پانا۔ ارادہ صرف،
قریب بہ نزدیک۔

ٹھہرنا جان کے آنے کی اسکل پہ صلاح
اسے جان برب آمدہ تیری ہو کیا صلاح

صلاح دیدہ۔ تجویز، صلاح، نادرسی، موت (دعا)
قول فیصل۔ عام طور سے نالوں پر نہیں ہے۔

صلاح دینا۔ رائے دینا، مشورہ دینا، ارادہ
مرث، نصیح، راج۔

محل فتح۔ آخر انساں راجی اب ان کو بھی صلاح دے دو
مردمانی مگر قلعہ قرار ہے کہ جب جاہلانی قریب
سے بھی نہیں۔ (خاندان آزاد)

صلاح مرقندی۔ بچہ چڑی باتی نادر
موت۔ صاحب سزائی لانا دے لکھا جو کہ صلاح مرقندی

قلم اہوم جو کچھ ملائے مرقندی، کیونکہ اہی مرقندی
خوش خلقی مرث میں مرقندی میں یہ طور سے نکالے

پر بھی عام کو واضح کرتے ہیں۔ سرور اللہ علیہاں
کو دیکھو کہ اسے جو صلاح مرقندی میں ناکشی دعوت

اور جھوٹی آج بگت ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ناکشی دعوت اور جھوٹی آج بگت کے معنی

یہ عام طور سے نالوں پر صلاح مرقندی ہی ہے۔
صلاح کار۔ (باطنات) کام کا مدد، نادرسی

تسلیم یا فتنہ طبع کی زبان۔
صلاح کار۔ (باطنات) شریک مشورہ، مشورہ

دینے والا۔ نادرسی صفت، تعمیل، الاستمال۔
کی وقایہ اگر جو تو وہ جہان سے

صلاح دینے میں کیا صلاح کار بھی
قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں زاہد و متقی
چار دو میں راج نہیں۔

صلاح کار کیا دینے حسب راجی۔ کہاں کام
کی دوشی اند کہاں مجھ سا دوش مجھ سے کسی کام کی

دستی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ نادرسی، تیار یا خستہ
طبع کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حافظ کا مصرع ہے دوسرا مصرع
یہ ہے۔

بیس تفاوت وہ در کجاست تا کہ
صلاح کرنا۔ رائے دینا، مشورہ کرنا۔ ارادہ صرف
نصیح، راج۔

و تہا ہے اپنا عشق میں یوں دل سے خود
جس طرح آشنائے کرے آشنا صلاح

یاد ہو دل کی خبر کہ کرے مریج
چشم و نگاہ مشورہ، نادرسی، صلاح ذوق

صلاح کرنا۔ کھانے پینے کے پوچھا بگھنے
کی صلاح کرنا۔ ارادہ صرف، نصیح، راج۔

مافی صلاح کی جو تونہ سے رگدے غم
و دو چار باہمت تو میں سرشار ہو جا

صلاح لینا۔ رائے لینا، مشورہ لینا، تدبیر پوچھنا
ارادہ صرف، نصیح، راج۔

تہا ہے آدمی ہی سے تو آدمی صلاح
میری دہی صلاح ہو جا آپ کی صلاح

صلاح نیک۔ (باطنات) اچھی رائے، نیک
مشورہ، نادرسی ترکیب، مرث، تسلیم یا فتنہ طبع کی

زبان۔
منظور اگر ہے قتل مرا غیبت نہ پوچھ
جو تو صلاح نیک میں کیا پوچھا صلاح ذوق

بھی اس کے صفت میں ۔

مگر دی صلب و برادر میں کچھ کو شیت نے
اور صلب و برادر میں کچھ نے مگر اپنی حریت لکڑی
صلب :۔ مثل عربی ۔ نیز تر فصیح و راجح ۔

جہ ہر ایک سے پاکیزہ گھر پیدا ہو
صلب و تقویٰ سے جو صفت مایہ ناز ہو

قول فیصل :۔ مندرجہ بالا مثال سے صلب میں لفظ
بھی لیا جاسکتا ہے مگر عربی میں یہ معنی نہیں ہے ۔ صلب سے
پیدا ہونا ، اور صلب سے ہونا ، اس کے خاص صفت
میں جیسے ۔ دونوں ایک ہی باب و ازا کے صلب
سے ہیں مگر عادات و اطوار میں زمین و آسمان کا
فرق ہے ۔

موصوفت نور اللہ نے غافلانی بزرگی اور آسانی
شرکت بھی اس کے معنی کئے ہیں جو کلمہ میں راجح نہیں
عربی میں صلب کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی ہیں
جن کا ادو سے کوئی تعلق نہیں ۔

سخت و شمار ، زمین سخت ، اور اگر بڑی کے ایک
عربی فارسی سخت میں ، صلب :۔ سختی مگر بھی آیا ہے ۔
صلیبی :۔ رجا ، عقیدتی ، عربی ۔ صفت تعلیم
یا نکتہ طبع کی زبان ۔

صلح :۔ رفقہ اول :۔ سکون و ہم ، فساد کی ضد ،
معاہت ، باہمی موافقت ، ملاپ ، جھگڑے فساد کے
بہرہ باہمی میل جول ، عربی و تونٹ ، فصیح و راجح ۔

کوئی تو صلح کی تدبیر کیجئے سرور
بہر اس کے بچے جان آپ کی گویا مگر تعلیم لکڑی
صلح :۔ کچھ تر باڈوں کا باہمی جھگڑے کی وجہ سے
ایک دوسرے کو بڑھ کر کچھ کے واسطے کرتا ہے جو بڑھ
بازدلی کی اصطلاح

رہے ہر طرح سے عہد کے کج تر کی طرح

صلح بھی ضروری تو ہے مگر کچھ چھوڑا ہم کو
صلح :۔ یہاں امن و امان ، ادو ۔ و نیز ملک و صلیب
قول فیصل :۔ اہل کلمہ نہیں ہوتے ۔
صلح :۔ رفقہ اول و فتح دوم ، صلح کی جمع ۔ عربی
مگر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

جو دین حق میں آئے ہیں جمل کو چھوڑ کر
و اہل وہ ہو گئے صلحا اور خبیثا یہ نظم مایہ ناز
صلح کھڑنا :۔ ملاپ ہونا ، ملاپ کی بددلی ہونا
کھڑنا ہونا ۔ اور دھرت و قلیل الاستقامت

صلح میں بھی نہ فقط ذبح کا کچھ قدر و علم
صلح بھی بھڑی تو ہے مگر کچھ چھوڑا ہم کو

صلح و دوست :۔ صلح کی آشتی پسند وہ شخص
جو جھگڑے اور فساد کو پسند نہ کرے ، امن خواہ
عربی ، فارسی انفاظ ، مذکر ۔ و نیز ملک و صلیب
قول فیصل :۔ اس جگہ صلح پسند بولتے ہیں ۔

صلح کاری :۔ میل جول سے رہنا ، فارسی ترکیب
سوت ، دہلی کی زبان ۔
جھکی جھک :۔ اسے میری پیاری جیو ، ضروری خاتم
اتفاق پیدا کرنا اور صلح کاری کو حلیت ماننا ۔

و مرآۃ العروس
۔ دو گونے سینے صلح کاری کے طور سے موصوفت (تو تباہی)
صلح کرنا :۔ دوستی میں کرنا ، رفقہ اول و رفقہ دوم کرنا
باسم صفائی کرنا ، اور دھرت و قلیل ، فصیح و راجح ۔

زال و نیانے صلح کی کس دن
یہ راجا کا مد اسے لڑتی ہے

صلح دشمن سے بھی کر میرے تھکاری خاطر
جس طرح سے ہو غرض رفقہ اول و رفقہ دوم
قول فیصل :۔ اس کی تشریح و تفسیر صورت صلح
کرنا بھی راجح و فصیح ہے ۔ جیسے تم دونوں میں بھی

صلصل کرانی تھی اور آج پھر راجانی ہو گئی ۔
صلصل کل :۔ مرد بے تعصب ۔ وہ شخص جو جھگڑے
الذات سے دور رہتا ہو ۔ عربی انفاظ ، فارسی
ترکیب ، فصیح و راجح ۔

صلصل کل ہوں دل لگی دونوں سے ہے
لہذا میں میں سے نہ کچھ کا خر سے لاگ
قول فیصل :۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے ایک معنی
صلصل کا ایک ماں کچھ کے مختلف مذاہب کے
لوگوں سے خدمت نہ کرنا اور دوست و دشمن سے
یکساں برتاؤ کرنا یہ معنیوں کا طریقہ ہے ۔ براہمت
بہر دوست بہر دوست ، بھلائی کے ہیں ۔

صلصل نامہ :۔ صلح کا جملہ نامہ ، راجانی نامہ ، فارسی
نہ کر ، قانون دانوں کی مصطلحات ۔

صلصل :۔ آج فریقین میں تمام مسائل کا پائے
صلصل میں صلح نامہ داخل ہو جائے گا ۔

صلصل ہونا :۔ میل ہونا ، معاہت ہونا ، صفائی ہونا
باسم موافقت ہونا ، اور دھرت و قلیل ، فصیح و راجح ۔

صلصل کر صلح بھی تو بھی رہی جنگ
ملا جبہ دل تو اس کے اس سے لڑا کی خواہش ہے

قول فیصل :۔ اس کی تکمیل صورت صلح ہو جائے گی
راجح و فصیح ہے ۔

صلصل ہونا جو رخ زلفوں کے ہونے کی صلح
و موافقت ہو جائے گی گریچ میں ترساک ہونے کا طریقہ

صلصل :۔ (بروزن میں) عربی و تونٹ ہنر و ک
نہ تو بھی پر ہے شیفتہ طبع

نہ تو شہید اپنی سردی قتل
خندہ علی پر ، نشہ علی پر ، سرور میں پر ، لعل سخن پر

نہ فیصل ، نالہ صلصل تو قتل براب مینا
(زادتی و ہولی)

صل علی ۱۔ راہ راہ سبحان اشراکینہ غری
موت تبلیغ یافتہ طبع کی زبان۔

بشیر مرح جو سراج آذان کو مستوں کی
سے صل علی کا شور گوش چرخ معانی اثر کفر
قول فیصل صاحب زلفان نے کہا کہ صل علی
محرم کثیف جو سلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھتے
یا خوشبو سونگتے ہیں یا کوئی بات قابل تعریف سنتے
ہیں تو اس وقت کہتے ہیں۔ زیادہ تر خانوادہ کے
وقت صل اللہ سبحان اللہ کے کلمے سننا کیے جاتے
ہیں۔ شیعہ حضرات جب ٹھٹھا پانی پیئے ہیں تو
امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کر کے کہتے ہیں
صل علی (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابا عبد اللہ۔

صل علی کہنا۔ ۲۔ درود بھیجا، درود صرف
نفع و راح

۱۔ کیا خوب تھا رازخ نذرانی جو
دیکھتے ہیں جو ملک صل علی کہتے ہیں اس پر
صلعم۔ صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیف
دورانات

قول فیصل۔ اگر کوئی شیعوں کو دیکھے گا تو وہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیف قرار دے گا
صلوات۔ صلی اللہ علیہ وسلم (درود، دعا
کی رحمت، عزت، موت، نفع، راح)

کرتا ہوں تو سے نام پر ختم دیا قصید
وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش معانی
قول فیصل۔ شیعہ حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کی
پڑھتے ہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ محمد
وہ سنی حضرات کہتے ہیں۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ محمد و آلہ محمد و آلہ محمد
فارسی اور اردو میں بکون درم بھی سنتے ہیں۔

یہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صلی اللہ علیہ وسلم
میں سنتے ہیں۔ اکثر مسلمان نقرایہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر
لائے ہیں۔

۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلی اللہ علیہ وسلم
صلوات ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳

مجموعہ کتب کے ہو گویا ہم نے زبان کو لال کیا

(ذوق دہری)

قول فیصل - فارسی دالے بطور دماغ و حکم دے ہیں خود
ہو کہ وہ چھوٹا سا پرندہ جس کو لال کہتے ہیں وہ یہ آیت پڑھا
کرا جو اسی رعایت سے ذوق نے کہا کہ۔

صمد - بے نیاز جس کے سبکچل ہوں اس کے گناہ کا علاج نہ
خداوند عالم کی خاص صفت دہی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - بے نیازی اور زر کی کے سنوں میں بہت سی برتے
ہیں جیسے جہانگیر ہار گاہ محمدت ان کے دفنی زمین دیوانہ
در کی اجازت نہ پاں دس کی ہار گاہ نقوش میں جانے کی اجازت
نہ پاں۔

صمد - بے نیازی اول، شیر، حمام، تھوڑا، حری
نہت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہاں پہ سواروں کی دھماکہ مٹھری
بھلی سی بیان سپہ شام نہ مٹھری
قول فیصل - تھوڑی طرح کیچڑھا، نیام سے ملنا
و غیرہ کے ساتھ اس کا بھی سرف ہے۔

ایسے ہم قاتی پہ مرنے پر کہے تائیدت
کیچڑھا، نیام جسم سے معصوم روح خفاہ تیر
کیوں غصہ میں آگے ہر دم دکتے ترغیب ہاتھ
نہت آئی نیام جسم سے معصوم روح خفاہ تیر
صمد - (دو تین) گونہ عربی، مذکر، انصبا کی
اصطلاح۔

قول فیصل - سنوں میں زیادہ تر صمد عربی کی
ترکیب سے مشتمل ہے۔

صمد - خاص، بھل، سچا جیسے دوست
صمد - عربی صفت۔ (غور لغات)

قول فیصل - کتہ میں دست صمد کوئی نہیں دوتا
البتہ حرم صمد و صمد عرب کی ترکیب سے ہوتے ہیں۔

صمد - قلب - دل کی سچائی۔ سچے دل سے

عربی الفاظ - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صمد - اگر قلم کو صمد سے مافوق نظر کرے تو یہ قلم جتنا تھا
تو گناہ پر تھک کر کوئی نہ جانتا ہوتا تھا۔ (ذوق دہری)

قول فیصل - صمد قلب سے دماغ لگتا ہی ہو گیا
صمد وید - بزرگ لوگ، سردار، عربی، جمع
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ قوم جس کا پیچھے مسلم اخلاق
وہ قوم جس کے منہ پر شہرہ آفاق

قول فیصل - اس کا دماغ صمد ہے جو صمد
یا صمد وید قریش کی ترکیب سے زبان پر زیادہ ہو
صمد - بزرگ لوگ، سردار، عربی، جمع
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ منہ پر شہرہ آفاق
وہ قوم جس کے منہ پر شہرہ آفاق

صمد - بے نیازی اول، شیر، حمام، تھوڑا، حری
نہت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آخری صمد وگو: آخری
کیا لایا باغ آکر کاغذی

قول فیصل - اخلاقی ترکیب کے ساتھ خدا کا
صمد، عقل، صمد حقیقی اور صمد قدرت
کہتے ہیں۔

من میں احمد خدا کو کیا کہیے
(نہت) نقش اول میں صمد انڈیا کی

(حقیقی) - ملک کا بی پر مددگار۔۔۔ انسان کے
سلسلے کو۔۔۔ اس کے سلسلے عالم وجود میں لائی۔

کہ اس کی بہت میں خاک چھائی۔ صمد حقیقی
کہہ پائی۔ (گلزار سرمد)

صمد - بھل، سچا جیسے دوست
صمد - عربی صفت۔ (غور لغات)

محل صمد - حسین آباد کی تصویر دالی بارہ دری
اور دیگر مقامات پر شاہی معرود کی اہلی انصافی
کے لئے موجود ہیں۔ (ذوق دہری)

صمد - بھل، سچا جیسے دوست
صمد - عربی صفت۔ (غور لغات)

صمد - بھل، سچا جیسے دوست
صمد - عربی صفت۔ (غور لغات)

محل صمد - چند سال کے بعد ایک قصیدہ اگر شاہ
کے دربار میں سنایا کہ جس میں لکھتے تھے کہ صمد
بہ ایچ مرث کے تھے۔ (آب حیات)

صمد - ایک خوشبودار لکڑی جو وہاں
کام آتی ہے۔ عربی۔ مذکر، جمع، رائج۔

محل صمد - آواز - صمد کی حرارت کیوں کہ
دفع ہوگی۔

خوبی - ہم تباہی صمد اور کیوں کہ پتی
قلب پر رکھیے۔ ابھی تک صمد نہ ہو تو ہی۔

قول فیصل - صمد کی ٹپ نہیں ہوتی ہیں (یا)
سفید خوشبودار (۱) سرخ بغیر از خوشبودار (۲)

نہت کہ اس میں بھی کوئی خاص خوشبودار نہیں ہوتی
سفید کو صمد سفید اور سرخ کو صمد سرخ
کہتے ہیں۔

مذوق عرق و بکھ کے خوشید ہو اور
مذوق عرق و بکھ کے خوشید ہو اور
(۵) تہذیب اللہ و تہذیب العرب
نوع اور ترتیب حروف میں مشابہ ہوں بگو۔ حرکات و سکنات
میں مخالفت واقع ہوں اور اس کو بعض تہذیب لائق
کھلی کہتے ہیں جیسے ہیرا بکھر ہونے سے نہ صرف اور
بیرا بکھ ہونے سے عداوت۔

مذوق عرق و بکھ کے خوشید ہو اور
مذوق عرق و بکھ کے خوشید ہو اور
(۶) تہذیب اللہ و تہذیب العرب
میں دوسرے لفظ سے ایک مرتبہ زیادہ ہو اور دوسرے
مہکم۔ اسی سبب سے اس کو تہذیب زائد لائق کہتے
ہے اور یہ تین حال سے خالی نہیں یا اول میں کوئی
حرف زیادہ یا کم ہو جیسے ایت۔ نبات یا درمیان
یا کسی اور پیشی ہوگی جیسے علی اور کالی۔ دم اور
نام یا آخر میں جیسے چاہ اور چاہ۔ بیان اور
بیان۔ پہلی قسم کی مثال

یوں نہ ایتی چاہا کے کرد
یوں نہ ایتی چاہا کے کرد
دوسرے قسم کی مثال
سیرت انوں نے تھوڑوں کو خیا یا راز حق
خوب کر کے کو جو جانوں میں خیر پیدا کیا
تیسری قسم کی مثال

اس نام کے اس لقب کے مد
اس نام کے اس لقب کے مد
یعنی اس قسم کی تہذیب کہ جس کے آخر میں پیشی ہوتی ہو
تہذیب اللہ و تہذیب العرب
کو تہذیب اللہ و تہذیب العرب کہ جس میں بعض حروف کے
متجانس ہوں جیسے چین اور چین۔ اسے اور
اسے۔

خال و خسار تباں کا جو خیال آتا ہے
کیونکہ دل میں سوال ہو کسی ہندو کا
(۷) تہذیب اللہ و تہذیب العرب
ایک لفظ کے آخر میں دو حروف کی زیادتی ہو جیسے
انگ اور انگلی۔ ترس اور ترسائی۔ تلی اور تلیعل
انگ سے اس کی انگلی جو بھیک
مہ کا کسم لیے خست تا ریک
طیفہ عبد الزاق یعنی سے مقدم شرح سے شرح
میں اس نسبت کی تفریق میں سودا واقع ہوا جو تہذیب
نادر کی بھلی قسم کو کہ اس میں ایک لفظ متجانس کے آخر
میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہوتا ہے
نہ تلی فرا و دیا ہو۔

(۸) تہذیب اللہ و تہذیب العرب
کے بعض حروف مختلف ہوں مگر شرط یہ کہ ایک حرف
سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے متجانس
بعد واقع ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط چکا حرف
تختلف مقدم المخرج یا قریب المخرج ہوں اور تین
صورتوں کی مثال یعنی اختلاف ان میں درمیان میں یا
آخر میں۔

مثال اول
حق میں جس کو تو علم میں کان گوہر
فضل میں کعبہ جو تو علم میں کوہ جنت
علم و علم میں تہذیب خسار رہا ہو۔
مثال دوم۔

لال کرتا ہے وہ رستہ سل کو
اور خستہ خستہ ہو نسل کو
سخت و پخت لال اور سل ہی۔

مثال سوم
لغہ جو گز خم بکر کا تھے سینا

آہستہ سے سینہ مرے اسے جان لایا
(۹) تہذیب اللہ و تہذیب العرب
یعنی حروف میں اختلاف ہو مگر بیان بھی شرط یہ ہے کہ
ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں
کے متجانس ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط چکا حرف
دو یا تین یا تین جگہ گرم
نہ دیکھی تھی ہر اہم ہر اہم
نبات اک کیز کہنہ مصر
کہ دیکھن نظم سے جس کی ہر اک شر
گرم و دم۔ مصر و مصر میں تہذیب لائق نہ ہو کہ کیونکہ
ہر ایک مثال میں دو حرف کا اختلاف ہو اور اختلاف
حروف کا عام ہو خواہ اول میں ہو خواہ درمیان
میں خواہ آخر میں اور وہ حروف مختلف مقدم المخرج یا
قریب المخرج نہ ہوں جیسے شک چنگ اور دام
دوم اور شاہ، شاد و خیرہ۔
پہلی شکل کی مثال۔

یہ بھی اس نازک بدن کو بار جو
گر کر باندھے نظر کے تار سے
دوسری شکل کی مثال۔

یا غلطہ کا لڑا تو قول ہو اسے
یا ذبح کوئی نیدہ مقبول ہو اسے
تیسری شکل کی مثال۔

دخت و دخت کی خاک ہم چھاشی
تو سے غریبانی خسار سے کرلی

مطلوب طالب مولانا رحم علی خاں بن برہنہ خاں
مکتبہ پوری میں مذکور ہے کہ تہذیب لائق یہ ہے کہ اس
میں الفاظ متجانس ہوں اور وہ سری جہاوت
میں ہوں کہ جو کہ تہذیب لائق میں الفاظ متجانس
آتے ہیں۔

پوشیدہ اس کے ڈر سے وہاں جہم جا
 عالم میں اور شیخ سے یہ کام کم ہوا
 پچھلے قول سے معلوم ہوا کہ خواہ گئی کسی کی نہیں
 ہوا کہ لانا تھا اس میں زور کی کوئی تھی نہ ہر
 تو نہیں ضرور ہوا اور اگر کی ہوتی ہوتی نہیں ہر
 اندر ہوتا ہو لیکن خود کرنے سے معلوم ہوتا ہے
 کہ یہ کوئی معلوم نہ تھا نہیں اور جن لوگوں نے نہیں
 کر اور دو ایک ہی لکھا ہو وہ بہت درست ہے
 کیونکہ جس کو نہیں ہر دو جہم کہتے ہیں وہ نہیں لانا
 کر کے ایک تکلیف ہوتی نہیں متصل و کر کے ہر دو
 متصل قرار دیا تب ہر یہی اصطلاح کے خلاف
 دیکھو کہ نہیں لانا وغیرہ میں لکھا کہ کسی تم
 کی ہوتی نہیں نہ دو لفظ برابر واقع ہوں اس کو
 نہیں ہر دو ہی لکھیں کر اور نہیں ہر دو لفظ
 ہی جیسے دیکھیں ان سے عرف میں نہیں ہر
 متصل ہے۔

پہنچا جو ہر ہر سے فرمان غزل شب
 کر اور یہ ہر عالم سحر کا ہر لکھ
 قرار دہر میں نہیں لکھ کر اور برابر واقع ہیں
 (۲) صنعت اشتقاق - کلام میں
 ایک اصل کے چند الفاظ لانا اس طرح کہ ان
 لفظوں میں اصل کے حروف ترقیب اور وجود
 ہوں اور اصل میں جو سنی ہوں ان میں بھی باہم
 اتفاق رکھتے ہوں پس تر اور تم ای نہیں سے
 نہ ہوں گے کیونکہ گود و زور کے حروف
 میں متنق ہے مگر ترتیب میں تخی نہیں اشتقاق
 کی مثال یہ ہے۔

اے بخت تو باگ اور جا ہم کو کہ ہر ہم
 جانی کے نہ تا ہر دہانے کے کیوں کے

باگ بگا جانی کے اور بگا کے یہ جہاں
 نفس جاگنا مصدر سے مشتق ہیں۔
 (۲) صنعت شبہ اشتقاق - کلام میں
 ایسے الفاظ لانا جہاں جو ہر میں اشتقاق
 کی نوعیت رکھتے ہوں لیکن حقیقت ان کا ہر
 علوہ علوہ ہر سنی ان میں جن حروف یا حروف
 اس طرح اتفاق رکھتے ہوں کہ دیکھنے سے
 ہادی انہر میں معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک اصل
 سے مشتق ہیں اور حقیقت میں ایسا نہ ہو اس
 سے زلف الہر میں اس ان کی تعلق ہر
 شبہ اشتقاق میں لانا ہر معلوم ہوتا ہو کہ
 دونوں الفاظ ایک مادے سے نکلے ہیں کیونکہ
 دوسرے لفظ میں یہ لفظ کے سب حروف وجود
 ہوتے ہیں مگر تالی کے بعد ہر ہر جانا ہے
 کہ دونوں ایک اصل سے نہیں ہیں۔

نکتہ مشتاق یاد ہے اپنا
 شاعری تو شاعر ہے اپنا
 شاعری اور شاعر میں شبہ اشتقاق ہو۔
 (۳) صنعت تکرر (یا) تکرار - ایک
 سنی کی دو لفظوں کا معر جوں یا شری برابر
 برابر جمع کرنا۔ اس صنعت کی سات صورتیں ہیں
 پہلی صورت تکرر مطلق - یہ اس طرح ہے کہ
 ایک شری لفظ کر را شری خواہ دونوں ہر
 کے اول میں جیسے

دوتے دوتے کوئی سویا خاک پر
 ہلے ہلے کسی کا جھولادہ گیا جیہ اکبر
 یا صرف ہر اصل کے شری میں جیسے
 آتھاتے ہوتے تک ایسی ہی
 بات دانتوں سے بھی کہہ سکتے

یا صرف ہر ثانی کے اول میں جیسے
 آپ کے اوصاف قرآن ہیں سے پوچھیں
 نکتہ نکتہ میں کا سیار نہایت ہو گیا ہر
 یا صرف اول کے حروف جیسے
 مرے سوز ہر کا چر یا ہے ہر ہر ہر عالم میں
 نہ میں ہر کی زبان چر کا اور اس نے آتھاتے ہر

یہ دوسرے ہر کے حروف جیسے
 پڑا ہو خاک میں ہے ہر ہر ہر ہر ہر
 چھوٹا ہے ہر میں ہر ہر ہر ہر ہر
 یا دونوں ہر کے آخر میں جیسے
 من دانتوں سے ہر ہر ہر ہر ہر
 اب دانتوں سے ہر ہر ہر ہر ہر
 یا صرف ہر اول کے آخر میں جیسے
 دوش شبہ ہر اک نگ ہر ہر ہر ہر
 پڑے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 یا صرف ہر ثانی کے آخر میں جیسے

شر و اجلوں ترادہ ہر ہر ہر ہر ہر
 کہ جسے دیکھ کے تران ہر ہر ہر ہر
 دوسری صورت - ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 دو لفظ آئی اسے تکرر یعنی کہتے ہیں
 قلم و قلم آتھاتے کی ہر ہر ہر ہر ہر
 یادہ یادہ دل ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 (دوق دہوی)

میری صورت - تکرر شبہ اس طرح ہے
 کہ پہلے ہر میں دو لفظ ذکر کرے پھر ان کی
 نسبت سے دو لفظ دوسرے ہر ہر ہر
 پس یہ پہلے لفظ اگلے لفظوں سے علاوہ
 رکھتے ہیں۔

خدا ان خندہاں جسہ ہر پیرا وہ
گر یاں گریاں اور سنے ہم
وہی مصرع کے دونوں لفظ ایک مصرع کے دونوں
لفظوں سے تفساد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
چوتھی صورت۔ اگر یہ لفظ یہ ہو کہ لفظ ایسے کر
آئیں کہ پہلے لفظ کے بعد دوسرا لفظ لگے سنی کی توجہ
ہو جائے اسے تکریر تکریر بھی کہتے ہیں اس لیے کہ لفظ تو
وہی ہوتا ہے مگر اس کے آگے سنی میں نئی کیفیت پیدا
ہو جاتی ہے۔

ہم کا فران عشق کو یہ ہو بڑا فدا
دو دن میں آتش آتش شمع نہیں
نے انداز اور نے یہ ڈھنگ
وہی زعفران عشق کل ہو رنگ
پانچویں صورت۔ یہ ہو کہ دو لفظ گور کے درمیان
کوئی لفظ واسطہ واقع ہو اسے تکریر مع واسطہ
کہتے ہیں۔

جان حاسد پہ بستی قلی پڑی تار پہ نام
وہی پہ یوں اپنے الزام قاصد اور پورہ
دست آئے تو میکش کیا ہیں جس دست ہر مانی
مرا ہی ہو مرا ہی۔ ہم یہ خم مسافر ہوتا سفر پر
(اسیہ سینا)

چھٹی صورت۔ اس طرح ہو کہ دوسرا لفظ پہلے لفظ
کے سنی کی تاکید کرتا ہو اسے تکریر ہو کہہ کہتے ہیں۔
تو نہ گئے پائے برا کو کہا، کہا
یا صفت سے عینیکہ منہ پر کہا کہا۔
فمن میں مگر غلط از لعل شگفتہ بھی نہیں
جائے جائے ہم جوش میں تے بھی نہیں
ساتویں صورت۔ یہ ہو کہ بعض الفاظ کی تکرار ایک
معنی کریں اور یہ بات بطور تکرار ہوتی ہو۔

تکریر ہو کہتے ہیں۔
اچھ ہو جس کے غنچہ دل میں دلاست شاہ
فسر بان اس لگے کے سوں انداز بار بار
۵۔ صنعت تصحیف۔ تصحیف کے معنی ہنسی
میں تصحیف کو لفظ لکنا۔ اصطلاح میں یہ ہو کہ شاعر
ایسے الفاظ لائے کہ بغیر لفظ کا دوسرے لفظ
بن جائیں، اور اگر طرح ہو تو جو ہو جائے۔
مطلوبہ غالب میں اس کی تعریف یوں کی کہ
ایسے الفاظ لائیں جو بے ہ خط لفظ کا حرکت
مرح سے ہو جائیں۔ امیر خسرو مجاز فریدی
کے تیسرے رسالہ میں کہتے ہیں کہ صنعت تصحیف
اور تخیل میں یہ فرق ہو کہ تخیل میں
دو لفظ ایسے ساتھ ہوتے ہیں کہ حرکت لفظ
کے بدلنے سے ان کے سنی بدل جاتے ہیں، جیسے
سیکن اور مشکیں پس نظر کے میں شعور میں۔
تصور اس کی مثال کا لکھ سونے میں دیتا
بچھا دیتا کوئی نشتر مرے ہنر کے نیچے ہے
نشر اور ہنر میں تصحیف نہیں۔ پس بن لوگوں نے پڑ
اور تو شہ اس کی مثال میں بکھاتے۔ یہ ان کی
ظلمتی ہو۔ اور تصحیف یہ کہ آجہ من کے جو
پیرا نے سے وعدہ اول میں یہ بات ہیں۔

۶۔ یہ عیاں شہ شرح فوائد مینا پتہ میں ملا۔
نہد جون پوری نے اس صنعت کا نام تخیل
تصحیف کہہ کر ثابت حایت و نفس مثال دی
ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کوئی علاقہ نہیں جہاں
دو لفظ ہم صورت آتے ہیں۔ یاں ایک ہوتا ہے
جیسے فوار۔ غوث محمد شاہ حالی جادوہ کے سفر
نامے میں پیرا لکھتے ہیں کہ اگر چہ صاحب
میرا سے دھوکہ مست ہیں۔ مگر تبارت مائل لفظ

مائل کی تصحیف غافل کے ساتھ موقی کی تکریر ہو۔
حدائق سخن و تان ہنر میں اس صنعت سے
بیان میں اس طرح پر لکھا کہ مصنف وہ ہو کہ شاعر
نظم یا نثر میں ایسے الفاظ لائے کہ ان کے لفظ یا حرکت
کو بدل دیں تو سنی کی جگہ ہو جائے اندر یہ طرح
پر ہے۔ یہ صنعت منظم اور وہ یہ کہ ہر لکھے
کو لفظ تصحیف کے ساتھ پڑ جائے کیس اور کہ ہم کی
ابتداء و انتہا تصحیف کا نام ہر مانی ہو جیسے اس
جہاں میں۔ جب کہ اس میں سبب مائل کو کیر
پند ہے۔ اس کی تصحیف یہ ہو کہ جب کہ اس
نہایت مائل کو کیر (لفظ مائل) پند ہو۔ اور پند
مصنف مضطرب یہ ہے کہ حرف لے پہلے
ہوں اس دم سے کلمات کے جوڑ خود نہ کرے بہ کچھ
یہ اگر تصحیف حال ہو جیسے کمر است و ہنر و ناز ہی
کہ اسے خود کے ہو کیر است و غور سے کا غور مائل
بھی پڑ سکتے ہیں۔

۷۔ صنعت توحید کہ صنعت میں تو سیم کے سنی
ہی نشان کرنا۔ اصطلاح علم جہاں میں اسے
کہتے ہیں کہ شاعر بنیاد قافیہ کی ایسے حرف پر رکھے
کہ مدح کا نام اس میں آجائے اسے تو سیم اس
یہ کہتے ہیں کہ شاعر اپنا نشان قافیہ میں دکھانا جو
سرگرم صفت تیرا دنیا میں ہر شاہی
اسے مظهر خوبی و الطاف علی خاں جو شاعر
۸۔ صنعت ایداراع۔ صنعت میں کسی کے
پاس دو صفت رکھنے اور کسی کی ولایت قبول کرنے
اور قوم میں صلح کرنے کے سنی میں آتا ہے۔ اصطلاح میں
اسے کہتے ہیں کہ مدح کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا
کہ ان سے اس کا نام نکل آئے جیسے یوسف خاں
کی مدح میں کہیں کہات جو میدان تیرے مصنف میں

سے مال کوئی تو سورہ یوسف قال میں نکلا
(۸) صنعت متتابع صنعت میں متتابع ہے درج
کے معنی میں یہ اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ بات
میں سے بات نکالیں۔ اور الفاظ اس طرح آئیں
کہ ایک کی متابعت کی وجہ سے دوسرا آوے
سوئے معنائہ جہدہ دیکھئے نگاہ قرعہ
تا کہ میں انگریز انگریزوں میں پہنچا ہوا ہوں
(۹) صنعت ترتیل ریا، متر لزل۔ طا
غیر الدین نے غیر ابلاغت کے ایک سلسلے میں لکھا ہے کہ
یہ صنعت اس طرح ہے کہ حروف کی حرکت کے تفسیر
درج خدمت ہو جائے جیسے۔

ہے، مامیری یہ تجھ سے کو دگار
اس کے سر کو رکھ ہمیشہ تا جہاد
تا جہاد میں اگر ہم ساکن پڑیں تو روح جو اور اگر
اس کو کھو پڑیں تو ذمت ہو جائے۔ سکون کی موت
میں زادہ ہو کہ سر پہ تاج حکومت رہے اور دوسری
صورت میں یہ سنی ہوئے کہ مقتول ہو کر سر اس کا دل
میں سولی پر لٹکا رہے۔ دوسری صورت میں ستر
صفت ہو اور درصاف الیہ۔

(۱۰) صنعت قلب۔ کہ الفاظ اس طرح پر
واقع ہوں کہ دونوں لفظوں کے حروف تریب میں
کیاں ہوں اس طرح کہ روح اور صود اور بیعت
دن کی مٹہ ہو اگر حروف کی تقدیم و تاخیر میں فرق ہو
اس طرح کہ جو حروف پہلے لفظ میں مقدم ہوں اور
دوسرے لفظ میں مؤخر ہوں اس کو تخبیس قلب
بھی کہتے ہیں اور تخبیس کی قسم شمار کرتے ہیں اور یہ
صنعت کئی قسم پر مشتمل ہے۔

الف، مقلوب کل معنی سب حروف کے علاوہ
شکس ہوں جیسے کاخ، خاک، از نریش، شرت

اور عرش شریخ اور عدد روح اور تارہ رات
وغیرہ۔ (ب) مقلوب معنی۔ اسے کہتے ہیں کہ
کلمے کے معنی حروف کی ترتیب شکس ہو۔ جیسے
قریب و قریب اور شک و شک کمال کلام اللہ
و حقیق و حقیق اور ظلم کل اللہ مرحوم مرحوم اللہ مالک
ای (ج) مقلوب متوی۔ معنی تمام لفظ یا
فقہ یا مصرع یا شعر مقلوب کرنے سے وہی لفظ
یا فقرہ یا مصرع یا شعر حاصل ہو۔ الفاظ کی مثال
جیسے باب بے عیب خا باش نادان وغیرہ۔
مثال نفس کی۔

یہ آجانا دم کا ہے فقط اس کی غایت پر
کسی کی آمد و رفت نفس میں کچھ نہیں ملتی
ظفر

آجانا کو اگر آؤں سے پڑیں تو ہی عبادت
مائل کریں۔ بشر کی مثال۔

نم شدت کا ہے درد یہ ساکت دشمن
اشک ہر گاہ رکھا خاک دم اگر کشا
تمام شعر مقلوب متوی ہے (د) مقلوب متجہ
لفظ متجہ شرت کے وزن پر مفعول کا صیغہ
ہے اس کے معنی بالہ و در کے ہیں اور اصطلاح
میں اسے کہتے ہیں کہ الفاظ مقلوب میں سے
ایک لفظ بیت کے اول میں واقع ہو اور
دوسرا لفظ بیت کے آخر میں جیسے اس شعر
میں۔

ریم سوزاگ پند ہو تو شریہ
رحم اور میں المٹ نکلا جو میر
خاندہ۔ اگر دو لفظ مقلوب پاس پاس
ملا کر قریب واقع ہوں گے امدان میں کسی
دوسرے لفظ کا سوائے حروف عطف یا حرف

ہو یا ان کی مثل کے فاصلہ نہ ہو گا تو اس کو مقلوب
مکرر اور مقلوب مکرر و دج اور مقلوب مکرر و د
کہیں گے۔

(۱۱) صنعت رد المعجز علی الصد۔ مرنی
بیت کے مصرع اول کے جز اول کو صدد
اور جزو آخر مصرع کو مرنی کہتے ہیں اور
جزو اول مصرع ثانی کو ابتدا اور جزو آخر
مصرع ثانی کو خرب و عجز کہتے ہیں یا دور میان
بیت جو کچھ زیادہ حشو ہو۔ میں اس صنعت
میں یہ مراد ہو کہ جو لفظ عجز یعنی جزو آخر
مصرع ثانی میں مذکور ہو اسی صدد میں یعنی جزو
اول مصرع اول میں مذکور ہو۔ ہر جہد کہ لفظ صدد
سے جزو اول مصرع اول کا کجا جاتا ہو لیکن یہاں
عام ہے اور اس سے ہر جزو ماقبل عجز کا مراد
یا گیا ہے خواہ حشو ہو خواہ مرنی و عجز
و جہ سے۔ اب ہلال حسن بن عبد اللہ نے کتاب
صناعتیں میں لفظ رد المعجز علی الصد
لکھا ہے۔ اس لحاظ سے اس صنعت کی چار
قسمیں قرار دی گئی ہیں۔

پہلی قسم صنعت رد المعجز علی الصد۔ یہ صنعت
نظم و نثر دونوں میں جاری ہوتی ہے۔ نثر میں
اس طرح کہ جو لفظ نفس کے اول میں آئے
وہی نفس کے آخر میں آئے۔ مثلاً نظم میں اس
طرح جاری ہوتی ہے کہ جو لفظ صدد یعنی جزو
اول مصرع اول میں آیا وہی عجز میں آئے
اور یہ چار حال سے خالی نہیں خواہ وہ لفظ
مقلوب تخبیس کے ہوں یعنی وہ دونوں لفظ تخبیس
کی صنعت رکھتے ہوں خواہ اولیہ تکرار کے معنی
الفاظ کو رد و نہایت تخبیس کے آئیں خواہ

رد العجز علی المصدر الاشتقاق برعنی وہ لفظ ایک مادے سے
اشتقاق ہو خواہ وہ العجز علی المصدر مثلاً اشتقاق میں وہ لفظ
شائبہ اشتقاق کی رکھتے ہوں اور جنیس میں کسی خاص
قسم کی چیز نہیں بلکہ عام جو کسی قسم کی بھی نہیں ہو۔

مثال صنعت رد العجز مع الجنیس
بال کھولے کیا تماشاکر گیا
برگیا عشاق پر مینا حال

مثال رد العجز علی المصدر مع اکراد
خط نامہ بر کر پھر دیا امد یہ کیا
کنا کہ ہم نے جان یا دہانے خط

مثال رد العجز مع اشتقاق
بہینا خط کا کیا اس بت نے ترک
اب خدا موت کا مقام بھیج

مثال رد العجز مع مشبہ الاشتقاق
سودہ الحاس کھا کر رہیوں
زندگانی بھر میں یہ سودہ ہے

دوسری قسم صنعت رد العجز علی کثر - یعنی
جو لفظ عجز میں واقع ہو وہی مشرعی اور مشویاں
عام ہو خواہ مصرع اول کا ہو خواہ ثانی کا ہو اور ہر ایک میں
وہی پانچ عدد میں متذکرہ قسم اول پیدا ہو سکتی ہیں
مثالی رد العجز مع اکثر -

مرد تم پر ہی پردہ قسم پر مرسا
بس اب تم دنیا مجھ سے بھر رہے

تیسری قسم رد العجز علی المردف - یعنی جو
لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں واقع ہو وہی جزو آخر مصرع اول کے
جوئی تم رد العجز علی لا بد امنی جو لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں
ہو وہی لفظ اس مصرع کے جزو اول میں ہو مثالی رد العجز علی المردف

بارے ملاضمت ابر بار بار برس
جو ہم سے ہو سکے تھے نہ ہو خزاں برس

وہ بھی وہی ہر کہ اس قسم کرے
تا زبکینوں بجائے حسرت ناز
مثال صنعت تباذ - یہ صنعت بھی رد العجز علی
المصدر کے آری سے ہے لفظ تفصیل اس کی یہ ہے
کہ لفظ آخر مصرع اول کا لفظ اول مصرع ثانی کا
لفظ اول مصرع ثالث کا اور لفظ آخر مصرع ثالث کا لفظ اول مصرع
رابع ہو ایسے ہی جہاں تک اشتقاق پڑے۔

قائیں کیوں میرا مدہ آسائش جاں
جاں جس پر خدا کرتے ہیں سب اہل جاں
ایساں ہے میرا محبت اس کی دایم
دایم اس کو بھی مجھ پر لطف ہاں

مثال صنعت قطار البعیر - یعنی مشرعی
لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول مصرع آخر
ایک سے ہوں۔

غزالی جوئے پاؤں طلب ہی تھی حیات
حیات تو اسے کیا مقصد کہاں جو لطف
مثال صنعت تفریع - یعنی مشرعی جزو صدر
کا کثیر آخر عجز کے حشر آخر کے موافق ہو۔

حیات وہ ساعت بھی عجب بیتی کہ جنت
لالی تھی عبا یار سے سپناں بخت
حیات مدد رہی جو اند محبت مجرموں و دلوں
کہ حزن آخر تائے وقتانی ہو۔

مثال صنعت مبادلة الکرامن - یعنی
وہ لفظوں میں حشر اول با ہم تہی ہوں -
اگر حق نے بخشی ہو عقل عجیب
تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب

مثال صنعت التضمن المردف مع روایت
قافی کے بعد اثنائے کلام میں ایسے دو لفظ
جمع کیے جائیں جو وزن اور ردی میں موافق ہوں۔

تو خبر ہی تیرے حسن سے پر تو دور

اترے ملک ملک سے یہ سف زب سے کلا
نکن نہیں کہ تجھ سا کوئی کہیں سے ملے
مرد ملک اد ملک سے جو نہ زمیں اور کہیں
سے کیونکہ یہ الفاظ تانچے میں ہیں۔

مثال صنعت توافق - یعنی چار مصرعے
ا طرح کے ہوں کہ جس کو چاہی مصرع اول
دوم دوم و چارم کر لیں۔

مفتون ہوں میں اس شرم دیا کا دل سے
عاشق ہوں میں اس ناز و داد کا دل سے
شیدا ہوں میں اس زلفہ و قنا کا دل سے
کشتہ ہوں میں اس سر زلفہ کا دل سے

مثال صنعت نظم النثر - یعنی نظم کو اس
طرح پر بنائیں کہ اس کو نثر بھی پڑھ سکیں حالت
نثر میں بندش نیست الفاظ اور معانی کلام
بھی ضرور ہے۔

جان اہل نیاز بندہ نواذ - بعد بنیم اد عجز و نواذ
یہ گزارش یا پکا کہ دعا - آپ کے حق میں شکر
اور عیشہ فریق میں مرنا - دل کو ہر وقت مضطرب کرنا
کب تک فریاد کیوں بھٹا - آن تو بندہ بے گناہ مرا
حالی سے اپنے مطلب کیجئے - اور بدلی مری خبر لیجئے
(نام امام شہید)

مثال صنعت مثلث - اس کو کہتے ہیں کہ
دو ہی کے تین مصرعے اس طرح کیے جائیں کہ اگر
سر ہر مصرعے سے بعض الفاظ کو اٹھائیں تو ان کو
جمع کرنے سے چوتھا مصرعہ خود پیدا ہو جائے مگر
اکثر وہ الفاظ ہر مصرعے میں سرخی یا کسی علامت
خاص سے کیے جاتے ہیں۔ مطلب طالع ہیں اس
کا نام صنعت سکتہ نکھاجو۔

تو خبر ہی تیرے حسن سے پر تو دور

اور ۱۰ میں چھوٹے روشنی ہوا سے خود
تیرا ہی جلوہ سادے عام میں
ہے ہر میں اور ۱۰ میں تیرا ہی جلوہ

(۲۱) صنعت مربع - اس کو چار درپہاؤ
ہی کہتے ہیں یعنی چار سہری چار چار خانوں میں
ہی لکھیں کہ ان میں طول میں اور عرض میں یکساں
پڑا ہو سکے کسی طرح کا تفاوت واقع نہ ہو
اس کی مثال بحر الصفا میں فصل دوم کی
(۲۲) صنعت مرقومہ - یعنی مصرع یا شعر
ایسا ہو کہ اس کو ایک دائرے میں چار یا آٹھ
دکن کر کے دائرے کے حضور میں متحدہ ملے لکھیں
اور جس دکن سے چاہیں پڑھ سکیں اور ایک مصرع
یا بیت سے باعتبار تقدیم و تاخیر دکن کے کسی
مصرع یا بیت میں ملے۔ مثال بحر الصفا
میں فصل دوم کی ہے۔

(۲۳) صنعت اقسام الثلثہ - اگر محفل

پڑھیں تو ایک منزل ہے اور جو مطلع چھوڑ کر
بچے مصرعوں کو پڑھیں تو دوسری منزل ہو جائے گی
اور جو مطلع چھوڑ کر بچے مصرع پڑھیں پانچ
مرتب مطلع ہو جائیں۔

خندہ لب سے اس کے شمع خندہ ہے فردغ
جلوہ و خداں سے ہے سرور چراغان ہے فردغ
نور مینائی ہے کم زلف بت گلشنام سے
ہے اندھیری رات میں شمع شبتاں ہے فردغ
نکلتا ہے چراغ خانہ اپنا شام سے
ہے سواد خط میں یعنی خطے جانان ہے فردغ
جو امام سہر گئے کعبہ کو سنو کا پیشوا
ہوں تو میں دانا پہ پوچھیں نہ جانے فردغ
گرچہ میں گنتی سے باہر ہوں پہ چل آرام سے

جوں چراغ کشتہ لگا رخسار ہے فردغ
جو خوردوں سے چاکر اس کے نکواری زیاد
وہل کی شب میں ہی خیم وقت جو باں ہے فردغ
کام ڈال ہے خدا نے کس بت خود کام سے
ہے حرارت سے وہ کا فرودہ مالک فردغ
لگ جی ہی اس میں غم کی آنکھیں جھپٹ کو آتی
ہے وہ لور دیدہ اک گونے میں نہان فردغ
دیکھ کر بالا فرامی اس کی ست بام سے
سردم چشم اپنے ہیں یاں زیر ایوان بفرود
کیا ہی ہو نکلا ہے اتر چو پوچو میں دشواری
نبت اشنام سے جو روئے انسان ہے فردغ
اسے نوم اودھم اٹھا رکھی ہے اس نے شام سے
اچلا سہ سے جو اس کی برت رخشاں ہے فردغ
اس صنعت کو نام پورک رہنے واسطے کہ غماں
اور بقوت کریم اشرفان کہ قہر و کھو خانے
ایجاد کیا ہے۔

(۲۴) صنعت براعت استہلال - یہ ہو کہ
جو قصہ بیان کرنا منظور ہو خواہ نظم ہو خواہ نثر
کا دیباچہ یا ادل و اتان میں اشارہ کر دیں
بت شغویاں اور قصیدہ و اکثر قصے نثر کے
اس صنعت میں جوتے ہیں - نیم - شغوی - کلر - اچیم
میں فرخ یعنی بلبل کے غائب ہو جانے اور
حادثہ کے طلب کرنے کے موقع پر لکھتے ہیں
کھیلنے پہ جو ہے طلسم تعذیر
اب غام نے جوں کیا ہے تحریر

(۲۵) صنعت سیاق الاعداد - یہ ہوتا ہے
میں ہر دوں کا ذکر کرنا خواہ ایک سے دس
اس سے زیادہ تک خواہ برعکس اس کے ایک
تک اور عدد خواہ قریب دور ہوں یا جتنے

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس تک تو فی ایک بات
(۲۵) صنعت مسکطہ - یعنی غزل یا قصیدہ
دو تیرہ میں سوائے مطلع کے تین تین یا زیادہ شعر
یعنی فقرہ ہرے ہم وزن ایک مصرع کے نہ کر دیں
اور جو تھا قافیہ اس غزل یا قصیدہ کا ہو۔ مطلع
کو اس لیے مستثنیٰ کیا کہ اس میں سبب رعایت قافیہ
و غیرہ کے یہ بات نہیں ہو سکتی اور اس میں شعر کی
وقت طبع دیکھی جاتی ہے۔

سر شمشاد بہت ہو وہ سر دفتر محفل ہو وہ
سرایہ دولت ہو وہ با عزت و باہر چشم
(۲۶) صنعت تویج - اس کو کہتے ہیں کہ کچھ
اشعار ایسے لکھے جائیں جن کے ایک ایک حرف سر
ہر مصرع یا شعر جمع کرنے سے کوئی نام یا عبارت
پیدا ہو اور جو اشعار زیادہ ہوں تو کوئی شعر
وہ پیدا ہو۔

کر چکا جب تمام میں یہ کتاب
ایسی تاریخ کا خستیاں ہو ا
نام جو ساقی ایک صنعت کے
۳۴ کہ ساقی جان ہو اس کا
اس نے لکھ کے قطعہ تالیف
و غنیمت دل سے خوب سن کر کیا
ایک ایک یہ صنعت تو شیخ
خوب پرستہ نام باقہ آیا

(۲۷) صنعت مشعر - وہ یہ ہے کہ اشعار کو
بہر ایک درخت کے لکھا جائے یعنی ایک شجر
درخت کی فرخ کر کے اس سے ہر شاخ میں
مربع مناسب مصرعوں کی نکال جائیں اور ہر جگہ
سے لکھ کر پڑھا لکھ ہو اور شجر باطنی مال ہو جائے

مثال بحر الفصاحت میں ملاحظہ ہو۔

(۲۸) صنعت تشریح - یہ صنعت اس طرح

ہو کہ ایک مصرع ہونے کی وجہ سے اس کے مقابل

دوسرے مصرع اس صورت میں ہوتا ہے کہ پہلے مصرع کا

پہلا لفظ دوسرے مصرع کے پہلے مصرع کا پہلا

لفظ دوسرے مصرع کے پہلے لفظ کا قافیہ ہو اور

پہلے مصرع کا دوسرا لفظ دوسرے لفظ کا قافیہ ہو

اسی طرح پہلے مصرع کے اور الفاظ بھی ترتیباً اور

دوسرے مصرع کے الفاظ کا قافیہ ہوں۔

دعید گانہ ریاضت میں تھے

حبیب زمانہ عبادت میں تھے

دعید کے مقابل دوسرے مصرع میں حبیب ہو اور

یگانہ کے مقابل زمانہ اور ریاضت کے مقابل

عبادت ہے اور اگر الفاظ میں رعایت تقبیر ہو

ہو یعنی مصرع ثانی میں بعض دہی الفاظ ہوں جو

پہلے مصرع میں ہوں مگر معنی جدا گانہ ہوں تو

اسے تشریح سے سمجھیں گے۔

نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے رات

نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے رات

(۲۹) صنعت شلون - یہ ہے کہ ایک شعر

کئی مذکور میں ہو مثال اس کی یہ بیت شیخ الحدادی

بھڑکی ہے۔

دودھ دل اپنا شررا نشان ہوا

ابراٹھا ما عفتہ رخشاں ہوا

ایک وزن ہونا علامتِ فاعلان فاعلان اور

فعلی ہے مفعولن مفعولن فاعلان۔

(۳۰) صنعت محذوف - محذوف اس

شعر کو کہتے ہیں کہ اگر ہر مصرع سے کوئی لفظ

ہٹا کر دیا جائے تو درودیت میں فرق نہ آئے

اور وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔

مجھ کو رسوا نہ کر اسے آفت جاں بر خدا

خندہ تیرا ہوں میں کو رحم میاں بر خدا

اس میں کیا فائدہ اگر مجھ کو کیا تو نے قتل

کچھ بھی انصاف کر اسے سر دیاں بر خدا

یہ محذوف لفظ مجھ کو اور خندہ اور اس میں

کچھ بھی چار لفظ ہوں سے وزن رہا ہی کا باقی

رہتا ہے۔

رسوا نہ کر اسے آفت جاں بر خدا

تیرا ہوں میں کو رحم میاں بر خدا

کیا فائدہ اگر مجھ کو کیا تو نے قتل

انصاف کر اسے سر دیاں بر خدا

(۳۱) صنعت منقوص - یہ صنعت بھی

شلون کے قیل سے ہے اور منقوص مراد اس

شعر سے ہے کہ اگر لفظ آخر ہر مصرع کا دور

کر دیا جائے تو وزن دوسرا پیدا ہو جائے

بے رحم جانا ہے کو میرا چہ رہ

معلوم ہیں مجھ کو مگر تیرا چہ رہ

کس واسطے اس قدر تیرے ہی رہ

تو آدھے گانے تیرے ڈیرے پہ رہ

لفظ میں ہر مصرع ثالث اور لفظ چہ رہ

مصرع اول و ثانی و رابع کے آؤ سے دور

کوسنے سے وزن ہو جائے گا۔

بے رحم جانا ہے کو میرا چہ رہ

معلوم ہیں مجھ کو مگر تیرا چہ رہ

کس واسطے اس قدر تیرے ہی رہ

تو آدھے گانے تیرے ڈیرے پہ رہ

(۳۲) صنعت تشریح - اسے کہتے ہیں

کہ بیت کا ہر مصرع دو تالیف رکھتا ہو جن میں

سے اگر پہلے ۱۱ یوں پر توفیق کیا جائے تو سنی

کی صحت درست ہو اور اس کو توشیح اور دافعی

بھی کہتے ہیں۔

(۳۳) صنعت ذوالقافیہ - اسے

کہتے ہیں کہ ایک شعر میں دو یا دو سے زیادہ

قافیہ لائیں۔

سکندر طالع چیشہ اقبال

ہمایوں صورت و خیر شیر تھالی

(۳۴) صنعت لزوم بالایزوم - اس کے

التزام اور تقنین اور تضاد اور افتاد

بھی کہتے ہیں یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر

ایک امر یا چند امور کا جو مضامین ہوں

غزل یا قصیدہ وغیرہ کے ہر شعر میں التزام

کرے۔ ذیل کے دونوں شعر میں لفظ خاک

کا التزام ہے۔

جو ہودے خاک بیز کوئے دلدار

اسے ہے خاک سے ہر دم سرو کار

جسے لرز خاک سے حاصل ہوا ہے

یہاں خاک اس کے حق میں گیمیا ہے

(۳۵) صنعت حذف - اسے قطع الحروف

بھی کہتے ہیں نظم یا شعر میں کسی حرف کے نہ لانے

کا التزام کیا جائے پس عبارت میں الف نہ

ہنگا تو قطع الالف کہیں گے اور جو ہے نہ ہنگا

تو قطع الالف کہیں گے صنعت قطع الالف

سب سے زیادہ مشکل ہے۔

کی میں نے جو غم سے سینہ کوئی

ذبت یہ صبح کی بھی رہی

(۳۶) صنعت عاطفہ - اس کو پہلا اور

جز منقولہ بھی کہتے ہیں۔ اسی عبارت میں

حرف کا حال
عشق ہی عشق پر نہیں ہے کچھ
عشق میں تم کو کہیں ہے کچھ تیر
(۴۷) صنعت نمشاری - کوئی فقرہ یا
مصرع یا سارا شعر ل کر لکھا جائے اور اس کے
حروف و نماں آتے کی شکل پیدا کریں۔
کیفیت بھی ہے جو ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا
تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن
پچھلے مصرع کی قطع اس طرح جو تن تن تن
مفعول تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن
تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن تن
(۴۸) صنعت منقطع (یا) منفصل الحروف
نثر یا نظم کے تمام حروف کتاب میں ملے ملے
لکھے جائیں۔

وہ آتے آتے آتے آتے آتے آتے آتے آتے
(۴۹) صنعت تلخیص (یا) ذول سائین
(یا) ذول خیقین - کلام میں زبانہائے مختلف
کو جمع کریں اگر ایک شعر ہوتا ہے یا ایک شعر
پانچ اور غزل وغیرہ میں ایک شعر زبان الگ
ہو دوسرا فارسی میں تیسرا عربی میں و تن تن تن
یا ایک مصرع میں بعض ارکان فارسی زبان میں
بعض اردو میں یا کسی انداز میں۔ غرض کہ
جہاں تک ممکن زبانیں ہوں غزل خواہ قصیدہ
وغیرہ میں جمع کر سکتے ہیں مگر اکثر زبانیں ہر
دستور میں ہندوستان کی لکھی جاتی ہیں اگر ایک
شعر میں دو زبانیں جمع ہوں اسے تلخیص
کہتے ہیں۔

اسے سر و خوش خرام گلستان دہری
غلمان ترے غلام کینزک تری پری
دہان لکھن جو بکھتے ہیں۔

(۵۰) صنعت جامع الحروف - ایک
بیت یا فقرہ ایسا لکھیں جس میں تمام حروف تہجی
سما جائیں۔

منظر فیض و عطا ختم ذی جود و دستا
صلح کل مشرب و ثابت قدم زندگیا
اس شعر میں حروف عربی سب جمع ہیں۔

(۵۱) صنایع تصنیف - کسی چیز یا کچھ شخص
کا ذکر صفات متواترہ کے ساتھ کریں خواہ وہ
صفات حسنہ کے ہوں یا ذلت کے۔

ہے سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ
نوش رو جاں عزیز ہے ان کو بیجاں

(۵۲) صنعت مانی انشیر یا انظار مضمون -
چند شکل ترین صنایع تصنیفی جو ادبیہ اس طرح

پر ہو کہ اول ایک مصرع پندہ حروف کا کہیں
اور اس میں کوئی حرف نہ ہو پھر ایک یا
غیرہ سوا وزن باقی کے اور وزن میں چار
مصرع کہیں اور اس امر کا لحاظ رکھیں کہ وہ
پندہ حروف ہر ایک مصرع میں جمع ہیں وہ
متفرق طہیران چار مصرعوں میں بھی موجود
ہوں ہیں کوئی حرف کسی مصرع میں کوئی حرف
کسی مصرع میں اور کسی مصرع میں مکرر۔ کوئی
حرف ان میں کا نہ جائے اور ان کے تخریج
کرنے کی یہ صورت ہو کہ وہ مصرع پندہ حروف
والا اور پکھا جائے اور پھر باقی قطعہ کے
طوریہ وہ چاروں مصرع لکھیں اور مصرع
اول کے کلام سے پہلے (۱) کا خندہ اور دوسرا
مصرع پہلے (۲) کا خندہ اور تیسرا مصرع
پہلے (۳) کا خندہ اور چوتھے مصرع پہلے (۴)
کا خندہ یہ کل عدد پندہ ہونے اور پندہ

ہی حروف مصرع اول کے تھے۔ اور طریقہ نمائے
انی انشیر کا یہ ہو کہ غائب سے کہے کہ ایک حرف مصرع
اول جامع الحروف (یعنی پنچو فکائے مصرع) میں
سے ذہن میں لے پھر ان چار مصرعوں کو پڑھیں اور
پوچھیں کہ جو حرف تم نے ذہن میں لیا وہ کون کون سے
مصرع میں ہے وہ آواز جواب دے کہ دوسرے اور
تیسرے مصرع میں ہے تو ان مصرعوں کے سرے پر جو
حرف ہیں ان کو جمع کرنا چاہیے جو حاصل جمع ہو اسی
کے مطابق مصرع جامع الحروف میں سے حرف لیں
وہ حرف اس نے لیا ہو مثال اس کی یہ مصرع اور
یہ رہا ہے۔

ہے ب روست خنزن شکر
میں کب کب کب

ماشتن سا ہر دار را ز دل زار
سو طرح کا زید اور خال رخسار
شعبہ آد کو غور نشان مدح و عجب
مشقاتی کا حرم جان کر آخسر کار

ما لہے پوچھتے تم نے اس مصرع مرقوم بالا میں
سے جو حرف ذہن میں لیا ہو وہ باقی کے کون کون
سے مصرعوں میں ہو اگر وہ کہے کہ پہلے اور دوسرے
مصرع میں ہو تو چاہیے کہ مصرع اول اور دوم کے آغاز
کے حدود کو جمع کریں پس ایک اور دو میں چھٹے
اور تیسرے حروف مصرع جامع الحروف کا دل لیا ہو
پھر اگر غائب نے لیا ایسا ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے تو
لام سونے مصرع اول اور دوم کے اور کسی مصرع
میں نہیں ہے۔

(۵۳) صنعت متکا - امیر خسرو نے بھی
خسرو کی تیسرے و سارے میں لکھا کہ جو ہر اس
کا ہونا بہار باغ ہے اسے اس صنعت کو کہتے ہیں

مکرم سے اشارہ نئی یا جلات حلی وغیرہ کوئی نام پہلے
 حاصل ہو کر اکثر وہ کلام مرند و مرند تاچہ اندر شراذہ نام
 اکثر نام حاصل ہوتا ہے عبارت کچھ بھی سماں اسم مقصر طوط
 جرات حروف و اشارات الفاظ حاصل ہوتا ہے اور اسم
 حاصل ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں ایک ایک حروف
 اسم مطلوب بہ ترتیب روح و حروف و حركات و سکونات
 اسم پر بھی اشارہ ہو۔ دوسرے یہ کہ حروف اسم مطلوب
 بہ ترتیب پائے جائیں گے حركات و سکونات کی طرف کوئی اشارہ
 نہ ہو۔ تیسرے اشارے جرات کے نام کا سماں کا تھا۔
 سرمنڈی گھوڑی بھراقت و گھوڑی۔ وہ صورت جس کے
 پاؤں نہ ہوں (طیفہ اس میں یہ تھا کہ بھراقت بھراقت کی
 اس کا نام تھا۔

(۵۴) صنعت نغز (یا) چیتان (یا) بھلی
 اس میں باعتبار علامات اور صفات اور خواص کے
 کوئی چیز دریافت ہوتی ہے فرق تھا اور چیتان میں یہ
 ہے کہ مقصد اصلی سماں حروف و الفاظ ہیں اور چیتان
 میں مقصد اصلی اشیا کا ذاتی ہیں پہلی آسان اور آواز

ایک مثال موتیوں سے بھرا
 رنگ سر پر اور حادہ ہوا

(۵۵) صنعت تاریخ - سدا غلام علی آزاد
 صاحب سدا المرحمان کہتے ہیں کہ اوہ بیان حبیب نے تاریخ
 کو ہاتھ میں لے لیں دی ہے اصطلاح میں تاریخ نہیں
 کہتے ہیں کہ کوئی نقطہ یا فقرہ یا عبارت مدبر یا
 بیت ایسی تجویز کریں کہ اس کو مکتوبی حروف کے مدد سے
 سے حساب معلوم ہو اور سال کی حقہ شادی یا
 وفات کے معلوم ہوں یا نکاح خواہ قولہ فرزند یا
 نفیق کتاب خواہ لڑائی یا بادشاہ کے جوہر
 یا کسی اور امر کے وقوع کا زمانہ کھجائے حروف
 کوئی کہ قید اس لئے ہے کہ جو حروف کھجے ہیں نہیں

آتے ان کے عدد حسب نہیں ہوتے اور جو کچھ جاتے ہیں
 اگرچہ بڑے نہ جائیں ان کے عدد یہ جاتے ہیں مثلاً
 الفاظ اکثر اور فتح میں ایک ہیم اور ایک ہ
 کے عدد یہ جائیں گے اور خیر اور بن اور عبد اور میں
 الف کا ایک عدد یا جائے گا اور الف محدودہ کے
 کھانہ دو عدد یا جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ ایک الف
 متحرک اور مضر الف ساکن ہے اور بعض متعین الف
 محدودہ کا ایک عدد دیتے ہیں اور بجزہ کا کہ اس کی یہ
 صحت ہو (۵) بعض ایک عدد شمار کرتے ہیں جس
 میں چھوڑ دیتے ہیں اور عدد نہیں دیتے تینوں صورتیں
 جائز ہیں چہ اور کہ میں ہائے تثنی کے بھی عدد دے
 جائیں گے اور جملہ الفاظ کے عدد درج کئے جاتے
 ہیں جو دستہ اندر لکھی جاتی ہیں خواہ جمع کی خواہ
 ضمیر کی خواہ معدی اس کے چار سو عدد دیتے ہیں
 جیسے غایات وحشت وغیرہ۔ (۶) جرات کا
 حرف یا فارسی مدورہ شکل ہائے ہند لکھی جاتی ہیں
 اس کے پانچ عدد ہائے ہند کے سے لے جاتے ہیں
 جیسے ت، ج، ح، ط، ز، ک، و، غیرہ کی اور
 معنی تاریخ کے لغت میں وقت ظاہر کرتا ہے اس میں
 تاریخ سے متبادل زمانہ حال کے دن اور آواز
 کر شدہ کہ ظاہر ہوتی ہے اور مادہ تاریخ عام
 ہے خواہ نظم پر خواہ نثر اندہ تاریخ و قسم کی ہوتی
 ہے ایک صدی ایک سنوی اور سنوی فن سما کے
 قبیل سے ہے صدی وہ ہے جس سے لفظ کوئی زمانہ
 معلوم ہو مثال صدی کی۔

بزرگ و صفت و دود میں غرض
 اصیل کا جانہ ہوا وہ مرض التیم
 اور سنوی وہ ہے جس کے عددوں سے بحساب جمل
 کوئی سنہ و سال پیدا ہوگا اگر مادہ تاریخ سنوی

سے عدد مطلوب بغیر کی مثنی کے نکل آویں تو اسے
 تاریخ یکم و کاست دیا تاریخ کامل کہتے ہیں۔
 مثال سنوی کی۔

حضرت صوفی نے لکھی یہ کتاب
 درج حضرت میں جب نامہ فریب
 سرخ تاریخ یوں مرند کیا
 منت محبوب خدا ہے یہ عجیب

اس میں بارہ سو اٹھانوے عدد ہے کم و کاست
 لکھے ہیں۔ (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

قول فیصل - اس قسم کی سب صنعتوں کی جو
 نام صنائع سنوی جو ذیل میں اس کے اقسام
 درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) صنعت طباق (یا) تضاد (یا)
 مطابقت (یا) لکافہ۔ ایسے الفاظ ہتھل
 میں ہائے ہند کے معنی آپس میں ایک دوسرے
 کے فی الجملہ ضد اور مقابل ہوں اور فی الجملہ کی
 قیاس سے لگائی ہو کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہاں تضاد
 سے مراد ہی وہ چیز ہے جو ایک جمل میں
 داود ہو سکتی ہیں اور ان میں اختلاف ہے کافی
 ہوتا ہے جیسے سیاہی و سفیدی جگر و سفید طاق
 میں تضاد سے مراد معنی عام ہیں اور وہ یہ کہ
 دونوں میں تلافی و تقابلی ہو اگرچہ بعض صورتوں
 میں ہوا اور وہ تقابلی عام ہے اس سے کہ تحقیق
 پر جیسے قدم و حروف میں یا طباقی جیسے
 جانے اعداد میں یا اندیز عام کھاس سے
 کو تقابلی تضاد ہو جیسے حرکت و سکون میں یا تقابلی

ایجاب و سلب جو جیسے ہوتے اور نہ ہونے میں
یا عدم و ملک کا تقابل ہو جیسے بیانی و نا بیانی
یا تقابل تضاد ہر جیسے باپ ہونے اور بیٹا
ہونے میں یا آدم کی قسم کا تقابل ہر جیسے مری و
سردی و حیرہ۔

کچھ تری بات کو ثابت نہیں
ایک ہی کو تو پانچ سات نہیں

(۲) صنعت ایمام تضاد کلام میں وہ
معنی ایسے جمع کیے جاتے ہیں جن میں باہم تضاد و تقابل
نہ ہو لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا گیا
ان کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد پایا جائے
اور یہ عام ہو اس سے کہ ایک کے معنی مجازی،
دوسرے کے معنی حقیقی کے ساتھ جمع کیے جائیں
اور ان مجازی معنی کو حقیقی معنی کے ساتھ تضاد
جو یا دونوں کے معنی مجازی کو چکایا جائے اور
دونوں کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد نہ ہو اور
اس صنعت کا شمار بھی ایمام تضاد میں ہے۔

اللہ ری بنا دے کہ گڑنے لگے نہیں کر
سکے دھندلے سبب جو بیباختہ چن

بنا دے سے مراد تشبیح ہے اور گڑنے سے مراد
خفا ہونا ہے اور ان دونوں معنی میں کوئی تضاد
نہیں البتہ بنا دے میں جس کے ساتھ تشبیح کو تعبیر
کیا ہے اور گڑنے میں جس کے ساتھ خفا ہونے کو
تعبیر کیا ہے باہم معنی حقیقی کے تضاد ہے۔

(۳) صنعت ایمام دیا، تو یہ۔ ایمام
کے معنی دہم میں ڈالنے اور تو یہ کے معنی چھپانے
کے ہیں اصطلاح میں ایمام اس کو کہتے ہیں کہ
ایک لفظ ایسا کلام میں واقع ہو جس کے دو
معنی ہوں ایک قریب کے ایک بعید کے اور

سامع کا گمان معنی قریب کی طرف جائے اور
شاعر کی مراد معنی بعید ہو لہذا معنی قریب سے مراد
ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب ہوں اور
معنی بعید سے یہ مراد ہے کہ وہ معنی اس مقام کے
مناسب نہ ہوں لیکن ان کا مقصود ہونا با اعتبار
کسی قرینہ فنی کے ہو یا ان ایک کہ دہم تامل سے
قبل معنی قریب کی طرف جاسے پس اگر قرینہ
دانش ہو گا تو لفظ قریب نہ ہو گا کیونکہ معنی قریب
معنی بعید کو نہیں چھپا سکیں گے۔

سائش کو ہوس، یا رخ کا
پر دے کو و چراغ کا جو دھندلے ہو
لفظ تو کے دو معنی ہیں ایک شوق و آرزو دوسرے
شغل پہلے معنی بعید ہیں اور دوسرے معنی قریب
مگر یہاں یہ لفظ قریب نہیں کہونکہ صرف شوق
کے معنی میں یہ قرینہ دانش جو آدمی یہ کہہ کر پرمنا
عاشقی میں ضرب المثل جو اول پہلے معنی میں
ہوس کا جو لفظ جو دہم بھی ان معنی پر دلالت
کرتا ہے۔

(۴) صنعت مزاجاتہ انظر۔ اس کو
تناسب، توفیق، اتصالات اور توفیق ہی کہتے
ہیں معنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی
آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے نسبت
تضاد کے کچھ نہایت رکھتے ہوں جیسے جن
کے ذکر کے ساتھ گل و بلبل و باغبان و سر و سرکار
وغیرہ کا ذکر کرنا یا آدمی کسی چیز کے ذکر میں اس
کے مضامین کو بیان کرنا۔

نہ حاجت میں تو اب آخر میں کو جتنی
نہیں یہ اس کے ہاں کہ باز خندہ گل
(۵) صنعت ایمام تناسب۔ الفاظ

دیسے بیان کریں کہ ان کے معنی میں کچھ نہایت
مقصود نہ ہو یعنی ایک لفظ کے معنی سے اس کلام میں
کچھ نہایت نہ رکھتے ہیں لیکن ان میں سے ایک
لفظ کے آدمی دیتے ہیں ہوں اور دوسرے لفظ کے معنی
سے نہایت رکھتے ہیں جیسے ایک کلام میں
ایلا و مجنوں دونوں لفظ ذکر ہوں اور مجنوں
دیا نہ اور سرکاری کے معنی میں لایا گیا ہو پس ظاہر
ہے کہ یہاں ایلا و مجنوں کے معنی میں کچھ نہایت
نہ ہو گی لیکن مجنوں کے ایک معنی اور بھی ہیں یعنی
عقیدے عاشق بیلا کا لقب بھی مجنوں ہے۔ اس
معنی کو لیں گے معنی سے نہایت ہے اور چونکہ یہاں
جہ دہم ہوتا ہے کہ مجنوں معنی عاشق بیلا مراد
ہو گا اس جہت سے اس صنعت کا نام ایمام
تناسب رکھا کیونکہ دوسرے معنی تناسب کا
دہم دلاتے ہیں یہ صنعت مراعات انظیر کے
مراعات سے ہے چنانچہ مثال مذکور میں مجنوں
کا ذکر بیلا کی نہایت سے مراعات انظیر
ہو اور اس وجہ سے کہ یہاں اس سے دیکھا گئی
مراد میں نہ قیاس ایمام تناسب ہو غرض کہ
ایمام تناسب کو مراعات انظیر کے ساتھ
و نہایت ہے جو ایمام تضاد کہ ہاں کے ساتھ
ہے صنعت ایمام میں اور ایمام تناسب میں یہ
فرق ہے کہ ایمام میں دونوں معانی کا ارادہ
عاز ہوتا ہے اور ایمام تناسب میں دوسرے
معنی منظور و ملحوظ نہیں ہوتے۔

نہ کیوں کہ بیہوشوں تازہ ہوش دل بیلا
کہ ہر حادثہ دشت وخت یہاں اشک کا قال
بیہوشوں دشت وخت شہد کے معنی میں ہی قیاس مراد
نہیں لیکن بیلا کے معنی مجنوں کے دوسرے

معنی ثابت رکھتے ہیں۔

(۶) صنعت تشابہ الاطراف - کلام کو ایسے الفاظ پر تمام کریں کہ ان کے معنی ان معنی سے مناسبت رکھتے ہوں جو ابتدائے کلام میں مذکور ہوئے ہیں مثلاً انھما سے کلام کے الفاظ ملتے ہوں اور ابتدا سے کلام کے یا اس کے منقول ہوں یا اس پر وسیل ہوں یا اور ایسی طرح سے ہوں پس گویا دونوں طرفیں کلام کی معنی ابتدا اور انتہا باہم مناسبت رکھتی ہوں اور انتہائے کلام کے الفاظ خواہ جملہ ہوں یا جملے سے زیادہ ہوں۔

مری یوں گردش باد جاہ مدی
کاش لاتے ز دست و پا ہوا

معنی ثانی کے آخر میں پاک لفظ ذکر کیا جو اولیٰ جانب پر گردش کے جو معنی کے اول میں واقع ہے ایسے ہی لفظ کو جادہ درسی سے نسبت ہو لیکن اس قدر ہے کہ دونوں کا ذکر بعد لفظ و فطر سکوناً ترجیحاً (۷) صنعت سوال - جواب - صنعت کجی ایک مصرع میں کجی ایک بیت میں آدھ کجی دیگر میں جہاد اچھی ہے مطلع استہدین میں کجی ہے صنعت سوال و جواب کو صنعت مراجعہ بھی کہتے ہیں۔

پوچھا کہ طلب - کہا خفاست
پوچھا کہ سبب - کہا کہ قدرت (عزیز)

(۸) صنعت اطراف - جس شخص کی طرح یا ذرت بیان کرنا مقصود ہو تو اس کے آباد اجزاء کے نام و ترتیب و لاوت یا سکون و ترتیب یا غیر مرتب بیان کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس بات کا خیال رکھیں کہ درمیان میں ان اسامی کے کوئی ایسا لفظ خاص نہ واقع ہو جو نسبت پہنچا نہ کرنا ہو جیسے ذیہ فاضل بن عمرو یا زیجہ و تاج

بن خالد پل شمال میں فاضل کا لفظ اور دوسری میں
۳۳۸ جبر کا لفظ غافل ہے اگر یہ اس سے کوئی فرق نہیں مگر نظم الفاظ میں تکلف پیدا ہوتا ہے۔

اب رادیا صادق سے یہ ہے ولید اخبار
فضل ابن شعیب ابن ابی ایک تھا دینار

(۹) صنعت ارضاد - نثر کے فقیرانہ نظم کی بیت میں کلام آخر کے قبل ایسا لفظ لائیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ نثر میں کچھ لفظ یہ ہو گا ایست کا کافیہ یہ ہو گا خبر فیکہ مدی کا حرف پہلے معلوم ہو پس ارضاد کی وجہ سے اس کے آخر کا مادہ معلوم ہو جاتا ہے اور ردی کی وجہ سے اس کی صورت معلوم ہو جاتی ہے اور زمین آدمی کے قیاس میں جاتا ہو کہ ایسا حرف ہونا چاہیے۔

ارضاد لغت میں راستے میں بنگھان مقرر کرنے کے معنی میں ہے جیسے ڈاکو اپنی جانب سے راستہ پر آدمی اس سے مقرر کر دیتے ہیں کہ وہ اس بات کی اطلاع دے کہ قافلہ جگہ پر آدمی اس کے آدمی دن سے مقابلہ کر سکتے ہیں یا نہیں اور وہ اختیار بھی رکھتے ہیں یا نہیں اور یہاں معنی لغوی اور اصطلاحی میں مناسبت ظاہر ہو اور وہ جہ کہ وہ لفظ جو کلام آخر سے قبل آتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نظم کا قافیہ یہ ہے اور اس نثر کا لفظ آخر یہ ہے۔ اس نسبت کو تشبیہ بھی کہتے ہیں لغت میں تشبیہ و عاری اور چادہ بنجہ کے معنی میں ہے۔ اس صنعت کو تشبیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جیسے چادہ کے خطوط ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں ایسی طرح اس صنعت میں بھی الفاظ کلام کے ایک دوسرے کے ساتھ ملائم اور موافق ہوتے ہیں۔

جو جبرگ بھر اگے سے یاد سے قاصر
تو دوستوں نے مرے رکھ دیا ترا خط
مجھے یہ ڈر ہے کہ قاصر کمال معطر ہے
کہیں کرے نہ کر جائے اضطرار خط
دوسرے شعر کے پہلے مصرع میں معطر کا لفظ آتا ہے۔

(۱۰) صنعت تاکید المرح بالیشبہ المزمع - ترتیب کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ جو سے مناسبت رکھتے ہوں جن وہ لفظ ہر بیت میں پر دلالت کرتے ہوں لیکن فی الحقیقت مریعہ پر تاکید کرتے ہوں۔

پس کوئی محل میں اس کے ترقی
غیر از غزہ چشم ستمناک جبر
شاعر نے مصرع اول میں بیان کیا کہ مصرع کے چہم میں ایک بھی ترقی نہیں پس تمام ترقیوں کی نفی کرنا مریعہ جو غیر غزہ چشم ستمناک کو ان ترقیوں میں داخل نظر کرے اس کا استثناء کیا ہو مالا کہ چشم ستمناک کا غزہ کسی کے چہم میں موجود ہونا باقی نہیں بلکہ مریعہ میں داخل ہو اس لیے کہ مستثنیٰ وہ خود بر دیوں کا مریعہ نہ ہوتا اس میں اور آسانی اور جن خیر پر مال ہے۔

(۱۱) صنعت تاکید المرح بالیشبہ المزمع - مذہب تاکید المرح بالیشبہ المزمع کی معنی یہ کہ ایک ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ مریعہ مناسبت رکھتے ہوں اور جب خطہ کریں تو ہجو مذمت کا تاکید ہو کہ ہو۔

کے ہر لک کو دینے سو سو بار
پرندے جزیرہ آباد سال
مقصود بتخلیل مصرع و دم ہے شاعر نے اصل اس

شخص سے جس کا ذکر اور ہر کے شروہ میں جو تمام ان چیزوں کے دینے کی نفی کا جو جن کے دینے کے لئے ہر ایک کو سو سو بار کہتا ہے میرا ان چیزوں میں سے فریب دینے کو مستثنیٰ کرنا یا جب حرج استخفا کو ذکر کیا تو مستثنیٰ ہوا کہ خام اس کا ذکر دینے سے ان چیزوں میں سے جن کے دینے کی نفی کی ہو کسی چیز کا دینا ثابت کرے گا اور جب فریب کا ذکر کیا تو نفی اخلاقی ثابت ہوگا۔

(۱۳) صنعت الحاق بجزئی بالکلی بشرح

یہیہ ابن حجر اصل اور الریاض فی الواعی الہدیہ لیسف سید علی خاں میں مذکور ہے کہ اخلاق کلی کا جز پر تعلیم کے لیے کو مستحب جیسا کہ اس آیت میں ان بابا احیاء کما ان استہ اس کے معنی مفسرین نے یہ بیان کیے ہیں کہ ابراہیم بوجہ اس بات کے لایع صفات خیران میں جیسے تھے تمنا کرتے۔

صدق دل سے جو کچھ تیرے قدم ایک ہی دن میں ادلیا ہو جائے غم کر دے یعنی ایک شخص میں تمام دلیوں کی خواہاں اور کمالاں جمع ہونے کا وجہ سے ادلیا ہو جائے۔

(۱۴) صنعت تجزیہ - یہ صنعت اس طرح ہے کہ ایک شے ذرا صفت سے ایک اور شے اس طرح کا ذرا صفت میں کریں اور عرض اس سے مبالغہ ہو جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلی شے اس صفت میں اسی کاں ہو کہ اس سے ایک اور شے اس طرح کی حامل ہو سکتی ہے۔

آتش غم اس کی بھڑکی کہ دل میں ہوگا داغ دل سے آفتاب روزہ شمس افشاں اس جگہ دل کے داغ کی سندش میں مبالغہ منظور ہو میں داغ دل کا سورش میں اس مرتبہ کو پہنچا

کہ اس سے آفتاب قابل ہوگی۔

(۱۵) صنعت مقابلہ - اس کو کہتے ہیں کہ دو یا زیادہ معانی متوازن دے جائیں پھر بیان کے اس قدر معانی کر کریں اور یہ تمام معانی پہلے معانی کی ضد ہوں اور بیان ان کا علی الترتیب ہو یعنی اس طرح کہ جو معانی اول بیان کیے جائیں ان کے مقابل کے معانی بھی اطلاق جائیں اور جو معنی دوسرے نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی دوسرے نمبر پر بیان ہوں اور جو تیسرے نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی تیسرے نمبر پر بیان ہوں اور جو چوتھے نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی چوتھے نمبر پر بیان ہوں اور جو پانچویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی پانچویں نمبر پر بیان ہوں اور جو ششویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی ششویں نمبر پر بیان ہوں اور جو ہفویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی ہفویں نمبر پر بیان ہوں اور جو آٹھویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی آٹھویں نمبر پر بیان ہوں اور جو نہاویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی نہاویں نمبر پر بیان ہوں اور جو دسویں نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معانی بھی دسویں نمبر پر بیان ہوں اور جو اسی طرح کہ اس میں سبب و نتائج جو دو یا زیادہ معانی ذکر کیے جائیں ان میں سے ایک دوسرے کا ضد نہ ہونا چاہیے اور یہ ضرور ہونی چاہیے کہ ہر معانی متناسب رکھتے ہوں بخلاف مراعات نظم کے کہ اس میں معانی کا متناسب و متماثل ہونا شرط ہے پس صنعت مقابلہ اور مراعات النظر میں یہی فرق ہو۔

رات گزری دن ہوا وہ پہلے گیا دل بولنے کو لفظ اب داغ ہو گیا آئینہ مات اور لاری مد لفظ ذکر کیے پھر دن اور ہوا مد لفظ بیان کیے رات کے مقابل دن اور لاری کے مقابل ہوا۔

(۱۶) صنعت محال الضدین یا صنعت توجہ بہ نظم یا شرط بوجہ یا دم و غیرہ کسی کلام میں دو ضدوں کا احتمال ہو سکتا ہے اور وہ معنی باہم تضاد کا طاقت رکھتی ہوں اسکی کو توجہ نہ ہوا اور برائی اور بھلائی ان کی ضد ہوتی ہے اور نامناسبیت تمام ہوا کسی قرینے سے معلوم ہو سکے اور بعض جا قرینہ بھی لگم ہو جائے اور

معانی کو دو معنی پر پہلی اختلاف کے دریافت ہوں۔

جب سمجھا کہ اس پر ہی سیکرٹ کچھ حسن و شباب ضعیف سی ہو گئے ہندو مسلمان ہونے لگے دوسرے مصرط میں دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ ضعیف نے مذہب اہل سنت کا اختیار کیا اور دوسرے نے اسلام قبول کر لیا دوسری یہ کہ اہل سنت نے زور شیعہ اختیار کر لیا اور مسلمانوں نے اسلام چھوڑ دیا ہندو ہو گئے۔

(۱۷) صنعت تدارک اندر رک - اس کی قرین خیر ابلاغت میں ہوں کی ہو کہ شاعر اس طرح اس طرح کہے کہ گمان ہو کہ مدت کرتا ہے پھر جان لیں کہ طرح کرتا ہو۔

اگر ہو کو کچھ دخل حافیہ میں تو یہ نہ اپنا یاد دہا حال اور کی تقصیر ذوق

(۱۸) صنعت بوجہ - یہ صفت محال الضدین کے قبیل سے ہو کر ہر کلام محال الضدین بوجہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ محال الضدین عام ہو خواہ طرح و بوجہ پیدا ہوتی ہو یا اور کسی معنیوں جو باہم تضاد رکھتے ہوں اور بوجہ میں ہو گا ہونا ضروری ہے۔

عداوت ان دونوں ایسی برائی ہو جائے کہ شمشیر و تلوار پیتے ہیں ایک ہی گھاٹ پر پانی

(۱۹) صنعت قبیح و بیح - یہ صفت محال الضدین کے قبیل سے ہو وہ یہ ہو کہ ایک کلام متضمن ہوں کا ہو دوسرے کلام ایسا مذکور ہو کہ وہ ہر ل کے شیعہ کو دودھ کرے۔ اکثر یہ بات اشعار میں پائی جاتی ہے۔

مارتا ہوں تمہاری میں ہر بار
آشناؤں میں سب بڑائی یاد
تم کو لازم ہے پکڑ دے میرا
ہاتھ میں ہاتھ باہمت و پیار

دو صنعت تجاہل حارت - اور
سکائی نے نفاذ علوم میں اس کا نام سوق
العلوم سابق وغیرہ دینی روایں کرنا علوم کا
بجائے ہذا ان کرنے چیز معلوم کے (گھبراہٹ اور
تجاہل ہمارے کہنا مناسب نہیں سمجھا ہے اس
سبب سے کہ اس طرح کا کلام قرآن مجید
میں بھی واقع ہے پس تجاہل سے باز نہ کرنا
اچھا نہیں ہے کتاب عنایت میں مزاج
الحکیم بالیقین اس کا جو نام رکھا ہے
شاہدہ بھی اسی بنا پر ہوا اور یہ صنعت
اس طرح سے ہے کہ کسی چیز کی نسبت باوجود
علم کے اچھے خبری ظاہر کی جانے برصورت
جاننے والے کے تجاہل سے کوئی فائدہ اور
مکمل فائدہ ہوتا ہے اور یہ ہذا اقسام میں
ایک حرف تردید کے ساتھ دوسرے یہ کہ
بے حرف تردید کے ہوتا ہے تو یہ ہے ساتھ
یہ زلف حلقہ زن خدا دہر کے آئیں
یا اورد ہا جو فوج سکندر کے آئیں
برصورت یہ شخص خوب جانتا ہے کہ خدا دہر کے
آئیں پاس زلف حلقہ زن ہے مگر اپنے آپ
کو اسکاں قرار دیا ہے اور فائدہ حیاں
زلف کے خدا دہر کو احاطہ کرنے چکا ہے
شانی بفرح تردید کے

منہ کہے ہیں تیری بھی کر ہے
کہاں ہے کس طرف ہے اور کدھر ہے

میاں تجاہل سے کر کے بار یکجہ میں تھوڑا سا بھی
(۲۰) صنعت لطف و شہرت - اس میں تفصیل
چیزوں کا ذکر کیا جائے اور لطف کا مطلب
ہو کہ ان چیزوں کے مناسبات کو بغیر تقیید کے
بیان کریں۔ بغیر تقیید کی قید اس لیے ہے کہ تقیید
کی قید تقسیم میں ہوتی ہے یہ صنعت تین قسم
ہے۔

(الف) لطف و شہرت - اس میں تفصیل
ترتیب کے ساتھ ہوتی ہے اس لطف و شہرت کی
دو صورتیں ہیں ایک لطف اور اس کے بعد
ایک شہرت بیان کریں۔

سرنگل پر نظر تری و بیل نہ چلے
آدے گر باغ میں وہ سر و گلستاں بیدار

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک لطف و شہرت
بیان کریں پھر اسی لطف و شہرت کو لطف قرار
دے کہ اس کا لطف نہ گور کریں اسی طرح
دو تین یا زیادہ جہاں تک ہو سکے۔

چشم گوش یار سے دنیا میں تادھو ہنر
زکلی دلی کو خدا نے کور دگر پدا کیا

(ج) لطف و شہرت اس میں مناسبات
ہر ایک چیز کے با ترتیب دہم و ہرم ملکہ
ہوتے ہیں۔

حقیقت میں بجا کی جاتی ہیں گوتے تھانک
قبول سے نہیں جہم سے رو میں تھوڑے سے شہرت

(ح) لطف و شہرت اس میں
ہر ایک چیز کے مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی
ہے۔

طایف مدائنی رخ روشن خدیاہ
اولہ دایک کو ذکر کیا پھر مدائنی کو اور پھر

بہ اس کے رخ روشن اور خطایاہ کو ذکر کیا ہے
نشر ہے۔ دایک کو خطایاہ سے مناسبت ہے اور
مدائنی کو رخ روشن سے۔

(۲۱) صنعت جمع - میں کی چیزوں کو ایک
حکم میں جمع کرنا۔

دے گل ۱۰ اولہ اور دھیرا رخ منقل
جوزی دہم سے نکا سو پریشاں نکا۔ غائب

تینوں چیزوں کو پریشاں کے ساتھ ملے میں جمع کیا
(۲۲) صنعت تفریق - ایک (دے گل) اور
چیزوں میں فرق ظاہر کرنا۔

عشق میں نسبت نہیں میل کو پورے کے ساتھ -
دہل میں وہ جان دے یہ بھر میں جیتی رہے نکا

بیل و پردانہ نوع عشق میں فریک ہیں ان میں
فرق بیان کیا کہ پردانہ دہل میں جان تیار اور
یہ بھر میں جیتی رہتی ہے۔

(۲۳) صنعت تقسیم - چند چیزوں کا ذکر
کرنا اس طرح کہ ہر ایک کو ان کے مناسبات پر تقسیم
تقسیم کے تقسیم کرنا اس میں اولیٰ و ثانی میں فرق
یہ ہے کہ لطف و شہرت میں حکم کا مرتبہ تفریق
غالب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس
سے متعلق کر لیا ہے اور تقسیم میں تو حکم مناسبات
تبادلیا ہے۔

تیرا اقل ہے ملک کا کھانا جو غلام
کانہ دوزخ و دوزخ میں کدھب سرے ماس

ذنب و داس میں دھب سے پڑا یہ بخت
ماہ خورہ کہ ہوا خواہ ہیں دوزخ نکا

اولہ دوزخ اور ذنب داس کا ذکر کیا پھر
ذنب اور داس کا مرتبہ اور اس کا بخت ہونا
بغیر تقیید کے منسوب کیا اور دوزخ کی طرف

خیر خدا ہوں کا دشمن انھیں ہونا ایسا تو نہیں ہے نہ کیا۔

(۲۴) صنعت جمع و تفریق میں دریا نامہ چیزوں کو ایک حکم میں جمع کر کے پھر ایک فرق کا ہر کرنا کہ یہ صنعت میں اور صنعت تفریق کو سمجھا کرنا۔ کم نہیں بلکہ گراں میں ترے کہ جسے جنت بھی نقشہ ہے دے اس خدا آباد نہیں ثابت

کوئے محبوب اور بیست کو جملہ گراں میں یکساں قرار دیا پھر فرق یہ نکالا کہ بیست اس قدر آباد نہیں۔

(۲۵) صنعت جمع و تقسیم ہیزوں کو ایک حکم میں جمع کر لیا پھر ہر ایک کو ایک چیز کے ساتھ منسوب کر دیا۔

سے حیات و موت میں باد گراں بالائے سر داں زمیں بالائے سر بالائے سر گراں پچھلے معرے میں صنعت جمع کا اور دوسرے میں صنعت تقسیم

(۲۶) صنعت جمع و تفریق تقسیم کی چیزوں کو اول ایک حکم میں جمع کر لیا پھر ان میں تباہی و فرقہ ظاہر کیا جانے پھر ان میں سے ہر ایک کی طرف ایک چیز کو منسوب کر لیا اور ان تینوں باتوں کا کام میں جمع کرنا صوبت سے خالی نہیں۔

سب کچھ ہی اور دیا اور وہ ہالی چاہا یا نہیں فیض ان سے ثبات اور خیر ان کا پھر کرے جو مال دیا اور تو وقت فیض الب خدایں وہ بخشے اس کو دگر ہر دنا خداوند اول احمد دیا اور بعد کو سخاوت میں جمع کیا پھر ازاں سخاوت میں تفریق کر دیا پھر تقسیم منویات کو بیان کیا۔

نکاح اور مسخر جوہ اہل کا شمار تھا

پیدل ہوں یا سوار ہوں یہ دودھ چاہتا ہوں پچھلے معرے میں اس کا شمار ہونے کے حکم میں ہر ایک نکلنے والے کو جمع کیا پھر ان نکلنے والوں میں پیدل اور سوار ہونے کی بات تفریق کی کہ پھر ان دونوں کو دو تقسیم کیا جو کہ پیدل کے دو ٹکڑے ہو جاتے تھے اور سوار کے چار۔

(۲۷) صنعت جمع و تفریق ایک شے کا کوئی حصہ بیان کر لیا اور پھر اس حصہ کو باقی کر کے دوسری صنعت پر کہ گئی سے بتر ہو جو کار کر لیا کسی خاصہ اور نکلنے کی فرض سے۔

مکملی آخرت میں آج دیں بتر میں انگ اشد و مشتری وہ گویا ہر ایک ٹکڑے ان کو کچھ ہی ٹک

گھر نہیں وہ چشم کو تر ہیں ٹک آتش پچھلے انگ کو گویا پھر اسوں سے جو سار کے در چشم کو تر اور دیا بیان رجوع کی فرض انھوں کی مدد میں ترقی ہو

(۲۸) صنعت حسن التعلیل ایک چیز کو کسی چیز کی علت کے لئے علت قرار دیا حالانکہ وہ اس کی علت ہو اور وہ صنعت سبب میں خواہ فی حق ثابت ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت ہوتی ہو تو وہاں اس صنعت کے واسطے نقلاً علت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت نہیں ہوتی تو وہاں علت کے بیان سے اس صنعت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور وہ صنعت کوئی نفسہ ثابت ہو اور اس کے واسطے علت کا ثابت کرنا مقصود ہو وہ دوسرا ہو جو ایک ایک سوا اس ٹھہرائی ہوئی علت کے۔ اس صنعت کے واسطے کوئی اور علت بھی ظاہر ہو دوسرے کا سوا اس

کے کوئی اور علت ظاہر نہ ہو اور وہ صنعت کوئی نفسہ نہیں جو اور علت کے بیان کرنے سے اس صنعت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہو۔ وہ بھی دوسرا ہو پھر ایک یہ کہ وہ صنعت کا وجود ہونا ممکن ہو اور دوسرے یہ کہ کمال چھوٹا اس صنعت کی چار قسمیں ہیں اور اس کے لطائف یہ ہیں۔ کہ تشبیہ اور استعارے کے ذریعے سے واصل ہو اول یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور علت مذکورہ کے سوا اور علت بھی ظاہر ہو۔

پایان جو حق سبب خدا تین مراتب کی دیا ہے سرچشمی تیس یہ ہیں مراتب کی (ازراہین)

مکمل سے جوہ کے ٹکڑے کو اس بات کی علت قرار دیا ہے کہ ہر اہیان امام حسین کی تشنگی کی وجہ سے قیام نہیں اور یہاں دوسری علت بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ جو انھیں سے زمین پانی میں پیدا ہو کر گراں سے ٹکراتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور وہ صنعت شاعر نے ٹھہرائی ہے اس کے سوا کوئی دوسری علت ظاہر نہ ہو۔

مٹی زمین سے جو نکلے ہیں بزرگ شعلہ کون جوں سوختہ ملتا ہے خاک کہ ہنوز ہر جگہ مٹی کا زمین سے لیجی درختا ہے زمین سے بزرگ شعلہ سرخ نکلتا فی نفسہ ثابت ہو لیکن علت اس کی شاعر نے یہ بیان کی کہ کوئی عمارت سوختہ نہ خاک جوں رہے حالانکہ یہ علت نفس شاعر کے تخیل پر مبنی ہو اور کوئی دوسری علت بھی اس جگہ ظاہر نہیں ہو۔

تیسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت نہ ہو اور وجود

ہونا اس صفت کا ممکن ہو۔

مرتبہ کم حوس و فحش سے ہمارا ہو گیا
آفتاب آفتاب اور آفتاب کا تارا ہو گیا

رفت کی حوس سے مرتبہ کم حوس صفت غیر
ثابت ہو کر نہ متبادر ہو کر رفت کی حوس کرنے
سے افزائی ہو لیکن اگر ممکن ہو اور اس کی علت
مصرع ثانی میں ذکر ہو تو یہ صفت آفتاب اپنی علت
اور آفتاب ہو جائے تو وجہ بہت چھوٹا معلوم ہو
گئے گا پس حوس رفت سے مرتبہ کم حوس ثابت
ہو گیا۔

چوتھے وہ صفت ثابت نہ ہو اور موجود ہونا
اس کا محال ہو۔

مثلاً ہی نہیں ہر کارن کا ہی اڑی دھوا
خود خد قیامت نے سب گھر میں جلا دھوا
ہر گھر کے دن کا ٹٹنا محال ہو کیونکہ زمین با سمیع کی
گردش کی وجہ سے ایک حالت پر وقت وہ نہیں
سکتا مگر کچھ مصرعوں میں حالت بیان کی ہے وہ اس
بات کو ثابت کرتا ہے۔

ارد من اتھلیں سے ملتی ہے امر بھی کہ کلام میں ہر
شک کے ذکر ہو چکا اس میں علت مشکوک ہو
پر جوتی ہے ارد من اتھلیں میں اس کا ادعا ہوتا
ہے اور علت کو علت حقیقی ٹھہرانے پر مبرا ہوتا
ہے اس لیے یاقم اخیر من اتھلیں میں ذکر نہیں
زیر زمین سے آتا ہو جی سوزد کین
تار و دے دانتے میں لایا خزانہ کیا
زیر زمیں سے گلوں کے زربک تے کی علت بعد
شک کے بیان کی گئی ہے ہم کہ علت مشکوک ہے
اس لئے من اتھلیں نہیں۔

(۲۹) صنعت مثلاً کلمہ - وہ چیز یا ذکر

اسی اور ان دونوں کو ایک جگہ ذکر نہ ہونے کی حالت
سے ایک ہی لفظ سے تعبیر کریں اگر کوئی یہ کہے کہ
صفت مثلاً کہ صفت لفظی میں داخل کرنا چاہیے
کیونکہ اس کا تعلق لفظ سے ہے تو ہم اس کا جواب
ہم سے کہ مثلاً اس ایک ہی کو ایک ایسے لفظ
سے تعبیر کیا جاتا ہے جو اس سے غیر ہوتا ہے اگرچہ
اسی ہی کے لفظ کو جلا جاتا ہے مگر یہ اترنا چاہیے
تاکر بھی پان لاتی قیودہ

بخت کا بیڑا اتھاق قیودہ
بخت کے اقرار اور وعدے کو پان کی خاصیت
سے بیڑے کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

(۳۰) صنعت مکرر ادھر - وہی شرط جزا
میں ایسے واقع ہوں کہ ہر امر پہلے پہلے مرتب ہو
وہی دوسرے پر چلا۔

وہ جو دوسری تو بات جاتی ہے
چپ و چل ہی تو جاتی جاتی ہے

ہونا اور چپ و چلا وہی اور ان دونوں پر کسی
شے کا جانا مرتب ہوا ہو یعنی اول پر بات
کا اور دوسرے پر بات کا۔

(۳۱) صنعت عکس - کام کے جسے جہا
کو مقدم و مؤخر کر کے وہ سوا فقرہ یا مصرعہ دینا
جاسی مد معنی دیتے پہلے جاسی پہلے عکس لکھنا
سنو یہ میں اس نے شمار کیا ہو کہ اس میں اتوں عکس
معنی کا اس کی تبدیلی ہے پھر لفظ میں تبدیلی
کا واقع ہونا اس کے اتباع سے و جملہ بات
وہ اچھڑ علی الصمد کے کہ اس میں عکس بھی دو
لفظوں میں ۱۱ ہو جانی کی گئی وہ فقروں میں
اور بھی ایک ہی ہے۔

مثال دو لفظ کی -

دور اشک کا شانے کا کیا یہ رنگ
کہ چو گئے مرے دیوارہ در دیوار
مثالی وہ فقرہ کی۔

وہ خدا کا دوست ہو اور دوست ہو اس کا خدا
کیوں نہ ہو ناسخ بخت حیدر کرار کی
مثالی پوری بیت کی۔

ہو اسیلوا عاشق دلستاں
ہوئی دلستاں عاشق پہلواں

ان تینوں شعروں میں دوسرے مصرعے پہلے مصرعے
کا عکس ہو اور اسی صنعت کے قبیل سے یہ امر بھی
کہ ایک بیت کو تقدیم و تاخیر الفاظ سے کیا وزن
کر لیں - جیسے - مصرعہ -

تباؤ مرے جانی ہوئے کیوں فنا
اس کا تقبیہ - غولن غامین غولن غامین
وزن - دوسرا -

جانی تباؤ مرے جہے ہوئے کیوں فنا
شغلن غامین شغلن غامین - یہ بحر ہجاء مثمن سالم
وزن تیسرا -

مرے تباؤ جانی فنا کیوں ہوئے جہے
منا من منون منون منون منون
وزن چوتھا -

جانی مرے تباؤ جہے ہوئے فنا ہوئے کیوں
مفول فاعل لاقن مفول فاعل لیاں۔

(۳۲) صنعت القول بالموجب - بیان
موجب جہم کے کرے اور فقہ وہ فی طرح سے جائز
ہے مراد اسی سے یہ ہے کہ کسی شے کے کلام میں کسی
لفظ واقع ہو تو اس لفظ کے معنی کو خلاف مراد
اس کہنے والے کے محول کر لیں۔

لطیف - ایک امیر کی دولت مراد میں محفل

و قصہ و سرود گرم تھی اور ایکہ رنڈی خوش
 انسانی میں غیرت ناہید من صورت میں رنگ پریش
 زلیخا طبیعت مجنون صفت اپنے تاج کی بکھڑک
 دکھا رہی تھی ہر ایک ساز اس اصول و قانون کے
 ساتھ نچ رہا تھا کہ صوفیان عافی مذاق بخود
 ہر کوہ و دریا آتے تھے و نور مذاق اور حصول
 ذوق و شوق میں سرمد کو جنبش گویا و منظراری
 چھوٹی تھی۔ سادگیوں کی آواز خوش انداز
 پر عاشق زار و دھند دمت و خست سے اپنا
 گریبان تاجداران تار تار کرتے تھے اور طبلے
 کی تھاپ پر دائیں بائیں کے لوگ عالم حیرت
 میں بیٹھے تھے حالت رقص میں اس ماہ تمام
 کا کبھی آگے بڑھا اور کبھی پیچھے ہٹتا اور ہاتھ
 دراز کرتا اور چکچکری لینا اور نمٹ کر بیٹھ
 جانا دل لائے عشاق کو تہ و بالا کرتا تھا اتفاقاً
 ایک جوان پری پیکر لریا شامل شیریں خصال
 اس محفل میں ناز و انداز سے کج رنگ بنے چٹیا
 تھا اس خفیہ کا دل اس شمع جال پر پانڈ پرانے
 کے قربان ہوا اور ذرے کی طرح اس خود شہید
 آسان جوی پر دل و جان سے فریخت ہوئی بلور
 بار اس کے منہ کو ٹکیتی اور لاکھ سے اس پر
 خدا ہر کر اس کے خط و خال کا تماشا دیکھتی اہل
 محفل میں سے ایک شخص یہ حال دیکھ کر صاف
 تار گیا اور چرب زبانی سے بولا کہ بی بی جی
 آپ کی تو آنکھ لگ گئی وہ مسکرا کر جوابی کیا کیجیے
 صاحب خیز آئی ہو۔ اس شخص کی مراد آنکھ لگ
 گئی کہنے سے یہ تھی کہ تم عاشق ہو نہیں مگر
 سفینہ نے اخلاصے حال کے واسطے اس بات
 کو خواب کی طرح لے جا کر اس نے فرما دیا اب

دیا کہ خیز آئی ہو مثال نظم کی۔
 آنکھ لگتی ہو تو کہتے ہیں کہ خیز آئی ہو
 آنکھ اپنی جو گل چین نہیں اس نہیں نہیں
 لوگوں کی مراد آنکھ لگنے سے خیز آئی ہو تھی
 اور قائل نے آنکھ لگنے کے معنی عاشق ہونا
 لئے ہیں۔
 (۳۳) صنعت احتجاج دلیل۔
 کسی دلیل سے کلام کو مدلل کرنا اور اس کی مدد
 صورت میں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ سبب و معلولین
 کے کلام میں نتیجہ مطلوب کا حاصل ہونا کیونکہ
 معلولین کا کلام دلیل اور برہان پر مشتمل ہوتا
 ہے اس قسم کو مذہب کلی کہتے ہیں عرض
 کہ صنعت ہونا اس کا اس وجہ سے جو کہ دلیل
 یا اہل کلام کے طریق پر لائی جائے اور اہل کلام
 کے طریق پر لانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہی
 کی صورت قیاس استثنائی یا افتراقی کے طور
 پر جو کہ من کے مقامات کے تسلیم کرنے سے
 عقلی طور پر مطلوب کا تسلیم کر لینا لازم آئے
 ہے جو حجت اس طرح نہ لائی جائے کہ قیاس
 استثنائی یا افتراقی کی صورت اس سے
 پیدا ہو سکتی ہو وہ صنعت مذہب کلی
 میں داخل نہ ہوگی لیکن مراد اس سے کہ حجت
 اہل کلام کے طریق پر ہو یہ جو کہ اس کی اس
 کلام سے دلیل استثنائی یا افتراقی کی صورت
 پر مقامات کا ترتیب و تالیف ہونا ہے یہ
 صورت بالفعل بھی پائی جاتی ہے۔
 و نیامی پڑا خود ہے شکر شکنی کا
 شیریں جو تخلص میں جو نام سارا
 اس شعر سے مطلوب اس طرح ثابت ہوا

ہو کہ نیامی تین تین لہریں پڑا کا کلمہ خود و منور ہو
 شیر زانی شکر شکنی کا مرکب تقدیری اخلاقی تین تین
 الیہ مرثیہ قصیدہ علیہ بنا دیا ہے اور اس پر مرثیہ آئینہ
 قیاس خزانہ کی شکل میں اور تیسری اور چوتھی سے اضافات
 اس کی پہلے پہلے تھے اس تقریر پر مثال مرثیہ تالیف ہوا
 اس نے کہ نام ہزار شیریں تخلص ہوا اور یہ تخلص علیہ مرثیہ
 صغریٰ ہوا اور شیریں تخلص کی شکر شکنی کا شعر دینا یہ ہوا
 کبریا تخلص اولیٰ تیسرے نام کی شکر شکنی کا شعر دینا یہ
 چوتھا اور تیسری شکل ثانیہ کے اس طرح جو شیریں تخلص نام
 ہوا ہوا مرثیہ کا شیریں تخلص کا شعر دینا یہ ہوا۔ کبریا
 تیسرے نام کی شکر شکنی کا شعر دینا یہ ہوا۔
 اور تیسری شکل ثالثی کے اس طرح پر ہے
 شیریں تخلص نام ہوا اور صغریٰ اور شکر شکنی
 کا شعر دینا یہ ہوا اسے شیریں تخلص کا
 کبریا تیسرے نام کی شکر شکنی کا شعر
 دینا یہ ہوا اور ہر ایک مطلوب تھا۔
 مشبہ کیا صنعت تحت مگر اعراس
 جب تک کہ جو کہ معصوم جو کہ معصوم
 شاعر نے اپنا مطلب یوں ثابت کیا ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 معصوم ہیں اور حضرت امام حسین ان کا
 جز ہیں اور معصوم کا جز معصوم ہوتا ہے
 تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
 بھی معصوم ہیں۔
 اور دوسری صورت یہ ہے کہ بولا کہ
 تمہیں چشتی ہوا اس کو مذہب فقہی کہتے ہیں
 فقہاء ابنی حلیہ اس اصول اپنی اصطلاح میں
 اسے قیاس کہتے ہیں تمہیں میں استقراء اور
 قیاس منطقی کہ کچھ دونوں پہنچاتے ہیں

ص

اس کو کالی استغناء کہو۔ استغناء پر جزئیات
 سے کلیت پر دلیل دیتے ہیں۔ مثلاً جب چند مرتبہ
 ہم نے دیکھا کہ جب ایک امر ہوتا تو اس کے ساتھ
 ننان سو مرتبہ ہی ہوتی ہیں اس سے ہم نتیجہ نکال
 لیتے ہیں کہ اس قسم کی قطعی باتیں ہیں سب ہمیشہ
 اسی طرح ہوتی ہیں اور ایک عام قاعدہ ان
 سب باتوں کے واسطے نکلی آتا ہے چنانچہ ہم کہتے
 ہیں کہ سبب، لوازم، پابندی وغیرہ جب خوب گرم
 کئے جائیں تو چھل جائیں پس قاعدہ عام یہ نکلا کہ
 وہاں چھل جاتی ہیں۔ دوسری مثال ہم نے دیکھا
 کہ کھانے پینے کی چیزیں اور سنگ مارے جانے
 جگہ لی کرتے ہیں۔ پس قاعدہ عام نکلا کہ سنگ مارے
 جانے جگہ لی کرتے ہیں۔ قیاس میں بھی کے فریضے
 سے جزئی پر حکم صادر کیا جاتا ہے اور یہ حکم
 استغناء کے برعکس ہو۔ استغناء سے ہم کو یہ بات
 معلوم ہوتی ہے کہ کھانا چیزیں زہرہ اور میں پس
 پس اس عام قاعدہ سے جو ہم کو معلوم ہوا ہے
 یہ حکم نکالیں گے۔ اگر ان زہرہ چیزوں میں سے
 کوئی بھی کسی شخص نے کھالی تو اس پر زہرہ اثر کیا
 ہوگا اسے قیاس کہتے ہیں۔ مثلاً طوطا اگر کوئی نیا
 جانور سنگ مارا کہیں گے تو ہم اسے قیاس سے
 کہہ جگہ کرنے والے ہیں کیونکہ یہ عام قاعدہ میں
 استغناء سے معلوم ہو چکا ہے کہ سنگ مار جانور
 جگہ کرتے ہیں۔ غرض کہ قیاس کلی سے جزئی پر
 دلیل لانے کو کہتے ہیں اور استغناء جزئی سے کلی پر
 دلیل لانے کو کہتے ہیں اور تشکیلی جزئیات سے
 جزئیات ثابت کی جاتی ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری
 چیز پر جو حال دیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی نتیجہ نکالے
 کہ خوں مشرک کا انجام ہوا چنانچہ کہ اگر جس

مشرک کا انجام ہوا چنانچہ یہاں پر استغناء اور
 قیاس دونوں پائے جاتے ہیں کیونکہ تشکیلی اور
 مشرک سے استغناء کے طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ کل
 مشرکوں کا انجام ہوا چنانچہ یہی جو کہ یہ اگر مشرک
 ہے اس سبب سے اس عام قاعدہ سے قیاس
 کے طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ اس کا انجام ہوا
 ہوگا۔ طریقہ دلیل دینے کا بہت سادہ اور صحیح
 ہے کہ حاجت اور مثال لانے کی یہاں پر نہیں ہے
 مگر جب تک وجہ مناسبت جس کو علت اور وجہ
 مانا جاتا ہے یہی قطعی نہ ہو تین تین کا قاعدہ نہیں
 بخشتی۔ جب علت قطعی ہوتی ہے اس وقت
 قیاس کی طرف رجوع کر کے یقین کا قاعدہ دیتی
 ہے جیسے کہیں سنگ حرام ہے اس وجہ سے کہ
 سنگ کو اور ہر سنگ حرام ہے پس علت حرکت کی
 سبب سے ہر سنگ حرام۔ نہ سبب۔ نہ بیان نہ
 کہ اور چیزوں میں بھی جو مثال یہی پائے جاتے
 ہیں لہذا تین نہ اگر نہ وجہ حرکت کے ہے
 جو غرض تھا اور یہ علت قطعی ہے۔ قیاس ایسے
 دو قسموں سے بنتا ہے کہ ان کے مان لینے سے
 ایک دوسرا قضیہ لازم آجائے اور اس کو
 قضیہ کو نتیجہ کہتے ہیں اور پہلے دو مقدمات کہلاتے
 ہیں۔ سنگ سنگ اور ہر سنگ حرام ہے۔ دو قضیے
 ہیں کہ جن کے مان لینے سے نتیجہ لازم آیا کہ
 سنگ حرام ہے۔

ہم آپ کے کوچے سے نکلتے تو جب کیا
 آدمی میں چلنے والے قیاس سے اس پر
 ملاحظہ فرمادے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ
 کسی معزین کا ایک زبان سے دوسری زبان میں
 قصداً ترجمہ کرنا اور مانت لفظ و معنی

کی دکانا صانع معنی میں داخل ہو اور نام اس
 کا صانع ترجمہ ہو۔
 قید آنے سے معنی کے تفسیر فارسی کا ترجمہ
 اور وہی کیا ہے کہ ایک ایک بیت کا ترجمہ ایک
 ایک بیت واقع ہوتی ہے۔ اسی کا مطلب ہے جو۔
 قراڑ کوئے اہل کے قراڑ خواہ بود
 ترجمہ اہل کے کوچے میں تیرا گزار ہو دے گا
 قراڑ گا۔ قراڑ لغت سے خواہ بود
 ترجمہ قراڑ ہوا اور لغت سے خواہ دے گا۔
 (۳۴) صفت استغناء (یا) الوریح
 صفت کی تشریح اس حدیث پر کہ اس سے غنا
 دوسری تشریح اور ثابت ہوتی ہے۔
 تو ہے کہ تو نے دوش بانی پر قدم رکھا
 بت توڑ توڑ مشرک کی صورت دیکھا
 اس سے دو میں کہیں ایک جوں کا توڑ
 اور دوسرے مشرک کا شانا۔

(۳۵) صفت ادا مارح۔ یعنی لازم سے دو
 معنی حاصل ہوں اور لغت سے دوسرے معنی کی مذکور
 جو یہ نسبت استغناء کے عام ہے یعنی استغناء
 سے تو مراد ہے کہ ایک طرف سے دوسری طرف
 پیدا ہوا اور ادا مارح میں مراد کا ہونا کہ مراد
 نہیں اور ایہام و ادا مارح میں بلکہ کہ ایسا
 میں ایک لفظ اور معنی دیکھتا ہے جیسا کہ اور بیان
 کیا جا چکا ہے اور ادا مارح میں یہ کلام کے
 دو معنی ہوتے ہیں اور تو مجھے معنی فعلی و العذرین
 اور ادا مارح میں بھی فرق ہے معنی و نہ نسبت ادا مارح
 کے خاص ہے اس لئے کہ اس میں ایک کلام ہے
 ایسے دو معنی پیدا ہوتے ہیں کہ دوسرے معنی پہلے
 معنی کے معنی ہوتے ہیں چنانچہ اس کے بیان میں لازم

ہوا اور ادراج میں ایک سنی وہ سسٹر سنی کی ضد نہیں ہوتے۔

کیونکہ اس بات سے رکھوں جان عزیز کیا نہیں ہے مجھے ایاں سسٹریز ایکہ سنی تو ہیں کہ اس سے جان عزیز رکھوں گا تو وہ ایاں ہے لے گا اس سے جان کو عزیز نہیں رکھتا تا کہ ایاں نکے جائے۔ دو سسٹر سنی ہیں کہ اس بات پر جان قربان کرنا میں ایاں پر ہر اس سے جان کیو نہ عزیز رکھیں ہائے۔

(۳۶) صنعت مہالہ۔ میں کسی امر کو شدت صنعت میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس حد تک اس کا پہنچا حال ہو یا بعد چہ تا کہ غنہ واسے کو گمان نہ رہے کہ اس صنعت کا اس کوئی مرتبہ باقی ہو۔ اور ہائے کی تین تیر ہیں تبلیغ، اغراق، غلو۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ ہر تائیں کسی امر کا اضافہ پہنچا دینا عقل و عادت کے نزدیک ممکن ہو۔

دعوت شام سے کی ہے نہ صبح کی کہ وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا تھا یہ بات عقل و عادت کی دور سے ممکن ہے کہ عاشق اپنے مشفق کے انتظار میں رات بھر جاتے۔

اغراق اسے کہتے ہیں کہ سب لہزہ تر بہ عقل لہو و عادت ہو۔

غلو کہنا وہ حد میں تیرے بیکہ نہ رسم و راء جو پانی مکن چہ غیر یا کہ سلفہ و غیرہ کو نہ مارے اور مخالفت کرے مگر عادت سے بات محال ہو۔ غلو ایسے معاشے کو کہتے ہیں کہ عقل و عادت سے

اور ہر مہالہ عقل و عادت دونوں کے نزدیک متنع اور محال ہو۔ مبالغے کی یہ قسم ناممکن ہے۔

باقی پہنچے نہ کہیں و دوز میں گراہ رکابہ گرد کی طرح رہے تاکہ بچے مراد ہرق و ہوا کا گھوڑے سے رہ جائے عادت عقل دونوں کے نزدیک محال ہے۔

(۳۷) صنعت تعجب۔ کہ چیز پر تعجب ہر کہی کسی نام سے اور عرق کے واسطے۔

زخم کھایا نہ ہر کھایا بھی تو کچھ ہوتا نہیں دیو گزری مرگ کو کیا جانے کیا چلیا رات کے نہ آنے پر تعجب ہے اور گراں حالی پر مبالغہ۔

(۳۸) صنعت جامع التامین۔ میں ایسی بات یا فقرہ یا مصرعہ کہ اس کو پڑھیں تو مدد بانوں میں معلوم ہو جیسے یاد آ جائے تو بتر ہے۔ یہ فقرہ نادری اور اوہ دونوں زبانوں میں معلوم ہوتا ہے اور سنی ہی دیکھ فارسی یہ نصف مقصود ساکن سے چھوڑے کہ اسے یا تیرہ جگہ بتر ہے۔

نالمہ تم جو بچے زحمتی یاد آئے نظر جو نہ یاد آئے سخن اور نہ یاد آئے نظر (۳۹) صنعت ذوق و سلیقہ۔ کام کو بچہ صوفی عورت کے بغیر سمجھنا تھا طے کے دوزبانوں میں پڑھ سکیں۔ مرزا غالب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ تازہ مشہر بہتر باد سے بستر۔ مرزا ذوقی مرزا احمد ہندی میں بھی یہ صنعت حاصل ہوتی ہے مثلاً عربی اتق بائی و باب بیت جانی یعنی تھمت مکان کے دروازے کا پانے والا ہے

پاس آیا۔ ہندی میں ان پانی پانی بیت جانی (اور رسالہ عبدالواسع) (۴۰) صنعت ذوق و سلیقہ۔ کام کو بغیر نقادہ حرکات تین زبانوں میں پڑھا جائے، جیسے یہ فقرہ۔

عربی۔ جیتی خود تریہ۔ یعنی خوبصورت، نازک اور جوان محبت میرے گھر آنے کا اہم رکھتی ہے۔

فارسی۔ جیتی خود بریر۔ ہندی۔ جیتی چوڑی (اور رسالہ عبدالواسع) اس صنعت کو محفل التامین بھی کہتے ہیں۔ میں نے من تینوں صنعتوں کو صنایع لفظی میں داخل کیا ہے۔

فائدہ۔ اس بحث سے ایک اور صنعت نکلتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک زبان کے شرکاء کوئی لفظ بول جائے تو وہ شرادری زبان میں ہو جائے لیکن مطلب میں فرق نہ آئے بشرطیکہ وہ لفظ بولنے والا ترجمہ ہو۔

شاعر سچہ مرغوب جت مشکل پسند آیا تاشائے بیک گفت بدون مدول پسند آیا (۴۱) صنعت ترجمہ اللفظ۔ ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ ایسا دینا جو اس کا ترجمہ ہو جس کی مدد سوتی رہی۔

پہلی صورت یہ کہ بطلہ لطیف کے پہلے لفظ ترجمہ ہو کہتے تھے پیر میر تقی میر نے ہزار حیات اب جو کہے ہیں سوز سوز میں سزا جبار سوز ابتداء میں میر محمد سوز میر تقی میر نے کہے کہ سوز

اختیار کیا اس ترجمے میں بھی یہ لطیفہ جو کہ ان کے منظر
زمانوں کے تخلص کی طرف اشارہ ہے۔

دوسری صورت ہے جو کہ کوئی طور پر ترجمہ ہے۔

لیتا ہوں کتب غم دل میں حق منور

لیکن یہ کہ رفت گیا اور رہ رہا تھا

(۴۲) صنعت سلسل - لغت میں سلسل ہے

ہونے کے معنی میں جو اصطلاح میں مراد اس سے

یہ ہے کہ شاعر چند الفاظ لے ہوئے ہوں میرا ہے

جا کر ان کو دوسرے معانی کے ساتھ لائے۔

یہ آج جو یوں خوشنما و سرورنگ شفق

پر تو ہے کس غور خیز کا اور سرورنگ شفق

من گل ہنساب نے جوش گل سیراب نے

کیا بارش میں چکا ویاور سرورنگ شفق

دیکھے ہمیں یہ رنگ گل آلودہ بنیم جنگ

نفلت سے ہائی ہر گیا اور سرورنگ شفق

شاعر مصرعہ اولیٰ یہ اور سرورنگ شفق کو

تخلص دیا پھر اگلے مصرعوں میں ان دونوں الفاظ

کو ہر ایک جگہ طبعاً و طبعاً معانی کے ساتھ لایا ہے۔

(۴۳) صنعت تقسیم سلسل - مراد اس

صنعت کا یہ ہے کہ شاعر ایک مصرعہ یا ایک بیت

میں چند چیزیں جمع کرے دوسرے مصرعہ یا

بیت میں چند لفظ لائے کہ ہر ایک کی طبیعتی

مناسب ہو جائے۔

تیسری مجلس میں مذہب و کیراں

اک دعا کو دوم ہے خدشا (عبید اللہ)

(۴۴) صنعت ابداع - صنعت میں ابداع

بائے صحرہ کے سکون سے ایجاد کو کہلے گیا

بنانے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح میں اسے

کہتے ہیں کہ شعر میں معنی خوب امداد الفاظ

مخوب لائے۔ اگرچہ یہ چھوڑ حقیقتہ میں
ہے کوئی صنعت نہیں بلکہ اشعاروں کا کام
یہ ایسا ہے۔

تاو کہ نے تیرے حیدر نہ چھوڑا زمانے میں

ترہ ہے مرغ قبلہ نا آشیانے میں

مراسیم ہے شرقی آفتابان ہجر کا

فلوح صبح کھڑ جاگ جو میرے گریبان کا

یاد رکھو کہ صنعت ابداع جو صنایع لفظی

میں نہ کو رہتی وہ یا نے تھکان سے ہے

جہاں افکار کے مولع نے غلطی کی جو کہ باہر

موصوفہ کے ساتھ ابداع لکھ کر امداد اس کے

لغوی معنی ہاں کہ قرین ابداع ہلے تھکان

کی کر کے شامل اس کی دی ہیں۔

(۴۵) صنعت سحر خلال - جو بیت

کے اندر ایک لفظ یا زیادہ جو بظاہر کلمات

ساتھ ساتھ ہوا وہ کلمات آئندہ کے کلمات

سے شمار ہو سکے لائیں۔ سحر خلال اسے

یہ کہتے ہیں کہ سحر میں عجیب و غریب چیزیں

ظاہر کی جاتی ہیں اور شعر میں اسے حرام

قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس موقع پر اس لفظ

کا انا سحر کا وہی ہے ثابت رکھنا ہو کہ

اس کے ساتھ سے طبع کو جب ہوتا ہوا

یہ جو اس کے حرام نہیں شعر میں حلال ہے

مطلوبہ کہ ایسا لفظ ہنر نہ ہوا کہ ہوتا

ہے۔

یہ مقام شرب ہی کے لاجل

تا کہ زندہ دل میں ہوا ہے

لفظ حلال سحر حلال ہے۔

طہر حار لغت میں حار ہے کہ

معنی کی سرکار میں تھے بڑے ہندو بڑے ذاتی
لفظ سرکار سحر حلال ہے۔

(۴۶) صنعت موقوف - صنعت میں موقوف

عمر یا گیا اور تھا گیا کے معنی میں ہے۔ اصطلاح

میں ہے کہ ایک مصرعہ یا شعر کا معنوں دوسرے

پر موقوف ہے۔

آپ نے دیکھا ہے جب اس دل پہ جوئے

و آخر میں تنکا لیا خوشہ و اگر نہ ذات

(۴۷) صنعت تعلیف - لغت میں تعلیف

کہتے ہیں شاعری مارنے کے اصطلاح میں مراد ہے کہ

شاعر اپنے حق میں نہایت مبالغہ اور تعالیٰ کرے

اس گلستان سخن کی زینت مذہب کے لئے

اسے چن پیرا ہوئے چنے لگے کہیں کہیں

جوشا تھا وہ ہی دیکھا ہم نے غنی دہلی

طبع بزم سخن ہر لفظ کی مجلس کے چل

(۴۸) صنعت سلب - ایجاب - ابی جلال

حسن بن عبد اللہ نے کتاب مناقبت میں لکھا

ہے کہ سلب و ایجاب ہے جو کہ کلام میں ایک

طے کی نفی ایک وجہ سے امداد اس کا ثبوت

دوسری وجہ سے ہے۔

نیم نسل اس نے گر چھوڑا لکھا غم نہیں

یہ یہ غم ہے اعلیٰ دوست تازی لکھا

تاتل نے غم کی نفی نیم نسل چھوڑنے کی وجہ

سے کی ہے پھر غم کو ثابت اس وجہ سے

کیا ہے کہ تاتل کی ضرب کا اختیار جاتا رہا

جو مقدمہ دشوار کہ کوشش سے نہ ہوا

تو وہ کرے اس مقدمہ کو سر بھی باختار

اول مقدمہ کی کوشش سے ہوا چرنے کی

نفی کی ہے پھر اس مقدمہ کے بعد رجحان

نہی کی ہے پھر اس مقدمہ کے بعد رجحان

اشادہ کی وجہ سے کہنے کا اثبات کیا ہے۔
(۵۹) صنعت کلام جامع۔ یعنی شاعر
 انوس بتا سون و علم در سنج دشکاست ایام
 اعدا ہی نکالیف بیان کرے چنانچہ شہر آشوب
 اند و ہر آشوب اسی مضمون میں ہوتے ہیں۔
 زوال پر جو ہر انجم مشاہی اختر
 ریزہ تخت سلیمان نہ تاج اسکندر
 اک انکار جو ادبی کی بدنامی سے
 تمام گنجہ شاعر کا پر گیا اتر خوار
(۶۰) صنعت ایراد اطل (یا) ایراد اشل
 یہ ہے کہ شعر میں فعل کو بانہ میں۔
 جگہ دان میں بچا جاتے ہیں وہ گولی کی جوت
 میں نادانی ہے اس کی آنکھ کا تل دیکھا
 دین یار سے فیض کو دھوے
 شل کھڑے کہ چرمانہ بڑی بتا
(۶۱) صنعت استخدا م۔ ایک لفظ
 کلام میں ادا ہوا جس کے دوستی ہوں امدان
 میں ایک معنی مراد ہوں پھر اس کلام میں بسبب غیر
 کے پھرنے کے دوسرے معنی بھی اس لفظ کے لیے
 عادی۔ یہودی غلام بھی بہادی میرزا اور سامے
 کے حاجی میں کہتے ہیں کہ صنعت استخدا م اس
 صحت میں محاسن تنبیہ ہے کہ مرا۔ دریا صفت
 ہونے کے لیے کوئی قرینہ بھی پایا جائے۔ اعد
 ہے کہ یاد رکھو کہ لفظ کے دونوں معنی عام ہیں
 اس سے کہ حقیقی ہوں یا مجازی یا مختلف
 ہوں یعنی ایک حقیقی ہوں دوسرے مجازی
 نہ اس نکل سے اڑا اسے صبا غبار مر شاق
 کہ اس کا خاطر دلدار میں بھی گھر قافلہ دار
 اول مصرع میں غبار سے خاک مراد ہے پھر

دوسرے مصرعے میں اسی غبار سے کہ صحت مراد
 لگی ہو اور یہ معنی غیر غائب کی وجہ سے بے
 گئے ہیں۔ پہلے معنی حقیقی اعد دوسرے مجازی۔
(۵۲) صنعت الہزل لہزی مراد
 بہ الحذر۔ ہزل (بالفتح) یعنی سخن بیہودہ
 اعد مسخرگی اعد جبر و باعسر، ہزل کی ضد ہے
 لغوی معنی اس کے یہ کہ اسی ہزل جس سے
 مراد مقصود ہو اعد مطلق میں یہ ہو کہ کلام
 بظاہر مسخرانہ و ہزلیانہ ہو لیکن مراد اس سے
 ہزل نہ ہو بلکہ کوئی اعد مر مقصود ہو مستعرا
 میں اعد اس میں فرق یہ ہو کہ استعرا میں مبالغہ
 ہے ہوتی ہو اور باطن میں ہزل ہوتی ہو اور
 اس میں ظاہر میں ہزل ہوتی ہو اور باطن میں
 مراد مقصود ہوتی ہو۔
 ہزاروں برس کی بڑھ چیا یہ دنیا
 مگر تاکتی ہے جوں کیسے کیسے آئیر
(۵۳) صنعت تلحیح۔ جس کو تلحیح بھی کہتے
 ہیں اعد خاص نہیں اس لیے کہ تلحیح میر کی
 تقدیم سے ہم پر شے تلحیح کے لانے کے معنی میں
 ہے جیسے تشبیہ و استعارہ میں اعد تلحیح تقدیم
 سے ہم پر کسی چیز کی طرف نظر کرنے کو کہتے ہیں
 پس یہ معنی خاص ہیں اس لیے کہ شے تلحیح کا لانا
 عام ہے کسی شعر یا فقرے یا فعل کی طرف نظر کرنے
 سے تلحیح المصالح میں تلحیح کو ان چیزوں کے
 معنی میں لکھا ہے جو مرقعات شریعہ سے فعال
 رکھتی ہیں اعد خاص نہیں اس لیے تلحیح میں
 حیب کی کون سی بات ہے۔ اطول یہ حویان
 کیسے کہ مرقعات شری کے ساتھ اس کو جو جمع
 کیا ہے تو جامع ان میں ہے کہ وہ دونوں

چیزوں میں سے ہر جن سے مزید احتیاط واجب
 ہے۔ اگر یہ جامع نہایت رکیز ہو میں رائے
 انھیں لوگوں کی درست ہو جنھوں نے اسے مصلح
 میں شمار کیا ہے۔ ہر صورت یہ صنعت اس طرح
 ہو کہ شاعر اپنے کلام میں کسی مسئلہ مشورہ یا کسی
 فقرے یا فعل خالص یا اصطلاح بکرم وغیرہ کسی
 ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس کے بغیر
 مضمون ہر سہ اور نہ کہجے اس کلام کا مطلب
 اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے۔
 عاشق اس طیرت بقیس کا ہوں میرا تیش
 بام تک جس کے گہی درخ سلیمان نہ گیا
 اس شعر میں اشارہ ہے قصہ بقیس کی طرف
 جو محفل کلام الہی میں مذکور ہے۔ جو ہر کا خبر و نا
 اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بقیس الیہ
 ملک بام تک پہنچانا اور پھر بقیس کا حاضر ہونا
 یہ ظہور ہے۔
(۵۴) صنعت نسبت۔ دو مخالف چیزوں
 کے درمیان نہایت بیان کرنا جیسے کوئی پوچھے
 کہ کنویں اعد آتش بازی میں کیا نسبت ہو۔ جواب
 دنیا چاہیے کہ چوخی یعنی یہ ایک چیز ایسی ہو کنویں
 میں بھی ہوتی ہو اور آتش بازی میں بھی ایسے ہی
 اگر پوچھے کہ بندہ حق اعد مہاجن اعد فرنگی میں
 کیا نسبت ہے تو جواب میں کہنا چاہیے کہ کوئی
 اس لئے کہ کوئی بندہ حق میں بھی ہوتی ہو اور کوئی
 مہاجن کی بھی ہوتی ہے اور کوئی صاحب گ
 بھی بنوا سکتے ہیں۔
 نسبت وہ جو آراء میں ہر قدر کو ہو گیا
 کہ سوچ کے تباہ ہو اس میں کلائی
(۵۵) صنعت ذو سخنہ۔ یعنی دو باتوں

آج بیڑ حب و سحر دل میں کچھ آئی ہوئی
جام سے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا چائے کی
آپا سے نین میں پلٹے ہاتھ تو بچوں
نہ میں دیکھوں اور کوں نہ تو ہے دیکھنے کو
کرام شہم یاد دارد آوے آمدن بہ اوردت
رفیق بہ اجازت کرام حیاتیاں ہم یاد دارد
اٹھے تو اک رنگ ٹھانے بچے تو کو کو
جادے تو اندھیری لاد آوے تو کھلے کھلے
ڈانکے۔ پس اسی طرح ہر قسم کے سوال کے
جانتے ہیں۔ اس کو صنم کہیں بھی کہتے تھے۔
کچھ داغ جو اتنی میں نہیں سن کا جھکا
طفل میں بھی ہم تھیں جو کچھ تو صنم کا برائی
صنم پرست بہت بہت کو پوچھنے والا پتھر کی تھ
کی پرستش کرنے والا فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔
یہ وقت وہ بچے میں صنم پرستوں کے
کنہ خد بہ دعوت پر رشتہ ذلہ عزیز لکھتے
صنم پرستی۔ بچوں کی پرستش، پتھر کی سڑیوں
کو پوچھا۔ فارسی ترکیب، سوٹ، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔
صنم تراش۔ بہت تراش، بہت بنائے دلا
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
صنم تراشی۔ بہت بنانا، بہت تراشنا
فارسی، سوٹ، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
نیالی جن کا بہ سنل صنم تراشی تھا
تمام ان کے داعی قوی ہو گیا کھڑی
صنم خانہ۔ بہت کدو بہت خانہ فارسی
نذر نکلیج، راک
حاج اسباں لے گئے کہ صنم خانے سے آج

نذر نکلے جو کے ساتھ ہی کو منہ دے دیتے ہیں۔
صنم کدو پھس۔ چن کا شہرت خانہ جہاں
کے بچوں کی فریفتہ خورائے فارسی سے بہت گھس ہے
شاید افرونی نے انکی کے بت نہ دیکھے ہوں گے فارسی
ترکیب، نذر۔ (نذر نکلے آفنیج)
صنم پرست سدرت الخ اہل ما و قبول ایک درخت کا نام
ایک صنم کا سر جس سے عشق کے قد کو تشبیہ تھے
ہیں۔ عربی، نذر، فصیح، رائج۔
تھانے قد کا صنم پر جواب کیا ہوگا
یہ صنم پرستی انتخاب کیا ہوگا
قول فصیل۔ صنم پرست ہیں کو دل سے تشبیہ
دیتے ہیں۔ اور صنم پرست ہیں کو بھی صنم پرست ہیں۔
وہ ہی قد ہے کچھ سے طالب دل
سر کو عشق ہے صنم پرست کا
اردو میں زبانوں پر فہمیتیں صنم پرست
صنم پرست خرام۔ (کنایت) عشق، فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
قول فصیل۔ فارسی ماں صنم پرست خرام کو غلط
کہتے ہیں کہ یہ صنم پرست خرام کہاں مگر فانی
نے استعمال کیا ہے۔
چندوں بود کرتار۔ (کنایت)
کا یہ بھلاہ کس سے صنم پرست خرام
صنم پرست قامت۔ صنم پرست قدر و کثافت، عشق
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
براک گل چوہ و گل و گل و گل
صنم پرست قامت و شہان اندام
صنم پرست۔ بہت باغی، خطا کا عکس، راست
درست، راستی، درستی، عربی، نذر، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

قول فصیل۔ جواب با صواب۔ در واقعہ صنم
با صواب و غیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔
صنم پرست۔ خوب، بہتر، بھری۔ (اردو)
نصیل الاستمال
صواب اس جگہ عذر و تقصیر ہے
خوشی ہم آواز اختصار ہے
صنم پرست لیس۔ ایک اور صواب سوچنے
والا بہتر سوچنے والا، راست، اندیشہ، فارسی
ترکیب، صفت، (نذر نکلے آفنیج)
قول فصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
صنم پرست دید۔ صلا، صفت، عشق، رائج
صحیح، خوب، فارسی ترکیب، سوٹ، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔
محلی و شہ۔ حکم جوا کہ راہ و طور و مسرت
دیوان گل مہر ہات مانی، مانی ان کی صلا و
صواب و چہ سے فصیل کیا کریں۔ (دہلیا بکری)
(ایضاً) سا کی اختلافی میں وہ اپنی صواب دید
پر ایک رائے کو دوسری رائے پر ترجیح دے
سکتا ہے۔ (دہلیا بکری)
صنم پرست۔ دفع اول و کسر ہادیم، عاقلہ کی
جمع۔ عربی، نذر، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
جائز جائے جب فراں زبان پاک سے نکلی
اشاروں میں کریں دفع صحت و جہان
صنم پرست دفع اول و دوا و صرف، سلطنت
کا وہ حصہ جس میں کی کشتریاں اور صنم
شانی ہوں۔ عربی، نذر، فصیح، رائج۔
محلی و شہ۔ ذرا مٹی و دھرت میں اور دھکا صواب
بیشمار و غیرہ اس کی مثال آج بہت زمین کی
نذر و شہان بکری و شہان بکری و شہان بکری
(نذر و شہان بکری و شہان بکری)

صوبہ بڑے صوبے کا حاکم
فصل۔ عالمگیر کے زمانے میں کئی صوبے بکرو گئے۔
(نورالطاف)

قول فیصل۔ اہل گنڈاپور بولتے۔
صوبہ جہات۔ صوبہ کی جمع بہت سے صوبے
عربی، راج۔

صوبہ دار۔ صوبہ کا حاکم، عربی فارسی الفاظ
ذکر، تریب بہ متردک۔

صوبہ دار۔ پیادہ پیادہ کا وہ جنہو متانی دہلی
مہر سے درجن کا رتبہ کہان کے برابر ہوتا ہے، عربی
فارسی الفاظ، راج۔

ان دنوں قانہ دار اس جا کے
تھے صوبیدار رام دت پانڈے (عربی الفاظ)
قول فیصل۔ اب عام طور سے صوبے دار بولتے
ہیں جو اور دوسرے اس جہد سے کہ صوبہ داری کہتے ہیں
صورت۔ (دفعہ اول) آواز، صدا، عربی، صورت
تیسیم ذلتہ لفظ کی زبان۔

ختم کیا صلبہ قص، گل پتھر جو چسپی
جوش نثار چو چکا صورت ہزار چو چکی آواز آواز
صورت۔ (دوا صورت) وہ زمانہ جس کو حضرت امیر
شہر کے دن بچ کر گئے عربی، ذکر، فصیح، راج۔
دم سجدہ شہر شاہ صوبہ سرائی شاہ نانی متی
قول فیصل۔ اس کا صورت چکنا اور بچہ کمانے کا
ہے۔

نہ چکا مرا بخت خفتہ اتیر
(چکنا) چکنا صورت شہر زمانہ جو
شاہان ہوا میں جس دم خوش تاسی پہ ان کی
بہتر تیات آنی کس نے یہ صوبہ بھڑکا خندہ
سودا نے خوش نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے مذکور

ستل ہے۔
عبارت سو قیامت کا سا اک شور
کچے تر بچہ کی اسرائیل نے صوبہ

ای کو ترکیب کے ساتھ صوبہ اسرائیل بھی کہتے ہیں
شب جو نہ سنگین کی ستال دقل
گویا بھگتی ہے صوبہ اسرائیل کو
صورت۔ (بہم اول دفعہ دوم) صورت کی
جمع، عربی، مذکر تیسیم یا تیسیم کی زبان

ہے نمبر نو صوبہ پر دہر دہر
ان کیا دھرا ہے تھوہ روح دہاچہ
قول فیصل۔ یہ لفظ اردو کے لیے بہت غریب
اور غیر اوس چو یکن اضافی حالت میں جب بہر

مضاف آتا ہو تو عزت قدر سے کم ہو جاتی ہے۔
ذہن میں سب سے حاضر صورت ملیت
پر خانا نہ تھی متھوہ خجے ملیت
ذات کے بیان مضاف الیہ کی صورت میں آیا ہے
دندہ صوبہ) میں آخر میں صوبہ جاتا ہے جو صوبہ
کی طرف ذہن کو منتقل کر دیتا ہے۔ ہا ہر دو کو شہر
ایک فیصلہ کھانے والا اور قابل نفرت جانو جو۔
صورت۔ (دوا صورت) دفعہ سوم، پکار نقش
کس چیز کا نمونہ، عربی، صورت، فصیح، راج۔

رٹے بت، مسکینی، سہارے خانہ چو
جب تو اک صورت تھی صاف پرکھا
صورت۔ (شکل، چہرہ، انداز، فارسی صورت)
فصیح، راج۔

کیوں نغمہ جان کی یہی سہیل
جم بھی تو آدمی کی یہ صورت
دھات کی شکل دیکھ کر بے
ایں صورت کو کون پایا کرے

صورت ایک ہیئت۔ فارسی، صورت، فصیح، راج
ہر گنا علم صوبہ قاضی لکھو کو
قائم را ذہن نہ تھوہ صوبہ

قول فیصل۔ فارسی یہ اس کے ایک ہی میں ہے
اردو میں بھی ان معنی میں مانگتے ہیں جیسے: اپنی صورت
پچھے آئینے میں دیکھو: تصویر کے معنی میں بھی راج ہے
نظر آتی ہے دوئی میں ہے در تصویر
دیکھوں دل بھر کے ادھر کی کہ ادھر کا صورت

صورت۔ (دول، خاک، ڈھانچہ، ڈھیر، دن)
قول فیصل۔ اہل گنڈاپور بولتے۔
صورت بڑے حالت، کیفیت، عربی، صورت،
فصیح، راج۔

ہر اکسارت چھٹے یہ صورت دہی
اسی شکل وہی سے صحت، یہی
صورت۔ (طور، وضع، ڈھانچہ، طرز، چہرہ،
مزان، عربی، صورت)

نظارے کے آگے خندہ گل کا وہ نقشہ
کہ جس صورت کوئی شکل اترا ہے جس پہن کو
قول فیصل۔ اب ان معنی میں زیادہ تر دہے
کے اٹانے کے ساتھ بولتے ہیں میں جس صورت
سے یا کسی صورت سے زبانوں پر ہے جیسے میں نے
بہت اصرار کیا لیکن وہ کسی صورت سے راضی نہیں
ہوئے۔ بہر صورت میں بھی صورت کے یہی
معنی ہیں۔

قرنے مات کہا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہر صورت
صورت۔ (تصویر، عکس، اردو، صورت، فصیح، راج)
کوئی امید نہیں آتی
کوئی صورت نہیں آتی

صورت ۱۰ - در این چهار بار در وقت
فایده راجح -

محلِ قسطنطنیہ - روزگار کی حالت اس سرکار میں بحال ہے جس پر پریاں کے جزو کل کا مدار ہے ۵۰۰ ان سے بہت آ رہے۔ (افسوس مرید)

صورت ۱۰ مانند شش، مربعی، بیضی،
فصیح، راجح.

تا چند مرتبه درون سوراخ سیلاب
زیاد پاک جب تک دیو شنی اشانت
ناتوانی ہے پیدم ی پڑا دھنہ دے
سائنس آگے تو اور جادو گاری صحت
صورت یہ ترقی مل

کوئی صورت نہیں اس گھر سے اب تیرے نکلاؤ
قیامت کی جس نے آدھی تیرے کو دکھا دی ہے
(فرنگ صنیہ)

قول ذیل۔ شعر میں صورت کے معنی امید و
نور ہے نہ کہ موقع، فعل۔ الہی کمندان معنی میں
انہیں کہتے۔

صورت است انداز قریب و آثار و عی
مردن خیم و راج

میں نے فرمایا - ہزاروں روپیہ علاج میں صرف
کیا لیکن جنتی ہے ابھی تک آرام کی کوئی صورت
نظر نہیں آئی۔

صورت بالا دفع ، روپ عربی ، دفع
نفع ، راجح ۔

دو قی صورت پر ہوتا ہے ہادی ہوتا
گرمی سو دھبہ بناتا ہے شہری کی شہر
محوریت ہوتا ہے ہادی ہوتا

یومئذ قلیل الا متعالم

دوق صبح کا آشوب اس کی بے گنجی کے زبردست غم کی صورت میں تو قدرہ خون پر مسمیٰ میں رہا تھا۔
(یہ لفظ ہے)

صورت بیگانه شل، شفا، روم
تعلیق الاستقلال.

دھل کا وعدہ نہیں تو مقل کا وعدہ بھی
دل کے بدلانے کو یہ ہے کوئی مدت چاہت
صورت: بیٹا دوست، خواہی، نساج، ہرج

محلِ شہزادہ - عقیدت میں یہ جادو خراج کی صورت
 رکھتا تھا۔ ہر روز اس میں شہزادوں نے نودھ دیا
 کی تھی۔

نصورت ہے۔ کھس۔ اردو۔ دہلی کی زبان
محل مٹا۔ جب سے انگریزی ہوئی سب ریشہ
اسی طرح تبادریں؟ محل نام دیکھو کوئی ہے

ہیں۔ اس سے دس پانچ سو روپے ان کے خیال میں
 لگی دسویں روپے ہیں۔ سو بھی کیا خاک ہا برسوں تو
 نہیں تھی۔ دمر کا نام دس۔

صورتا (یا) صورتہ - صورت کے اعتبار سے، عربی - (تواریف)

قول شیعہ۔ عام خود سے مورتا ہوتے ہیں

کھڑی ہو کر اترنا۔ (مزم) تصویر لطیفہ جانا
کیا تاویں و محبت صفت کی مانی تصویر
آئینے تو ازرق نہیں میری صورت جلیق

قول فیصل - اب اہل نیکو نہیں ہوتے

مسورت احوال :- ایک قسم کا نمبر جو کسی
دوسرے کو ثابت کرنے کی غرض سے سرزدوگوں
کے دستخطوں اور پھروں سے مرتب ہوتے ہیں

! نوراللقوات

قول فیہیکل۔ اہل کتب نہیں بولتے۔
صورت اختیار کرنا۔ ڈھنگ اختیار کرنا
اور صورت نشیمن و راج۔

وہ سفور کھاتے نہیں ہیں تو جو بیہ وادلوں
جبریم نے بھی یہ امتیاز کی صورت
صورت آشنا ہے۔ وہ شمس جان بھان

والا ناری بهشت فیض رواج
مقیس جو نام کی کام تیل آئینہ
جود و برود اس صوفی کا نام

قوان فیصل - اس کا مرتب ہونا ایک عظیم
مرد و نفرت کی ایک نوبہ نہیں جیران ہوں
نیکو سے صورت آشا ہوتا ہے کیونکہ آج

کلیلی صورت سے صورت آشنا ہو جانا ہی
راج و فیض ہے۔

ویرہ حق جیہ جمال اسکی دکھائے گا جلال
آشنا در پردہ صورت آتشا ہو جائے گا جلال
صورت آشنائی ہے جان پہچان رہو شناسی

فارسی، هفت، صبح، راک
ترقی بر کسی که خود را نمی داند

کہ آئینے سے صورت آشنائی ہوتی رہتی ہے۔

صورت آفرین : شکل بنیاد الہیہ
 بنائے والا۔ صفت پروردگار عالم، خدای عزوجل
 عظیم یافتہ طبع کی زبان طبعی الاستغاث

خایا تجھ کہ ایسا خوب صورت
کہ نازاں تجھ پر صورت، آخر بیجا
صورت پانہ رشتا، منہ دکھانا، مسماں

مذہبنا کوئی واقعہ یا حال اس طرح بیان کرنا
 اس کا سماں آنکھوں کے سامنے پھر جائے
 (ذوالنغات)

ایسی صورت کوئی ہے گنبد دار نہ رہے
آمد شد کا رت شرف کے اتار بندے شوق
صورت بھیا نک ہو جانا۔ صورت ڈراؤنی
ہو جانا، ایسی شکل ہو جانا کہ جس سے ڈر معلوم ہو۔ اور
صرف، غیر فصیح، راج۔
فرقت دلا دیں گھر کاٹے کھانے بچے
کیا جیسا نک ہو گئی صورت دم دیوار کی
صورت بیان کرنا۔ حالت تھانا، کیفیت ظاہر
کرنا۔
کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
میں ہواں کس سے کر دیں آٹھ پیر کی صورت
(در اللغات)
قول فیصل۔ زیادہ تر اس عمل پر حالت بیان کرنا پڑتے
ہیں۔
صورت پانا۔ من پانا۔ اور صرف فصیح، راج
عمل حسن۔ ایک صورت چھوڑ کر بولی اوئی یہ کون جو؟
ناک میں دم کر دیا۔ جب دیکھو موافق کے پاس موجود
..... مرد سے کامیاب کیا کام جو؟ داہ بائیں پر
عاجز کیا کر دیا، ایسی صورت بھی نہیں پائی جو بیوی
شکل چہرہ کی ناگہم یوں کا۔ (فائدہ آزاد)
قول فیصل۔ یہی معنی اس کا استعمال دیا ہے جو
صورت پر چھپکار پرنا۔ چہرے کا بہت بے
دقتی ہونا۔ اور صرف، عورتوں کی زبان۔
عمل حسن۔ جب سے تم نے ناز چھوڑی ہے تمہاری
صورت پر چھپکار رہے گی جو۔
صورت پر چھپکار و چھپکار۔ دیر دعا، نیت
نا بردہ، عادت ہو۔ اور صرف، عورتوں کی زبان
نہ اترا بہت چن پنے مرد سے
چہرہ تیری صورت پر چھپکار دیکھو

صورت پرست۔ ظاہر پرست، فارسی صفت
قلیل الاستقلال۔
دل صاف ہو تو چاہیے سنی پرست ہو
آئینہ خاک صاف ست صورت پرست ہو
قول فیصل۔ اس کی جمع، صورت پرستوں میں
راج ہے اور وہ بھی قلیل الاستقلال ہے۔ جیسے
- قیمت کاٹنا کہ بجے ایسے ہی صورت پرستوں اور
رسم کے بندوں میں ڈال دیا اور ایسے گردہ میں ظا
ر دیا جو خانہ ان کے خزانے سے بستر کچھ ہیں رہا کر
صورت پرست۔ دینا بت پرست، عورت کی پوجا
کرنے والا، فارسی صفت، دینی کی زبان۔
عمل حسن۔ اس لبت و تقریب کی تھارگی سے جان
ست ہو جاتے اور یہ پیکر پوش رہا دیکھ کر الہی معنی
یکدم صورت پرست ہو جاتے۔ (عمر ہندی)
قول فیصل۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی استعمال
کائی ہے۔
تفرقہ صورت پرستوں کے ہیں سادہ دنیا
دیرو کعبہ کو جسے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ
صورت پرستی۔ ظاہر پرستی، بت پرستی، فارسی
صفت، قلیل الاستقلال۔
کے ناک نک صورت پرستی
جب ناک نک صورت کی بستی (دیکھئے اور)
صورت پرست کرنا۔ شکل اختیار کرنا، اور صرف، مترادف
صورت جو چشم دارنے پکڑی حسنہ ان کی
چونے سے چہرہ میں گردن کا دکھ
صورت پرست کرنا۔ نام کا ٹیک ہو جانا، اور صرف، مترادف
الفت کہ مقصود نے صورت پکڑی
شکل حبیب، ہوتی دست دعا ہے پیدا
صورت پرست کرنا۔ عبادت کرنا، عبادت پرست کرنا، عبادت پرست کرنا

آئینہ صورت، مترادف
عمل حسن۔ جب ساعات ارضی طاقت فضا میں ہو کر نہ گئی
اس چشم پر خند کی پٹی خوش ہوئی۔ اور دانی نے اس زور
وقت میں نیک پائی چہرہ سے کچھ زیادہ چھوڑ کر بے شک
نک سے صورت پکڑی در سالہ تو براستق
قول فیصل۔ سوختہ رنگ صفت ہے، تو اس میں آج بھی اس کے
معنی کے ہیں جو الہی لکھ نہیں پڑتے۔
صورت پرست کرنا۔ شکل اختیار کرنا، اور صرف، مترادف
صورت پرست کرنا۔ کیفیت جاری ہونا، اور
صورت، قلیل الاستقلال۔
عمل حسن۔ جس کلام میں صورت و حدت نہیں
پیدا ہوتی اس میں اثر نہیں ہوتا۔
(ادب اللغات و الفنا، نظم طبعیاتی)
صورت پیش آنا۔ بات واقع ہونا، اور
صرف، فصیح، راج
عمل حسن۔ اور جب جس موقع پر کوئی صورت خاص
پیش آئی..... وہ جو جا بجا درج کرتا ہو نا بجا
صورت تری۔ یہ فقرہ ایسے عمل پر بیزاری
ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جہاں کہنا ہوتا
ہے کہ اس لائق نہیں۔ اور دو فقرہ، عورتوں
دینی کی زبان۔
بد بدن آجکے دوئے کون کو گد دود
جیتے ہی کہتے جو عمل صورت تری دیکھو
صورت نکنا۔ بخور نہ دیکھنا۔ تب ادھر
سے نکھ دیکھنا۔ اور صرف، راج
قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ نہ نکنا،
ہوتے ہیں۔
صورت تو دیکھو۔ اخبارات قابلیت کے واسطے
بجائے شکر کرتی ہیں۔ عورتوں کی زبان (در اللغات)

قول فیصل۔ کھڑی صورت آئینے میں اپنی صورت
تو دیکھو، پر لٹی ہے۔ راسخ فہیم آئینے میں صورت
دیکھو، نظم کیا ہے۔

طلب بر سہ عارض ہے کہ کھڑی کو راسخ
آئینہ لاکے دکھاتے ہیں کہ صورت دیکھ
صورت تو دیکھو، عرصہ تو دیکھو، اور درخت
متروک۔

جیسا کہ کہنے پر ہے جس آرم
خدا کے واسطے صورت تو دیکھو، ان کی
قول فیصل۔ اس جگہ۔ کون صورت تو دیکھ
ہیں مانگا تھا۔

کھینچیں گے مرے آئینہ خدا کی صورت
دیکھو تو کوئی مان و ہزار کی صورت
صورت تو نہ سنی رہ نہ تو چڑایا، میں غل
مطابق اصل نہ بن سکے مگر خدا کا تو اڑا دیا۔
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل نکتہ نہیں بولتے۔
صورت ٹھہرا۔ تدریس غل آنا، حالت پیش
آنا، اور صورت، قریب بہتر دک۔

رہ کر تا ہوں میں اس سوچ میں تو پر حیرت کی
خدا جانے کیا صورت میری بدھنا ٹھہرے
صورت چڑیلوں کی مزاج پر یوں کا
ہر شکل اور مزاج صورت کے لیے دیتے ہیں اور
شل، جو اس اور صورتوں کی زبان
قول فیصل۔ کہنے کے ساتھ شکل چڑیلوں
کی مزاج پر یوں، وہی کہتے ہیں۔

صورت مجال ہے موجودہ حالت، فارسی
زکیب، فصیح، راسخ۔
شاخ گل لہو کے گل تو تراشوں قائم

آج نکتہ ہے مجھے صورت میں عیسیٰ
صورت خال پڑ شامی زمانہ میں اس کا
کہتے ہیں میں کسی دانت کا یا مانت کا ذکر ہو، اور لفظ
قول فیصل۔ بپولی نہیں بولتے۔

صورت خرام ہے وہ شخص جس کا غار پر
اور باطن خراب ہو۔ فارسی، صفت، غل لفظ
یہ سنی ہو وہ مشتق کہ جس میں کشش نہیں
دل چپ جو نہ حق تو صورت حرام ہے

قول فیصل۔ اب زیادہ تر بھیلوں وغیرہ کے
ہوتے ہیں، انھوں میں آم خر پڑے کے لیے جیسے
جو خر پڑے، تو خدا دیکھ کر خیر و شر یہ صورت حرام
ہی چیکے نکلیں گے۔

صورت حرام ہے میرا اندھا، اٹھ لہجہ، فرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ اہل نکتہ نہیں بولتے۔
صورت خاک میں ملانا ہے۔ ایک قسم کا کونا
اور دو صورت، محدثوں کی زبان، قریب بہتر دک۔

نہج کو دینے کو سوتا پاؤں تھے بانڈی
ملاؤں خاک میں اس زبیر کی صورت جاننا
صورت دار۔ قبول صورت عین، بولتے
اور دو صفت، فصیح، راسخ۔

لال اللہ کے لینگے صورت دار
گل و رنگ دے رہتے ہیں، بولتے
جل جہن۔ ہر طرف دار اور جل سے کا تختہ کر دیا
اثر مایک کرے دو چادر بیکر کا اگر بہت حد صورت
طرز ہمراہ لانا، حقیت میں شامل نہ کرنا، راسخ
قول فیصل۔ اب اہل نکتہ غیر جاندار کے لئے
نہیں بولتے جاندار چیزوں عام طور سے انسان کے
کہنے اس کا استعمال ہے۔ غیر انسان کے لیے بھی
کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

صورت درگور۔ دہو دھا، مراد فن چہنا
کہ جگہ۔

بعد مردن آجکے، دے کو سن کر گور دور
جیتے ہی جاتے ہیں صورت تری درگور دور
(اور لفظ)

قول فیصل۔ اہل نکتہ نہیں بولتے، صاحب فرنگ
آصفیہ نے چنانچہ افسانے کے ساتھ صورت در
گور چہنا کا درد لکھا ہے۔ نکتہ کی مراد میں تھا
درگور بولتی ہیں جیسے وہ میری بڑا بڑا کیا کوئے
گی تھیں بھولیں، درگور۔

صورت دکھانا، شکل دکھانا، ماننے آنا،
ویدا کر انا، اور دو صورت، فصیح، راسخ۔

محل جہن۔ سوان آزادانے مشق پر ہی پیکر
کو صورت دکھائی تو شریف نہیں۔ خدا ہی صبر
کرے۔ (نشانہ آزاد)

کہا یہ مشق نے بڑھ کر کہ اسے سر دفتر عالم
دکھائی، اس نے منتظر تھا آج صورت تم نے دکھائی
صورت دکھانا، بیکر کا نام، موداد کرنا،
اور دو صورت، فصیح، راسخ۔

پھر اس کی بکری ہوئی زلفا بکریوں چکر پر
خدا دکنائے شب اس یار کی صورت
صورت دل میں سمانا۔ ہر وقت کئی خیال
رہنا کسی سے بہت چہ جانا، اور دو صورت،
قلیل، ہستنا

تری صورت مرے دل میں سانی
ہزارا خسوس جان اپنی گزائی
صورت دیکھتارہ جانا، کناجی، تیر چہ جانا
میران وہ جانا، ششدر رہ جانا، اور دو صورت،
فصیح، راسخ۔

عمل چلتا ہے۔ انھوں نے ایسا بات کہی جو نہ لگتا پائے
نئی ہم تو ان کی صورت دیکھتے رہ گئے۔

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور صورت (نہ نصیب) رائج

شق درود دیوار بخت کھڑی کہتے تھے کہ

دیکھ کے انسان صورت سے لڑ پڑتے تھے غلام

حقول نہیں۔ انھیں ہی میں صورت دیکھ کے

جڑی چڑھ آتا بھی پڑتے ہیں شیبہ ایک دن

خدا کو تلواریں نہر دکھاؤں گا اور چھوڑا کر

نہا آپ۔ شیشے سے سر لگاؤں گا۔ ناما سب

جہم درگزر۔ میری دوح فانی ہو تواری

صورت دیکھ جڑی چڑھ آتی ہے۔ دھنا آرا

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

ہونا کہ بغیر صورت دیکھ کر نہ آئے، انہوں نے

بخت کے محل پر پڑتے ہیں۔ اور صورت نصیب رائج

وہ دیکھیں کس طرح جو روز خشت دیکھ کر جینا

کہ جو عاشق ہی تیرا تیری صورت دیکھ کر مینا

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

بہت ڈرنا۔ اور صورت نصیب رائج

عمل چلتا ہے۔ تھادی یہ بڑی بڑی بوچھیں ایسی

بھانک ہیں کہ میری چھوٹی بچی تھادی صورت دیکھ

کے ڈر ماتی ہے۔

قول فیصل۔ انھیں مٹی میں صورت دیکھ کر چپنا

بھی استعمال ہوا ہے۔

بلے میرے ساتھ مر شاد خشت کا تھا

چھپ گیا خم میں مری صورت غلطی دیکھ کر

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

کرنا۔ اور صورت نصیب رائج

گاز مینک اندیشے کا گھین بن کی صورت

خاوت اند آئے دل میں سودا تو سودا قریب لگا

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

فیل الاستعمال

جھٹک جھٹک کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں

مٹی مٹی سے خشت خیار کی صورت

صورت دیکھ کر دے (سجڑا چڑھ آنا)۔ صورت

نزع میں، دیکھ کر صورت ہی یہ صورت دیکھ

میری بہت یہ نظر ہو مری صورت دیکھ

(ذرا لغات)

قول فیصل۔ اب لکھ نہیں پڑتے۔

صورت دیوار۔ خاموش حیران، خاموش

صفت نصیب رائج۔

خ خاموش سب بصورت دیوار ہو گئے۔ موقت

صورت زہر لگنا۔ دکانچہ، کسی کی صورت

میری ہونا، نفرت کے محل پر پڑتے ہیں۔ اور صورت

عورتوں کی زبان۔

لگا مینا برس جبکہ بصورت زہر لگتی ہے

کہیں مشاطہ کر پیام بھری کی نصیب

صورت زہر لگنا۔ حین صورت، دکنش صورت

فارسی ترکیب نصیب رائج۔

جنت کو ان کے حسن سے پہچاننا میں

جنت ہے ان کی صورت زہر لگنے لگتا

صورت ساڑا۔ معتد، ناک، صفت ذوالصفات

قول فیصل۔ اور وہ میں بہت کی کے ساتھ مشعل ہی

صورت سوال۔ وہ شخص کی صورت اس کا لگا

در عاقل ہر مرد۔ اور قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صورت کرتے ہیں۔

صورت سوال پوچھنے پر چھوڑ دینا مطلب

میں اپنے در عاقل تصویر پر جو ہوں

دل کو لگ جاتے آئینہ بہت

ماں میری بچہ میری سوال تھا

صورت سوال پوچھنے پر چھوڑ دینا مطلب

زبانوں پر ہے۔

میں کس طرح کہوں مجھے شوق رہا ہی ہے

تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال پوچھ

صورت سے بھاگنا۔ کسی کی شکل سے لگاؤ

بے زار ہونا، اور صورت نصیب الاستعمال

اچھا نہیں ہے صورت مانتے سے بھاگنا

عاجب کچھ نہیں یہ حرکت ہو غلام

صورت سے ہزار ڈرنا۔ نفرت کے محل پر پڑتے

ہونا۔ اور صورت نصیب رائج۔

دیکھ کر آئینہ ہزار ڈرنا، صورت سے

پڑتے ہیں جوش جوانی میں ہا سے پیدا

قول فیصل۔ اسی محل پر صورت سے بھاگنا ہونا بھی

مستل ہے۔

دیکھ کر آئینہ چھ ساگے کا دل پر

اپنی صورت سے لگاؤ تھا چہرہ

صورت سے چلنا۔ مکان تنہا ہونا، کسی کی

سے ہزار ڈرنا، اور صورت نصیب رائج۔

عشق نے اب تو کیا ادھی عالم پیدا

زندگی تگاب ہی صورت سے تنہا جاتی ہے

صورت سے صورت ملنا۔ ہم شکل ہونا، ہا ہم

شام ہونا، اور صورت نصیب رائج۔

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت

ہم جاں ہی زری تصویر بے پیرتے ہیں

صورت سے نفرت ہونا۔ صورت ہی معلوم

ہونا، کسی سے سخت نفرت ہونا۔ اور صورت

نصیب رائج۔

اپنے سب سے بڑے سب کو
اپنی صورت سے ہے سب کو نفرت نظم طالبانی
صورت کی شکل والا :- زبرد، حین، صفت
(فوز الخانات)
قول فیصل :- اولا کی قید نہیں نکلتی طریقیوں سے
صورت کی شکل کے زبانوں پر ہے حوام شکل بغیر
بولتے ہیں جیسے من کا دھما صورت کی شکل کا بہت
اچھا ہے ۔ ہیں اور نہیں چاہیے ہوئی صورت
شکل اچھا ہے ۔

صورت طاری ہونا :- کیفیت طاری ہونا
اور دو صورت ، نسیل الاستمال

محل صفت :- کلام میں صورت و صورت کے طاری
ہونے کی علامت اس کی برکتیں اور بے ساختگی جو
ادب الکاتب والٹا و نظم طالبانی

صورت کاٹے کھانا :- صورت سے بیزاری
ہونا ، اور دو صورت ، غیر فصیح ، راجح

ع تان شگن کی صورت آتش کاٹے کھاتی جو
صورت کٹ کھنی ہونا :- سات کھانے

دانی صورت ہونا :- اور دو صورت ، دلی کی زبان
نقشہ بگڑا رہے رہے حصہ ناک

کٹ کھنی تانی کی صورت ہو گئی
صورت کدو :- تقریروں کا گھر دھانڈا

دیوار نادری ترکیب تسلیم یافتہ طبع کی زبان
ذوق اس صورت کے ہیں ہیں ہزاروں صورتیں

کوئی صورت اپنے صورت کے لیے صورت نہیں
صورت کرنا :- زبرد کرنا ، زبرد پیدا کرنا ،

اور دو صورت ، فصیح ، راجح
محل صفت :- دیکھیے کہ خدا کئی ہی صورت کرد
کیرا عرق مانا ہو جائے ۔

صورت کرنا :- دیکھ کے ساتھ ایسا کہ نہ کیا کیا کے
محل پر بولتے ہیں ۔ اور دو صورت ، فصیح ، راجح
دکائی غیر کو اس پر وہ : ان کی صورت
: تو نے کیا مرے پر درنگا کی صورت
صورت کو ترس جانا :- شکل دیکھنا نصیب
نہ ہونا ، صورت دیکھنے سے محروم رہنا ، اور دو
صورت ، فصیح ، راجح ۔

دکھایا ملوہ بھی اپنا نہ ترسے بعد کیم
ترس گئے تری صورت کو باجستان

قول فیصل :- اس کل پر زیادہ تر صورت دیکھنے
کو ترس گئے ۔ بولتے ہیں ۔

صورت کھٹکنا :- صورت دیکھنا ناگوار ہونا
اور دو صورت ، دلی کی زبان

سچے کھٹک ہی جاتی ہے صورت دیکھنے کی
طبل نے کھڑ کو دیکھ کے کھایا ہے خوار کج

صورت کبے دیتی ہے :- صورت سے ظاہر
ہے ، ہر سے میاں ہے ، اور دو صورت ، غیر
فصیح ، راجح ۔

محل صفت :- بار بار کیوں پرچہ رہتے ہیں ترس
کی صورت کے دیتی ہے کہ بھوکا ہے ۔

صورت کھینچنا :- نفور کھینچنا :- اور دو صورت
قریب بہ مترادف ۔

دکھادی کھینچ کر نقاش بھر یارے کھوکھ
سببت کی ، اہم کی ، رنج کی آزار کی

صورت گر :- مقور ، نقاش ، نادری صفت
تسلیم یافتہ طبع کی زبان

کھینچ کر اس کی تعداد کچھ صورت گر
یہ کسی صفت رحمان کے ہی پارے ہیں فنا جاتی

قول فیصل :- اس نسل کو صورت گری کہتے ہیں
نقشہ بگڑا رہے رہے حصہ ناک

آخر الامری بعد صد وقت
نکی صورت گری کی یہ صورت (ظلم اللہ)
صورت گیر :- شکل اختیار کرنے والا نادری ترکیب ترس ہونا
محل صفت :- ہر جہات روئے ارض کا رخ ہے ہر سے ہے
: بعد من الغمام پانی کی شکل میں صورت گیر ہو جاتا
(رسالہ تنویر الشرق)

صورت معاش :- معاش کی تدبیر زندگی
بسر ہونے کا ذریعہ حوالہ الفاظ کی ترکیب فصیح ، راجح ۔

محل صفت :- کھٹکے جا رہے ہیں اگر خدا نے کوئی صورت
معاش نکال دی تو وہیں قیام کر لوں گا ۔

صورت ملانا :- ایک شکل کا دوسری شکل سے
مقابلہ کرنا ، شکل سے شکل ملانا ، اور دو صورت
فصیح ، راجح ۔

کیا جاک کر نکلتا تھا صورت ملنے یا دے
ملنے خورشید کے اس نے کون پا کر دیا

صورت ملنا :- شکل ملنا ، شکل ملنا ، اور دو صورت
ازل سے صورت و امید قیام ہی سن آنگاہ

کے انکار سے اس سے مگر صورت نہیں ملتی تعلیم
قول فیصل :- کسی اسم یا ضمیر کے بعد ہیں ، کا

اخلاص کر کے بھی بولتے ہیں ۔
دلی ہور ان غریب تری صورت گاری تاب

پر کا سے نقاش اچھا حد سے آگے
ضمیر ، تری صورت نہیں ملتی کسی میں

نہی کے ساتھ بھی سننے پر ۔
نامہ برخط یا رکھایا ہے یہ کیوں کر کرے

تجربے مطلق صورت روح الایمانی طبعی
صورت میں صورت ملنا :- اصل صورت

کے مطابق تصور کرنا ۔
نقشہ بگڑا رہے رہے حصہ ناک

قول فیصل :- زیادہ تر صفت سے صورت ملانا بولتے ہیں
نقشہ بگڑا رہے رہے حصہ ناک

ہے مقتدرہ پر اس صورت سپرد نظر
 دور آئینہ دل سے نہ ہو رنگ گفت
 صورت نکالنا ایسا تیرنگانہ زریہ پیا
 کو نارا در صورت، صبح و راج
 کہا جو میں نے انیس برجیاں تو کہتے ہیں
 نکالیں آپ مرے اعتبار کی صورت
 صورت نکالنا دیکھ سہل سے زیادہ حسین
 نظر آنے لگا، اور دو صورت، مہر و یک
 زینیا کر سنگا را پنا وہ کیسا
 عجب آئینہ یک بیک نقلی طر حواء
 عجب صورت نکالی وہ ستم گر
 فرشتوں نے کہا اشد اکبر (در پینہ حواء)

بین۔

تاریخ - اردو کا دورہ، فصیح و راجح۔

قول فیصل - یکم حب۔ اگر کسی بندہ خدا کی چارے سب سے جان بچے تو ہمیں دروغ نہیں آلا صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شریعت نامہ جائے آقا و صفائے نقا۔ (نہاد آزاد)

قول فیصل - اس جگہ صورت حال یہ ہے جو ہے تو ہے صفوری - دہم اول دفع دوم کسر سوم صفوری کی خدا کا ہری۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبیب کا زبانی محل صحت۔ جو کلمات ظاہری و باطنی اور جو صفات صوری و معنوی جناب اقدس الہی کے ... جناب مولانا دانش آزاد اور محمد زبیر ... میں جمع فرماتے تھے کسی طرح حصر میں نہیں آسکتے۔ (تقدیر دیوانہ) صوفی - اولیٰ اشیم کہ صفہ دیگر حیرات بندہ اکمل یا ایک قسم کا دبیز جامہ شبیمہ۔ عربی، ذکر۔ (ذکر رنگ صفیہ)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ صوفی - قلم کا ریشہ، عربی، ذکر و تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سو کھایا سوز علم سے تن تیرے ناتواں کا صوفی قلم ہوا ہے سزا اس کے آئینہ کا عاقبہ صوفی - وہ کپڑا جو روایت میں ڈالا جائے ابتدا میں دیشم یا بندے کا گھوڑا ڈالتے تھے تاکہ اس پر خوب جذب کرے۔ اردو - ذکر، ضعیف، راسخ۔

روحانی سے رقم جب وصف ہو گیا مشک نافہ سے زیادہ خوشبو ہو گیا قول فیصل - اردو میں اس کا رسم الخط میں ہے جو گیا جو دینی صوفی، ص م اس کو صوفی ہی کہتے ہیں۔

صوفی - وہ کپڑا جسے زخم میں جیتے ہیں اور تھیلہ میں لٹاتے۔

بہر احوال صوفیہ زخم دل میں چارہ سازد و نہ روحیت خون سے پاک نہ کشتل قتلانی قریب و دور قول فیصل - اردو میں اس کا رسم الخط ہے جو گیا ہے (صوفی، ص م اس کو صوفی بھی کہتے ہیں۔ صحت بہر احوال صوفیہ اور صوفی رنگا بھی متوقفاً صوفی - عربی یا زہر کا قلم رکھو گے صوفی زخم دل کو جو مرے کرتے ہر زخم کا رے صوفی - گڑا بننے کا پانا، اردو - گڑا گارہ بننے والی کی اصطلاح۔

صوفی پوش - نہ اندر پوش، نہ کل پوش، نہ رویش جو کل اور ہے۔ ہے مگر مراد صوفی جو ابتدا میں بھی لباس رکھا کرتے تھے۔ عربی، خارجی الفاظ و ذکر۔ (ذکر رنگ آصفیہ) قول فیصل - عام طور پر زبانوں پر نہیں ہے۔ زبانوں پر کسی پوش اور کل پوش ہے۔

صوفی ڈالنا - (صوفی) دوات میں ریشہ یا کپڑا ڈالنا۔ (ذکر رنگ آصفیہ) صوفی - چشم پوش، ادنیٰ کپڑا پہنے والا، اندر پوش یا چشم پوش (ذکر رنگ آصفیہ) قول فیصل - ان معنی میں، دل کپڑے نہیں ہوتے۔ صوفی - ہلکا سا کپڑا، رویش، وہ شخص جو اپنے دل اور خیالات کو ماسوائے اللہ کے غفلت رکھے، عربی، ضعیف، راسخ۔

وہ میرا یا اگر میں نہ شرب بھی کر کیا آجے یہ صوفی اس طرح سیر کر سکتے قول فیصل - اردو میں صوفی کی جمع دھندلہ کھانسی صوفیہ جو بھیہ شہد ہے کہ صوفیوں کی صوفیت کا علم حضرت علی علیہ السلام کو پہنچا ہے۔ فارسی صوفی کی جمع صوفیان ہے جو فارسی اور اردو میں صوفی اور

خانی ترکیبیل کے ساتھ متعلق ہے۔ کیا چوئے وہ صوفیان پاک طہیت کیا ہوئے کیا چوئے وہ خازن علم و حکمت کیا ہوئے مددیشوں میں ایک فرقے کے لوگ ظنہ کہلاتے ہیں اور ایک فرقہ ملائی کے نام سے مشہور ہے۔ (ذکر رنگ آصفیہ) نے لکھا ہے کہ صوفی، ظنہ اور ملائی میں یہ فرق ہے کہ صوفی کا دل خدا کی طرف باطنی نہیں مائل ہے تا کہ تربیت کا پابند نہ ہو اس لیے اند ظنہ یعنی اند دنیا کی تعلقات سے آزاد ہوتا ہے۔ ملائی عبادت کے چھلانے میں کوشش کرتا ہے اور اسرار الہیہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

عاصب نرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صوفی، صوفی سے منسوب ہے۔ صوفی زائد قابلیت میں دل تجدد کا ایک فرقہ تھا جو کہہ اند ظنہ کی خدمت کو اپنا فرض مانتا تھا اور اند ظنہ انہیں سے منسوب تھا نیز صوفی جو انہیں میں آباستہ عبادت اور عبادت الہیہ ان کے دو شہدائے حق ہیں۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ صوفی سے مراد اولاد و معتقدان صوفی ہیں جو صوفی مذہب کا ایک اندیشہ تھا۔ فارسی میں اس کا اولاد سے خاندان صوفیہ ہوتا۔

صوفی پناہ متقی، پارہ سا، پر ہیز گار، اردو صفت بزم دشمن میں رہو آپ تو صوفی بن کر سیرج آگھو میں کہاں جو تو جام شراب پیتا ہے قول فیصل - عام حد سے اس معنی میں نہیں بولتے۔ صوفیانہ - صوفی سے منسوب، فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صحت - آج روٹا جیسے میں ایسے صوفیانہ رنگ میں تقریر کر رہا ہوں کہ اسلام ہونا تھا کوئی نرسہ نہ ہوا ہے۔ صوفیانہ - اردو اور محرف، سادہ، کوشش یا کوشش

بہلا معلوم ہونے والا۔ اور وہ غیر فصیح و راجح۔
محفل شہر۔ سب کے وہ ہوں سے تھاوتے دوپٹے کا
بڑا بہت صوفیانہ ہے۔
صوفی صافی۔ فقر کی اصطلاح میں وہ شخص جو
اپنے مال کو غیر حق سے پاک صاف رکے، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اعلیٰ سنی میں، صوفی صافی طہیت کی
ترکیب سے بھی رائج ہے، مگر کسی شیخ رسی
کبھی میں شیخ شیوخ اندکی شیخ رسی
کبھی دلائے کبھی صوفی صافی طہیت
صوفی شرب۔ صوفیوں کے طریقے پر عمل پیر
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محفل شہر۔ شیخ، اور محفل سے کہا ہم وہ شیخ عبد اللہ اور
کو جوان خان، صوفی شرب کچھ چھوٹے تھے وہ زبان
فقیہ متعصب نکلا۔ (دہلوی آفری)
صوفیت۔ درالفتح اول، سوم اور چہرستان اور سب
ہدایت، فارسی صوفی، فصیح و راجح۔
امد اللہ اللہ جو صوفیوں سے نکلتا جو پستہ رفت سے
فقر و استہانت سے قدر جو مستہ قدرت کی عبادت
قول فیصل۔ عربی میں، صوت، اے صوفی حاکم کرنا میں جو
اور وہ میں مستحق نہیں۔ مگر میری طبیعت نے ایسے محل پر ہستمال
کیا ہے کہ دونوں میں پیدا ہوتا ہے یہ کہ
حاکم کے حد کے پہلے کے صوت دہلی نفی
مدتے کسی پاس میں شہر پر جو بہت دہلی نون ہیں
صوم و صلوٰۃ۔ روزہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان
صوم و صلوٰۃ۔ روزہ کو ذاتہ ہی و نام
پوچھو جو کیا حال میرے صوم کا
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح اول، دوم و چہارم، اگر جا

فرائیوں کا عبارت خانہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
میں درحرم کے شگاف سے تھے جہانگیر کی یہ تھی ہوں
یہ نہیں تو پھر وہ صوم و صلوٰۃ جو قریب ہو تو وہیں کسی
دشمن و حبیباں۔ اولیٰ اللہ ہزار گاہ
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کبر صوم
ہو (صوم و صلوٰۃ) اس کی جمع صوامیج جو۔
صوم و صلوٰۃ۔ مطلق صوم، عبادت خانہ، فارسی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صوم سے میں اسے ٹھہرا ہے کہ غیر نامہ
میکو سے میں اسے شہت تم صوم و صلوٰۃ
صوم و صلوٰۃ۔ ایک قسم کا روزہ تھا جس میں
تمام دن کسی سے نہیں بولتے تھے۔ یہ روزہ کا قاعدہ
پہلے حضرت سریم سے شروع ہوا۔ فارسی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
نہایت میں ہے خاموشی کا نام
باصوم سکوت میں ہے سریم
صوم وصال۔ وہ روزہ جو بغیر نظام
کئے ہوئے دوسرے روزے سے طاریا جائے
یاں جائے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ
عبد کرتے ہیں کہ رکھتے ہیں صوم وصال
مل گئے اب کے جوہر، زبان میں ہم تم
قول فیصل۔ اس قسم کا روزہ شہر فارم کی
صوم و صلوٰۃ۔ روزہ نماز، عربی، انفاق
فارسی ترکیب، فصیح و راجح۔
محفل شہر۔ درالفتح اول، اگرچہ میں شہر میں
صوم و صلوٰۃ۔ روزہ نماز، عربی، انفاق
اور نہشتہ شریعہ کا پیرا میں خاطر نہ ہوا پانچویں
صوم و صلوٰۃ میں بھی فرق نہ آیا۔ (آقاباگدھ)

جس پر مسجد سے کی جا امتون پر سجاد
خیال یاد میں صوم و صلوٰۃ اتنی ہے
صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ پانچویں کے ساتھ
روزہ نماز کرتے۔ الا، اور وہ صرف فصیح و راجح
قول فیصل۔ نظم کی ابوری سے۔ روزہ نماز کا پابند
ہونا بھی کہا ہے۔
پابند کو کہتے ہیں صلوٰۃ اور صوم کا
لیکن بزرگ زادہ تھو اپنی قوم کا
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح، شرب، عربی، و خوشہ
فصیح و راجح۔
نیاں اور نئی نئی سے مسافر کی صوم و صلوٰۃ
پہنچاں صوم و صلوٰۃ چاہیے جو بادہ صافی غیر
قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری نے اس کے
سوی سفید نگہ کی شرب اور صوفی نور اللغات
چاہا شہر میں شرب و صوم و صلوٰۃ میں
فہم صافی۔ درالفتح، صوم و صلوٰۃ، فارسی، صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
آج نہانے میں یہ شش صوم و صلوٰۃ
نے ملگور شفق گسبہ صوم و صلوٰۃ
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح، شرب، عربی، و خوشہ
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ابھی صافی نے کے تازہ جو صوم و صلوٰۃ
شہر میں شریف شہر صوم و صلوٰۃ
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح، شرب، عربی، و خوشہ
کا شہر نماز، عربی، صوت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
وہ قیات کی تری فوج کو شور و غل
وم نہ مارے گی سچا جو گور و صوم و صلوٰۃ
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح، شرب، عربی، و خوشہ
صوم و صلوٰۃ۔ درالفتح، شرب، عربی، و خوشہ

کس حرف دانی رہی ہے ہفتا ہفتا نہ پھر
چکے جیتے ہیں در صیاد پر چھوٹے چھوٹے
قل فیصل - تائید کے ہے صیاد، استمال کیا جو
مہم رائج نہیں۔

صیاد اہل - ملک الموت، موت کا فرشتہ جزائے
عرب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
وہ صیاد اہل اور وہ صیاد کا قح
کچھ کے ہو سکتا، یاد آیا ہاں رہتے ہیں

صیاد نہ ہر بار شکار سے بہرہ ور - صیاد کو
ہر دفعہ شکار نہیں مل جاتا جو - حق انسان کی پرورش
کا باب نہیں ہوتا - فارسی قیل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
در فرنگیہ مثال

صیادی - شکار کھیل - عربی، موت، شیعہ رائج
دیکھنا کسی مبارک جگہ صیادی نہیں
دام میں مارا جاتا ہے گا ہاں جانے کا تعلق
صیاد - دیکھو، صوم کی جمع، روئے
عرب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل - وہ صیاد کی ترکیب عام حد سے
ذرا بڑی ہے۔

صیانت - دیکھو، دل دینے، جام، حفاظت، بگڑان
تکسباتی - عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ہم قدر اپنے کی حفاظت صیانت
اسی کو دی ہے جس کی تھی رائج
صیانت - دیکھو، موت، آواز، شرور، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مراہیں وہ مرگت، شرار، نر
ذہبی میں شرم سے اب گرگین تو خامانی

صیغہ - سخت آواز، بھلاؤ، عربی، شکار گاہ
صیغہ - شکار گاہ کیا کر دھارنے
جنا سکھا دیا ہے بکے زور اٹھانے
قول فیصل - اس کا مرگ کرنا کے ساتھ ہے۔

صیغہ کرنا - شکار گاہ بتا بہت بڑا تھا
آگھیں ل کے تو شہرے بھی روتا تھا
اس کا استمال انسان اور گھوڑے دونوں کے لیے
صیغہ - رائج، وہ جانور جس کو شکار کریں عربی
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جوس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو آگے ہی وہ ہوگی صید بھی

قول فیصل - عربی صید یعنی شکار کرنا بھی تو میرے
پچھلے صرح میں شکار اور دھسے صرح میں شکار ہونا
سہی ہے۔

صید بٹ - تنگ بازی یا کبوتر بازی یا شیر بازی کی
جگہ ہوتا، اور، موت

قصد - وہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کا طرح
(قہ سے اس جہت بیدار کے ایہ اکبر کو
صیدی میں نہ فقط ذبح کا کہ قصد

صاحبی - مٹری تو پھر کا ہی کے خود اکبر
قول فیصل - کھنڈ میں یہ اصطلاح کبوتر بازی کے
یہ مفہوم ہے - شیر بازی اور کھنڈے بازی کے لئے
نہیں ہوتے۔

صید گاہ - شکار کرنے والا شکار گاہ
صفت، فصیح، رائج

دام سے تن آمدن سے جان چھوٹے رائج
لو کے پس لکھ کو اب اسے صید انگن چھوڑ دیا
قول فیصل - اس کا مخف صید انگن بھی
رائج، فصیح ہے۔

صید انگن - کتا ہے کیوں تھی چھوٹی تیز
اب جان بھلا اس ترے پھر یہ کیا ہے
موت اور صفت نے صید گاہ بھی انہیں تھی ہی
کھا ہو جا رہی رائج نہیں۔

صید انگن - شکار گاہ، موت، فصیح، رائج
ح - صید انگن میں تاک کر جانور بھی ہے پھر تعلق
صید بڑا نہ ضرور تھا۔

فقد - آج دونوں کو اب اسے صید کر چکا
رہا ہے۔ (اور صفت)

قول فیصل - ان کھنڈے کھنڈے صید ان بڑا اور
بڑے رہا ہوتے ہیں۔ صید بڑا کوئی نہیں پڑا۔

صید بڑا - اقل شدہ، کبوتر کو کبوتر نہ دینا، باہم
جہد کرنا، خدا یا خدا کبوتران کی اصطلاح درگاہ صیاد
قول فیصل - اہل کھنڈ صید بڑا نہیں صید بڑا ہوتے ہیں

صید حرم - وہ جانور جو حرم کہیں ہو ان کا
شکار ناگاہی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ذبح ہونے کا مزہ جاننا کہ صید حرم
آپ کو ان سے چھری پھر کے پس تو

قول فیصل - حرم حرم کے حد میں شکار حرام ہے۔
صید کرنا - شکار کرنا، اور، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دل پر دانگ کو چھوڑا چشم لگی رہنے
جب کو چھوٹے کو کیا ہے صید آہل شہر

قول فیصل - اس کا ایک قسم ہی پائلر فیلڈ اور گاہاں پائلر
صید گاہ - شکار کھیلنے کی جگہ، شکار گاہ، فارسی
موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

آئے ہیں سب سب کے تری صید گاہ میں
اب کو پر یہ کبک - آہل صحن میں ہیں

قول فیصل - اس کا مخف صید، ہی رائج ہے۔
ہاں اس صید میں ملتی ہے اختیار رکھ

نکس ماتا پوہلی ہر تھوڑے سے کوسوں دیکھ کر آئی۔
صیغہ گریا، صیغہ گریہ، شکاوی شکاوی کرنے والا
فارسہ مصنف۔
ذوالنقات

قول فیصل۔ علم طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
صیغہ ناتواں۔ کمر شکنار ہادی ترکیب تعلیم یافتہ
طبیعی کی زبان۔

ابن کوہ یہ کرنے سے مجھ کا تھا
تھیں سے کہ صیغہ ناتواں ہے

صیغہ سوزنا۔ شکاوی ہونا اگر قرار ہونا، بھینا اور دو
صرف تعلیم یافتہ طبیعی کی زبان۔

محل شکر۔ آخر ان کے چلنے کے جوہر کے شادی کی بڑی ترقی
یہ اندر کیوں کہتے۔ زینت انسا کیوں صیغہ اشتادہ بڑی (نسانا کی)

قول فیصل۔ اس کا ایک جنوم ہے فرزند ہونا۔
مرغ دل تب سے آہا کا ہے صیغہ

جب کہ تو تر اڑاتے تھے
صیغہ بڑی۔ وہ شخص جو کہ تو تر بازی، جنگ بازی، شہر

بانک ہوا، دوسرے کے مقابل جو بولیں، دشمن مقابل، اللہ نکلا
وہ کے وقت آہ آئے گا لائے گا جواب

یہ چل خد بھی تو صیغہ کا کہ تو تر سے چلا اور نکلتا
قول فیصل۔ کھنوں میں یہ صیغہ کہ تو تر اندوں کے لئے کھنوں میں

اور وقت مقابل اور مخالف کے معنی میں بھی زبانوں پر تھا چنانچہ
بچوں کا ایک کھیل تھا چھ میں ایک کھیر کھینچ کے آئے ساتھ کھیر

ہوتے تھے کھیر کے دونوں طرف کے حصوں کو پاؤں کہتے تھے ایک
پائے کا اور دوسرے پائے میں دو تھیں جو کے کہتا تھا کھیر

کے پائے میں تھیں کھس جائیں صیغہ بچا، وہ کیا کرے، زیادہ
تو کہڑی کے کھیل میں ایسا ہوتا تھا۔

اس کہ تو تر، صیغہ کا کہ تو تر، کہتے ہیں جو ایک کہ تو تر اندوں سے
کہ تو تر کہ تو تر کے مقابلے کے لئے لاتا ہے۔

۴۰ ہر طرح سے صیغہ کے کہ تو تر کی طرح

ہر طرح سے اس بت بیدار کے اندر ہم کو
صیغہ رنی۔ (نسخ اول دوم) وہ پہلے اندہ اشرفی کو

پرکھنے والا ہمرات، عربی تعلیم یافتہ طبیعی کی زبان،
طبیعی الاستعمال۔

محل شکر۔ جو ہر زبان دشمن سانی و شیر نایان دار ہوا ہون
دانی نے عنوان و ناز و خداد کو اس طرح سے آتش دی ہے

کہ اقلے چین میں ایک بادشاہ تھا۔ (تاریخ ملک سلاطین)
قول فیصل۔ کاموں میں دھن و تصرف کرنے والے کو بھی

کہتے ہیں گران منوں میں یہ لفظ عربی تک محدود ہوا
اور ایک خوش دلی کا بھی لقب تھا۔

صیغہ بڑی۔ سنی سنی جانی سونا کا ب میں ڈھاننا
سایے میں ڈھاننا، سایے میں ڈھاننا، دوسرے ہونے چہرے

عربی، مذکر۔
قول فیصل۔ بن سنی میں اس لفظ کا اردو کوئی تعلق نہیں

صاحب فرنگ، صغیر نے خلقت اس منی کے ہیں
لیکن اس کا بھی اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

صیغہ بڑی۔ کھنے کی وہ ہیت جو اس کے حوٹوں کے
نقد تم اندر تو خیر ہوتے اور حرکات و سکنات کے ہشت

دہائی ہوتی، فعل کی گردان کی صورت جیسے مٹی کھینچنے
مصارف کا صیغہ دغیرہ، عربی، مذکر، راج

قول فیصل۔ صاحب فرنگ، صغیر نے اس کے معنی
ہیں صبح کے ہیں۔ (دشتیق یا تصرف کہ جو کسی اور

خط سے نکالائی ہو جیسے اپنی مصارف اور زبان کی
تقسیم جو بچا تا واحد جمع حاضر، غائب اور مطلق

مقرر کی گئی ہو، یا یوں کہیں کہ صیغہ کے مادے میں جو
حرکت یا حرکات کے اول بدل سے الگ الگ فرنگ

کے لفظ اس طرح دھیں کہ مصدر کے معنی بھی قائم
ہیں تو اس لفظ یا مشتق کو صیغہ کہیں گے۔ (فرنگ صغیر)

صیغہ رنی کی اصطلاح جو تعلیم یافتہ طبیعی کی زبان ہے۔

صیغہ بڑی۔ کھینچنے کا استعمال کیا ہے۔ اردو میں بھی کھینچ
قول فیصل۔ اردو میں صیغہ جاری ہونا یا صیغہ نکاح

جاری ہونا جیسے میں تمنا صیغہ بڑی کے نکاح میں وارد ہوتے
صیغہ بڑی۔ زمرہ اشعبہ، سرشتہ، عکس، اور دو کھنوں

محل شکر۔ رن کی ہکا میں دستور تھا کہ دن رات براہ کرم
بار جاری رہتے تھے مختلف کام کے وقت مقرر تھے جس صیغہ

کا دبا ہوا کھانوں کے معنی و بھخت ہونے کو صیغہ
کے آں عامر ہوتے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ اس کا صحیح صیغہ جات استعمال ہوتا ہے۔
صیغہ جات مختلف میں تھے معنائے بے نیل

جمع ہر سو خوشنما کیوں میں اک جم غفیر
صیغہ بڑی۔ کھاننا، کھانا، کھانا، کھانا، کھانا، کھانا

ابن لشیخ کی اصطلاح
قول فیصل۔ ان لکھتے اس صورت سے نہیں ہوتے۔

صیغہ بڑی۔ کھنا، کھنا، کھنا، کھنا، کھنا، کھنا
اردو صورت، نسخ، راج

محل شکر۔ اس نے آدم خاں سے بھائی منی کا صیغہ بڑی
ادہ بڑی بول بھائی ہوتے۔ (دبا بکری)

صیغہ جاری ہونا۔ کھانا، کھانا، کھانا، کھانا، کھانا، کھانا
اردو صورت، شیوں کی اصطلاح۔

محل شکر۔ ادھر فرشتہ کے اہلو سپرد دلوں مولوی
حاجان تشریف فرما ہوئے اور صیغہ جاری ہوا کہ اندر

حدوٹوں کے دے پٹنے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ ان کی
جو ایک مدت سے بیمار تھیں انہوں نے اس دنیا سے انتقال

کیا جو کہ یہ صیغہ تھی کہ میری لڑکی کی شادی میری زندگی
میں ہو جائے گا اس میں نکاح کے وقت دنیا سے

اٹھ گئیں اور شادی کے گھر کو اتم کر دیا گئیں۔
صیغہ راز میں رکھنا، سات کو چھاپے رہنا،

راز کو کسی پرکار ہونے دینا، دو حرف نسخ، راج

محفل میں۔ یہ ظن باتیں میرے قلم سے کہی ہیں ان کو
صیغہ راز میں رکھ کر اچھی ان کے ظاہر کرنے کا وقت
نہیں آیا ہے میں جو کہ تم کو اپنا کھتا ہوں اس لیے ان
باتوں کا ذکر کر دیا۔

قول فیصل۔ صنفی لکھنے کے اردو ترکیب کے ساتھ
راز کے صنف میں رکھنا نظم کیا ہے جو صیغہ راز میں
رکھنا کے مقابل میں فصیح نہیں ہے مدہل یہ ایک قسم
کا تصرف ہے جو سخن میں کیا جاسکتا۔

دادے خواں نے اپنی داد آفرینیں کہیں؟
یہ سال راز کے صنف میں رکھے جائیں گے

صیغہ راز میں رہنا۔ کہ بات کا پوشیدہ
رہنا بات راز میں رہنا اور صرف فصیح و راجح
محفل میں۔ چھپنے والی بات اس وقت تک صیغہ راز
میں رہ سکتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے
نہی جانے کیونکہ غل غل شور ہے نگلی پونٹوں پر چھوٹے
علق سے نگلی تلک۔ بخوبی۔

صیغہ راز میں رہنا۔ یہ وہی ہونا چاہیے جو
اردو صرف فصیح و راجح

محفل میں۔ ابھی تک۔ بات صیغہ راز میں ہو کر
وہ صاحب کو کسی دشمن سے بہرہ دے دیا یا اپنی بی

صیغہ راز میں رہنا۔ صنفی کے گردان کرنا تصرف
اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مہر جو جگہ بائیں جو دریاں جام کے
راز میں رہنے صیغہ راز کے

قول فیصل۔ زیادہ تر گردان کرتا وہ گردان جو
ہی۔ صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں۔ جن لوگوں نے
اس کے معنی سمجھا کرنا گئے ہیں ان کی کاودرات سے
آشنائی صاف ظاہر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک لکھنوی

شاعر شہر نے ایک جگہ کسی طالب علم کو ایک صنف
کے اردو اردو شرط میں بطور مزاح دیکھ کر کہا کہ
اس صنف میں ایک رات میں گردنے جائی گے
یعنی قونے جو اس مرتبہ ہونے کا اقرار کیا ہے یہ کچھ
سے نہ ہر گز۔ یہ لفظ طالب علم اس نے یہ
دعائیت رکھی ہے مگر آپ نے اس کے معنی سمجھا کر
فرغ کر لیے۔ اگر یہ سچ ہو تو ہم پوچھتے ہیں صنف گردانا
اس شعر کے علاوہ بھی دوسری جگہ ان معنی میں کہتے ہیں
رکھا گئے ہیں۔

صیغہ راز میں رہنا۔ غری۔ غری کا موسم، غری
راز میں رہنا۔ صنفی کی زبان

بہتے بے جرات جوئی رشتے ہر جیت
ہر دل کی نگہی آب دم بخور ہے وہ صنف
قول فیصل صنف و شاعری کے زیادہ رہتے ہیں۔
جو انہیں میں پیر میں صنف و شاعری کا
صیغہ راز میں رہنا۔ یہ وہی ہونا چاہیے جو
اردو صرف فصیح و راجح

نکاح و عشق پر کیا من ل صیغہ راز میں
تکلی برقی میں سرور کی۔ یہ وہی ہونا چاہیے جو

متوں فیصل۔ شاعرانہ مستند ہیں۔ یہ وہی ہونا چاہیے جو
دووں صورتوں سے نظم کیا ہو گویا وہی ہونا چاہیے جو
موت ہی مستقل ہے۔

حکایا ہے ناز سے نہ رخ یار کو گیا
اچھے کو صیغہ راز میں رہنا۔ یہ وہی ہونا چاہیے جو
پڑ کے صنف کے ساتھ بھی کیا کہ جو شاعر میں تھاں ہوا ہے
بولے میں شہر کے لکھنے کے مینا کے بھلے سے کہا کہ۔

صیغہ راز میں رہنا۔ صنفی کے گردان کرنا، اردو
صرف فصیح و راجح۔

اپنے بوسوں سے جو رنگ رخ دشمن چکا

ہم نے صیغہ راز میں رہنا کا آہن چکا۔ نظم
صیغہ راز میں رہنا۔ صنفی کے گردان کرنا، اردو
سان رکھنے والا۔ نادر صنف، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان میں استعمال۔

حکایا ہے تیغ تیز کو اقبال کر ترا
ہر صنفی دل تر صیغہ راز میں رہنا۔

صیغہ راز میں رہنا۔ (اپنے کے ساتھ) چلا ہوا، ظہار
یا اپنے دھیرہ کی صفائی ہونا، اردو صرف فصیح و راجح

صیغہ راز میں رہنا۔ جو ہر دم جو کس کی نظر
ان کے ذوق یاں قد ہر آتش و تر میں ہیں
ان کے رخسار جو سیدال میں جو خاک آلود
ہوئی آئینہ اسلم یہ اس سے صیغہ راز میں رہنا
دل ہوتا ہے گھٹے گھٹے
قرم چھٹی ہے اتنی صیغہ راز میں رہنا۔

قول فیصل۔ دل کے ساتھ بھی اس کا وقت
دشمن و صاف دیکھنے کے شعل اس خواب کی

صیغہ راز میں رہنا۔ آئینہ اقبال کی
اس کا ایک مضمون ہے صاف ہونا، محفل ہونا۔

آگنی تیزی زبان میں صنفی کے ساتھ
زنگ آلودہ لکھی یہ صنفی ہو گئی سرور کے

صیغہ راز میں رہنا۔ رشتہ اول و اول و اول
و کسرون رشتہ یا بے نقاب، یہودیت،

یہودیوں کی دیگر تحریک، ایمان، عربی، عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ انگریزی کو چھوڑ کر عربی، اردو
اردو کے اخبار میں اس تحریک کو صیغہ راز میں رہنا

کہتے ہیں اردو اصطلاح اخبار میں کھردری
عام بول چال میں نہیں ہے۔ اس لفظ کے معنی

نظم و ہر بیت کے بھی گئے چلتے ہیں۔

دائریہ مضبوط ہوں۔ اردو مذکر (فرنگی صغیر)
 قول فیصل: قانون دانوں کی اصطلاح۔
ضابطہ فوجداری: قانون فوجداری
 امور نا جائز یا مجرموں اور قند انگیزوں کے
 انسداد کا دستور العمل۔ اردو مذکر (فرنگی صغیر)
 قول فیصل: قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔
ضاحک: (دکسر سوم) ہنسنے والا خُش
 عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضاحک: میر غلام حسین بہ مصر شاعر کا
 تخلص۔ سولہ آپ حیات تحریر کرتے ہیں گڑا
 بزرگ ہرات سے آکر پُرانی دلی میں آباد ہوئے
 خاندان سیادت ان کا سند تھا امام ہروی
 کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں
 میراث میں چلی آتی تھی۔ میر صوفی نہایت
 خوش طبع، خوش مزاج خندہ چین ہنسنے ہنسانے
 والے تھے اس واسطے یہ تخلص اختیار کیا وضع
 اور لباس قدمائے دہلی کا پورا نمونہ تھا سر
 سبز جامہ پوشع عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبٹ
 کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پک
 کا کنٹھا۔ داسنے ہاتھ میں ایک چوڑا اس پر
 کچھ کچھ دعائی کندہ چھنگلی لگا اور انگلیوں
 میں بھی کئی انگور لٹیاں ڈاڑھی کو منڈھ لگاتے
 تھے۔ بہت بڑی نہ متی۔ مگر ریش بچہ منڈھ لگاتے تھے
 کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی منڈھ لگاتے تھے۔ میاں قیام
 رنگ گورا۔

دیوان اب تک نظر سے نہیں گزرا جس پر
 کچھ رائے ظاہر کی جائے تو اس میں جو کچھ
 شہرت جواہر جوؤں کی بدولت ہو جو سودا نے
 اللہ کے حق میں کہیں سلطنت کا تباہی نے ان سے

بھی دلی چھرواں اور غیر؟ او کو کو یاد کیا
 آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ تندرست و فانی ہیں۔
 معلوم ہوئی۔ ممکن نہیں کہ باکڑی صاحبزادہ
 (میر حسن) نے تارنگ نہ کہیں ہو گا آزاد کر گیا
 صاحب تذکرہ گلزار ابراہیمی مستطابہ میں لکھتے ہیں
 کہ فیض آباد میں ہیں اور دارشکی سے نرمان کر گیا
 جس تذکرے کو دیکھا ایک ہی شعرا کا دیب
 پایا ہے

کیا دیکھے اصلاح خدائی کو جو نہ
 کافی قاترا حسن اگر ماہ نہ ہوتا زکابیتا
 قول فیصل: مال بن مر، ضاحک کا دوہا
 صوبہ بہار کے قیام نامے گاؤں میں مل کر ہاں در ہاں
 معارف میں اس کا اقتباس چھپا تھا میرٹھ کے ملا
 اور قریب قریب ہر صنف سخن میں اس کا کلام ہو
 انیس نے ایک عجیب زبان اختیار کر لی
 عجیب زبان میں ایک مصدق ہو۔

ع شکر صد شکر کہ ما مجید ہم
ضارب: (دکسر سوم) مارنے والا ضرب
 لگانے والا صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کے
 رہنے نہ دے مناسبت برش اس کی تہ کی
 باقی کسوہیں طرح پر ضارب ہندو میاں زنگ
ضامن: (دکسر سوم) کفیل، ذمہ دار
 کسی کی ضمانت کرنے والا۔ مراد اگر کسی نے
 کہنے ہوئے ہو یا کہ میں تو تباہی کا
 ڈر تھا جو کچھ ہے ہمیں ضامن ہے خدا کو
 قول فیصل: صاحب فرنگ آصفیہ تھے
 کہ جب حاضر ضامن کہیں گے تو اس شخص سے مراد
 ہوگی جو کسی کے بروقت طلب موجود کر دینے کا
 ذمہ دار ہو۔ جب مال ضامن کہیں گے تو قرض

ذمہ دار ہوں۔ اردو مذکر (فرنگی صغیر)
 قول فیصل: قانون دانوں کی اصطلاح۔
ضامن: (دکسر سوم) ہنسنے والا خُش
 عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضاحک: میر غلام حسین بہ مصر شاعر کا
 تخلص۔ سولہ آپ حیات تحریر کرتے ہیں گڑا
 بزرگ ہرات سے آکر پُرانی دلی میں آباد ہوئے
 خاندان سیادت ان کا سند تھا امام ہروی
 کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں
 میراث میں چلی آتی تھی۔ میر صوفی نہایت
 خوش طبع، خوش مزاج خندہ چین ہنسنے ہنسانے
 والے تھے اس واسطے یہ تخلص اختیار کیا وضع
 اور لباس قدمائے دہلی کا پورا نمونہ تھا سر
 سبز جامہ پوشع عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبٹ
 کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پک
 کا کنٹھا۔ داسنے ہاتھ میں ایک چوڑا اس پر
 کچھ کچھ دعائی کندہ چھنگلی لگا اور انگلیوں
 میں بھی کئی انگور لٹیاں ڈاڑھی کو منڈھ لگاتے
 تھے۔ بہت بڑی نہ متی۔ مگر ریش بچہ منڈھ لگاتے تھے
 کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی منڈھ لگاتے تھے۔ میاں قیام
 رنگ گورا۔

دیوان اب تک نظر سے نہیں گزرا جس پر
 کچھ رائے ظاہر کی جائے تو اس میں جو کچھ
 شہرت جواہر جوؤں کی بدولت ہو جو سودا نے
 اللہ کے حق میں کہیں سلطنت کا تباہی نے ان سے
 ضامن دینا: کسی کے لئے ضمانت کرنے والا۔
 اردو مذکر (فرنگی صغیر)
 قول فیصل: قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔
ضامن: (دکسر سوم) ہنسنے والا خُش
 عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضاحک: میر غلام حسین بہ مصر شاعر کا
 تخلص۔ سولہ آپ حیات تحریر کرتے ہیں گڑا
 بزرگ ہرات سے آکر پُرانی دلی میں آباد ہوئے
 خاندان سیادت ان کا سند تھا امام ہروی
 کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں
 میراث میں چلی آتی تھی۔ میر صوفی نہایت
 خوش طبع، خوش مزاج خندہ چین ہنسنے ہنسانے
 والے تھے اس واسطے یہ تخلص اختیار کیا وضع
 اور لباس قدمائے دہلی کا پورا نمونہ تھا سر
 سبز جامہ پوشع عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبٹ
 کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پک
 کا کنٹھا۔ داسنے ہاتھ میں ایک چوڑا اس پر
 کچھ کچھ دعائی کندہ چھنگلی لگا اور انگلیوں
 میں بھی کئی انگور لٹیاں ڈاڑھی کو منڈھ لگاتے
 تھے۔ بہت بڑی نہ متی۔ مگر ریش بچہ منڈھ لگاتے تھے
 کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی منڈھ لگاتے تھے۔ میاں قیام
 رنگ گورا۔

نصیح، راج۔

نہ کرنا ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں پڑا
کہ نیچے آسمان کے اک نیا اور آسمان چنا فوق
ضبط کرنا بیٹا جس میں لانا، قانون بارگشا
قابو کرنا، مقرر کرنا، نافذ کرنا، جیسے قاعدہ ضبط
کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اس جگہ منضبط کرنا جلتے ہیں۔
ضبط ہونا: (لازم) فرق ہونا، کسی جرم میں
مال یا کسی قابل اعتراض کتاب یا جائداد کا
سرکاری ہو جانا۔ اردو صورت نصیح، راج۔
عدالت سے ملنے پر غیروہوم و زراعت کو دگری
ہوئی برضبط ملک بیل و طاؤس بستانی میر
ضبط ہونا: یا محسوس ہونا، برداشت ہونا،
صیر ہونا۔ اردو صورت نصیح، راج۔

محکمہ صحت: مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور مجھ کو دئے دھڑکے
اور مجھ سے تاب ہو گئی۔ (توہمہ المصوح)
ضبطی: یا قرق، بھین لینا، یا نگرانی، اردو
نوٹ، نصیح، راج۔

ہم ایسی کتابیں قاضی جی لکھتے ہیں
کہ جو کوئی نہ لکے لکے ایک خطی سمجھتے ہیں اگر لکھو
ضبطی میں آجاتا۔ مال یا جائداد کا فرقہ
جو جانا، چھین جانا، اردو راج۔

ضحاک: (فتح اول و تشوہ عام) ایران کے
ایک ظالم بادشاہ کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ
اس کے دونوں ہونٹھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے
تھے اور آدمیوں کے دماغ ان کے خدا حق تعالیٰ تنگ
دل آزار سے تیری خوش پر گیسو لگتے ہیں
یوں ہی ضحاک کے شانوں پر اک جڑا تھا کہ لوگ
قول فیصلہ: عام طور سے ضحاک اول ضحاک کہلاتے ہیں

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ میثوادیوں میں
سے ایک بادشاہ کا نام جو مژاس کا بیٹا اور بہت
بڑا ظالم بادشاہ حضرت عیسیٰ سے ۳۰۰ برس
پہلے ہوا ہو۔ کہتے ہیں اس کے کندھوں پر کرنی
مارنے سانپ کی تنگی کا ہو گیا تھا جس کی دوا ان
قدر آدس کا مغز تھا۔ چنانچہ اس کے اس مرض سے
ہزاروں بندگان خدا کا خون کر دیا، پہلے یہ
عرب کا بادشاہ تھا مگر جب فارس کے بادشاہ
جمنید کا ظلم مد سے گر گیا تو لوگوں نے اس کو
چڑھا کر لے کر تریب دیا اور وہ اس میں
کا سیاب ہوا۔ جمنید بھاگ گیا اور یہ تخت ابراہیم
پر چھل گیا۔

حضرت ابراہیم اس کے زمانے میں مسوت
ہوئے سترائے تازیانہ اور ابراہیم پھر کھینچا اس کے
وقت سے راج ہوا۔ اس نے اپنے باپ کو جو کہ
سے راہ میں کنواں کھود کر اور اسے جس خاندان
سے پاٹ کر اسی نہ ہلاک کیا تھا اس کے نام کا
ظلم اور سخت دلی مراد لیتے ہیں۔

بعض اہل لغات کے رائے ہو ضحاک وہ آگ
کا معرب ہو یعنی دس عیبوں والا۔ چنانچہ اس کے
تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے: ۱۔ بد صورتی
۲۔ پستہ قدی ۳۔ ظلم ۴۔ دروغ گوئی ۵۔ بولی
۶۔ بے دینی ۷۔ بسیار خواری ۸۔ بے شرمی ۹۔
بے وقوفی ۱۰۔ بد زبانی۔

بعض لوگوں کے رائے ہو کہ پیدائش کے
وقت اس کے اگلے دو دانت باہر نکلے ہوئے
تھے چونکہ اس کے من باپ عرب لگتے تھے اس وجہ
انہوں نے بطور تمیز کوئی یا نیک فال ضحاک
(یعنی خدا ان) نام رکھ دیا۔ مقلایہ قریم

جب دیا ضحاک کے مظالم سے تنگ آگئی تو
اس نے سرکش ہو کر فریدوں کو لاکر ضحاک سے مقابلہ
کرایا آخر ضحاک قتل ہوا اور فریدوں تخت
ملطنتہ پر بیٹھا۔
ضحک: (بالکسر) آواز کے ساتھ ہنسنا،
کہ کھلا کر ہنسنا، ہنسی، عربی، موسیقی تعلیم یافتہ
طبقے کا زبان۔

کہ کہ بات کیا ہو تیری ضحک کا
بے محل ہے سوئے اس دم کیوں ہنسنا (قرآن المصدق)
ضحک: دو ہیزوں چڑھے یا دس بجے تک کا وقت
عربی، سند، تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔
قول فیصلہ: چونکہ تقریب میں سورج نکل آنے کے
بعد نماز پڑھ کر قربانی کرتے ہیں اس واسطے اس کو
میدان الضحیٰ کہتے ہیں۔

ضحات: حیات، بزم، لمبائی، چوڑائی
اور مثال۔ عربی، موسیقی، نصیح، راج۔

زمین سے نکل ہر جانب کو اک دھار
ضحات جس کی حق مانند اشجار (سراج المصابین)
قول فیصلہ: اس کا استعمال کتاب کے لیے زیادہ ہو
جیسے: ۱۔ ضحاح میں لا مبداء القامد بدیوٰی کو حکم
دیا کہ: (درمانی) کا ترجمہ کرو۔ چند پڑت ساتھ
کیے۔ ۲۔ ۹۹ میں ختم ہوئی، ضحات: ۱۰۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔
(دربار اکبر)

ضحیم: (فتح اول) بھر رکھنے والا۔ عربی، صفت
(نور افغان)

قول فیصلہ: کتاب کے لیے جس کا استعمال کرتے
ہو جیسے: (الوجاہ میر علی اور سطر شکم) کی صفت
کے آء ضحیم اور جسم دیوانوں میں نیسائی: (کابچہ)
ضد: (بکسر اول و دوم) ضد و مخالف غلام۔

عرب اور تہذیب فصیح راجح۔

محکم ضمر: نیک کی ضد ہی ہو۔

قولہ فیصلہ: صاحب فرہنگ تصنیف لکھتے ہیں کہ "ضد اور نقیض میں یہ فرق ہو کہ نقیض چوبیس نہ تو جمع ہی ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جیسے عدم اور وجود اور ضد میں تو جمع نہیں ہو سکتیں مگر رفع ہو سکتی ہیں جیسے سیاہی اور سفیدی۔"

صاحب قشربک لالشا لکھتے ہیں کہ اس کا ماوہ "ضد" اور جمع اضداد ہو۔ یہ لفظ لغات اضداد سے ہو۔ اس کے معنی ہمتاہ مثل و مانند کے ہیں مگر فارسی میں تنجیف اور صرف معنی مخالفت ہو۔

ضد: دشمنی، مخالفت، عداوت۔ اردو فصیح راجح۔

الشرع دشمنی کہ مرے بعد مرگ وہ ضد سے نشان ملتے ہیں لوح مزار کا شہادہ ضد: ہمتا، اصرار، اردو فصیح راجح۔

مبتلائے شب فراق ہوئے ضد کے ہم تیرہ روزگاری کے

قولہ فیصلہ: بچوں کے لئے زیادہ مستحق ہو۔

ضد ابداً ہونا: جھگڑا ہونا۔ عورتوں کے زبان۔

قولہ فیصلہ: لکھڑک عورتیں نہیں بولتیں۔

ضد اٹھانا: تازہ ہوا سے کرنا۔ ضد پوری کرنا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

نانا ضدی اٹھا گئے اس نور میں کی امت نے لاش تک نہ اٹھائی جیسے کی

ضد آنا: ہٹ پیدا ہو جانا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

دل کو آسودہ جو دکھیا تو آئیں ضد آں اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشان ہوتا

قولہ فیصلہ: اس کی عکس صورت ضد آ جانا بھی راجح و فصیح ہو۔

اس قندگر کو رسم تو کیا ضد آ گئی جب ہم نے آہ کی تو جانا اس نے اورک

عام طور سے بچوں کے لیے زیادہ مستعمل ہو۔

ضد باندھنا: برا آڑنا، بہت اصرار کرنا، سخت کرنا۔ اردو صرفہ عورتوں کے زبان۔

محکم صرفہ: درمیں میں بات کو کہتی ہوں باجی نہیں مانتیں خواہ غواہ کی ضد باندھ رکھی ہو۔

ضد باندھنا: عداوت کرنا، دشمنی کرنا۔ اردو صرفہ، قلیل استعمال۔

محکم صرفہ: اور جن کی تم پرستش کرتے ہو خدا سے ضد باندھ کر تو کسی کو بہا نہیں سکتے۔

(ترجمہ القرآن)

ضد پر: مخالفت میں، دشمنی میں عداوت میں۔ اردو: تابع فعل، فصیح راجح۔

مامت گرداں کو ضد پر تھارے بھروسہ نہیں ہیں اگر چاہتا، چاہتا ہوں

ضد پر آنا: مخالفت پر کمر باندھنا، ہٹ پر جمع جانا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

محکم صرفہ: بات کے دھنی جب ضد پر آ جاتے ہیں تو پھر بڑی سے بڑی قوت کی پرواہ نہیں کرتے۔

ضد پڑنا: ضد ہونا۔ اردو صرفہ متروک۔

ع غلبہ کی بڑگئی ہو آپ کو ضد خیر ضد لوری کرنا: کسی کی ہٹ کے موافق کرنا اور اس کے عمل کے پیر عمل کرنا۔ اردو

فصیح راجح۔

محکم ضمر: یوں کتابی ہر بات ماننے پر تیار ہیں اگر نفاذ نہ کرو گے تو کبھی پوری نہیں کریں گے۔

ضد چڑھنا: ہٹ پر آنا۔ اردو صرفہ

قولہ فیصلہ: اہل لکھڑک نہیں بولتے۔

ضد چلنا: ہٹ قبول ہونا۔ اردو صرفہ دہلی کے زبان۔

محکم صرفہ: بھلا کہیں نہ اسے بندہ کی نذر ملتی سنی ہے۔ اردو: اسے صادق

ضد دلانا: ایسی بات کرنا کہ جس سے ضد پیدا ہو۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

تار باز ہوں گا لپٹ کر میں ابھی بوسوں کا نہ دلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگا تار نہیں

ضد رکھنا: ضد پوری کرنا، کسی کے سانس کچے کو پورا کرنا، مان لینا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

کہا کچھ اپنے بھی کیے مقاصد خدا کا اس قدر کہ لیجئے ضد

ضد کرنا یا اصرار کرنا، ہٹ کرنا، اردو صرفہ فصیح راجح۔

الغرض بعد حجت و تکرار اس نے ضد کر کے لے لیا تزار

ضد کرنا یا کسی کے برخلاف کرنا۔ اردو صرفہ قلیل استعمال۔

مستحق ضد بھی کرتے ہیں لیکن نہ اس قدر کافر جو میں بنا تو وہ دیں دلا ہو گیا

قولہ فیصلہ: لکھڑک کی عورتیں اب اس بجا نہیں کرنا زیادہ بولتی ہیں۔ جیسے جو کچھ میں کہتی ہوں تم

اس کے خلاف کرتی ہو تمہاری برضوی کی عداوت نہیں جاتی۔

ضد مضر: اصرار ہونا۔ ایک کا دوسرے کے

خالت ہونا۔ اردو، موت، عوروں کی زبان۔
 محل صرفت۔ دونوں اگر مصالحت کر لیتے تو بچا
 تھا قندم ضرب میں تمام روپیہ کچھری کی خبر ہو گیا۔
 ضربن۔ بھیل، ہٹ کرنے والے ضربوں سے
 اردو، موت، موتوں کی زبان۔

جہاں ہر ضرب کی حالت کیں شوق قوت
 ضرب لکان۔ چھیر لکانا، دوست، مہر وک
 ہرے قاصدوں نے بھی یہ ہم سے ضرب نکال کر
 نے یہ بات یہ نہ لکھتے کرتے ہیں
 ضربی بہت ضرب کرنے والا ہستی۔ اندھا
 مسند، نصیح، راج۔

جوش ضربی ہو کوئی ضرب دلائے اسکو
 غریب و بد کو غرق تو جلائے اس کو فوق
 ضربی۔ متعجب، نہایت تعجب کرنے والا۔
 اردو، مسند، نصیح، راج۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 ضرب مزاج۔ بات بات پر ہٹ کرنے
 والا۔ اردو، مسند، نصیح، راج۔
 شہادت میں کچھ میں کرتے ہوں آج
 ہمیشہ سے ہوا اس کا ضرب مزاج
 ضربی۔ بداد، کسر اول و تشدید دوم مفتوح،
 (ضرب کا تشبیہ) دو متضاد چیزیں۔ عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جمع کیا ضربی کو تم نے سختی ایسی زری نہیں
 موم بدن بدل ہو آہن ماخراشہ ماخراشہ
 ضربی۔ خدا، اللہ، وہ عوام کا
 (فرہنگ، صیف)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 ضربار۔ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانا، عداوت

سوت۔
 محلہ صخر۔ مسجد ضربار دین میں وہ مسجد تھی جو شافعی
 نے جناب رسول کے شانے کے لیے تیار کی تھی ضرب
 شانے نے اس کو دعا دینے کا حکم فرمایا۔ (نور اللغات)
 قول فیصل۔ تنہا یہ لفظ نہیں بولتے بلکہ مسجد کے
 ساتھ لاکے مسجد ضربار بھی کہتے ہیں۔

ضرب۔ (یا بافتح) مارنا۔ عربی، موت،
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا مادہ ضرب اسم فاعل
 ضارب اور اسم مفعول مضروب، یعنی مانند
 و قسم، ضرب بافتح صحیح ہو۔

ضرب۔ (یا بافتح) چوٹ۔ عربی، موت،
 نصیح، راج۔

دل جگر دونوں ہی مشتاق ہیں اس خبر کے
 سینے پہ کھاؤں گا جو ضرب دوستی ہوگی
 ضرب۔ (یا بافتح) مہر جیسے ضرب سنگ،
 دارالکتاب، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا
 آج سب ایک دو عالم میں ہر سرکاران کی
 یہی سکھ ہو کہ ضرب انکی ہے تلوار ان کی

ضرب۔ (یا بافتح) توپ کا شمار ظاہر کرنے کا مدد
 جیسے پانچ ضرب توپ۔ عربی۔ (نور اللغات)
 قول فیصل۔ اب یہ استعمال قریب بہ ترک ہے۔
 ضرب۔ (یا بافتح) تلوار کا دار کس ہتھیار کی چوٹ۔
 عربی، موت، نصیح، راج۔

جہاں وہ ضرب پڑے ہیں کہ تھا جو رنبد عشق
 ضرب۔ (یا بافتح) کادو کا مدہ جس سے امداد
 باہر کرانے سے مجبور معلوم ہو جائے۔ اردو،
 علم الحساب۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
 جب ایک عدد دو عدد میں سے عدد کی اکائی کے
 موافق بار بار جمع کیا جائے تو جس مختصر ترکیب
 سے یہ حاصل ہجہ دریافت ہو جائے اسے ضرب
 کہتے ہیں۔ مثلاً ۳ کو ۴ سے ضرب دینے سے وہ
 عدد پیدا ہو گا جو ۲ کو ۴ دفعہ جمع کرنے سے
 حاصل ہو۔

ضرب۔ (یا بافتح) شکر کے آخری رکن کو بھی ضرب
 کہتے ہیں۔ عربی، اصطلاح علم و دین۔

ضرب۔ (یا بافتح) دل کی زبان سے صادر شدہ کلام
 صوفیوں کا کلمے کو ایک خاص زور اور توجہ کے
 ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے۔ عربی۔
 (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 ضرب۔ (یا بافتح) بیان، ضرب اشل، یعنی عشق
 ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ضرب اشل ہی
 بولتے ہیں۔

ضرب بات۔ ضرب کی جگہ، چوٹ، عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضرب اکھانا۔ (شدی) صدمہ، اٹھانا
 نقصان گوارا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ضرب الغلام اہانت المولیٰ۔ غلام
 کو مارنا آقا کی توہین کرنا ہو۔ یعنی اگر کسی شخص
 کی عزت کرتے ہیں تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ ہی
 بدسلوکی نہ کرنا چاہیے جو اس سے کسی طرح کا تعلق
 رکھتے ہیں۔ عربی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 (فرہنگ امثال)

ضرب المثل : دش، کھاوت، وہ مجھ پر حال میں برابر پیش کیا جاتا ہو۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

ضرب المثل جہاں میں وہ دل پر شاہوہ جو پائمال نہ ہو کہ ہو کے رہ گیا۔
ضرب المثل : دش کی طرح مشہور۔ عربی، فصیح، راجح۔

آپ کا ذکر ہر بیان میں ہو تو ضرب المثل جہاں میں ہو (غریب مشق)
ضرب المثل ہونا : کھاوت کی طرح مشہور ہونا۔ زبان زد خلایق ہونا، شہرت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

وہ ہم تھے محبت میں **ضرب المثل** کہ مڑتا تھا ایک ایک پہ پہ آبل بے نظیر
ضرب آنا : (فارسی) چوٹ آنا، کسی چیز پر کسی عضو کو صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

یہ سن کر وہ ٹھہری رہی دور حربہ
کر میں نہ گر آگئے اس کے **ضرب** اختر شاہ
ضرب پڑنا : ہتھیار یا لاش کی چوٹ پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

وہ **ضرب** پڑ رہی تھی کہ تھا چور بندہ نقش
ضرب پڑنا : تاشے و نیز پر مول موسیقی کے تحت پڑنا۔ اردو صرف، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

محله متوہتا شاہجہانہ کی مسند پر کہ آئی جلدی جلدی
ضرب پڑی کہ ایک قریب کا دھڑ سے متیار نہ ہو سکے۔
(قدیم ہندو ہنرمندان اودھ)

قول فیصل : مبارک باد لکھنے کے بعد ہندو مت میں ہندو مت
ضرب : چوٹ، نزدیکی بار بار مارنا۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

انہیں کھنقہ خان میں ضربت بازیانے کی شہر فرما کرے لیلیٰ نہ کہو نہ کر چہرے میں
قول فیصل : تھوڑے وار کو کہتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

ضرب علی نے سجدہ خالق میں کھائی ہو
ضرب اٹھانا : تھوڑا کھانا۔ اردو صرف، متروک۔

گردی لہنے کرتے ہیں ضربت اٹھانے
خجور کے پراس کا علاقہ گلو کے ساتھ
ضرب چلیا : (ہندو حینہ) جینو کا ہاتھ ایک خاص قسم کی ضرب جو آری دی جاتی ہو عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ضرب خفیف : ہلکی چوٹ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، راجح۔

ضرب دنیا : نقصان دنیا، ضرر پہنچانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (غریب، صغیر)
ضرب دنیا : اعداد کو یا ہم کو لانا۔ اردو صرف، راجح۔

چال سے اب شاؤں نقش ظلم
ضرب : کرنا لوں ایسا اسم (غریب مشق)
ضرب شدید : سخت چوٹ، ہلکے ضرب سخت نقصان۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جس کے زخم کو ضرب شدید نے کھولا
لبوں کو جو بوجھ سے بڑھانے کھولا

ضرب کرنا : وار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
جب ضرب کی لڑنے کے مصداق کو ہمارے گرد آنکھ کے آسمان کو دینے کا فشار

ضرب کرنا : دو عددوں کو آپس میں گزانا۔ اردو صرف، اصطلاح علم حساب۔

ضرب کھانا : چوٹ کھانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

شہر سے تیرے ہاتھوں کی گلی ضربت کھا
چوٹ کے فتح و فتح کے سبب شکست کھا
ضرب لگانا : وار کرنا، تھوڑا مارنا، تھوڑا

اردو صرف، فصیح، راجح۔
کما جو میں نے زکریا سے دل کے دو ٹکڑے
لگانے ضرب وہیں تیج آباد کی ایک
قول فیصل : صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی چوٹ لگانا، کوٹنا بھی لکھے ہیں جو نہیں بولتے
ضرب لگانا : تھپا لگانا، چھاپ لگانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ضرب لگانا : ایک خاص طریقے کے ساتھ خدا کا نام لینا یا کلمہ پڑھنا جس سے دل پر صدمہ پہنچے۔ مجھے کے ساتھ کلمہ پڑھنا، اللہ کا نام اس طرح لینا کہ دل پر چوٹ پڑے۔ اس لکھ ضربیں لگانا بھی ہو۔ اردو صوفیوں کی اصطلاح (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : اہل کھو کس صفت سے ہیں بولتے
ضرب لگانا : چوٹ لگانا، نقصان ہونا، ضرر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل : چوٹ آنا کے محل پر ضرب آنا بولتے ہیں نقصان اور ضرر کے معنی میں نہیں بولتے۔
ضرب مرکب : ایک قسم کی ضرب جس میں نقدی یا اسی جنس وغیرہ کے مختلف حصص میں دیتے ہیں۔ جیسے روپے آٹے پالی کو کسی خاص میں ضرب دے کر ایک مجموعہ حاصل کرنا۔ مؤنث، قلیل

قول فیصلہ :- یہ حسب دلوں کا مصلحت ہو۔
ضرر بامفرد :- ضرر بسیط، سادہ ضربا
 ضرب غیر مرکب، مؤثرت۔ (فورا لغات)
 قول فیصلہ :- یہ حساب دلوں کی اصطلاح ہو۔
ضرر ہلک :- زخم کاری، شدید چوٹ
 فارسی، مؤثرت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضرر نہا (بفتین) گزیر، مضرت نقصان
 عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

یا کان ازل کو نہیں پروا ہے عربی
 نہیں کو ضرر کچھ نہ ہوا ہے پڑی کا نظر
ضرر بامفرد :- دوا کو، تکلیف، مصیبت عربی
 مذکر، فصیح، راجح۔

ضرر آٹھانا :- نقصان آٹھانا۔ اردو صوفیہ
 قلیل الاستعمال۔

نفع کس چیز سے ملا اکثر
 اور کس چیز سے اٹھایا ضرر (سراج نظم)

ضرر پہنچانا :- (مندی) نقصان پہنچانا
 سہ ماہی پہنچانا، آٹھانا، اردو صرف،
 فصیح، راجح۔

آسمان پہنچا نہیں سکتا حسینوں کو ضرر
 کب لگا سکتی ہو بجلی ماہ کے غریب میں آگ
ضرر پہنچنا :- (لازم) نقصان پہنچنا
 پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

پہنچا کچھ ضرر شہ گردوں شکوہ کو
 لالہ سر کلیم کے خالق نے کوہ کو

ضرر دینا :- نقصان دینا، تکلیف دینا، دنگ
 قلیل الاستعمال۔

چلتے و شوار بعض کام ان کو
 بال دیتے ضرر عام ان کو (سراج نظم)

ضرر رساں :- ایذا رساں، دکھینے والا

عربی فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 تردید ہو اک ضرر رساں کی
 تائید ہو اپنے اور ج شان کی
 قول فیصلہ :- اس فعل کو ضرر رساں کہتے ہیں۔
ضرر کرنا :- نقصان کرنا۔ اردو صرف،
 فصیح، راجح۔

محلہ مشتر :- دوا ایک روز کے فرق کی وجہ سے
 ایک کو ضرر کرتی ہو ایک کو مفید ہوتی ہو۔

ضرر ہونا :- نقصان ہونا۔ اردو صرف،
 فصیح، راجح۔

مبادا بھائیوں کو کچھ خبر ہو
 کہ جس سے تم کو اس سے کچھ ضرر ہو (زلیخا شہ)

ضرر غام :- (یا کسر) شیر دزد، عربی،
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک ایک شیر بیشہ ضرر غام کر دگا
 خود وقت حرب ضرر تھے شمشیر بول (اوج)

ضرر غام فلک :- برج اسد فارسی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ رعب تھا غیظ اسے جو آتا
 ضرر غام فلک بھی کانپ جاتا (خیر غلام)

ضرر ورا :- (بفتح اول) غمی، یقین، وجہ
 اردو، فصیح، راجح۔

عکس ضرر ورا ہو کیا حال راد میں ہوگا عشق
 قول فیصلہ :- صاحب قاموس الاغلاط تھے

ہیں کہ قاموس صراح وغیر کسی بھی عربی لغت
 میں اس کا وجود نہیں مالاںکہ ہندوستان میں
 عام و خاص کار و نہ ترہ ہو اس کو بہت کہنا
 پایتے :- جنم اول بھی بولتے ہیں۔

ضرر ورا :- (طنزاً) بیشک، ہرگز نہیں کی
 جگہ۔ اردو، فصیح، راجح۔

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مغر۔ حق کھڑی
 ایسے فقروں میں آگئی میں ضرر ورا

ضرر ورا :- (طنزاً) بیشک، ہرگز نہیں کی
 غیر فصیح، راجح۔

محلہ مشتر :- پیر مرد۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو
 مشہور صنعتیں مع خالوند کے کھ دیجئے۔

آزاد۔ بسر و چشم ضرر ورا بالضم۔ (فساد آٹام)
ضرر ورا :- (بفتح) حاجت کی،

احتیاج۔ عربی، مؤثرت، فصیح، راجح۔
 رحمت عام کا اظہار ہو ہی پرشہ میں

دور نہ پھر بندہ فوازی کی ضرورت کیا ہو
 قول فیصلہ :- بفتح اول بھی۔ بانوں پر ہو۔

ضرر ورا :- ناگزیر، ضروری۔
 عربی لفظ، فارسی صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم پاسہ باہ کا رخ اختیار
 ضرورت کہ کشاں از زبان گوے (ظہوری)

نظر آتی ہے عین جیسی شکل
 کیا ضرورت ہو کہ جو ویسی شکل (ملازمت)

قول فیصلہ :- اب اس محل پر ضرر ورا دیا
 بولتے ہیں۔

ضرر ورا دیا :- ضرر ورا۔ ازہم ضرر ورا
 ناچار۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضرر ورا ایجاد کی ماں :- بوجہ ضرورت
 کے سبب غنائی ایجاد یہ ہوتی ہیں۔ اردو متداول
 فصیح، راجح۔

ضرر ورا :- بوجہ ضرورت جتنے کام
 نکل جاتے۔ دوسرے غیر فصیح، راجح۔

محکمہ صحت: کیا ضروری ہو کہ کبھی لے لوں یا نہ
ضرورت پھر لے لو۔

ضرورت پڑنا: حاجت پیش آنا، کام
پڑنا، موقع پڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محکمہ صحت: اگر کس کو ضرورت پڑے اور چاہے
کہ میں پھر آنا باز دے لے آئے، تو فقط نیچے کی
ایک یا دو دکانیں گھر گھر تک کی طرح مانگتا پھرے
(دوبارہ کہی)

ضرورت پوری ہونا: حاجت براری ہونا
کام نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محکمہ صحت: سخی سرکار کی تعریف میں ہو کہ
ہر کس و نا کس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

ضرورت پیش آنا: کوئی حاجت پیدا
ہونا، وقتی حاجت پیدا ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

میں پیش آئی ہو آج اک ضرورت
ساقی سے ذرا دیکھو یہ صورت (مراجعات)

ضرورت رہنا: حاجت رہنا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محکمہ صحت: میری طرف دیکھ کر فرمایا اب بھی
وہ شعر؟ میں نے کہا اب کیا ضرورت رہی؟
نہی کر کے فرمایا یہ ادھر ہی کا فیضان ہو۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ضرورت کے وقت گھر سے کو باپ بنائے ہیں
عالم نا چاری میں آدمی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہو
مجبوری کے وقت اپنے سے اپنی آدمی کی بھی خواہش
کرنا پڑتی ہو۔ اردو دخل عوام کی زبان۔

قولہ فیصلہ: "ضرورت کے وقت آدمی گھر سے
بھی باپ بنا لیتا ہو یا ضرورت کے وقت گھر سے"

بھی باپ بنانا پڑتا ہو" بھی بولتے ہیں۔
ضرورت ماری جاننا: (کنایت)
ضرورت ہونا۔

(فقہ) اس کو ماشہ و ماشہ مطر بھی لکھتے ہیں
تھا تو شادی میں آنے کی کیا ضرورت ماری
جاتی تھی۔ (فورا لفظات)

قولہ فیصلہ: عوام کی زبان میں اب بہت کئی
ساتھ بول دیتے ہیں۔

ضرورت مند: حاجت مند، صبر مند
تنگ دست۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محکمہ صحت: اس دنیا میں کون ایسا ہو جو ضرورت مند نہیں
بے نیاز تو خدا کی ذات ہو۔

ضرورت ہونا: (لازم) حاجت پیش
آنا، ضرورت پڑنا، کام پڑنا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محکمہ صحت: تم کچھ ہی جاؤ اگر میری گواہی
کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لیتا۔

ضرورت ضرور: (تاکید کے عمل پر) ضرور
قطعا۔ اردو تالیف فعل، فصیح، رائج۔

ضرورت کی باتیں: ضروری باتیں، خاموش
باتیں۔ اردو صرف، مستوک، عورتوں کی زبان۔

کھڑے کھڑے وہ میرے پاس آگے ہو جائیں
کچھ ان سے کرنی ہیں مجھ کو ضرورت کی باتیں

ضرورت نہیں: واجب نہیں، لازم نہیں۔
اردو صرف، مستوک۔

اے بت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر
اس کتبہ میں ضرورتیں فرش سنگ کا آتش

قولہ فیصلہ: اب اس محل پر ضروری نہیں
بولتے ہیں۔

ضرورت ہے: ضروری ہے، لازم ہے،
واجب ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندوں کے حال پر مجھے ماتم ضرور ہو
بعد از وفات چاہیے مجھ کو کفن کبود

محکمہ صحت: کل کے مشاعرے میں اس طرح قیامت
کا آنا ضرور ہو سیرا پو پینچنا بھی ضرور ہو۔

قولہ فیصلہ: اب اس جگہ بول چال میں
ضروری ہے، زیادہ فصیح ہے۔

ضروری: (الفتح اول، واجب، تاکید)
لازمی، عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ضروری: ناگزیر، ناچار، مجبوری
اردو صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ: ان معنوں میں اس لفظ نہیں
ضروریات: ضرورت، حکم، وہ چیزیں یا افعال جن کا

کام کے لیے لازم ہوں۔ عربی، مذکر، تکرار یافتہ لفظ کی زبان۔
محکمہ صحت: سودا گرنے کے لئے وہ تقابلہ قبالی

لڑکے کو فرزند میں لے کر آیا تعلیم نہ بہت
کیا کہ بڑے ہو کر شیخ امام بخش ناسخ ہو گئے اور

اس مجازی باپ کی بدولت دنیا کے ضروریات
سب بے نیاز رہے۔ (کتاب حیات)

ضروری الاظهار: جس کا ظاہر کرنا
واجبی ہو۔ عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نہ کہوں آپ سے تو کس سے کہوں
غالب

غالب
قولہ فیصلہ: پسند شروع دیوان فاکہ از جہاں

یہ لفظ اردو ہو۔ ابتدا ترکیب، غلط۔
ضرورت: گورا قبر، حزار، مرقد، عربی، مؤنث۔

(فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ: اہل لغزان حق میں نہیں بولتے۔

ضریح : ۱۔ کوئی شخص کے ادا کا نام یا تعریف جو روحہ امام حسین کی شبیہ ہو۔ اردو : موتشا فصیح : راج۔

محاورہ صرف : منشئ لطف علی لکھنؤ میں موسم کے کام کا پہلا شخص گزرا ہو۔ محکم علی شاہ کے عہد میں موی ضریح اسی نے بنا کر پہلا پہل پیش کی۔

(قدیم ہندو ہنرمندان اور ہندو)

ضریح : ۲۔ مسہری جو قبر پر لگاتے ہیں۔ عربی لفظ : موتشا : فصیح : راج۔

لفظ آئی ضریح تربت شبیر لوبہ کی زیادہ رسم و زور سے ہو گئی تو لوبہ کی بجائے

ضریح : ۳۔ دو روڈ یا گڑھا جو قبر کے اندر بناتے ہیں بھوت لہو کے کہ وہ قبر کے ایک جانب ہوتا ہو۔ عربی : فرشتہ

قولہ فیصل : لکھنؤ میں متعل نہیں۔

ضعیف : (بالکسر) دو چند دگان عربی رسمت : تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعیف : (بالفتح) ہوش رفتاری کو تابی نفسا و عقل عربی : مذکر : تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعیف : (بالضم) مستی : کمزوری لقا بہت : اطلاق۔ عربی : مذکر : فصیح : راج۔

ع : ضعف نے اکثر جھٹایا شرق اکثر لے چکا

ضعیف : ضعیف یعنی کہ جس عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ضعیف : العقل ہوتے ہیں (سوائے فکر)

ضعیف : ۱۔ قوت دماغی کی کمی : خستگی کی۔ عربی : الفاظ فارسی ترکیب : طیار کی اصطلاح۔

لذت دنیا سے کیا بہرہ ہمیں پاس ہو ندی دے ہو ضعف : ۲۔

ضعیف : بصارت : تنویر یا بینائی کی کمزوری فارسی ترکیب : مذکر : فصیح : راج۔

محاورہ صرف : میرا ضعف بصارت اور عقل سادگی سے بڑھ گیا۔ دیوار بن گیا ہوں۔ (میان تعلیم)

قولہ فیصل : انہی سنوں میں منشی عروج پاتے ہیں

حسرت دیدار میں ایسا ہو انہی ضعف بصارت

سایہ لیکوں کا صحن آئینہ : نور سے بالا ہوا

ضعیف : پیری : بڑھاپے کی کمزوری۔ عربی : ترکیب : فصیح : راج۔

ضعیف پیری جو بڑھا موت کے پیغام چلے رہا ہو

آگیا وقت تنہا صبح چلے شام چلے

ضعیف : تالیف : ۱۔ وہ چیز نظر کرنا جو خلاف معادہ یا صرف ہو صرف یا محاورہ

کہ جس ترتیب سے ہوا اس طرح نظم نہ کرنا بلکہ

کچھ تغیر و تبدل کر کے نظم کرنا عربی : الفاظ فارسی ترکیب : تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعیف : جگر : ۱۔ کبجے کی علامات : جگر کی دو حالت کہ اس میں قوت جاذبہ کم ہو جائے۔

عرب فارسی الفاظ : فارسی ترکیب : مذکر (فرنگی آصفیہ)

قولہ فیصل : یہ اطباء کی اصطلاح ہے

ضعیف : ۲۔ شک : کمزوری : لائق ہونا

اردو صرف : فصیح : راج۔

ضعیف : ۱۔ راہ طلب میں جھٹ و شکیرا

آق جیہ رنگ ہے یا تجھ کو نظر زنجیر پا

ضعیف : دماغ : ۱۔ دماغ کی کمزوری۔

عرب الفاظ : فارسی ترکیب : مذکر : فصیح : راج۔

محاورہ صرف : ضعف دماغ کے لیے طبیعالج علی گڑھ

کہ درادماغین بہت عرصہ چیرے ہو۔

ضعیف : طاری ہونا : کمزوری معلوم ہونا

اردو صرف : فصیح : راج۔

محاورہ صرف : ایسا ضعف طاری ہوا کہ بھٹا

آگہ جھپک گئی۔ (افسانہ آزاد)

ضعیف : قلب : ۱۔ دل کی کمزوری : عربی : الفاظ فارسی ترکیب : فصیح : راج۔

ضعیف : معده : ۱۔ معده کی وہ حالت جس کا

لہذا : ہضم نہ ہو سکے۔ عربی : الفاظ فارسی ترکیب : مذکر : فصیح : راج۔

محاورہ صرف : ۱۔ تھیں ضعف معده کی شکایت ہو

لگ کے عمارت کرو اور کھانے میں احتیاط برتن

ضعیف : ہونا : کمزوری ہونا : ناقابل ہونا

اردو صرف : فصیح : راج۔

۱۔ پانی کے ضعف سوا ہوئے گا آقا

طاقت ہی نہ ہوئے گا تو کیا آقا

ضعیف : ۲۔ سست : کمزور : ناقابل۔

عرب : ضعف : فصیح : راج۔

محاورہ صرف : ۱۔ غالب نے مذاکھا کہ یہ کتا

بڑی ہو اور میری مر باسٹو برس کی کہ آنکھیں

کام نہیں دیتیں اور دل اندھا دہنوں ضعیف

ہیں۔ (سوانح اسلاف)

قولہ فیصل : ۱۔ اس کی عربی جمع ضعیف ہے

اور اردو جمع ضعیفولہ ہے۔

چونکہ بھی ۱۔ تھ اٹھا کے یہ کہتی تھو بار بار

لے دانہ کش ضعیفوں کے دماغ ترے نثار

ضعیف : ۲۔ بڑھا آدمی : مرد پیر : عربی

مذکر : فصیح : راج۔

۱۔ ضعیف باپ کی مٹی خراب کہ

ابنہ سست خاک ہو خلع ہو تراب کی

لشکر

ضمائم :- (فتح اول و چارم) ضمیر کی جمع پر
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فصیل :- لکھنؤ میں مذکر اور دی میں مؤنث
 بولتے ہیں۔
ضمین :- دارباکسر، ذوی اشول، شرکت۔
 عربی۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 دل تو اس کے آتے ہی مدت سے رخصت ہو گیا
 باو میں جامے لگا کر دھشتی کے صحن میں تیر
ضمین :- باب، فصل، دفعہ، مضمون۔
 اصطلاح قانون۔ (فواصلات)
ضمین :- (دارباکسر، ذوی اشول، شرکت) ذوی میں
 بطور ضمین در پردہ بالا شتال۔ عربی، مذکر،
 تاج فصل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محلہ معروف :- شاعر کا شمار فنون لطیفہ میں
 ہو۔ اس لیے مثنوی اس کتاب میں ہر مندوں کے
 سلسلے میں اس کا ذکر آگیا (فتح ہفتم و ہشتم)
ضمیمہ :- (فتح اول و دوم شدہ مفتوح)
 پیش، رفع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کا زبان
 محلہ صوفی :- بالکل نہیں یاں کہو کہ جو نہیں کشتہ
ضمیمہ :- چائنا، بل جانا، شان ہو جانا۔
 اردو و ہند، تفسیر، راجا۔
 اس کا ہوتا ہے گاگر اس میں ضم
 اور بھی اس کے ہو گے آمد کم (فتح ہشتم و نہم)
ضمیمہ :- (فتح اول و کسریم و یاسے مروت)
 اندر و دل، دل، عربی، مؤنث، تفسیر، راجا۔
 محلہ صوفی :- اس کے ضمیر میں یا تو کیا صورت اختیار
 کرتی ہو۔ (رسالہ تہذیب و ترقی)
 قول فصیل :- یہ کہ جمع ضمائر بھی استعمال ہوتی ہیں جو
 بالعموم مردانوں پر نہیں ہو۔ جیسے ضمیر ترقی یافتہ خواتین

یہ چاہیں کہ صحت کے ساتھ ان اصول پر اشیا کی
 تحقیق کریں۔۔۔ تو یہ قدما شکل ہو۔ (رسالہ تہذیب و ترقی)
ضمیمہ :- وہ اسم یا حرف جو قائم مقام اسم
 ظاہر کا ہو۔ (فتح ہفتم و ہشتم) عربی، مذکر، اصطلاح
 صرف و نحو۔
 قول فصیل :- ضمیر اور اسم اشارہ کا فرق یہ
 ہو کہ اشارہ کسی معنوی شے یا تہ آنکھ وغیرہ سے
 ہوتا ہو اور ضمیر کا خیال صرف دل میں ہوتا ہو
ضمیمہ :- سید مظفر حسین خلیفہ سید قادر حسین
 صاحب کے شاگرد رشید اور مرزا ادبیر کے استاد
 مقتضی نے ریاض التفسیر میں ان کے والد کو
 "سرا" مسمیٰ عال مقدار لکھا ہے جس سے پتا
 چلتا ہو کہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز لوگوں میں
 تھے۔ ان کے آباد اجداد کا وطن بنگلہ پور ضلع
 گورگانو تھا۔ جب نواب آصف الدولہ
 نے مقام حکومت منتقل کر کے لکھنؤ بسایا میر قادیان
 ان کے ساتھ مع اپنے فرزند میر ضمیر کے لکھنؤ میں آئے
 اور یہیں بود و باش اختیار کر لی۔ میر ضمیر نے تقریباً
 دس سال کا عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ پہلے غزل
 پھر قصیدہ، مثنوی اور محسن وغیرہ میں لکھنے لگے۔
 شعر گوئی کے ساتھ ساتھ شعر غزلی میں بھی کمال
 حاصل تھا اس لیے انھیں خاص شہرت ہو گئی۔
 ضمیر کے ایک پڑوسی غلام علی کے یہاں ایک بار
 شب عاشق کوئی ڈاکر نہیں مل سکا۔ انھوں نے
 میر ضمیر سے درخواست کی آپ مرثیہ پڑھ دیجئے
 تاکہ مجلس ہو جائے۔ انھوں نے پہلے کبھی مرثیہ
 نہیں پڑھا تھا اس لیے تامل کیا۔ بہت ہراس
 پڑا، ضمیر نے اور انھیں کے یہاں سے گہا کا
 مرثیہ لے کے پڑھا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

لوگوں کی بہت افزائی سے یہ بھی مرثیہ گوئی کی کام
 راغب ہوئے اور چند مرثیے کہے۔ مرزا مظفر علی کے
 یہاں دو شہنشاہ کو مجلس اور آ کر تھی اس میں پہلے پہل
 میر ضمیر نے قاصر صغیر کے حال کا اپنا نو قسیدہ
 مرثیہ پڑھا جس پر مرزا و قاضی کے نعرے اور گریہ و
 زاری کی آوازیں بلند ہوئی۔ اس کام میں ان کے
 انھیں باقاعدہ مرثیہ گو اور مرثیہ خوان بنادیا
 خلیفہ، دلیکٹر اور غصیب ان کے ہم فتن اور ہم
 پختہ۔ میر ضمیر نے ۲۲ محرم ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۸ء
 بروز شنبہ انتقال کیا۔
 مولف تذکرہ ناقد نے میر ضمیر، صاحب پورا
 لکھا ہے۔ کچھ تذکروں میں ان کی غزلوں کے نمونے
 اشعار ضرور ملتے ہیں۔ مگر در ان کہیں نہیں۔
 ان کی دو مثنویاں مظہر العجایب اور معراج ہیں۔
 مثنوی بہر بیان معراج عجب کے شاعر ہو چکے ہیں
 ان دونوں مثنویوں کے قافی اور مطبوعہ نسخے پر وہ ضمیر
 سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود
 ہیں۔ ان کا وہ غیر مطبوعہ مثنویاں اور بھی ہیں جن میں
 ایک مثنوی تسمیہ تجلیات میر کے کتب خانے میں موجود
 ہے۔ دوسری مثنوی کا پتا انہیں مل سکا۔ اس کے
 علاوہ ایک کا ایک چارہ بند بھی ان کے تصنیف کا
 ہو جو ہفت بند کا مثنوی کے طرز پر لکھا گیا ہو
 بند بھی ۱۲ بند میں طبع ہو چکے ہیں۔ ان کے
 قصائد کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ ان کے ۴۰ مرثیوں
 کا ایک جلد فول کشور پریس نے شائع کیا ہے۔
 تقریباً ڈیڑھ سو غیر مطبوعہ مرثیے پر ضمیر سید
 مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں
 ضمیر کا عدد کے مرثیہ گوئیوں میں میر ضمیر سے
 متاثر ہیں۔

ضمیر پھرنا: اسم کے بجائے ضمیر کا آنا
جو اسم کی طرح راجع ہو رہی ہو۔ اردو صفت
فصیحہ راجحہ۔

و چون بنده که بد اس طرح خدا که عز
پیر ضمیر خبر جیبه مستدا که درون
قول فیضیل: عربا قنیم یافته طبقه اسی که
ضمیر راجع به نانا کہتا ہی۔

ہیں کس سے مضامین یہ عجائب
راج ہو کہ ہر ضمیر غائب
اس کا حقیقی ضمیر پھر نا بھی راج و ضج ہو۔
ضمیر روشن ہونا مدلول تو رائی ہوتا۔ امد و صر
تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

وہ چاند مہات ہوا جس کی تصویر
مرغانِ سیر کے بچہ روشن میں ضمیر
ضمیر فروغ ہے۔ ہے ایسا اندازِ نازک کہ فیض
قولِ نفیس ہے۔ ہے ایسا اندازِ کنون میں ضمیر
ہی ضعیف و راجح ہے۔

ضمیمہ متصل ۱۔ (باضافہ) و ضمیر کجی
اسم یا فعل سے لے ہوئی آئے۔ عربی الفاظ،
فارسی ترکیب، علم صرفہ کی اصطلاح۔

قول فیصلہ: جو ضمیر کسی اسم یا فعل سے ملے
 نہ آئے بلکہ ملحدہ آئے اسے ضمیر منفصل کہتے ہیں
 دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ (وہی)
 گو یا کہ ضمیر منفصل ہو (ہم حضرت خاتمہ)
 مثال ضمیر متصل کہ اسم کے ساتھ: مَرَضٌ مُّضْمَرٌ لِّمَنْ
 مثال ضمیر متصل کہ فعل کے ساتھ: ضَرَبْتُهُ (میں نے اسے مارا)
 مثال ضمیر متصل کہ اسم کے ساتھ: هُوَ الْبَاقِي (وہ باقی)
 مثال ضمیر متصل کہ فعل کے ساتھ: هُوَ قَبِيْرٌ مُّجِيْمٌ (وہ
 اپنے دونوں پاؤں کو کھینچتا رہا)

قاری قواعد میں بھی متصل اور مفصل ضمیر ہوا آفریدی
متصل کی مثال یہ ہو: نامش محمد است (اس کا
نام محمد ہوگا)

منفصل کہ شال یہ ہو : آدمی گوید (وہ کہتا ہے)
اردو زبان میں صمد ضمیر منفصل استعمال ہوتا ہے۔
ضمیمہ :- (بفتح اول) کسب بدم یا سحر و جادو
میں مفتوح، کسی مستقل شے میں کسی شے کا اضافہ
جو، تہ، تکملہ، عربی، خذرا فصیح و راسخ۔

کہتے ہیں سن سن کے وہ حال تیر
 آخر وہ سب کا خیمہ موت پر
 تھلے فیصلہ اس اخبار دنیا میں کس وقت
 خاص خبر کے اعلان کے لیے کس اخبار کا کوئی
 شائع کیا جائے تو وہ بھی خیمہ کہلاتا ہے۔ جیسے
 ۲ بچے نہایت اندر کے انتقال کے خبر جیسے ہمارے
 پر آئی تھیں اخبار عالم کے خیمے شائع ہو گئے اور
 سارے ہندوستان کی فضا سو گوار ہو گئی۔

ضموم: (بالفتح) روشنی آفتاب کا روشنی
ضیاء عربی: روشنی، فصیح، راجح۔

حضور اس قدر متعین علیٰ کے ظہور کی
 روشنی تھا طبع کعبہ مجلی سے نور کی
 حضور الطیب (الفتح اول و سرچشمہ) ضابطہ
 کی حیح و قواعد و قوانین عربیہ و غیرہ طبع کی کتاب
 محل صحت و کون تحقیق نہیں ہو سکتا کہ اس کا اثر و زیادت
 بند کر دیا ہو یا قدرت ضوابط و قواعد طبع ہو گیا ہو۔
 (رسالہ تہذیب و اشراق ماہ دسمبر ۱۳۲۷ء)

ضوءِ کھیلنا۔ روشن پینا۔ اردو میں
فصح، راج۔
کبھی کی روشنی سے یہ پینے لڑکے پر ضوء
جاتا ہو کہ کشتان پر سوری ضوء کی خوش آواز

ضوء فشان : روشنی دینے والا ، روشنی فارسی صفت جمع ہے
 مثل شمس بارہ تھے ضوء فشان تیسرے نجوم
 قاضیوں کے مفتیوں کا حیرت نیا بحر میں ہی
 ضوء فکلن : (بحر سوم و فتح چارم) بیہوش
 ڈالنے والا ، روشنی کرنے والا ، عربی ، فارسی ، افلا ، ضعیف ، راجح
 ضوء فکلن فعل میں خبر سے سوا دعاریں ہیں
 پتلیاں ہیں کہ چمکتی ہوئی کھوار ہیں یہ مرزا قلی
 ضیاء : (یا انکسر) روشنی ، چمک ، نور ، آفتاب
 ماہ شاہ کا روشنی عربی ، نور تھی ، ضعیف ، ہلکا ،

خود مشیدی یہ ضیاء کو کی
ہر گھر گیا اسی چمن کی (مکملہ ضمیمہ)

فوائد فیضی: صاحب فرنگ مبینہ بحر التامیخ الیوم فیما فیما
ضائع و بیکار ہیں کتابا پر جو کچھ غریب مایا نہیں ہوئے، خود کو کہتا ہے
جو اپنے حیدر میں انبیاء (مع اہل بیت) پر، تاسخ التواضع کا
یہ فائدہ دے گا مثنیٰ افادہ، یہ اصل کتابت کی غلطی ہے۔

ضمیاء بارز: روشن کرنے والا۔ فارسی صفت ضعیف راکی
سورج کا طرح داغ ہو ماتم کا ضیاء بار
دو جو سر کا تربت میں محبت تار نہیں ہو
ضمیاء آری: بہ روشن چیلانا۔ فارسی کثرت
ضمیاء راکی

عہدہ بہترین رُخ پر نور کی ضیا بارہ
 ضیا بخش : دینی و دنیاوی فائدہ کی یہ ضیا ہے
 ضیا بخش دل پر کلام جناب
 اسیرِ محتاجِ فہمائش
 مبارک صاف سے پکارنا

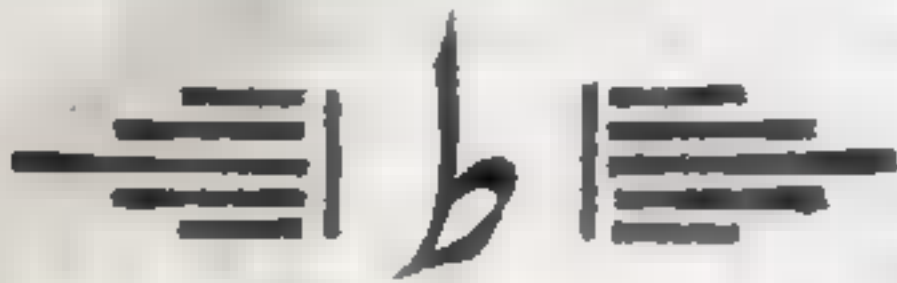
ضمائم :- (کبر اول و چارم) و
 مہاک کہ کھانا کھانا۔ عربی سورت، قیام یافتہ
 طبقہ کے زبان۔

دہرند، بڑھ سجات کی
اپنے گھر اس کی وضیافت کی

ضیافت خانہ۔۔۔ بہانہ، غمان، مہمانی کا مقام، فارسی، مندر۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ: کچھ مناجاتیں ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔
گوشہ گوشہ منزل تفریح اب ہر وقت
قلعہ کا دامن ضیافت گاہ ہمیشہ دگرگشت تھا
ضیافت نیا۔۔۔ دعوت، یاد، اردو مصروف، دلگداز
محفل، صفا، حسن، یہ عمدہ آئے۔ بہت عجیب ہے
اچھے سے وہ سب کو ضیافت دیتا تھا۔ (دربار اکبری)
ضیافت کرنا۔ (مندی) دعوت کرنا، کھانا
پر بلانا۔ اردو مصروف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
نادار اس قدر ہوں ضیافت نہ کر سکا
فرزند فاطمہ تری دعوت نہ کر سکا
ضیافت کھانا، دعوت کھانا، مہمانی کا
کھانا کھانا۔ اردو مصروف، قلیل الاستعمال۔
ضیافت ہم مل کے کھانے کے
وہ فر کھانے والے کے کھانے کے
ضیافت ہونا۔ (لازم) دعوت ہونا، مہمانی
کو کھانا کھلایا جانا۔ اردو مصروف، ضعیف، رائج۔
اور گھر دیکھ خدا کے لیے اسے ہم اب تو
خادہ دل میں کہاں تک ہو ضیافت تیری
ضیافتیں۔ (فیضان: بالکسر) ضیافتیں
فارسی، قلیل الاستعمال۔
انجم کی طرح نقطے بھی ہیں مینت نشان
مسطر ہوا یا خطوط شعاعی ضیافتیں
ضعیف۔ (بفتح اول د سوم) پھانسی والا شیر
شیر زندہ، عمر، مسند، ضعیف، رائج۔
بے خطر صورت ضعیف گئے جس پر گئے
ضعیف، نرس، بہت پر صحت اول گئے
ضعیف دل۔ (کتابت) جڑ، بھلا، شیر کا پیا

دل رکھنے والا اور ذکر تعلیم یافتہ طبقہ کے زبانوں
محال سمجھے تھے ضیق و دل کے (دیکھو کہ
جسکی تو جمع ہزاروں ہوتے تھے دیکھو کہ
قول فیصلہ:۔ اس بگ شیر دل زیادہ زبانی پر
ضیق:۔ (فتح اول) مہمان۔ عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
ادب سے بہر تناول جو ضیق جا بیٹھے
امام سامنے بہر نظارہ آ بیٹھے عشق
ضیق:۔ (بکسر اول) دیا سے صرفت، تنگی۔
عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
مستقیم ایسے مکان میں جوئے اسیر الم
کہ جس کی ضیق سے گھٹنا تھا اہل بیت کا وہ
ضیق النفس:۔ (بکسر اول) دیا سے صرفت
ضم قافہ دونوں شدت و فحاشی و فحاشی و فحاشی
سائنس کی آمد و رفت تھی اور شواہد سے ہوتی ہے۔
دوم۔ عربی ترکیب، مذکر، اطباء کی اصطلاح۔
محکمہ صحت و شفا کے اخیر میں طبیعت بہ لطیف
ضیق النفس (دوم) تنگی کہ نہ لگا۔ (دوباراً بکسر)
قول فیصلہ:۔ عربی سے نادقت حضرات اس نقطہ
نفس (ضیقین) کو نفس (فتح اول) سکون
بولتے ہیں جو درست ہیں۔ جیسا کہ بولتے تھیں
او غلط طے لکھا ہوا توں یہاں نفس بکوت فا
کہتے ہیں۔ ماہوں کو نفس (بکسر اول) کے معنی
روح کہ ہیں اور نفس (ضیقین) کے معنی سائنس
نفس دم کشی۔ لہذا ضیق النفس بکوت فا کہنا
غلط ہے اور ضیق النفس فتح قائم ہے
ضیق کرنا برعاجہ کرنا، پریشانی کرنا اور
صرف عربیوں کے زبان۔
محکمہ صحت براس کی ہرقت کہ رہی رہی ہے تو

ماجرہ عشق کردی کم بخت نے چپ کراؤ تو اور سخت ہو۔
 ضیق میں آنا۔ تنگ ہونا، عاجز ہونا، کھانا
 وقت میں پڑنا، مشکل میں پھنسنا۔ (ذو بنگ صغیر)
 قولہ فیصلہ بدال کھڑا نہیں بولتے۔
 ضیق میں پڑنا۔ وقت میں پڑنا، کسی سخت شکل
 میں گرفتار ہونا۔ اردو صرغ، عورتوں کے زبان۔
 پڑیں عے ضیق میں وہ سرے ہاتھ اٹھائیں گے۔
 جو مات کرتے ہیں ان کو خلال دیتے ہو
 ضیق میں جان ہونا۔ پریشانی میں پڑنا
 نہایت مصیبت میں پھنس جانا۔ اردو صرغ، عورتوں کے زبان
 وہ بولا کہ ہر ضیق میں جان سخت۔
 رہوں خاک جب ہو نہ غیر ذہن سخت
 قولہ فیصلہ۔ یہاں جگر عرق ضیق میں ہونا، بھی
 بولتی ہیں۔
 ضیق میں رہنا۔ عاجز ہونا۔ اردو صرغ
 قلیل الاستعمال۔
 ضیق میں کیوں نہ رہے ہر خطبہ کی طرح
 جال چلیے اگر صاحب تدبیر الٹی
 ضیق نفس۔ ۱۔ دہاضات: نفس بر ذوق
 ضیق نفس، ومن عربی الفاظ فارسی ترکیب غلط
 قلیل الاستعمال۔
 ضعف نے کر دیا ہو یہ بے بس
 سانس لیتا ہوا ہر ضیق نفس
 قولہ فیصلہ۔ نہایت شعری کہ وجہ سے نظم کیا ہو عام
 طور سے ضیق نفس بجا نہ باتوں پر ہو۔
 ضیق ہونا۔ عاجز ہونا، پریشانی ہونا۔ اردو صرغ
 عورتوں کے زبان۔
 صرغ۔ یہ گیل نگر یاں اٹھاؤ۔ روٹی پکانے میں
 ہیں ضیق ہو گئی۔



ط :- عربی کا سولہواں فارسی کا انیسواں اور اردو کا بائیسواں حرف، طاسے، طلی، طاسے مہملہ، طاسے غیر منقوطہ، مؤنث، راجح۔
 قول فیصل :- اردو میں اس کا تلفظ طوٹے ہوئے طوٹے بن طوٹہ اور طوٹے پر ایک نقطہ پھر میں بے عیب ہو اور کالے میان میں ہو۔
 اس کا صحیح تلفظ عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں نہیں ہو سکتا، یہ حرف عربی میں ت میں 'ن' سے ملتا اور کات عربی سے بھی بدل جاتا، دراصل میں یہ کہ طوٹے فرض کیے گئے ہیں اس حرف کے لغوی معنی ہیں جو وہ طوٹا ہے :- (کبر سوم) چھاپنے والا، طبع کرنا، والا، عربی، اسم فاعل، تلیل استعمال۔
 قول فیصل :- سحریر اس کا استعمال بکثرت فقر یکشاذہ نادر ہوتا کرتے ہیں چھاپنے والے کو بھی طابع کہتے ہیں۔
طابق التعل بالثقل :- جو جو جو کے ساتھ مطابق ہوگی، ایسے عمل پر جاتے ہیں جب ایک چیز دوسری چیز کے بالکل مطابق ہو۔
 عربی مثل، تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔
 محضہ صغر، جو جو فرد غرضتیں ہیں وغیرہ کی تین تین طابق الثقل الثقل درست کیا۔
 (در باب اکبر)۔
 طابہ یا طلیہ :- دینہ ختم کے نام سے (در باب اکبر)۔

قول فیصل :- اردو میں طیبہ مشہور ہو طابہ کوئی نہیں بولتا۔
 اس کو اب سہ طیبہ بنا لیجئے، اعلم۔
طارم :- (بضم و نیز بفتح سوم) لڑائی کا گڑ، بالانگاد، کوٹلا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔
 آہ جا پہنچے گی میری طارم افلاک پر تیر
 قول فیصل :- یہ لفظ فارسی لفظ تارم کا مترتب ہو اور بفتح سوم بھی صحیح ہو، صاحب تشریح ان نشانے ایک معنی انگوڑی کی بھی کہتے ہیں، جو اردو میں بالکل رائج ہیں۔
طارم الخضر :- (بجاذ، آسان۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔
طاری :- (کبر سوم) ناگاہ ظاہر ہونے والا، عارض ہونے والا غالب ہونے والا، عربی، صغیر، راجح۔
 قول فیصل :- خوف طاری ہونا، دہشت طاری ہونا، رقت طاری ہونا وغیرہ اس کے صریح ہیں۔
 سر پہ لے سب دور رقت ہوئی طاری
 غش ہو گئے پچھتہ نہ رہے طاقت زاری
طاس :- (بڑا حال، گن، تسلا، جانتا، پانی یا شراب نوشی کا پیالہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔

منہ سے وہی نکلا یا زینبے کے طاس
 اس طاس پر جھکا وہ امام ظک اس میں
 قول فیصل :- یہ طاس کا معرب ہو جو فارسی ہونے
طاس :- (کھیلنے کا تاش جس کے تپوں پر نشانہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، (فرہنگ مصنف)
 قول فیصل :- اہل کھڑ عام طور سے تاش بولتے ہیں۔
طاس :- ایک قسم کا ریشمی کپڑا تاشی زرا کتاب، یاد دلہ اردو، مذکر۔ (فوراقتات)
 قول فیصل :- توقف فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی عربی لکھا ہو۔ عام طور سے تاش زبانوں پر ہے۔
 طاسہ :- ایک قسم کا باجا جو بڑے طبق پر کھال منڈھ کے بنایا جاتا ہو اور ہر طرف کے ساتھ تاشے والے آگے آگے بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اردو والے اس کو تاش کہتے ہیں۔
 عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصل :- کھڑ میں عام طور سے تاشہ ہی زبانوں پر ہو۔ سو قاکے ایک شعر میں اس کا
 اٹا، طاشا، بھی درج ہو۔
 رہے گا حال اگر ملک کو ایسی تو نہ
 لگے میں طاشا کھاؤں کہ پاکی میں دل
طاشہ مرقہ :- تاشہ اور ڈھول۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ مصنف)

قول فیصلے :- اہل کھنڈ و حول تاشہ بولتے ہیں۔

طائے مرفی والے :- ڈھول تاشہ

اور بابجہ گاہے والے۔ اردو، مذکر۔ (فرنگی تاشہ) قول فیصلے :- اہل کھنڈ و حول تاشہ بولتے ہیں۔

طاعت :- (بفتح سوم) طاعت گاہ جائز مسجد وغیرہ۔ عربی، مؤنث۔ (تو واللغات) قول فیصلے :- ان معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ طاعت :- فرماں برداری، اطاعت عبادت بندگی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زہد بجا کو سمجھتے ہیں تقویٰ ترک دنیا کو سمجھتے ہیں طاعت قول فیصلے :- نہ اک فرماں برداری اور عبادت کے لیے عام اور نہ زبانوں پر ہو۔ ترکیب فارسی کے ساتھ طاعت رب، طاعت خدا، طاعت پروردگار وغیرہ بولتے ہیں۔ اس کی صحیح طاعت ہو جو کھنڈ میں مذکور ہو۔

طاعات جنہ ان سے افضل ہو اس کی غیر شمشیر کا فروں کو ہو اور عذاب کا مجرم طاعت و رز :- فرماں برداری فارسی صفت (تو واللغات)

قول فیصلے :- کھنڈ میں بالعموم رائج نہیں۔

طاعن :- (کسر سوم) طعن دینے والا مطلق کر کے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی بات ترمذی ارشاد پر تھے وہاں سے طاعن کہیں کہتے تھے کاذب، گاہ کا بن (معزلہ) طاعون :- (داد معروف) ایک مشہور مرض کا نام جس میں ایک پھوٹا بھل یا سینہ یا پتھر

میں نکل آتا جو جس سے آدمی بت کم طاق ہو جاتا ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

آئے طاعون یا دیا آئے غلے پر آفت و بلا آئے

قول فیصلے :- یہ مرض اکثر شہر کے ملک میں ہوتا ہے۔ بمبئی کے راستے سے ہندوستان میں داخل ہوا۔ حیدرآباد میں اس کی کثرت تھی۔ زیادہ تر

بچہ کے مرنے سے اس مرض کا پتہ چل جاتا ہے۔ طاعون :- (داد معروف) گراہوں کا سراو شہر :- (مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ) ان شیاطین و منافق جبت طاعون لب و دوزخ کھڑے مایوس و مہربان

طاعونی :- (داد معروف) طاعون سے منسوب۔ جیسے طاعونی طاقت۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

طاعونیت :- (داد معروف) کسر و فتح ششم و یا سے مشتق، شیطنیت، شرارت، سرکشی۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محله صرف :- طاعونیت اسلام کو فنا کر دیتی مگر حقیقت اپنا سرے کے اسلام کو بچا لیا۔

قول فیصلے :- تعجیب تشدید پروردگار جن زبانوں پر ہو۔

طاعنی :- سرکش، حد سے گزر جانے والا مالک کا نا فرمان۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دل سے وہ تارک خاص ہوں تاج

نہ تو طاعنی ہوں وہ نہ خاص ہو۔ راجہ نوشا

طاف :- (کسر سوم) ہست شراب کے نشے میں چور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

طاف :- (کسر سوم) ہست شراب کے نشے میں چور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سیر میں کیا مسرت طاف تھا شراب عشق کا لب پر عاشق کے ہمیشہ نعرہ مستانہ تھا ہر فنی تیر

طاق :- بے محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو مکان کو دیواروں میں خاص وضع سے بنالیتے ہیں اس میں محراب دار ڈاٹ ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شے دارا ہو سرزور سے جب بھر میں نے دیوار میں روزن نہ کہی طاق ہوا ہو

طاق :- بے جنت کا عکس، فرد غار فیض کا حضور کوٹ ہو جنت طاق کوٹ تاج کیا ہر ملک حکم مطلق کی درجہ فہم ستا۔ قول فیصلے :- ایک، بینہ پای، سات یا نو عہد طاق کہلاتے ہیں۔ اردو، چار، پچھ، آٹھ، دس یہ عدد جنت کہلاتے ہیں۔

طاق :- منفرد، لامائی، یکا، یکا ز فارسی فصیح، رائج۔

قسمت ہی سے لاچار ہوں اسے ذوق و گردن ہر فن میں ہوں میں طاق کچھ کیا نہیں آتا ذوق

طاق :- بے معدوم، ناوارک، یا بے ختم، فنا، مٹ جانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصلے :- اس کا صرف طاقت ہی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (یعنی صرف طاقت طاق ہوتا بولتے ہیں)

ابرو سے کراشارہ کسعت ہوائے سب طاق تیرے مرین محبت کی طاق ہو

طاق :- ایک قسم کے کپڑے کا نام جو شجر و چادر کے ہوتا ہو۔ ایک درخت کا نام۔ (تو واللغات)

قول فیصلے :- اردو میں بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔

تیسری صورت "طاق لیاں میں رکھ دینا" بھی کی گئی
ساتھ رائج ہو۔

ہو تری محراب میں سجدہ شہید کا قبول
طاق لیاں میں تو رکھ دے نہ گان کی گئی

طاق و حجت :- ایک قسم کا جو اس میں

انڈے میں کوئی چیز چھپا کر دریافت کرنے میں کھانا
ہو یا حجتہ اردو میں طاق حجت جو فارسی

مذکر (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- لکھنؤ میں طاق حجت (بے باطن)
بہت بولتے ہیں۔ نولف نور اللغات نے طاق حجت

سے کے بعد طاق و حجت ملے لکھا ہو اور اس کے
معنی یوں ظاہر کیے ہیں "طاق و حجت" جب

ہر صورت میں کسی کی کامیابی ہو تو کہتے ہیں
طاق و حجت دونوں ان کے "اس کے بعد

ذیل کا فقرہ بطور مثال لکھا ہو: (فقرہ) وہ لیا
جو اکیسٹے تھے کہ طاق و حجت دونوں ان کے

بھی ہوں۔ لکھنؤ میں یہ طریقہ رائج نہیں۔
طاقہ :- (یہ وزن قافہ) کپڑے کا عدد ظاہر

کرنے کے لیے اسی طرح استعمال ہو جیسے گھوڑے
کے لیے اس اور ہاتھی کے لیے زنجیر۔ فارسی

مذکر (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو زبان میں ان معنوں میں
بالکل استعمال نہیں کرتے۔

طاقہ :- اون یا ریشی کپڑے کا نشان۔
فارسی، مذکر، قریب بہ متروک۔

طاقہ محفل کے وہ دکانوں پر (گلشن عشق)
گل ترے بھی تھے کہیں بہتر

طاق ہونا :- لگا ہونا، کسی کام میں مشغول
ہونا، مشاق ہونا۔ اردو صورت، ضعیف رائج۔

نازیم سے اور دشمن سے نیاز
طاق ہو، وقتہ گزرا کام ہو

قولہ فیصلہ :- یہ صورت لکھنؤ میں بھی رائج ہو
(یعنی طاق نہ ہونا)

علوم ہوا غیار پر آسوز مونس میں
ہر کام میں طاق، دیکھو طاق نہ پڑتے

طاق ہونا :- جاتا رہنا، ازالہ ہونا

معدوم ہونا۔ اردو صورت، ضعیف، رائج۔
ہوئی تو طاق جو طاقت پھر آئی

وہ صورت ناقصان نے چھپائی (الغیہ غلط)
قولہ فیصلہ :- اس صورت کا استعمال فقہانی

بھی کے ساتھ ہوتا ہو اور کسی صورت سے نہیں ہوتا
مثلاً کہیں قوت طاق ہو تو یہ فقرہ نکال دیا جائے گا

طاقی :- (یہ وزن ساق) ایک قسم کی
لاہی ٹوپی جس کی صورت طاق کے مشابہ ہو

فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طاقی :- وہ گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھٹی
اور دوسری بڑی ہو۔ ایسا گھوڑا سنو میں سمجھا جا

ہو۔ فارسی، مذکر، سلاو تریوں کی اصطلاح۔
صلہ صورت :- طاق نہ رہنے باقی۔

قولہ فیصلہ :- بعض کے نزدیک سفید آنکھ والا
گھوڑا طاقی کہلاتا ہو۔

طاقی :- بھنگا، احوال، فارسی، صفت
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- انسان کے لیے نہیں بلکہ کبوتر کے
لیے عام طور سے زبانوں پر ہو۔ کبوتر بازار میں کبوتر

کو طاقی کہتے ہیں جس کی ایک آنکھ ملو ہو دوسری
زرچی یا ایک کبوتر دوسری گرہ باز۔ ہر حال

دونوں آنکھوں کے منسلک ہونے پر طاق کہتے ہیں
یہ کبوتر سنو میں کھانے والا نہیں جاتا۔

طاقی :- لکے باقی، عیب دار، سنو میں
لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار، اردو

نور اللغات

قولہ فیصلہ :- یہ سب محاورات ہندوستان میں
رکے۔ لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار،

لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار
لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار، لکے باقی عیب دار

طاقیہ :- (یہ وزن قافہ) فارسی، مذکر
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو میں مستعمل نہیں۔
طالب :- (یہ وزن کسر سوم) خواست گار طلب

کرنے والا، مشتاق، پیانے والا، عربی، صفت
صیغہ اسم فاعل، مذکر، ضعیف، رائج۔

محفلہ صرف :- داستان امیر حمزہ فسانہ و کوشش
و در باب پسندیدہ ہر طالب مطلوب ہو۔ (نور اللغات)

طالب :- جناب، ابوظاب، ابن جناب، عبد الملک
سب سے بڑے بیٹے حضرت امیر المومنین حسینی ابن

ابی طالب علیہ السلام کے بڑے بھائی جو جناب
امیر علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے

تھے۔ انھیں کے نام سے جناب، ابوظاب کی کنیت۔
ابوظاب قراد پائی، ابوظاب، یعنی طالب کے

باب :- (خوس) نام کتابوں میں ان کے حالات
زندگی نہیں ملے اشتباہ کو خشوں اور بڑی خشوں

سے دو تین کتابوں میں ان کا مختصر حال لکھا ہو
مادہ جاری کر رہا ہوں۔

مذکر ابن قتیبہ وضعی نے اپنی کتاب

معارف میں لکھا ہے کہ جناب ابو طالب کے بارے میں جو بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام۔ ہر ایک بھائی دوسرے بھائی سے عمر میں دس برس چھوٹا تھا سب بھائیوں نے ادا دھوڑی مگر طالب نے اپنے لیے کوئی ادا دھوڑی نہیں چھوڑی۔

جناب سید جمال الدین نے لکھا ہے کہ۔

حضرت ابو طالب کے چار بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام۔ ہر ایک بھائی دوسرے بھائی سے دس سال چھوٹا تھا اس حساب سے جناب طالب حضرت علی علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے تھے۔ انھیں کی وجہ سے آپ کے والد کی کنیت ابو طالب و طالب کے باپ، قرار پائی۔ ان چاروں فرزندوں کی ماں جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المطلب تھیں یہ پہلی ہاشمی خاندان کی خدیجہ تھیں جن سے ہاشمی فرزند سب سے اول پیدا ہوئے۔ طالب کو مسئلہ ہی میں تقسیم دسے بیان تک کہ جب غزوہ بدر واقع ہوا تو قریش نے ان کو زبردستی اپنے ساتھ چلنے اور جنگ میں شرکت کرنے پر مجبور کیا۔ عرض کہ طالب باہلی ناخوہستہ روانہ ہوئے۔ مگر راستے ہی سے کہیں غائب ہو گئے اور پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی اس لیے لوگوں کا بیان ہے کہ طالب اپنے گھر کے دوڑاتے ہوئے سنو کی طرف چلے گئے جس میں ڈوب گئے اور ان کی ادا دھوڑی نہیں ہے۔ (مدتہ الطالب ص ۱۵۱)

علامہ دیار بکری نے لکھا ہے کہ جناب ابو طالب کی چھ اولادیں تھیں۔ چار بیٹے

اور تین بیٹیاں۔ بیٹوں کے نام طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی بن ابی طالب ہیں میں ایک کا نام دم نامی دوسری کا نام جانتہ تھا ان سب کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت اسد تھیں۔ طالب غزوہ بدر میں فوت ہوئے جب مکے کے مشرکوں نے طالب کو مجبور کر کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔

تاریخ فیہ حلا اولی ص ۱۵۱

اور علامہ سودی نے لکھا ہے کہ قریش کے کافروں نے طالب ابن ابی طالب کو غزوہ بدر میں مجبور کر کے روانے کے لیے بھیجا چنانچہ وہ گئے پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔ البتہ ان کا کلام تاریخ میں اب تک محفوظ ہے کہتے ہیں۔

یا سرت اما خرجوا الطالب

فی حذب من تلک المقلب

فاجلهم المغلوب غیر الغالب

والرحل المسلوب غیر السالب

(ترجمہ)۔ اے خدا اگر یہ لوگ طالب کو زبردستی اپنی فوج کے ساتھ جلتے ہیں تو ان کو شکست دے اور فتح دے اور ان کو اس دم کو زبردستی کو یہ خوب روئے جائی اور کسی کو زبردستی نہیں۔ (دروغ الذہب پر حاشیہ تاریخ کامل جلد ہفتم ص ۱۵۱)

اس سے معلوم ہوا جناب طالب بھی دل سے ایمان رکھتے تھے اور قریش کے خوف سے اپنے ایمان کو برہنہ آلی فرعون کی صورت پوشیدہ کیے ہوئے تھے اور یہی نکتہ سب سب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی سال

پیدا ہوئے تھے جس سال دینی سنہ ۵۷ میں پیغمبر اسلام کی ولادت با سعادت ہوئی تھی۔

طالب کے والد کا رہنے والا، جو ماثر ذرآن کا ایک شہر ہے۔ بچپن میں دس سالہ معلوم و نون کی تعلیم پائی۔ اگر اس کے دعوے پر اختیار کیا جائے تو پندرہ سولہ برس کی عمر میں اس نے خدیجہ بنت خویلد، غطف، نفقوت اور خوش فزیری میں کمال حاصل کیا۔ اس زمانے میں ماثر ذرآن کا حاکم جس کو ایران کی اصطلاح میں وزیر کہتے تھے میرا بلعت اسم تھا۔ اس کی طرح میں تھوڑے قضاہ تھے۔ معلوم نہیں کن اسباب سے یہاں بیت میر ہوئی اور کاشان میں آیا۔ یہاں مستقل سکونت اختیار کی اور شادی بھی کر لی۔ تذکرہ مینانہ میں لکھا ہے کہ اس کی شاعری کی نشو و نما جیسے چوبیس چھ روز کے بعد یہاں سے بھی برداشتہ خاطر ہو کر مرو میں آیا یہ شاہ عباس خدی کا زمانہ تھا اور گلش خاں صوبے کا گورنر تھا۔ طالب نے گلش خاں کے دربار میں رسائی حاصل کی اور دس قضاہ لگے۔ وہ برس تک یہاں قیام کیا۔ گلش خاں نے خدیجہ بنت خویلد کی ہولناکیاں سن کر ہندوستان کی غلامیوں کا خواب دیکھا اور اتفاقاً ایک شہری کہہ کر گلش خاں سے وطن بلانے کی اجازت حاصل کی۔ وطن بلانے رخصت کر دیا۔ اس نے سیدہ حاندوتان کا ہاتھ لیا۔۔۔ قرآن سے اسلام لیا اور جب وہ ہندوستان میں آیا تو یہاں اس کو کامیابی نہیں ہوئی اس لیے وہ تمام شہر تھانہ میں جہان مناش پھر تار۔

خاندان خاں و قادی گورنر تھوڑا سا دورانی کی شہر کے قاضی کو قہر عارضہ ہوا۔ کیا حکم

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیونکہ یہی نہ اس کی نظر سے گزرتا ہے
ہم سے یہاں طالع بد میں چھوٹا ہے
قول فیصلہ: اس جگہ قسمت چھوٹا نصیب
زیادہ بولتے ہیں۔

طالع جاگنا: (کنا بخ قسمت چکنا۔

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ جس کی شب تو مر طالع خفتہ جائے
اس سے ہم خواب رہوں چار پر تو کنا
قول فیصلہ: اس جگہ قسمت جاگنا نصیب
زیادہ بولتے ہیں۔

طالع جگانا: نصیب چکنا یا جگان کرنا۔

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ جس سے تو مر طالع اسلام جگان کے آگاہ
قول فیصلہ: اس جگہ قسمت جگانا نصیب
زیادہ مستعمل ہو۔

طالع چمکنا: (لذم) قسمت چکنا نصیب

جاگنا، تقدیر چکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
سناہ لے داغ کا دل میں خزانہ ہو گیا
آج کل چمکے ہوئے ہیں طالع پیدا عشق (پھر ان)
قول فیصلہ: اس جگہ قسمت چمکنا تقدیر چکنا
زیادہ بولتے ہیں۔

طالع خراب ہونا: قسمت بد ہونا

نصیب خراب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
طالع خفتہ: سو یا ہو نصیب، خفتہ ہو
فارسی ترکیب، قلیل یا فتنہ کی زبان۔

کروں میں نہ لے طالع خفتہ نے ہمارے
میں شب چہر میں چلائے ہیں کیا کیا
طالع خوابیدہ: سوتی ہوئی تقدیر چھوٹا

فارسی ترکیب، قلیل یا فتنہ کی زبان۔

میں طالع خوابیدہ: (کس خفتہ کا یارب
جو کس خفتہ کا یارب جگانا میں جو کس
قول فیصلہ: طالع کی جمع طالع ہو سکتا ہے
کرتے نے چنانچہ خوابیدہ طالعوں کی اردو ترکیب
استعمال کیا جو جواب سزا دے۔

دست میں وہ ہوا شب ہم بستر آگے میرا
خوابیدہ طالعوں نے اک خوابیدہ کیا
طالع خوب ہونا: نجات ساز کا ہونا
نصیب اچھے ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
طالع تو خوب ہے نہ ہوا جگہ کچھ نصیب
سر پر ہر سے ہوا برس تک ہوا پھر
طالع سونا: بد بختی سے کنا یا ہر سادہ صرف
قلیل الاستعمال۔

ماشتق کو شبہ و دل میں راحت نہیں ملتی
سو جاتے ہیں یہ بے بیاد و بے جا
قول فیصلہ: اس جگہ نصیب سونا زیادہ ہوتا ہے
طالع شناس: بد بختی، جوشتی، ستروں
کی حال سے تقدیر کا حال جاننے والا فارسی
ترکیب، قلیل یا فتنہ کی زبان۔

بہن کر وہ سال طالع شناس
لے کہیں نے زائے بے قیاس
قول فیصلہ: بد بختی اور بخت کے معنی میں کوئی
سناہ طالع شناسی بھی ہے جس جو بخت ہو۔
طالع فیروز ہونا: ایسے معروف اور بخت
فتح مند نصیب یا کنا ہوا مستور۔ فارسی ترکیب
تلیہ یافتہ لیتے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تصور میں کسی کے داغ فینڈا کی نہیں کچھ کو
محبب پیدا پنا طالع فیروز رہتا ہو

طالع کا گھر: بارہ بیچوں میں سے طالع
کا کوئی درجہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
جنوں کا کام لیتے ہیں بختی، ایک سے کیا
اگر طالع کوئی درجہ میں درجہ ہو یا کنا
طالع کی پستی: ہر قدر کی خرابی۔ اردو صرف
نصیب راج۔

اگر چاہو تو قنہ در دل ہوا عشق کو کشتہ
اگر وہ طالع بد ہو تو کنا یا کنا
طالع لڑنا: قسمت سے قسمت کا سونچ
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
اقبال سکندر سے مرے لڑے طالع
میں دن ہوئی اسی کنا یا کنا

طالع مند: خوش نصیب، اقبال مند نصیب
نصیب۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔
سراٹے رکھ کے پھر خاک پر ہم پہنوا سوئے
پڑے سناہ طالع لڑنا یا کنا
طالع میں لکھا ہونا: قسمت تقدیر میں
قسمت میں لکھا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
یہ نصف مستطال و دھڑوں میں لکھا ہوا
نال قلم اسے رسم و سال نہ لکھے
قول فیصلہ: اب اس جگہ زیادہ تر تقدیر قسمت
تقدیر دیر کے ساتھ بولتے ہیں۔

طالع ور: خوش قسمت، خوش نصیب
اقبال مند یا اس ترکیب، قلیل الاستعمال۔
محلہ شہر بد خوش قسمتی سے ہوں کنا یا کنا
لے کہیں نہ ہوا لکھے طالع در کیا
قول فیصلہ: اس جگہ زیادہ تر نصیب درجہ
ہیں اور کبھی کبھی قسمت در بھی بولتے ہیں۔
طالع ہونا: طلوع ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طالع ہوا جو ماہ نمبر ۱۲ فرشتا
انے مقام پر تھے نہ اعتصاب دیتا یا
طالع یا اور ہونا۔ سخت کا موافق ہونا
اور دوسرے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محلے حضرت۔ آج طالع یا اور ہونے اور سخت
نے ان کی خدمت میں پہنچایا۔ (طالع ہوش ہا)
طاہوت۔ بنی اسرائیل کے ایک سردار کا
نام جس نے طاہوت نامی ایک کا فر سے جنگ کی
تھی۔ عربیہ مذکر اور اس کا۔

قولہ فیصلہ۔ طاہوت اور طاہوت کا قصہ
یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چیرا
تک تو رہیں۔ بے کفایتی میں فتوحات کرتے
چلے جاتے تھے۔ مگر بے حد طبیعت کب تک چل سکتا
شرارتیں شروع کر دیں۔ خدا نے بھی طاہوت پر
کو ان پر تسلط کر دیا۔ اس نے انھیں خوب وق کیا
تو ان لوگوں نے شہوتی بنی کی طرف رجوع کیا اور
پھر جب ان پر جہاد واجب کیا تو ان میں سے
چند (بروایت ۲۱۳) آدمی کے سوا سب کے سب
جنگ سے پہلو ہٹ گئے۔

جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شہوتی نے
دعا کی تو خدا نے ایک برقعہ۔ وہ بن سے بھرا ہوا
ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے
جس کے آنے پر دشمن جوش لگائے گئے اور عصا ان کا
قد کے برابر ہو جائے اس کو بنی اسرائیل کا بادشاہ
مقرر کریں۔ یہ من کے بہت سے لوگ جوش لگے کہ
مگر کچھ نہ ہوا۔ جب طاہوت یا جو سقانی کا بیٹا
سزا کا تو رہنے میں جوش لگائے لگا اور عصا بھی
اس کے قد کے برابر ہو گیا۔ یہ منجھ کے حضرت شہوتی
نے اس کو بادشاہ بنایا۔

جب حضرت شہوتی نے طاہوت کو بادشاہ بنا دیا
تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے ہر کام
کرنے۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس
خزانہ مال، تزک، اختتام ہو اس کو بادشاہ
ہونا چاہیے۔ اور حضرت شہوتی کا جواب تو ان کے
قاہرہ پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہر نہ کر
اختتام سے نہیں چلتا۔

جب بنی اسرائیل طاہوت کے ساتھ طاہوت کے
مقابلے کو نکلے تو گرمی کے دن تھے۔ پیاس کے مارے
پریشان ہو گئے۔ طاہوت سے کہنے لگے خدا سے دعا
کر دو کہ کوئی نہ بڑے۔ فرعون ایک نہر ظاہر ہونے لگا
طاہوت نے سب کو کھجا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہو۔
جس نے ایک پلو پیادہ کھجے سے بھر دیا جس نے زیادہ
پیادہ کھجے سے نہیں۔ مگر جب یہ دنگ نہر کے کنارے
پہنچے تو قحط سوتیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب نہر کے
پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڑگاہ کے پانی پر
آخر ان کے ہڈیاں سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور
ہو گئے۔ کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بھسکتی
جس لوگوں نے سب ارشاد خیر ایک پلو پانی پیا
تھا وہ اچھے رہے ان پیاس میں بھج گئے۔

طاہوت اور طاہوت کے لشکروں میں لڑائی ہوئی
تھی کہ طاہوت نے اپنا نہ مقابل طلب کیا۔ مگر کوئی
اس کے مقابلے کو نہ نکلا۔ طاہوت نے بنی اسرائیل
سے یہ بھی کہا کہ جو طاہوت کو قتل کرے گا اس کو میں
اپنا آدمی رکھوں گا اور اپنے بیٹے کو بھی
دوں گا۔ مگر کسی کا بہت نہ ہوا۔ جب شہوتی نے
کہا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کے بعد میں تھا
اس کے بیٹوں میں سے میں نے خود فلاں شخص
پانے بائیں دی طاہوت کا قاتل ہو گا۔ ایشیا

اپنے دس بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات
نہ پائے گئے۔ آخر میں حضرت داؤد کو سامنے لایا
جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کے
قابل نہ تھے۔ لیکن وہ سب علامات ان میں پائے گئے۔
جو جناب شہوتی نے بیان فرمائے تھے۔ فرعون حضرت
داؤد چلے اور چلے چلے راستے میں جن پتھر اٹھالیے
ایک پتھر گوچن میں رکھ کے طاہوت کی طرف پھینکا وہ
طاہوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے
توڑ کے نکل گیا اور پھر کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے
طاہوت کامرنا تھا کہ قحط کے قدم اکھڑ گئے۔ اور
کوشاں فتح حاصل ہوئی۔ اس کے صلے میں بنی اسرائیل
کو سلطنت ملی اور طاہوت کے داماد بنے۔ آپ کی
سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔

(تفسیر قرآن مجید ترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب
قبل اعلیٰ اللہ مقامہ)

طاہات۔ (عربی میں یہ قشہ یدیم۔ فلاں میں
بہ تخفیف یم) لات و گران جو ریا کار صوفی اپنے
کرامات کے اظہار میں کرتے ہیں۔ (فہم اللغات)
قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
طاہم۔ (بکسر سوم) طبع کرنے والا عربیہ
لہجہ عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقہ کا لفظ۔
طاؤس۔ (بروزن مالوس) نمور، ایک مٹھو
پر دار جانور جو عربیہ مذکر، فصیح، راجح۔

تعلیم پر پڑی نہ تھا کہ خرام کی
طاؤس لڑکھڑائی گستاخ میں دیا
قولہ فیصلہ۔ یہ یونانی لفظ 'تاؤس'
کا معرب ہے۔ برسات میں جب کانی
کالی گھاٹی آسمان پر دیکھتا ہو تو مست
ہو کے ناچنے لگتا ہو۔

استعارہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجح۔
طائر رنگ کو ہونے میں غلّ دام
وہ نگیری کتب حسائی کی
قول فیصلہ۔ رنگ چونکہ اڑ جاتا ہو اسی لیے
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ انھیں حسنی میں طائر
رنگ پر یہ بھی مستعمل ہو۔
تجسّس ہر کیوں تجسّس ہو لے گل میڈیون
میں نہیں ہوں طائر رنگ پر پزیرہ ہوں
طائر خیال :- (باضافت) خیال کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلے صوفی :- ہمارے رسول معراج میں عرض
کی اس منزل تک پہنچ گئے جہاں انسان کا طائر خیال
سہ نہیں پہنچ سکتا۔
قول فیصلہ :- اسی میں یہ طائر دوم اور طائر
دوم و خیال نیز طائر دوم و گمان بھی زبانوں
پر ہے۔

طائر روح :- (باضافت) روح کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب،
فصیح، راجح۔

فلک الموت نے پکڑا ہوا طائر روح
کون کتا ہر شتوں میں چر سار نہیں
قول فیصلہ :- یہ ترکیب زیادہ تر یوں بھی استعمال
کی جاتی ہے طائر روح قفسِ منصری سے پرواز کرے گا
جیسے کسی نہ کسی دن طائر روح قفسِ منصری سے
نکل کر ادنیٰ فلک پر پرواز کر جائے گا نہ بالکل
طائر سدرہ :- (بکسر سیم) باضافت

سورۃ المنتہی کا طائر مراد جبریل امین علیہ السلام
جو سورۃ المنتہی پر رہتے ہیں خارجی مذکر فصیح

وہ آفتاب جو مست شراب رہتا ہو
فلک یہ طائر سدرہ کباب رہتا ہو
قول فیصلہ :- جبریل امین ہی کو طائر قدس
'طائر قدس آشیان' بھی کہتے ہیں۔ مولف نے لفظ
نے طائر عرش اور طائر قدس بھی انھیں حسنی میں
لکھا ہے جس کو موسیت حاصل نہیں ہو۔

طائر قبلہ سنا :- وہ مقناطیسی سوئی جو
قطب نما میں ٹکی ہو تو ہم اس سوئی کا رخ ہمیشہ
قطب ستارے کی طرف رہتا ہو۔ چونکہ اس سوئی
سے قطب ستارے کے ذریعے قبلہ کی سمت معلوم
کرتے ہیں اس لیے اسے طائر قبلہ سنا کہتے ہیں۔
طائر کہنے کی وجہ یہ ہو کہ یہ سوئی ہمیشہ طائر عرش
کی صورت کی بنائی جاتی ہو۔ فارسی ترکیب،
قلیل الاستعمال۔

جب ملک ہاتھ میں تیرے رہی میری تسبیح
طائر قبلہ سنا بھی کہیں مضطرب نہ ہوا
قول فیصلہ :- اسے مرغ قبلہ سنا، نسبت زیادہ
کہتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
ترپے ہو مرغ قبلہ سنا آشیانے میں
طائف :- (بکسر سیم) طواف کرنے والا۔
عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طائف :- عرب کے صوبہ حجاز کے ایک ملک
کا نام جو مکے کے قریب ہو عربی، مذکر، ادب کا
قول فیصلہ :- یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ حنین
کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں شہل شہد
میں جنگ ہوئی تھی۔ اس کا وہ قدیم تذکرہ حنین کی
فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
طائف کی طرف کوچ فرمایا۔ کیونکہ حنین کے مغرب

بنی ثقیف طائف کے خلوں میں پناہ گزیں ہو گئے
تھے۔ ایک قبیلے سے کچھ اور طائف کا محاصرہ کیا
گیا۔ اسی طائف فتح نہیں ہو سکا تھا کہ وہی
کا ہمینہ آگیا اور آنحضرت نے محاصرہ اٹھایا اور
عمرہ بجالانے کے لیے مکہ معظمہ کی طرف فشر لین
لائے اور عمرہ سے فارغ ہو کے مدینہ منورہ کی طرف
لے گئے۔

طائف کے محاصرے کے دوران جناب علی رضی اللہ
علیہ السلام نے طائف کے اطراف و جوانب کے
ستام بتوں کو توڑ ڈالا۔ طفیل بن عمر الدوسی نے
ذوالکھفین نامے لکھی کا ایک بت جلا کے خاک
کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اہل طائف نے چھوڑ دیوں
کو خدمت رسول میں مدینے بھیجا اور مندرجہ بالا
چار شرطوں پر صلح کی درخواست کی۔

۱۔ اس کا سب سے بڑا بت لٹا، تین برس تک تو لٹا
۲۔ اس کے لیے نذر ممان کر دی جائے۔

۳۔ انھیں اپنے بت اپنے ہاتھوں سے توڑنے پر مجبور
نہ کیا جائے۔

۴۔ جو عامل ان سے حصول وصول کرنے کے لیے مقرب
ہو وہ اس کے سامنے نہ بلائے جائیں۔ کیونکہ اس میں
ان کی توہین ہوئی تھی۔ اور نہ تو ان کی ذمہ داری کی
پیرا اور کا دسواں حصہ وصول کیا جائے اور نہ کلام
تاوان وصول کیا جائے۔

آنحضرت نے پہلی دو شرطیں رد کر دیں۔ بت کے
لے تو ایک ماہ کی رخصت جو منظور نہ ہوئی اور آٹھ
سناز کے لے کر آیا کہ جس وجہ سے سناز نہ ہو اس
دین میں کوئی جھوٹ نہیں ہو۔ البتہ آخری دو شرط
شرطوں کو منظور فرمایا اور اسی پر صلح ہو گئی۔
'ابو سفیان' اور غیرہ بن خنیس کو لات کے توڑنے

کا حکم ملا۔ بغیر وئے اپنے ہاتھ سے اس بت کو توڑا۔ جب وہ بت توڑا جا رہا تھا تو بنی قریظہ کی عورتیں اس کے گرد آگے حج ہو گئیں اور اس کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگیں۔

طائفہ: جماعت، فرقہ، قوم، ملت، گروہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طوٹا ہے۔ جمع طوائف مگر یہ صحیح اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

طائفہ: قافلہ، کاروان، شاہی جلو، ہمراہی لوگ، مردان، ہم رکاب، بھرت، عربی، مذکر، (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ: اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں دیتے۔

طائفہ: رشتہ اور اس کے سارے۔

اردو مذکر، صبیح، رائج۔
ہمان سب اپنے گھر سے خارج۔ آخر رخصت ہوئے طائفے بھی سارے استاد اور

قولہ فیصلہ: اس کا صرف تاجنا کے ساتھ جو رشتہ داروں کے علاوہ بھانڈوں کا بھی طائفہ ہوتا ہے۔ طائفہ کی اردو جمع طائفے، اور جمع کے ساتھ طائفوں، بھی فصیح و رائج ہو جیسے

”الغرض کل طائفے اپنی آپ نظر تھے۔ شہر کے طائفوں سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بالی کار اور باب نفاط کے مرئی تھے، خوب ہی واقف تھے۔“ (سیر کہسار)

طائی: قبیلہ، طے کی فرد، وہ جو طے کے قبیلے سے ہو۔ عربی، رائج۔

قولہ فیصلہ: لکھنؤ میں ایک مشہور قبیلہ کا نام جو۔ حاتم جمایک مشہور تھی تھا اسی قبیلے سے تھا۔

اسی مناسبت سے اس کو حاتم طائی کہتے ہیں۔

مسلمہ میں جب سرخ بنی طے واقع ہوا تھا، اس زمانے میں بنی طے کا دار حاتم طائی کا بیٹا تھا اور اس قبیلے کے بت کا نام قلیس تھا۔ آنحضرت نے حضرت علی کو متین کیا کہ وہ جا کے اس بت کو توڑ دلائیں۔ مسلمان نکاح کیا ہونے لگے۔ یہی بھانڈا تھا۔ کچھ لوگ جو مقابلے کو آئے گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ مسلمان بت توڑ کے قیدیوں کو لیے ہوئے حبشہ واپس ہوئے۔ حاتم طائی کی بیٹی نے آنحضرت سے اپنا حال بیان کیا اور وہاں کی درخواست کی۔ آنحضرت خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر اس نے یہی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ میں خود اس امر کا منتظر ہوں کہ کوئی شخص

تیری قوم کا ملے تو اس کے ہمراہ باعزت طور پر تجھے تیرے گھر بھیج دوں۔ دوسری شام کی طرف جاگ گیا تھا۔ اسی دنوں ایک قافلہ شام کی طرف جا رہا تھا۔ آنحضرت نے حاتم کی بیٹی کو زور دیا کہ اس کے باعزت طور پر اس قافلے کے ہمراہ شام کی طرف اس کے بھائی کے پاس روانہ کر دیا۔ وہاں نے جب اپنا بیان سے آنحضرت کے اوصاف حمیدہ اور تقدس کا حال سنا تو خود دینے آیا اور آنحضرت سے اسلام کے بارے میں اچھی طرح اطمینان کر کے مسلمان ہو گیا۔

طب: حکمت، یونانی علاج، معالجہ کا علم، عربی، مؤنث، صبیح، رائج۔

زمانے میں پہلی طب ای کی برکت ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم صحت

قولہ فیصلہ: اس کو فارسی ترکیب اضافی کے

ساتھ طب یونانی کہتے ہیں۔

اسے مسیحائیرہ دم سے دہریہ طب یونانی کی شہرت ہو گئی۔ عربی میں طب یونانی کی شہرت ہو گئی۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبع ہے۔ اور ایک صرف ہر شخص رکھتا (طبابت کا کلمہ رکھتا) جو دہریہ کی زبان ہو۔ جیسے ”طبیفہ“ کہ حکیم آغا جان میں طبابت کا کلمہ رکھتا ہے۔ مگر خوش کلام اور شیریں سخن۔ رشخ طبع شاعر ہے۔ انھوں نے اپنی غزل میں قندہ پڑھا دینے سے سن کر مروجہ کہ طوطا تھا؟ (دوہ ان ذوق مرتبہ آزاد)

طباخ: دریا، فصیح، باورچی، کھانا پکانے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبع ہے۔

ساتھ طب یونانی کہتے ہیں۔

اسے مسیحائیرہ دم سے دہریہ طب یونانی کی شہرت ہو گئی۔

عربی میں طب کے لغوی معنی ہیں علاج جسم و جان۔

طبا: طبیب، دیکھراول، رشخ طبع، معالج، سناٹھ کرنا، فن حکمت، یونانی طریقے سے علاج کرنے کا پیشہ، عربی، مؤنث، صبیح، رائج۔

ہر سے بیمار روز آ کر دینے کے شہرت تری طبابت کو

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبع ہے۔ اور ایک صرف ہر شخص رکھتا (طبابت کا کلمہ رکھتا) جو دہریہ کی زبان ہو۔ جیسے ”طبیفہ“ کہ حکیم آغا جان میں طبابت کا کلمہ رکھتا ہے۔ مگر خوش کلام اور شیریں سخن۔ رشخ طبع شاعر ہے۔ انھوں نے اپنی غزل میں قندہ پڑھا دینے سے سن کر مروجہ کہ طوطا تھا؟ (دوہ ان ذوق مرتبہ آزاد)

طباخ: دریا، فصیح، باورچی، کھانا پکانے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبع ہے۔

طبا: طبیب، دیکھراول، رشخ طبع، معالج، سناٹھ کرنا، فن حکمت، یونانی طریقے سے علاج کرنے کا پیشہ، عربی، مؤنث، صبیح، رائج۔

ہر انسان سے صبح کو باجیہ کہ گئیں جان صاحب کا نور طاق پر سے طبا شیر ہو گئی

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبع ہے۔ اور ایک صرف ہر شخص رکھتا (طبابت کا کلمہ رکھتا) جو دہریہ کی زبان ہو۔ جیسے ”طبیفہ“ کہ حکیم آغا جان میں طبابت کا کلمہ رکھتا ہے۔ مگر خوش کلام اور شیریں سخن۔ رشخ طبع شاعر ہے۔ انھوں نے اپنی غزل میں قندہ پڑھا دینے سے سن کر مروجہ کہ طوطا تھا؟ (دوہ ان ذوق مرتبہ آزاد)

طبا: طبیب، دیکھراول، رشخ طبع، معالج، سناٹھ کرنا، فن حکمت، یونانی طریقے سے علاج کرنے کا پیشہ، عربی، مؤنث، صبیح، رائج۔

زمانے میں پہلی طب ای کی برکت ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم صحت

قولہ فیصلہ: اس کو فارسی ترکیب اضافی کے

صبح سے بھی کنا یہ ہو۔
 صبح شب وصال جو دکھی توجی اٹھا
 اچھا تر امر یعنی طبائشیر سے ہوا
طبائشیر :- سفیدی - فارسی نوشتہ قبل ہوا
 محلہ صحر :- نور کا ترکا تھا۔ صبح طبائشیر کبیر سے ہوا
 کر ٹوڑ دے کی منزل میں پہنچے۔ (دربار اکبری)
 قولہ فیصل :- جدید فارسی میں چاک کھریا
 اور سنگشا کو بھی طبائشیر کہتے تھے ہیں۔
طبائطبا :- (بفتح اول و چارم) حضرت
 ائمہ قبل ابن ابراہیم بن حسن بن علی کا لقب۔ عربی
 مذکر، راجح۔
 قولہ فیصل :- ان کی زبان میں کھنڈ حق اور قلین
 کی جگہ طوئے لفظ حق۔ ایک دن الہ کے اپنے
 پوچھا تم کیا پہنچے؟ انہوں نے کہا طبائطبا
 یعنی قبا قبا۔ اس روز سے ان کا لقب طبائطبا
 ہو گیا۔ اب تک ان کی اولاد سادات طبائطبا
 مشہور ہیں جو حسنی سید ہیں۔
طبائع :- (بفتح اول و تشدید دوم) ذکا
 بہت ذہین۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کا عربی
 محلہ صحر :- ایسا طبائع اور حال و ماغ آدمی
 ہندوستان میں کم پیدا ہوا ہوگا۔ (آب حیات)
طباعت :- (بفتح اول و چارم)
 چھاپنے کا فن۔ عربی نوشتہ صحر راجح
 محلہ صحر :- اس کتاب کی طباعت چند ہی روز
 میں ہونے والی ہو۔
طباعت :- چھاپنے کی اجرت طبع کرانے
 کی مزدوری۔ عربی لفظ نوشتہ صحر راجح۔
 محلہ صحر :- جو طباعت پانچ سو کتابوں کی ہنگ
 وہی ایک ہزار تک بھی ہوگی۔

طبائعی :- (بفتح اول و تشدید دوم) عربی
 ذکاوت۔ عربی، نوشتہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محلہ صحر :- ہم ایسے ہوشیاروں کو اپنے لائق ہندو
 انبار نہ کر کے انشا پر از کی کاغذ پر گزشتہ سال کے
 کہ ان کی خدا داد قابلیت و ہانت اور جہاد کے ہر چیز
 تمام اہل ملک قائل ہیں۔ (مجامع تنقذ انیسیم)
طباق :- (بفتح) بڑی رکابی، بڑی پیت
 ترکی، مذکر، صغیر، راجح۔
 محلہ صحر :- سیرا بنے کا ڈیرہ سیر کا طباق کل
 بے کے پاس سے کوئی اٹھائے گیا۔
 قولہ فیصل :- طباق مٹی کے بھی بنتے ہیں۔ عربی
 کہ زبان پر طباق بھی ہو۔
طباق :- کا سہ سر کھوپڑی۔ اردو زبان
 زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
 قولہ فیصل :- اہل کھڑ نہیں بولتے۔
طباق سامندر :- چیلہ پو اسٹھ پوڑا
 منہ، چوڑا چکلا گول تہرہ۔ اردو غور توں کا
 کس رو سے اس کے ہوا لفظ سے تو مقامی
 اسے آفتاب تیرا منہ تو طباق سا ہو
 قولہ فیصل :- دورین کی کو طباق سا چڑھو
 کہتے ہیں۔
طبائی تہرہ :- چوڑا چوڑا چوڑا
 غور توں کی زبان۔
 محلہ صحر :- بخدا اپنے نفس یا تو کی بڑی (اک) یا
 آتی بڑی بڑی آنکھیں طبائی تہرہ۔ گھر بھر کی
 آنکھوں کا تارہ حق۔
طبائی کتاب :- مفت خورا اور دوسرے شخص کی
 روٹیاں خوردہ والا، فقیرا۔ اردو غورائی
 کی زبان۔ (نور اللغات)

طبائخیر :- (نون غنہ) تانچا۔ اردو سرور
 کھانے پر آہ جو بہی ڈالا باقہ
 کھایا وہی طبائخیر اس کے ساتھ (مشت گلزار)
طبائع :- طبیعت کی جمع، طبیعتیں۔ عربی
 مذکر، غیر یافتہ طبقے کی زبان۔
 حکمت حق بعد طبائع کی کچی اور راستی
 عرکان پیدا نہ ہو کس طرح چیلے تیر کو
طبیب جسمانی :- (باضافہ) جسم کے تعلق
 جتنی بیماریاں ہیں ان کی تشخیص اور علاج
 کرنے کا علم۔ فارسی ترکیب نوشتہ صحر راجح
طبع :- (بفتح طار و ساکن باء) کنا۔ عربی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قوت یا فہم سوا اصلا
 نہیں ممکن مگر وضع فظ (سارقہ انشغال)
طباق :- فقیروں کی بھولی، کا سہ گردانی
 اردو، مذکر۔ (شاید فقیروں نے طباق کو بگاڑ
 بنا لیا ہو)۔ (فرنگ آصفیہ)
 قولہ فیصل :- اہل کھڑ نہیں بولتے۔
طبع :- (بفتح) سرشت، فطرت، غیر عربی
 نوشتہ، صغیر، راجح۔
 بے ہوا آنے لگا مشغہ غبار
 طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبع :- عادت، فطرت، عربی لفظ، نوشتہ
 صغیر، راجح۔
 قولہ فیصل :- انسان میں ترکیب کے ساتھ ہی
 استعمال ہو۔ جیسے نیک طبع، خوش طبع وغیرہ۔
طبع :- ذہن، فکر، تخیل، عربی لفظ، نوشتہ
 صغیر، راجح۔
 اے کا کہ طبع دکھا باکھیا اپنا سیر عشق

قول فیہ: ہندوستان کا فارسی ترکیب انسان کے ساتھ زیادہ ملتا ہے، جیسے طبع رسا، طبع رواں وغیرہ۔
طبع رنگ طبیعت مزاج۔ عربی لفظ، مرثیہ، فصیح، راج۔

ان کے آنے سے یاں ہونے لگی
 صبح کچھ کچھ اداس ہونے لگی (غریب مشق)
طبع یہ طاعت چھاپا۔ عربی، مرثیہ، فصیح، راج۔

رنگ ارادہ ہو طبع کا اس کی
 دھوم بک جائے جا بجا اس کی
 قول فیصلہ: صاحب فرہنگ آصفیہ نے دو تین
 معنی اور بھی دیے ہیں جو ذیل میں مجھ سے دیکھے
 جاتے ہیں: ۱۔ مہر، چھاپ، چھپا، نقش، چھاپا یا
 فارغ ازوہن: موجودات کا ناکہ۔ عربی،
 فرہنگ آصفیہ۔

اردو میں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر
 نہیں ہوتا۔

طبعاً۔ عربی طور پر۔ عربی، فصیح، راج۔
 اصل فقیر: اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا، جنوں میں بڑا لگایا ہو کر
 انسان طبقات تعریف کا خواہاں نہیں ہوتا۔ (رسالہ تنویر الشرق)
طبع آؤٹل۔ (باضافت) بہت پاک و
 پاکیزہ طبیعت، مزاج مبارک۔ تظاہر مشغول ہو کر
 عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

اصل صیغہ: یہ تقریر کے جواب کو مسکری یا ہر
 تہنیت لے گئے تو مصاحبوں نے چہرے کا رنگ
 تیز کر کے بڑا بھروسہ کے ساتھ کشا شروع کیا
 جتنی حد تک کہ ہر خاص وقت تمنا یا ہوا ہو کچھ؟
 اکثر یہ کہتی ہیں کہ تم نے باجھیر لی مجھ سے
 ہر طبع انہیں تو اعتدال پر چھوڑا دیا

طبع آزاد۔ (باضافت) آزاد طبیعت، وہ
 طبیعت جو کسی پابندی کی عادی نہ ہو۔ فارسی ترکیب
 مرثیہ، فصیح، راج۔

ج طبع آزاد یہ قید مضامین جاری ہو ڈاکر اقبال
طبع آزمائی۔ (باضافت) شمع و شمع میں
 طبیعت کی چوت اور رسائی کا استقامت، شمع کنا۔
 فارسی ترکیب، مرثیہ، فصیح، راج۔

قول فیصلہ: ہونا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف
 ہوتا۔ (چونا کے ساتھ) شیخ مرحوم کو خیال ہوا کہ
 اس جگہ میں طبع آزمائی ہوا کہ تو قوت فکر کو تیز
 بند پر داری ہوتا۔ (آب حیات) (کرنا کے ساتھ)
 سب شاعر ہیں اگر جمع ہوتے تھے اپنے اپنے کلام
 سناتے تھے۔ مطلع اور مصرعے طرح میں ڈالتے تھے
 ہر شخص مطلع پر مطلع کرتا، مصرعے پر مصرعے لگا کر
 طبع آزمائی کرتا تھا۔ (دیوان فوق مرتبہ آزاد)
طبع آوارہ۔ (باضافت) آوارہ طبیعت،
 وہ طبیعت جس میں کیوں نہ ہو فارسی ترکیب
 قلیل الاستعمال۔

برباد کیا ہو طبع آوارہ ہے
 ترپا رکھا جو قلب صدف پارہ ہے
طبع برہم ہونا۔ مزاج برہم ہونا، غصہ کلا
 اردو صرف، فصیح، راج۔

طبع برہم کہیں خوا تو نہ ہو
 میرے کھنڈے کے کھنڈے تو نہ ہو (غریب مشق)
طبع گرہنا۔ طبیعت خراب ہونا، مزاج ناسا
 ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ج طبع بریض اور دوا سے گر گئی آئیر
طبع جوش پر آنا۔ طبیعت میں ہوائی پیدا
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

ہر فیض انہی میں کسی کون سے قانع
 کیوں جوش ہے یہ طبع خدا داد نہ آئی
طبع خداداد۔ خصوصی ذہانت پیدا ہونے
 بلحاظ: فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

ہر فیض انہی میں کسی کون سے قانع
 کیوں جوش ہے یہ طبع خدا داد نہ آئی
طبع زسار۔ (باضافت) تیز طبیعت، تیز فہم
 فارسی، مرثیہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجاہد: مسلمانوں کا، جس کے ہاتھ کا کھانا ہوا تھا
 وقت مطالعہ ہو گیا میں ان کے طبع کا قلم پایا۔ (رسالہ اللہ صحت)
طبع رکنا۔ کام کرنے کے طریقیں طبیعت کا مائل
 نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
 رکتی ہو مری طبع تو ہوتی ہو رواں اور غالب
طبع رواں۔ (باضافت) طبع رسا، تیز
 طبیعت، وہ طبیعت جس میں مضامین کے پیداوار ہو
 فارسی ترکیب، مرثیہ، فصیح، راج۔

جوشش معنوں کے طوفان ابول آسج یہ بحر
 کشش طبع رواں کو ہم نے اب لنگر کیا
طبع رواں ہونا۔ طبیعت کا ہر کام اور ہر
 فن کے لیے مناسب اور آسان ہونا۔ اردو صرف،
 فصیح، راج۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
 رکتی ہو مری طبع تو ہوتی ہو رواں اور غالب
طبع روشن۔ (باضافت) خوش فکر طبیعت
 نورانی طبیعت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے
 کی زبان۔

طبع روشن ہو مری شمع خستہ سن
 حسن بندش سے نمودار ہو لعلان سن

طبیع زار :- ابے انصاف طبیعت سے نکالا ہوا، اپنی ایجاد یا اختراٹ، فارسی ترکیب صفت، فصیح، راجح۔

تجربہ کو اسات کے ضرورے کیا علم کو تیرا طبع زار کیا نظم طباطبائی قولہ فیصلے :- عام طور سے کسی ایسی طرح میں کہے ہوئے قصیدے یا غزل کو جو خود سے نکال ہو طبع زار کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں لوگ طبع زار و افسانہ اور طبع زار و ناول بھی لکھتے لکھیے طبع زار کے لغوی معنی ہیں طبیعت کو جانا ہوا۔ چنانچہ شعور لکھنے والے ان معنی میں بھی نظم کیا ہے طبع زار شعرا جو سبب نام شعور کہ نہیں جانتے اشعار کو اولاد سے ہم

طبیع تسلیم :- (باضافت) طبع روان و طبیعت جو ممکن طور سے شعور غیر کہنے پر قدرت رکھتی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح راجح محلہ شعر :- انھیں نے فرمایا راجح اتفاق ہو جو مشنوی انھیں آٹھ سجدوں میں مختصر ہو گئی۔ ورنہ طبع تسلیم پر کون حاکم ہو جو رد کے۔ (اچھا) طبع کرنا :- ایجاد کرنا کہ جبر نہ چاہیے، اور صرف طبع کے محله صرف :- اس کتاب کا حق طبع کو مستحق سمجھنا کہ طبعی اس کو طبع نہ کریں۔

قولہ فیصلہ :- بصیغہ متعدی طبع کرنا (پھیلانا) بھی زبانوں پر ہو جیسے اس کتاب کو طبع کرانے میں تقریباً پانچ سو روپے کا خرچہ بخور ہوا۔ طبع کرنا ہونا :- زمین کا رہنا، اور دیگر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیزی طبع جو بے کنڈی ایام حال کہہ ہو طبع تری سنگ فسان پیدا کر

طبیع کو مجبور کرنا :- مزاج کو مادی بنانا تھیں استعمال طبع طائر کو کرتی ہو مجبور طبع بے غرض ہونے کا ہر مہول

طبیع کی روانی :- ذہن کی جودت۔ اردو فقرہ، فصیح، راجح۔

رکاوٹ خوب نہیں طبع کی روانی میں کہ بوفساد کہ آتی ہو خند پانی میں

طبیع لطیف :- شہر اور پاکیزہ ذہن تکتہ سنج طبیعت بار کی پیدا کرنے والی طبیعت، عمدہ طبیعت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- اس کی مثال میں فسانہ آزاد ایک دل چسپ لطیفہ دے کر رہا ہوں جس سے اس کی اور وضاحت ہو جائے گی :-

”نقل ہو کہ ایک صاحب نے اپنے غلام کو کہ صاحب طبع لطیف و بذلہ سنج تھا، حکم دیا کہ جا کر بازار میں تاک لگائے، اگر کوئی گورہ لگائے تو فوراً خرید لائے غلام نے ایک دلبرہ کو پیش کی دکان سے کئی خوشے خریدے اور مڑ گشت کرتے ہوئے خراان خراان آقا کے پاس لے گیا وہ نہایت ہی بد زمانہ ہوئے فرمایا کہ ذرا سہا کام اور یہ تاخیر :- ایسا کام دیکھا نہ سنا۔ خبردار! آج سے اگر ایک کام کو بھیجوں تو باقیوں ہاتھ چار کام انجام دے گا۔ غلام نے دست بستہ عرض کیا کہ پیروم خدا اس مرتبہ معاف فرمائیں انشاء اللہ آئندہ ارشاد وہ جب اتفاق کی غلطی یہ لفظ تعمیل ہوئی۔ دوسرے دن خواجہ گزنی صاحب گشت گزیر مشہور ہوا کہ ایسے گرامے کرتے چڑھ آئے۔ غلام کو حکم دیا کہ کسی طبیعت کو

بلاؤ۔ وہ فوراً گیا اور طبیعت کے علاوہ اور چند آدمیوں کو بھی ساتھ لایا۔ خواجہ کے پوچھا کہ یہ جماعت کیسی ہو؟ ہم نے حکم دیا تھا کہ طبیعت کو بلاؤ کہ آتے آدمیوں کو کیوں ساتھ لے آئے۔ غلام نے جھڑپ ادب عرض کی کہ خداوند حضور تو بھول بھول جاتے ہیں۔ ابھی تو کل ہی تاکید کیا کہ لکھ کر اگر ایک کام کا ارشاد کروں تو کوئی کام بھولتے تمام اس انجام دے لانا۔ ان موقوف الادب لیجئے آج دم کے دم میں میں نے اتنے کام کئے قدر دانی شرط ہو۔ حکم تو کو حسب حکم حضور بلا لایا کہ شخصیں عرض کر کے معاف کر دیں اور دوسرے سے لیکر ہوا گیا، مطلب خوش الحان کو ساتھ لایا کہ اگر خداوند عرض صحت سے ہم آفرین ہوں تو قہر ال کی خوش آواز اور ناخن بازی سے بزم طرب اگر آستہ ہر سال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھر دسا۔ اگر یہ بھول حضور کو غلام ملین کی سیر دکھائے تو سال بخت پش فسل سے جسے ادھر سے ایک شاعر جاوید بیان اور طبع و لسان ہر ادب لیا کہ مرثیہ ہر حد تک اب باقی کوئی سہا ب گورن۔ وہ بھی بات کا باہ میں آن ہو جو دیکھا کہ فاضل اذکار و اہل عقل طبع مجبور بنا، مزاج کا فاضل طبع و اہل عقل طبع مجبور اس شکار کا ہے

طبع مجبور اس شکار کی ہے (مزاج نظم ص ۲۲)

طبیع لہرانا :- دل چاہنا، اردو صرف تشریف لوت جس وقت اس کے ہاتھ آئے (گشت عشق) طبع برج مل پہ لہرانی

طبیع موزول :- موزوں طبیعت، وہ طبیعت جس میں موزوں شعر کہنے کی صلاحیت ہو سنا کر

فصیح را سچ۔
نہ لے عالم بالاسے کیوں طوبے کے مضمر کو
خیال قاسم ہو نہ ہو میری طبع موزوں کو
طبع ناتواں ہونا۔ طبیعت نقیہ ہونا۔
اردو صرف، متر وک۔

مرض سے طبع اقدس ناتواں ہو
جگر یاروں کالے چٹا گراں ہو
طبع نورانی سلجی ہوئی طبیعت مہذب
طبیعت فارسی ترکیب نوشت تعلیم یافتہ
طبعی کی زبان۔

صلہ صرف: بھڑکری کو سفر کو ہی کا شوق
چڑایا۔ گواظوں نے عنایت ازیدی سے طبع خفا
پائی تھی۔ مگر حوالی سوال رفیق صاحب
خانہ بر از تہذیب۔ (سیر کبار)
قلع و قاور۔ (باضافہ) روغن طبیعت
فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

طبع وقاد کی گراس کی رقم ہو توصیف
مہر و آخر کا ہو اور ماہ کے تہنہ ہر ان
طبع ہموار ہونا۔ طبیعت درست ہونا، مزاج
شکستہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
ارض و سا کی پستی بلندی اب تک ہم کو برابر ہو
یعنی تشبیہ فراد جو یکے طبع ہوتی ہو اور بہت
طبع ہونا۔ چھپنا، شائع ہونا۔ اردو صرف
فصیح را سچ۔

جملہ صرف: مذہب اللغات کی ساتویں جلد
افشا۔ اللہ شہر شہر فلک طبع ہو رہی ہو۔
طبعی: (پنج اول و دوم و کسر سوم) طبیعت
سے منسوب، حکمت کے ایک لہجہ کا نام جس میں جہاں تک
تغیر و تبدل اور اس کی خاصیت کا حال درج ہو۔

عربی، صفت تعلیم یافتہ طبعی کی زبان۔
شدت صفت میں اذکر طبعی سے لے دو
سرمراناز ترا تھا جو اٹھایا نہ گیا۔ شاد
قولہ فیصلہ۔ قاعدہ کے مطابق تیسرا حرف
ی تھا اس کو نسبت کی حالت میں حذف کر دیا
جیسے مدینہ سے مدنی۔ عام طور سے یسکون حرف
دوم زبانوں پر ہو۔

طبعی: ذال، اصل، جبل، فطر۔ عربی،
صفت فصیح را سچ۔

میر تو مر طبعی کو پہنچا
عشق میں جوں جوان بانا ہو
قولہ فیصلہ: ذوق و غالب طبعی کہا ہو۔
لے شمع تیری مر طبعی ہو ایک رات
ہنس کر گزرا یا اسے دو گز اڑت
مخبر صحبت غرباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر مر طبعی نہ ہو غالب

صاحب قاموس الاغلاط کی عبارت ہو مر طبعی
(پھر باسئل) کہنا غلط ہو۔ ایک شرح دیوان
غالب میں ایراد کیا گیا ہو کہ اردو سے قاعدہ فیصلہ
کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوگا
ہو۔ جیسے حینہ سے حنی، اسی طرح طبیعت سے
طبعی ہو مگر فارسی کو تو ان حركات کو ثقیل سمجھ کر
ب کو ساکن کر دیتے ہیں۔ غرض طبعی کو جس شرا
میچ نہیں سمجھتے اس وجہ سے کہ نہ تو یہ مضامین
ہو جیسے حقیقی نہ اجماع ہو جیسے طوبی جبر کیوں
ی کہ نہ گرامی؟

انتباہ۔ یہ سچ ہو کہ اردو سے قاعدہ فیصلہ کے
وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا
ہو جیسے مدینہ سے مدنی وغیرہ۔ لیکن طبیعت سے

طبعی سلیقہ سے سلیقی اور سلیب سے سلیبی وغیرہ مستثنیٰ
ہیں جن میں ی کا گرا تا کسی طبع صحیح نہیں کیونکہ
تمام قواعد و قواعد اس میں مرید و مباحث علیہ یہ
طبعی ہی آیا ہو۔ (قاموس الاغلاط)

پھر اسی قاموس الاغلاط میں ہو مر طبعی وہ
مر ہو جو فطرت و قدرت نے عطا کی ہو جو اصحاب
مر طبعی کی جگہ مر طبعی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ
طبیعت سے نسبت طبعی ہو پھر ذوق کا مندرجہ بالا
خبر مثال میں پیش کیا ہو۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں عام طور سے طبع
اور طبیعت کے استعمال میں فرق ملحوظ نہیں رکھا
جاتا مگر فی الواقع دونوں میں نازک فرق ہو۔
طبع کا تعلق شخصیت سے اور طبیعت کا کردار...
سے ہو۔ طبع کے مظاہر وقت یا عارض ہوتے ہیں۔
طبیعت کے مستقل۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیے تو مر
طبعی بھل فقرہ ہو کیونکہ کوئی شخص خواہش یا
برائے رجحان طبع اپنی مر کو گھٹا ہوا نہیں سکتا
اس کی سرشت جتن مر کی تعلق ہوگا اتنی مر
جو گشت رات بھر چلنے کے لیے ہو۔ لہذا اس کی
سرحد یا مر طبعی ایک رات ہوئی جس کی کمی بیشی
اس کے اختیار میں نہیں۔ نو لفظ مہذب لفظ
صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہو۔

طبیق: (پنج اول و دوم) یہ کسی چیز کا
طبقہ، ردے ذمہ۔ عربی، اذکر۔ فصیح را سچ۔
زیر کا طبق آسمان کا طبق
سبزے، پہلے ہوں جیسے وقت
طبیق: سا فرج زدہ یا فرج ذوق، چپٹی،
ساحل۔ عربی، اذکر۔ (لور اللغات)
قولہ فیصلہ: عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت ہی کمی

ساتھ بول دیتا ہو۔

طبوق :- موافق مطابق برابر جیسے

بر طبق حکم۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت کم کی

ساتھ بول دیتا ہو۔

طبوق :- بڑی ثقافتی، بڑی رکالہ، طباق۔

عرب، مذکر، فصیح، راسخ۔

وہ دونوں رشتے یا گروہ جو شریعت

میں و قریب تھے زروسیم کے طبقہ

طبوق :- پریوں کی نیاد۔ اصف حورتوں

کی زبان۔

خوش کن کو نہیں صاحب تعین سستی بارگاہ

خبر نیچے تو پریوں میں طبقہ جو میں صحت

قوله فیصلہ :- عام طور سے اس کے کھانا

جو باہی اور ہے طبقہ کی عورتیں بولتے اور اس کے

اداکر ہیں۔

طبوق :- سونے کا ورق۔ اردو۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبوق :- گھڑے کی ایک بیماری کا نام ہے

اس کی ناک کے گرد ورم ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- سوتروں کی اصطلاح ہے۔

طبوق :- درجہ منزل۔ طبقہ۔ عربی، مذکر

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قوله فیصلہ :- زیادہ تر اس محل پر طبقہ ہی

بولتے ہیں۔

طبقات :- (بفتح اول و دوم و سوم)

طبقہ۔ درجہ منزل ہیں۔ عربی و مذکر، تعلیم یافتہ

استعمال ہوتا ہے جو فصیح ہے۔

طبوق الٹ جانا یا کسی خاندان میں

زوال ۲۲۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبوق الٹ جانا یا طبقہ الٹ جانا۔

(نور اللغات)

قوله فیصلہ :- کھنڈ میں اس محل پر طبقہ الٹ

جانا، یہ استعمال ہو۔

طبوق چھوڑنا :- پریوں کی نیاد کر کے چھوڑ

وغیرہ رکھ کے دیر میں عورتیں چھوڑتی ہیں،

نذر نیاد کرنا، صحتک دینا۔

پریوں کا طبقہ چھوڑوں کی دیوانہ ہو جائیں

کچھ کھوت ہو جو خواب میں دیر یا نظر آ یا ہو

قوله فیصلہ :- باہی اور ہے طبقہ کی عورتیں کبھی

کبھی بول دیتی ہیں اور اس کے کھانا

طبوق :- پھرنا طبقہ۔ خاص، مذکر۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبوق زن :- مساحت کرنے والی عورت،

چینی باز۔ فارسی، صحت، ثروت۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

طبوق کش :- خدا پندہ فروش، پودہ فروش،

پیری مال۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبقہ :- (بفتح اول و دوم) درجہ منزل،

تختہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

جہاں تجارت کے طبقہ اس زمین کا

جسٹا علی کے لال نے گاڑا قلعہ کا

قوله فیصلہ :- فارسی مالوں نے بیکوں و دوم

کیا۔ دوم میں بھی بیکوں و دوم زیادہ استعمال ہو۔

الغت کے دل جہوں کو وہاں زندہ آگئی

خس خانہ تھا کہ طبقہ، نارحم تھا

طبقہ :- (بفتح اول و دوم) درجہ منزل،

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

بہن آئیں اب یہ عالمی کمال کے عباد

کھنڈ کے طبقہ کو تو سدا رہ کہ آباد

قوله فیصلہ :- اردو اور فارسی میں بیکوں و دوم

زیادہ استعمال ہو اور یہی فصیح بھی ہو۔

طبقہ زمین کے جہوں کے اور اقیانوس

قدرت کے دل فریبکاروں کو دیکھے

طبقہ :- (بیکوں و دوم) پایہ مرتبہ، رتبہ۔

فارسی مذکر، فصیح، راسخ۔

محلے جہ :- کل ایک ایسی جگہ جہاں سے ایک ایک

اتفاق ہوا جہاں سب ایک سے ایک اپنے طبقہ

کے لوگ رہتے۔

طبقہ الثنا :- (لازم) زمین کا زیر و زبر

زمین کا الثنا۔ اردو و مصری، فصیح، راسخ۔

عقار کا یہ خود کہ ایسا ہے طبقہ الٹ

قوله فیصلہ :- اس کے کھنڈ عورت، طبقہ الٹ

نہشتہ زیادہ استعمال و فصیح ہے۔

مرکز سے یہ زمین کہیں غم سے ہٹ نہ جائے

ٹیکے ہوں دونوں ہاتھ کہ طبقہ الٹ نہ جائے

قوله فیصلہ :- ثروت نور اللغات نے طبقہ الٹ

جانا کے معنی کسی ملک کا تہ و بالا ہو جانا

جس میں نہیں ہو جانا کھنڈ میں اگر اہل کھنڈ ان معنی میں

الثنا یا الٹ جانا بولتے ہیں۔

طبقہ الثنا :- (بفتح اول و دوم) درجہ منزل،

زمین کا الثنا۔ اردو و مصری، قلیل الاستعمال۔

محلے جہ :- کل ایک ایسی جگہ جہاں سے ایک ایک

اتفاق ہوا جہاں سب ایک سے ایک اپنے طبقہ

کے لوگ رہتے۔

ہونے لگی تو بحکم خدا فرشتوں نے سرزمین
ایوان کا طبقہ اس طرح اٹھا کہ آج کل آباد
نہ ہو سکا۔

قول فیصلہ :- اس کی کبھی صورت طبقات
دنیا نسبت زیادہ فصیح و مستعمل ہے۔

ع طبقة نہ الٹ دون تو مرانام نہیں ہو سکتا
طبقة پلٹنا دیا، پلٹ جانا :- زمین کا
زیر زمین ہونا دیا، ہوجانا زمین کا اٹھنا یا
اٹ جانا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

قول فیصلہ :- زمین کو زیر و تہ کر دینا کے
معنی میں طبقہ پلٹ دینا، بھی رائج وغیرہ فصیح ہے
طبیل :- (بفتح) دماڑ بڑا ڈھول
نقارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیک طبیل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ تھکے زمین پر گئی، گو بجا جھل آہٹا
طبیل بازگشت :- جب فوجوں کو لڑنے
لڑنے ختام ہو جاتی تھی تو نقارہ اس غرض سے
بجایا جاتا تھا کہ فوجیں جنگ بند کر کے اپنی
اپنی جگہ قیام پر واپس جائیں۔ یہی نقارہ
طبیل بازگشت کہلاتا تھا۔ فارسی، مذکر،
قریب بہ متروک۔

محل صرف :- انگریزوں کا ذمہ درہندہ و شوارہ
سمجھ کے طبیل بازگشت بجا دیا۔ (طلموش با)
قول فیصلہ :- قدیم زمانے میں جب جنگ
جنگ ہوتی تھی اس وقت اس کا رواج تھا۔
اب برسبیل تذکرہ مستعمل ہے۔

طبیل بجانا :- (مستعمل) ڈھول
بجانا، نقارہ بجانا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

مست ہر اک جام فرحت سے ہوا
طبیل شادی کا بجا یا بر ملا

طبیل بجانا :- (لازم) ڈھول بجانا، نقارہ
بجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جنگ کی ایک طبیل بجا فوج میں گرجے بادل نہیں
طبیل جنگ :- (باضافت) وہ نقارہ جو
جنگ میں بجا یا جاتا ہو۔ فارسی ترکیب مذکر،
فصیح، رائج۔

کیا مستقل کھڑے ہیں شہنشاہ عیب پوش
آوردن طبیل جنگ کی جانب سے ہو گوش
قول فیصلہ :- زیادہ تر بجانا کے ساتھ اس کا
صرف ہو (طبیل جنگ بجانا)

سپاہیوں میں اور طبیل جنگ بجنے لگے
حسین گھر میں گئے یہ سلاح بجنے لگے
جس وقت طبیل جنگ بجا فوج شہر میں
طبیل بچی :- (بفتح اول و دوم) طبیل، جلا
بجائے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- محمد و بی بی کو طبیل بجانے میں استاد
پایا تو خوش الحانی میں صاحب علی خان کو بار بار
نواد پالیا یا جو نے وہ ستار بجا یا کہ تان سینا
کو انگلیں پر نہچا یا۔ (فسانہ کزاد)

طبیل طفر :- (باضافت) وہ نقارہ
جو جنگ میں کامیابی کے موقع پر بجا یا جاتا
ہو، فتح کا بجا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح،
رائج۔

کیا ہوئی مردم آبادی میں لڑائی نہ آج
کہ حسابوں نے دھرے طبیل طفر پانی پر
طبیل :- (بفتح اول و دوم) بروزی یا کریم
کاغذ کا دستہ، کاغذات کے کٹے یا اخبار وغیرہ

یہ اس کو بند رکھنے کے لیے لگایا جانے والا
کاغذ، چٹ، دو نسخے کھلا ہوا لٹافہ
کاغذوں کا مستحضر۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک
ع طبیل لے ہو منشی فوج مستم شعار
قول فیصلہ :- طبیل میں داخل ہوا (کاغذ میں
درج ہونا) اس کا خاص صرفہ تھا۔

داخل طبیل عشاق ہو چہرہ اس کا
لکھ لے دفتر میں خط و خال بیل

کا ایک صفت جیل بڑا بھی ہو جیسے سیاہ زون کے پرندوں کا
کہ وہ بڑے بڑے جیل بڑا ہو۔ (فہرست)

طبیل کا یا بقی :- وہ ہاتھی جس پر جلیں
میں نقارہ رکھا ہوتا ہو۔ اردو صرف،
دلی کی زبان۔ (نور اللغات)

طبیل :- (بفتح اول و سوم) ڈپا،
صند و چھی۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبیل کی زبان

ہو جہاں گرم غریب خوان نفس
لوگ سمجھیں طبیلہ نمبر کھلا

قول فیصلہ :- زیادہ تر زبانوں پر طبیلہ
(گدھی) کا صند و چھہ عطر پلے ہو۔

یوں بھی بولتے ہیں دماغ طبیلہ عطار ہو گیا
یعنی دماغ خوشبو سے بے انتہا پس گیا اردو

ترکیب عطار کا طبیلہ بھی کہا ہو جوں استعمال
تیرے گانے سے عطر ادا محفل پس

لوگ کہنے لگے عطار کا طبیلہ ٹوٹا
طبیلہ :- ایک خاص قسم کا ایک رخا یا جلا

اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔
طبیلہ، ڈھولک، کچا وچ اور منڈل

گو بجتے ہر محل میں تھے بہ محفل (مذکر، گز)

قول فیصلہ :- اس کی جوڑی ہوتی ہے جس کو

دایاں اور بائیں کہتے ہیں۔ دائیں کا منہ
اد پر سے پھوٹا اور بائیں کا منہ اد پر سے بڑا
ہوتا ہے۔

طبلہ سجانا :- (معدی) طبلے کی جوڑی کو
اس بل موسیقی کے اعتبار سے سجانا۔ اردو سرت
راج۔

محالے صورت :- محمد علی کو طبلہ سجانے میں استاد
پایا تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بارہ
نوا پایا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل :- اس کا لازم طبلہ سجانا بھی اسی طرح
طبلہ ٹھکانا :- طبلہ سجانا۔ طبلے پر تھاپ
پڑنا۔ اردو صورت :- راج۔

طبلہ بھٹکانا :- عطر فروش کا صندوق میں یہ
وہ عطر رکھتا ہے۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال
محالے صورت :- مال گیند اترانا نہ دنگلاب کی

جوباس سے دماغ کو طبلہ بھٹکانا ہوتا ہے۔
صداد سے کر لیتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

طبلہ کھڑکنا :- طبلہ سجانا۔ طبلہ ٹھکانا۔ اردو
صورت، متروک۔

ہوتا ہوا بڑا بڑا گھر کو گھٹکھٹک ہے یہیں تھکر
پڑتا ہے سینہ بڑا بڑا، طبلے کھڑک بھری (اکبر آبادی)
قول فیصل :- اب اس محل پر طبلہ ٹھکانا زبانوں پر

تلاش نواز :- طبلہ سجانے والا فارسی
ترکیب، اردو صورت قلیل الاستعمال۔
شہزادہ نے دیکھ دایں بائیں (کولڈنگ)

اس طبلہ نواز کی بائیں
قول فیصل :- ہونا کے ساتھ صورت کیا ہے۔
جو تعلیم لیتی تھی وہ سرور نواز آخر
کبھی خود میں ہوتا تھا طبلہ نواز (مخلو)

طبلہ :- ایک قسم کی قیل جس میں بندوبست کا
سامان رکھتے اور جس کو کریمیا زحمتی میں بونٹ
(وراثت)

قول فیصل :- اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا
البتہ مرض استسقاء کی تین قسموں میں سے ایک قسم کو
استسقاء طبلی کہتے ہیں۔

طبلہ سجانا :- (فتح اول و دوم) طبلہ سجانے
والا۔ اردو، مذکر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

محالے صورت :- طبلے نے دایں بائیں دیکھ کے چپکے
سے سارنگی سے گنا آج تو بالی کی قیامت ہو کہ
نکل بی۔ اپنی ہی طبیعت بھر پورانے لگی ہو۔

قول فیصل :- اس کی اردو مع طبلہ اور اپنے
محل پر طبلوں راج ہو۔ جیسے "یہ بے کی سیر"
ایک کونے سے آئی۔ طبلوں نے بچہ سنھالا ڈھائی

نے بوسیا نہ من اٹھایا، عبادہ فرہوں نے ناز
انداز سے قدم بڑھایا، صبح کی نوبت بچے لگی
(فسانہ آزاد)

طبلے پر تھاپ پڑنا :- طبلہ شروع کرنے
وقت ایک خاص انداز سے دھتیا تہ طبلے پر تھاپ
اردو صورت، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

طبلوں پر لگیں وہ پڑنے تھاپیں آخر
پہنچیں گروں پر وہ اپا ہیں رشا ایشی
قول فیصل :- بصورت مع طبلے پر تھاپیں پڑنا

جیسا کہ شعر میں استعمال کیا گیا جو اب میں بولتے
بصورت واحد طبلے پر تھاپ پڑنا زبانوں پر ہوں
طبلے پر تھاپ ہونا :- طبلہ ٹھکانا

طبلہ سجانا۔ اردو صورت ساز نوازوں کی اصطلاح
محالے صورت :- یا ای سرپ بیٹھے رنگہ یاں نہانے ہو
گلہ خاویہ چہر شادیا نے سجاتے ہیں۔ طبلے پر

تھاپ ہو۔ گت نک رہی ہو۔ (فسانہ آزاد)
طبلے کی تھاپ :- طبلے کی وہ خصوصیت کہ
جو طبلہ سجانے میں ابتداء ایک خاص انداز سے

طبلے پر دھتیا تہ مارنے سے پیدا ہوتی ہو۔
اردو صورت ساز نوازوں کی اصطلاح۔
محالے صورت :- وہ کہتے تو جیسے میں تھے۔ میج کو

جام شام کو دلارام، طبلے کی تھاپ، بائیں کی گنگ
پازیب کی کیم کیم، برق و شون کے شعلہ آواز کی
چک... نے سب مفت میں کھوایا کیے نادان ہے۔

(فسانہ آزاد)
قول فیصل :- طبلے کی گنگ یعنی طبلے کی گونج
جانے والی آواز بھی سکتی ہو۔ جیسے "یہاں تو

جب تک طبلے کی گنگ نہ ہو، رخ انور کی جھلک ہو
... اپنے حساب دم بھر جینے کو جی چاہے وہ شہ
مخل باولے سکتے کی طرح کاٹ کھائے۔ (فسانہ آزاد)

طبلے کی جوڑی :- طبلے کے دایں اور بائیں
کو جوڑی طور سے طبلے کی جوڑی کہتے ہیں۔ اردو
ساز نوازوں کی اصطلاح۔

طبلے :- (بکسر اول و تشدید دوم) طبلہ سجانے
کے متعلق۔ عربی، راج۔
محالے صورت :- جنگ میں زخموں کے لیے بلی

احرا دکا ہونا بہت ضرور سمجھا جاتا ہو۔
طبلے :- اردو سے طب، علم طب، اول سے
بکسر اول، طبلہ سجانا۔

محالے صورت :- کتا سے قید کے منصب اردو طب
اصول و قواعد اس قدر مبسوط و مفصل ہیں کہ آج
تا بہ دنیا کے کتا مانتے ہیں۔

طبلہ سب :- (فتح اول و یاء معروض)
یرتاق طریق سے امر میں جہاں کا طبلہ کرتے مال

طبیعت اچھا کرنا

۴۰۰

طبیعت آزمانا

طبیعت اچھا کرنا۔ دل کے سلسلے

و روحان کا رخ بدل دینا۔ اردو صرف فیضیہ

راک۔ محلے صرف۔ میں کتنے شوق سے کتاب کا مطالعہ

کر رہا تھا ہمارے فضول باتوں نے میری طبیعت

اچھا کر دی۔

طبیعت اچھا ہونا۔ دل نہ لگنا

دل کا ہٹ جانا۔ اردو صرف فیضیہ راج۔

وہ پریزادوں کے جگت سے پریشان آج تھا

دل اہل جلسہ جو اس کی طبیعت ہوا چاہ

محلے صرفہ و مشرت کردہ میں دو چار دن خوب

گل چہرے اڑائے۔۔۔ مگر اب یہ صحبت کاٹنے لگا

جو طبیعت اچھا ہوتی ہو۔ یہاں شوق شراب نہ

خوش ساقی یا زہد و صحبت باقی۔ (فسانہ کا نام)

قولہ فیصلہ۔ اس جگہ دل اچھا ہونا نسبت

فیضیہ۔

طبیعت اچھا (یا) اچھا کرنا۔

طبیعت ہٹ جانا۔ برداشتہ خاطر ہونا۔ اردو صرف

غیر فیضیہ راج۔

اکٹائے ہوئے ہیں ترے کوچے سے بھی اب ہم

کیا خاک لگے گی جو طبیعت ہی اچھا جائے

طبیعت اچھا۔ طبیعت کا جو شہ پر آنا

طبیعت میں اُٹک پیدا ہونا۔ اردو صرف سڑک

جب اچھتی ہو طبیعت بہر مضمون بلند

طائر سید رہے آبلتے ہیں شہ پر ہاتھ میں

طبیعت اچھی ہونا۔ طبیعت میں اچھا

ہونا مزاج میں شکست ہونا۔ اردو صرف فیضیہ

راک۔

تھارا چھوٹا بھائی پسند ہو۔ اشارہ اس کی

طبیعت گھر پر ہے اچھی ہو۔

طبیعت اچھی ہونا۔ ملاقات دینا ہونا

بیاری دھو ہونا، مرض جانا رہنا۔ اردو صرف

فیضیہ راج۔

محلے صرف۔ ایسے بھی کہاں تھے۔ تم تو بہت

کے ہیں دکھائی دیے۔ دہلی بہت ہو گئے ہو طبیعت

تو اچھی ہو۔ کیا کچھ بیمار تھے؟

قولہ فیصلہ۔ سبھی مضمون میں بھی بکثرت مستعمل ہو۔

جیسے "تم جاؤ۔ میں نہیں جاؤں گا۔ جب ایک دفعہ

کہہ دو اگر طبیعت اچھی نہیں ہو تو بار بار اصرار

کیوں کرتے ہو؟"

طبیعت اعتدال پر آنا۔ طبیعت کا

اپنی اصل حالت پر آ جانا۔ اردو صرف فیضیہ راج۔

محلے صرف۔ تم نے اتنا ہیہ کیا تو اب خدا خدا

کر کے طبیعت اعتدال پر آؤ ہو۔

طبیعت اک سو ہونا۔ مطمئن ہونا۔

(فقہ) جب تک خیریت نہیں معلوم ہوتی طبیعت اک

نہیں ہوتی۔ (نور اقلیات)

قولہ فیصلہ۔ نصوائے کھنڈر اک سو اک جگہ

اک سو بولتے ہیں۔ اک سو، عوام اور جاہلوں

کی زبان ہو۔ طبیعت یک سو ہونا کا مفہوم ہو

طبیعت قلب حاصل ہونا۔ خاطر جمع ہونا۔

طبیعت اکھڑنا۔ دل اپنا، خاطر برداشتہ

ہونا۔ اردو صرف، عوام اردو ورتوں کی زبان۔

اکھڑی باتوں سے اکھڑتی ہو طبیعت اپنی

مہربان تم میں کہیں ایسی جہالت تو نہ تھی

طبیعت الٹا لٹ ہونا۔ مانتا ہونا

جی سٹوٹا۔ طبیعت کا بیجاں میں پڑنا۔ اردو صرف

مرد توں کی زبان۔

محلے صرف۔ آج ایک مہتر کو چم نے چاہلوں

کے ساتھ او بھڑی کھاتے جو دیکھا تو طبیعت الٹ

پاٹ ہو گئی۔

طبیعت الٹ جانا۔ مزاج میں بدلی

ہونا، دماغ میں خلل ہو جانا۔ اردو صرف، دلی

کی زبان۔

کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت الٹ گئی

یہ جانتے نہیں مری شہرے الٹ گئی

طبیعت الٹنا۔ دل پریشان ہونا، بکھڑنا

بکھڑا ہٹ ہونا۔ اردو صرف، فیضیہ راج۔

کھلتے ہیں تم داغ طبیعت ہم اچھتی

اچھے کسی قیاس سے مکار سے اچھے

طبیعت اوب جانا۔ طبیعت الٹنا

اردو صرف، عوام اردو ورتوں کی زبان۔

محلے صرف۔ ہمسائی تیروں سے اپنے لڑکے

کے طلاق کا ذکر کر رہی ہو سننے سننے طبیعت

اوب گئی۔

طبیعت ایک نگ پر نہ رہنا۔ ایک

حال پر طبیعت کا قائم نہ رہنا۔ اردو صرف، فیضیہ راج۔

محلے صرف۔ دم توڑ گئی کے مزاج میں کسی قدر کا

تلون ہو۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں۔

(سیر کہیا)

طبیعت آزمانا۔ فکر شروع کرنا۔ اعتدال

قلیل الاستعمال۔

محلے صرف۔ خسرو کا حکم ہوا کہ تمہارے نظامی پر

رہنے طبیعت آزمائی میں تم بھی فکر کی رسائی دیکھو

(در بار اکبر)

قولہ فیصلہ۔ زیادہ تر اس محل پر طبع آزمائی ہو گئی

طبیعت آشنا ہونا

۴۰۱

طبیعت ہشاش ہونا

طبیعت آشنا ہونا۔ میل کھانا۔

دشت ہونا، مائل ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

بے تمیزوں سے طبیعت آشنا ہوتی ہیں۔

چاہنے والوں میں محبوب شوقیت کا ہجر۔

طبیعت آنا۔ کسی سے عشق ہونا، کسی

پر دل آنا۔ اردو صرفہ، قلیل الاستعمال۔

مزدگی سے جو امانت تو خوار ہوتا ہے۔

سچ بتانے کی کس پر طبیعت آتی ہے۔

قولہ فیصلہ:- اس عمل پر دل آنا زیادہ

مستعمل ہے اور فصیح بھی۔

طبیعت آنا۔ رجحان ہونا، متوجہ ہونا

میلان کسج ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

قولہ فیصلہ:- اس کا استعمال دوسروں سے

ہٹا ہوا طبیعت ادھر آنا طبیعت اس

طرف آنا۔ اثبات میں بھی بولتے ہیں اور نفی

میں بھی۔

اس طرف جو طبیعت آئی ہو

(آنا) جی میں کیا آپ کے سامنے ہو (فریب عشق)

جاتا ہوں خواب طاعت نہ

(نہ آتا) طبیعت ادھر نہیں آتی غالب

ایسے محل پر زیادہ تر غالب کا مندرجہ بالا شعر

بہتر ضرب افش بولا جاتا ہو۔

طبیعت باغ و بہار ہونا۔ دل خوش

ہونا۔ طبیعت کا فرح ناک ہونا۔ اردو صرفہ

فصیح راج۔

بناوٹ کی ضرورت کیا نقش کی ہر حاجت کیا

طبیعت جو ہر بانگ شویانکا ہو ہی جاہل

طبیعت کچھ جانا۔ اسنگ جاتی رہتا۔

اردو صرفہ فصیح راج۔

طبیعت کچھ گئی ہو جاہ پھٹ کر مئے الونک

دل مردہ چراغ کشتہ ہو گور غریباں کا جاہ

طبیعت بجال رکھنا طبیعت خوش رکھنا

طبیعت ٹیک رکھنا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محالہ صرفہ:- میری دعا کا ایک خوراک چومیں

گھنٹے طبیعت بجال رکھتی ہو۔

طبیعت بجال رہنا:- دلزم ہون

خوش رہنا، مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرفہ

فصیح راج۔

محالہ صرفہ:- صبح کی ٹھنڈی ہوا کا کر طبیعت

تمام دن بجال رہا کرے گی۔ (بنات نقش)

طبیعت بجال ہونا۔ طبیعت کا خوش ہونا

اردو صرفہ فصیح راج۔

غم برطرف ہوا آخر شک مستح ہو

ہم خدا ہو آج طبیعت بجال کیا

طبیعت بجال ہونا:- مرض عافیت

ہونا، طبیعت کا دوبہ اصلاح ہونا۔ اردو صرفہ

فصیح راج۔

محالہ صرفہ:- بد سہم خبر آئی کہ طبیعت بجال

ہو اور اس وقت ذرا شفقت نہ راہ ہو۔ اردو صرفہ

طبیعت بدلنا:- مزاج میں تبدیلی ہونا۔

اردو صرفہ فصیح راج۔

نہیں راہ وفا میں کچھ قیام ان کی طبیعت کو

ہیاں بدلی وہاں بدلی وہاں بدلی ہیاں بدلی

قولہ فیصلہ:- اس کی تکرار صرفہ طبیعت بدل جانا

سہی راج ہو۔

قوت سے صفت قہر سے رحمت بدل گئی

قبضہ کو دیکھتے ہیں طبیعت بدل گئی

طبیعت برہم ہونا:- رخصت آنا۔ مزاج

برہم ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

برہم نہ اس قدر ہو طبیعت حضور کی

چلیے ہوا قصور جو تعریف خود کی

طبیعت برہم ہونا:- طبیعت ہونا طبیعت

میں خرابی ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

شمت برہم ہی یہ طبیعت برہم ہیں

ہو شکر کی جگہ کو شکایت نہیں تھے

طبیعت برہم ہونا:- طبیعت میں جولانی

ہونا۔

(لور القفا)

قولہ فیصلہ:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طبیعت لہجہ:- (باضافت) رک ہون

طبیعت وہ طبیعت جہ میں روانہ آئی ہو۔

فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کا نہ ہونا۔

کیا چیز ہو بابت رنگیں میں شرح شوق

خط کا طرز طبیعت لبتہ اگر کھلے

طبیعت ہشاش رہنا:- دل خوش رہنا

مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محالہ صرفہ:- یہ کیا کریشاں پچھا کر ایک

لڑتے نہ مت گار ہر وقت موجود۔ ان کے عوض

چودہ پودہ پندرہ پندرہ برس کی حوروش مستحق ہیں

توروش کو بالیدگی جو اہل طبیعت ہر دم ہشاش

رہے۔

(سیر مسار)

طبیعت ہشاش ہونا:- دل کو سرور ہونا

طبیعت کی فرحت ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محالہ صرفہ:- ہر عاشق اور خون اور جوار

ہو۔

جہانگیر علی - سوانہ تنویر (مشرق)

طبیعت بکھر آنا۔ دل نہ گیس ہونا۔
آدھ دل پہ۔ آدھ صورت۔ قریب بہ متوجہ۔
نگاہ تے ہوئے میدان کے نشانے میں جوش
آپ ہی آپ طبیعت مری جبر آئی۔ ہر دلیخا ادا
قبولہ فیصلہ۔ آپ نے ہر سے اس عمل پر دل بکھا
ہوتے ہیں۔

طبیعیات کے کچھ اناج کس کے طوطے پر جان
ہوتا ہے اختیار کس چیز کو پانے کی خواہش پیدا ہوتا
اردو میں 'موام' کہاں ہے۔

خدا جانے ہمارا مال سوتہ دیکھ کر کیا ہے
کہ اس کا جس سے جس سے طبیعت بھر ہوا ہے

طبیعت کچھ جانتا ہے۔ دل بھر جاتا، طبیعت سے
سے ہر جانا، آواز سے یا شخص سے دل اچاٹ
ہو جاتا۔ اردو صرف، تئیں اناستہالی۔

فہمیت کوئی دن میں بھر جائے گی
چڑھیں ہو یہ ندی اتر جائے گی

قول فصیلے: اب اس میں پر نیا دھرتہ دل
بہر جانا، بولتے ہیں۔

طبیعت پہلا نام (مستعد) سیر و تفریح
 ہے اپنے یا کسی کے دل کو خوش کرنے کی کوشش

کرنا، ویسی باتیں یا ایسا کام کرنا جس سے ہاتھوں
دل تکیں پائے۔ اور دوسرے افسوسہ راج

محفلِ صرفہ :- دق کے راجن کے لیے جہاں اور
سب محتیا میں نہ رہا دیو وہاں یہ بھی نہ رہا

ہو کہ ہر وقت اس کے دل کو خوش رکھا جائے۔
کوئی دوسرا دیا خود لیں اپنے طبیعت کو بہاؤ

فصل فی بیان حال و سیرت و خلق و عیال و اولاد و احوال و غیره
 فصل فی بیان حال و سیرت و خلق و عیال و اولاد و احوال و غیره

و شریوں کا تو مجھ اور یہ بے تکلف سرگوش
ہوے کھڑے ہیں اور میرے کال کال کشا خوب گہرے
آل متو اور شہادت بشارت حق لہذا ہر اہل
سکانت علیہ السلام پر کسار

تو اپنے فیصلے پر اکتفا کر کے قوم پر بعض مایوسیوں
اور قہر کے نشانات طبعیت سب ال ہونا چاہیے
راگڑا ہے اب آپ کے احوال کے کافی قاعدہ ہوا
بہت رحمت و بخشش ہو۔ آج کچھ خبر ہے جس معلوم

فلسفیت گریز یا اجتناب از استدلال عقلی

نور اللغات، دل مقابله، نور الآفات،
نور النبیل، نور الخیر، نور البیت۔

طبیعیات لبریا

یہ سب کچھ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر کی دروازے پر ہاتھ رکھا اور کہا:

کی وجہ سے دل کی حالت دیگر نہیں ہوتا۔

دیکھتے ہی جو وہ آئینہ تو کہتا ہی یہ کس
تم کو بننے پر مجبور کیا ہے طبیعت میری

طبیعت چهارم هواد طبیعت است
هوانه آرد و صورت فصیح را بخشد

حکومت :- چہ پر ہیزی کی وجہ سے طبیعت
کچھ جاسی ہو گئی ہو۔

طبیعت بھالنا۔

رکھا۔ مگر کھانا کو کبھی سیر نہیں دیا تو اس کی حالت

کے ساتھ) ناگوار خاطر ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج
محلے مصروفہ۔ میں جو ان کو اس حرکت سے باز
رہنے کی کوشش کرتا ہوں تو ان کے ہرے سے
ظاہر ہوتا کہ میری بات طبیعت پر گراؤں گزروں
ہو۔ تو رچ کر خراب ہو جاتے ہیں مگر منہ سے کچھ
نہیں کہتے۔

طبیعت پر گرائی آنا (کتاب)

ناگوار ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

تاثر سے ناب ک کیا روح فرا ہو
کچھ اس سے طبیعت پر گرائی نہیں آتی
قولہ فیصلہ۔ انہیں میں طبیعت پر گرائی
ہونا بھی بولتے ہیں۔

طبیعت پر نشان کرنا (مستوی)

دل میں فکر و اندیشہ پیدا کرنا، انہیں میں ڈالنا
اردو صرفہ فصیح راج۔

یاد رکھو یا مائی دل کو سودا سا ہوا
بوسے سنبل نے طبیعت کا پریشان کرنا

قولہ فیصلہ۔ اس کا لازم طبیعت پر نشان کرنا
بھی فصیح و راج ہو۔ جیسے

چٹن۔ آج کچھ طبیعت پریشان سی ہو۔ دھڑ
اعلم کیا سبب ہو پریشانی کا باعث کیا ہو
یہ کچھ میں نہیں آتا۔

عباسی۔ اے دشمنوں کی طبیعت پریشان ہو
روز نصیب ہو موزی کے واسطے

دنیا میں کون ہون پریشان ہو، (میکس سام)
طبیعت پر چاٹنا۔ مزاج چاٹنا، اردو
حالت کسی کے نام سے طبیعت سے واقف ہونا۔

اردو صرفہ فصیح راج۔
محلے مصروفہ۔ وہ غیب کا لک طرح ہنرمند

کی طبیعت کو بچانے کے لئے کون سا ہی کر سادگی
میں رنگ سے جانے کے لئے کون سا رنگینی میں۔
(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قولہ فیصلہ۔ اس کا ایک معنی ہو کسی کی عادت
اور طور طریق سے واقف ہونا، مزاج پران ہونا۔
جیسے۔ یہ نے آپ کی طبیعت اچھی طرح بچاؤں
ہو۔ اب کچھ غلات مزاج بات نہ کروں گا۔
سلی معنی میں ہیں اس کا استعمال ہو جیسے آپ
ابھی میری طبیعت نہیں پہچانی ہو ورنہ ایسی
بات مجھ سے نہ کرتے۔

طبیعت پر نشان کرنا۔ نفرت ہونا، جو ان کا
دل نہ چاہتا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

گور انہیں دل کی شرکت بھی ہم کو
محبت میں یاں تک طبیعت پیری ہو
قولہ فیصلہ۔ اس کی تعمیل صورت طبیعت
پر بنانا بھی مستعمل ہو۔

پھر گئے آپ کے دور میں طبیعت کیسی
یہ وفا کیسی تھی صاحب پھر وہ کیسی
بصیرت جمی طبیعتیں پھر ناہمی راج ہو۔

رو کر ہم ان تین میں کیا کیا کھینچ
ہم سے طبیعتیں تو گر و غار کے پھر
طبیعت پر نشان کرنا۔ طبیعت کا مان ہونا

فریفتہ ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔
کیسی ہر بار چلتی ہو طبیعت اپنی

کبھی اچھے۔ جیسے کہ کبھی شانے پر
طبیعت چمکی ہو نا۔ یاد رہے۔ اردو صرفہ
قولہ فیصلہ۔ انہیں کھینچیں بولتے۔

طبیعت چمکی ہو نا۔ مسئلہ باقی نہ رہا
حوصلہ باقی نہ رہا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

طبیعت ٹھکانے کر دینا

غم کے ہاتھوں سے ہو گئی چمکی
جان صاحب کی طبیعت ٹھونچ جان صاحب

طبیعت تلے اور ہونا۔ جی ستانا
طبیعت کا مالش کرنا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محلے مصروفہ۔ جیسے آم کھاتے ہیں۔ پیٹ جیسے
اوٹ رہا ہو۔ طبیعت تلے اور ہوں ہی ہو۔

طبیعت تیز ہونا۔ مزاج میں تیزی ہونا
طبیعت میں جولانی ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محلے مصروفہ۔ دم میں تیز اس کو کیا طے
محلے مصروفہ۔ کس بڑھ کر طبیعت ہو تیز
طبیعت ٹھنکنا۔ طبیعت میں قابو نہ رہنا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

محلے مصروفہ۔ طبیعت جو یہ ٹھنک جاتی ہو
آواز میری بانگ، جس میں ہوتی ہو (اردو صرفہ فصیح راج)

طبیعت کھڑ جانا۔ دیکھیں ہونا، قہر
انہیں اب رہے ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راج۔

جب سوئے خیمہ شبیر نظر جاتی ہو
کچھ طبیعت دل مضطرب کی طرح ہوتی ہو

قولہ فیصلہ۔ اس کا ایک معنی ہو۔
خصت طلب جلد ہوا۔ جیسے زبان سے
بالیں پتہ جو آئے طبیعت کھڑ گئی

طبیعت ٹھکانے کر دینا۔ (مستوی)
مرقت کر دینا، مار پیٹ کے سیدھا کر دینا۔

اردو صرفہ فصیح راج۔
محلے مصروفہ۔ بہت تیزی سے دھکا دے دینا بھی

طبیعت ٹھکانے کر دینا۔
قولہ فیصلہ۔ اس کا لازم طبیعت ٹھکانے

پر بنانا بھی زبانوں پر ہو۔ جیسے اتنا ماروں گا
محلے مصروفہ۔ ٹھکانے ہو جائے گی۔ نہیں برابر سے جو

دیتا ہو مرد و دیکھیں کا۔

طبیعت ٹھکانے ہونا

۴۰۵

طبیعت چڑچڑی ہونا

طبیعت ٹھکانے ہونا، خاطر جمع ہونا

طبیعت میں کیسوی آنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلہ صوفیہ: میان بدیع الزمان صاحبیت بھلائے۔ تھانہ کی اس شاعر کی کسی وقت جب طبیعت ٹھکانے ہوگی، خوب دل کھول کر جو کریں گے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل: پہلی معنوں میں طبیعت ٹھکانے ہونا بھی بھلے ہیں۔

فراق یار میں سننے سے کہوں کچھ کہنے لگتا ہر قدر طبیعت ہی ٹھکانے ہو نہ دل ہی اپنا کیسوی اور بڑا

طبیعت ٹھیک کرنا۔ (ظفر انیسویں)

سے محل پر بگڑے ہوئے مزاج کو مار پیٹ کے یا ڈانٹ ڈپٹ کے یا اور کسی سخت عمل سے درست کر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلہ صوفیہ: برابر آتا چلا آ رہا ہوں اگر کھنڈی ہو

اگر تو مار مار کے طبیعت ٹھیک کر دوں گا۔

طبیعت ٹھیک ہونا: مزاج کا صحیح ہونا

مرمن کا دور ہونا، طبیعت درست ہونا۔ اردو غیر فصیح، راسخ۔

محلہ صرف: دو چیمے مسلسل بخار میں مبتلا ہوں

جب ڈاکٹر رفیق حسین کا علاج شروع کیا تو اب طبیعت ٹھیک ہو۔

طبیعت ٹھانی مینہ: دوسری طبیعت وہ حالت ہو، مزاج بچ جائے، وہ حالت میں مزاج کی کیفیت پیدا ہو جائے، وہ الفاظ، فارسی کیسے موت، تلم یا نہ طبع کی زبان۔

محلہ صوفیہ: جب کوئی عادت اپنی آخری منزل تک پہنچ کے پرانی ہو جاتی ہو تو انسان کا طبیعت

ہی جاتی ہو۔

طبیعت جھلنا: دل جھلنا، نفرت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میں بہتیم میں جلوں یا نہ جلوں ان کو کیا دماغوں سے ہیں طبیعت سری کی طبع پر مبنی

طبیعت جھننا: دل ٹھکانا، ذہن کیسوی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کس تبتی نہیں اپنی طبیعت خیال چار سو ہو اہم میں ہوں

طبیعت جوان ہونا: طبیعت میں صبر بھرا ہونا۔ (نور افغان)

قول فیصل: یکنویں یہ محاورہ قلیل الاستعمال اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ میں جوانوں کی سی ہو

ہونا، جیسے "نوجوانی دل جلد طبیعت کے بادشاہ تھے۔" اصرار یہ بھی جوان احمد الہ کی

طبیعت بھی جوان: (دروازہ) مرتبہ آزان طبیعت جوان ہونا یعنی طبیعت میں زور بھرا

ہونا کی جگہ اہل کھنڈ دل جان ہونا بولنے میں طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں

جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

پھر آتش جوش میں طبیعت اختر ادا دم نکر بھر جودت (دریائے عشق)

طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں بہت جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محلہ صوفیہ: طبیعت جوش میں آتی ہو مگر زبان حد اقل سے نہیں بڑھ جاتی۔ (دربار اکبری)

طبیعت جھک کر دنیا: (مثنوی) دماغ پر دیا ہو دینا۔ اردو صرف عوام کی

محلہ صرف: تمہارا بلاوجہ کی جک بکے طبیعت

جھک کر دی۔ (المی مانتی) ہونا سیدھی۔

قول فیصل: اس کا لازم طبیعت جھک چنان (دماغ پر نشان ہو جانا) میں بولتے ہیں۔ جیسے

آج کا پورا دن تو کروں کا حساب کر کے مگر طبیعت جھک ہو گئی۔

طبیعت چاق ہو جانا: مزاج درست ہو جانا، طبیعت میں پستی آنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محلہ صرف: سچ سے ہر قیادوں ٹپ رہتے

چائے پیتے ہی طبیعت چاق ہو گئی۔

طبیعت چالاک ہونا: طبیعت کا تیز ہونا۔ اردو صرف۔

رسوا سے دہر گو ہوئے اولاد کے تم غارت بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے، نور افغان

قول فیصل: قافیت "طبیعتوں کو چالاک ہونا" نظم لیا ہو جس کا ہیضہ واحد طبیعت چالاک ہونا یا ہو جانا ہر طبیعت چالاک ہونا، بلاشبہ

حرف کا، ایک نئی فہم ہو، لکھنؤ میں کوئی نہیں

طبیعت چاہنا: خواہش ہونا، دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محلہ صرف: اس تون کے صدقے۔ پہلے آرام کو طبیعت چاہی، پھر گھوڑے کی سواری

کا حکم دیا۔ پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور اینگ پر جا کے لیٹے تو گویا گھوڑے سے چھ کے موہے

(سیر کہسار)

طبیعت چڑچڑی ہونا: بات بات پر غصہ آنا۔ بیاری سے اٹھنے کے بعد مزاج

ایسا ہو جانا کہ بات بات پر غصہ اور رونا آئے۔ اردو صرف، محاوروں کی زبان۔

طبیعت چلنا

۴۰۶

طبیعت وقت پس ہونا

محل صرف :۔ ابھی کچھ ہو سیادی بخار سے
 اٹھا ہو طبیعت چڑچڑی ہو رہی ہو اس کی
 اباتوں کا برا ماننا بیکار ہو۔
طبیعت چلنا :۔ طبیعت میں روانی پیدا
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
 محل صرف :۔ شاعر کی طبیعت کا کیا چل چل
 شعر پر شو نکلتے چلے آتے ہیں۔
طبیعت چلنا :۔ طبیعت میں کسی چیز کی
 خواہش پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
 عر طبیعت میں چلتی ہو سیجا چلتی ہو شعور
 دیکھ کر بھل مزاج اور اپنا جو
طبیعت جو سچا ہونا :۔ مزاج کا
 افسانہ اور استعمال دور ہونا طبیعت میں
 تازگی آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
 محل صرف :۔ لڑکا آٹھ دن سے بیمار تھا،
 مضحل پڑا رہتا تھا۔ خدا خدا کر کے بخار
 اتر آیا تو کچھ طبیعت چھو چال ہوئی ہو۔
طبیعت حاضر ہونا :۔ طبیعت کا
 کسی کام کی طرف پورے طور سے مائل ہونا
 اردو صرف، فصیح، راج۔
 کیا طبیعت میں حاضر ہو خدا ناظر ہو
 تشکر غالب ہر تصور میں مری خاطر ہو شعور
 قولے فیصلے :۔ سبھی معنوں میں بطور استعظام
 بھی بولتے ہیں جیسے ہائے صفت خنک کی کاکب
 قال ہوا میں اپنے ہوش و حواس سے جو کس
 رہوں۔ میرا معشوق لغو سے غائب ہو تو طبیعت
 کیونکر حاضر ہو۔ (فسانہ آزاد)
طبیعت خدا داد پائی ہو :۔ یہ لڑکا
 آیا ہو جو نے نے اور انوکھے معنوں میں پیدا کرنا

اردو صرف، فصیح، راج۔
 محل صرف :۔ یہ حضور بن کا حقہ تھا۔
 حاصل زمین اباری اشد کیا خدا داد طبیعت
 پائی ہو۔ و اشد کیا ذہن کی رسائی ہو
طبیعت خفا کرنا :۔ آئندہ دل
 کرنا، رنجیدہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔
 چمن کی سیر سے نفرت ہمارے دل کو تیری
 طبیعت کو خفا کرتی ہو صحبت خار کی گل سے
طبیعت خلاف ہونا :۔ طبیعت میں
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
 بس کہ اس بات کی طبیعت جو زمانے سے غلط
 صبح پو شاگ سے ہو تو ر شام سفید
طبیعت خوش ہونا :۔ (پانچ) ہو جانا
 دل باغ باغ ہو جانا کسی کے دل خوش کن بنا
 سن کے دل کو خوش حاصل ہونا۔ اردو صرف،
 فصیح، راج۔
 محل صرف :۔ شباش غوی شباش۔ اس وقت
 طبیعت بہت ہی خوش ہو گئی۔ بے شک تم تک
 تمہارے باپ دادا تک حلال۔ (فسانہ آزاد)
 قولے فیصلے :۔ طہنا بھی اس کا استعمال ہو
 جو عوام کا زبان ہو جیسے مشادہ میں ہر ایک
 لڑکے سے سب سے لے کے پیٹ دیا طبیعت
 خوش ہو گئی۔
طبیعت خوگر ہونا :۔ مزاج عادی
 ہونا، کوئی بات عادت میں داخل ہونا اردو
 فصیح، راج۔
 طبیعت رفتہ رفتہ علم کی خدگر ہوتی جاتے ہو
 جھاکم کر جھابا بدع پرور ہو جاتی ہو
طبیعت دار :۔ اشوہ طبع فارسی ترکیب

اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
 آپ سا آدمی طبیعت دار
 دل لگی ہو جسے نہ آئے قرار
طبیعت دار :۔ ذہین، طباع، حاضر دماغ
 اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
 محل صرف :۔ دارہ فر صاحب کی طبیعت دار
 آدمی تھے، انھوں نے اسی وقت پوریان
 اور یوہیاں کے قلعے میں اس بحر و ریل
 میں کچھ شور موزوں کیے اور منائے۔ (سیر)
 قولے فیصلے :۔ طبیعت دار عدا کی شالوں
 سے صاف نظام ہو کر یہ ترکیب زیادہ تر
 لفظ آدمی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہو تنہا
 لفظ آدمی کے بغیر اس کا استعمال قلیل ہو۔
 ذہن کے شعر میں تنہا استعمال کی گئی ہو جس کی
 ایک طرح کا نیا پن محسوس ہوتا ہو اور یہی
 نیا پن شعر کی جان ہو۔
 دخل کا ہی سبب نون میں تہ روان کران
 کیوں نہ ہو قربان دل ایسے طبیعت دار کے
طبیعت دار کی :۔ طبعی، ذہانت
 ہوشیاری، ہوش منوی۔ اردو صرف، غیر فصیح،
 راج۔
 محل صرف :۔ حضرت وزیر جنگ کی طبیعت دار
 کے مدد کے دار سلطنت میں بیٹھے ہی بیٹھے اس
 قلعے کی فکر کی۔ روی اس میں ہم جاتے تو نکالنا
 مشکل تھا۔ (فسانہ آزاد)
طبیعت وقت پس ہونا :۔ طبیعت کو
 مشکل سے مشکل کا بون کے سرا انجام دینے کی
 عادت ہونا مشکل سے کوئی چیز پسند خاطر ہونا۔
 اردو صرف، فصیح، راج۔

طبیعت ڈالواں ڈول ہونا

جو کس شے ہوں تو خوش آئیں بقیہ میر
کتنی طبیعت آپ کی وقت پسند ہو
طبیعت ڈالواں ڈول ہونا بہت
میں قور ہونا۔ (فرہنگ اثر)
قولہ فیصلہ: اس میں پر زیادہ تر زبانون پر
"نیت ڈالواں ڈول ہونا" ہو۔
طبیعت کا اغلب ہونا۔ میلان طبع ہونا۔ اردو میں
فصحی رائج۔
عمل مشترک: اتنا ضرور ہوا کہ حسن کشتا طبیعت اس کی (ن)
راغبہ ہو گئی تھی۔ (در سائنہ تنویر انشور)
طبیعت جو ع ہونا بہ میلان طبع ہونا۔ اردو میں
فصحی رائج۔
عمل مشترک: نیم اگر اس کو اختیار کرتے بالفور طبع نہاد جلی لیا ہی
پھر ہوتا۔ جذباتی اور اخراج کا مادہ بھی آتا ہوتا تو ایسی
شے کی طرف طبیعت کیوں جڑا ہوتی۔ (ذیاضہ انشور)
طبیعت رکنا: طبیعت کا کسی کا ہونے کہنے
سے باز رہنا، کسی کام میں چپکچاپ ہونا۔ اردو میں
فیلی اس ساقال۔
رکنا واں ہو طبیعت بدگمانی سے محبت کی
جس میں شکل سے کشکا ہوں میں قرب خابری کیا کیا کرتی
طبیعت زندہ ہوئی ہونا: طبیعت متضمن
ہونا۔ مزاج افسردہ ہونا۔ اردو میں فصحی رائج
آقا کی تشبیہ سے طبیعت زندہ ہوئی
نایاب چوٹیاں تھیں سر اسرگندہ ہوئی
قولہ فیصلہ: نہ زرا ذرا سے فرق کے ساتھ اس کے
استعمال کی تین صورتیں ہیں: ۱۔ طبیعت زندہ ہوئی
۲۔ طبیعت زندہ ہوئی ہوئی ہونا: طبیعت زندہ ہوئی
زندہ ہوئی ہونا۔
ع زندہ ہوئی ہوئی طبیعت کشکا کشکا آؤ

ع کچھ طبیعت زندہ ہوئی ہوئی ہو
طبیعت رنگ پر آنا: یاد دل کو
لذت حاصل ہونا، اردو میں فصحی استعمال
ع رنگ پر آئی ہو طبیعت۔ میری
قولہ فیصلہ: اس کا ایک معنی یہ ہے کہ طبیعت میں رنگ پیدا ہونا
نئے رنگ کے کھلنے کے ال آئیر
طبیعت ہاں رنگ پر آ گئی
طبیعت زوال ہونا: شے میں
پیر ایار ہونا، طبیعت میں تیزی ہونا۔ اردو میں فصحی رائج
ع مثل دریا ہواں طبیعت ہو شعور
طبیعت رو براہ ہونا: طبیعت
اسلام پر آنا۔ اردو میں فصحی یا فتنہ
طبع کی زبان۔
طبیعت بھی کچھ ہو چکی رہا (افتر شاہ اودھ)
طبیعت روشن ہونا: طبیعت روشن
ہونا، ذہن کو نئے نئے مضمون سے بھرنا، طبیعت
تیز ہونا۔ اردو میں فصحی استعمال۔
طبیعت سحر کی روشن ہوئی بہ وصف ابروت
ہو افانوس مصراع۔ نو شیخ مضمون کا شجر
طبیعت روکنا: طبیعت کو تیز نہ کھانا
سے باز رکھنا۔ اردو میں فصحی رائج۔
جانبیہ صفت قدیم میں مضمون بلند
ہم طبیعت کو دم فکر سخن کیا روکیں
طبیعت روکے نہ رکنا: دل کا
کسی طرح نہ ماننا۔ اردو میں فصحی رائج۔
محل صرف: میں جانتا ہوں کہ میرا آقا آپ
اگو اور جوتا ہو کر کیا کروں طبیعت سے مجبور
ہوں یہ روکے نہیں رکھتی۔
طبیعت سست ہونا: (ہو جانا) بخاری

طبیعت سنبھالنا

آد آد یا سوسے کی گرائی یا وقت بے وقت۔
کھانا کھانے یا اور کسی وجہ سے طبیعت میں
بخاری میں محسوس ہونا۔ اردو میں فصحی رائج
میں جھڑپ۔ نواب صاحب نے آج کھانا ڈال
کھایا۔ اس سبب سے ذرا طبیعت سست ہو
ہو۔ حکم ہو کہ ہم کو ہرگز ہرگز نہ چکاؤ۔
(سیر کھانا)
طبیعت سنبھال بھی ہوئی ہونا: مزاج میں خفگی
مخافت ہونا۔ اردو میں فصحی رائج۔
محال صرف: وہ بہت بھی ہوئی طبیعت کے ان تین
نہ اس سے لوگ تو تھارے سارے انجمنیں درد ہو جائیں
اور سارا ماحول جلد سے جلد بے ہوش ہو جائے گا
طبیعت سنبھالنا: صبر و تحمل سے دم
لینا، ضبط کرنا۔ اردو میں فصحی رائج۔
سولہ صو سے کمتر ہیں کچھ دل کے نام ہیں وہاں
تھیں کہ خیر ہو جبکہ طبیعت کو سنبھالیں
قولہ فیصلہ: اس کی بھی صورتیں طبیعت ہوتی
رکنا بھی رائج و فصحی ہو۔
اک دن نہ بھنے دیتی اسی لے تک مزاج
رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے آتش
طبیعت سنبھالنا: مزاج کا رو بہ اصلاح
ہونا، بیمار کی طبیعت کا درست ہونا، اردو میں
فصحی رائج۔
نہ آکر مزاج پوچھو یا
اب طبیعت کہاں سنبھلتی ہو
قولہ فیصلہ: اس کی بھی صورتیں طبیعت سنبھال
جانا بھی فصحی و رائج ہو۔
کیا کیا نہ ہر طبیعت بگڑے گی دیکھنا
بیا رشتہ کن جو طبیعت سنبھال گئی

طبیعت سن سے ہونا (یا) ہو جانا۔
کسی اچانک صدمے یا ناگہانی آفت کے حساب سے دل کی ایک خاص کیفیت ہو جائے اور
مورتوں کی زبان۔

ہوتی ہو سن سے طبیعت جو پس جھولے ہیں
خیر کے کائنات یہ فصل خدا سادگی کی
طبیعت کے۔ از خود آپ سے آپ کو شش
کے بغیر۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کوئی مضمون ہوتا ہو طبیعت اگر پیدا
ہوتی ہو خوشی محض کو جو اگر یادیر
قول فیصلے۔ اس کے قبل اپنی اکا اضافہ
کر کے اپنی طبیعت سے بھی کہتے ہیں۔ جیسے
ایک نیم خرپڑہ ہم نے بویا اس نے اپنی طبیعت
سے اپنے کو ایک پودے اور چند پتوں میں ظاہر
(فسانہ آزاد)

کچھ عرصے سے عوام دل لگا کے دل سے اور
دل کھول کے وغیرہ محلوں میں بھی بولنے لگے
جیسے کل سب لوگوں نے دل کے خوب طبیعت سے
ان کی کچھائی کر دی۔ ایضاً ہمارا یہ ذات کا
بروز طبیعت سے کر دینا۔

طبیعت سے ایجاد ہونا: ذہن سے کوئی چیز
بہر خود بنائی جانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
اس شاعر کی طبیعت سے ہو ہر وقت ایجاد
آپ کیا ہیں زمانے کے تہکاروں میں
قول فیصلے۔ اس کا شوق طبیعت سے
ہونا بھی راج و فصیح۔

طبیعت سیر ہونا (یا) ہو جانا: دل
سیر ہونا: نیت سیر ہو جانا، جو رغبت بیکہ حق
و نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

رنے کے دن قریب ہیں شاید کہ اسے حیات
نیم سے طبیعت اپنی اہمیت سے ہو گئی مرزا
طبیعت کے وقت ہونا: مزاج پیا پتا، کسی کا
مزاج خناس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محض صرف۔ استاد مرحوم بادشاہ کے سامنے
اپنا شویا غزل پڑھتے تھے طبیعت کے وقت
تھے۔ اہل دربار میں سے کوئی سنا دیتا تو جو پیش
آجاتا خوشی حضور کی تھی کہ یہ ہمارے نام سے
مشہور ہو۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت شش و پنج میں ہونا۔
طبیعت محض میں ہونا، طبیعت میں کیسوی
نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کچھ مراد دل میں کچھ نہ اہمیت تھی
اک شش و پنج میں طبیعت تھی (غریب شش)
طبیعت شگفتہ ہونا: دل بشارت
طبیعت میں تازگی آنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
اگرچہ آن ہو برسات پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم طو لوں کا
طبیعت شناس: با حبیب مافق،
سلاج کامل۔ مزاج شناس۔ (ذوق اللغات)
قول فیصلے: یعنی سیر میں اہل کھنڈ یا
نیم طبیعت مافق ہی بولتے ہیں۔ اور معنی سیر
میں مزاج شناس، لکھتے ہیں۔ فرض کہ طبیعت
کسی معنی میں نہیں بولتے۔

طبیعت شش و پنج ہونا: طبیعت میں
پیشاپیش ہونا، مزاج میں تیزی ہونا، طبیعت
تیز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
سیر ہونا: سیر کی طبیعت تھی
و نہ بادشاہ بخیر محبت تھی

قول فیصلے: تیز اور تیزی یا بچوں کے لیے بھی
اس محاورے کو استعمال کرتے ہیں۔

اسے جان اس بڑھاپے میں بھی تو جوان ہو
بچوں کی طرح سے ہو طبیعت کمال شوق
طبیعت شش و پنج ہونا: طبیعت بہت
خودت پر ہوتا۔ اردو صرف، وہی کی زبان۔

محض صرف۔ ادھر سے فرماؤ زور پر اور
سے طبیعت شش و پنج (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت صاف ہونا: (فہم) مزاج
درست ہونا، طبیعت ٹھیک ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

محض صرف۔ فرض یہ صلاح ہونی کہ ہفتہ
نہیں ہو گلاب اور سونف کا حرق دیا جائے۔
صبح تک طبیعت صاف ہو جائے گی۔ (ذوق اللغات)
قول فیصلے: اس کی منفی صورت طبیعت صاف
نہ ہونا، بھی راج و فصیح اور جیسے اس وقت
تھوڑی طبیعت صاف نہیں ہو تو کھانا کھا کر
صبح تک بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے: طبیعت
صاف ہونا کا ایک مفہوم ہو زور و کوبہ ہونا
مرقت ہو، سزا ملنا ہو، عوام بولتے ہیں جیسے
"برا بڑا مال رہا ہوں جس دن مجھے غصہ آ گیا"
وہ دونوں میں تھوڑی طبیعت صاف ہو جائے گی
ان محلوں میں بصورت معنی و طبیعت صاف
کر دینا، اس کا صرف زیادہ ہو جیتے دوڑتوں
میں طبیعت صاف کر دوں گا کس بول میں ہو
طبیعت ضدی ہونا: طبیعت
جس قسم ہو، طبیعت میں خلاف بات
کرتی، اوت ہونا۔ اردو صرف، فصیح،
راج۔

طبیعت عادی ہونا

۴۰۹

طبیعت کا رنگ سادہ ہونا

پھوٹیں میکیاں پڑن کی توڑ لیا تنگ
کس قدر صدف طبیعت ہو میری سیار کی
طبیعت عادی ہونا: کسی دے
کی عادت ہونا۔ اردو صرف: فصیح، راج۔
محله صرف:۔ تمہاری زبان میں لگام نہیں ہو
ہم سے بدتمیزی سے بات کرتے ہو ہمارے طبیعت
ان باتوں کی عادت نہیں ہو۔
طبیعت علیل ہونا: مزاج ناساز ہونا
طبیعت خراب ہونا: مرض لاحق ہونا۔ اردو صرف:
فصیح، راج۔
طبیعت مرعی ہونا: علیل اختر
کہا دل نے گرفت سبیل (شاداد)۔
طبیعت قابو سے بے قابو ہونا: طبیعت
کا باغ سے بے ہمت ہونا، دل پہ اختیار نہ رہنا۔
اردو صرف: فصیح، راج۔
عیاں قابو سے بے قابو طبیعت ہو جاتی ہو دلغ
طبیعت قابو سے چھٹا ہونا: دل کا بے اختیار
ہو جانا، طبیعت پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف:
قلیل استعمال۔
ہائے پہلو سے گیا جس پہ دل نہ آ یا راج
ہائے قابو سے گئے جس پہ طبیعت کا اختیار ہو
طبیعت قابو میں رہنا: ذہن و
دماغ کہ میں رہنا، طبیعت اختیار میں رہنا۔
اردو صرف: فصیح، راج۔
محبذا اور پھر کس کے محبت یا زیادہ ان کی
کہا کیوں مجھ سے قابو میں طبیعت اس میں رہنے
طبیعت کا ایک حال سہنا: مزاج
میں کوئی تفریق واقع ہونا۔ طبیعت کا جو حال ہو
وہی مسلسل قائم نہ رہنا۔ اردو صرف: فصیح، راج۔

کیوں کر رہے ہر شے طبیعت کا ایک حال
دریا بہ پھر وہ خاک اگر جڑ و دھن
قولہ فیصلہ: دھن میں ہر شے طبیعت ایک حال پر
رہنا، بھی راج و فصیح ہو جس کا استعمال نفی کے
ساتھ زیادہ ہو۔ جیسے: سکون سے کیا بیٹھوں۔
طبیعت ایک حال پر رہتی ہی نہیں۔
طبیعت کا بادشاہ: انتہائی سختی۔
اردو: فصیح، راج۔
محله صرف:۔ نوجوانی اولیٰ طبیعت کے
بادشاہ ہوتے۔ ادھر یہ بھی جو ای اور اٹھ کی طبیعت
بھی جوان۔ دیوان فوق مرتبہ (آزاد)
طبیعت کا لیے کھانا: طبیعت کا
حال کیسا نہ رہنا گھر میں کچھ ہو جانا گھر میں
کچھ ہو جانا۔ اردو صرف: غیر فصیح، راج۔
محله صرف:۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر
سکون ہو۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں،
سکڑوں پلے کھاتی ہو۔ (سیر کبھار)
طبیعت کا پھیکا ہونا: جی انسا،
علیل ہونا۔ (فرنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ: اہل کلمہ اس بگ پند پھیکا ہونا
ہوتے ہیں۔ طبیعت کا پھیکا ہونا دل کی زبان پر
طبیعت کا ٹھکانا نہ ہونا: مزاج میں
تلون ہونا، عورتیں ایسے عمل پر بولتی ہیں جہاں سے
کہنا ہوتا ہو کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں گھڑی
میں اولیٰ گھڑی میں شیطان۔ اردو محاورہ:
مورقوں کی زبان۔
محله صرف:۔ کلمہ النساءیم کو یہ کیا ہوا ہو؟
یہ تو ایسی نہ تھیں؟ اور خداں سے اس طرح کا سید
تھی۔ نہ جانے آج یہ کیا ہو گیا۔ انسان کی طبیعت

بھی کچھ ٹھکانا نہیں ہو۔ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں
کچھ ہو کہ کچھ نہیں یقین آتا کہ کلمہ النساءیم
ایسی ہو جائیں گی کہ رنگ و ناموس کا خیال نہ
رکھیں گی۔ (سیر کبھار)
قولہ فیصلہ: مثال بالاسے اس محاورے میں ایک
بار کی سی بات اور کچھ میں آتی ہو وہ یہ کہ انسا۔
یا آدن، نیوں یا امیروں یا ایسے ہی دوسرے
انکوں کے ساتھ اس محاورے کو زیادہ استعمال
کرتے ہیں اور لفظ کچھ بھی درمیان میں لانے ہی۔
ایک دوسری مثال ہے اس بات کی وضاحت
طور سے ہوتی ہے: رئیسوں کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا
نہیں ہو۔ اے کے قول کا اعتبار نہ لیں کہ انسا
کبھی کبھی مرد بھی بولتے ہیں
طبیعت کا جودت کرنا: ذہن کا
جولانی دکھانا، طبیعت کا نئے نئے مضمون پیدا
کرنا۔ اردو صرف: قلیل الاستعمال۔
کبھی تھا علم آگے کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعت میں طبیعت جودت
طبیعت کا چالاک: ہوشیار سمجھا
جوان دیدہ، تجربہ کار۔ اردو قلیل الاستعمال۔
قولہ فیصلہ: بدھیفہ حنی طبیعتوں کے چالاک
بھی نظر کیا گیا ہو۔ ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں
رسوائے ویرگو جوے آوارگی سے تم
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے غالب
طبیعت کا رنگ: طبیعت کا انداز
مزاج کیفیت۔ اردو صرف: فصیح، راج۔
اس نے پوچھا مزاج کیسا ہو؟
رنگ اب دکھینا طبیعت کا
طبیعت کا رنگ سادہ ہونا: سادہ

طبیعت کا قبول کرنا

طبیعت کو وحشت ہونا

ہونا۔ طبیعت کا سادگ پسند ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 ان کو نفرت ہو زیب و زینت سے
 ہو طبیعت کا ان کی سادہ رنگ بنیاد میں ہونا۔
طبیعت کا قبول کرنا: گوارا کرنا، طبیعت کا کسی بات کی موافقت کرنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 وہ لوگ ہی جو دروہیت کے آشنا نہ کرتے ہیں جو ان کی طبیعت دو قبول آتش طبیعت کا گرا پڑنا ہیست ہونا۔
 نڈھال ہونا۔ اردو صرف غور قوں کی زبان۔
طبیعت کا فعل اگلا: طبیعت رنگین مضمون پیدا کرنا۔
 داغ کھانے سے نکلتے ہیں مضامین رنگین۔
 فعل اگلا ہو طبیعت مری لالہ بن کر (فواہل) قول فیصلہ۔ یہ وقتی طور سے بنایا ہوا مضمون ہو۔ اس کو محاورے کی حیثیت حاصل نہیں ہو۔
 طبیعت فعل نہیں اگلتی مگر شاعر نے اپنی استاد سے یہ فعل اگلا ہے۔ محاورہ صوفیہ فعل اگلا ہو۔ اسی سے فائدہ اٹھا کے شاعر نے "طبیعت فعل اگلتی ہو کہا ہو جو غلط بھی نہیں ہو اس کے اس طرح کے سیکڑوں ایجادات زبان میں ہوئے ہیں اور بات تک ہوتے رہتے ہیں۔
طبیعت کا لہری لینا: دل میں انگلیں پیدا ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 درپہ مضمون کا جو یہ جوش کہ اللہ اللہ لہری لیتی ہو طبیعت مری دور یا ہو کر جلیں طبیعت کا مانس کرنا۔ جو متلانا، متل ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف بر جا کا تو پیٹ میں آگ چکی ہوئی تھی۔ آٹھے آٹھے کئی مرتبہ طبیعت نے دانش کی... بہیر ضبط کیا، بہیر اٹالا آخر بڑے زور سے استغراق ہوا۔ (دقتہ التصویر)
طبیعت کا میل نہ کھانا: طبیعت کسی سے نہ ملنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج۔
 گو طبیعت تو گدگداتی تھی پر کسی سے نہ میل کھاتی تھی
طبیعت کا وجد کرنا: دل پر وجد ان کیفیت طاری ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 محل صرف: فوہ صاحب شنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے میں پڑھتے تھے ان اشعار سے قرون اور ناز کو بھی لطف حاصل ہوا۔ اور تھی اور اختر تو وجد کرنے لگے۔
 متن: حضور اس شہر میں تو کوئی آپ کا جوہر دینے والا نہیں ہو طبیعت وجد کرنے لگی۔
 اختر: راشد حضور اس شہر میں کے پڑھنے میں پکنا ہیں۔ اسے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہے (سیر کہسار)
طبیعت کا ہیجان: کسی خاص سبب سے مزاج کی کیوں باقی نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 غزشتہ سال کا جوہر بھول ہوں بھولوں گا طبیعت کا ہیجان بھول ہوں بھولوں گا
 قول فیصلہ: طبیعت ہی ہیجان ہو بھی زبانوں پر ہو
طبیعت کسل متہ ہونا: تکا ہو جانا جسم تکا تکا سا معلوم ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف: اس وقت گیا تو سنا کہ فوہ صاحب فنانہ خانے میں ہیں اور طبیعت کسل متہ ہو۔
 کیونکہ دیر میں کھانا کھایا تھا۔ دیر کہیں طبیعت کسل متہ ہونا۔ حاضر ہوا ہی فرق آجانا، طبیعت کسل متہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 محل صرف: آج کل کی فکر ایسے ہی ہے کہ جسے طبیعت کسل متہ ہو گی۔
طبیعت کو غبت ہونا: پسند نادل ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ لہجے کا زبان۔
 کیا بجا خلقت طبیعت ہے
 کہ طبیعت کو سب کی غبت ہے (معادۃ الفناں)
طبیعت کو شرف حاصل ہونا: دل فرشتی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 محل صرف: حضرت آپ کی گفتگو، عاشقانہ اور کلام صوفیانہ سے طبیعت کو شرف حاصل ہوا۔
 قول فیصلہ: انھیں معنی میں کہی کے ساتھ طبیعت کو لطف حاصل ہونا بھی مستعمل ہو۔ جیسے (آج) خیالات سے طبیعت کو جب لطف حاصل ہوا۔ (آج حیات)
طبیعت کو مشابہت ہونا: ان بات سے لگنا ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 بھلائی چشم۔ مری فارسی میں اپنے کمال حاصل کیا جو طبیعت کو ایک خاص مشابہت ہو۔ (رسالہ اردو سنہ معلیٰ)
طبیعت کو میل ہونا: توجہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
 ہا جو تم نے لہو دست و پامیں عاشق کا نہ ہو گا میل طبیعت کو پھر مٹا کر
 قول فیصلہ: تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر رسید ہو گیا ہو۔
طبیعت کو وحشت ہونا: دل کو

پریشانی ہونا، گھبراہٹ سوار ہونا، طبیعت کا لہجہ
دور پریشانی میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف فصیح راجی
محکم صرفہ: سستے میں میں اختر آئے اور کہا خواؤ
آج ایک خبر مشہور چلی ہے خدا کرے غلط ہو۔
نواب: ارے یا رخصیت تو ہو، خدا خیر کرے۔
آج جو صاحب آتے ہیں ایک ہی بات بیاہ
کرتے ہیں۔

ہراج: میان اختر صاحب خدا کا واسطہ جلد کے
طبیعت کو وحشت ہوتی ہے۔ (سیر کہانہ)
طبیعت کھلنا: طبیعت میں تیزی اور
روانی آنا۔ اردو صرف: قلیل الاستعمال۔
کیا چیز جو عبارت زنجیں میں شرب شوق
خطا کی طرح طبیعت لبتہ اگر کھلے آتش
طبیعت کھٹکھٹنی ہونا۔ (بروزن
بذہنی) مزاج میں چڑچڑاہٹ ہونا اور اذرا
بات میں رو دینا۔ اردو صرف: عورتوں کی زبان۔
طبیعت کی اصلاح ہونا: طبیعت
مستدل ہونا، بد خوئی کا خوش خوئی سے مبتدل
ہونا۔ اردو صرف: فصیح راجی۔

نیں مکن کہ ہر اصلاح نظام کی طبیعت تک
رہے تو زہر زنجیر کو بھائی آب حیاں میں
طبیعت کی افتاد: طبیعت کا سخت
اردو صرف۔ (نور القات)

قولہ فیصل: زیادہ تر زبانوں پر افتاد
طبیعت کی امنگ: بدل کا دل ولولہ
کی زنجیں خواہشیں۔ اردو غیر فصیح راجی۔

محکم صرفہ: بدلتے ہوئے کے ابتدائے طبیعت
کی امنگ دل، باغ باغ تھا کہ آج ہم نے وہ
لکھی جواب تک کہ نہ دیکھی تھی۔ دیوان ذوق مرتبہ اول

طبیعت کی آزادی: برہنہ بن کر آنا جو
دل میں آئے وہ کرنا۔ اردو صرف: فصیح راجی۔

محکم صرفہ: طبیعت کی آزادی اور بے نیازی
کی خدا داد سلطنت معلوم ہوتی تھی۔ کہہ بیٹے کے بعد
دھڑ غائب ہو گئے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت کی جولانی: تیزی تلج
طبیعت کی روانی، ذہن کی جودت۔ اردو
فصیح راجی۔

محکم صرفہ: رات کو غزل کہنے بیٹھا، بارش
ہونے لگی۔ طبیعت کی جولانی نے ایک شخصے میں
تیس شعر بہلوائے۔

طبیعت کے خلاف ہونا: ناگوار
ہونا، مزاج کے خلاف ہونا۔ اردو صرف
فصیح راجی۔

محکم صرفہ: ان کی عادیوں کو بدنام کر رہی
ہیں۔ مگر میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا اگر کوں تو
طبیعت کے خلاف ہو۔

طبیعت کی شوخی: مزاج کا بھلا
طبیعت کی تیزی، کلام کی شگفتگی۔ اردو فقرہ
فصیح راجی۔

محکم صرفہ: طبیعت کی شوخی اور شوکر کرنا
دلوں میں اثر برقی کی طرح دوری اور کلام کا
پرچا بڑھانا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت کی روانی: ذہن کی جودت
اور تیزی۔ اردو فقرہ فصیح راجی۔

چلیے پھرے پھرے طبیعت کی روانی کھلے صفی
صاف ہونا، ہر چیز دریا کا پانی کی طرح
طبیعت کھل ہونا: ذہن کی جودت ہونا،

ہونا۔ اردو صرف: عوام کی زبان۔

محکم صرفہ: عروجات بناؤ یا دہش رستی جو
سبق بڑھاؤ یا دہش ہوتا۔ اس رائے کی طبیعت
عجب عقل ہو۔

طبیعت گر گدانا: دل میں اسگ
پیدا ہونا، شراب پیئے یا محبوب دل بواہ
لئے یا اور کسی بات کے لیے بے تحاشا دل
چاہنا، طبیعت کو بے چین کر دینے والا
پیدا ہونا۔ اردو صرف: قلیل الاستعمال۔

آمد آمد موسم گل کی ہول
پھر طبیعت گر گدال دیکھئے صبا
طبیعت گر دانا: طبیعت کو کسی
طرف متوجہ کرنا۔ اردو صرف: سادہ

خلن وہ جو ہم جو گردا طبیعت جو علم
صرف کا ایک ایک مصداق غافل ہو
طبیعت گرانا: بن میں کمال روانی
پیدا ہو جانا، طبیعت کا جودت پر آنا۔
اردو صرف: فصیح راجی۔

محکم صرفہ: یا تو شوخی میں ہورہے تھے
یا اب جو طبیعت گراں ہو تو شوخی میں آجئے
چلے آ رہے ہیں۔ ایک شعر کا غزل پر کچھ
ہیں کر پاتے کہ دوسرا ذہن میں جاتا ہے۔
طبیعت گرم رہنا: طبیعت میں
امنگ رہنا۔ اردو صرف: ادبی کی زبان۔

عشق سے بہتی ہو طبیعت گرم
شعلہ روئی کے ساتھ صحبت گرم

طبیعت گری گری ہونا: گری گری
سی ہونا، بجا کر آمد آمد ہونا
کرنے کو دل چاہنا، طبیعت میں جودت
ہونا۔ اردو صرف: فصیح راجی۔

ج کچھ طبیعت گری گری سی ہو لا اہل
طبیعت گرانا۔ طبیعت لڑنا کسی
بات کی نہ کو پہنچ جانا، نازک بات سوچ جانا۔
اردو صرف، متروک۔
خوب گرتی ہو طبیعت جب کہیں ہوتا ہو شجر پر
کیا تختہ کا ق ہو کونیں ہر مصرعہ ترک کا ق
طبیعت گنگ ہونا۔ طبیعت کا شمس
ہونا، طبیعت کا الجھن کھانا، طبیعت نہ
چلنا۔ کچھ سمجھ میں نہ آتا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

محلے صرف۔۔ میں دوہر میں سونے کا عالم
نہ تھا آج سو گیا جب سے اٹھا ہوں طبیعت
گنگ ہو۔
طبیعت گھبرانا۔ دل پریشان ہونا
طبیعت کا الجھن کھانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

خبر میں۔۔ کہے گئے تھے
کیوں طبیعت اب اس قدر نہیں
طبیعت گھٹنوں ہونا۔ (بزرگ کھانا)
خمس یا گند چیزوں کا ذکر کرنا یا استعمال کرنا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلے صرف۔۔ چائے کی پیالی میں کھی گئی تھی
مگر تم نے نکال کے پینک دی اور پی گئے تمہاری
طبیعت بھر گھڑی ہو۔
طبیعت گھٹنا نا۔ گھٹن اور گندی
چیزوں یا باتوں سے طبیعت کا مالش کرنا، کسی
چیز سے نفرت ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج
محلے صرف۔۔ جبے بالوں کی برت میں مری ہوئی
کھنکلی ت سے ایسی طبیعت گھٹنا کرنا یا لال

کی برف کھانے کو دل نہیں چاہتا۔
طبیعت لا ابالی ہونا۔ مزاج میں
بے پروائی ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
جوانی کی انگلیں میں طبیعت لا ابالی ہو
نہ تم دنیا میں خال ہو نہ دنیا تم سے خالی ہو
طبیعت لڑانا۔ (مستعدی) طبیعت پر
زور ڈالنا، ذہن لڑانا، توجہ ڈالنا، دل پر
زور ڈالنا، متوجہ ہونا، محض لڑنا۔ غیر فصیح
قول فیصلہ۔۔ یہ محاورہ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے
طبیعت لڑنا۔ (لازم) کسی بات کی نہ
کو پہنچ جانا، کون نازک بات سوچنا، طبیعت
کا خاص طور سے کسی کام کی طرف متوجہ ہونا۔
اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
مشق میں ابتداء سے لڑتی ہو
قول فیصلہ۔۔ اس کی تکمیل صورت طبیعت ہونا
ہی رائج و فصیح ہے۔ جیسے داد واد
سمان اندر خون کے لیے مٹی رنگیں۔ (ادب)
اس لفظ سے شعر میں جان پڑ گئی، اپنی طبیعت
رہ گئی۔ (نسانہ آزاد)

طبیعت لگانا۔۔ دل لگانا، کسی پر دل
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
وہ طبیعت کو اپنے لاکہ لگائے
نوج ایسے سے کوئی آئینہ لگائے (درباشی)
قول فیصلہ۔۔ اس محل پر زیادہ تر دل لگانا
ہوتے ہیں۔

طبیعت لگانا۔۔ دل لگانا، جی پہلنا،
طبیعت متوجہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
محلے صرف۔۔ تکمیل کو د میں تھاری طبیعت خوب

لگتی ہو۔ پڑھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔
قول فیصلہ۔۔ اس کی منفی صورت طبیعت لگانا
لستہ زیادہ مستعمل ہو۔
ہشت میں بھی نہ بے پار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر کے کھانے میں جو ہمارا
زیادہ تر دل لگانا یا نہ لگانا باتوں پر ہو۔
طبیعت گل ہونا۔ خیال ہونا، تردد
ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلے صرف۔۔ تم نے خط جو اپنی بھیجا تھا تو
طبیعت گل ہون میں کھنکھارے خط آئے ہیں
دیر کیوں ہو گئی۔
قول فیصلہ۔۔ اس محل پر دل لگانا زیادہ
ہوتے ہیں۔

طبیعت لہرا نا۔۔ دل چاہنا، اٹک بڑا
ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلے صرف۔۔ نقل ہو کر ایک شیخ ملکوتی صاحب
اشرف المخلوقات کی طبیعت لہرائی کہ سیریا کر
(فسانہ آزاد)

طبیعت مالش کرنا۔۔ جی متلاشی طبیعت
کاتے کرنے کی طرت مال ہونا، پیٹ میں متھنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلے صرف۔۔ جبے کھانا کھایا ہو طبیعت لہش
کر رہا ہو معلوم ہوتا ہو دل میں کھی پڑی ہوئی
مٹی جو میں کھا گیا۔

طبیعت مالوت ہونا۔۔ دل کو کسی سے
انیت ہونا، طبیعت کا کسی سے مالوس ہونا
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔
فاکساروں سے طبیعت اس مالوت ہو
شاق ہو مجھ کو جسکا گرد اس گیر کا

طبیعت مانوس ہونا طبیعت
کو کسی سے اس ہونا دل کا کسی کو چاہے قلنا
اردو صرف فصیح و راجح

محکم دعوے :- جب کتب بینی کا شوق ہو تو
پہلے دو ایک کتابوں میں قیود رکھو۔ مگر رفتہ رفتہ
انہی کتابوں میں چلو۔

طبیعت مائل ہونا: اہل کا کسی سے
اور پرفریقہ ہونا: اردو صحت، فصیح، راسخ۔
طبیعت پھر اک بت پر مائل ہونا: زہد
قول فیصلہ: کسی حکم یا ضمیر کے ساتھ پڑ
کا اثناء کر کے یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے۔
جساکہ زہد کے معنی میں بھی ہے۔

طبیعت مائل ہونا یا کسی بات کی
طرف ترجیح میندول ہونا کسی کام کی طرف دل
راغب ہونا۔ اردو میں اور دفعہ بھیجے ہوئے۔

مناصب پر طبیعت میں کس شخص نے کیا کیے۔
 کہ وہ فن جلد آئے گا طبیعت میں پائی ہو
 قدر فیصلہ: یہ منہج صورت سے جو مانع ہو طبیعت
 دو طرح سے مستحق ہو: پہلی صورت تو یہ ہو کہ کسی
 اسم یا ضمیر کے بند کی طرف کا اضافہ کرتے ہیں۔
 جیسے: آزاد نے بھلا کر کہا کہ جیسی ہم کہ آپ کا ساتھ
 اجیر کر ہو گیا۔ یہاں ان باتوں کے قابل نہ ان
 منہج صورت کی طرف طبیعت مائل: افسانہ آزادی
 نہ منہج صورت یہ ہو کہ بجائے کسی طرف کے پر رہے
 کا اضافہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔

مجھے دوستی اس سے حاصل نہ تھی۔
طبیعت: اگر میت پہ مائل نہ تھی (مشافہہ)
طبیعت مٹی ہونا۔ دل نہ ہونا۔
طبیعت: تضل ہونا۔ اس صورت قریب نہ ہو کہ

چارہ گر مجھ سے ملکر ہوا اسی کیا ہو
آج مت ہوں باقی ہو طبیعت میری
طبیعت مچلنا (یا) مچل جانا۔ پھر چیز کو کچکھنا
اس کے حصول کے لیے بار بار دل چاہنا۔ اردو میں
غیر فصیح۔ (ج)

تھاری میت و فاک حالت بعد کہ حوت در طبیعت
 بدل ہی ہو سنبھل ہی ہو نکل ہی ہو عمل ہی ہو
 دیکھا جو حسن یا ر طبیعت عمل نمی
 آنکھوں کا اٹھا تصور پھر قل پہل کی
 طبیعت محفوظ ہو نا بد دل خوشی و غم
 ہو نا اور دوسرے شخص پر راجح

محلہ فیضانِ اسلام کے طبعیت کی طبیعت خطبات میں درج ہے
روایات میں ہے کہ : افسانہ میرٹ
طبیعت فرشتوں کی طرح ہو نا چاہیے
میں خوش رہنے والی طبیعت راہِ دو صورت
تعمیر یافتہ طبیعت کی زبان۔

دانش بزرگ حق که است و الهام می آید کسی که
کسی که مستحق است که "انسان" (انسان)

طبیعت خزل ہونا طبیعت مرکا
 ک اسنگ نہ ہونا آمد و صہن غیر شمع و آج
 دختر ز کا ہی جو بن نہ ا بھار سہی کو
 ایسی مرل کسی نہ ا بھار طبیعت جو گ

طبیعت طناب مزاج کا برحق
خیالات کا ایک ہونا۔ اردو صرف تصنیف مزاج
آشنا شاعر جو یہ کہ نہیں محبت کا لہو۔

دل میں مٹا طبیعت لے سحر طق اینس
طبیعت مناسب ہونا: طبیعت کو
کسی شے سے مناسب ہونا اور وہ کہ جس سے

طبیعت میں جو شے ہو جائے وہ اس کے
طبیعت میں ملتا ہے۔ مثال کے طور پر
آرٹھروپڈ کی طبیعت کے مطابق

طبیعت متغیر ہونا اور متغیر ہونا
متغیر ہونا کا شگ ہونا اور شگ ہونا
اور شگ ہونا کا شگ ہونا

طبیعت متشنج ہو جائے گی تاثر صحت پیدا ہوگا
نہ رکھ تو اے گل پر شہرِ دل تنگ سینے پر جاہ
طبیعت موافق ہو تا دیکھو طبیعت
طبیعت کا طما، درویشوں کا کھانا ہوتا،
اردو صفت نہیں، راہِ کار

ع بخیلوت موافق طبیعت کپوش دنیا کی
طبیعت موزوں ہوتا ہے دماغ میں
سوزوئیت ہوتا، طبیعت کا شعر و سخن سے
شناخت رکھنا۔ اردو و صرف انجیل راجع
کوہ باطن جو نہ ہوس کی طبیعت موزوں

طبیعت میں جیسا کہ پتھر ہوتا ہے، اسی طرح
کوئی مضمون تو سوجھے گا جو اندھا ہے۔

طبیعت میں آنگٹھناہی کی بیماری

۱۰۔ پتھر ہوئے۔ پھر روئے۔ (دو لفظوں پر مشتمل)

طبیعت میں شکیں پیدا کیے ہوئے ہیں۔
 ان شکیں طبیعت میں کچھ اور ہیں
 ان کے لئے ہیں مئے طہور میں
 سلیم

طبیعت میں اولوالعزمی ہونا

طبیعت میں اولوالعزمی ہونا۔ خیالہ ہونا۔
 اردو صرفہ: تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 محلہ جتو۔ آپ کی طبیعت میں ایک قسم کا اولوالعزمی ہونا
 آپ کو گورکھ پور میں پھونکا۔ (رسالہ اردو صفحہ ۱)
طبیعت میں آنا۔ دل میں آنا۔
 اردو صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 آگیا تو کیا تو کیا طبیعت میں (وہیشتن)
طبیعت میں پاکیزہ ہونا۔ عزت
 میں پاکیزہ ہونا۔ اردو صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 پاکیزہ چوڑوں کا تھا۔ طبیعت میں نہرا
 سچا خوش اسخیر جوڑوں کو نہ پہنچے دیکھا
طبیعت میں سنا۔ مزاج میں ہونا۔ اردو صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 محلہ جتو: خرمائی تو سبوت میں ہی رہتا یا تو کچھ
 نے اور پھر کا دیا۔ (تذکرہ الشرف)
طبیعت میں بل پڑنا۔ عزت میں
 کچھ ہونا۔ اردو صرفہ: وہی کی زبان۔
 ظالم کمان سے تیری طبیعت میں بل پڑا
طبیعت میں بل ہونا۔ مزاج میں
 کچھ ہونا۔ اردو صرفہ: وہی کی زبان۔
 فتنہ تیری جس پر جو کہ بل تیری طبیعت میں
 نہیں پروا نہیں اس کے مقدرا کیا ہے جو
طبیعت میں جمع ہونا۔ خفا ہونا یا ہونا معلوم
 ہونا ذہن میں ہونا۔ اردو صرفہ: وہی کی زبان۔
 محلہ جتو: ہر۔ (ازدات شاعر جو ایک
 ہونا سخن ور کے لیے چاہئیں سب ان کی طبیعت
 میں جمع تھے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت میں جوانی کے جوش
 جھرسے ہونا۔ طبیعت میں جوانی کی انگلیں
 زیادہ دل کے ساتھ ہونا۔ اردو صرفہ: وہی کی زبان۔

طبیعت نہ حال ہونا

محلہ صرفہ: سیرموم کو جس قدر دعوت تھی
 زیادہ طبیعت میں جوانی کے جوش پھر ہونے لگا
طبیعت میں جوش ہونا۔ دل میں
 انگ ہونا۔ اردو صرفہ: فصیح راج۔
 محلہ صرفہ: نہ ہونے تھے کہ جوانی کا عالم تھا
 طبیعت میں جوش۔ (دہلی جات)
طبیعت میں ذوق و شوق پیدا
 ہونا۔ دلہ پیدا ہونا۔ بے انتہا شوق پیدا
 ہونا۔ اردو صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 محلہ صرفہ: ایک دفعہ عرفی کے قصیدہ تھیں
 اشعار پڑھ کر طبیعت میں شوق پیدا ہوا
طبیعت میں والی آنا۔ ہذا میں جودت آنا
 طبیعت میں تیزی آنا۔ اردو صرفہ: فصیح راج۔
 دل فکر کے دریا میں یہ جیہ تک نہ ڈوبے
 شاء کی طبیعت میں روانی نہیں آتی
طبیعت میں سختی ہونا۔ مزاج میں کڑا ہونا۔ اردو
 صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 محلہ صرفہ: آپ کی طبیعت میں سختی مطلق نہیں ہو
 زہی سے پیش آتے ہیں۔ (رسالہ اردو صفحہ ۱۱۱)
طبیعت میں کھوٹ ہونا۔ دل میں
 کسی طرح سے درپردہ برائی ہونا۔ دل میں
 نہ ہونا۔ اردو صرفہ: فصیح راج۔
 نہ کھوٹ کیوں جو طبیعت میں خوب یوں کہ
 کہ چہرے دار کے پاتمہ کھر چلن میں نہیں
طبیعت میں لہری آنا۔ طبیعت میں
 انگ پیدا ہونا۔ اردو صرفہ: وہی کی زبان۔
 لہری آتی ہیں طبیعت میں ہمارے کیا
 برق و شمس جو جب تودہ پڑتی ہیں
طبیعت میں موج آنا۔ دل میں انگ پیدا ہونا۔

اردو صرفہ: فصیح راج۔
 پران روزوں آن طبیعت میں موج
 کہ آراستہ اور ظالم ہو فوج (شاہد)
طبیعت میں ولولہ پیدا ہونا۔ دل
 میں کسی بات کا بے انتہا شوق پیدا ہونا۔ اردو
 صرفہ: قلیل الاستعمال۔
 محلہ صرفہ: ہم بھی ان دنوں ہی کما میں دیکھ
 رہے تھے جب ولولہ طبیعت میں پیدا ہوا
 (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت میں ہرج واقع ہونا۔
 طبیعت میں کیوں نہ رہنا طبیعت میں قتال
 باقی نہ رہنا۔ اردو صرفہ: تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 محلہ صرفہ: خلافت عادت اگر بارہ یکے یا ایک
 سوؤں تو طبیعت میں ہرج واقع ہو یا نہ ہو۔
 فرمایے ضرور ہو۔ پھر ایسے کام کرنے کے کیا فائدہ
 میں میں سر کی نقصان تصور ہو۔ (سیرکھار)
طبیعت ناز پر ہونا۔ مزاج کا نہ ہونا
 طبیعت کا بہت نازاں ہونا۔ اردو صرفہ
 قریب بہ مترادف۔
 طبیعت پھر مری کچھ ناز پر ہو (خام غریب)
 کوئی مطلب مگر آغاز پر ہو
طبیعت ناساز ہونا۔ مزاج بدست
 نہ ہونا۔ طبیعت خراب ہونا۔ اردو صرفہ: فصیح راج۔
 غیر ہو کیا چارہ کر ہو کیوں گے ہرج و مرج
 کیا طبیعت کچھ نصیب دشمنان ناساز ہو
طبیعت نہ حال ہونا۔ طبیعت نہ حال
 ہونا۔ اردو صرفہ: فصیح راج۔
 کروں میں بد شوق طبیعت نہ حال ہو
 کیوں کر دکھائیں تم کو ہمارا جو حال ہو

طبیعت نرالی ہونا

۴۱۵

طبیعت

طبیعت نرالی ہونا عجیب مزاج
ہونا، عجیب طرح کا داغ ہونا، سبک انگ
مزاج ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج۔

یہاں ہیں درختوں شرار آتش گل پر
طبیعت صفر موزوں کہ دنیا ہے نرالی جو سیر ہزار
طبیعت نرم ہونا۔ دل میں مذبذب
رحم ہونا، مزاج میں نرمی ہونا، دل کا سخت
نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

جتنے ہیں صاحب سخن ان کی طبیعت نرم ہے
سردیل اس پر زبان میں استخوان ہوتا ہے

طبیعت نفور ہونا طبیعت کا تنفر
ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محصل صرف ہے۔ ہم تمام عمر پرے سے کے
پر معاش اور آوارہ و میاش رہے، یاد آتی
طبیعت نفور یعنی نہیات و مصیبات سے
بالکل اجتناب نہ کیا۔ (فسانہ آزاد)

طبیعت نہ لگنا۔ دل گھبرانے، دل جھٹلانا
ہونا، دل نہ لگانا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
محصل صرف ہے۔ میں شہر کا رہنے والا۔ آٹھ لگا
دیہات میں پھنسا ہوں، میری طبیعت نہیں لگ رہی ہے۔

طبیعت وجد کرنے لگنا۔ طبیعت
انتہائی خوش ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔
محصل صرف ہے۔ تمہیں مفید اس شہر میں تو کوئی
آپ کا جواب دینے والا نہیں، طبیعت وجد کرنے لگی۔

طبیعت ہار جانا۔ بہت تھک جانا۔
اردو صرف غیر فصیح، راج۔

صدمے کھنے کے لیے بھی جو توانائی شرط ہے
اب طبیعت غم فرقت سے بہت ہار گئی
طبیعت ہار گئے جاتی رہنا۔

دل پر اختیار رہنا، طبیعت کا بے قابو ہونا
اردو صرف فصیح، راج۔

نار سے اس نے جھٹک کر جو چیرا یا دامن
ہاتھ سے جاتی رہی میری طبیعت تیس
طبیعت ہٹ جانا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
دل ہٹ جانا۔

محصل صرف ہے۔ دل چھٹنے لگنے اور طبیعت ہٹ جانے کا
طبیعت چکچکیانا یا پیش پیش ہونا، اردو صرف فصیح، راج۔
محصل صرف ہے۔ چونکہ نظم کہنے کا اتفاق غرض سے نہیں ہوتا اس لیے
طبیعت ڈیل گھڑنے کی طرح میں یہاں تک کہ ہر سہ چکچکیاتی ہو۔
(رسالہ تنویر الشرق)

طبیعت ہری ہونا۔ دل خوش ہونا،
دل شاد ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

طبیعت اپنی تپ ساقی ہری ہو
گلابی سے سے جب منہ نہک ہو جو قریب بکھو
قول فصیل ہے۔ اب زیادہ تر طنز کے ساتھ ہا جیہ
بہت اکر دے تھے۔ دو ہی باتوں میں دنیا کی طبیعت
ہری ہو گئی۔

طبیعت بلکان ہونا۔ تکان زدہ ہونا، کمزور ہونا
انشاف ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محصل صرف ہے۔ اس باری کو تم بڑھاپا ہی سمجھو نہ دھوئے
سے مافوق اور طول کہنے کی طبیعت بلکان ہوگی۔ (فسانہ آزاد)

طبیعت ہونا۔ غریب ہونا، دل آنا
عشق ہونا، سیلون فصیح ہونا، اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

ستیاناں جاے غارت ہو
اور پرہیز کی کچھ عبودیت جو شوق کھو

طبیعتی بنا رفتہ اول دہلیے معدود، ایک
علم کا نام جسے نام طبیعت ہے۔ سے ہیں عربی

صفت، تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔
کسی کوئی قوی طبیعت میں طبیعت جودت، ادبی
طبیعتی، نام طبیعت کا جاننے والا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے
کا زبان، قلیل الاستعمال۔

جتنے ہیں طبیعتیں
یہ وہاں کے کام کا آئینہ

طبیعتی، تربیت یافتہ، فارسی صفت فصیح
قول فصیل ہے۔ موجودہ دور میں طبیبان کا اطلاق
ہی اور اس پر ان کی طبیعت بھی ہوتی۔

طبیعتی، (طبیعتی) اور (طبیعتی) کا نام
فارسی شاعر، مہر وک۔

طبیعتی، تربیت یافتہ، فارسی صفت
اک چنانچہ ہیں تربیت کا مارا

قول فصیل ہے بقول صاحب و صلیب صلیب
رحم الخط با سے موصوفہ ہے۔ یہ طبیعتی ہے

بائے فارسی سے بولتے ہیں، طبیبان، اصل تو
تھا (تو) اور قوت و عہد، طبیعتی

ابن کھنڈر اب ہر ایک طبیب ہی بولے ہیں اور
دوسرا خط میں یہی ہے۔

طبیعتی، تیز ہوا کا جھونکا، اردو۔ (نور اللغات)
قول فصیل ہے۔ اہل کھنڈر میں یہ طبیبان بولتے ہیں۔

طبیعتی، صحیح اطاعت میں ہونا، اردو، صلیب
مورس یا حارث کے باعث ہو (مجازاً) کہ

ت، تازت مبلے قرار۔
کھنڈر کا پاس نہ مجھ کو مزار کا ہر نما کا آئینہ

طبیعتی، جو در در سے شرمسار ہوں میں
قول فصیل ہے صاحب و صلیب صلیب کہ ایک

طبیعتی، طبیعتی، کہنے کے با سے ناراض ہوں
میں ان کے افلاک میں ہیں تہوں کے پیش تھا

آج کل اس کا لاتا سے قوت فی سے ہی جا رہی
اگلے لوگ طائے حلی سے لگ کر تے تھے کھنوس
تعلیم یافتہ طبقہ طائے حلی سے اب بھی لگتا ہے
اور اس سے ہی اس کا رسم الخط اب رائج ہو چکا
طینچہ :- اصل میں تفکیک یا تفکیک ہو یا تینچہ
فارسی، مذکر۔

جائیں گے ہم چین کے نہایت ہی دینے ہو
شبو کے گل میں سیر سے طینچہ کے چوڑے گل
قولہ فیصلہ :- اب طائے حلی سے اس کا رسم الخط
متروک ہو۔ تائے فوقانی تینچہ ہی لکھتے ہیں۔
طحاں :- (بالکسر) تلی۔ عربی، مؤنث۔
ایذا طحان کر کے محبت کے واسطے رکھ
مشتاق کو طحاں ہوا دل بڑھے نہیں، فرد اللغات
قولہ فیصلہ :- مثالی درست نہیں ہو۔ اس لیے کہ
تھک نے طحان سے تلی بڑھ جانے کا مرض نظم کیا
ہو۔ اجاسے لکھنا اب طحاں بمعنی تلی (جو ایک
مشہور مضوی) کو مذکر ہی جوتے ہیں۔

طحالی :- (بالکسر) تلی کی پیاری وہ مرض
میں میں تلی بڑھ جاتی رہا اس میں درد ہوتا ہے
عربی، مؤنث۔

طنتی ہوں میں حکیم صاحب جاق صاحب
مذا کو طحاں ہو گئی ہو (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- باعتبار عربی صحیح بالکسر ہی جو
گراں لکھنا بالکسر ہا جوتے ہیں تو کثرت استعمال
کی وجہ سے غلط نہیں ہو۔

طحاں :- (بالکسر) تلی کی پیاری وہ مرض
میں میں تلی بڑھ جاتی رہا اس میں درد ہوتا ہے
عربی، مؤنث۔

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

فل جو تو سن کر بھر کے طرارہ نکلا
کٹ گئی ہو کر شب صبح کا تارہ نکلا
قولہ فیصلہ :- صاحب فرنگ آصفیہ نے طرار
لکھا ہو۔ حالانکہ رسم الخط طرارہ ہی ہو۔
طرارہ بھرنا :- اچھا کو دنا، چوکر کی بھرنا۔
طراپیس بھرنا، جست و خیز کرنا۔ اردو صرف صبیح
رائج۔

آدمی بنا رہا شک بہا نہ مگاہ عید عشق
پنجا غزال بھر کے طرارہ سپاہ میں

طرار ہو جانا :- تیز بھجانا۔ اردو صرف
صبیح، رائج۔

طرار ان کے گیسو تھے ابتداء سے پر اب
فرہ یہ ہر زبان میں طرار ہو گئی ہو

طراری :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، حار، چٹیل، کس
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوخ کھنوی

طرار :- (فتح اول و دوم مشدد) چوبہ باد
نسان تیز زبان، چینی کی طرح زبان چلانے والا
یا جھپک فر فر بولنے والا۔ عربی، صفت، صبیح رائج
نادر عرف :- نواب صاحب نے کامیاب دوسری ہوئی۔
بیہوشی ان سے نہ بہت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کبیر)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل
پالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

طراوت کرنا۔ گھوڑے کا تیز کا اور چالاک

دکھانا، فراتے بھرنا۔ اردو صرف، قلیل استعمال

جانا ہو کیوں فلک پر طراوت کیے ہوئے

آداب کا مقام ہو باگیں لیے ہوئے ایسا

طراوت (باکسر) نقش ازیت، روز،

نذر، قلم یافتہ طبع کا زبان۔

قولہ فصیل۔ یہ فارسی تراوت باکسر کا عرب

ہو زبانوں پر بالفتح ہو۔

طراوت (مرکبات میں) آراستہ کرنے والا کریمیت یہ حال

تجلیہ سحر طراز، سحر طراز وغیرہ فارسی فصیح، راجح۔

طراوت خان۔ ہر تہیور کے پاس کا نام جو قوم پر اس کو

ایک اعزاز و احترام تھا۔

طراوت، (دفع اول و دوم و چارم)

تازگی، پڑ مروگی کا عکس۔ عربی، مؤنث، فصیح

راجح۔

یہ سیرانی بہ نظام حسن

راغب چاہیے طراوت حسن (سراج نظم)

قولہ فصیل۔ عوام کی زبانوں پر تراوت ہو

صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کے معنی سیرانی اور

سرسری جہان کے ہیں۔

طراوت۔ (فصحی) نکل، نکل۔ اردو فصیح

کیا کہوں میں سبزہ رخسار گلری کا اثر

دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہو گئی

قولہ فصیل۔ عوام اس معنی پر تراوت کہتے ہیں

طراوت۔ (فصحی) رطوبت، نمی۔ اردو فصیح

ہو امیں ہو یہ طراوت کہ دود گھٹن میں

پرستار تھا ہو نقش سے خلق ایرمیر نوق

قولہ فصیل۔ اس معنی پر عوام تراوت کہتے ہیں

طراوت افزا۔ (فصحی) پھانے والا آنکھوں

میں نکل پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب تعلیم

طبع کا زبان۔

محلے صرف۔ خاکسار سکن مولد خطہ، مینو سکا

جنت نظر ہو۔ (فصحی) ازتر بہت پیرا سبزہ

طراوت افزا۔ (فصحی) محبوب محل زمین ہو، لہذا آباد

طراوت آنا۔ (فصحی) پیدا ہونا۔

(قرہ) بارگ کے دیکھنے طبیعت میں طراوت آنی ہو

(نور اللغات)

قولہ فصیل۔ اس معنی پر تراوت پیدا ہونا

زبانوں پر ہو۔

طراوت بخشنا۔ تازگی دینا، فرحت

دینا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

قولہ فصیل۔ اس معنی پر عوام تراوت بخشنا

کہتے ہیں۔

طراوت پانا۔ (آنکھوں کے لیے) نکل

ہونا، (فصحی) پانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محلے صرف۔ ہر صفا و نظر کا تو آنکھوں

نے محبوب طراوت پانا۔ (فصحی) آزاد

طرب۔ (فصحی) خوشی، فرحت، ایسا

شادمانی۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

و فور طرب ہو یہاں اس قدر تسلیم

کہ رکھتا ہو نغمے کا نالہ اثر (سج خندان)

طرب انگیز۔ مسرت و خوشی بڑھانے والا

فرحت بخشنے والا، سبب انبساط۔ فارسی مستحق

تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔

محلے صرف۔ صبح کا سہانا وقت اور شاد

و غریب بارشیں و قافلہ با و تار تار و

قولہ فصیل۔ انہی معنی میں طرب غریب طرب

اور طرب افزا، (فصحی) تعلیم یافتہ طبع کا زبان

نئی نئی بزمیں اور طرب خیز، نسیم سجی مشک

تڑکے کا وقت اس صدا سے خوش آہنگ کے

سننے ہی میاں آوازوں سے اسی جگہ ایک کیا رہی

بستر جمایا۔ (فصحی) آزاد

طرب افزا ہو وہ نوروز کا تاریکی رنگ

دیکھ کر بھاگے جسے۔ (فصحی) ہزاروں رنگ

طرب انگیزی۔ فرحت دینا، مسرت و فرحت

نوش و خرم بڑھانا۔ فارسی مؤنث، قلم یافتہ طبع

کا زبان۔

قولہ فصیل۔ اس معنی پر طرب غریب اور طرب

مستحق ہو۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبع استعمال کرتا ہو۔

طرب خانہ۔ بیش و آرام کی جگہ مسرت شاد

کا مقام۔ فارسی ترکیب نذر، تعلیم یافتہ طبع کا

میرے ساقی تیرا جہ اند تیرے جو غلغلیہ کی ہے

یہ طرب خانہ تراکشی نہیں کا شان ہو

طرب خانہ۔ (فصحی) خوشی بڑھانے والا، فرحت

سرد پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ

طبع کا زبان۔

سانا مینا کبھی بچوں کے گونہ بچوں کے

و دیکھیں طرب زرا کبھی اوند گونہ بچوں کے

طرب کار۔ (فصحی) خوشی پیدا کرنے والا، فارسی

تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔

شادان تھا جو ترے رخ طرب کا رطل حشر

نم و نیاسہ گراں بار نہ ہو نہ پانا، بوجہ

طرب کا۔ (فصحی) بچہ، عیش کا مقام، بچہ

نورانی، تعلیم یافتہ طبع کا زبان۔

نکری کی پائشیں سے ہر طرح آزاد تو

بے بند کا پیر، (فصحی) بچہ، بچہ کا

طرب ناک۔ (فصحی) بچہ، بچہ کا

مست آگیں۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح محل صرف۔ حضرت۔ بے شراب ناب اور مصفا اڑاں۔ دور چلنے لگا۔ آب طرب ناک کا وہ سرور ہر سب سے مست ہو گئے۔ (فسانہ آذر) **طرب ناک ہونا**۔ بہت خوش ہونا، کمال سرور ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

جہاں میں آگے طرب ناک ہو نہ استغافل مسرور صدائیں سوز کے پردے میں ساز دیتے ہیں **طرب** یا (الفتح اول و سکون دوم) انرا کمال رخیل، ڈالنا، دور کرنا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ۔ ان معنی میں عام طور سے نہیں کہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں یا بنیاد، بیخ، مکان کی بنیاد ڈالنا، فرونہ تاشی عمارت کا نقاشی، (مجازاً) سوچنا، بیکر، بیت، خل، نقشہ۔ فارسی، مؤنث، دقتا ڈول، خاکہ، کنارہ کشی، کنارہ، عمارت، جدائی جیسے کسی کام میں طرح دینا کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ قیمت پر اپنا مال فروخت کرنا یا کئی فوج، وہ فوج جو ملک کے واسطے میدان جنگ میں کھڑی رہے، حال احوال اور کیفیت، اہیت، دو دو، اردو، اہل تھوڑی سی سی میں نہیں بولتے۔

طرب یا (تہذیب لکنا، انجراج، تفریق، سنا، خارج کرنا، نکالنا، کرنا کے ساتھ) (فوقہ) آگہ میں سے تیرے تان کیے تر پائی باقی رہے۔ (نور اللغات) معنی میں بالفتح ہی۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ۔ اہل تھوڑی سی بولتے اس جگہ نکالے گئے وغیرہ بولتے ہیں۔

طرب یا وضع، انداز۔ فارسی، وضع، راجح

اس طرح سے آئے وہ سب بال معنی سمجھ رہے ہیں کا بیان اعمال قولہ فیصلہ۔ انہیں معنی میں بسکون حروف میں مستقل ہو۔

ہیں آخر تیر کل بھاگئی طرح اس میں بخون کا سب پاگئی صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ بعض فصحا نے سے، الاستعمال طرح کے بعد غلات فصاحت سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ترکیب مستند شعر کے کام میں موجود ہے۔

چھوٹے جواپنے دست نگار میں کدو نگار۔ یا قوت کی طرح سے ہر وہ خوش آب سرخ دو ایک مستند اساتذہ کو چھوڑ کے اجماع فصیح لکھتے اس بات پر ہو کہ طرح سے نظم کی جانکا ہو اور غیر فصیح ہیں جو۔

جس طرح سے بھل کی صدا تار پہ دوڑے **طرب** (بفتحین) حالت، گت، موزوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ یہ لکھتے کہ زبان نہیں ہو۔ **طرب** (بفتحین) نقشہ۔ اس وقت تک بڑھ گئی ہو یہاں سے طرح جہاں کی طرح کہاں کی وضع کہاں کے ادا کہاں کی طرح **طرب** (بفتحین) مانند، مثل۔ اردو، مؤنث، وضع، راجح۔

میری طرح بھی خوشا خانہ ہو کوئی یوں ہوں کسی کا بزم میں گویا نہیں خود فیصلہ۔ بھینس میں بسکون یا جس کا سوال سمجھ ہو جو تمہاری طرح تم سے کوئی بھیشتہ وعدہ کرتا نہیں منصفی سے کہ دو تھیں اعتبار ہونا

اس کے ایک معنی ہیں 'طرب سے طریقے سے' صورت یوں تو خاک میں دل روٹن پہلا ہو گیا جس طرح پانی کنویں کے تہ میں تارا ہو گیا **طرب** (بفتحین) وہ مصروف ہو غزل، قصیدہ، سلام وغیرہ کہنے کے لیے مخصوص ہیں قافیہ کے ساتھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، وضع، راجح۔

محل صرف۔ بزم حسن کے ساویں دور کی طرح بہت شگفتہ ہو بہت اچھے اچھے شعر نکلیں گے۔ قولہ فیصلہ۔ بسکون حروف دوم ہی استعمال ہوتا ہے۔

منظور طرح سے اگر اخراط شو ہر ہر سحر کو بنائے دریا کسی طرح کسی شاعر کی کہی ہوئی غزل وغیرہ کے ردیف قافیہ میں طبع آزمائی بھی طرح ہو۔ جیسے میں غالب کی طرح میں سچاں شعروں کی غزل کہی ہو **طرب** اڑانا۔ انداز اختیار کرنا، کسی کا شکایت کرنا۔ اردو صورت، قریب بہ متروک۔ وہ قدم چل نہ سکا اُس پر گارہ کی طرح سر رونے لگا اڑاں قد و بچو کی طرح قولہ فیصلہ۔ بسکون دوم ہی ہو لیکن یہ بھی قریب بہ متروک۔

طرب بطرح کا۔ رنگ رنگ کا، الزام اقسام کا، نوٹ، نوٹ۔ اردو، تابع فعل۔

(فرہنگ آصفیہ) قولہ فیصلہ۔ اہل تھوڑی سی محل پر طرح طرح بولتے ہیں۔

طرب پر۔ طرب سے طریقے سے انداز سے مانند، مثل۔ اردو فقرہ، قلیل الاستعمال

محکم صرفہ :- یکم صاحب کو تلب کمان کہ یہ حال نہیں اور خاموش ہو رہی۔ یہ اور صورتوں کا طرح پر طرح دے والی نہ تھیں۔ (سیکھساں) طرح پر مہنا :- طرح میں غزل پڑھنا۔ اردو صرفہ، مترک۔

یہ مینیں حضرت صاحب کے آگے نظر کیں میں نے منیر اب طرح پڑھنے کو انھیں کے ساتھ چلے یہ قول فیصلہ :- اب طرح پڑھنا کے بجائے طرح میں پڑھنا بولتے ہیں۔ (باضافہ میں) طرح پکڑنا :- روش اختیار کرنا۔ اردو مترک۔

نکل آتے ہو گھر سے چاند سے کیا طرح پکڑی۔ قیامت ہو رہے گی ایک دن اس کے بچاوی سے طرح دار :- وضعدار، خوبصورت حسین اردو، صفت، غیر فصیح، راج۔

محکم صرفہ :- ہمارے یہ طرح دار میاں زادوں کے کما کہ حضرت ہم فریب الوطن آدمی ہیں ہمیں شرکائے جلسہ کی مختصر کیفیت سے آگاہ کیجئے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصلہ :- میر نے بسکون دوم بھی نظم کیا۔ بندہ تو طرح دار وہی طرح کش تھا یہ پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہو طرح خداری :- وضعداری، تازہ انداز، خوبصورتی۔ اردو، مؤلف، غیر فصیح، راج۔

رنگ سونے میں چمکتا ہو طرح دار کی کا حشری طرح عالم ہو ترے حسن کی بیداری کا (مہمان) طرح دے جانا :- ٹالنا، چشم پوشی کرنا، درگزر کرنا۔ اردو صرفہ، غیر فصیح، راج۔

ہمیں پاس محبت طرح دے جاتے ہیں اکثر دگر نہ کیا تھا ہے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل کج قول فیصلہ :- مؤلف نور اللغات نے طرح دے دینا، بھی انھیں معنی میں لکھا ہو جو کھنڈ میں رائج نہیں۔

طرح دینا :- ٹالنا، چشم پوشی کرنا، درگزر کرنا۔ اردو صرفہ، فصیح، راج۔

محکم صرفہ :- ہم آپ کو ہمارے کچھ کے طرح دیتے ہیں۔ (طلمس پوش نبی)

طرح دینا :- ٹالنا، کرنا، تقسیم کرنا (نقرہ) تبیج سے تھوڑے سے حصے کو چٹکیوں سے کر کے دو دو دانوں کو طرح دینے والا قول فیصلہ :- (ہل کھنڈ نہیں بولتے۔)

طرح دینا :- بنیاد ڈالنا۔ (نور اللغات) قول فیصلہ :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

طرح ڈالنا :- بنیاد ڈالنا، تہہ پر کرنا۔ اردو صرفہ، قریب بہ مترک۔

پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے چند سرور کر آشیان کی تو ابھی طرح نہ ڈالے جس قول فیصلہ :- اب اس جگہ بنیاد ڈالنا ہی بولتے ہیں۔

طرح طرح کا :- مختلف طرح کا ہر طرح اردو صرفہ، فصیح، راج۔

قول فیصلہ :- بصیرت صحیح طرح طرح کے، بھی بولتے ہیں۔

محکم صرفہ :- افسر کمانیر نے دو چار سواریوں سے جو اس قلعے کے حالات سے خوب واقف تھے طرح طرح کے سوال کیے اور جواب دینے پر خوب نوبت کی (فسانہ آزاد)

طرح کرنا :- بنیاد ڈالنا۔ اردو صرفہ، قریب بہ مترک۔

چمن میں آمد آمد ہو خزاں کی مہنت ہیں نے طرح آشیان کی

طرح کرنا :- ردیف قافیہ بحر تانے کے واسطے مصرعہ کتنا۔ اردو صرفہ، مترک۔

قد جانان عاتقہ دوسرا مصرعہ نہ لکھیں جو چمن میں طرح کر دیجے جو مصرعہ نہ لکھیں

قول فیصلہ :- اب اہل کھنڈ اس عمل پر طرح ٹالنا بولتے ہیں۔

طرح کرنا :- تاش و غیرہ کھیلنے میں ہاتھ کی صفائی سے اس طرح پتے ٹکانا کہ اپنی ہی جہت ہو۔ اردو صرفہ، جوار یوں کے اصطلاح۔

محکم صرفہ :- جب کے نواب صاحب نے باپ کی دولت پال اور جھاکھینا شروع کیا، جوار یوں نے طرح کر کے ان کو ٹوٹ لیا۔ پیسے پیسے کو محتاج ہو گئے۔

طرح کرنا :- آگ پر سرخ کی ہوئی دھما پر کوئی ایسی دھا ڈالنا جو رنگ تبدیل کر دے

اردو صرفہ، اصطلاح کیمیا۔ (نور اللغات) طرح کش :- وضع اختیار کرنے والا،

اخلاص اختیار کرنے والا۔

بندہ تو طرح دار وہی طرح کش تھا یہ پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہو

طرح مقرر کرنا :- طرح کا مصرعہ دینا یا اردو صرفہ، فصیح، راج۔

محکم صرفہ :- ان مشاعروں میں نہ کوئی طرح مقرر کی جاتی تھی نہ بہت سے لوگوں نے قید لے جاتے تھے۔ (امرا و جان ادرا)

طرح میں ڈالنا :- طرح قرار دینا ۔

اردو صورت، دہلی کی زبان ۔

محفل صرف :- سب شاعر وہیں آکر جمع ہوتے تھے۔ اپنے اپنے کلام سناتے تھے۔ مطلع اور مصرع طرح میں ڈالتے تھے ہر شخص مطلع پر مطلع کرتا مصرع پر مصرع لگا کر طبع آزمائی کرتا۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طرح میں کہنا :- طز کے مقررہ کردہ مصرع

پر غزل یا قصیدہ یا سلام کہنا۔ اردو صورت قطعی طرح محفل صرف اس طرح میں کہنا آسان بات نہیں ہے۔ لکھا منہ کو آجائے گا۔

طرح نکالنا :- طرح کا مصرع نکالنا خاص

ردیف قافیہ کے ساتھ مصرع نکالنا تاکہ ردیف یا قصیدہ وغیرہ کہا جاسکے۔ اردو صورت فصیح، راج ۔

محفل صرف :- خدا بخشنے محمد صاحب ہمارے سین الادب کے مشاعروں کے لیے جو طرح نکالتے تھے زیادہ تر اچھوتی ہوتی تھی۔

قولہ فیصلہ :- اس کی جگہ 'ین' کے ساتھ (میں)

زباؤں پر ہے۔ جیسے : بادشاہ مختار ازین کا بادشاہ ہے۔ طرحیں خوب نکالتا ہے۔ (اب جیٹا) اس کا لازم طرح نکالتا بھی زباؤں پر ہے جیسے اس مرتبہ 'بزم حسن' کے آٹھویں دور کی طرح بہت عمدہ تھی ہے۔ اچھے اچھے شاعروں نے۔

طرح نو ڈالنا :- نئی بنیاد رکھنا۔ انداز

قریب بہ متروک ۔

فتح کی ایک طرح نو ڈال جہاد لفظ

مرجبانے صبر پر تاثیر زمین اللہ آبادی

طرح نہ دینا :- معائنہ نہ کرنا۔ اردو صورت

غیر فصیح، راج ۔

خوب اس کو تو آرتے انھوں نے

نہ ہزار کبھی طرح نہ دینا

طرح ہونا :- مقرر کی ہوئی طرح میں غزل

کہی جانا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان ۔

محفل صرف :- ایک پرانی غزل شاہ نصیر کے

زمانے میں طرح ہوئی تھی۔ اس پر اعتراض ہو

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طرحی :- مقررہ طرح میں سلام یا غزل یا قصیدہ

وغیرہ اردو صفت۔ فصیح، راج ۔

محفل صرف :- بزم حسن کی جانب سے ہر ماہ

طرحی قصیدہ خوانی ہوتی ہے۔

طرحی مشاعرہ :- وہ مشاعرہ جس میں پہلے

سے دی ہوئی طرح میں غزلیں پڑھی جائیں۔ اردو

فصیح، راج ۔

قولہ فیصلہ :- مقاصد کے لیے طرحی مقاصد

اور سالہ کے لیے طرحی سالہ ہوتے ہیں۔ جیسے

۱۹ جولائی کا "بزم حسن" منصوبہ بزرگ جانب

طرحی مقاصد ہوا۔

طرح ویرایش :- ہنگامہ اور کردار اور تعلیم یافتہ

طبعی کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

محفل صرف :- اسے نادر لفظ یا نادر لفظ ہونا

جدھر جاؤں زبرد ہو۔ (انتقادی اچھوتی صفت فکر و

طرد ہو۔) (سیر کہلا)

طرح :- (فتح اول بکون دوم، خواں انداز)

دش، ڈشک، روشنی طریقہ، عربی، موقوف،

فصیح، راج ۔

قولہ فیصلہ :- چھوٹی جیسی اساتذہ نے ذکر

نظم کیا ہے بعض نے موقوف ۔

دل میں جو یاد ہو مجھ کوئے یار کی

(موقوف) ہر طرز ہو نفس میں نسیم بہار کی

(مذکر) قصیدہ بکھیرا تو تمام ہوا مطلب دل کا بیلا

ہر سب سے جدا تقریر کا طرز ہو نیا عنوان ہو

فرمایے کب تک صبر کریں۔ (انشائے سرور)

دہلی کے اساتذہ میں بھی تذکرہ تانیث پر غلط

ہے۔

اس کی طرز نگاہ سے پوچھ

(موقوف) سچی ہی جانتے ہو آہ مست و بھیر

دعاں دکھا کے مت نہیں اسے بخیر لایا شاہ

(مذکر) چاک جگر کام کو طرز ہو فنا یا

موجودہ دور میں مذکر لفظ کے ساتھ مذکر استعمال کرتے

ہیں جیسے ان کا طرز بیان۔ اور موقوف لفظ کے

موقوف استعمال کرتے ہیں جیسے ان کی طرز تحریر تھا

میں مذکر و موقوف دونوں طرح سے استعمال کرتے ہیں

اور دونوں طرح صحیح ہے۔

طرز :- (۱) انداز سخن رنگ سخن۔ عربی، فصیح، راج

طرز موتی سے نہ آگاہ تھے جیت تک کہ نظر

سج تو یہ کہ کبھی رنگ غزل نے نہ دیا

قولہ فیصلہ :- اس کا ایک صورت طرز بن ہوا

کیا بنا ہی طرز موسیٰ اسے نظیر

طان میں لادریا نے فن میں

طرز :- بیٹ، فصل، عربی۔ (ذوق اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل کھوئیں بولتے

طرز :- (خود خصائص) باورے۔ اردو، موقوف،

فصیح، راج ۔

زلف کے مانند گل سے ترسید ادا کی

طرز پوشا کردی جو شیک شیک شاد کی

طرز :- (دھن لے)۔ اردو، فصیح، راج ۔

محفل صرفت :۔ دانش حضور اس مثنوی کے پیش
میں کیا ہیں۔ اسے سبحان اللہ کیا مدہ طرز
قول فیصل :۔ اس کا ایک خاص صفت طرز رکھتا
ہو جس کے معنی ہیں گانے مغزل یا سلام وغیرہ
کی دھن بنانا۔ جیسے تاجدار نے اس غزل کی
جو طرز رکھی ہو وہ یہ نہیں ہو جو تم سنار ہے ہو وہ
بہت اچھی طرز ہو۔

طرزِ آواز :۔ (باضافت) ادا کرنے کا طریقہ
ادا کرنے کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
سنسٹا جو پریشہ غور سے انصاف ہستی ہستی
کچھ خواب ہو کچھ اصل ہو کچھ طرزِ ادا ہو کچھ
طرزِ آواز انا کسی کا نقل اتارنا۔ اندازِ دنیا
کسی کی وضع اختیار کرنا۔ اردو صورت نوشت
غیر فصیح راج۔

طرزِ بیان :۔ بیان کا انداز میان کرنے کا
عنوان، تقریر کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
محفل صرفت :۔ آفتاب الدولہ قلی اس زمانے میں
نہایت ہیں۔ تاج میر و مغل کا نام انھوں نے
خوب روشن کیا۔ مثنوی فصاحت مثنوی دو تصنیف
کہ کہ قلم توڑ دیے۔ کیا صاف روز مرہ کیا طرزِ بیان
ہو کیا بول چال کیا زبان ہو۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصل :۔ اس عمل پر طرز تقریر جو بول سکتے
طرز تحریر :۔ (باضافت) تحریر کا انداز
طرزِ عبارت :۔ فارسی ترکیب فصیح راج
محفل صرفت :۔ محمد حسین آزاد کی طرز تحریر ایسی
دل کش ہو کہ ان کا کتاب شروع کر کے چھوڑنے کو دل
نہیں چاہتا

طرزِ دنیا :۔ دنیا سازی۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ جیسے گزرا۔

میں تو کہتے بھی کچھ ہوں شرماتا
طرزِ دنیا :۔ کچھ نہیں آتا (فریب مشق)
طرزِ سخن :۔ خصوصاً اندازِ شاعر۔ فارسی ترکیب اندک
فصیح راج۔

محفل صرفت :۔ آتش کا دھن دھن لگانے پر خصوصاً (نور اللغات)
طرزِ سکھانا :۔ طریقہ بنانا، انداز سکھانا
قائدہ تعلیم کرنا۔ اردو صورت فصیح راج
مستمری سکھانے اگر جھوٹے ک طرز
کے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب ذوق
طرزِ عمل :۔ کام کا طریقہ، انداز کار۔ فارسی
ترکیب، اندک، فصیح راج۔

شرم شرم :۔ اسے قوم یہ طرز عمل چاہیں
جو شہرہ قبیح ہو تو سب کو ورنہ کچھ پرواہ نہیں
قول فیصل :۔ طرز عمل اچھا ہو نا دریا نہ پونا
طرزِ عمل اختیار کرنا وغیرہ اس کے صفت ہیں۔
جیسے "سعادت فرانس میں (جرمنی) بھی وہ طرزِ عمل
اختیار کرتا جاتا ہو جو کسی زمانے میں فرانس کا تھا۔
(رسالہ اردوئے محفل حل گر گزشتہ جولائی ۱۹۱۸ء)
طرزِ کلام :۔ (باضافت) انداز گفتگو بات
کرنے کی ادا، اندازِ سخن۔ فارسی ترکیب فصیح راج
قول فیصل :۔ اس عمل پر طرز گفتگو میں بولتے ہیں۔
طرزِ کام :۔ ایک مثنوی خصوصاً اندازِ شاعر ہو۔

طرزِ معاشرت :۔ رہنے سہنے کا طریقہ
مل جلنے کے رہنے کا انداز فارسی ترکیب اندک
فصیح راج۔

محفل صرفت :۔ وہاں کہ عمر قی یہاں کی لہروں
سے طیں نوکس کیا؟ وہ تو بالکل ان پر ٹھہر چکا
ہیں اور راج :۔ طرزِ معاشرت مختلف ہے (فسانہ آزاد)
طرزِ نکالنا :۔ انداز نکالنا۔ طریقہ ایجاد کرنا

اردو صورت فصیح راج۔
داغ :۔ تجو بیاں ہو کیا کنا
طرزِ سب سے جلد نکالنے پر
طرزِ قوی :۔ دنیا انداز۔ نیا طریقہ۔ فارسی
ترکیب، مستر وک۔

محفل صرفت :۔ دند کا دند اند کلام قابل مساد
ہو۔ (یکم ذی القعدہ ۱۳۱۸ھ) طرزِ قوی :۔ قیادت
طرزِ اول :۔ (الفتح اول دوم) جانیہ سمت
رنج :۔ عربی و نوشت فصیح راج۔

دش کیا تھا جہر اس نے وہ طوطی کی تھی
بہنیں انوں کی اس فوج میں صفت کون تھی

قول فیصل :۔ اس لفظ کی تذکرہ و تانیث پر بحث
کرتے ہوئے مولف نے اور اللغات نے لکھا ہے کہ "لفظ
موتقہ ہو۔ اگر اس لفظ کو مؤخر کر دو تو کہیں گے
قبیلہ کی طرف اور اگر مقدم کر دو تو کہیں گے (وقت
کے :۔ آخری صورت "طرف قبیلہ" اس میں فقیر
لفظی پائی جاتی ہو قدیم شہر نگاروں کے یہاں یہ
صورت بہت ملتی ہو۔ مگر موجودہ دور میں اس
صورت سے کوئی نہیں استعمال کرتا۔ اب عام طور
طرف، نوشت ہیں۔ اس کی عربی جمع اطراف
ہو جو اردو میں بھی مستعمل ہو۔ (اردو صحیح طرین) ہو
اس سے قبلہ کو لوگ پہچانیں

طرین جانی راتے جانی (سراج نظم نش)
طرف :۔ کنارہ۔ عربی، فصیح راج۔
محفل صرفت :۔ گاڑی آتی ہو۔ ایک طرف
ہو جاؤ۔ (پنج میں زیلو۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ یہ لفظ لفتح و او و سکون را دونوں طرح
فارسی میں موجود ہو۔ لیکن اردو میں قانونی الفاظ

کے سوا کہیں سکون نہ رہیں پایا بے گروہ
دور میں قانونی الفاظ میں بھی یہ لفظ سکون
دوم مستعمل نہیں ہو۔ عربی میں طرف کے مترادف
معنی اور بھی ہیں، 'بازو'، 'پہلو'، 'جمل'، کسی چیز کا
حصہ یا ٹکڑا مگر اردو میں ان معنی میں رائج نہیں
فارسیوں نے عقاب اور حرکت کے معنی میں بھی
استعمال کیا ہے۔ ان معنی میں بھی یہ لفظ اردو
میں مستعمل نہیں ہو۔

طرف : یا لحاظ، پاس، پہنچ، جانب داری
پاسداری، اردو، نوشت، ادبی کی زبان۔

نہ کہنے کے لگا کسی کی طرف
وہ میں کی طرف حق اسی کی طرف توں پوری
قولہ فیصلہ : کہ میں اس حق میں طرفدار
ہوئے ہیں۔

طرف اول : (باضافت) فریق اول
یعنی مستفیض، فارسی ترکیب، مذکر، قانون
کی اصطلاح۔ (نورالغلات)

قولہ فیصلہ : کہ میں عام طور سے طرفدار
کے بجائے فریق اول کہتے ہیں۔

طرفۃ العین : (بیعت اول و سکون ثانی
و بیعت سوم و صم چارم) چشم لردن، لمحہ ہیز
دم ہیز، ذرا سا دیر تک بھیکتے۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ : اس لفظ کے آخر میں غلطی
کا اضافہ کر کے ہوتے ہیں یعنی طرفۃ العین میں
کے معنی ہوتے چشم لردن میں دم ہیز میں
بغیر لفظ 'ہیز' بالکل مستعمل نہیں۔

و قہ بعض میں صبح شب اس اپنی
سیر و گونہ انداز آئے جگہ سرتیبا

بعض ناواقف حضرات طرفۃ العین کو بغیر اول
طرفۃ العین ہوتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

طرف ثانی : فریق ثانی، فریق مخالف
معاذ اللہ، مذکر، اصطلاح قانون قلیل استعمال
محکم صرف : ایک موقع پر دونوں قوں میں اختلاف
کا رنگ بگڑا۔ استاد نے ایک فرقہ کے لوگوں کو
حق بجانب دیکھ کر طرف ثانی کے سرگرموں کو کھایا
مگر وہ اپنے جمعیت اور سازشوں کے گھنڈ میں
نقہ نہ کھکے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قولہ فیصلہ : اب عام طور سے زبانوں پر
فریق ثانی، یا فریق مخالف ہے۔

طرفدار : ساتھی، مددگار حمایت
اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محکم صرف : تیسرے طبقے میں انہوں نے
پڑھی تو بعض اشخاص نے کچھ کچھ چوٹی میں کیں۔

استاد مرحوم کے طرفدار کچھ کہ شاہ صاحب کے
اشعار سے پوٹے ہیں۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قولہ فیصلہ : فارسی میں طرفدار یعنی بادشاہ،
حاکم، جاگیر دار زمین دار لیکن ان معنی میں اردو والے

نہیں استعمال کرتے۔ مددگار ساتھی وغیرہ کے معنی
میں ہوتے ہیں۔ لہذا ان معنی میں یہ لفظ اردو میں
اصولاً فارسی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہیں
خدا معلوم آئینہ کیں باضافت نظر کیا۔

ہو جب سے وہ مگر طرفدار غیر
مرے حق میں کانٹے ہی ہوا کیا

اس کا صحت بنانے کے ساتھ (طرفدار بنا) اور ہوتا
یا ہوجانے کے ساتھ (طرفدار ہوجانا) ہو۔

ہم نہیں ان کے طرفدار بنے بیٹھے ہیں
میرت تم خوردن آرزو بنے بیٹھے ہیں

سہنا کے ساتھ بھی باعتبار عمل سر نہ کرتے ہیں۔

دل ہمارا تھا ہمارا تھا ہمارا نیکی
ان کے قابو میں رہا ان کا طرفدار ہا شاگرد خانہ

طرفداری : کسی کی حمایت پاس لحاظ
پاسداری، اردو، نوشت، ادبی، فصیح، رائج۔

محکم صرف : اہل تذکرہ کو چاہیے کہ شاعر
کا اصل حال بغیر حمایت و طرف داری کے نہیں
اور عداوت کا اظہار بھی تذکرہ نویس میں نہ
کریں۔ (سبحان الصفا صحت)

طرفداری کرنا : پاس داری کرنا، لحاظ
کرنا، حمایت کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تیرے میں پہلو میں بیٹھے دل جگر ہیں شاد شاہ
آٹھ گئے کہہ کر کوئی جس کی طرفداری کرے

طرف سے : جانب سے، حوض میں
اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محکم صرف : تم شادی میں جا رہے ہو جہاں اپنی
طرف سے شربت پلاؤ دینا وہاں پاؤں روپیہ

ہماری طرف سے بھی دے دینا۔
طرف کرنا : طرفدار کرنا۔ اردو، صرف
ادبی کی زبان۔

نہ کہنے کے لگا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف توں پوری

قولہ فیصلہ : اس جگہ اہل محکمہ طرفداری کرنا
ہوتے ہیں۔

طرفی : (بالضم) حرکت، مددگی، خود۔
فارسی، نوشت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طرفہ : جھپک، ایک بار آنکھ جھپکنے کا حرکت
پکارتے کا وقت، چشم زدنی، عربی، نوشت۔

(نورالغلات)

قول فیصلہ: طرفہ یعنی کسی ترکیب کے ساتھ
 رائج ہوتا نہیں ہوتا۔
 طرفہ: (بالعم) نیا، عجیب، نادر، نوکھا
 عربی، صفت، فصیح، رائج۔
 یہ بھی طرفہ ماجرا ہو کہ اس کو چاہتا ہوں
 مجھے چاہیے جو جس سے بہت احترام کرنا میرا
 طرفہ: (بالعجب) بات۔
 (فقہ) اور طرفہ تو یہ ہو کہ آپ جہاں تعین کرتے
 ہیں منی خستہ ہو جاتے ہیں۔ (فورا نقلا)
 قول فیصلہ: ہوتا نہیں ہوتا۔ طرفہ: (بالعجب)
 ہوتا ہے۔
 طرفہ تر: بہت زیادہ عجیب۔ بہت نوکھا
 عجیب تر۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ کہنے کے لئے
 ضبط کر رہے تھے تاں طرفہ تر دکھلا دیا
 چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلا دیا
 طرفہ تماشا: عجیب، غریب تماشا، عربی
 الفاظ، فصیح، رائج۔
 محل صرف: حقیقی جانی ہو کے بھان کے خلاف
 عدالت میں گواہی دے طرفہ تماشا۔
 طرفہ شاگرد: کہ کسی شاگرد کو استاد سے
 عجب شاگرد ہو کہ استاد کو سبق پڑھاتا ہو اگر
 کوئی شخص کسی اپنے سے زیادہ جاننے والے کو
 کوئی بات بتائے تو یہ مصروف پڑتے ہیں۔
 (فرنگی مثال)
 قول فیصلہ: یہ تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔
 طرفہ گل پھولنا: (کنایت) تمنا بات ہونا
 نیا شکوہ کھلنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
 گلستان شہادت گاہ میں طرفہ گل چھوٹا
 بنایا شاخ گل تال نے اپنے دست پر خون

طرفہ ماجرا: عجیب، نادر، عجیب بات۔
 فارسی ترکیب عربی الفاظ، فصیح، رائج۔
 محل صرف: طرفہ ماجرا کہ ایسا صاحب کی پی سی ہو کہ
 پر ہوا ہوتا ہو۔ (رسالہ اردو) حق میں کہتے ہیں
 قول فیصلہ: ہونا کے ساتھ اس کا معنی ہو۔
 ہے طرفہ ماجرا مرے قاتل کے سامنے
 بس بڑا تر چاہے بس کے سامنے
 طرفہ عجیب: وہ چیز جو عجیب و غریب ہو
 شے مرکب ہو۔ عربی، فکر، قلیل الاستعمال۔
 طرفہ عجیب: (کنایت) عجیب آدمی، نوکھا
 آدمی۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔
 محل صرف: ہمارے عکرم صاحب بھی طرفہ عجیب
 ہیں ہر زمین کے نیچے میں پستان ضرور نکلتے ہیں۔
 قول فیصلہ: منسوب اور طریق کے معنی میں بھی
 استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: "آپ طرفہ عجیب
 ہیں۔" ایسے سب سالیان اور سب دوروں میں سالی
 کی سالی جو روکی جو رو۔ جیسے: "کچھ لکھا ہو۔"
 (فنا آواز)
 احمق اور بے وقوف کا مفہوم بھی لکھا ہو۔ جیسے
 "تیسرا بنگا مر رہا ہو یا حکیم صاحب تشریف لائے"
 قاضی صاحب سے کہا: "تو میرے کا ہو۔ حرافت
 نے طرفہ عجیب کیا۔ بے گناہ کا میں نے خون کیا۔"
 (شبستان سرور)
 نودنے کے محل پر طرفہ عجیب بھی لکھا گیا ہو۔
 واہ کیا کہنا ہمارا طرفہ عجیب ہیں مسقی
 وعدے میں قائم ہیں جب بنا پڑے تو وہ بھی
 طرف ہونا: طرفہ ہونا کسی طرف ہونا۔
 کسی جانب ہونا، کسی طرفہ ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔

شکوہ جو رتبار شرمی یاد نہ ہوا
 نہ ہوا میری طرف، اور شرم نہ ہوا
 طرفین: (بالعجب) دو طرفہ، دو طرفہ
 عربی، صفت، فصیح، رائج۔
 محل صرف: یہ مسئلہ سخت ہو تقسیم جائے
 بغیر تر شرم نہ ہوا، نہ ہو۔
 طرفین: (بالعجب) دو طرفہ، دو طرفہ
 دو طرفہ جات، دو طرفہ شرم کا صنف، شرمی رائج
 محل صرف: طرفین کے گریوں کی پوچھا کرتے
 تھے اور ایک کولہ میں فوج میں آن کر پھا۔
 (فنا آواز)
 قول فیصلہ: اس کا ایک منہ ہو کہ
 دلس کی طرف کے لوگ۔ جیسے: "دور دور ہونا ہو کہ
 حسن و جمال کا شہرت ہو۔" آخر کار ایک زمین پر
 جو اقدار کے ساتھ نسبت قرار پائی۔ پھر کیا تھا
 ہم نہیں سے تیار ہوا ہو کہ نہیں: (فنا آواز)
 طرفین: (بالعجب) دو طرفہ، دو طرفہ
 (دلی شرم)
 قول فیصلہ: یہ کسی کا زبان اور صورت میں
 طرفین: (بالعجب) گرد و گرد، جلد
 رنگ کی جگہ ہو کہ نہ کر، نہ کر۔
 طرف کے طرف اور طرف کے طرف
 کچھ اور ہر طرف کے طرف کے طرف
 طرف: (بالعجب) دو طرفہ، دو طرفہ
 ہو جاؤ۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔
 رواں جو رہی مع غلام جلد میں
 ملاک طرفہ گویاں جلد میں (سمرقند اخبار)
 قول فیصلہ: عربی میں بفتح اول وقت ہر طرف
 کسور و ختم قلعہ آخر میں: (بالعجب) دو طرفہ، دو طرفہ

امراض جن کا صیغہ ہو یہ کلمہ عرب کے لقب
سلاطین کے آگے کہتے ہوئے چلتے تھے۔
طرہ : (جسم اول و فتح دوم مشدود) لفظ
کامل سر کے بل کھائے ہوئے بال (کنایہ)
محبوب کی کامل بچیدہ۔ عربی، ذکر قلیل الکمال
طرہ لکھو ترا طرہ مری دستار کا
گلشن رخسار تیرا میرے سر پر گل فشان (بگڑا)
قول فیصل : ان بل کھائے ہوئے بالوں کو
کہتے ہیں جو اکثر درویش ادھر ادھر پھولتے ہیں
عرب میں اس کی اصل طریت ہے جو حالت وقت
میں طرہ ہو جاتی ہے اور لغوی معنی پیشانی کے
بال ہیں۔

طرہ : پیش کے تاروں کا گچھا جو بگڑی یا
سرس کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر،
نسیج، راج۔

سر پر طرہ ہر مہرین تو گے میں تھی
کنگنا ہاتھ میں لیا ہر تو سر پہ ہرا
طرہ : اندازے کا یہ جو اد پر نکلا ہوا
کہتے ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل : اب ان معنوں میں قلیل استعمال
طرہ : ٹوپ کا پھندا جو لٹکا رہتا ہو۔
(نور القفایات)

تو فیصل : عام طور کے پھنسل یا پھندا
کہتے ہیں۔

طرہ : پھولوں کی لڑیوں کا بنا ہوا گچھا جو
دولہا کے کان کے پاس لٹکا رہتا ہو۔ اردو
نسیج، راج۔

وا : بال پھندا دام۔ فارسی فرہنگ

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : جانور کے سر کی چوٹی، کٹنی، تاج۔
اردو، ذکر، قلیل الاستعمال۔

گل کو خوش رنگی میں نسبت رخ رنگیں کہتے ہیں
طرہ سنبل کا ہو گیسو سے پریشان تیرا کشت

طرہ : شووارہ۔ (نور القفایات)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : جنگ چسکی، (پینا چڑھانا کے ساتھ)
(نور القفایات)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : زادہ جنگ کا گھوٹ جو جنگ کا
پالہ بچنے کے بعد بچے ہیں۔ اردو، مزدک۔

فیرست وہ ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہو سبزی کا کبھی طرہ ہو انیوں کا

طرہ : انوکھی بات، عمدہ بات، خوبی، خد
عمر کی۔ اردو، نسیج، راج۔

کوہ سے خوب نہیں تیرے قدر آزاد میں
شعل کیا ہو سرو میں طرہ ہو کیا شعل

طرہ : اس لفظ کا استعمال ہر اس چیز
کے لیے ہو جس میں مسج ہوں۔

لکھ کر خاک پر گر جائیں گے شمشاد کے طرے
کو جس سے زلزلہ سنبل کو جس سے گاکا کیشاف
(نور القفایات)

قول فیصل : اب پھر قلیل استعمال ہو۔

طرہ : ایک قسم کا سرخ درید پھول جو
ہندوستان میں اکثر ہوتا ہے اور اس کو گل طرہ
کہتے ہیں۔ (نور القفایات)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : نکات کا چھبھا، طرہ ایوان میں
کہتے ہیں۔ (نور القفایات)

قول فیصل : فارسی میں یہ معنی ہی اردو میں
راج کہتے ہیں۔

طرہ : شاہنشاہ کا شاخیں جو درخت شمشاد
کے ٹکڑے ہیں اور نیچے کی طرف ٹکتی رہتی ہیں اور
ذکر، قلیل الاستعمال۔

طرہ شمشاد دکھاتا ہو ترے زلفوں کو
لو کہہ کر ہیں اس کو ہوشیار اچھا

قول فیصل : ان معنوں میں اس کا استعمال
کے ساتھ نسبت زیادہ ہو۔

آئے ہوں پر عروسیا بوجھ آئی ہمار
کھنسی بالیدہ ہوئی طرے پچھے شمشاد

طرہ : بڑھ کر سبقت لے جانے والا
اردو۔ دلی کی زبان۔

زادہ کا تمام ہو کر ہو شمع کی دستار
ان دونوں پر طرہ پھر ادھر تر آج

طرہ : ہر ایک چیز کا کنارہ۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : اکرنا، نادیا۔ (نور القفایات)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ : ایک کھیل کا نام جسے ہندوستان میں
کھڑا ہو جمال شاہی چوکے کا تو ماروں کا کہتے
ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل : اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ پینا۔ جنگ پینا۔ (نور القفایات)

قول فیصل : اب کوئی نہیں بولتا۔

طرہ تابدار : زلزلہ محبوب کے گناہ ہو۔
فارسی، مذکر، قلیل یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال

صلے صرف : بادست انیز ہوشوں کے طرہ
تاہر کے طفیل میں خالی رہتی۔ (فسانہ آزاد)

طرہ جمانا :- رعب ہمانا، حکومت دکھانا
دہلی کی عورتوں کی زبان۔

تو پہلی چادر میں دبا دبا کچھ کو جو پانی ہر رعب کے لئے
تو اس طرہ زنا کی کہ یہ تو طرہ ہمانا ہو

طرہ چڑھانا :- ہنگ پٹیا۔ (دور القفا)
قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طرہ چڑھنا :- ہنگ پٹیا جانا۔ اردو
مترک۔

محل صرف :- ایک جانب طرہ چڑھ سب سے
کوئی سوئے کی پکڑ سبز بخنوں کی لنگار

سبزی گھٹ رہی ہو۔ (طلسم خوش رہا)
طرہ دالان، طرہ بام :- پچھا۔ ناک

مترک، (دور القفا)
قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

طرہ دستار :- مقیش کے تاروں کا
پچھا جو پکڑی کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی

مترک، فصیح، راج۔
سر چڑھاتے ہیں سے دل کو حسیں

اب بھی گل طرہ دستار ہو جلیل
طرہ شہرنگ :- (باضافہ) محبوب

کی کا کل ۲ برابر وسیع رنگ۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- کوئی اس شہر و شنگ کے
طرہ شہرنگ و لیلۃ المعراج کیو کہ سیر کرے

ہو، کوئی سر و عشا ہو۔ (فسانہ آزاد)
طرہ طرا :- (دکائیہ) عشوق کی کالیں

فارسی، مترک، غلیل الاستعمال
پچھا کیا رنگ سے گھٹاتا جو حسیں میں شہل

جو بہت سے ایک ہی طرہ طرا کے ہیں
جو بہت سے ایک ہی طرہ طرا کے ہیں

طرہ کرنا :- تیز کرنا، چمکانا، زینت دینا
اردو صرفہ، مترک۔

طرہ اسے جو حسیں لے کر لے گیا
اندر میر کیو سے یہ یار نے کیا

طرہ کرنا :- تازیانہ لگانا، کوڑا کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ گل :- پھولوں کا گچھا جو دستار میں لگاتے

ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طرہ گل زینت ستار اپنے جبے کیا

غازن جسے کم رکھتا نہیں مالی دماغ
طرہ لگانا :- اصناف کرنا۔ اردو صرفہ

قلیل الاستعمال
شادی و صبح اس نے قتل میں کھائی نیم چاند

لگایا پاکین میں اذطرہ گچ ادا کی کا
طرہ ہوتا :- بڑھ جانا، غالب ہو جانا

سبقت لے جانا۔ اردو صرفہ عورتوں کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

عرش کی زنجیر پر طرہ ہوا
نالہ دل کی رسائی دیکھے

طرہ ہونا :- فائق ہونا۔ اردو صرفہ
قلیل الاستعمال۔

سبزہ رنگوں کے عشق میں جو پوست
ہنگ نوشوں میں کیوں نہ طرہ ہو

قولہ فیصلہ :- اس کا ایک غنوم بکڑو نہ
ہونا، جو دیر کے اضافے کے ساتھ

کیونکہ پچھانے عاشقوں کے دباؤ میں
طرہ ہر گردن کا دورا دوش کے زینت

طرہ ہونا :- بات پر حاشیہ چڑھنا۔ اردو
طریق :- (افصح اعلیٰ و بانیہ) راہ

صرف :- (دور القفا)
قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ میں بہت کم

بولتے ہیں۔
طرہ ہونا :- اور غضب ہونا، مزید قیامت

ہونا، زیادہ بات خراب ہونا، زیادہ سردی
کا سبب ہونا۔ اردو صرفہ تعلیم یافتہ طبقے کی

زبان۔
محل صرف :- بہراج بل نے کہا بھی میں دانت

یہ کچھ ہوئے تھا کہ تازو ہی ہوا اور میں
اس قدر خوش تھا کہ بیانی سے باہر گر گیا

آتا ہوں تو یوڑھی کھپٹ عورت اور میں
بھی طرہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوئے باہر

کل آیا۔ (سیر کبھار)
طرہ یہ کہ :- مزید ہوا، علاوہ ہوا، زائد

مزید۔ اردو راج۔
محل صرفہ گل اپنے اپنے جو ہر پر ہر گل

صبا کے توں پر اور طرہ یہ کہ چاند نے کھیت
کیا۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- اس فقرہ کے ماقبل اور اس پر
کا اضافہ کر کے (اور اس پر طرہ یہ کہ) بھی نہیں

ہو جیسے ایک بڑھ صورت آصف الدولہ کے وقت
کہ چوڑیوں کا نوکر لے بیٹھی ہو۔ اسے لاجول

ولا قوہ۔ اور اس پر طرہ یہ کہ کان۔ پوچھا کہ
تم ہی نے چوڑیاں پچائی مقیش ۹ اس نے۔ کہا

جی ہاں ابھی دام بھی نہیں ملے :- (سیر کبھار) اور
طرہ ہو بھی کہتے ہیں۔

کم نہ تھا دل کے لئے رانج جواں تیرا
اس پر طرہ ہر تمنا سے طلاق تیرا

طریق :- (افصح اعلیٰ و بانیہ) راہ

طریق

۴۳۹

طریقہ بدلنا

سرک۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
طریق عشق میں ہو رہنا دل
پیر دل ہو، قبالہ، دل، خدا دل
طریق: عربی، مذکر، رسم، رواج، دستور،
قانون۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان،
تخلیل الاستعمال۔

گھاس یوں بولی کہ اسے میر سے رفیق
کیا انوکھا اس جہاں کا ہو طریق (مغنیۃ الیوم)
قولہ فیصلہ: زیادہ تر اس محل پر طریقہ مستعمل ہے
طریق: عربی، مذکر، شریعت، عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہو طریق اپنا
نہیب نہیں ہو کئی ملت نہیں ہو کون
طریق: عربی، مذکر، طریق، روش، عذر، عذر،
عذر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

صورت نام میر کا کام سے غافل نہیں
اک طریق جستجو یہ درد مجھ پر بھی ہو
طریق: عربی، مذکر، قاعدہ، ترکیب، عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سحر الفت کے ہوتے تھے جو غایت
سکتے تھے سب اکے دماغ و طریق (مغنیۃ الیوم)
طریق: عربی، مذکر، روش، چال، عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

اپنے مذہب میں ہر اک شرط طریق خلاص جیت
کچھ غرضیں کفر سے رکھتے ہیں خدا سلام سے ہم نہیں
طریق الشمس: وہ دائرہ ہو جو زمین کے
مرکز آسمان سے منطبق کیا ہوا ہو اور آفتاب کا اس
مرکز پر ہوتا ہو نصف خط استوا کے شمال کی طرف
نصف جانب جنوب ہو۔ عربی، مذکر، (مغنیۃ الیوم)

قولہ فیصلہ: علم ہیئت نجوم کی اصطلاح ہو۔
طریق: (بفتح اول و یا سے معروض)
ترکیب، باطن، ترکیب نفس، عربی، مؤنث، اصطلاح
علم لغت۔

نفس مانورہ اصول ہیں جو ان کو جو بد نہیں
نہیں ہو فرق ہو غیر مجہ شریعت اور طریقہ
قولہ فیصلہ: عربی میں اس کے ایک معنی راستے،
اور مذہب کے بھی ہیں جیسے: پانچواں، گستاخ
معائنہ آپ کس طریقہ میں ہیں۔

آواز: از غیب میر کی شہین کا فرم
من رسم این بیاد نام مسافر: (فناء از غیب)
طریق عمل: کام کو انجام دینے کا طریقہ۔
عربی، افتادہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل حضور: مذاق کیا ہو؟ وہ طریق مل جو انسان کی طبیعت کا
اور تشریحات کے سلسلے میں اختیار کرتے ہو۔ (رسالہ تنویر الشوق)
قولہ فیصلہ: انھیں معنی میں طریق کا رہی ہو اور
یہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہو۔

طریقہ: (بفتح اول و یا سے معروض) (مغنیۃ الیوم)
انداز، طور، فارسی، مذکر، ضعیف، راجح۔
غیر اور کے عشق کو وجہ بنا گیا
کچھ خود کشی طریقہ اہل دماغ کا

قولہ فیصلہ: عربی میں طریقہ، اور طریقہ ایک
لفظ ہو۔ حالت وقت میں ت کو د سے بدل
لیتے ہیں تو طریقہ ہو جاتا ہو۔ ظاہر ہو کہ وہ
کے ساتھ ہی ایک ہی ہیں۔ لیکن فارسی میں جب
طریق بتاتا تو وقت کہتے ہیں تو اس سے
معنیوں کے مقرر کردہ اصطلاح کا معنی مراد ہوتا ہے
اور طرز و روش و حالت کے لیے طریقہ استعمال
کرتے ہیں۔

طریقہ: قاعدہ، ترکیب، فارسی، مذکر، ضعیف، راجح۔
چاہ کا نام جب آتا ہو بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو معنی چاہیں کیونکر
قولہ فیصلہ: اس کے اردو معنی ہوں کے ساتھ
طریقوں، اور اسے ہرگز کون سے بدل کے
طریقے، راجح و ضعیف ہو۔

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر
دیدار کی طلب ہو تو پہلے نگاہ بانگ (مغنیۃ الیوم)
طریقہ: (بفتح اول و یا سے معروض) (مغنیۃ الیوم)
قولہ فیصلہ: اہل لغت و معنی میں نہیں بولتے۔
طریقہ: چاند کا برج مقرب کے قریب آنا۔
اصطلاح اہل نجوم۔ (مغنیۃ الیوم)

طریقہ آنا: اخلاص آنا، ذہب آنا، طریقہ
علوم ہونا۔ اردو صورت، ضعیف، راجح۔
محل صرف: تم بہت بدتمیز ہو بزرگوں سے
اس طرح کی گفتگو کرتے ہو تم کو بات کرنے کا طریقہ
نہیں آتا۔

طریقہ بتانا: کسی کام کے کرنے کا دھنگ
بتانا، ترکیب بتانا، قاعدہ سمجھانا، عنوان بتانا۔
اردو صورت، ضعیف، راجح۔

چاہ کا نام جب آتا ہو بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو معنی چاہیں کیونکر
طریقہ بدلنا: عنوان بدلنا، روش بدلنا،
انداز بدلنا۔ اردو صورت، ضعیف، راجح۔
محل صرف: وہ موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلنا بہت
منزوری ہو۔ اس لیے کہ اس طریقہ تعلیم میں بہت
خامیاں ہیں۔

قولہ فیصلہ: اس محل پر طریقہ پھولنا
مستعمل ہو۔ جیسے: تم جب بھی کسی سے بات کرتے ہو

طریقہ نکالنا

اپنے تیر ذرا ہر کر لیتے ہو۔ تم اپنا یہ طریقہ چھوڑ دو اس لئے کہ یہ بدترین ہے۔

طریقہ نکالنا۔ انداز اختیار کرنا۔ روش اختیار کرنا۔ اردو صرفت، خورقوں کی زبان۔ محلے صوف۔ گھر گھر سے ہنسی ٹھٹھکی کیا کرتے ہو اور بیوی سے کبھی ہنسنے کے بات نہیں کرتے تم نے یہ کون سا طریقہ نکالا ہو۔

قولہ فیصلہ۔ اس محل پر طریقہ ہونا بھی بولتے ہیں جیسے تمہارا یہ کون سا طریقہ ہو کہ جس سے بھی قرضہ لیا پھر دینے کا نام نہیں لیتے۔

طریقے۔ اندازے، عنوان سے، طرح سے۔ اردو صرفت، غیر فصیح، راج۔ محلے صرفت۔ تم نے ہم سے وعدہ کیا ہو کسی نہ کسی طریقے سے ہمارا کام انجام دیو۔ **قولہ فیصلہ**۔ طریقے سے بات چیت کرنا۔ طریقے سے گفتگو کرنا، طریقے سے طلاق وغیرہ

بھی زبانوں پر ہو۔ **طرے کا حال**۔ ایک قسم کا حال جو غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ اردو، متروک۔

شامت ہو آن کہتی ہو تو مجھ سے نو بہار مسرت وہ حال ڈالوں طرے کا تم سے کڑے نہیں جانے صاف **طشت**۔ (بالفتح) نسل، قال، نکل، ہاتھ دھونے کا ظرف۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نذر نواشاہ کیا طشت میں کہ کر سہرا شیر **قولہ فیصلہ**۔ صاحب تشریح افشا نے لکھا ہے۔

”صحیح عربی طشت“ ہو جو ستر پہن جس کا مادہ ”طس“ ہو۔ فارسیوں کے بیان طشت، بشیر، شوق، دشت، بتاویں مستحق ہو۔

طشت۔ وہ ظرف جس میں انگلی زمانے میں نثار خونی مجرم کو قتل کرنے اور اس کے انچڑھانے طشت ڈھک دیتے تھے تاکہ خون زمین پر نہ گرے۔ فارسی، مذکر، متروک۔

قتل میں بند کیا قاتل کرے گایا نصیب۔ اپنے جاتا ہوں میں خود لے طشت اور تیر کیت **طشت**۔ پینا، پیرنہ، قاتل۔ اردو، مذکر، فصیح، قولہ فیصلہ۔ اس کا صرفت اٹھا، نکالنا، بڑھک ساتھ ہو۔

طشت از بام کرنا۔ کسی کو بڑا کرنا۔ شہر بونیا، رسوا کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو، صرفت، فصیح، راج۔

ع کرے پر کیوں جام کشی کا آپ کو طشت بام ہو۔ **قولہ فیصلہ**۔ یہ صرفت فارسی طشت از بام افتاد دیا، افتادہ سے لیا گیا ہو۔ اس کا صرفت ہونا کے ساتھ ہی ہو۔

بڑھتے بڑھتے ہوا یہ انجام **طشت**۔ سب راز نہاں تھا طشت از بام

طشت چوکی۔ وہ چوک جس پر بیٹھ کے چٹا پھرتے اور اس کے نیچے ایک مس طرف نکل کی شکل رکھا جاتا ہو۔ امیروں کے ہاں اکثر اور غریبوں کے ہاں بیادری یا زپر خانے میں اس کا کام پڑتا ہو۔ (طریک آصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ اہل کھنہ نہیں بولتے۔

طشتی۔ (بفتح اول و سکون دوم و فتح سیم) چوٹی نکائی، چھوٹی پلیٹ۔ اردو، مؤنث، راج۔

قولہ فیصلہ۔ اس کا رسم خطاطی سے ملتی ہے جو گروہ و درجہ کے ترشت سے بھی کھینچے گئے ہیں۔

طشتی لکھنا۔ سفال چینی کی طشتی پر

طعام پکھی

ذات کی آتیں اور دماغی رافعات کو کہتے دیتے ہیں اس طشتی کو دھوکہ دینے سے دوڑا ہوا ہو اور مختلف امراض دور ہوتے ہیں۔ اردو صرفت، دہلی کی زبان۔

محلے صوف۔ تمہارے دادا جان خدا جنت نصیب کرے ہر روز صبح کو طشتی نکھو دیا کرتے تھے مگر دودھ کچھ ایسی گھڑا کا سوکھا تھا کہ پھر نہ اترتا نہ اترتا۔ (توجہ انصوح)

قولہ فیصلہ۔ کھنوں میں عام طور سے طشتی نکھنا زبانوں پر نہیں ہو کبھی کبھی چینی کی پلیٹ پر یاں لوگ زعفران سے آتیں اور دماغ میں کھینچتے ہیں جو بطور صرفت طشتی یا پلیٹ نکھارا جاتا ہے۔ **طعام**۔ (بفتح اول و دوم) کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

نہم وغیرہ سے پٹ پھرتا ہوا **طعام**۔ چپ طعام آتا ہو

قولہ فیصلہ۔ اس کے دو خاص صرفت ہیں طعام نوش کرنا (فرمانا) یا طعام تناولی فرمانا (کرنا)

جیسے ”سپاہی اس وقتے ماش کی دال بگھار رہا تھا اس کی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوئے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ ہنڈیا چن دی جائے۔ جب طعام تناول فرمانے لگے تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب سے دوڑ (سیر کہار) عربی میں گیوں اور کھانے کے ہر چیز کو طعام کہتے ہیں۔ اردو میں پکے ہوئے کھانے کو طعام کہتے ہیں۔

طعام پکھی۔ باورچی۔ فارسی، مذکر، متروک۔ **محلے صوف**۔ اس طعام پکھی کے خوش قسمتی کو تو

دیکھو کہاں جا کے شیا لڑا یا ہو۔ (نسانہ آناؤں) **قولہ فیصلہ**۔ اب باورچی ہی کہتے ہیں چپا چپا

معنی میں کوئی نہیں بولتا۔
طعام : کھانے کی چیزیں۔ اردو : سترک
 کیا حرییر، طعام ہو یہ پسید
 حارثہ شکرل ہا ہودہ مرید
قولہ فیصلہ : سودا کے ترکیب کے ساتھ یہ بول
 کیا ہو کر کسہ غریب تار سے لغت میں یہ لغت نہیں ملتا
 لہذا اردو لکھنا پڑا۔ اگر کسی لغت میں مل جائے گا
 تو میں اپنا یہ فیصلہ بدل دوں گا۔
طعمہ : (عربی بالضم) چکنا، (اصح ذائقہ) ذائقہ
 مزہ، لذت۔ عربی، مذکر
 (فقہ) : یہ چل بہ طعم ہو۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ : صاحب نور اللغات نے مثال میں
 طعم لکھا ہو۔ مگر اہل لکھنؤ بہ مزہ ہی بولتے ہیں۔
طعمہ : طعام، خورش، خوردنی و طعمہ مزہ عربی
 مذکر
 (فرہنگ اصیفہ)
قولہ فیصلہ : اردو سے اس کا کوئی قلم نہیں۔
طعمہ : (بالضم) : لغتہ نوالہ عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
 تن پہ بولی نہ رہی ذراغ کمال کا طعمہ
 وہاں کب میں تجھے اے تیرے قلم یاد آیا
قولہ فیصلہ : ہونا کے ساتھ اس کا صیغہ ہو۔
 اس کے لئے کواد کھانے کو کیا کہہ ہیں۔ (رسلا)
 طعمہ یہاں کے جو اصل نام پر اگر شیر مرقا لائیں
طعمہ : رزق، کھانا، روزی۔ عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال
 طعمہ : شکاری پرندوں کا کھانا۔ عربی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 اس ماہر کے مشق میں جلیا ہوں شعلہ ساں
 میرا ہر ایک عضو ہو ظلمہ چکور کا شیر

طعمہ : یاد دہانہ، ملازم، ملاست، تشبیہ، تشبیہ
 انجھ بازی۔ عربی، مؤنث، (اصح) راجح
 کون تھا اس جگہ سوا میرے
 طعمہ کی تم نے اسے جواہر پر
قولہ فیصلہ : دہلی میں طعمہ خگر ہو۔
 زخم سوانے سے بچہ پر چارہ جوہ کا ہو طعمہ
 غیر کھانا ہو لذت زخم سوزن میں نہیں
 عربی میں طعمہ کے معنی ہیں کسی کو برا لکنا۔
طعمہ : (عربی بالضم) مارنا، عربی، مؤنث، قلیل استعمال
 کچھ کام ادھر نہ کر لے تھی اس بلے جی کی لہجہ
 حق اہل طعمہ نیزہ مشکل کشا کی طعمہ
طعمہ : (تروڑ، بفتح اول و واو مؤنث)
 لذت، ملاست، تشبیہ، اردو صرغ، خوردنی
 کی زبان۔
 محلے صرفہ : بے صاحب کی بیوی کو نہ معلوم
 کد سے کیوں ملے ہو۔ مہدی کچھ میں طعمہ تروڑ کی
 باقی ضرورت کر دیتی ہیں۔
قولہ فیصلہ : مؤلف نور اللغات کی یہ بات بڑی
 حد تک قریب قیاس ہو کہ طعمہ تروڑ میں تروڑ
 لغت کی گردن ہونے لگی ہو۔ ایک بہت قابل ضابطہ
 ہو کہ طعمہ تروڑ کا باقی زبانوں پر ہو یہی تہ طعمہ
 تروڑ بغیر باتوں کی قیہ کے نہیں بولتے۔
طعمہ : تشبیہ : آواز سے تو اسے بھیڑ بھڑ
 ملاست انجھ بازی۔ عربی، الفاظ، مؤنث، خوردنی
 کی زبان۔
 میں ترہ سوکھیں نہ ہو چلو چلو میرے میں چوڑی نہ ہو
 یہ طعمہ تشبیہ ہے بل میں کھانے کا تو کیا کر
قولہ فیصلہ : تعلیم یافتہ طبقہ وادما لغت کے ساتھ
 طعمہ تشبیہ بولتا ہو جیسے صاحبان تہذیب

طعمہ تشبیہ کو برا سمجھتے ہیں : معنی لکھنوی سے
 اردو کے وادما تشبیہ کے ساتھ طعمہ اور تشبیہ
 کہا ہو۔
 کڑت آرا سے جو کچھ ملے ہو اس کو مانے
 طعمہ اور تشبیہ کی یوں برہمیاں کیوں نہ
طعمہ : توڑنا، طعز کرنا، طعز دینا، آواز
 پھینکا۔
 قصہ کہتا تھا کس حد تک کام میں رہتے
 وہ لگے کہ یہ طعمہ اپنے ہم پر توڑا (نور اللغات)
قولہ فیصلہ : اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طعمہ : (تروڑ، بفتح اول و واو مؤنث)
 اردو صرغ، قلیل الاستعمال
 اک تو رخ صفیرہ مایہ
 دوسرے طعمہ ن ہو ہمایہ
قولہ فیصلہ : اب اس محل پر طعمہ ن بولنا زیادہ
 بولتے ہیں۔
طعمہ : کرنا، آواز دہکنا۔ اردو صرغ، صرغ
 کون تھا اس جگہ سوا میرے
 طعمہ کی تم نے اسے جواہر پر
طعمہ : کرنا، نیزہ مارنا۔ اردو صرغ، قلیل استعمال
 محلے صرفہ : گزرتا تھا کس پر آواز دہکنا، نیزہ سوز
 طعمہ کرنے کو استاد۔ (طلمہ پوش گربا)
طعمہ : بازی، انجھ بازی کرنا، تشبیہ کرنا
 آج ہی ترچہ بیاہ کتنا، لگتی ہوئی بات کرنا۔ اردو
 تمام اردو خوردنی کی زبان۔
 محلے صرفہ : تم لا کہ صفائی پیش کرو میں نہیں
 باتوں کا انھوں نے ہم پر ہی طعمہ مارا ہو۔
طعمہ : (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم)
 طعز کرنا، برا بھلا کہنا، آواز دہکنا، آواز دہکنا

مذکر فصیح راجح۔

عزیز آشنا دوست سے ملنے پر
تسل اسے طعنہ ننگ ہو (سج خندان)
قول فیصلہ: اپنے کے ہوتے کسی احسان یا نیک
کو جانا جو طعنہ ہو جیسے آپ کا طعنہ مجھ پر
میں معلوم ہوتا کیونکہ میرا رویاں رویاں آپ کا
احسان مند ہو۔

قول فیصلہ: عربی میں اس لفظ کی اصل اشتقاق
جس کے لغوی معنی ہیں ایک بار نیزہ مارنا اور ہرا
بھلا کہنا۔

طعنہ تشنیہ: (طعن تشنیع کا بگاڑا ہوا ہے)
اعتناء طاعت برا بھلا۔ مذکر عورتوں کی بات
(نور اللغات)

قول فیصلہ: کلمہ کی دو تین طعنہ تشنیہ بطور عام
میں بولیں بصیغہ جمع طعنہ تشنیہ کہتی ہیں۔
طعنہ تشنیہ دینا: برا بھلا کہنا، طاعت کرنا
عیب نکالنا۔ (فرہنگ اصنف)

قول فیصلہ: لکھڑی عورتیں بصیغہ واحد
طعنہ تشنیہ دینا نہیں بولیں بصیغہ جمع طعنہ تشنیہ
دینا بولتی ہیں۔

طعنہ تشنیہ: طاعت کرنا، برا بھلا کہنا اور
کرنا احسان یا نیک کر کے اس کا ذکر کرنا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔

ہم تراپ کر ہوئے ٹھنڈے ترے خنجر کے طفیل
طعنہ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا
قول فیصلہ: بصیغہ جمع طعنہ دینا زیادہ مستعمل
جیسے ہر اقرب معلوم ہوتا ہو کہ مجھ کو یا نے دن
طعنہ دیتا ہیں کہ تم بڑھیا ہو۔ اس معنی میں کھڑی
کیوں ہو۔ (فسانہ آزار)

دو بے مانگی کے مجھ دیں مجھے طعنہ
اسے درد قوہ آج کیوں دل میں کم ہو عزیز لکھڑی
طعنہ زنی: آوازہ کہنے والا، پھر بازی
کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح
دیکھا ہو جو رخ آپ کا روشنی ہو دل میں
آئینہ خورشید پر ہیں طعنہ زنی آنکھیں
قول فیصلہ: اس لفظ کے قبل یہ (دینا) لفظ
کے ساتھ کوئی اسم یا ضمیر کے ہونا کے ساتھ
صورت کرتے ہیں جیسا کہ شعر ربیع بالا شعر کے دوسرے
مصرع سے ظاہر ہو۔

طعنہ زنی: عیب گیری، طعنہ دینا، پھر بازی
فارسی ترکیب موصوفہ فصیح راجح
دار اس کی سوجھی کے رکے چہرے پر صبر و شکر
پایا نہ رقیبوں نے محل طعنہ زنی کا
قول فیصلہ: اس کا صورت کرنا کے ساتھ موصوفہ
کرنا ہو۔

طعنہ مارنا: آوازہ کہنا، طعنہ زنی کرنا۔
اردو صورت، مترکب۔

نالہ دل نے خوش فوادل میں
طعنہ صوت ہزار پر مارا شاد کہو
طعنہ طنا: کسی کا کسی کو طعنہ دینا آوازہ

سننا اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
عورت کی خواہش پر یہ طعنہ ملے
واہ کیا نیت ہو کیا اوقات ہو

طعنہ تہمت: طعن تشنیع لغت طاعت
برا بھلا پھیر پھار۔ اندوہ نگر دہلی کی زبان
(فرہنگ اصنف)

قول فیصلہ: موصوفہ فرہنگ اصنف نے لفظ
اس تشریح یوں کی ہو تہمت اگر ہندی تو دیا

طعنہ تشنیع کی بات سننا۔ اردو صورت عورتوں کی
زبان۔

جائے تو اس کا کچھ پتہ آئے نہیں جانتا۔ اس سے
ملا وہ عربی لفظ کے ساتھ اس کا جو بھی ہے
دولت کرتا ہو کہ یہ بھی عربی ہو۔ چنانچہ تین معنی
خوار و ذلیل و مقہور اور تہان معنی اہانت کرنا
و ذلیل و خوار اس سے ماخوذ ہو۔ پس معنی اصل
میں خشتہ دار (تسے صدی) تھا جس کے معنی
طعنہ ہونا: (پر کے ساتھ) پھر بازی کرنا

آوازہ کہنا جانا۔ اردو صورت فصیح راجح۔
نالہ میرے لب پر تاسع کی زبان پر طعنہ
واہ کیا چرم میں کیا پتھر ہو پتھر کا جواں

طعنہ پڑنا: کسی پر پھر بازی کرنا کسی پر طعنہ
کہے جانا، طعنہ آئینہ باقی سننا جانا۔ اردو صورت
عورتوں کی زبان۔

عذر صرف: تم نے مائیکھ میں تانے کا لونا بھی
وہاں سے ساچن میں چاندی کی ٹکڑی آئی۔ دیکھ لینا
زندگ بھر سسرال والوں کی طاعت طعنہ پڑی ہے

طعنہ تشنیہ: برا بھلا کہنا، پھر بازی کرنا
اردو صورت عورتوں کی زبان۔

محفلہ مشرق: ہزار مرتبہ سمجھا کر طعنہ تشنیہ دینا
شریف عورتوں کا شیوہ نہیں ہو مگر تم چھوٹی زبان
قول فیصلہ: اس کا صورت دینا کے ساتھ دطعنہ

تشنہ دینا، ہو۔
طعنہ سننا: برا بھلا کہنا، طعنہ دینا طعنہ
تشنہ کی بات کرنا۔ اردو صورت قلیل الاستعمال

مرہ جنازہ پر کیوں آئے کوالے طعنہ مجھ سنا
ہم ایک جو زبان پر یا سنا کیے سرگور باقی
طعنہ سننا: (لازم) طعنہ آئینہ باقی سننا

طعن تشنیع کی بات سننا۔ اردو صورت عورتوں کی
زبان۔

رگ سودا جنوں میں خون کو ترسے تیر
سے طغی زبان بیشتر سے (شام غریبا)
طغی ہنہ دینا : ہنہ نشین کرنا، برا بھلا
کہنا۔ اردو محرم، عورتوں کو زبان (فرنگی گھنہ)
قول فصیل : یہ شہرہ دہا کی عورتوں سے مخصوص
ہر گھنہ کی عورتیں بالکل ہنہ دینے
طغرا : (بالضم) اول، خط پیچیدہ جس میں
القاب اور بادشاہوں کا نام لکھا جاتا ہے
شاہیں مہر شاہی خطاب جو اجلاس کے کاغذ
یا دیگر بادشاہی خط و کتابت میں درج ہو۔
ترک، مذکر۔
مکرا کی پر ہوا سیل سیلاب بہار
عشق بیجاں بن گیا طغرا سے فراہ بہار
قول فصیل : رقم ہونا اور کند ہونا وغیرہ
کے ساتھ اس کا صفت ہو۔
نورانی چہرہ پر ترسے ابرو کے نقش سے
محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا
ہر نگین دل پہ اسے شاہ جمال
کند ہو طغرا تمہارے نام کا
صاحب فرنگ آصفیہ لکھا ہو کہ بعض کاغذوں
کو دہلی اور پیچیدہ خط کہ جس میں بادشاہ کا
القاب اور نام خوب بدوش لکھا ہوا ہو۔ جیسے
جلال الدین اکبر کا طغرا ان الفاظ سے لکھا
جا تا تھا "السلطان الاعلیٰ الالاعظم
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی"
خط پیچیدہ جس میں بادشاہوں کا نام اور القاب
لکھا جاتا ہے اس کی کوئی قیہ نہیں۔ قرآن مجید کی
آیتیں اور سورے یا احادیث پیچیدہ انداز میں
ہر پیچیدہ شکل میں اور مخصوص انداز میں ہوتی

ان کو جس طغرا کہتے ہیں۔
طغرا : (کتابت) نشان، علامت۔ (الذوالفقار)
قول فصیل : تعلیم یافتہ طبقہ کہیں کہیں ہوتا ہے
طغراکش : طغرا بنانے والا، طغرا لکھنے والا
فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔
ح طغراکش مقدمہ دفتر نجات
قول فصیل : طغراکش کی جگہ طغرا نویس ہوتا ہے
پر زیادہ ہو۔
طغرا لنگار : طغرا بنانے والا۔ فارسی ترکیب
صفت، قلیل الاستعمال۔
ترسے ہو غار طغرا لنگار میں یہ زور
جو کہیں ایک روش خط مخفی و کبیر
طغراے بدنامی : بدنامی کا نشان
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کو زبان قلیل الاستعمال
قدوی خاص میں ہوں میں جو اسے سلطان شہنشاہ
ہا اپنے طغراے بدنامی سے منشور کو
طغراے بسم اللہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم
پیچیدہ انداز میں خوشخطی کے اصول سے لکھا فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
طغراے ندامت : ندامت کا نشان
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کو زبان قلیل الاستعمال
ساتھ کم ظرفوں کے کی بادکش تم نے دلم
صفت طغراے ندامت خط ساغر ہو
طغرل : سلجوق خاندان کے پہلے بادشاہ کا
نام جو سلطان محمود بن سلطان محمود غزنوی کے
زمانے میں خراسان پر قابض ہو گیا تھا۔ ترک
مذکر۔
ملک کے دار کا گرد کیا نلے
اب قریب طغرل دستور کھلا غالب

طغماج : (بالفتح) ترکستان کے ایک
شہر کا نام۔ ہندوستان و سراج یہ لفظ صحیح
طغماج (بقیمیم برعین) تھا۔
(تحتین، اللغات فارسی)
طغیان : (بالضم) حد سے گزرتا، حد سے
زیادہ ظلم کرنا، بے انتہا گناہ کرنا، زیادہ
عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
تھا کہے دھیان کر یہ ظلم یہ طغیان ہو گیا
دل سا جو دوسرے ہو وہ جان کا خواہاں ہو گیا
قول فصیل : نازک سے فرق کے ساتھ اس کے
ایک معنی ہیں افزائش، فراوانی، جوش، افراط
مقدار ہو نہ میری یہ خطاب اول جانی مسلم
کو تم ہونا زکے طغیان سے مجبور ہم دل کے غم
اس لفظ کا صفت ہونا کے ساتھ (طغیان کرنا) ہو
جوں شمع اپنے دل پہ یہ طغیان ہوا گ کا برت
نوک بان سے دوں نمایاں ہوا گ کا چرا
طغیان : (بالضم) سیلاب، تباہی
کی۔ قول لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
چاہنے والوں میں اس کے سوا کچھ باہم دگر
نہی رہا ہوسان طغیان محبت کی غیر (تحتین، اللغات فارسی)
طغیانی : (بالضم) دیوانہ، سیلاب، تباہی
دور یا کا پڑھنا۔ فارسی، صفت، مذکر
اور آتا بول اور اشک کی طغیانی ہو
اسے خضر و زریہ، کشتی مری طوفانی ہو
قول فصیل : ہوتا اور جانا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صفت ہو۔
عبت میں اک ایسا وقت ہوں دل پر گزرتا ہو
ہر گھنہ شک ہو جاتے ہیں طغیانی ہنہ جاتی رہا
اردو میں طغیان کی تہج وادوں کے ساتھ بقیہ

طفلیوں پر جس کا استعمال کر کے ساتھ جو
جا سکے ضعف میں کوپے میں اس کے ذوق
بہر جائیں کا شکر یہ کی طفلیوں میں ہم
فارسیوں نے عربی لفظ 'طفیان' میں اپنے معنی
زیادہ کر کے 'طفالی' بنا لیا۔ عربی میں 'طفیان' کے
معنی ہیں حد سے گزر جانا (مجازاً) زیادتی
ظلم سرکش پالی کام میں مارنا خون کا جوش کرنا
طفلیانی پر آنا۔ دریا میں پانی بڑھنا
دریا بارہ پر آنا۔ اردو صرف فصیح راج
آئے طوفان جو تیرے قبر کا طفلیانی پر
کشتی نوح بھی آمد کو جو گرداب صفت ذوق
طفلیانی ہونا۔ پانی میں تار م ہونا سیٹا
آنا۔ اردو صرف فصیح راج

بھاری ارض سے تار ہو اور ابر میں پانی
روان پانی سے تار ہو اور دیا کو طفلیانی
طفلی بڑا (کبیر اول و سکون دوم) راج
بچہ۔ عربی مذکر فصیح راج
لکھنے سے بہت سالہ ایک طفل ناواں
اسے بڑا آ یا جو دو اکٹوں کو دکھایا
قوالہ فیصلہ: شرعاً مقدم میں کم سبب کا معنی
میں بھی لکھ کر رہتے تھے۔

وہاں دیکھئے کئی طفل پری رو
ارے دے دے ارے دے دے ارے
طفل کی فارسی مع طفلات اور عربی جمع اطفال
بھی راج ہو۔

پیری میں عیش زندہ ہوئے نائل طفلان
کیوں آپ کو مٹھوں کیا ہر پیر جوہن کا
طفلی شیر خوار دودھ پیتا بچہ
عربی فصیح راج

شہ زور اپنے زور میں آیا ہو طفل
وہ طفل کیا کرے گا جو لکھنوی کے بچے شاکر
قوالہ فیصلہ: زور زیادہ دیکھتے پر بھی اس کا اطلاق
ہوتا ہو۔

یاں سے ہوتی تہ زیادہ جو دم میں جہت
آ کے رستی سے کوئی طفل نہ گریاں ہوتا
طفل نادان۔ (زور اللغات)

قوالہ فیصلہ: لکھنوی میں اس بچہ کو کہتے ہیں
طفل اشک۔ (بہ اسافت) آفسو سے
مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح راج
محلے سوف بر نشیل اکھڑوں کے لال لال
خون دلائے تھے طفل اشک بھی لاتے تھے
(فساد آزاد)

طفلات چمن۔ (بہ اسافت) باغ کے
سبزے اور پھولوں کی کلیوں سے کنایہ ہو۔
فارسی مذکر۔ (زور اللغات)
قوالہ فیصلہ: بہاؤ راج نہیں۔

طفلاً نہ بچہ نہ طفل نہ منسوب بچوں کا۔ فارسی
فصیح راج

جو کام کریں باہم رشتے ہیں بھگرتے ہیں معنی
ہیں انجمن اپنی باز پیر طفلانہ
قوالہ فیصلہ: ایک معنی ہیں بچوں کا سا بچوں
کی طرح جیسے یہ سن اور یہ طفلانہ حرکتیں شروع
نہیں آتی تہا مستحق نہیں ترکیب ہی کے ساتھ
بولتے ہیں جیسا کہ اوپر کے دونوں مثالوں
(باز پیر طفلانہ طفلانہ حرکتیں) سے ظاہر ہو
بچوں کی سہ باتوں کے معنی یہاں طفلانہ باقی
اور بچوں کا سامراج کے معنی میں طفلانہ راج
بھی راج ہو۔

طفل کتب نمی رود و لے بزدل
در سے نہیں جاتا مگر اس کو لے جاتے ہیں جب
سے کوئی کام جبراً لیا جاتا ہو تو یہ جلد بولتے
ہیں۔ فارسی مجملہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قوالہ فیصلہ: اس جملے کو یوں بھی استعمال کرتے
ہیں "طفل کتب نمی رود و لے بزدل" جیسے "گورنمنٹ
کی وہی مثل ہو کہ" طفل کتب نمی رود و لے بزدل
کسی بندوستانی رئیس کو نہ پرستی لے جا کر کوش
میں بٹھائے تو وہ بیچارہ سوائے اس کے کہ
اکڑ کر بیٹھا دیکھا کرے اور بے فائدہ لوگوں کی
تقدیروں میں تحقیر ہو کیا کر سکے گا (ابن الوقت)

طفل نشلی۔ (بہ اسافت) جموں قس
کسی سین دار کو بچوں کی طرح بہانا۔ فارسی
ترکیب، نونہ، فصیح راج

قوالہ فیصلہ: بھینچہ پنج طفل تیلیاں نسبت
زیادہ بولتے ہیں جیسے "آپ نے کبھے اب تک کیا
دے دیا ہو جواب دیں گے۔ خالی خولی کی بات نہ
کیجئے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ یہ طفل تیلیاں کسی
اور کو دیکھئے۔"

طفل خرد سال۔ کم عمر بچہ فارسی ترکیب
مذکر فصیح راج

کیا قیامت کا جوشیلا ہو یہ طفل خرد سال
ہر طرف چلتے کو ہوتا تہا بزدل سوال
طفل دبستان۔ (بہ اسافت) بچہ
یو آؤ۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
لکھتے وہ طفل دبستان کیا مرے خط کا بڑا
جو شائے صورت عربی لفظ استاذ کہہ جاتا
قوالہ فیصلہ: اب زیادہ تر اس بچہ کو کتب کہتے ہیں

تین تہ ہو گیا یا فارسی میں۔ ظاہر فارسی ہو کہ
عربی لغت میں یہ معنی نہیں ملے۔ مولف نور اللغات
اس لفظ کو وضاحت یوں کہ ہو "طفیل ایک
کوئی شاعر کا نام تھا جو بغیر لہجے دعوت و تہ
میں شریک ہوتا تھا۔ پھر اس کو کہنے لگے جو کسی کے
ساتھ بغیر لہجے دعوت میں جائے۔ شاخین
طفیل کی جگہ طفیل، ایک ہی آخر میں اضافہ
کر کے کہنے لگے۔ فارسیوں نے (بجائے) سبب
وسیلہ و ذریعہ توسط کے معنی میں استعمال کیا
طفیل یہاں بدلتا صرفے میں۔ فارسی
مذہب۔ طفیل اور حلال۔

تازہ۔ تہ میں سے مراد کال طفیل اشکبہم معنی
سوکتا ہرگز نہیں جس طرح سبز چاہ کا
قولہ فیصلہ۔ اس محل پر زیادہ تر باب کے
بانی کے ساتھ بطفیل بولتے ہیں۔ جیسے
"خداوند عالم میرے گناہوں کو بطفیل بخور
آں مگر بخن دے"

طفیل کے۔ بدولت، تصدق میں وسیلہ
میں۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محل صرف۔ معنی نے کہا سب آپ کے
طفیل سے انجام بخیر ہوا۔ (مرآت المعری)
طفیل میں۔ بدولت، تصدق میں تصدق
میں۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محل صرف۔ بدولت، تصدق میں تصدق
میں۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

استخوان کھائے سگ یا رگے ساتھ آگے بٹھا
ہر مناسب کہ طفیل بھی جو مہمانی میں ایسر
طفیلیا۔ خوشامدی، طفیل۔ اردو مذکر
غیر فصیح، راج۔
محل صرف۔ آپ نے کیا کچھ کو طفیلیا سمجھا ہے جو
بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ دعوت میں
چلو۔ ہم بغیر لہجے کہیں نہیں جاتے۔
قولہ فیصلہ۔ اس کی صحیح طفیلیوں اور طفیلی
زبانوں پر ہو۔

طولا۔ (بالکسر) مضوناس پر مالش کرنے
کی رفیق دوا، وہ دونوں جو بطور سنا و قضیت
اس لئے لگاتے ہیں کہ سستی اور کمزوری دور
اور صحیح طہ پر استاد ل ہونے لگے سستی کا تل
عرب، مذکر، اطلاق کی اصطلاح۔

محل صرف۔ حکیم صاحب نے کہا، وہ کہ ان کے
نے جلق بہت لگایا، جو جس کے نتیجے میں عضو خصوص
کو رگیں خراب ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی طلا
بنوایے۔

قولہ فیصلہ۔ لگانا اور کھینچنا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہو۔ عرب میں طلا کے دو معنی ہیں۔
وہ چیز جس کو مالش کریں۔ لڑے۔
طلا۔ ایک قیمتی دھات کہ اسونا، زرخشاں
فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سینوں کو نہ جا صورت پر اسے دل
یہ جانے پر طبع ہو طلاق کا
قولہ فیصلہ۔ صاحب فرہنگ، صغیر نے
منہ بہ بالہ معنوں میں اس لفظ کو عربی طور ہی
اور اس کو تلا، کامرہ ۲۱، جو جو ہندی کہ
کہتے ہیں۔ چونکہ ہندوستان کے راجہ سونے میں

قی کر وہ سونا دان کیا کرتے تھے۔ اہل عرب نے
اس سونے کو تلا، سمجھا کہ طلاق بنا اور زر کے
معنی میں استعمال کرنے لگے ورنہ تلا، یعنی تراز
مولف نور اللغات نے ان کے معنی طبع اور
کلمت میں لکھے ہیں جو اہل لغت نہیں بولتے۔
طلاب۔ (بوزن مبالغہ) طالب معنی طلبہ
ک جمع۔ عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
وطلالت سب کے طلاب کا ایک بولانی جو
امانت کیجئے اس کی اعانت ہو ہی ہو
طلا و ذور۔ تیز پر طلال کام ہو۔ فارسی
صفت۔

قولہ فیصلہ۔ اب کوئی نہیں بولے۔
طلا ساز۔ کیا کر۔ فارسی صفت، نور اللغات
قولہ فیصلہ۔ لکھنؤ میں زیادہ تر کیا کر ہی بولتے ہیں۔
طلاق۔ (بالفتح) آزادگی، آزادی، کشادگی
تیز زبان، فارسی صفت۔ (فرہنگ صغیر)
قولہ فیصلہ۔ ان معنی میں اردو میں اچانک نہیں
طلاق۔ عورت کا نکاح کی تہ سے
ازدود۔ شریعہ آزاد ہونا۔ عربی، توفیق، شریعہ

کہ دنیا کو دی میں نے بکھر طلاق
رہتا اب کچھ میں اس میں فراق
قولہ فیصلہ۔ مستحق میں نے اس لفظ کو مذکر ہی
استعمال کیا ہو۔ جیسے محلے میں ایک چڑی تھی
ہر اس پر آپ عاشق ہوئے اور یہ کہ کہنا پائے
طلاق سے دیا۔ (تہذیب آزاد)

دنیا کو طلاق اس شہر دان نے دیا ہر
موجودہ دور میں تانیق کو ترجیح ہو۔
طلاق۔ قسم سخت جو رزق اور غصے کی
میں دوسرے کو دیتے ہیں خلا طلاق ہو جو تو سب سے

موجودہ دور میں تانیق کو ترجیح ہو۔
طلاق۔ قسم سخت جو رزق اور غصے کی
میں دوسرے کو دیتے ہیں خلا طلاق ہو جو تو سب سے

نہ آجائے۔ یعنی تری ماں پر طلاق ہو اگر تو
اسنے ناکرہ سے مقابلہ نہ کرے۔ اردو۔
(فرہنگ اصغیر)
قول فیصیل۔ نہ بھٹو میں زیادہ تر فقاری
اور یہ تری طلاق ہی کہتے ہیں۔
طلاق باری۔ (باضافت قطعی طلاق)
وہ طلاق کہ جس میں مرد کو بغیر فقر کے زوجہ کی
طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رہ جاتا بلکہ
الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔
طلاق وقت۔ (بفتح اول و دوم و تیسرا)
تیز زبانی چرب زبانی فصاحت خوش بانی
عربی، سوئی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
وہ عورت کہ جس کی طلاق وقت دلوں کو بھاسے
دو دونوں ایک بڑھی پانی کی وہ نہ پائے
طلاق منقطع۔ (بفتح با و ثانی)
ایک قسم کی عورت اپنے شوہر سے رخصتی نہ ہو
اور مہر معات کرے یا کچھ اور مال دے کے طلاق
کے لئے عربی، الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح
طلاق دینا۔ (بفتح دینا و جیت سے غارت کرنا،
از روئے شرع زوجہ سے قطع تعلق کرنا، اردو
فصحی رایج۔
شیخ صاحب کے مقدم میں دینا
آئی کچھ کہ بودی انہوں نے طلاق
طلاق رجعی۔ (بفتح رجعی و بفتح اول و سکون)
وہ جو کہ مرد طلاق دینے کے بعد میں اگر پاپے تو
مردہ کے دوستوں وجہ دوبارہ رجوع کر سکتا ہے
الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔
طلاق خسر۔ (باضافت و و الملاق)
جو عورت طلاق دینے کے بعد فارسی ترکیب

مونث۔ (اعظم اللغات)
قول فیصیل۔ طلاق خسر وہ جو صیغہ جاری
کر کے دی جاسے۔
طلاق کنایہ۔ (باضافت و و الملاق)
طور پر نہ ہو لکڑا اشارے سے ہو۔ فارسی ترکیب۔
(اعظم اللغات)
قول فیصیل۔ جب کوئی مرد اپنی زوجہ کے
کچھ کچھ کٹھن یا حق تیری بیٹی میری ماں کی بیٹی
کے مثل ہو، تو طلاق پر جاتی ہو۔ یہی طلاق کنایہ
یا ظہار ہے۔
طلاق لینا۔ (مقدمی) شریعت کی رو سے
زوجہ کا شوہر کے چھکارا حاصل کرنا۔ اردو
صرف، فصیح، رایج۔
تجربے لیتی ہوں آج ہی میں طلاق (بشک گزرا)
طلاق مبارات۔ (باضافت و و الملاق)
جس میں شوہر وندہ جو دونوں کی رضا شاہ ہو۔
فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔
طلاق مغلیہ۔ وہ طلاق جس میں مرد
عورت کو اس وقت تک پر اپنے نکاح میں نہیں
لوانا سکتا جب تک کوئی اور مرد اس سے شادی
کر کے طلاق نہ دے۔ (فقہ اب سنت کی رو سے)
تین مرتبہ لفظ طلاق کہنے سے طلاق ہو جاتی ہو۔
فارسی ترکیب۔ (نور اللغات)
طلاق من۔ وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہو
بندوستان میں عورتیں یہ لفظ گال کی جگہ جھپ
اور بولتی ہیں سارو دو مونث دہلی کی زبان۔
(فرہنگ اصغیر)
طلاق نامہ۔ وہ تحریر جس میں طلاق لکھا ہو
طلاق دینے کا ناموں و دست مبارک

فارسی ترکیب، مذکر، رایج۔
طلا کار۔ وہ چیز جس پر طلائے نقش ہوگا
بنائے گئے ہوں جیسے سمیشہ طلا کار۔ فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
یا قوت کے ہیں تمام اشجار اختر
پتے ہیں۔ مردوں طلا کار (شاد اودھ)
قول فیصیل۔ مولف نور اللغات نے طلا بات
یہی انہیں معنی میں درج کیا ہے جو موجودہ دور میں
قلیل الاستعمال ہو۔ طلا بات کے معنی ہیں شہر سے
تاروں سے بنی ہوئی چیز۔
طلا کاری۔ سونے کے نقش بچھا، سونے کا
کام بنانے کا پیشہ۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی
خوشنما ہیں مارتیں ساری
در دیوار پر طلا کاری
طلا کوپ۔ (واو و بول) سونے کا ورق
بنانے والا۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصیل۔ زبانوں پر عام طور کے ورق ساز
طلائے اختر۔ (مرد و سنا، کنز، عربی، مذکر)
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طلائے دست افشار۔ ایک قسم کا لکڑی
دب جانے والا نرم اور پش قیمت سونا، فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
تعارف در ایک خیر اس رنگ کا زرد پر کہاں پر ہاں
آم کو دیکھتا اگر اک بار پھیرک دیتا طلائے دست افشار
مرد اسدا شہنای غالب
قول فیصیل۔ خسرو پرویز نے اس سونے کا ایک نمونہ
بنوایا تھا جو زینت کے لئے دستہ نو، بچے کے بنایا
قاپر کمر بنی نے اس سونے کا ساک بنوایا اور
زینت دستہ خوان کیا۔ دست افشار اس جو سے

کہا گیا کہ ہاتھوں سے دب جاتا تھا۔

طلایے ناب :- زرد خالص۔ فارسی،

نذر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر اس کے

طلائی یا (بکسر اول) سونے کا سنہرا رنگ

فارسی صفت فصیح راجح۔

فردغ حسن دو چنداں ہو زینت یں تجھ کو

طلائی ہو میں جو بازو کے سیمبر تعویذ

طلائی :- آفتاب کی صفت میں مستعمل ہو۔

اردو فصیح راجح۔

رنگت مثال ہر طلائی ہو جسم کی

گل کی طرح جدا ترے ہاتھوں کے زہنی برق

قول فیصل :- اس لفظ کا اطلاق زرد رنگ

پر بھی ہوتا ہے۔

طلائی رنگ :- سنہرا رنگ، ایک قسم کا

زرد رنگ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کہا ہے یہ طلائی رنگ والے

اس سونے کو بار بار کسا ہو

طلایہ :- (بکسر اول) وقت چہارم (عشاء)

فوج جو رات کے وقت شہر یا لشکر کی حفاظت

کرتے۔ فارسی، نذر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- طلایہ کے سواروں سے پوچھا کہ

قلعہ یہاں سے کس قدر فاصلے پر ہو سواروں نے

کہا آدھ کوس۔ (عشاء آزاد)

قول فیصل :- بسند نور اللغات عربی میں

طلایہ عشاء۔ فارسیوں نے طلایہ کر لیا۔ صاحب

فرہنگ آصفیہ نے اس کی اصل طلایع قرار دی

جو عرب کے معنی لکھے ہیں "افواج محافظہ لشکر یا"

سپاہیوں کے ہیں جو عشاء کے لشکر کی خبر لینے کو

اپنی فوج سے پیشتر روانہ ہوتے ہیں۔ اس کی جمع

طلیع ہو۔

طلایہ :- حفاظت دینے کا وہ گشت جو رات کو

ہوتا ہو۔ فارسی، نذر، قلیل الاستعمال۔

خیمے کا طلایہ کوئی کرتا تھا وفا جو

بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہٹیکے ہوتے زانو آج کل

طلایہ پھر نا۔ رات کو سپاہیوں کا گشت لگایا

اردو صرف، فصیح راجح۔

ان سپاہیوں کی طرف سے شفقت کروں گی میں

پھر کہ طلایہ ان کی حفاظت کروں گی میں

طلایہ کرنا :- خوجی گرد کا شب کو گشت کرنا،

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خیمہ کا طلایہ کوئی کرتا تھا وفا جو

بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہٹیکے ہوتے زانو

طلایہ ہونا :- چوک پر ہونا، حفاظت کی

خیال سے گشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح راجح۔

بند کر راہ قضا نافل یہ کیا کرتا ہو حکم

مرد خیمہ ہر طلایہ رات دن افواج کا

طلب :- (بفتحین) کشش، جستجو، عربی،

موتث، فصیح راجح۔

بے وردی سے طے کیجیو نہ راہ طلب یا رہ

ان ٹوٹنے پانے نہ کوئی پاؤں کا چھالا

طلب :- آرزو، چاہ، آشت، خواہش، عربی،

موتث، فصیح راجح۔

دل میں طلب میں صادق تھا کھڑکے سے مطلوب گلا

درا سے یہ موت نکلا تھا دریا ہی میں گر ڈوبا

طلب :- درخواست، التجا، عربی، موتث، فصیح راجح۔

دیکھتا ہوں میں تری ہنرمیں ہر ایک کا منہ

طلب ہر کہ فکر نہ سے گھبرا کر کی طرف

طلب :- کثرت لٹے کا شمار اشد ہو۔

کھنڈے یا پینے کی پرال مادہ۔ اردو صرف، فصیح

راجح۔

محل صرف :- آرزو، جستجو، عربی، موتث،

عربی، موتث، فصیح راجح۔

میں کیا بری چیز ہو اور یہ اچھی تو اور تم دعا

ہی۔ (عشاء آزاد)

طلب :- بلوا، طلب، فارسی، موتث، فصیح راجح۔

محل صرف :- نوابیہاں کے یہاں سے کی برآمدی

آچکا ہو آپ کی طلب ہو اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

طلب :- خواہ، آشت، عربی، موتث، فصیح راجح۔

کے ساتھ (اردو) (نور اللغات)

قول فیصل :- عورتیں اس عمل پر تشواہ طلب

بولتی ہیں۔

طلب :- امر کبات میں، خواہاں، جو یا

ڈھونڈنے والے جیسے آرام طلب، نور اللغات، فرد

فارسی، فصیح راجح۔

محل صرف :- یہ معاملہ ذرا غور طلب ہو پھر بات

تلاؤں کا۔

طلب :- شہاد، گواہ کرنے یا حاضر کرنے کی

طلب، موتث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنویں کوئی نہیں جانتا۔

طلب الكل :- کثرت، کثرت، عربی، موتث،

چیزوں کو حاصل کر لینے کی کوشش کی چیزوں کے

مصول کو فنا کر دیتی ہو۔ یعنی آدمی جب ہر

چیز میں ایک ساتھ حاصل کرنا چاہتا ہو تو کوئی

حاصل نہیں ہوتا۔ عربی، مقولہ، فصیح راجح۔

کی زبان۔

طلب :- (بکسر اول) دوم، دو در قیود کا

وغیرہ کا طلبی کی بابت یا پھر اس کی خدمت کا حق سمجھ کے دی جاسے۔ اور ذرا آگے عدالت کی مہمنا اسکا سے اہلکاران عدالت کی ہیں تنخواہیں یہ جتنی کوڑ نہیں آتی ہو گا طلباء آنا جو ظریت قول فیصلہ۔ دنیا دہ کے ساتھ اس کا مصروف ہو۔ عدالت کا خرچہ مار ڈالنا ہے۔ سب سے پہلے دکیل کو دیکھئے۔ پھر پیشکار کی منہ بھرائی کیجئے۔ گواہوں اور چیرا سوں کو طلباء دیکھئے۔

طلباء نے اس سلسلہ میں کاروباریہ رویہ اور
(فرہنگ آصفیہ)

تم لے فیصلہ: کھنڈ میں منتقل نہیں۔
طلب کچھا نا: اس قدر آتش اور چیز
 کہ ہوس پوری نہ کرنا جس کا کھانا یا چٹا عادت میں
 داخل ہو گیا ہو، خواہش کو دفع کرنا۔ اور صحت
 عوام اور عورتوں کی زبان۔

علاج صرف :- اس کا جیب میں جب تک پیسے
رہتے ہیں خوب دھکا دھک سگرتی اڑاتے ہیں
جب پیسے ختم ہو جاتے ہیں تو طلب عجیبانے کے لیے
ادھر مارے مارے پھرتے ہیں۔

قولہ فصیح ہے۔ اس کا لازم طلب بھیجنا نہیں ہوتا
پر جو جیسے وہ جب تک تلے اوپر دو سر میں نہیں
پہنچتے ان کا طلب نہیں صحیح ہے۔

طلب خصوصیت و (باضافت) مجاہدہ یا
دینی کی طلب جو آدمی کو از روئے قانون پر مقدم
ہو مستحق شیعہ و ائمہ کہے۔ (نور اللغات)

تو ای فیصلہ : عام طور پر زبانوں پر نہیں ہوتا۔
 طلبہ و اربابِ ادب و ادبیات کسی چیز کا جو
 متوجہ و اربابِ ادب و ادبیات کی زبانوں پر نہیں ہوتا۔
 طلبہ و اربابِ ادب و ادبیات کی زبانوں پر نہیں ہوتا۔

نشر آؤد چیز کے وقت پر نہ ملنے سے بہت بے چینی
کے ساتھ اس کی خواہش ہونا۔ اردو صرفہ خواہ
اردو رتوں کی زبان۔

محکمہ صرف :- جب تک ان کے جیب میں پیسے
رہتے ہیں اور جہانک نہیں پھرتے جب ان کے
جیب خالی ہوجاتی ہو اور طلب زور کرتی ہو تو ہم
پاؤ آتے ہیں۔

طلب کرنا: جانا اور وہاں سے نصیحت مانگنا

کيا اشارہ امام غلام پرورد سے
 غلام کا مجھے شہر خدا کے دل میں

طلب کرنا یا نہ کرنا، چاہنا۔ آرزو کرنا۔
اردو میں یہ کلمہ صحیح درجہ

طلب کریں بھی تو کیا شے طلب کریاے شاد
 ہیں تو آپ نہیں اپنا دعا معلوم
 طلب کار۔ خواہش مند جو یا چاہنے والا
 فارسی صفت، ضمی، راجہ۔

میلو اسے سخت بجھے دوسرے مولد دکھلا
دووں سے میں زیارت کہ طلب گزار تجھیں ایسے
طلب گاری، یہ خواہش طلب، آرزو فارسی
بزرگ، نصیح، راجہ۔

و قاضی دہشتی رکھ کر جب دل کا طلب گاری
بہت مشکل ہو اس جنس گرامی کی خریداری
طلب نامہ یہ سلیقہ، ستم حاضر و الہ
ہونے کا سرکاری پروانہ۔ (نور افغان)

قول فیصل :- ایندیا نوں پزیرا دے مہر ستم
ہوئے ۔

طلبہ :- (بیضی اول و دوم و سوم) علم کی
تحقیق کرنے والے ایسے طالب علم ہیں جو
خارجہ طالب علم یعنی طالب علم کی طرح عربیہ و غیر عربیہ

تعلیم یافتہ طبقے کا زمانہ۔
محکمہ صوفیہ۔ ایک صف میں کالج کے طلبہ بیٹھے
شاہداد دیکھتے تھے۔ مسخرے نے طلبہ سے پوچھا:
تین روٹی؟ ایک طالب علم بول اٹھا: تین روٹی
دس۔ (فساد آزاد)

قوله فیصل :- طالب یعنی طالب علم کی جمع طلباء
بروزی آدم کسی کو تک صحیح نہیں۔ اس لیے کہ عربی
میں طلباء و طلب کی جمع ہو اور طلب کے معنی ہیں
'بہت ڈھونڈنے والا' مولف فرنگ آصفیہ نے
طالب کی جمع طلباء ہی لکھی ہو۔

عربی طلبہ کی اصل طلبہ پر جو حالت وقت میں
طلبہ ہو جاتی ہیں۔

طلب ہوتا: یا خواہش ہوتا، ہوتا ہوتا۔ آندو
ہوتا۔ اردو صرف، فطیعی، راجح۔

دیار کا طلب کے طریقوں سے بے خبر۔
 دیار کا طلب ہر قوم پر مختلف نگاہ مانگتا ہے۔
 قولہ فیصلہ :- بکرا و اونٹ کے معنی میں جو کسی کے ساتھ
 راکھ ہو۔ جیسے "اپ بیاں بیٹھے ہیں سرکار کے پیا"
 آپ کا طلب ہرگز

طلب ہونا اور اس نشہ اور شے کے ہتھان
کی خواہش جس کا کھانا یا پینا عادت میں داخل
اور عرصہ حواص کی نہ رہا۔

محفل صرفتہ و تسبیح شمع اللہ کا نام نہ دے کر
پتھر پر کام نہ رام رام۔ چلے دوکان پر
ڈٹ گئے روادا بھی دلی قی مقہر کہ ہو۔ ایسی
ہی طلب ہو تو ایک کنڈی کیوں نہیں گاڑ رکھتے
کہ رات بھر آگ ہی آگ رہے۔ (فساد نازاں)

طلبی (بفتح) بلا واسطہ طلب۔ فاعل کتب
نصیح، راجح۔

قول فیصلہ: عام طور کے زبانوں پر بسکون لام ہو چہ سچ نہیں۔

طلبی ہونا: بلا ہونا، بلایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محکم صرف: تین دن سے ڈیڑھ گھنٹہ کے وہاں سے طلبی ہو رہی ہو اور آپ ابھی تک نہیں گئے۔

طلبی: (بکسر تین) جادو کا عجیب و غریب تپا، تماشا، وہ جادو کا تپا جو وہی خیالات سے بنایا یا پیدا کیا جائے، وہ صورت ہو تو اسے اور واقع میں نہ ہو، شیر و خجرات کا عجیب و غریب تماشا، جادو و حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات، عربی، سند، فصیح، رائج۔

جادو ہر یا طلبی تمہاری زبان میں تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار تھا تجھ کو توں فیصلہ: صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی بیان کیے تھے تماشا، جسے یہ لکھتا ہے طلبی سے اس کا تعلق نہیں۔ جہاں سے کہتے ہیں وہ بحث بنی ہوئی ہو۔

طلبی: (بکسر تین) حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات، جادو، اردو و سند، فصیح، رائج۔

چشم وارہ گئی دیکھا، طلبیات جہاں آئینہ بن گئے، ہم کو تماشا ہو کر صبا

قول فیصلہ: عربی میں یہ منظر نامہ کہ معجزہ مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔ باندھنا، کھانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

پوتے کو تعین کے مدد سے اٹھانے میں ابھی کھانا، طلبیات جہاں کا اردو ہوں

طلبی: جادو کا (بازا)، غائب کا

قیامت کا آفت کا۔ اردو و سند، ہندوؤں کی زبان۔

محکم صرف: اسے اس لڑکے کی حرکتوں کو دیکھو کتنی شوخ ہیں۔ بڑا طلبی لڑکا ہو۔

طلبی باندھنا: طلبی تیار کرنا، جادو کے زور سے کسی اور کی کسی بندھنی کرنا جو خیالی میں جس نہ آسکتی ہو، مجازاً، انوکھی بات کرنا۔

حیرت میں ڈالنے والے امور، طائر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آسمان میں ہر دوام، بھونکے پھوٹنا یہ کہ بڑے حکیم کا باندھنا طلبی ہو (بازا) محکم صرف: شاد فتح اللہ نے اپنے ابو الہی

علوم و فنون کے طلبی باندھ کر ہر بات میں نکھڑاؤ نکھڑے میں باری پیدا کی۔ (دربار اکبری)

طلبی بنانا: شہیدہ گری کرنا، جادو کے زور سے حیرت آگیزہ چیز تیار کرنا، اردو و سند، فصیح، رائج۔

بنایا عجیب یہ طلبی جہاں شہید کہنیاں میاں ہر میاں ہر میاں (سبح منہاں)

طلبی بند: جادو کے زور سے تیار کی ہوئی شے میں گرفتار ہو کر جادو و اثر کر گیا ہو۔

بتلائے سحر: قاری ترکیب قلیل الاستعمال۔ جنوں میں ہو تماشا لالہ زار ہوں میں

طلبی بند ہوں وہاں بہتہ بہار ہوں میں طلبی بنانا: شہیدہ گری ہونا، جادو کے زور سے

حیرت آگیزہ چیز تیار ہونا۔ اردو و سند، فصیح، رائج۔

غیر تہہ ہر کہ ہو پر نہ ہواں بت سے دل یہ طلبی غایت اکبر بنے اور ڈھلے آئیں

طلبی توڑنا: جادو کا اثر ختم کرنا، جادو کے

زور سے بنائی ہوئی چیز کا شہادہ، اردو و سند، فصیح، رائج۔

دلہن پر پہنچنے دو سنبھل پیاں کو شکست چشم سائے نے طلبی پیمانی توڑا

طلبی توڑنا: (بازا) کھانا، راز نامہ کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو و سند، فصیح، رائج۔

سہل ہوئے ہی وہ سر علی عہدہ تڑپیں گے یہ طلبی ہم کو تڑپا رہا ہے کہ

طلبی توڑنا: جادو سے بے ہوش کرنا، کسی بڑے قوت مند کو ریختہ، شرمزدہ کرنا، اردو و سند، فصیح، رائج۔

غیر تہہ ہر کہ ہو پر نہ ہواں بت سے دل یہ طلبی غایت اکبر بنے اور ڈھلے آئیں

طلبی توڑنا: جادو کا اثر ختم کرنا، جادو کے راز نامہ کرنا، اردو و سند، فصیح، رائج۔

غنیجہ کا عقد اس کو کھینچ لیا، طلبی توڑنا: جادو کا اثر ختم کرنا، جادو کے

طلبی دکھانا: جادو دکھانا، اردو و سند، فصیح، رائج۔

طلبی تازہ دکھانا: دیکھ دیکھ کو کٹہرہ چہرے کے اوپر ان بیان تک

طلبی کاری: سحر کارہ، قاری ترکیب قلیل الاستعمال۔

محکم صرف: اب اقبال اکبر کی طلبی کاری دیکھو، سبیل خان غلام ہر اتحاد کوئی پیراں کوئی شخص

جدا کر اس کے ساتھ لائے۔ (دربار اکبری) طلبی کھل جانا: راز فاش ہو جانا،

حقیقت کا ظاہر ہو جانا۔ اردو و سند، فصیح، رائج۔

کھل جائیں خوب گاد جہاں کے طلسم
 آٹھ جانے پہنچے سے جو یہ پردہ نیال کا قاسم
 طاسمی :- (کبریا) طلسم سے منسوب جادو
 بنا ہوا۔ فارسی، فصیح، راج۔
 محلہ مشرق :- اول سے آخر تک اس طلسم مجھے ک
 میں نے دوبارہ سیر کی۔ گردل سیر نہ ہوا۔
 نہ ذوق تبارہ قدم ہر کجا کہ ہی ترم
 سر شہرہ اور چلی ہی کشد کہ جانی جا
 (تو حق نامہ ہماری شادان مصنفہ پر وغیرہ
 مسود حسن رضوی ادیب (اصنافی مرقوم)
 طاسمی چراغ :- وہ عجیب قسم کا چراغ جو بلا
 کے نور سے جلے۔ اردو، مذکر۔
 داغ دل جل رہا ہو بے رونق راسخ
 یہ طلسمی چراغ ہو کس کا (عظیم آبادی)
 قولہ فیصلہ :- کھڑی یہ ترکیب قلیل الاستعمال ہو
 نام زبان ہو جادو کا چراغ :-
 طاسمی کا رخا نہ :- وہ مقام جہاں حیرت میں
 ڈالنے والے چیزیں کثرت سے ہوں عجیب و غریب مقام
 عربی فارسی انصافا، مذکر، فصیح، راج۔
 سب طلسمی کا رخا تھا یہاں پر کی نہ تھا
 خواب تھا جو کہہ کر دیکھا بڑا افسانہ تھا (فصیح)
 قولہ فیصلہ :- دنیا :- میں کلیہ ہو۔
 طلسمی کا رخا نہ اک بنا کے
 نظرت پیمہ بہ صورت دکھائے (شام غیبان)
 طاسمی لوج :- جادو شکن شخص، وہ شخص
 جس کو پاس رکھنے سے کسی ساحر کا سوتا اثر نہیں
 ہوتا اور اس شخص میں یہ بھی خاصیت ہوتی ہو کہ کسی
 بتائے ہوئے طلسم کو توڑ سکتی ہو۔ (بازا، لکھنؤ)
 عربی انصافا، موزن، فصیح، راج۔

فکر کتب کیا ہو؟ گویا فکر ہفت اقلیم کی
 اور طلسمی لوج اک تختی احد بے جیم کا
 قولہ فیصلہ :- داستان امیر حمزہ میں اس قسم کی تختی
 کو جابجا لوج طلسمی لکھا گیا ہو کہیں کہیں لوج طلسم
 میں لکھا ہوا ملتا ہو اور تنہا لوج بھی لکھا دکھایا ہو
 طلسمی لوج کہ ترکیب خاذ و ناذ نظر سے گزرتے ہو
 مگر ہر حال یہ ترکیب بھی صحیح و فصیح ہو۔
 طلعت :- (بفتح اول و سوم) رن صورت
 چہرہ :- فارسی، مؤنث، قلیل یافتہ طبیعت کی زبان۔
 قولہ فیصلہ :- لفظ طلعت عربی ہو۔ عربی میں
 معنی ہیں : "نظارہ، دیدار، منظر دیکھنا" فارسیوں نے
 بطور مجاز رخ، چہرہ، صورت کے معنی میں استعمال
 کیا۔ اردو میں بھی انیس معنی میں مستعمل ہو۔ یہ لفظ
 اردو میں کسی لفظ کے ساتھ ترکیب پاک کے استعمال
 ہو۔ جیسے طلعت زریا (میں صورت) طلعت منجوس
 (منجوس صورت)
 جانبہ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
 پھر تو ہو آنکھوں میں وہ طلعت زریا تیرہ
 دیکھوں کلیم میں نہ ایسا کوہ سا قصور کیا تھا کہ
 ہم کو میرے طلعت منجوس تک دیکھنا گوارا نہ ہوئی :-
 (توبہ الفصوح)
 یہ لفظ کسی دوسرے لفظ کے آخر میں آکر غلیظت کا
 فائدہ دیتا ہو جیسے ماہ طلعت (وہ جس کا چہرہ چا
 کی طرح چمکا ہو) ہر طلعت (وہ جس کا چہرہ مسک
 طرح دکھائے) حور طلعت (وہ جس کا چہرہ حد تک
 صورت سے مشابہ ہو)
 ہر طلعت حور پیکر مشرقیہ وہ جس
 سیمبر سیمبر شمع ویم ساقی و سیرق (ایک آبادی)
 طلعت زریا بہ از خلعت دینا :- اچھی

صورت دینا کی پوشاک سے اچھی ہو۔ فارسی متولہ
 (فرہنگ اشغال)
 قولہ فیصلہ :- کہیں کہیں فارسی دان طبقہ بولتے ہیں
 طلوع :- (جہنم اول و دوم معروف) آشکار ہونا
 ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
 مرا سینہ ہو مشرق آفتاب داغ بجران کا
 طلوع صبح عشر پاک ہو میرے گریبان کا
 قولہ فیصلہ :- اس لفظ کا اطلاق پانچ سو سے یا
 ستارے کے نکلنے پر زیادہ ہوتا ہو۔
 ع سے مشرق نظر آنے لگا سداں طلوع رشید
 کرنا کے ساتھ طلوع کرنا، اور ہونا کے ساتھ
 طلوع ہونا، اس کے صریح ہیں۔
 پردہ اٹھا جو خیمہ گردوں پناہ کا
 اک ہمت سے طلوع ہوا مہر ماہ کا
 "خاتمہ کلام میں عقل کے بخوشی سے سوال ہوا
 کہ اس شاعر کا ستارہ جو خوش سوز و مال میں
 اٹکیا ہو کہیں اور اقبال پر بھی طلوع کرے گا؟
 (آب حیات)
 طلوع :- وہ لشکر جو فوج کے آگے آگے دشمن کے
 اترنے کی جگہ وغیرہ اور دریافت کرنے کو جایا
 کرتا ہو۔ شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ۔
 عربی، مذکر۔ (قد اللغات)
 قولہ فیصلہ :- قلیل یافتہ طبیعت کی زبان ہو۔ اردو
 میں زیادہ تر اس کا ہم معنی انگریزی لفظ آگاہی
 راج ہو۔
 طریق :- (بفتح اول و کسہ دوم) آزاد ہونا
 عربی، مذکر، قلیل یافتہ طبیعت کی زبان۔
 قولہ فیصلہ :- طریق ایسا اور طریق انصاف کی
 ترکیبوں سے زبان پر زیادہ ہو جیسے "خاتل کو بھی

لینا آیا کہ زندگ کا کیا بدوسا اگر ایک اہل حضور کو
غلامیتیں کی سیر دکھائے تو فسال بحث پٹھان
وے دے۔ ادھر سے ایک شاعر جاوید بیان اور
طریق احسان کو ہمراہ لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔
(طمانچہ کا زور)

طماع :- (بلغ اول قشدر دوم) بڑا
لاچی، نہایت حریم، بہت زیادہ طمع کرنے والا
عراق، صیفہ میاں، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محله صرف :- آپ حریم کہ رہے ہیں اہل طمع
کیے طماع! اتنا بڑا لچی تو دنیا کے پردے پر
نہ ہو گا۔

طمانچہ :- (بلغ اول و نون غنہ) وغیرہ
جو ہاتھ کے پنجے کو پھیلا کے رخسار پر ماری جائے۔
تھپڑ، لہڑ، اردو، ذکر، فصیح، راج۔

ع سچوں پر اٹھانا، طمانچہ کو ڈبھو، انیس
قولہ فیصلہ :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کی
اصل تائید فوقان کے ساتھ تو پنج لکھی جو اور شریک
یوں کہ ہو، تو ان، یعنی طاقت اور چہ کلمہ نسبت
سے مرکب ہو، اصولاً اس کا رسم الخط متاسخا ہونا
چاہیے۔ لیکن عام طور سے طمانچہ ہی لکھتے ہیں۔

طمانچہ :- تھپڑا، ہوا کا تیز جھونکا۔ اردو
مذکر، فصیح، راج۔

ع اس نوع پر آفت کا طمانچہ نہ ہو گا، انیس
قولہ فیصلہ :- اس کی جمع اردو میں طمانچے
اور محل کے اعتبار سے طمانچوں، راج۔

یہ تہہ طرہ پھر وہ اسی سمت پھر پڑا
اٹھا جہاں پروں کے طمانچوں سے گر پڑا
طمانچہ :- چھاتی بڑھانے کے واسطے جو پا
کی تھپکی لگاتے ہیں اسے بھی طمانچہ کہتے ہیں۔ عورتوں

کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں
طمانچہ :- چھاتی بڑھانے کے واسطے جو
ہاتھ کی تھپکی لگاتے ہیں اس کو بھی طمانچہ کہتے ہیں۔
عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طمانچہ :- دایہ طرف سے حرکت کے لئے پر
وار کرنا۔ اردو، فن سپہ گری کی اصطلاح۔

محله صرف :- استاد محمد علی خاں چکیت جہریا
ہوں، لیکن گنگہ ہاتھ میں آنے کی دیر مٹی پرے کے
پرے دم کے دم میں صاف کر دیے۔ کرہ کی طمانچہ

کاٹا ہاتھ لگایا تو حرکت کا منہ پھر گیا۔ ضائع آگے
طمانچہ اکٹھا :- طمانچے سے مارنے کا اشارہ
کرنا، طمانچہ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اکٹھا۔
اردو صرف، متروک۔

ع سچوں پر اٹھانا، طمانچہ کو ڈبھو، انیس
طمانچہ :- سچوڑنا، تھپڑ مارنا۔ اردو صرف
متروک۔

غیچے نے لہجہ کی جو اس سے نکل گئی شاد
بادیہا، منہ پر طمانچہ، بھوڑ کے (لکھنوی)
طمانچہ جڑنا :- طمانچہ مارنا، تھپڑ رسید
کرنا۔ اردو صرف، باندہ کی زبان۔

محله صرف :- کجنت بہت دیر سے گایاں دیے
جا رہا تھا میں نے بھی ایسا طمانچہ جڑا، کہ بیٹا
یاد کرتے ہو گے۔

قولہ فیصلہ :- اس محل پر عوام زیادہ تر طمانچہ
رسید کرنا بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے انیس
معنی میں طمانچہ بھی کرنا بھی لکھا ہے یہ بھی باندہ
اور عوام کی زبان ہو۔

طمانچہ دینا :- تھپڑ مارنا، طمانچہ رسید
کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- چپ ہے۔ دون کا اکٹھا
بیس ملک کے اندر چل جائے گی۔ ہم سے تڑا کے
بولتا ہو۔

طمانچہ کھانا :- تھپڑ کھانا، کہہ ہاتھ
کی مار کھانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

لڑے بھڑے ہوئے چوٹیں کڑی اٹھائے جو شاد
پڑے ہوئے ہیں طمانچہ اہل کا کھائے جو (لکھنوی)
طمانچہ کھینچ مارنا :- تھپڑ مارنا۔ اردو
دہلی کی زبان۔

محله صرف :- اب کی تو نے اس طرح کی بات
سے نکال اور بے تاملی میں تڑپے طمانچہ تیرے منہ
پر کھینچ ماروں گی۔ (توبہ، انصوح)

طمانچہ لگانا :- طمانچہ مارنا، تھپڑ مارنا
اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- اتھاری سزا ہی ہو کہ اپنے ہاتھ سے
اپنے منہ پر طمانچہ لگاؤ۔

قولہ فیصلہ :- بصیفہ جمع طمانچے لگانا بھی
بکثرت بولتے ہیں۔

طمانچہ مارنا :- غصے میں جبر کے کسی کو
پر تھپڑ مارنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- نور اس بات پر اتنے سے بچے کو
اس نورو کا طمانچہ مار دیا کہ غریب بللا اٹھا
بڑا جلا د ہو کجنت۔

طمانچے سے مندر لال رکھنا :- بستا
ہونا، باوجود افلاس کے چہرہ کی سرخی برقرار
رکھنا، مفاسی میں خوش رہنا۔ اردو، محاورہ

دہلی کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

طبع رکھنا

طراز

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 محلہ سرحدہ۔ ایک گیارہویں طبقہ کے کوئی دیر
 پیشہ کوڑیاں جیتیں۔ گول لچ کا بڑا ہونے میں
 برآئے تر پٹے کوئی ڈھائی دھڑک کوڑیاں اور
 ادھر اندر آئے۔ سو پتے کہ یہ ہیں جو رہا جو رہا
 کا جیہا یا گروم کے دم میں ڈیرہ میرہ وہ بارہ اور
 بارہ کوڑیاں کرہ سے گیس۔

طبع رکھنا۔ ست درجہ میں
 (فسانہ آزاد دوم)

طبع رکھنا۔ کسی سے کسی بات کی لالچ یا کھنڈ
 یا امید کرنا۔ اور دوسرے تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 سلطنت کی نہ طبع چرت نہ بردست سے کہ
 کوئی سرچنگ نہ جڑے کہیں افسر کے عوض
 طبع غالب ہونا۔ لالچ سوار ہونا۔ ہونا
 پیدا ہونا۔ اردو صورت طبع راج۔

محلہ صرفہ۔ طبع ہر وقت غالب ہو۔ شرجیت
 لالچ کرنے کی طالب ہو۔ (طبع پوش رہا)
 طبع کار۔ صاحب طبع وہ جس کا شیوہ طبع
 ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبع میں آنا۔ لالچ میں آنا۔ اردو صورت
 فصیح راج۔

محلہ صورت۔ ایک کھنڈے میں شہرانی نے کوئی ڈیرہ
 پیسے کی کوڑیاں جیتیں۔ گول لچ کا بڑا ہو طبع میں
 آئے تو جم گئے۔ (فسانہ آزاد)

طبعیہ۔ یا کھنڈیہ۔ پھوٹی سی بندوق، پستول
 آج کل کے عرب جس طبعیہ ہی کہتے گئے ہیں۔ اردو صورت
 ۱۰ نو عمر فوجی نو خیز کسی ہاکرہ، کوڑا یا ڈھیر
 بازاری زبان۔ (فرہنگ اصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ معنی میں اہل کھنڈ پنچہ کہتے
 ہیں۔ اور معنی میں کسی صورت میں نہیں بولتے۔
 کتاب دا (بالفتح) کھنڈے کی رسی۔ عربی لفظ
 قیس۔ راج۔

حقا حق مویہ رمت حق جس کی یہ کتاب
 لالچا ہے جو یہ فلک نظر آئے لگا رہا
 قولہ فیصلہ۔ آسان کا خیر سے استفادہ کر کے
 اس کی فرض ڈوری کو بھی بطور مجاز طباب
 کہتے ہیں۔

کون کتا ہو کہ یہ کل ہو شب کو کھنڈ
 (مجازہ) ہوگر کوئی طباب سے خیر یا فائدہ لے
 موافقت فیثاٹ نے طباب کو بالکسر ہی کھا ہو۔ مگر اردو
 میں لفتح اول ہی زبانوں پر ہوا ہے فصیح بھی ہو
 صاحب فرہنگ اصفیہ بالکسر ہی لکھا ہو شاید
 بالفتح ان کے نزدیک صحیح نہیں ہو۔ دائرہ اط
 طباب۔ بازی گروں کا رستہ۔ عربی لفظ
 (فرہنگ اصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ ممکن ہو وہی کہ زبان ہوا اہل کھنڈ
 معنوں میں نہیں بولتے۔

طباب۔ رسی، نیو، ڈوری، جیوڑی، راپا
 رسی۔ عربی، نوت۔ (فرہنگ اصفیہ)
 قولہ فیصلہ۔ کھنڈ میں ہر قسم کی رسی طباب نہیں
 کہلاتی مثلاً پٹنگ کی ڈوری، بستر باندھنے کی ڈوری،
 انگلی کی رسی کسی جاڑا یا بے جان کر باندھنے کی
 رسیاں، کنویں سے پانی کھینچنے کی رسی یا بریت
 یا ڈوری، بارودوں کو بکڑنے کی رسی یا اس طرح
 اور بہت سی رسیاں اور ڈوریاں ہیں جہ کو کھنڈ
 طباب ہرگز نہ کہیں گے۔ پس خیمے کی رسی، طباب کہلاتی
 ہو یا چند مخصوص طباب ہیں جو مجازی طور پر رسی

معنی کا نام داری میں یہ مثلاً طباب فر طباب خیمہ ہوتا
 وغیرہ۔ یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہو کہ صاحب
 فرہنگ اصفیہ نے ہر معنی میں طباب بالکسر ہی لکھا
 ہو۔ طباب (بالفتح) جو وہی کھنڈ کی زبان ہوا ان کے
 نزدیک گویا درست نہیں۔

طباب اقل۔ (بالاضافہ) اتیدک رسی
 فارسی، نوت۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ کھنڈ میں بالعموم راج نہیں۔
 طباب کفر۔ (بالاضافہ) لڑکے درازوں کا
 طباب سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب قریب
 ہر متر وک۔

فراق یار میں چشم اس قدر آب ہوئی
 طباب عمر ہماری رہی سحاب ہوئی
 طباب میں۔ طباب کی جگہ، رسیاں، ڈوریاں۔
 اردو، نوت، فصیح راج۔

دنیا ہوا ان کے ہاتھ میں قوت سے دی گئی
 تار آستین کے ہیں طبابی نہ میں کی
 طباب میں کھینچنا۔ (کنایت) فاصلہ کرنا
 دوری نہ رہنا۔ اردو صورت، فصیح راج۔

ہلوں کہاں کہ دل بے تاب کو دا میں
 اسے کاش زمیں کی کہیں کھنچ جائیں طباب میں
 قولہ فیصلہ۔ اس کا معنی طباب میں کھینچنا بھی
 راج و فصیح ہے۔

پس جو ہوتا کھنچ لیتا میں طباب میں ہر گ
 اس کے آنے کی خوشی میں انتظار شام تھا جو میری منتظر
 طباب۔ رمز و کنایہ میں بات کہنے والا
 ناز سے چلنے والا، شوخ، بے باک۔

(کنایت) معشوق، عربی، صفت، تعلیم یافتہ
 کہ زبان قلیل الاستعمال۔

اگر بالیں پر وہ طناز سرایا انداز
کچھ سے یہ کہنے لگا کیوں جو تو نہیں ملحق ذوق
قولہ فیصلہ: محبوب کے معنی میں زیادہ تر بیت
و غیرہ کی ترکیب سے مستعمل ہو۔

تیری مگر میں اب بت طناز
جو افسانہ وہ یہ ہوا افسانہ
بلکہ یہ صفت بھی طناز: ہر معنی طوں طناز۔
ہاں طناز کے معنی تاز سے چلنے والے جانی گئے
طنبو: یہ تینوں یہ لفظ طناز سے ماخوذ ہو یعنی
وہ تیرے جو ریشوں کے ذریعہ سے کہہ کیا جائے،
ڈیرا، غیبہ وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ: عام طور سے اس کا اطلاق قر
کے ساتھ ہوتا ہے۔

طنبور: ایک آلہ غنا جس میں تاروں سے
آواز نکلتی ہے۔ عربی، مذکر، بتلیر یافتہ طبقے کا
قولہ فیصلہ: عام طور سے زبانوں پر طنبور ہے۔
اس کا اطلاق قرشت سے بھی ہو جو فارسی ہے۔
طنبور تو آواز: طنبورہ بولنے والا۔ فارسی،
صفت، قلیل الاستعمال۔

طنبورہ: دلفظ طبورہ) ایک قسم کے ستار کا
نام جس میں نیچے کے رخ کدو یا لوک کی توہنی لگ جاتی
ہے۔ عربی، مذکر، ساز نوازوں کے اصطلاح۔

بزم نشاط و پیش صوبی کشاں ہر شمع
بانگ خوس عرش ہی طنبورہ عرش کا
قولہ فیصلہ: بقول صاحب فدا القناعہ طنبورہ
توہن کا معرب ہوا اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے
یہ لفظ فرہنگ رخی اس لفظ کو ذنب بردہ (دبے
کی) کہا ہے لیکن یہی شکا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ
”موقف فرہنگ رخی لکھتے ہیں یہ لفظ ذنب بردہ“

یعنی دہنے کی دم کیوں اس کی شکل اسی کے مستعمل
والشاعر علم بالصواب۔

طنبو: (بالفتح) طعنے، استخیر بازی، طعن آمیز کلام
عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

شکوہ کیا تھا ازراعت طنز بکھر دیتے ہو
ہم بھی میں ادم اپنے خطاب تم بھی آج جائے
قولہ فیصلہ: جان صاحب نے اس لفظ کو نوٹ بھی
استعمل کیا جو مگر موجودہ دور میں مذکور ہوا ہے۔
دیکھئے جو میرے سنو میں بھی زبان
جان صاحب طنز یہ ابھی نہیں جان صاحب
طنز: اب بصورت طنز، طنز کے طور پر۔ عربی،
فصیح، راجح۔

طنز: شعر کہنا نہیں آسان ہو شیل طنز: آج حیدر آباد
طنز: آمیزش: وہ بات جو طنز کا پہلو لیے ہو
ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، راجح۔

طنز: کہنہ کی ایک قسم: انگیز (شاہ ادب)
طنز کرنا: آواز دہکنا، طعن آمیز بات کرنا۔
اردو صرف، فصیح، راجح۔

طنز: صفت: بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ
دوسروں پر طنز کیے بغیر ان کو چین نہیں آتا۔

طنز ہونا: استخیر بازی کی جانا، آواز کا جانا
طعن آمیز بات ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
طنز صرف: غالب کے شعروں میں جو طنز ہو وہی
ان شعروں کی زندگی ہے۔

قولہ فیصلہ: ہر ایک کے ساتھ مستعمل ہو۔
طنز: اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز
طنز: اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز
طنز: اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز
طنز: اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز

لیے ہوئے۔ اردو، صفت، غیر فصیح، راجح۔
طنز صرف: ان کی فطرت میں داخل ہونے کی وجہ سے
کسی سے بات کریں طنز یہ انداز ہے۔

طنطنہ: (بالفتح) ہر وہ طے طے (طیور مادہ) یا
غیرہ کی آواز، نقارے یا دھمکے کی آواز کی طرح
ان میں زور اور مادہ ہر تہے ہیں۔ ایک کی آواز زیر
اور دوسرے کی ہم چوتی آواز زیر کو ططنطنہ
اور ہم کو دہدہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، غیر فصیح
قولہ فیصلہ: اب ان دونوں میں اس لفظ کا اردو زبان
کو استعمال نہیں۔

طنطنہ: دھوم دھام، شان و شوکت کا دھوم۔
عربی، مذکر، قلیل الاستعمال، راجح۔

طنطنہ: کسی زمانے میں وائسرائے ہند کی
سواری دہلی میں ططنطنہ شاہی کے ساتھ نکلا کرتی تھی۔
طنطنہ: رعب دابہ دہدہ۔ عربی، مذکر،
فصیح، راجح۔

طنطنہ: وہ بانگین وہ بوش جوانی وہ ططنطنے
آئیں جلال میں تو نہ شیروں سے کچھ نہ میر موش
طنطنہ: ہر چیز کی، شہر کا، اردو صرف
کی زبان۔

طنطنہ: (بالفتح) ہر وہ طے طے (طیور مادہ) یا
غیرہ کی آواز، نقارے یا دھمکے کی آواز کی طرح
ان میں زور اور مادہ ہر تہے ہیں۔ ایک کی آواز زیر
اور دوسرے کی ہم چوتی آواز زیر کو ططنطنہ
اور ہم کو دہدہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، غیر فصیح
قولہ فیصلہ: اب ان دونوں میں اس لفظ کا اردو زبان
کو استعمال نہیں۔

طنطنہ: دھوم دھام، شان و شوکت کا دھوم۔
عربی، مذکر، قلیل الاستعمال، راجح۔
طنطنہ: کسی زمانے میں وائسرائے ہند کی
سواری دہلی میں ططنطنہ شاہی کے ساتھ نکلا کرتی تھی۔
طنطنہ: رعب دابہ دہدہ۔ عربی، مذکر،
فصیح، راجح۔

طنطنہ: وہ بانگین وہ بوش جوانی وہ ططنطنے
آئیں جلال میں تو نہ شیروں سے کچھ نہ میر موش
طنطنہ: ہر چیز کی، شہر کا، اردو صرف
کی زبان۔
طنطنہ دکھانا: شان دکھانا، اسی کا اور

دکھانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
 حاکم ہوں تیری ہوں میں کلک کی آشنا
 کیا طنطنہ دکھانا ہو تحصیلدار کا
طنین :- (بفتح اول و کسر دوم) دیا ہے مراد
 پتھر ٹکس وغیرہ کی بھینچنا پٹ۔ عربی، مذکر،
 قلیل یا فتنہ طبعی کہ زبان قلیل الاستعمال۔
 پڑا ہوا لفظ ہر فرش ناقانی پر
 طنین پاشہ ہو گا فوں میں میرے فقرہ صو
طواف :- (بفتح) کسی بزرگ یا مقدس
 مقام کے گرد پھرنا کسی چیز کے گرد پھرنا، خانہ
 کے گرد پھرنا۔ عربی، مذکر، فصح، راجح۔
 مریضوں پر پھرے ہیں شہید ان عشق کے
 سچا ہی طواف ہوا اس کے حرم کا
 طواف کعبہ میسر ہو ہم کو گھر بیٹھے
 جدم نگاہ کی صورت ترنا دھر دیکھ شاعر
 قولہ فیصلہ :- کرا اور ہن کے ساتھ اس کا
 صورت ہو۔

گولے کا انداز پیدا کرے
 جیسے طواف آپ اپنا کرے (صحیح غنی)
طوالت :- (بفتح اول و کسر دوم) لبا، عربی، مؤنث
 تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔
 اس طوالت کا اختصار نہیں نوع نامی
طوالت :- (بفتح اول و کسر دوم) عربی، مؤنث
 فصیح، راجح۔
 محل صرفہ :- طلسم ہزار شکل کا ذکر پہلے اس
 طلسم کے ہو جو اس کے طلسم جو شرابا کا حقیقہ کو
 بیان کرنا منظور ہو اس لحاظ سے اس طلسم کو ترک کیا
 کہ باعث طوالت افسلین ہو۔ (طلسم جو شرابا)
طوالت سے خالی نہ ہونا، طوالت کا

سبب ہونا، طویل کہ وجہ ہونا، اردو صرف فصیح
 راجح۔
 محل صرف :- اس سبب کا مفصل حال اور کام
 لکھا طوالت سے خالی نہ ہو گا۔ اس لیے ہم صرف
 چند اشعار پر اکتفا کرتے ہیں۔ (رسالہ اردو و عربی)
 مل کر
طوالف :- (بفتح اول و دوم و کسر دوم)
 رند کی کسی ناچنے گانے کا پیشہ کرنے والی
 عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، راجح۔
 گھر جاؤں طوالف کے تو ملتی ہر سٹافے فارغ
 کیا آئے چو صاحب قرائن پر جانے (جور و ہم)
 محل صرف :- اس کلمہ کے برابر ایک اور کلمہ
 تھا۔ اس میں ایک طوالف رہتی تھی۔
 (امراؤ جان ادا)

قولہ فیصلہ :- عربی میں یہ لفظ طائفہ یعنی
 گروہ کی جمع ہو۔ اردو میں بطور مفرد رند کی کو
 کہتے تھے۔
طوالف :- طائفہ کی جمع گروہ جیسے
 طوالف عرب و ترک وغیرہ نیز طوالت طوالف
 یعنی ہسپانیہ کے وہ عجبے جن کے نا اتفاقی سے
 اہل عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا۔
 عربی، مذکر، فرہنگ آصفیہ
طوالف الملوک :- (بفتح اول و دوم)
 و کسر چارم و ضم پنجم و ہشتم و واو معرکات
 بادشاہوں کے گروہ جن کے بد نظمی اور نا اتفاقی
 کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا
 ہو اور نہ ملک ہی چین کے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر،
 فرہنگ آصفیہ
 قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی

تشریح یوں کی ہو طوائف جمع طائفہ اور طوالت
 جمع بادشاہ کی یہ لفظ کھنڈ میں راجح پیشہ دہلی
 کی زبان ہو تو ہو۔ کھنڈ میں طوائف الملوک کہتے
 ہیں جس کے معنی ذیل میں درج ہیں۔
طوائف الملوک :- (بفتح اول و کسر دوم)
 وہ جس میں کسی ایک بادشاہ کا حکم نہ چلے بلکہ کسی
 بادشاہ یا امرا پر اقتدار آگئے ہوں اور ہر ایک
 اپنا حکم چلائے (کنایتہ) برا انتظامی اور نفی خدا
 خلفشار۔ فارسی ترکیب مؤنث، قلیل یا فتنہ طبعی
 کہ زبان۔
 محل صرف :- ملک میں طوائف الملوک ہو کر جب
 بچل پڑ گئی۔ میاں بخوئے مراد کو عرضی بھیجی کہ یہ
 ملک لا وارث ہو گیا۔ (درہار اکبری)
 قولہ فیصلہ :- بسند فرہنگ آصفیہ ایران میں
 طوائف الملوک کا خطاب ان کے تیسرے طبقے میں
 اشکالیوں کو ملا، جس کی حکومت باقی تینوں طبقوں
 سے کم تھی صرف دو سو برس تک رہی۔ یورپ میں
 ہسپانیہ کے ان صوبوں کا لقب ہوا جس کا نا اتفاقی
 سے عرب کی حکومت کو وہاں زوال آیا۔
طوالبے :- (واو معرکات و الف مقصورہ)
 جنت کا ایک درخت جس کی شاخیں جنت میں
 رہنے والوں کے گھروں پر سایہ کیے ہوئے ہوں گی
 اس کی خوشبو تمام مکانات معطر ہوں گے اور اس
 درخت سے انواع و اقسام کے میوے اتریں گے
 عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
 بستان ہوائے فیض و کرم میں بجائے سرد
 سدا ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا
طوبی قامت :- (کنایتہ) محبوبہ دلیہ
 فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

قولہ فیصلہ: انھیں سننے میں طوبیٰ قد بھی بولتے ہیں۔

آدم کا دل بہشت میں بندھے سے ہل گیا
طوبیٰ قد حسینؑ نہ نخل مل گیا عشق
طور: (ادوارد) وہ پہاڑ جس پر حضرت
مومن علیہ السلام کو سجدہ ہوا تھا۔ عربی، مذکر،
فصیح، راجح۔

گرنی تھی ہم پر برق سجدہ نہ طور پر
دیتے ہیں بادِ طوفانِ قدحِ خوار دیکھ کر غالب
قولہ فیصلہ: اسی کا جو سینا بھی کہتے ہیں۔

آسمان بے مادہ کامل، سورہ بے روح الہی میں
طور سینا بے کلیم، قد و منہ بے انیس
مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ طور اس مفرد
اور معجز پہاڑ کا نام جو عرب کے گوشہ شمال و
مغرب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑ یودیوں اور کفار
اولو الامر میں بہت حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے سبب
یا دگار ہے۔ چونکہ سہیل نے ان میں طور پہاڑ کو
کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام طور سینا ہوا
مگر رفتہ رفتہ کوہ سینا کو کوہ طور کہنے لگے اور
خیال کیا کہ اس پہاڑ کا نام ہی طور تھا۔

کیا فرض ہو کہ سب کو ملے ایک سا جواب غالب
آدم نہ ہم جہد سیر کرے کوہ طور کہ
طور: (رباطی) طرز، طریقہ، روش، عربی،
مذکر، فصیح، راجح۔

نامرادانہ زلیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہم کو
قولہ فیصلہ: مولف فرہنگ آصفیہ نے منہب
معنی میں طور کو فارسی لکھا جو اور مولف نور اللغات
نے طور کے عربی معنی ایک بار بار اندازہ ۳۲ نوع

صفت تھے ہیں مگر ان معنی میں طور اردو میں
ہیں۔ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ بعض
حضرات پر طور کے بعد سے کا لفظ لانا خلاف
فصاحت سمجھتے ہیں۔ اور مثال میں داغ دہری
کا یہ مسرور دیا ہے۔

غیر میں طور میں ہم خاک نشین تھے ہیں
یہ نزدیک سے کا اضافہ خلاف فصاحت
ہیں جو کہنے کے فصاحت برابر استعمال کرتے ہیں جیسے
"ہم خاص طور سے یہ دھری آم آپ کے لیے
لائے ہیں طور کے بعد پر کا اضافہ بھی کرتے ہیں
اور وہ بھی فصیح ہے۔ جیسے "عام طور پر یہ دیکھا
گیا کہ بیسی حکومت ہوتی ہو ویسی ہی رہا یا بھی
ہوتی ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو حکومت کرنا دشوار ہو جاتا
ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے سورج ذیل معنی اور
لکھے ہیں جو کہ کتب میں متعل نہیں لے حدیث اساس
۳۲ طر: قسم، بہانہ۔

طور: ۱۔ چال چلن، عربی، مذکر، فصیح، راجح
قولہ فیصلہ: مگر یہ معنی اس وقت ہوں گے
جب طور کے ساتھ لفظ طریقہ بھی لایا جائے یعنی
"طور طریقہ" کہا جائے جیسے "ان کا طور طریقہ
درست نہیں ہے۔"

طور: ۲۔ حالت، کیفیت۔ عربی، مذکر،
فصیح، راجح۔

طور بے طور ہوئے دل کے خدا خیر کرے
بے طرے گھات میں ہی بت عیار کا کھر داغ
طور: بگڑھنگ پر قاعدہ پر عربی غیر فصیح
راجح۔

اسی کے سبب میں نے کڑھو غور
لکھا اور نام کے ہندی کے طور (دور، مشرق)

طور بن پڑنا۔ تہ سیر کج میں آثار اردو میں
مستوک۔

رہ جا سرا بھائی ایک ہو اور
شاہ کج اس سے بن پڑے طور (کڑھو، نسیم)
طور بے طور ہونا: (کنایت) مرنے کے
قرب ہونا، حالت نازک ہونا، موت کے آثار
پیدا ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

طور بے طور جاں دیکھو اس دختر کے
بھوڑ جانا علی اسنو یہ تصدیق کر کے
طور بے طور ہونا: انقلاب کیفیت
پیدا ہونا، نظم و نسق میں فرق آنا، اردو صورت
فصیح، راجح۔

محفلے صرف ہر اکبری جاں شاد نقطہ انہار میں
خانہ مان جرات کر کے لڑا بیٹھا ہے مگر میدان کا
طور بے طور ہے۔ (دوبار اکبری)

طور بے طور ہونا: ۲۔ چال چلن بگڑنا،
روش خراب ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راجح
عشق دو فوں کو ہر رنڈ کا یہ لڑا بیٹھا ہے
طور بے طور ہیں بل جان کے دامادوں کے جالہ

طور بے طور ہونا: ۳۔ موقع بے موقع ہونا
کل بے کل ہونا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
طور جانا: رنگ جانا۔ اردو صورت، مستوک
اس سے بہتر اگر ملے کوئی اور
وہاں جا کر جالے اپنے طور شوق گھڑی
طور سیکھنا: طریقہ سیکھنا، انداز سیکھنا۔
اردو صورت، فصیح، راجح۔

خاتمہ تجھ پر اسے یار جفا کاری کا
سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزا کا آباد

طوسینا :- (باضافت) ایک مقدس پہاڑ کا نام جو حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

ج طوسینا بے کیم اندہ و شیر بہ انیس دیر
قولہ فیصلہ :- صاحب منتخب و نوید و کشف اللغات نے ان معنی میں سینا کو بالکسر و بالفتح و زون طوس سے لکھا ہو۔ صاحب برہان نے بھی بالفتح و بالکسر دونوں صورتوں سے لکھا ہو مگر بالفتح کو پہاڑ کے معنوں سے مخصوص کر دیا ہو اور بالکسر صحیح ہے۔
 یو علی سینا لکھا ہو۔ اردو میں عام طور سے پہاڑ کے معنی میں بالفتح ہو۔ انیس معنی میں طوسینا بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو۔

طوس طریق :- رنگ ڈھنگ و وضع و چال و طریقہ روح۔ عربی الفاظ، مذکر، غیر فصیح، راجح۔

محلی صرفہ :- جس آدمی کی عادت و خصلت و طور طریق اچھا ہوتا ہو سب اس کی عزت کرتے ہیں۔ (اردو زبان کہ تیسری کتاب کو لوی معنی) **قولہ فیصلہ** :- طوس میں اس عمل پر طوس طریقہ بولتے ہیں جیسے "تھارہ (لڑکے کے طور طریقے) خراب ہوتے جاتے ہیں اس کی نگرانی مندری ہو۔"

طوس ہونا :- اذاز ہونا، عنوان ہونا، طریقہ ہونا۔ اردو صرفہ فصیح، راجح۔

وہ سکر بر نہ وہ نشہ کا طور ہو ساقی۔
 سے طوس کا اب دور دور ہو ساقی

طوس :- (داد معروف) خراسان کے ایک شہر کا نام جس کو اب مشہد کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، راجح۔

تج تو ہو نہ دوس طوسی کو نسبت کچھ سے کیا۔
 دل سے ہوں تاج ناسخ بادشاہ طوس کا

قولہ فیصلہ :- شیعوں کے آئینوں امام حضرت علی رضا علیہ السلام کا روح منہ مبارک بھی یہی ہو اس کو خراسان بھی کہتے ہیں اور مشہد کے ساتھ مقدس طوس کہ مشہد مقدس بھی کہتے ہیں فارسی کا مشہور و معروف شاعر فردوسی بھی شہر طوس میں لا رہے والے تھار۔

طوس :- ایک قسم کا ادنیٰ ظلم و ظلم دار کپڑا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- نام طوس سے زبانوں پر نہیں ہے۔
طوس :- ایک شخص اور ایک دو اکا نام جو حاکم کے واسطے مفید ہو۔ عربی، مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
طوسی :- طوس کی طرف منسوب طوس کا باشندہ۔ فارسی، صفت فصیح، راجح۔

تج تو ہو نہ دوس طوس کو نسبت کچھ سے کیا۔
 دل سے ہوں تاج ناسخ بادشاہ طوس کا

طوسی :- ایک کرسچری رنگ کا نام جو بازو کیس، چکر کا سے تیار کیا جاتا ہو۔ فارسی، راجح۔

قولہ فیصلہ :- ایک خاص قسم کا کپڑا ہوتا ہو اس کو بھی طوسی کہتے ہیں۔

طوطا :- (جمع اول و داد و جمل) ایک سبز رنگ کا پرندہ جس کا چرخ سرخ ہوتا ہو اور گلے میں گتھ ہوتا ہو۔ اردو، مذکر، راجح۔

طوطا ہمارا مر گیا کیا بوتا ہوا (فسانہ عجائب)
قولہ فیصلہ :- طوطی معرب ہذا قوی، کا جو سبز رنگ کا پرندہ جس کو اہل ہند طوطا کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے اس کا رسم الخط طوطا ہے۔

قرا۔ پایا۔ موجودہ دور میں کسی کے ساتھ ناسبت سے "تو" بھی لکھتے تھے ہیں۔ اس کی جمع طوطے، اور طوطوں راجح ہو۔ صرفہ جاسکے ساتھ طوطے واحد بھی ہو۔ جیسے "طوطے کی چونک لال ہوتی ہو" (اردو زبان کی پہلی کتاب مولوی انیس) طوطے کے مادہ کو طوطی کہتے ہیں۔

طوطا یا لٹا :- کسی پھوڑے پھنسے کا علاج۔ شکر کے پیازی کو طول دینا۔ اردو صرفہ غیر فصیح، راجح۔

محلی صرفہ :- مینہ ہر سے دہل نکلا ہونہ پکتا ہو نہ پھرتا ہو۔ تم نے اچھا طوطا پال رکھا ہو۔ آپ لیں کیوں نہیں کروالیتے۔

قولہ فیصلہ :- صاحب نور اللغات نے اس سے ایک معنی آتشک یا سوزاں کا مرض لگا لینا بھی لکھا ہے جو عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہو۔

طوطا یا لٹا :- کوئی ایسا کام اپنے دوستے لینا جس کی نسبت دوسرے کام حقل ہو جائیں۔

اردو صرفہ :- غیر فصیح، راجح۔
 جب بیکھے ہاتھ میں ہو محی کی بوتل
 اسے قدر یہ خوب تم نے طوطا پال

طوطا چشم :- بے وفا، بے مروت۔ اردو صفت غیر فصیح، راجح۔

محلی صرفہ :- تمھارے ساتھ ذاب سادہ کتھا سلوک کیا لیکہ تم نے انیس چھوڑ دیا بڑے ملاکے انسان ہو۔

قولہ فیصلہ :- جو کہ طوطا ہی ایک ایسا جانور ہے جو برسوں بلا رہنے کے بعد بھی پھرتے سے نکل جاتا ہے تو ہزار کوشش کے باوجود وہ پس نہیں آتا اسی مناسبت سے طوطا چشم بے مروت کے معنی میں لکھا

طوطا چشمی کرنا

۴۴۶

طوطی را بازار غ در قفس کردند

ہونے لگا۔ عوام اس کو طوطے چشم بھی کہتے ہیں۔
بے مروت اور بے وفائی کے معنی میں طوطا چشمی بھی
کہا جاتا ہے۔

پر زہل کے کتراسے یا غماں
طوطا چشمی اس قدر اچھی نہیں اچھوت قرار دیا
طوطا چشمی کرنا۔ بے وفائی کرنا، بے مروتی
کرنا۔ اردو صرفت، غیر ضمیمہ، راجا۔

محفل صرفت۔ اور پرنے اشد درجہ طوطا چشمی کہ
کر پشت توں پر بلا اجازت آئے اور گھوڑے کو
کر کر دیا۔ (طلمس پوش رہا)
طوطک در افزہ، ایک ساز کا نام فارسی
ہوتا۔ (ذوق افغان)

قولہ فیصلہ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طوطی۔ (داد و معروف) ایک بھونٹے سے
پرنے کا نام جو شہوت بڑے شوق سے کھا کر
شہوت کے فصل میں بہت دکھائی دیتا ہے۔ (مراد)
ذکر، ضمیمہ، راجا۔

اسدایہ قفل مینا سے خانے میں آتی ہے
کہ بخت سزاگ طوطی پرستوں کے گلستان کا شیر
قولہ فیصلہ۔ یہ قولی کا معرب ہے۔ شیر نے خوش
نظر کیا ہے۔

وصف تصنیف مصنف کہ ہوتا ریخ اسے شیر
طوطی ہند معانی شکر افشاں ہو گئی
اہل لکھنؤ بھی اب عام طور سے موفت ہی بولتے ہیں
کیونکہ جب اس کا صرف بولنا کے ساتھ ہر کلام
ہی بولتے ہیں جیسے

اس کا طوطی بولتا تھا سبزہ زار ہندی
اس کے جمع 'ان' اور 'ون' کے ساتھ
طوطیاں اور طوطیوں استعمال ہوتی ہیں۔

آئینہ ہوتا ہی منہ دیکھ کے پانی پانی
طوطیاں ہوتی ہیں جس کو تر مقرر یہ
طوطیاں۔ (داد و معروف) توتیا، نیلا تھو
مس کشتہ۔ فارسی، مذکر۔ (ذوق افغان)
قولہ فیصلہ۔ اس کا اظہار دو تائے فوقانی
سے ہو جو عربیہ صاحب لغات کشوری نے اس کے
معنی سرکہ رکھے ہیں۔

طوطیاں۔ اتمت، بہتان، الزام۔ (مراد)
ذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ۔ ان معنوں میں اب متروک ہے۔
طوطیاں باندھنا۔ بہتان باندھنا، اتمت
دینا۔ اردو صرفت، متروک۔

دیا سرکہ کب ان کے آنکھوں میں میں نے
غلط محبہ پر سب طوطیاں باندھتے ہیں
طوطیاں باندھنا۔ الزام آنا، اتمت لگانا
بہتان رکھا جاتا۔ اردو صرفت، متروک۔

تری آنکھوں میں کب سرکہ لگا ہی تھا
نبیعا کچھ پر یہ ناحق طوطیاں
طوطے اڑ جانا مارا، طوطے سے اڑ جانا
حماں باخت ہو جانا کچھ اچھا، ہر محاسن چھاپا
ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا کا مخف ہوا۔ اردو
کاوردہ، دلی کہ زبان۔

اس نے اٹھ کر جو دیکھا سوتے سے
اڑ گئے آنے کے طوطے سے
قولہ فیصلہ۔ لکھنؤ میں پورا کاوردہ ہی استعمال
کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر میں معروف دہلی
نے بھی استعمال کیا ہے۔

سبز رنگ آگے بڑھا تو چہرہ ساتھ سے مات
کیا کہوں اڑ گئے طوطے سے مرے ہاتھ سے

طوطیاں شکرستان کارائی می کنند۔ ہر وقت
حالات میں انسان خوش اور فانیہ مرام رہتا ہے۔
قاری مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کے زبان فرہنگ شہ
طوطیاں ہاتھ کیاری ہیں۔ خوش بیان
کی تعریف میں بولتی ہیں جس طرح منہ سے چول
چھڑا ہوا جاتا ہے محاورہ بیگناہ قلعہ لٹا لٹا
طوطی بولنا۔ ڈنکا بجانا، سناہٹینا کل
شہرت ہونا۔ اردو صرفت، ضمیمہ، راجا۔

دل شیدا کا خواہاں ہو ہر اک گل
مرے بل کا طوطی بولتا ہے
قولہ فیصلہ۔ صاحب فرہنگ اڑنے لگا ہو کر
ہوتا ہو کر تنہا طوطی بولنا یا طوطی بولنا ہی
بولنے کسی نام یا ضمیر کے ساتھ ملنا کہ جیسے ان کا
طوطی بولتا ہے اس کا طوطی بولتا ہے، ظاہر شخص کا
طوطی بولتا ہے۔ اس کا صرف بصورت تذکرہ لکھنؤ
دہلی میں مشترک ہے۔ شیر لکھنؤ اور ذوق دہلی
کے شعر مثال میں ہیں۔

آئی خزاں، فسرہ ہوئے گل گویا ہوا
طوطی چمن میں بول چکا مندلیب کا
ہو قفس سے شوواک گلشن تک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہوا ان دنوں صیاد کا
نظیر اکبر آبادی نے بصورت ستدی اور تائیت
سے ساتھ بھی استعمال کیا ہے جو خلاصہ تہذیبی ہے۔

بولے جو شوم بھڑوا لہاس کے سر پہ جوتی
دو دن تو درستوں میں بولا ہوا پنا طوطی
طوطی بولنا کے ایک معنی میں اسیر آدمی یا کسی بیمار
وغیرہ میں کافی ذی اثر ہوتا ہے۔ جیسے ان کا
تو فوب صاحب کے دیہا میں طوطی بولتا ہے۔
طوطی را بازار غ در قفس کردند۔ بے جو

شادی کرنا کسی اچھی اور سنجیدہ لڑکی کی شادی
کسی خراب مرد سے کر دینا۔ فارسی میں تعلیم یافتہ
طبیب کی زبان۔

محکمہ صوف۔ اور مصیبت تو تباہی ہوتی ہے
تیز طبع جو اس عورت کی کسی افسردہ دل اور کینہ
مرد کے ساتھ خلعت ہے۔ ہر طوطی و اباز داغ و قفس کف

(فساد آزاد)
طوطی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے

بڑی جگہ کم رہتے شخص کو کوئی نہیں پہنچتا، کسی کچھ
کی آواز بڑے مرتبے والے کو پہنچتی دیکھتی ہوتی ہے
اردو میں فصیح، راجہ۔

قولہ فیصلہ۔ اس کی نسبت الفاظ یوں ہیں
نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ آواز
کی جگہ صدائیں ہیں۔

ٹا۔ سدا طوطی کی سنتا کون ہر نقار خانے میں
طوطی کی کسی آنکھیں پھیرنا۔ (متعلقہ)

بے مروت کرنا احسان فراموش کرنا، قطع قلم
کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راجہ۔

قولہ فیصلہ۔ طوطی کی طرح آنکھیں پھیرنا بھی
بولتے ہیں۔ صاحب سہ ماہ رات بندہ وستان نے
طوطی کی آنکھیں بول لیتا ہے لکھا ہے جو کئی کے

ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔ کسی کے ساتھ طوطی کی
طرح آنکھ بول جانا بھی۔ راجہ۔

آنکھیں پھیرنا جو نر میں ہر ایک سبز خط
طوطی کی طرح آنکھ جہاں سے بدل گیا

قولہ فیصلہ۔ مجمع کے ساتھ آنکھیں بول جانا بھی
بولتے ہیں وہ ہیں قلیل الاستعمال ہے۔

طوطی کی طرح پڑھنا۔ راجہ۔
کنا آکھری لکھی پڑھنے جانا۔ (مردودہ)

غیر فصیح، راجہ۔

تباہ برکوتیں کچھ عقل تو ذرا کی لیکن
جو پڑھتے ہیں وہ پڑھتا تو یہ کچھ

طوطی۔ (بافتح و کسر سوم) مجمع الاستعمال
بہت۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں
طوطی۔ (رفعت در معنا منہ) (بافتح و کسر)

عربی، عربی، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبیب
کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ تنہا نہیں بولتے۔

طوطی۔ (رفعت در معنا منہ) (بافتح و کسر)
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ تنہا نہیں بولتے طوطی کا لانا
بولتے ہیں۔

طوطی و کڑیا۔ چارونا چار جبر و قہر
بکالت مجبور۔ عربی، تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔

آپس میں وقت اپنا کاشا تھا الف لیلہ
کہا طوطی و کڑیا اس نے اچھا نظم

طوطی۔ (بافتح و کسر اول و واد محمول) فوج کا
نشان۔ ترکی، مذکر، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ
طبیب کی زبان۔

ہو طوطی و طوطی اب یہ شوق
کل اتم ہو بر سر تابوت (سخت محبت قلمی)

قولہ فیصلہ۔ اس کا اطلاق فرشتے توغ
میں بھیج ہے۔

طوطی۔ (بافتح و کسر اول و واد محمول) فوج کا
نشان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں
طوطی۔ (بافتح و کسر اول و واد محمول) فوج کا
نشان۔ (نور اللغات)

عربی، مذکر، قلیل یافتہ طبیب کی زبان۔

جلا چاہتے ہیں جب کسی سبز گلشن کا
نہج لٹو کر جاگے ہو چلے میرے غم کا

ناگہ سنی صدائے پر خوت
آیا اک اژدہا پئے طوط

قولہ فیصلہ۔ طوط حرم اور طوط کعبہ کا
ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

عربی، عربی، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبیب
کی زبان۔

ہوں باگردن کوہ و لہر کا فردا راجہ

طوط کعبہ کی ہر قسمت کے چکر کا جوتا (بافتح و کسر)

طوفان۔ (اداد معروض) سیلاب الفیاض
بارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، راجہ۔

محامل کے سکون سے کبھی انکار ہوگی
طوفان سے لانے میں مرزا اور بی کچھ

قولہ فیصلہ۔ (بافتح و کسر اول و واد محمول) فوج کا
نشان۔ (بافتح و کسر اول و واد محمول) فوج کا

ماہل تا مریخے میں بڑے طوفانوں کا نشانہ آیا
ہو اول وہ طوفان جو حضرت آدم سے پیشتر آیا

چنانچہ تاریخ حکما میں لکھا ہے کہ آدم کا ظہور
دور اول میں عالم کے طوفان سے تباہ و برباد

ہونے کے بعد وقوع میں آیا، دوسرا وہ طوفان
جو حضرت نوح کے وقت میں کوفہ سے شروع ہوا

اور تمام دنیا میں پھیل گیا۔ تیسرا وہ طوفان جو
خاص مصر میں آیا اور اس سے وہاں کی تمام مخلوق

غرقاب ہو گئی۔ اس کے بعد جمع ہونے کے ساتھ
طوفانوں ہو۔

لے چل ہاں سجدہ حار میں چل سائل سائل کیا جانا
میری کچھ پردہ مذکر میں جو طوفانوں کا
مخفیہ جانہ میری

طوفان

طوفان : تیز ہوا، آندھی، بھڑکوالی
ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

دوستد ہواؤں پر بنیاد ہو طوفان کی
یا تم نہ سیں چوتے یا میں جوں جوتا

قوله فیصلہ : بہت تیز اور بوسلادھار بارش
کے عمل پر بھی طوفان کا قضا استعمال کرتے ہیں،

جیسے : تم نے مات کہ بارش دیکھی اتنی تیز تھی
کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے طوفان۔

طوفان : اندھیرا گھپ، تاریکی
مے مرگ عام، وبادیہ معنی کشف اللغات سے

ماخوذ ہیں) (فرہنگ اصغیر)
قوله فیصلہ : اردو میں یہ معنی راجح نہیں

طوفان : کمال نہایت، بکثرت، اشد
قاتل نے لامقابل آنکھوں کے کردیا دل جزا

اس طفل الملک بھی طوفان لدوری کی (فرہنگ)
قوله فیصلہ : اب ان معنوں میں بالکل متروک

طوفان : بلا، غضب، قیامت، آفت
آفت کا پرکالا۔ اردو، عورتوں کی زبان،

کلہ تعریف۔
جو تم بننے بنانے میں کوئی اب قریب نہ ہو

تو پر رونے لانے کو میل ہی میں بھٹکا ہو (فرہنگ)
قوله فیصلہ : اب ان معنوں میں بھی متروک ہو

طوفان : کار عظیم، بڑا بھاری کام۔
راز بہار مجھ فارسی میں طوفان کوئی اسی معنی میں

آیا ہے) (فرہنگ اصغیر)
قوله فیصلہ : اردو سے اس کا کوئی تعلق

نہیں۔
طوفان : بہت، بہت، الزام، اردو

عورتوں کی زبان۔

طوفان آنا

طوفان اٹھانا : فتنہ برپا کرنا، ہنگامہ
مچانا، شور و غل کرنا، حشر برپا کرنا، اردو صورت
عورتوں کی زبان۔

محلے صرفہ رقیب ہمیشہ اس کی تاک میں تھے
رہتے تھے اور رنگ رنگ کی اتموں سے طوفان

اٹھاتے۔ (اردو بار اکرک)
طوفان اٹھانا : طوفان لانا، سیلاب

لانا، کڑھ سے منور برسانا۔ اردو صورت قلیل استعمال۔
آج اس بزم میں طوفان اٹھا کر آئے

یاں تک روئے کو کہ کو جو لاکر آئے
طوفان اٹھانا : (لزم) بھت لگانا،

الزام لگانا۔ اردو صورت۔ دہلی کی زبان۔
ہر حال اٹھ کو کہتے ہیں بے شرم بھ کو کہ

آتے ہیں رات وہ ہیں طوفان ابدی (فرہنگ)
طوفان اٹھانا : سیلاب آنا، دریا کے

پانی میں طغیان آنا۔ اردو صورت، فصیح، راجح
یہ الملک مرے کو نہ لائیں گے خزاں

سیلاب نہ آئے گا کہ طوفان آئے گا
طوفان اٹھانا : فتنہ برپا کرنا، ہنگامہ

مچانا، اردو صورت، عورتوں کی زبان ہے۔
قوله فیصلہ : یہ عورتوں کی زبان ہے۔

طوفان اگٹنا : طوفان نکالنا، طوفان
پیدا کرنا۔

شہر تراختے نکالے کہ ہائے دریا نظر
اسے نظر طبع رواں نے تری طوفان (فرہنگ)

قوله فیصلہ : یہ دہلی کی زبان ہے۔
طوفان آنا : طغیان آنا، سیلاب آنا۔

اردو صورت، فصیح، راجح۔
جب بحر نکد و غم میں سہا نہیں ہا

طوفان آگیا کہ کتا رہیں رہا

بچے یوں بچاتے وہ کب بزم میں
اٹھائے، قیوں نے طوفان بھٹ

قوله فیصلہ : عوام عورتوں کی زبان ہے۔
صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس معنی میں

مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہو کہ طوفان اصل میں
اس باد مخالف کے معنی میں جو بہار کے غلام

چلتی ہو اور اس کے سوسے سے اکثر جہاز
غرق ہو جاتا ہو اور بہتا ہو ایک خلافت میں

بلا وجہ ضرر رساں بات جو جس طرح طوفان
کوئی وقت مقرر نہیں اس طرح بہتا کہ کوئی

حد نہیں۔
طوفان : فساد، ہنگامہ، بھڑکال، ہوا

دنگ۔ اردو، دہلی کی عورتوں کی زبان۔
میں ترے پاس دو گانا ابھی آتی تھی جلی

میرے گھر میں تو رہنے کرنے کو طوفان غم
طوفان : قہر، غضب، آفت۔ اردو،

دہلی کی زبان۔
نہ نہ گی ہو یا کوئی طوفان ہو

ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
طوفان : غل، شور، اردو (نور اللغات)

قوله فیصلہ : تنہا اس معنی میں نہیں ہوتے۔
طوفان اٹھانا : کسی پر بھت لگانا

الزام رکھنا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان۔
میرے رونے پر بہ گمانی ہو

قوله فیصلہ : روز طوفان اٹھائے جاتے ہیں
قوله فیصلہ : پر کے اضافے کے ساتھ بھی ہو۔

ذات شریف ہوتے ہیں خوب جانتا ہوں
طوفان اٹھ کر کون مجھ پر اٹھائے

کھڑکی میں تیس دن تک باؤ تھا بولتی ہیں۔

قولہ فیصلہ :- تیز آمدنی آنا اور تیز بارش ہونا کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔

طوفان باندھنا بڑا ہمت لگانا اور ہمت لگانا اور دھڑلے عورتوں کے زبان۔

روانے والوں کو مذکورہ سوار کرنا افعال شک و یقین کے بیچنے باندھنا روح پر طوفانی کو غلام بنانا۔
طوفان باندھنا :- سبب لگانا، بڑھا چڑھا کر لگانا۔ اردو صورت - ہتھوڑا۔

کتنے طوفان دم شناسا باندھے جھوٹ کے پل ہزار باندھے (قرارداد اللغات)
طوفان بیا ہونا :- طغیان، سیلاب کا ہونا۔ اردو صورت - تیل، استحال۔

آنکھوں سے طوفان بیا ہونا
دیکھنے ہی دیکھتے کیا ہو گیا
طوفان بد تیزی :- انتہائی خورج۔
موج، فساد، ہتھیاری کی کثرت کے معنی پر فارسی ترکیب، اردو صورت - غیر فصیح، راج۔

محلے صرفہ :- میں نے طے کر لیا ہو کر اب آئندہ کے متاع میں نہ جاؤں گا کل رات کو یونیورسٹی کے مشاعرہ میں وہ طوفان بد تیزی تھا کہ کوئی شریف برداشت نہیں کر سکتا۔

طوفان برپا کرنا :- فتنہ و فساد پھیلانا، شور مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو صورت - قلیل الاستعمال۔

محلے صرفہ :- پتلیوں نے کہا کیوں طوفان برپا کرتے جو دسویں گھنٹہ پر دوسے تو ہم قوم وہ نہ تھے۔ (ظلم ہوش ربا)

قولہ فیصلہ :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی ہو۔

طوفان برپا کرنا :- طغیان، سیلاب کا ہونا۔ اردو صورت - فصیح، راج۔

تم نے ہر ذرت میں برپا کر دیا طوفان شوق اختر
اک سیلابی جہلوں کی طغیانی کے ساتھ مل کر
قولہ فیصلہ :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی ہو۔
بدلتے ہیں موجوں کے تہاں
دریا میں طوفان ہو رہا ہے

طوفان برپا ہونا کا ایک مفہوم ہر فتنہ و فساد اٹھ کھڑا ہونا جیسے "ہاں بالکل نئے بنے جا رہے ہیں جیسے کچھ جانتے ہی نہیں حالانکہ بخاری شراغیر باتوں سے یہ طوفان برپا ہوا ہے۔

طوفان بر طرف ہونا :- طوفان کا ختم ہونا۔ طوفان جا تار ہونا۔ اردو صورت - قلیل الاستعمال۔
بر طرف ہو گا یہ طوفان بتا ہی کہ نہیں
ناؤ پہنچے گا کہ اسے پہ آہی کہ نہیں
طوفان بنانا :- کوئی بات گزیر دینا، ہمت لگانا، عیب لگانا۔

ذہب، دھن کا ترے ہزم میں آگن بنا غفر
بکھیر دے یادوں نے لیا پلے ہو طوفان بنا
قولہ فیصلہ :- یہ عورتوں کے زبان پر اور قلیل الاستعمال ہو۔

طوفان بندھنا :- ہمت لگانا۔ اردو صورت - عورتوں کے زبان۔

ہمت گرہ کیا کرتے ہیں مجھ پر یہ قیاب
سیکڑوں جھوٹ کے طوفان بندھا کرتے ہیں
طوفان بندگی :- ہمت لگانا، ہزم کھانا، جھوٹ بولنا۔ اردو صورت - عورتوں کے زبان۔

طوفان بے تیزی :- بے عقلی کی باتوں کا مجموعہ۔ اردو صورت - قلیل الاستعمال۔

محلے صرفہ :- اسے معنی جاننا، غوی کی صورت دیکھ کر کرنا بے اختیار ہونے سے بہرہ سوار بنانا معنی اس طوفان بے تیزی کو دیکھ کر لوگ قہقہے لگاتے تھے۔ (فساد و فساد)
(ایضاً) پہلے تو حضور اپنی اس گھبراہٹ کو ماحول کر کے طوفان واحد ہوا اور آپ صبح فرماتے ہیں اسے میں گھبراہٹ کہوں یا طوفان بے تیزی۔ (لور اللغات)

(ایضاً) کسی نے مرثیوں کو اپنا رب النور قرار دے رکھا کہ جانوں سے مدد کا ملتی تھا، غرض ہر ایک کو اپنا اپنی پڑی تھی۔ مگر اس طوفان بے تیزی میں بچھٹا خان نے اپنے حواس پر مار رکھے۔ (رسالہ تنویر الشرق، اکتوبر ۱۹۳۷ء)

طوفان پیدا کرنا :- طوفان برپا کرنا۔ سیلاب عظیم لانا۔ اردو صورت - فصیح، راج۔
کشتی، لوح جس آئے قوند ساحل ہو نصیب
دیدہ ترے کیا میرے وہ طوفان پیدا

طوفان جوڑنا :- جوڑنا، الزام لگانا، ہمت لگانا۔ اردو صورت - عورتوں کے زبان۔
حال رونے کا جو گھٹا ہوں تو وہ کہتے ہیں
پیشہ پر آب پہ طوفان ہو جوڑا کیا کیا

طوفان حوادث :- حادثوں کی زیادتی۔ فارسی ترکیب - فصیح، راج۔

اب - بابا نے طوفان حوادث کا آخر کشتی میں دسا لانا خدا پیدا ہوا
طوفان خیز :- طوفان اٹھانے والا۔ فارسی ترکیب - صفت قلیل الاستعمال، ظلم یافتہ طبقے کے زبان۔

عقہ نظر میرے اس النوا طوفان خیز ہو
طوفان خیزی :- طوفان اٹھانا۔ فارسی ترکیب

طوفان دھانا

۴۵۰

ط

طوفان لوح

عظیم یافتہ طبع کی زبان، قلیل الاستعمال۔

طوفان دھانا: اسے بحر حبت تیری طوفان خیزیاں

طوفان دھانا: غضب کرنا، طوفانوں کی

زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: کھنکھانے کی صورتیں ہیں بولتیں۔

طوفان رسیدہ: طوفان سے تباہ شدہ

فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

گو یا چراغ کشتی طوفان رسیدہ ہوں

پیشام مرگ نظر باد را در بحر

طوفان رکھنا: ہمت لگانا، ہمت رکھنا

اردو صورت، عورتوں کی زبان۔

مجھ پر طوفان، میری ہمت رکھنا، دلشاد

جان صاحب میں کس روز بھنگی ہوں

مذکورہ کتب پر وہ برکات طوفان کے رکھے

مذکورہ کتب پر وہ برکات طوفان کے رکھے

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

اردو صورت، عورتوں کی زبان۔

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان شیطان: ہمت رکھنا، ہمت رکھنا

طوفان کرنا: فساد کرنا، جھگڑنا، جھگڑنا

کرنا۔ اردو صورت، متروک۔

میں ترے پاس دو گنا ۱۲ بجے آتی تھی

میرے گھر میں تو بیٹھ کر نے کہ طوفان

کر دیا ہوش گردوں کا صراحتی نے مجھے

نات نے جام شراب تنہ سے طوفان کیا

طوفان کھرا کرنا: ہمت لگانا، ہمت رکھنا

قولہ فیصلہ: کھنکھانے کی صورتیں ہیں بولتیں۔

طوفان کی لہر: طوفان کا جھیرا، جھیرا

فحیح، راجا۔

ہر گھٹ پر ہجوم کہ طوفان کی لہر

تا جا سکے نہ سبھت جی تک ہوائے لہر

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

اردو صورت، فحیح، راجا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

طوفان لانا: سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

عورتوں کی زبان۔

محکمہ صورت: بڑی دیر سے لڑکے کبڑہ کھیل رہے

ہیں ایک طوفان چلا کھا، ہیند کے مارے کھینچ

ہوئی جاتی ہیں۔

طوفان میں آنا: باد مخالف یا تیز ہوا

کے سبب کشتی یا جہاز کا تباہی میں آنا، تباہی میں

آنا۔ اردو صورت، فحیح، راجا۔

فحیح، راجا۔

طوفان لوح: حضرت نوحؑ کی لڑائی

جب ۸۰ سال کے ہوئے تو خدا نے آپ کو

پیغمبر بنایا جس کے بعد ۱۲۰ سال تک لوگوں

کو خدا کی طرف بلاتے رہے۔ پھر خدا نے ان کو

پر مذاب نازل کرنے اور اس سے آپ کو اور

دوسرے مطیع بندوں کو بچانے کے لیے کشتی بنانے

کا حکم دیا۔ جب وہ تیار ہو چکی تو نہایت شدید

طوفان آیا۔ ۴۰ شب و روز سخت بارش ہوئی

تمام انسان اور حیوان سوائے ان کے جنہیں اللہ

نے حکم خواست اپنی کشتی میں بٹھالیا تھا سب بھگ

گئے۔ طوفان کا ذکر قرآن مجید میں بھی آچکا ہے

لوگوں کا بیان ہے کہ طوفان کی ابتدا اس طرح

ہوئی شمر کوہ میں یا ملک شام کے شہر میں اور

میں ایک تھوڑے پانی کا شروع ہوا۔ اور جب

طوفان شروع ہوا تو محرم کو ختم ہوا۔ اس کا پانی

پہاڑوں پر ۴۰ گز اونچا چڑھ گیا تھا اس طوفان

اولاد حضرت آدمؑ میں حضرت نوحؑ آپ کے تین

بیٹے سام، حام، یافث ان کے بیویوں اور ان

۸۰ آدمیوں کے بچھیں حضرت نوحؑ نے اپنے سارے

کشتی میں بٹھالیا تھا نجات پائی۔ باقی بے نجات

طوفان ہونا

۴۵۱

طوق بڑھانا

غرق ہو گئے۔ اور محرم کو کشتی گھسی پھرتی ہوئی
کوہ جودی (شاہ ارادہ) پر جا کر ٹھہری۔
اس کے بعد طوفان ختم ہو گیا۔ فارسی ترکیب
راہگاہ۔

تاکیر تازہ، مجاز شہ سے ہو روح اتیم
جہاں ایک نظر ہو طوفان نوح و عیسیٰ
طوفان ہونا۔ استلاطم ہونا، شدت کے
ہوا چلنا۔ زور کا بیشہ برستا۔ آفت و بیکار
بانیہ ہونا، آفت کا پرکال ہونا، غضب ہونا۔
(مع و ذم دونوں معنوں پر ہوتے ہیں)
کاش دل سے چشم کی آنے نہ پاتا غفلت شک
رفتہ رفتہ اب تو یہ زد کا کوئی طوفان ہوا
من میں رونے کے یہ ماحول ہیں کوئی طوفان
پہ میں طوفان کردگاہ چشم دریا پار سے
(فہرست آصفیہ)

قول فیصلہ:۔ یہ لفظ کہ زبان ہو۔ اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔

طوفانی۔ طوفان سے منسوب۔ تیز بہت تر
خارج ترکیب سنت فصیح راہگاہ۔

خدا و خدا ہوا میں چل رہی ہیں کسی طوفانی
تلاطم جہاز کیا ہو گیسو ہو پریشانی
قول فیصلہ:۔ ہونا کے ساتھ اس کا سر ہونا
حق جو طوفانی زمانے کی ہوا

بکھ نہ جائے شمع دیں یہ خوش تھا
طوفانی۔۔۔ وہ شخص جو ہر ایک پرقت
دھڑکے بہتانی، تھمتی، جھوٹا۔ فساد و فتنہ

شریر اور جو تے والا آفت، بلا، غضب
یہ غضب کا بنا ہوا، آفت کا پرکال ہونا
فوق الجہازگاہ۔ اردو دہلی کی زبان۔

ہر لہرائی ہوئی تس پہ وہ طوفانی مہاب
گو کہ وہ ادبیت کے ہو بنا دے خاص
طوفانی جہاز۔۔۔ وہ جہاز جو کینور میں
پڑا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ:۔ بہت کم مستعمل ہو۔
طوفانی ہونا۔ کشتی یا جہاز یا غیہ کا طوفان
میں آ جانا۔ طوفان میں پھنسا۔ اردو معنی فیصلہ
راہگاہ۔

ہوا سفید و نور ہوا سے طوفانی
خدا کی ذات حق یا آسمان یا پانی

طوف کرنا۔ طواف کرنا، گرد پھرنے کا
صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل استعمال
شروع کیجے گا، ہو کر طوف کرنے آئے مرقد کا
ترن چ کھٹ کو چوے فخر ہو یہ سنگ اسو کا
قول فیصلہ:۔ اس جگہ طوف کرنا زیادہ بولتے ہیں

طوق۔ ایک قسم کا زور جو قریب اندر پہنچے
گئے میں پہنتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح راہگاہ۔

اصغر کا طوق اپنے پسر کو پٹھاؤں کا
سوفات کر با سے یہ لے کے جاؤں گا
طوق۔ وہ لوہے کا بھاری حلقہ جو تیروں
اور دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن
نہ اٹھاسکیں۔ عربی، مذکر، فصیح راہگاہ۔

سر و قد یا رے طے کا ہوا انجام ہوا
نم بھر طوق محبت مری گردن میں رہا
قول فیصلہ:۔ اگر اس طوق میں غار بنا دیے
جائیں تو اسے طوق غار دار کہتے ہیں اور اگر

وزن بڑھا دیا جائے تو طوق گراں بار کہتے ہیں
طوق۔۔۔ وہ قدرتی گول نشان جو کبوتر،
طوطا، فاختہ، قمری وغیرہ پر غروں کے گلے میں

ہوتا ہو، وہ کشتی جو اکثر پر غروں کے گلے میں آ
ہو۔ عربی، مذکر، فصیح راہگاہ۔
یہ طوق اس واسطے چھوٹا ہوا قمری کی گردن میں
کر خابیل کہ منت کا پڑا قمری کی گردن میں
قول فیصلہ:۔ عربی میں اللہ پر غروں کو منطوقہ
کہتے ہیں جن کی گردن میں طوق کا نشان ہوتا ہو۔
طوق۔۔۔ منت کا گڑا یا چاندی کا حلقہ
یا بنسل جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
جنوں تھا کھ کو جب میں طوق منٹ کے خنقاہ
پر یزادوں سے بچو کوشش ہوا آسمان (کھنکھ) (نور اللغات)

قول فیصلہ:۔ گھنٹے کا طوق نہیں کہتے، بنسل کو
بنسل کہتے ہیں چاندی، سونے یا لوہے وغیرہ کا
جو منت کا حلقہ گلے میں پہنتے ہیں اس کو طوق
کہتے ہیں۔

طوق منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پہ اس حد میں بھی چاک گریبان ہم تھے

طوق۔ پٹا، چیراس۔ اردو، (فہرست آصفیہ)
قول فیصلہ:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طوق۔۔۔ وہ حلقہ جو تنگ میں بنا دیتے ہیں۔
اردو، مذکر، لکھنؤ سے بازوں کا ہوتا ہے۔

طوق۔۔۔ طرح، ایک قسم کا جھنڈا جس پر
بندھ کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہو۔ جیسے خدا وغیرہ
گر اردو میں یہ معنی نہیں آتے اس صورت میں۔

ترک ہو اور ترک چھا گیری میں آنے کے سبب
کہ جو پڑھائی میں داخل ہوا نکلیا۔ (فہرست آصفیہ)

طوق بڑھانا۔ طوق کا آرا منٹ کا طوق آرا منٹ کا طوق بڑھانا
جنوں کا جوش ہو دیوانہ نہ بخیری ڈالتے ہیں
کسی شک پر یانے طوق منت کا بڑھایا ہو

طوق بڑھانا۔۔۔ طوق کا آرا منٹ کا طوق آرا منٹ کا طوق بڑھانا
جنوں کا جوش ہو دیوانہ نہ بخیری ڈالتے ہیں
کسی شک پر یانے طوق منت کا بڑھایا ہو

طوق بڑھانا۔۔۔ طوق کا آرا منٹ کا طوق آرا منٹ کا طوق بڑھانا
جنوں کا جوش ہو دیوانہ نہ بخیری ڈالتے ہیں
کسی شک پر یانے طوق منت کا بڑھایا ہو

قولہ فیصل :- اپنے محل پر طوق بڑھنا بھی بولتے ہیں۔

طوق غلامی :- وہ طوق جو غلام کے گلے میں غلامی کی علامت بنا کے ڈالا جاتا تھا۔ فارسی ترکیب فصیح راجح۔

یہ کہہ رہی ہو سرور سے قمری پکار کے میں پھینکتی ہوں طوق غلامی اتار کے طوق گردن میں پڑنا :- قید ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

جبل گلوں سے دیکھ کے سجدہ کو مجھ گیا قمری کا طوق سرد کی گردن میں پڑ گیا طوق لعنت :- لعنت کا طوق، فارسی ترکیب مذکر، فصیح راجح۔

نیرے ہوتے ہو سرور میں طوق قمری بھی طوق لعنت ہو

طوق ماد :- چاند کا ہالہ۔ (نور اللغات) قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہر کسی

الہ ہر کہتے ہیں۔ طوقیا :- ایک قسم کا پتنگ جس میں معلقہ بنا ہوتا ہو۔ اردو، کلکوتہ بازاروں کی اصطلاح۔

قولہ فیصل :- جب تنہا بولیں گے تو تائیت کے ساتھ کہیں گے میں ان کی طوقیا بیان نکلیا مگر وہ ہو اور جب کلکوتہ کے ساتھ ملا کے بولیں گے طوقیا انکرا بولیں گے تو مذکر بولیں گے۔

طوقیا :- ایک قسم کا کبوتر جس کے گلے کے نیچے کے پر معلقہ کیے جوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولہ فیصل :- اہل تکتو نہیں بولتے۔

طوق لعنت گردن الہیں :- لعنت کا طوق شیطان کی گردن میں۔ (فرہنگ مثالی)

قولہ فیصل :- یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہو۔

طوق :- یا (بضم اول) دو اور معروف طوق (درازی) وقت کے لیے، عربی، مذکر، فصیح راجح جاچکیں غلہ میں کر دوزخ میں طوق روز حساب سے مارا

دھل سے یا آج بھی جو میدہل بھی میدہو کیا شب فرقت میں ظالم طوق تھا کہ سال کا طوق :- (داستان قصہ) دو داد خط و غیرہ کے لیے، ختم پر نہ آنا، یکساں بیان ہونے جانا۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

طوق روداد عزم معاذ اللہ طوق غمر گری ہو مختصر کرتے

طوق :- یا کیرٹ یا اس قسم کی اہل چیزوں کی لہان۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

مد نہیں معلوم ہوتی پڑتی ہو کیا کیا نظر طوق بد زخموں کے داس میں شب بیاہ کا

طوق :- بعد مسافت، فاصلہ دوری عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

یہ طوق سفر، یہ نشیب و فراز طوق مسافر کہاں تک نہیں رہے

طوق :- لہا کرنا، بڑھانا، مسلسل کہے جانے کی صورت حال۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

یے تو حشر میں لے لوں زبان نامیہ کی عجیب چیز ہو یہ طوق دعا کے لیے

طوق :- (عرض کا مقابل) درازی، لہان۔ عربی، مذکر، فصیح راجح۔

قولہ فیصل :- زیادہ تر عرض کے ساتھ لفظ آتا ہے۔ یعنی طوق و عرض یا طوق البلد و عرض البلد

طوق :- کسی مقام سے وہ فاصلہ مراد ہو جو

کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہو۔ یہی جو مقام رصد گاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طوق طوق مشرقی اندہ جو جانب مغرب ہو اس کا طوق طوق غربی کہلاتا ہو۔ جغرافیہ کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

طوق :- طوق، لہا چڑا۔ عربی، مذکر، مشبکہ

چند فقرے ہیں تحریر اپنی پریشانی کے کس قدر طوق ہو شب فرقت نامہ طوق لہا :- لہا، درازی میں، درخشاں، نفیس، از مدو سے طوق، عربی، تابع فصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

طوق البلد :- عرض البلد کا مقابل کسی شام کے طوق کے مدینہ کے وہ مقام لہان میں کہاں سے کہاں تک ہو۔ عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محله شکر :- یہ ہندوستان کا طوق البلد اور عرض البلد (فساد آباد)

طوق امل :- (باضافہ) امید کا پتہ امید کی طوالت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح راجح۔

گل سوس کو چھ توڑو نہرا بخت سیاہ سر و شاد کو چھانٹو توڑا طو لیاں (جلای)

قولہ فیصل :- فارسی میں سرور بنیائے کتاب ہو

باجیں کو حق مر بیابان نتوان کرد قصہ طوق امل را کہ حق طوق لیاں است

طوق امل :- بے وجہ کا طوق، دشوار کام۔ فارسی ترکیب فصیح راجح۔ محله شکر :- میں نے یہ کہا تھا کہ آپ تارخ فرشتہ

خط میں لکھ کر بھیج دیجئے یہ خط ہو یا طویل
یا طویل ال یا شیطان کی آنت۔ (فساد آندام)
گھر میں ہشتان کریں سو وہ ان گول محسن کو
جا کے جناح ہوتا ہے ہر اک طویل ال محسن کو
قولہ فیصلہ۔ صاحب لہذا القنات نے لکھا ہر اک
الامین سے ہونا چاہیے مگر رسم الخط سے یہ واضح
ہوتا ہے کہ اسید کے معنوں سے فاؤد اٹھانے ہوئے
طویل ال ہلے لے۔

طولانی۔ طویل۔ لبا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج
کہتے ہیں قصہ طولانی ہر تیرا سوال
میں اگر دوں گا جواب اللہ طویل ال ہر گ
قولہ فیصلہ۔ یہ صوبہ مذکور ہو یا سو تعداد
کے لیے طویل کا استعمال ہوتا ہے جیسے یہ آج
اردو کی جو قدر و قیمت ہو یہ محض شاہان اور
کے خیل میں ہو۔ اگر یہ اپنے قیام میں انہوں کو
کھینچ لیتے تو زیر قیام تیریاں آتے نہ سودا کا
مزار ہیاں ہو۔ اَلْقَلْبُ، تَاخ... شوقِ ایزد
قلوب... وزیر، تجر، صبا، رتہ وغیرہ غلام
کے اتنے بالکمال اس سرزمین پر گزرتے جو کافر
طویل ہو۔ (قدیم ہنر ہر مندان اودھ)
طویل کرنا۔ بڑھ جانا، طوالت ہو جانا۔
اردو صرف غیر فصیح رائج۔
محکم صرف۔ جب بادشاہوں کی اولاد ہوتی تو
ملک کی بدانتظامی طویل پڑتی ہر تو خود سری کے
مادے مختلف رنگوں میں ظور کرتے عیاد ہر گز
طویل کرنا۔ بات بڑھانا۔ اردو صرف
فصیح رائج۔
محکم صرف۔ آپ تو چلے آئے ہیں حال ہی
طویل پڑ گیا۔ گدہ چٹنے تک کی نوبت آگئی۔

طویل دینا۔ یادگاہ، نامہ خط و اسٹائی
قصہ بات و عجزہ کے لیے بڑھانا، دراز کرنا
کسی محقق چیز یا بات یا معاملہ کو بڑھانا۔
اردو صرف فصیح رائج۔
دیا تھا جیسا ہمارے شب خیز کو طویل
عوض سپہ نے اس کا شب وصال کیا
قولہ فیصلہ۔ لغت ساتھ ہی مستحق ہو۔
نازک طبیوں کے ہی توڑے ہوئے پھول
یہ مختصر راجہ کانی کوئے نہ طویل

نہ کے نامے کو اپنے طویل غالب فقر لکھتے
دراستہ کہ بہت سنج ہوں عرض تم بائے ہانی کا
طویل غمرہ۔ خدا عمر دراز کرے۔ راجہ
پھولوں کے لیے مستحق ہو۔ (نور القنات)
قولہ فیصلہ۔ صاحب قاموس الزملاء لکھتے
ہیں کہ اس جگہ کے کوئی معنی نہیں۔ اس کی جگہ
اطالہ اللہ غمرہ (خدا اس کی عمر دراز
کرے) یا طویل غمرہ (اس کی عمر دراز
کر جائے) کہنا اور لکھنا چاہیے۔ صاحب قاموس
کی تحقیق صحیح ہو لیکن قدیم زمانے سے اس طرح
لکھا جاتا ہے۔

طویل طویل۔ بہت لبا، طویلانی، طویلانی
طولانی، مرلہ الفاظ اردو صرف غیر فصیح رائج
محکم صرف۔ بڑا طویل طویل قصہ ہو کوئی کہنا
یک بیان کرے۔ (فساد آندام)
قولہ فیصلہ۔ تعلیم یافتہ طبقہ درمیان میں
وادعا طغیلا کے طویل و طویل ہر احتمال کرے
گو ہو طویل و طویل قصہ تم
سنے محسن یہ ذکر کلام و ستم (موقعہ لغت)
طویل کلام۔ ذکر کو طویل دینا، بات کو

بڑھانا، لمبی چوڑی فقرہ فارسی ترکیب فصیح
طویل کلام جنگ میں پیش ہے۔ راجہ
اوپر ادب یہ سب ترس توڑ کا قصہ ہو
طویل کہنیں ادا لازم ہر صد گنا دیلانی
زیادہ حرکت کرنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔
قدیم میں اول کہنا کہ اسیران نفس
شکل گل بولنے لگے، اندیش بولنے لگے
قولہ فیصلہ۔ اس کا مستحق طویل ہی
راستہ ہو۔

کھینچا۔ طویل اپنی اسیر کے اب کراد
جائزہ، خیال سے لکھنا اور شیعہ
طویل کہنیں۔ یاد و متذکرہ دراز میں یاد
ہر بات، زون میں بہت ہو جانا زمانے کا طوالت
اختیار کرنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔
ناصری قمر بہت کہنے لگا اور نامہ
بول کہنیا ہو، ان تک شب تہائی نے دشا و شوق
طویل نویسی۔ بہت زیادہ شکرنا بہت
زیادہ لکھنا۔ فارسی ترکیب نوشت و نسخ رائج۔
محکم صرف۔ فصاحت و بلاغت سب پر طوالت
ہم نے طویل نویسی کو اب طلاق دے دیا خدا مار
م نظر ہو۔

طویل ہونا۔ لبا، بڑھ جانا، طویل ہونا
اردو صرف فصیح رائج۔
خج میں زبان روک عشق کہ ہوا طویل کلام عشق
قولہ فیصلہ۔ بات بڑھ جانا، بات کا طویل کرنا
کے معنوں میں بھی ہوتے ہیں جو غیر فصیح ہو۔ جیسے
ہم سمجھتے تھے کہ سب ہو جائے گا لیکن ان طویل ہو گیا
طویل لے۔ (بروز طویل) بڑی لاجو عورت
مترتبہ۔ عربی صفت۔ (نور القنات)

قول فیصلہ: اردو یکسی معنی میں نہیں ہوتے۔
 طولے: ۱۔ کان، جیسے یہ طولے۔ عربی صفت
 (نور اللغات)

قول فیصلہ: تعلیم یافتہ طبقہ یہ طولے کی ترکیب
 ہی سے بولتا ہے۔
 طولے مار: ۱۔ نامہ صحیفہ بڑا خط۔ عربی، مذکر،
 قریب بہ متروک۔

تیغ کشیدہ دست شہرہ بردریں ہو
 طولے مار: ۱۔ تخت میں ہو لقاؤں کریں ہو
 طولے مار: ۱۔ کانڈوں کا شکار۔ اردو دہلی کی
 (فرنگی، صفت)

طولے مار: ۱۔ جھوٹی باتیں، مبالغہ آمیز بیان
 یا تحریر، جھوٹ، ہبتان۔ عربی، قلیل الاستعمال۔
 دکھایا ہر کس و نا کس کو اس نے
 ہوا طولے مار: ۱۔ سواری، خط

طولے مار: ۱۔ ڈھیر، تودہ۔ عربی، قلیل الاستعمال۔
 یہ کاری قبول لم یزل ہو
 لباس کہہ طولے مار: ۱۔ (شام غریبان)
 طولے مار: ۱۔ باندھنا، ۱۔ جھوٹی بات بڑھا کر بیا
 کرنا، جھوٹ کے پل باندھنا۔ اردو صرف محاورہ
 کی زبان۔

محکم صرف: ۱۔ جھوٹ، خالہ جب بھی بات کرتی ہیں
 کہیں سچ نہیں بولیں جھوٹ کے طولے مار باندھ دیتے
 ہیں۔

قول فیصلہ: اس عمل پر طولے مار باندھنا بھی
 زبانوں پر ہو۔

مثنوی بگڑنے لگی مرے افسانے کی
 کیونکہ بڑھا ہوا عجب ہو طولے مار باندھا
 طولے مار: ۱۔ باندھنا، ۱۔ بات قصہ چیرنا،

بڑی بھاری داستان شروع کرنا۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ: ان معنوں میں لکھنے کی صورتیں نہیں
 بولیں۔

طولے مار کھڑا کرنا: ۱۔ جھوٹی سی بات کو بڑھا کر
 قہر پرا کرنا۔

محکم صرف: ۱۔ فطرت نے اس میں اس قدر قرض کیا
 ایک طولے مار کھڑا کیا۔ (نور اللغات)
 (نور اللغات)

قول فیصلہ: لکھنے کی صورتیں کسی کے ساتھ ہوتی
 ہیں۔

طولے مار بیان کرنا: ۱۔ لمبا واقعہ بیان کرنا
 اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آٹھی یہ وہاں سے آ کر کار
 سب ان سے بیان کیا وہ طولے مار
 طولے مار ہونا: ۱۔ بات کا بے نظر ہونا۔ اردو
 قلیل الاستعمال۔

آپ کا سوالیہ کار فرما دینا اور
 بات اتنے جواب اس کا جس قدر طولے مار
 قول فیصلہ: زیادہ تر یہ خود قول کے زبان پر۔
 طوی: ۱۔ (جنم اول و سکون واد غیر محفوظ لا جو
 علامت فقر کی ہو) شادک، بیاہ۔ ترکی، نوٹ
 متروک۔

نچستہ انجن طوی میرزا جعفر
 کہ جس کے دیکھنے سے سب کا ہوا بے چارہ

قول فیصلہ: صاحب فرہنگ، صفحہ ۱۸۱، اس کی
 ممکن تشریح تو ان کے ذہن میں کہ ہوا اور طوی کو
 کا معرب لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ترکی زبان میں
 شادی عروسی یعنی بیاہ کو خاص کر ادب و
 خوشی کو ہوتا بیاہے محمول کہتے ہیں۔ اگر یہ خیال

کیا جائے کہ بیاہ شادی میں اگر پہنچنے کے پہرے
 پہر توں لگاتے ہیں اور مسلمانوں میں سے ہزار
 ہوتی ہو تو بھی وہ ایک ہو اور جو کسی بعضی
 کے معنی میں جو فارسی میں آتا ہو جیسے دو تو سے
 سے تو سے وغیرہ تو یہ خیال کر سکتے ہیں کہ توں بیک
 ایک استراہد ایک ابرہ یعنی دو دو جہاں جن میں
 ایک گھنٹا کپڑے کی اور دوسری عین اوپر کی اور
 ریشمی کپڑے کی ہوتی ہو، تاکہ بناتے ہیں اور پھر
 پر سلاستارہ وغیرہ لٹکتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ
 اس کا مادہ ایسا وہ مست ہو اور نیز قریب قیاس
 بھی ہی ہو۔

طوئیت: بچہ کی نیت، اندیشہ۔ عربی، قلیل الاستعمال
 محکم صرف: ۱۔ اس وقت طبیعت حق طوئیت محفوظ
 رہتی ہو مثالہ روح مال مرصع کیا۔ (فساد مرصع)
 طوئل: ۱۔ (بروز کی غفلت) ۱۔ دراز لمبا۔ عربی
 صفت، خاص، راجح۔

محکم صرف: ۱۔ مصری نامہ نگار کا ایک طویل مرام
 اور جوتی کا اشاعت میں نکلا ہو۔

(رسالہ اردو معنی مل کر مراد)
 طویل: ۱۔ اشعار کی انہیں سطور میں سے
 ایک سطر کا نام۔ عربی۔ علم عروض کی اصطلاح
 قول فیصلہ: صاحب فرہنگ، صفت ۱۸۱ نے لکھا
 ہو کہ عربی میں زیادہ اور فارسی میں اردو میں کم پسند
 کرتے ہیں اس سطر کی اصل قول معانی چار طویل
 مرتبہ ہو مگر عام میں جو بحر طویل کے نام سے مشہور
 ہو وہ سطور میں نہیں سمجھتے ہو کہ جسے دو چہرہ کرنا
 ارکان اس کی بنا رکھتے ہیں۔

طول العمر: ۱۔ بڑی عمر والا۔ عربی، صفت
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔

مصلح صرف :- پرانے زمانے کے لوگ بہت طویل ہوتے تھے۔ جب تک اپنے پوتوں پر ہاتھ توں کو نہیں دیکھ لیتے تھے مرنے نہیں دیتے۔

طویل القامت :- لبا۔ لے۔ قد کا۔ دراز قد۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کا نام ہے۔ مصلح صرف :- ہم نے متاثر ہو کر دیکھا نہیں کہ پہلے سید بہت ہی عظیم الجثہ اور طویل القامت پہلوان تھے۔

طویلہ :- (بفتح اول و یا سے مجہول) عربی میں یا سے معروف سے طویل سے مشتق۔ گھوڑوں کا نشان، اصطبل۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ ہر مذکر کا لفظ اچھا نہیں
طویلے کا لفظ اچھا نہیں

قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ تصنیف کرتے ہیں دو لہجہ میں جس میں چند گھوڑوں کے پاؤں بانہ دیں فارس میں مجازاً بیاض مجہول وہ مکان یا عمارت جہاں گھوڑے بانہ سے جائیں لیکن مکان بھی اگر لبا ہوتا ہو۔ یا سے مجہول تصرف فرسیا خیال کرنا چاہیے۔ شیخ سعدی نے ایک جگہ طویل نام و ماں بھی بانہ ہا ہر اور اردو میں بطور مذاق لکھ دیتے ہیں کہ کبھی آدمیوں کے ٹوپی میں بھی بندھے ہوئے صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ عربی میں یا سے معروف سے جو طویل سے مشتق ہوئے صاحب نفائس اللغات نے اس کے معنی گھوڑوں کے گھاس کھانے کی جگہ کے بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

طویلے کی بلا بندر کے سر :- ایک کی آفت دوسرے کے سر تصور کس کا اور مارا کوئی

جائے۔ اردو مثل، حوام اور نور توں کی زبان۔ دوستی سے سند ناز کی عاشق کام جانا یہی تو جو طویلے کی بلا بندر کے سر جانا (نور اللغات) قولہ فیصلہ :- صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ہوتے ہیں جب کئی آدمیوں کی آفتناک شخص کے سر پر سے لکھتے ہیں کہ طویلے میں اگر بندر رکھا جائے تو طویلہ نڈر اور آفات سادوں سے محفوظ رہتا ہو (چنانچہ اس وجہ سے ہر ایک نے اس ایک بندر ضرور بندھا رہتا ہو۔ پس اس وجہ سے پیش کرتے ہیں۔

طویلے میں لیتا شیخ :- اپنی گھڑوں میں بھرت۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل کتب نہیں دیتے۔
طہ اور قرآن مجید کے ایک دور سے تمام میں کی ابتدا میں یہ لفظ ہو۔ عربی۔ مذکر۔
قولہ فیصلہ :- اس کا تلفظ طابا ہو۔
طہ :- پیغمبر خدا کا لقب مبارک۔ عربی بقیہ لفظ کی زبان۔

سفینہ نوح کا میں اہل بیت سرور طہ
مگر نوح اس سفینہ پر مختاریات ہو شام (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اس کا تلفظ طابا ہو۔
طہارت :- (بفتح اول) پاک ہونا پاک صفائی۔ عربی۔ مؤنث۔ فصح و راجح۔

کعبہ دل کی زیاہ کو طہارت سے متعلق
تیر کو واجب و نحوہ آب پیکان ہو گیا
طہارت :- وضو، استنجا، آبدست ہر سر حسن فارسی است (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

طہارت خانہ :- نہانے اور وضو کرنے کی جگہ۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- عام طور سے نہانوں پر بندھ ہو گیا۔ اردو زبان طہارت میں سے پاک ہونا۔
ایام بھی میں طہارت ہو۔ عربی۔ مذکر۔ طہارت فقہ شیعہ

طہران :- ایک سے زائد سکون دوم ایران کا دارالسلطنت۔ عربی۔ قرآن :- یہ شہر دنیا کی سب سے بڑی شہر ہے جو تاسی ہو۔ اور شہر ہو کہ یہ شہر بعد نبوت و علی میں اس کا تسمیہ ہو۔ ایک جگہ شہر طہران نے اپنا دارالسلطنت صیقل کر لیا یا قاضی شہر میں چھپا ایران شہروں میں آیتا کی حیثیت رکھتا تھا۔ دور طہران کا تو قیام کا زمانہ طہارت تھا اور قیامیوں کی حکومت ایران پر ہوئی۔ انہوں نے اپنا دارالسلطنت طہران کو قرار دیا۔ قاضی پادشاه کے زمانہ طہارت میں طہران کا دور دورہ ہوا اس نے بھی اپنا یہ تخت طہران ہی کو قرار دیا اور اب تک ایران کا دارالسلطنت ہے۔ قدیم زمانہ میں اس طہران کو ملک سے کہتے تھے۔

طہران :- پاک کرنے والا پاک ہونا۔ عربی۔ صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
واعظ نہ تو یہ کہ کسی کو پاک کرنا
کیا بات ہو مختاری شہر اب انور کی غائب
طہ :- (بفتح اول) ایک لیلیٰ میں کا نام ہے کی طرح حاتم طائی منسوب ہے۔ عربی۔ مذکر۔ راجح۔

طہ :- بلالینا۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
قولہ فیصلہ :- فارسی میں بختیاریت یا طہ پروردگار جو یعنی کوتاہ کرتا۔

طہ :- بفتح مسافت جیسے طہ از حق۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

۱۔ گھوڑا جس میں ہر کوئی طے ارض کا سحر
 طے یہ فیصلہ ہے باق، چکوتا۔ اس قدر غور
 قور فیصلہ ہے فیصلہ کرنے کے معنی میں بولتے ہیں
 اور کس معنی میں نہیں بولتے۔

طے کے ساتھ ساتھ مختصر (نور اللغات)

قول فیضی:۔۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
طیارہ بہت اڑے والا۔ عربی و انگریزی
لہجے کے زبان۔

نیپارہ (مجاڑ) اکامہ، مستقر۔ حور
(نورالغفات)

قول فیصلہ: عام طور سے اس کا ذکر ان خطبات میں قرشت سے کیا رہا ہے۔

فلانہ چیز فہم - عربی - (ذوق و فہم)
ذوق فہم : اس کا کوئی تعلق نہیں۔

طیارہ کے مہیا، پورا کمال، پختہ، موشا تازہ
 و اب، فارسی والوں کے جھ مہیا کے معنوں میں طیارے
 سے کھا جو۔

دارد چو مرغِ عمرت پرده از بس لعلت
اسباب پیشِ عشرت طیار گونا باشد
می پرده باز از بهر اسه عشق او رنگ از رخِ مرنا محو شد
گرچه باز بخیر روح باو طیارش کم
ارور دانه (ت) اند (ط) دانه می بگفته ہیں۔
(قاسمی الانلاط)

صاحب جناب القضاۃ لکھتے ہیں کہ طیار کے معنی تیار
تیار کے معنی جلد از جلد رفتار کے ہیں۔ اس لیے تیار
کے معنی میں سے لکھنا غلط ہے۔ لکھنا طیار
یہ گھوڑا خوب تیار ہے۔ عام طور سے تمام معنی
اس کا رسم الخط نام کے قرعہ سے ہے۔

طیاری: عقب جغرافیہ، ادیب طالب کا محرم کے

دوڑوں ہاتھ جنگ سوتے میں کٹ گئے تھے خدا نے ہر کو
 بہشت میں پر خنایت کیجی ہیں جو سے وہ بہشت میں
 طیران کیا کرتے ہیں۔ مرزا راجہ۔
 تولد فیصلہ۔ نام ہی کے ساتھ کہتے ہیں ایسی
 جعفر طیار۔

یونے جناب جعفر طیار کے ہیں ہم مولف
ظن آ رہا :- ہر ان جہاد عربیہ ذکر ماسک
قولہ تفصیل :- اہل صحافہ اس لفظ کا استعمال
زیادہ کرتے ہیں۔ مگر عام طور سے زبانوں پر ہوائی
جہاز ہی ہو۔ یہ لفظ جدید عربی کا ہو۔

طیاری :- وہ فریج جو ویدیشی کرنے سے
 ہوتی ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)
 قول فیصل :- اب اس کا اطلاق سے ہو جو
 اہل دیوبند ہو۔

طبیعت است. خوشی، راضا مندی، مراد، شوق
تغیر یافته طبیعت که زبان.

لے آیا جس کو بہ طیب مقام
دیا خاص کر اپنے گھر میں مقام

تو فیصلہ کرتا ہوں بولتے ہو کہ یہ فیصلہ غلط
و غیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

طیب :- (بالفتح و تشدید) کسب و
پاکتہ عقل - عریض صفت، تپیر افغان طبع کا ہے
محل مصر :- جس سال سے تم حسن نکال چکے ہو
وہ تمہارا مال طیب و ظاہر ہو تم کو اس پیشے سے
بچ کرنا چاہیے۔

طعناست بر پاک عورتی - عربی، صفت
مردی - تعلیم یافته طبقه که زبان

طیبت النفس بر پاک دل پاک نفس۔
مری ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محلے صرف :- جن چاہتا ہو تمام فرماپ ہی کے
قدوں کے تلے چڑھیں بہشت ایسے طریق النفس
بزرگوں کے لیے ہے۔ (فساد آزاد)

طیب خاطر :- دل کی خوشی، رفعت و دلیری
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان :-

کروں تمہید طیب خاطر سے
کروں تنزیہ قلب حاضر سے
(سراج نظم)

طیب و طاهر: پاک و پاکیزہ لقب ختم
رسول بقول صلعم کا۔ (ذوالفقار)

قولہ فیصلہ :- یہ صفت تو رسول مقبول کی ہوگی
 لقب کہ حیثیت سے عام طور سے بڑا فخر پر نہیں
 طریقہ :- (بطحہ اول و سکون دوم و فتح سوم)
 حدیث کا نام - عربی، مذکر، قعیسم یافتہ لفظ کے ماخذ
 قلیل الاستعمال۔

مگر ہندو مت اور اچاریہ طیبہ میں جلیں
محلے صرف :- اس سخت حضرت علیؑ کے زبان

نقل کرتا ہوا کہ جب المطلب کا بیان ہو کر میں گیا
روزِ عظم کعبہ میں سوتا تھا خوب میں اکی شخص اگر کہنے
کہ کہ طیبہ کو کھو کر پانی نکال، میں نے کہا طیبہ
کہاں ہو اس کا اس نے کچھ جواب نہیں دیا اور فائدہ
ہو گیا۔ (تاریخ ائمہ صفحہ ۱۷۷)

قلیہ (بہ تشدید یا) قلب کا نون پاک
یا کزہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کو زبان۔

قول فیضیہ بر اردو میں امام طور سے کرتے ہیں
یا عینہ طیبہ کی ترکیب سے زبانوں پر جاری ہو

مع طبیات میں تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہوا ہے
یہ بھی قابلِ استعمال ہے۔ جیسے اکبر کے کان میں

ان کے کلمے طہیات اول سے آخر کی حمد و
پس ہے یہ ہے : (دوبارہ گبریا ص ۳۱۴)

طے یا نا کسی نظریے پر قائم ہونا۔ اندوہنا۔
فہم و راجح۔

محکمہ صحت - ابتدائی تمام مراحل طے پا گئے ہیں۔
چند باتیں رہ گئی ہیں وہ بھی طے ہو جائیں گی۔
قولہ مفصل :- اس کی تکمیل صورت طے پا جائے گی
نہ یا وہ رائج ہو۔ شادی طے پانا، مراحل طے
پانا، معاملات طے پانا وغیرہ اس کے خاص صورت
ہیں۔ جیسے "سب معاملات طے پا گئے رفیق صاحب
اپنے وطن سے آجائیں تو تمہارا کام انجام
پا جائے گا۔"

خطیر :- (بالفتح) پزندہ اڑنے والے جانور۔
 عربی :- مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 جان غیر بدین غیر مکان غیر مکین غیر
 جزو رنگ رخ فوج نہ اڑنا تھا کوئی طیر
 قولہ فصیل :- یہ لفظ جمع اندہ مفرد و نورطرح
 مستقل ہے۔ اڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہر جیسا کہ
 شعر سے ظاہر ہے۔

طیبر ان : اذان - اذان - پر واز - عربی - تحفہ
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

محفل صوفیہ رہنما ہے کہ ایک فرشتے نے ہزار سال پہلے
پیرانہ کی گرہوں کے کٹے کو چھو نہ سکا۔

قوله فیصل :- ارعوی اس کا صرہ محسن کرنا
ہی کے ساتھ جو۔ جیسے جناب جعفر طیار اب جناب
ابو طالب کا لقب طیار اس لیے قرار پایا کہ جنگ موتہ
میں جب آپ نے دونوں بازوؤں کے کٹ جانے
کے بعد جام شہادت نوش فرمایا تو خدا نے آپ کو
پشت میں دو زرقہ کے ٹھہر عطا فرمائے۔ آپ ان
ٹھہروں کی مدد سے فرشتوں کے ہمراہ پشت میں
ٹھہرائے گئے ہیں۔

طیران کا ۵۵۔ ہوائی اڈا۔ جہازوں کے
اترنے اور پرواز کرنے کا مقام۔ فارسی ترکیب
راج۔

فیصلہ :- ہوائی جہاز ایجاد ہونے کے بعد
اس نکتہ کا وجود ہوا۔

طبع شد به (بروزی) بخش نقشه و خطب فارسی
برتر، فنیج، راج.

فرار ہوئی اس کو نہ جانے، وہ ہو کیا ہی صاحب فہم و ذکا
 سے عیش میں یاد خدا نہ رہی مجھے طیش میں خیر خداۃً
 ظفر شاہ

کے فیصلے پر عمر لا میں اس کے متعلق یہ ایک ہونا
لے لڑا لی ہونا، اخصت بسک فارسیوں کے بطور حجاز
نی قصہ استقال کیا۔

پیش آتا، غصہ آتا، اور دھڑکنے لگتا
 تباہیوں کو وہ بگڑتے ہیں
 شرم سے بے طلب ہوتا
 غائب

فصل: اس کے تخیل صورت ہائے انسانی
را کا توضیح ہے۔

د شراب ستیج می زندوں میں چپٹے کر
دگی بری کسی کو اگر طیش آ گیا
حق زیادہ مرد کم بولتے ہیں۔

شماره لاتین: برافروخته کن، غصه لا
دلتا: اردو صفت 'براج'.

بس اب کچھ کومت دلاؤ طیش

مجلد :- عدد ۱۵ کی زبان پر گھر نہ یاد ہو۔
شمار ۱۵ :- جو چیز طے ہو گئی ہو، جس کو سبھا
ہو، فارسی، فصیح، راجا۔

حضور :- تمہاری اختلافات کی عادت ہو جو

پیش کھانا: غم و غصہ برداشت کرنا اور
کھانا: ارد و حسرت مسترد کرنا۔

دن رات وہ اس سے تو کرب میٹھ
ہم کھایا کرب سدا غم و طیش

وہ مرد عرب پیش قوم قریش
ہو اشکرہ پیرا بہت کھا کھدیش

طبیق میں آنا :- قسم کرنا، قسمہ جیہ آنا۔
درد و حسرت، راج۔

سلسلہ صوفیہ۔ جلیان و طیش میں آکر اتنی اور غل
بجایا کر انگلیاں نکا کر اتنی صلواتیں سنائیں کہ ان
شرابیوں کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (نساء آزاد)

توالتھ فیصلہ : یہ صمدی عورتوں کی زبان پر زیادہ
طبیعت میں ہوتا ہے۔ فحشے میں ہوتا ہے۔ اردو زبان میں

یہ صورت دیکھنے کے قابل ہوتی ہو۔ چہرہ سرخ،

تکسیر خون کبوتر، چونٹ پکپکاتے ہوئے۔
 ذیل فیصلہ :- یہ صمد عورتی کہ احمد دریا دو
 لے لے۔

طے کا روزہ :- قبیلے کے لوگ دو روزہ
ایک روزہ رکھتے اور تیسرے روزہ افطار کرتے تھے
یہ ایسے روزے کو طے کا روزہ کہتے ہیں۔

نے رکھا ہو تو اسے واسطے ملے گا ریزہ
 انا قسمت میں ہماری ہی رکھا تیسرے دن (فدائے)

۴۹۵
فیضیہ: محمد حسینی آزاد کی کتاب در بارہ اکریمہ
کی عبارت سے ظہر ہوتا ہے کہ طے کا وزرہ سات

کھا جا تا تھا۔ وہ لکھتے ہیں "ملاح حب بڑے درو
ساخو فرماتے ہیں شیخ محمد الدین ان کے بڑے پیٹے
طرہ چلے گئے تھے۔ وہاں عبادت اور سخت ریاضتیں

ایسا بیٹا نہ تھا چن وقت بار
دیکھ ظالم بھی سرسبز نہیں ہوتا
ظالم کا بیٹا ہی نرالا ہو، انا انسانی کے تیسرے
رستے ہیں ظالم سب سے جدا طریقہ رکھتا ہے اور وہ
کیا دت ہو دم کی زبان، دگرنگ (مغیہ)
قول فیصل، این بکڑ نہیں دلتے۔
ظالم کا زور سرور، ظالم کے تگے کو حلیہ حال
نہیں چلتا، زبردست تگے آتے کچھ نہیں ملتی، اور وہ مثل
(نور، لطافت)
قول فیصل، اہل کھڑ نہیں دلتے۔
ظالم کی میل نہیں چھتی، ظالم کی اولاد نہیں
پڑھتی۔

امیر نہیں رہتا کوئی، مگر
ظالم کی نہیں پڑھتی جو (نور، لطافت)
قول فیصل، کوئی خاص مرث نہیں، شاعر نے
نظم تحریر کیا۔

ظالم کی داد خدا دیتا ہو، زبردست عابد کو خدا
یہ ملو دیتا ہو، تانیر نے کا انصاف خدا کو خدا درشل تیل استمال
داد ظالم کی خدا دیتا ہے
بلد دنیا میں سزا دیتا ہے
قول فیصل، ظالم کی داد خدا کے گھر میں نظم ہوا
ہے اور یہ بھی تیل الاستمال ہے۔

تیرے لئے حکا کوں بیاں آئے اثر
ظالم کی داد اسے دن مغر خدا کے گھر
ظالم کی کسی دراز ہو، ظالم کی عمر زیادہ ہوتی ہے
اور وہ مثل، راسخ۔

تھکتے نہیں ہیں جو رستم آسان کے
ظالم کی رخی خلق میں کشتی دراز ہے
قول فیصل، بیاں رستی سے رشتہ مراد ہو۔

ظالم کی عمر کوتاہ، ظالم بہت دنوں نہیں زندہ
رہتا، اور وہ غرقہ، تیل الاستمال
آج تک یہ تلک پیر ہا کیوں متا تم
عمر ظالم کی تو کوتاہ سن جاتی ہے
قول فیصل، ہوتی ہو کے اٹھنے سے ظالم کی عمر
کوتاہ ہوتی ہے بھی زبان پر ہے۔

بھل گیا چن ترا سچ ہے مثل
عمر ظالم کی بہت کوتاہ ہے
ظالم کی مراد پوری نہیں ہوتی، ظالم بھی
ناراض ارام نہیں رہتا، جسے کامیابی کھتا ہوں کامیابی
نہیں ہوتی، اور وہ مقولہ، دگرنگ (مغیہ)
قول فیصل، بہت کم کے ساتھ زبان پر ہے۔

ظالم مظلوم تھا، جو باطن میں سخت اند ظالم
نرم ہو (ہازن) مشوق و خشم مشوق، فارسی، تسلیم
دانہ یعنی کی زبان تیل الاستمال۔

اس خشم نلوں گر کی حیا کو کوئی دیکھے
اس ظالم مظلوم ناک کو کوئی دیکھے
ظالموں کا بادشاہ، (کناجی) بہت ترانے
دا، اور وہ مرث، تیل الاستمال

دیکھے نتیجی کیوں کر میرا اس کی ہوتی
میں گرائے ہے زوادہ ظالموں کا بادشاہ تسلیم
ظاہر ہے (بکرم) آشکارہ، مزین، حیاں، دیکھے
روشن، عربی، صفت، فصیح، راسخ۔

کے عنت خدا دام ان پر
حق تو ظاہر ہو جاتا ہے یہ کرم در ظالم
تعلیل و دلیل سے دیکھی ہے عین کی ظاہر
قول فیصل، اس کے چن ظاہر ہو جو اندھی تسلیم نہیں۔

ظاہر ہے، خدا کا نام کہ وہ آشکار ہو لحاظ قدرت
یہ اس کا دھند، اس کی ہستی، ان آیات و ہدای

سے ظاہر ہو جو آسمان اور زمین میں ہر جا بصیرت
کو دکھائی دیتے ہیں، خدا کے باطن پر سننے کے یہ معنی
ہیں اس کی کائنات مجاہب ببال مہر و شہد ہوتی
صفت، (نور، لطافت)

ظاہر ہے، باطل ملنے کا، ظاہر ہی صدمت، عربی
صفت، فصیح، راسخ۔

بھل گیا، یعنی کا ترجمہ عام فہم نہیں نے
شرع کرنا کیا ہو جاوے کہ یہ باطل محال ہے، جب وہ خدا
کو گراہ کھندہ ہو تو مذاب کیوں کر سکتا ہو، اہل یہ
سے ان شرعین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا
اور چونکہ را بخون شی احسن کے کلام کی عمر
نظر نہیں کی اس وجہ سے غلطی میں مبتلا ہوئے

اس صفت نام پر استمال سے مراد تعلیم
ہے۔ میں ان کی حالت پر جوڑ دینا، اس
وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کر کے ترجمہ
دکرا ہے میں جوڑ نا لپی ہو، اختیار کیا۔

دکام اللہ شریعہ زمان علی، پایہ اول مودعہ
ثابت ۲۰

ظاہر ہے، باطن، عکس، عربی، صفت، فصیح، راسخ
بھل گیا، بعد کو اب ان کی شکل بری معلوم ہوتی ہے
صدمت، صدمت، ظاہر، باطن، ایک ہے ایک غراب
ایک ہے ایک ہر تر، (ذکرہ الصغیر)

تیرہ دل تھے ہیں ظالم دیکھے میرا صدمہ میں
ظاہر ہے تری شہر کا باطن برا
ظاہر ہے (کناجی) نالش، رکھا و اللہ مستوری
تیل الاستمال

جناح ملی سے بازی گرمالم بھی
نیابت کہتے ہیں ظاہر کا تائیدی
ظاہر ہے شہر کا گرد و لاج، شہر کے باہر کا میدان

پھر ظاہر بھی تو ظاہر ہے اور کیا آتی نہیں (دع
ظاہر دنیا پر تڑپنا اس کا خاص صفت ہے۔ آپ
کی باتوں سے ظاہر بدل رہا ہے کہ آپ سے
ظاہر دنیا پر تڑپنا ہوا ہے۔ وہی بہ کثرت کے معنی
پھر ظاہر دنیا پر تڑپنا بھی ممکن ہے جیسے اس کی
مال تقاضا کی مجلس میں جس پر سراسر ظاہر دنیا
پرستی مبنی جاتے تھے۔ (دربار اکبر)
ظاہر دنیا کی باتیں بسکادے کی باتیں
اور وہ بھی راج۔

محفل خضر - ظاہر کی اخلاق ان کا بہت اچھا ہے
ظاہر دنیا کی باتیں تو ایسی آتی ہیں جو پہلے پہل
ان سے ملتا ہے۔ بہت قاتر ہوتا ہے۔

ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا - ظاہر
اچھا باطن برا اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جس کا
ظاہر اچھا اور باطن حرام ہو۔ اور وہی۔

زور اللغات
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں جانتے۔

ظاہر ظہور - ظاہر کی صورت سے ظاہر میں کچھ
کھلا۔ صاف صاف اور وہ صفت مرد
مطلب کی اس نے ایک ہی پیرائی نہیں

ظاہر ظہور و باور سے بات ہوئی کیا
ظاہر کا نرم باطن کا سخت - دیکھو یہ
دل و دماغ کے مسئلہ ہیں۔ اور وہی۔

ظاہر ظہور و باور سے افلاطون
ظاہر کے ہیں جو نرم تو باطن کے سخت ہیں اور وہی۔
قول فیصل - لکھنؤ میں مسئلہ نہیں

ظاہر کرنا - شیطان کرنا، تباہ کرنا اور
صوت، فصیح، راج
محفل خضر - ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی

نکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور
خواجہ صاحب اپنی آواز مزاحیہ سے کہا کرتے
تھے کہ میں ان کا ڈنگے۔ (آپ صیات)
غرض میں نے بھی زمانہ رنج و دشت
زبان عام سے ظاہر کیا جو وہ نقل میں
ظاہر کرنا: یہ منظر عام پر لانا۔ واضح کرنا
اور وہ صفت، فصیح، راج

محفل خضر - آئینہ نیر میں زبان اور دلی
سے بگلی میں جبے انتہا فاضل خود میں آسکتے ہیں
ظاہر کرنا - دراصل توحید و توحید
ظاہر کرنا: یہ بتانا، دکھانا، عمل میں لانا
صوت، فصیح، راج۔

محفل خضر - اگر اہل علم ان رسالوں کے ساتھ
دل جی ظاہر کرتے رہے تو امید کی جا سکتی ہے
کہ کسی دن اس کا اثر ہندو اور احمدیہ اور
اخبارات پر بھی پڑے گا دراصل زمانہ بدل
لکھنؤ و شیراز

اور سینے عقیدہ کا
حق سے حل کرتا ظاہر (سراج نم)
ظاہر کرنا: یہ کہوں کے کہنا، واضح طور سے
بیان کرنا۔ اور وہ صفت، فصیح، راج

محفل خضر - جس بنا پر نیاز مندا ہے اس قیاس
کے ظاہر کرنے کی جرات کرتا ہے وہ صرف یہ ہے
کہ خاص اس شہر کے رہنے یا اخبار کی سرگرم

کوششیں جب ان پر مطلق اثر نہیں آ سکتیں
تو غیر شہر کے رسالوں کا وہ کیا خیالی کر سکتے
ہیں۔ دراصل توحید و توحید

ظاہر کرنا: یہ طشت اذہام کرنا، افکار کرنا
اور وہ صفت، فصیح، راج۔

محفل خضر - اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا
اور تم میں اس کی بات پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے
کو قاتل بنانے لگا اور جو تم پہلے تھے خدا کو
اس کا ظاہر کرنا منظر تھا۔ پس ہم نے کہا اس
لکھنے کا کوئی ٹکڑا ہے کہ اس کی دلاش میں
اردو میں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے اور تم
کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم
سمجھو۔ کلام اللہ ترجمہ قرآن میں آیت ہے
قول فیصل - بولف نور اللغات نے ظاہر کرنا
کے تین مفہوم اور دیکھے ہیں: ۱۔ شریعت کرنا، ۲۔
کرنا جیسے مطلب ظاہر کرنا ۳۔ خدا سے دکھانا
جیسے افلاس ظاہر کرنا ۴۔ اشارے سے
نایاں کرنا جیسے رضا خدا کا ظاہر کرنا۔ ۵۔
نرمی آ صغیر خدا کا پلٹنا، شریعت کرنا
انشاد دینا بھی اس کے معنی کہتے ہیں۔

ظاہر کی آنکھیں اور باطن کی آنکھیں اور
دل کی سوجھ بوجھ آنکھوں سے جدا ہے یعنی آنکھ
صرف دیکھتی اور دل سمجھتا ہے یہی چیز کرنا
ہے اور وہی۔ اور دلی زبان

اہل بھارت کے لئے بہت بہتر جائے
ظاہر کی آنکھیں اور باطن کی آنکھیں اور
ظاہر کی جیب ٹاپ - دکھانے کا آلہ
اور وہ۔ (از محاضرات خیر متان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں جانتے۔
ظاہر کی دنیا ہے۔ یہ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے
مثلاً جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہ سب اس کے
طرفہ اور باطن میں غریب کے کوئی نہیں پہچانتا اور وہی

ظاہر کی دنیا ہے۔ یہ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے
مثلاً جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہ سب اس کے
طرفہ اور باطن میں غریب کے کوئی نہیں پہچانتا اور وہی
ظاہر کی دنیا ہے۔ یہ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے

آپ ناز سے خار غار سے تودہ وگ ظاہر ہونے اور
ایمان لانے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین ہم
کو جاری کیا دعا شیعہ کلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰
ظاہر ہونا: یہ سوم ہونا ثابت ہوتا۔ اور صرف
نصیح، راجح۔

ہمیں بھروسہ کے رنگ تیش سے ہو گیا ظاہر
ہمیشہ گلشن آباد میں زردار رہتے ہیں مشتاق
قول فیصل: ہمیں ظاہر ہو گیا۔ جیسا کہ شعر کے مصرع
اولیٰ میں ہے۔ اب کسی کے ساتھ زبانوں پر جو اب زیادہ
تر نہیں کی جگہ ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی ہم پڑھ رہے ہیں
کی جگہ دوسری غریب کوئی اکم بھی لائے ہیں مثلاً ان پر
ظاہر ہو گیا یا عام پڑھا ہر ہو گیا وغیرہ۔ ظاہر ہونا ایک
مفہوم اذک سے فرق کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو جیسے
دوسرے ہے کہ تمہارا ہر اداسے بات پیدا ہو کہ اس
ماتے میں ہم وہ فانی کو ایک خاص اہتمام کو کیونکہ ذرا سا
بھی صفت ظاہر ہو گا تو خاص تر افعال ہم ہم ہر ہر ہر
(وقتہ انصوح)

ظاہر ہو کہ۔ پوشیدہ نہیں۔ کھلی ہوئی حقیقت ہے
بھی جانتے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور سکر نصیح مانج
ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ جا سکیں گے نیکرین
ان خد سے مگر بادہ مدغمین کی بولنے

قول فیصل: یہاں متعلم سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ جو کہ
رہے ہیں وہ صحیح و درست ہو وہ ہیں یہ کہ زبان پر لگے
ہیں ظاہر ہو کہ ایک مفہوم سکر حقیقت ہے۔ تسلیم خواہ بات
جو۔ قتل دیلوں سے مانا جو سکر جیسے۔ اگر وہ کھانا
حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا خودی غائب
کرتی کہ اس کو آخرت پر تھا دکھا اور ظاہر ہو کہ ایک
گناہی وہ سزا نہیں زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی
اور خدا سے جیسے۔ کلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰

والیضا جس طرح ہم سے کہا جائے کہ ماہ میں دوڑ
کر نہ چلے ورنہ اپنا آپ نقصان کو گئے اسی طرح حضور
آدم کو بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی سبب ہیں اپنا نقصان
کو تا اور ظاہر ہے کہ حضرت آدم سے گنہ کھا کر یہ نقصان
کیا کہ وہ پیش و راحت جو بہشت میں تھی جاتی رہی۔

دکلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰
ظاہر ہے: باطنی کا عکس، دکھاوے کا۔ فارسی
نصیح، راجح۔

ظاہر ہے نہ بد و قوی سے ادب
ہم نے سب کی پارسی دیکھ لی اب کھدی
ظاہر ہے: منسوب بہ حرف ظاہر ماننے کا ہے
کھلا چہ فارسی، نصیح، راجح۔

محل نشہ: انھوں نے حیوانات کو ایک منظرہ جس
قریب اور نباتات کو بے جان چیزوں کی خدمت میں
داخل کر دیا اور صرف ان دونوں کی ظاہری مشابہت
پر۔۔۔ تقسیم میں غلطی کی ہو۔ اور ساتھ ہی شریعت طبع شکر
(ایضاً) اس سے پہلی تیز ظاہری مسلمان اور منافقوں
اور بچے سونوں میں جو گئی دعا شیعہ کلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰
قول فیصل: نفلت الفاظ کے ساتھ اس کو استمال
کرتے ہیں جیسے ظاہری اسباب۔ ظاہری حالت۔ ظاہری
حیثیت۔ ظاہری صورت۔ ظاہری سالار۔ ظاہری عمل
وغیرہ وغیرہ جیسے حضرت موسیٰ ایضاً ظاہری شریعت
کے اس درجہ پائید تھے۔ کہ جب کوئی بات اس کے
مخلاف پڑے تو وہ لوگ کہتے دکلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰
ظاہری شیم نام۔ دکھانے کی لطافت کہہ کر
کہ تماشہ و زیبائش۔

قول فیصل: یہ بکھنے کے عزم کی تابان ہے۔
ظاہری طور پر۔ دیکھنے میں۔ ظاہر، دکھانے کو
اور دو صرف نصیح، راجح۔

محل نشہ: چونکہ انسان ظاہری طور پر ایمان دار تھا اور
حضرت نوح اس کے باطن کے حال سے واقف تھے اور
خدا نے ان کے دل کے باطن کی نجات کا وعدہ کیا تھا اس
وجہ سے آپ اس کے دل سے پرستہ چین ہو گئے۔

دکلام شریعت جہ فرماں علی ۱۰۰
قول فیصل: پر، کے بجائے اسے بھی ہے میں ظاہری
طور سے۔

ظرافت: عقل مند ہونا۔ دانائی، ذریک، عربی
برکت۔
قول فیصل: اس میں ان میں نہیں پڑتے۔
ظرافت: دل کی، ہنسی کی باتیں، خوش طبعی
عربی، نصیح، راجح۔

محل نشہ: مزاج میں ظرافت ایسی تھی کہ ہر قسم کا خیال
لطافت و ظرافت ہی میں ادا ہوتا تھا۔ (آپ حیات)
ہوتے سوتوں سے وہ اپنے یہ ٹھٹھا یہ مذاق
برہوتے ہم کو نہیں بھاتی ظرافت نیز کا
ظرافت: ہنسی سے۔ مزاح، مذاق سے۔ عشق
خیل الاستمال۔

قول فیصل: اس کا صحیح الفاظ اذک ہے۔
ظرافت آتش اخروہ و جلا شیت: ہنسی مذاق
سے جوان کی آتش بدش جو باقی ہو میں دل کی مذاق
میں اکثر دل جو ملتا ہے بعض دفعہ ہنسی میں لائی
ہوئے ملتی جو ادب جن لوگوں میں اس خاصیت ہو جاتی ہے
دفرنگ اخروہ و جلا شیت (مثال)

قول فیصل: یہ تسلیم یافتہ ہے کہ زبان ہے۔
ظرافت آمیز: ظرافت سے بھر جاتی ہوئی
کی۔ فارسی صفت، نصیح، راجح۔

محل نشہ: ان کی باتیں اس ظرافت آمیز ہوتی ہیں
کہ آواز آواز ہنسی سے۔

ظرافت لہذا ہر زبان است و سب کی

بہت زیادہ نہیں، دل کی محاسن کے لیے ہر زبان اور ماحول کے لیے

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ دل دیتا ہے۔

ظرافت پسند۔ میں کو دل کی پسند جو۔ نادر صفت

ظرافت خانہ آذر م و جاک است۔ بہت

مراق۔ وہاں خبر سے کلمہ ہے۔ (زرنگ اشان)

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ دل دیتا ہے۔

ظرافت کا پتلا۔ سزا پادھریں، بڑا ظریف

اور دوسری تفصیل الاستان

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا۔ دل ہواوٹ پوٹ

ظرفیت... در شمع اعلیٰ کسر و دم و شمع بیجا مینویس
کمی جلے یا فتنہ کریں اس طرف ہونے کی صورت حال، عربی
روز ۱۰ صبح علم صرف۔

محل شہر۔ پچھلے صبح کے اذان جلے ظرفیت کے ساتھ
تقدیر و تقدیر۔ (بہر افصاحت)

قول فیصل: تحقیق چارم و ظرفیت، ہی زبان پر
ظرفیت، در ہضم و عا و صروت، بہت سے برتن
ظرفیت کی جن، عربی، اندک، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل مثلاً۔ ہاذا اذ اذ ہونے کے بے حساب تردد و تکرار
اسباب، صراط و صراطی صلائی اذ ہاذا... در بار کھلا
ظرفیت، در الفتح و ایسے صروت، نزدیک، قتل مند
عربی، اندک، تعلیم یافتہ، اہل سوال

راجہ سے کسے کوئی بحث کیا
سماں ہی خوش جو مراد میں ظرفیت

ظرفیت، با خوش طبعی، مدلی باز، بذریعہ بات
بات پر سب سے زیادہ عربی، اندک، فصیح، راسخ۔

محل شہر۔ وہ بڑے ظرفیت آدمی ہیں جس عقل میں
بیچہ جاتے ہیں عقل زعفران زار و عاقی۔

ظرفیت، یہ سب قبول حسین کنڈی کا تخلص۔ ان
کے والد ماجد مولانا سید حسین صاحب دکن خاں خاں

عمر بھٹل ہونے کے علاوہ نہایت خوش طبع و زندہ
دل تھے۔ ان کا آبائی وطن اڈلا فیض آباد پھر

عہد شاہی سے شہر کنڈہ دت سے ملے مولوی گنج
میں مکان سکونہ، ظرفیت مرحوم جناب مراد اسکی

کنڈی جیسے ذہن، سلیم مذاق اذ قادیان کا شاعر
کے شاگرد اذ حقیقی بھائی تھے صوفی مرحوم سے آٹھ سال

سچے تھے۔
ظرفیت کے حقیقی چچا مولانا سید حسین صاحب فاضل

حیدر، حکیم حازق اور پیش نماز جناب سلطان احمد

وہ نامہ محمد صاحب قبلہ بعد اس صاحب زادہ کے شاگرد
ہے در ظرفیت اعلیٰ اذ ذہل سچ تھے۔ انھوں نے ظرفیت

کا نام لکھتے رکھا تھا مگر محدثوں کی باطنی ظرفیت
اور وہیم پرستی نے اس نام کا رواج نہ ہونے دیا

کہہ کر مذہب جانے کو اس سے ان لوگوں نے یہ غلط بات
سن رکھی تھی نہ باب لکھتے، دیرنی کے بیٹ سے

تھے۔ حور و توں کو منہ سے چڑھا، علم رجال سے منہ
مولانا کی ظرفیت دھری وہ گئی اذ ان کے نام کے

بار سے میں حور و توں کی ظرفیت غالب آگئی۔ البتہ
جب ظرفیت بڑے ہر کر بلا گئے اس وقت آنے

جانے والے خط و خط و خط و خط کا نام اپنی جگہ
حاصل کر سکا۔ منہ میں حور و توں نے قبول عام

نہ ہونے دیا۔
سیدنا امین ظرفیت کا جو خط کراچے حکیم محمد

صاحب مرحوم کے نام آیا تھا اس کے، یک شریعت اس
کی تصدیق ہوتی ہے۔

تعلیم و حرم مرد بے غار و رند
مین حراتی و قبول ہند

ظرفیت کے والد، بڑے چچا اور بڑے بھائی کے
سب زندہ دل اندوخش طبع تھے۔ اس طرح ظرفیت

کو زندہ دل و طاقت بھی ملی اور پھر زندہ دل و طاقت
میں انھوں نے پوشا پائی۔ ظرفیت کی وراثت

۲۲ فروری ۱۸۸۶ء مطابق ۱۶ رزی قعدہ ۱۳۰۵
روز پنجشنبہ ساڑھے گیارہ بجے شب کی اپنے مکان

مکان واقع ملا مولوی گنج کنڈی میں ہوئی۔ ایک
نپوتھی نے ناگھجہ وراثت بھی بنایا ہے جو دیوان

ہی، مین دیوان ظرفیت کے صفحہ ۹ پر درج ہے۔
ابتدائی مولوی علی میاں کان کنڈی کے شاگرد

وہ جو میرا میں سے بھری کا مولوی رکھتے تھے

ظرفیت کی تعلیم شہداء مطابق شہداء و میرا شہداء مولوی
ظرفیت نے کلام مجید اپنی بڑی بھانج بیٹی مولانا

صوفی الیہ سے پڑھا اور اذہ فارسی کی درسی
کتابیں اپنے بڑے بھائی سے پڑھیں۔ جون ۱۸۸۶ء

ایک ظرفیت کی نیم و توہینہ اس مدرسے میں جوق
دری جو مولانا صوفی نے اپنے مکان پر قائم کیا تھا

جس میں اکثر طلباء اذہ و نادری، عربی اور انگریزی
پڑھنے آیا کرتے تھے۔ ظرفیت نے اپنے چچا کی بیٹی

عربی مولیٰ صاحب سے منہی بھانجا اور تھوڑی مسرت
پڑھی یہی وجہ ہو کہ، مولوی، آغا، اذہ شہر آشوب

و جہرہ میں ظرفیت نے دیباچہ لک ڈیاں بڑی لکھن
سے نظم کی ہے۔ جب جون ۱۸۸۶ء میں باطلہ ولادت

مولانا حسن سلطان پر چلے گئے تو ظرفیت نے بعض کتب
درسی مولوی مولانا صاحب سے پڑھے اذہ لکھن

۱۸۸۶ء تک جاری رہا بقدر عزت تھوڑی سی
انگریزی بھی پڑھی۔

ظرفیت اپنے بڑے بھائی صوفی کے ساتھ شہداء
سے اس شہر میں جانے لگے۔ پانچ سالہ ہوا ان

کے عزیز حکیم میر باقر حسین صاحب نے قائم کیا تھا
اور اپنی چھوٹی سی غریب نو دس برس کی عمر میں

پڑھتے تھے۔ رعب بھٹل سے (ماہی شاعر ہوتے
تھے۔ ظرفیت کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ ان کو

مرد با شہر و حافظہ صوفی کے اذہ تھے۔ ظرفیت کی شادی
کنڈہ کے عزیز ماخان سادات کے ایک عزیز دکن

میرا بھائی صاحب کی ماہیاری سے ہوئی۔ ظرفیت
کے دور کے بڑے جوگم عرفان میں اشتغال کرتے تھے

وہ کیاں زندہ رہی جن کی اذہ دھن ۱۶۔ ۲۱ رجب
کا دن گزر کر شب پنجشنبہ ۲۰ رجب ۱۸۸۶ء کو

جان فانی سے انتقال کیا اذہ لکھن و اذہ راجھن

کھڑے کے لاکھوں کے ایک اپنے میں غروب کے وقت
آسمان خرافات کا یہ آفتاب غروب کدیں پر شیدہ ہو گیا
حق منصف کرے جب آزاد مرد کا

ظریف لطیف
یافتہ حقیقت کی زبان

خول فیصل۔ نارسا ترکیب کے ساتھ۔ ظریف لطیف بھی نہیں
ہے پیچہ باہر جو ان باتوں کے خوش مزاج۔ ظریف لطیف
دریا کا اہلکار ہیں اور اس کے دباؤ دھروں سے کچھ
غرس نہ دیکھتے تھے۔

ظریف لطیف۔ نارسا ترکیب کے ساتھ مزاج کا پہلے پہل ہے
ندیں۔ صنفہ نیک۔ راج۔

ان کا تہذیبی شریفانہ
پیدا ہوا رنگ کا خرافہ تھا

ظریف مزاج۔ خوش مزاج۔ ہنس دل لگی
کی مانتی کہنے والا۔ غار میں ترکیب فصیح راج۔

محل صوف۔ امن صاحب مرحوم ایک ظریف مزاج
آدمی تھے۔ گروان کی خرافات میں بڑی سنجیدگی برتی تھی

بے پردہ خرافات سے بھی ان کی زبان کشا نہیں ہوتی
ہنس کر آدھی بہت مفید باتیں کہ جانتے تھے۔

ظریف۔ غصہ، نفع، جیت، نفع، مندی، عربی، رشتہ
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نئے راس و پس کے خلی نہ صفا مدبر کا تھی
اس کا ظریف شکست سپاہ صفا تھی

قول فیصل۔ بھج و ظریف کی ترکیب نے زبانوں پر زیادہ ہو۔
ظریف کا بھج و ظریف، خوش نہیں، کاسانی، عربی، رشتہ،

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔
محل صوف۔ مقرر سید ظریف۔

قول فیصل۔ محل صوف کا فقرہ عربی کے اس قوسے

کا ترجمہ ہو السخف و السہولۃ، انظرو
ظریف۔ نیمہ دل کے آخری بادشاہ دلی ظریف
اس کو سراج الدین اور تاریخی نام ابو ظریف اللقب
ہوا اور شاہ تھا۔ شہنشاہ سلطان شہنشاہ میں وہ وقت
ہوئی اور شہنشاہ نے یہ سیدہ رنگ۔ رنگیابی، قال کیا

اور وہی دونوں ہی شہنشاہ کا ایک ہی وقت میں مر گیا
کے رنگوں میں یہ سیدہ رنگ، رنگیابی، قال کیا

موسم یا سیدہ رنگ۔ خوش گو اور صاحب دیران شاعر
تھے۔ ابتدا میں شاہ تعمیر کے شہنشاہی راہب کو شیعہ

میں اور ہم وقت سے اصلاحی اور ان کو کمال شہر
کے خطاب سے فخرانا۔ زمانہ سلطنت کے کلام میں پیشہ

سرت کا رنگ بہت نازک ہے۔ جیسے ذہنی کا یہ عورت
کہوں کیا رنگ میں غی کا ادا ہو ہو

آخر کار کلام حزن دیاں کا مرقع ہے اور بہت
نہید۔ تاثیر میں ڈال دیا ہو غار میں بھی اچھی

جا بہت تھی۔
ظریف۔ رنگ کی خانی۔ نارسا ترکیب قسیم یافتہ

منے کی زبان۔
قول فیصل۔ یہ ترکیب لنگر کے ساتھ بدو صفت آتی

ہے میں لنگر ظریف اور کہتے ہیں۔ جیسے۔ حب اور شاہ
فیض حیاء اسیر باوقیر کس دینی لنگر ظریف اور میں بھی

موسم خوش رہا۔
ظریف آہ۔ نفع کی خانی۔ غار میں ترکیب نیمہ یافتہ

یافتہ کی زبان
نارسا ترکیب کے آفتاب ہیں۔

ظریف پیکر۔ ظریف آہ۔ ظریف حجاب
ظریف پانا۔ کاسانی حاصل کرنا۔ نفع پانا حاصل کرنا

نفع۔ نفع۔
نہ چار دیکھنے والوں نے پانی اس سے ظریف

نہ۔ روک سے اس کی غریب دلی لنگر ظریف
ظریف پیکر۔ نفع مجسم نہ۔ رنگیابی صفت۔ نیمہ
یافتہ حقیقت کی زبان

محل صوف۔ اسیر غار۔ رنگیابی لنگر ظریف پیکر
چارہ و رستہ۔ نفع پانا۔ نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
قول فیصل۔ نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
ظریف پیکر۔ ظریف آہ۔ ظریف حجاب

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

ظریف نگینہ۔ ایک کڑی ہوتی ہو جب غور کیجئے
رنگ جانتے ہیں اس کو منہ کے نیچے رنگ کر سارے جانتے

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

قول فیصل۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

نفع پانا۔ نفع پانا۔
نفع پانا۔ نفع پانا۔

عظیم اور جسے ظلم و ستم ہی
ظلم و ستم جو کہ اکثر ظلم و ستم کی ترکیب بنتی
تھیں انہی جیسے کی زبان۔

کچھ ہیں۔ ملائحہ ہنر مرج کے آئے
برائے عقب زوج جوئے زوج کا آئے

حقول فیض : اس کا استعمال زیادہ تر فوج کے ساتھ
جوہری فوج کے طور پر ہوتا ہے۔

قطر نصیب برقع شد. فارسی، ترکیب، صفت
تغییرات بعد از آن.

ع. در اسامی ام تی ۲ اسمی نظریه‌های
ظفر هوا. نت بر اوتیانا اور و من و نسج و راج

محل حرکتی نہایت خفہ و لطافت و عجز و ریشہ
 رطبت میں تو ایسا کہ غرض ہوتی ہے اور ایک کو شکت

طہریاب۔۔۔ رخ پائے وہ محمدؐ۔ وہی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمل حضرت نواب بادشاہ اور نواب شہزادہ
نصیب اللہ کاشان ہراتی دلی میں ہوئے۔ (۱۰۰)

قول فیصل - ہوتا ہے ساتھ اس کا مرض ہے
- مضر ہوا طفراب جو کہ گہایت میں گیا (دارالکبریٰ)

ظفرانی :- شعبان کو گزرا، کامیابی و غامری
موت، قسیم ہوا، لکھنے کے زبان۔

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پانہ میں آپ کا مل جن کی بات تیر

مستقل الاستقلال ہے۔
اور ترقی و ترقی کے لئے محنت و ہمت کی ضرورت ہے۔

برہم کے کہ مرادوں کا نہ کہیں نہیں بھاری

نظامیہ : دینی تعلیم اور کامیاب اور خوشحال
 معاشرہ : علم و ہنر کی زبان ۔

اجلالت: دیکھو مول ساری کی ہر ساری اور عربی انداز میں قلمی
ایمانتہ ہے کی زبان قلمی امتثال

طائف نور مراد و یاض اسی کا ہے
یاض عالم هستی یاض اسی کا ہے

عقل الشریعہ و دین (و شریعہ عام و عموم) فوری

جان قربان دلی شاد کردن
عاشق دوزخ نخب را آگاه

شاہ درویش خوش خلق اور متقا
قبول ہو گیا۔ صاحب ذرا غصہ سے اس کے من

خداوند: "اے نبی! آیتِ خدا بھول گئے ہیں مگر ان
... میں ان کے لئے ہے۔"

ظہار الایمان - مذاکراتیہ - عربی و اسلامیات فارسی
ترجمہ: نسیم احمد عتیق آبادی

محبوب دین پاں چہرہ خفہ تنگہ آؤ ہے
ظلم الا نور مات ہے گھر ہے

۱۔ بادشاہ سے مراد ہرجاج ۔ حراپ
۲۔ نازی ترکیب تعلیم یافتہ بیٹوں کی

محل محترم۔ آخری اس سے محتاج۔ ہے امید
 تو ہو کہ کل اپنی میری خطاؤں کو مغفروں پر جانے۔

دینرو بھی کیے ساتھ جون دستک بھی ۔

کام نمود صاحب در عبادت
و شش بکر طاعت

توین میمنہ - نیمہ کوٹہ - دہلی

کی رہا ہے کہ بھی کہتے ہیں۔
فیل حمایت سے سب سے عطف و دامن ہے۔

ذہریہ - عربی - ہندی - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
اصلی طور پر - حضورؐ کے خلقِ حیات میں ہزاروں

ظلم سبجانی :- خدا کا سایہ ہم پر ہوا بادشاہ

فارسی ترکیب و رد کو بعینیم یا فقهی کی زبان
جب کہ یہ عرض داشت گزارانی

فصل فی طبع و خلق

ایضا درین فصل طویل خدا تعالی را خدا
تبارک و تعالی را خدا تعالی را خدا

آپیل عنایت :- ہریان کی چاہ و ملازمت خیر
(خیر و عنایت)

قناع فیصل - کوئی نہیں پڑتا -
ظفر - ستر - سات کی عدد، ہون کی عدد

اے انسان! زبردستی ہیبت مری، مذکر،
نسیج، راج۔

کم باب تو کامل بت دل خواہ چنی
دعا در اسلام کی کو ۳۰ ہونگی

مقام فیصل - مسرہ میرٹھ کی تقریب - ۶ -
 جامعہ اشرفیہ خیر محفلہ - بیوی بیٹے کا

شامب ستام پر نہ دھنا چیت دی پاؤں میں اپنا
 یختم کی تشریف میں آئے گا۔ عوم شیر مستر قریب

ظلمات (میں سے) ظلمت کی طرح تاریکیاں

قوتِ جیل۔ نارسوں نے بیکون، دم، استمال کیا

ظلم دوست : ظلم ظلم کو پہنکے اور ہمارے کئے
اور اس صفت ظلمیں الامتثال

دیکھئے ہر ظلم جس نے اسے ظلم دوست تیرے
لائے خیال میں کیا وہ جو آج ماں کو
ظلم دکھنا : اسے ظلم اٹھانا، سختی برداشت کرنا اور
دشمنانہ قیام الامتثال۔

دیکھئے ہر ظلم جس نے اسے ظلم دوست تیرے
ظلم دکھانا : ستم کرنا آفت برپا کرنا اور
نفس راج۔

وہاں غریب انسانوں کی
نفسیت جو ظلم دوست ہے

قول فیصل : وقت نیک آہستہ سے اس نے اس
کے ایک ہی عقبات ہر نامی کے ہیں جو ظلم
ہیں اور ایک ہی لگے ہیں کوئی ٹیپ کام کرنا، بسا
ظلم کے کوئی کام کرنا یہ بھی ظلمیں منتقل ہیں۔
ظلم سب سے بد معلوم، وہ شخص جس کی حق
ہوئی ہو وہ شخص جس پر جبر ہوا ہو، نادہی ترکیب
تفصیل : امتثال۔

قول فیصل : زیادہ تر زیادہ ستم بردہ ہو
ظلم دکھانا : ستم گری کے قاصر سے قائم کرنا۔ اور
سرف با نفع راج۔

یہ خاک میں مارت جہاں کو
نہلے ظلم تو نے آسمان کو

ظلم سہنا : ستم برداشت کرنا۔ اور دوست
نفس راج۔

یہ خاک میں تو وہ پریشاں ہو گا
ظلم سہنے کو ہم اس پر رخ ہوئے ہیں

ظلم سے : جبراً، دباؤ ڈال کے اور بددیانت
سرف با نفع ظلمیں الامتثال۔

قول فیصل : اس جگہ زیادہ تر جبر سے زیادہ
پوس۔

ظلم شعور : ستم پیشہ، ظلم، نادہی ترکیب
تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلم کرنا : ستم کرنا، جبر کرنا، سختی کرنا
اور دوست، نفع راج۔

مع ظلم استے کے احمد داری پہنے۔ ظلم
ظلم کرنا : کوئی عجیب یا بد بشری سے باہر کام
کرنا۔ اور دوست، دہلی کی زبان، (فرنگ آہستہ)

ظلم کی شہنی کبھی چلتی نہیں، ظلم کا نتیجہ
نہیں ہوتا، اور حق، نفع راج۔

ظلم کی شہنی کبھی چلتی نہیں
تاؤ کا خد کی سرد چلتی نہیں

قول فیصل : جب کوئی ستم ظلم کرتا ہو تو بد بشری
کبھی صریح ادنیٰ اور کبھی پورا شہر پڑھتے ہیں۔ شہنی کی
جگہ ڈال بھی بول دیتے ہیں۔

ظلم وعدہ : ظلم ستم، حد سے زیادہ ستم، عربی
نادہی ترکیب، نفع راج۔

قول فیصل : یہ دونوں فحش جو مترادف زبانوں
پر آتی ہیں اس طرح ظلم جتنا ظلم وجود اور ظلم و جبر
ہیں، نہیں سن میں بولتے ہیں۔

ظلم : دہشت اول دوم و سوم، ظلم کی جمع، عربی
مذکر، تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلم : لطف و کرم سے تلوہ کیا جو
یہ کائنات کے عدالت نہیں ہوں میں

ظلم ہونا : ستم ہونا، انسانی پرند، اور دوست
نفع راج۔

ظلم : عباد کی تحریک ہے کہ جو اس ظلم
ہوتا ہے وہ اس کا چور و مالک۔

ظلم کرنا : ستم کرنا، جبر کرنا، سختی کرنا
اور دوست، نفع راج۔

قول فیصل : تنہا نہیں بولتے، کیا ظلم ہو کرنا ستم
کبھی ظلم ہے، اور بہت بڑا ظلم ہے، وغیرہ کی ترکیبوں
سے بولتے ہیں۔

ظلم کرنا : غضب، آفت، قیامت، اور
سرف با نفع الامتثال

ظلم کرنا : کوئی عجیب یا بد بشری سے باہر کام
کرنا۔ اور دوست، دہلی کی زبان، (فرنگ آہستہ)

ظلم کی شہنی کبھی چلتی نہیں، ظلم کا نتیجہ
نہیں ہوتا، اور حق، نفع راج۔

ظلم کرنا : ستم کرنا، جبر کرنا، سختی کرنا
اور دوست، نفع راج۔

قول فیصل : اکثر گتہوں میں اس لفظ کا استعمال
یہ غلطی کے بجائے نہیں کہتے ہیں۔

ظلم : دہشت اول دوم و سوم، ظلم کی جمع، عربی
مذکر، تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلم : لطف و کرم سے تلوہ کیا جو
یہ کائنات کے عدالت نہیں ہوں میں

ظلم ہونا : ستم ہونا، انسانی پرند، اور دوست
نفع راج۔

ظلم : عباد کی تحریک ہے کہ جو اس ظلم
ہوتا ہے وہ اس کا چور و مالک۔

ظلم کرنا : ستم کرنا، جبر کرنا، سختی کرنا
اور دوست، نفع راج۔

ظلم : عباد کی تحریک ہے کہ جو اس ظلم
ہوتا ہے وہ اس کا چور و مالک۔

پتھر فارابی: پتھر فارابی کا رہنے والا تھا جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ علوم و سبب میں کمال پیدا کیا۔ پانچ قوم کی زبان سے صدر الحکام کا لقب ملا۔ شاعری کے آغاز میں فیشا پید آیا اور طغان شاہ بن مرید کی مددگی کی۔ پھر مائنداد گیا اور بیان کے سلاطین کی مدح میں قصائد لکھے۔ آخر آذربائیجان منتقل کر جہاں پسلوان محمد پیدا کر کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اس نے پتھر کی نہایت قدردانی کی۔ پتھر کا یہ مشہور قصیدہ اسی کی مدح میں ہے۔

نہ کر ہی نکلا۔ ہندو ایشیہ زیر پا
۱۳ برس پر کاب قزل ارسلان ڈ

بالآخر کسی بات پر قزل ارسلان سے ناراض ہوا اور آٹا لکھ کر جو کہ جہاں پسلوان محمد پیدا کر کے درباروں میں داخل ہوا۔ یہ وہی آٹا لکھ ہے جس کے نام پر خواجہ نصیر الدین نے سکندر نام لکھا۔ آخر میں پتھر نے ترک دنیا اختیار کیا اور شبہ ریز میں شہر نشین ہو کر بیٹھ گیا۔ مشہور میں وفات پائی اور خاقانی پید میں دفن ہوا۔ دولت شام نے سن وفات ۵۵۵ھ لکھا ہے۔ پتھر خاقانی اور اندلی کا ہم عصر تھا۔

پتھر فارابی نے دقت آخری اہمیتوں نبوی کا آغاز کیا۔ متوسلین اور تاخرین کی دقیق خیال بندیاں اسی کے نونے پر قائم ہوئیں۔ گوہر کی مدح کا قصیدہ پتھر نے فی البدیہہ لکھا تھا۔ جب کہ اس کا مدح فیروزہ کی کان دیکھ گیا تھا اور اسی وقت قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی تھی۔

پتھر نے قصیدے میں جو باتیں افادہ کیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) دقت آخری اور خیال نبوی جو تاخرین کے مخصوص اوصاف ہیں اس کی مینادت اہم کی ذیل کی مثالوں سے اس کا اندازہ ہو گا۔

اندیشہ کہ کم شود از لطف و رحمت
گردوں بہ راز با کرم در میاں نہاد

تاخرین نے کر کی تعریف میں نہایت دقت آخریوں کی ہیں یہاں تک کہ کر کو ایک لطیف خیال، ایک بار یک معنوں ایک مہر و تمجید کہتے ہیں ان سب خیالات کی اصل یہی پتھر کا ہے۔

شر کا مطلب یہ ہے کہ مشوق کی کر ایک لطیف خیال ہے۔ جس کو آسان نے چپکے سے مشوق کے کر بندے کہہ دیا ہے: انوس ہے کہ دراز در میان نہاد، کا صحیح ترجمہ اردو میں نہیں ہو سکتا۔ اس لیے فارسی میں جو لطافت ہے وہ ترجمے میں جاتی رہی۔

در تنگنہ بیخیز زما پیر مدد اور
نقاش صنم سیکر رخاں تان شاو

مستان نہاد، کے معنی چت لٹانے کے ہیں۔ نقاش صنم یعنی قدرت۔ شر کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے مدد کا یہ اثر ہے کہ قدرت نے ذرا سے ڈٹے میں ہم نروں کو چپ لٹا یا کام سے سوئی۔ اس صنعت کو فارسی میں تنطیل کہتے ہیں۔

اس ترکیب اور بندش میں جستی، بندھاؤ و پید کیا۔ اس وصف میں کمال حاصل ہے۔ سلمان ساڈی بھی اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔

ذیل کے شعر کی دو بیت اور دو بندش دیکھو۔

نہ کر کا ملک ہند ایشیہ زیر پا
۱۳ برس پر کاب قزل ارسلان ڈ

میں خیال جب آسان کی نو کر سیروں کو پاؤں کے نیچے رکھ لیتا ہے تب قزل ارسلان کی ریت کو چوم سکتا ہے۔

(۲) زبان میں زیادہ صفائی اور گھلاوٹ پیدا کی۔ چنانچہ اس کے قصائد نے انوری اور خاقانی کی طرح کبھی شرح لکھنے کا احسان نہیں اٹھایا۔

(۳) اکثر تازک اور لطیف تشبیہیں ایجاد کیں۔ ماہ زکی کشمیر میں پتھر کے مقصد میں نے بہت زور دیا۔ اندیشہ کہ نئی نئی تشبیہیں پیدا کیں۔ لیکن پتھر کی نزاکت کہ نہ پہنچ سکے۔ ایک قصیدے کی تہید اس طرح شروع کی ہے کہ جب شام ہوئی تو میں نے دیکھا کہ لا جوردی تھے۔ پر کسی نے غنی خط میں خون لکھ دیا ہے۔ دیا میں کشتی بہتی جاتی ہے اس طرح قصیدہ ٹپھوں بیان کر کے کہتا ہے کہ لوگ آپہ میں بحث و نزاع کر رہے تھے کہ یہ کیا چیز ہے۔ میں عقل کے پاس گیا اور کہا کہ یہ کون سا مشوق ہے جس کے کان کا آدینہ آسان اڑا لایا ہے یا کسی کی تباہی بیل تراشی سے ہے یا کسی مشوق کے (تہ کا کلن آوار لیا ہے۔

آں شاہ از کجاست کہ ایہ چرخ شوخ چشم
از گوش او ہوں گدا یہ منزہ خوار

گردوں ز جانہ کہ وہ است ایہ طراز
گین ز صاحبہ کو بود بہت ایہ حال

(دیکھو)

بسم الله الرحمن الرحيم

ع

ع ۱۰ (تلفظ صحت) عربی کا اٹھارواں، تیسری
 کا ایک سو اٹھارہ کا چھ بیسواں حرف، مذکر
 معنی کاہن میں طمحن جو میں عرفان کو
 قول فیصل۔ اس کو صین بجا اور میں غیر محفوظ
 کہتے ہیں۔ اس کی آواز حلق سے نکلتی ہے۔ حروف متحرک
 کے بعد حروف میں پہلی جو حساب حمل میں اس کے
 متردد حرف کہتے ہیں۔

ع ۱۱ راء قرآنی کا اٹھارہ

ع ۱۲ مدح کا اشارہ بیاد میں ہزار میں
 مصرع کے دہائی میں عربی لکھا گیا و
 ع ۱۳ عیسا کا تلفظ جو دنیا اور دیگر مسلمان
 کے ناموں پر کہ دیا جاتا ہے جیسے آدم، نوح، عیسیٰ
 علی مرتضیٰ اور عیسیٰ یا اور فرشتہ یحییٰ یا ابراہیم
 حضرت فرشتگان مقرر کیا گئے۔

ع ۱۴ چاندیہ دھرم، عبادت گزراؤں اور پرستار
 عرب، مذکر، فصیح، راجح۔

ع ۱۵ افسانے عابد روشن منیر صبح
 کھڑا ساں چوٹی جلوہ پذیر صبح

ع ۱۶ بڑا عابد و بردار و سلیم
 فضل و نصیب و کریم و رحیم و عالم و انصافی

قول فیصل اس کی تائید، مادہ ۱۰ جو

ع ۱۷ عابد، زائدہ، طاہرہ، شریفہ، ہلم
 عابدہ، اسم پیارم علی ابن حسین کا لقب پاک

امام حسین کے بڑے فرزند، کہ لایا میں آپ کے ہوا
 میں جو دتے گوشتہ بدت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے
 شریک جہاد نہ ہو سکے۔ بعد شہادت حسین اشقیاء
 ازاجی خیام کے بعد آپ کو در آچکا ہوا آپ کی
 بیوی بچوں ماں اور بہنوں وغیرہ کو قید کر کے شہر
 اور دیوار میں پھراتے ہوئے ۳۰ شام کے گئے ایک
 سال تک قید کی تھیں چھلیں اس کے بعد یزید نے
 رہا کیا تو وطن واپس ہوئے۔

ع ۱۸ ابر طالع تھے دل سلطان دیں یہ تھا
 تابعدا سے دل کے دن کو چلے غم کے تیر کا

قول فیصل۔ چونکہ آپ واقعہ کو جانے موقع سخت
 طیل تھے اس وجہ سے آپ کی عاجز و زاری کہتے
 ہیں۔

ع ۱۹ عجب عجب سے عاجز ہوا یہ کہاں
 ع ۲۰ عجب، وہ زمان میں، لکھی، بات، حسرت
 مذکر، نصیب یافتہ طبع کی زبان۔

ع ۲۱ دیکھا اللہ کی قدرت شفق میں ہے قمر فیت
 عاج کا دست خالی میں جو اس کے شانہ آج

ع ۲۲ کہوں کیا میں کھڑا وہ درۃ افواج
 کو سے زلفوں میں اپنی شانہ علاج قدرت

ع ۲۳ عاجز بڑا، مکرر وہ، انہوں ہی دست، عربی صفت
 نصیب و راجح

ع ۲۴ عاجز وہ کس و غریب ہوں میں

ع ۲۵ رحمت میں سے ہے غیب ہوں میں، عجز
 عاجز ایک مجھ و عاجز ہیں عربی صفت
 نصیب، راجح۔

ع ۲۶ سون کی نہیں دیکھ کے غراں ہے سچ
 عاجز ہے اس رخ سے وہاں وہاں ہم سون لہو
 محلہ عرب۔ بندہ خبر عاجز ہے۔

ع ۲۷ قول فیصل اس کی فاری آج، عاجز نہ ہو راجح
 عاجی عاجزوں غریب نواد

ع ۲۸ در عیناے ستارہ میں، عاجز و عجز
 عاجز بڑا، غریب، نہایت اور شکست یافتہ

ع ۲۹ عربی صفت، نصیب یافتہ، مجھے دل راز
 ہوتا عقل سے عاجز و غم بخت مغرور

ع ۳۰ ایک مقولے میں غمخوار عقل کی عقل غماں
 عاجز بڑا، غریب، لیکن، عربی صفت، نصیب

ع ۳۱ عاجز نواد، کئی دوراں
 و کج کا انیرت، بہر سبیل و

ع ۳۲ عاجز بڑا، کلاما، وہ، یوں، ناما، میو، و کج
 فتون فیصل۔ اپنی کمزوری میں نہیں ہوتے

ع ۳۳ عاجز بڑا، کج، کج، کج، کج، کج، کج، کج
 اور وہ عربی، نصیب، راجح۔

ع ۳۴ دیکھا ہے نہ تھا میں ہر دولت کا دیاں
 دے عشق، عاجز آئے ہیں اس بندہ کج

قول فیصل عقل کا عاجز و ناجی ہوتے ہیں۔

مستور و آلودہ نہیں ہوتا۔ اور اس کے ہاتھ میں
 عصیہ کے ساتھ قوم عاد کے ہاتھ کے ساتھ کر رہا ہوں
 اور یہ وقت بھی میرا دن ہے۔ یہ وہ آخر قرات
 الہیہ ہے۔ اور اس میں فرشتے کی تعداد ہے۔ یہ وہ قوم
 ہے جسے تغیر و تبدل کی کما کی نقل کیا جا رہی ہے۔
 تغیر یہ کہ کہ جناب چوہ قوم ما کی طرف جس
 وقت پہنچے گا کہ ان کی ہدایت کے لئے بھیجے گا وہ
 زمانہ قوم عاد کے نہایت عروج کا تھا۔ اس وقت
 ساری دنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی۔ یہ لوگ
 بہت بڑے تھے۔ جیسے۔ پہلی امراد قوم کے ہوتے تھے
 سنگ تراشی کے فن میں بھی استاد تھے۔ ہزاروں کو
 کات کے تھے اور مکانات بناتے تھے۔ گیارہ ہمیشہ
 دنیا ہی میں رہتے۔ یہ لوگ اکثر خجول ہیں رہتے
 تھے جس لئے ان لوگوں کی بددہشتی اس کا
 نام پھر تھا یہ تھی ملک میں کے مقام احتیاجات
 میں حضور کے قریب دیئے جانے کے گناہ سے
 واقع تھی۔ یہ لوگ ایک بت کی پرستش کیا کرتے
 تھے۔ حضرت جبریل نے ہر چند ان کی ہدایت کی مگر
 ان کے اثر نہ ہوا۔ مرنے والے کا دل تھا اور
 ایمان سے آیا تھا اس نے بھی قوم کو بت سکھایا کہ ان
 لوگوں نے ایک نہ تھی۔ جب ان لوگوں کی شرافت
 سے بڑھ گئی اور پانی سر سے اتر گیا تو پہلے
 خطا پڑا اور تین سال یا بقولے سات برس تک ایک
 قطرہ پانی کا نہ برسا جب اس پر بھی وہ لوگ اپنی خدا
 پر قائم رہے اور ایمان نہ لائے تو خدا کے حکم سے ایک
 آندھی اٹھی اور سیاہ۔ طوفان کی صورت میں ان لوگوں
 کے سروں پر چھا گئی۔ یہ لوگ بادشہ کی امید میں خوش
 ہوئے اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر کیا خدا کے
 غضب نے ان کو گھیر لیا ایک سخت آندھی چلی جس

پہلے میں جبریل ہوتی تھی۔ پانی کے
 وہی چنگاریں ان کے اوپر برسنے لگیں۔ ان کو ان
 کے غیروں کو اور ان کے عبادوں کو آسمان زمین
 کے درمیان وہ آندھی اس طرح اڑاتے پھرتی تھی
 جیسے تھکے ہوئے آدمی اڑتے ہیں۔ ہر جہ سے لوگ ہر
 اونٹ کو اور ہرے بھاتی تھی اور اٹھانے زمین پر
 اوتاری تھی۔ حتیٰ کہ ایک بڑا حیا سرنگ میں گھس گئی تھی
 اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا غرض کہ یہ آندھی
 چار شعبے کی طرح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے
 چار شعبے کی شام تک چلتی رہی۔ ساری قوم عمارت
 و بنائے کے نیچے دب کے ہاک ہو گئی۔ ایک شخص بھی نہ
 باقی رہا۔ جناب جو زمین کو جو چارہ ہزار دہائی
 کے لئے پیدا ہی اس پر جا چکے تھے۔ قرآن مجید میں
 ہمارے میں سورہ اعراف کی سیٹھی آیت سے
 بتی دی آیت تاکہ جن الفاظ میں اس قصے کو بیان
 کیا گیا ہو اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔
 اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے جانی ہونے
 کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے بھی ٹوٹ کر کہا
 اسے میری قوم خدا ہی کی عبادت کو۔ اس کے سوا
 تمہارا کوئی سبب نہیں تو کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں
 ہو۔ تو ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے
 ہم تو بے شک تم کو عبادت میں رہتلا دیکھتے ہیں اور
 ہم یقینی تم کو جبرتا کہتے ہیں۔ ہو گئے کہا کہ اسے
 میری قوم مجھ میں تو حاکم کی کوئی بات نہیں بلکہ میں
 تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میں تمہارے پاس
 تمہارے پروردگار کے پیغامات پہنچانے دیتا ہوں
 اور میں تمہارا میا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں اس پر
 تجھ سے کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس
 نہیں ہے کہ ایک مرد آدمی کے ذریعے سے دایا

کہ تمہیں احباب سے اڑا کر اور دوسرے
 جب اس نے تم کو قوم ماننے کے بعد غصہ کیا
 تھا اور تمہاری عبادت میں بھی مبتلا ہو کر
 اور ان کی فتنوں کو یاد کرو تا کہ تم ولی مراد
 وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس سے یہ کہتے
 کہ صرف خدا کی عبادت کریں اور میں کو ہمارے
 داد دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں
 ہر قوم میں سے تم ہم کو اڑا کر ہمارے پاس
 ہر دے جواب دیا کہ میں تمہارے پروردگار
 کی طرف سے تم پر خطاب اور غضب نازل ہو گا
 کیا تم مجھ سے حیدر بنوں کے فریاد ان کے پاس
 میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارا۔ اپنا اور
 نہ خواہ خواہ اگر کھوے ہیں مالا کر خدا نے ان کے
 لئے کوئی سبب نہیں نازل فرمایا پس تم ہذا بت
 اختیار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ تقسم ہوں اور
 ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو
 اپنی رحمت سے نجات دی اور جب ان کے پاس
 یہ لوگوں کو حیدر یا نام سے اس کے بڑا ہوا
 اور وہ لوگ۔ ان کے لئے اسے میں نہیں بار
 ہمارے میں ہر مرد و عورت کی پیاسی آیت سے مارتا
 آیت تک اس کا ذکر ہو چکا۔
 اور ہم نے قوم عاد کے پاس ان کے جانی
 ہونے کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے
 کہا اسے میری قوم خدا ہی کی پرستش کر دے اس کو
 کوئی تمہارا سبب نہیں تم میں سے انہوں نے اپنا اور
 اسے میری قوم اس (کہنے) پر تم سے کچھ نہ ہوا
 نہیں اٹھا میری پروردگار میں اس شخص کے
 سے میں نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم لاتا جاؤ
 اور اسے میری قوم اپنے پروردگار سے نفرت

کی دھانگو۔ پھر اس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے
توبہ کرو تو وہ تم پر سلا دھار منہ آسان سے برساتیگا
دشمن کالی نہ چنگی اور تمہاری قوت میں امدوت
بڑھائے گا اور مجرم بن کر اس سے بچ نہ سکو۔
لوگ کہنے لگے۔ اسے جو تم ہمارے پاس کوئی دلیل ملے
کے تو آئے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں
کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لائے ہیں
ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے
کسی نے تم کو بھڑکایا دیا ہے۔ (اسی وجہ سے تم اپنی
ہرکی باتیں کرتے ہو۔ جو دے جواب دیا۔ بے شک میں
خدا کو گواہ کرنا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے
سوا دوسروں کی اس کاشربکے بناتے ہو اس سے
میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاؤ
کو اور مجھے دم مارنے کی ہمت بھی نہ دو۔ تو
مجھے بھی پراہنیں کیونکہ میں تو صحت خدا ہی پر
بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور
تمہارا بھی پروردگار ہے اور دوسرے زمین پہنچنے
والے ہیں سب کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں تو
لنگھ رہی نہیں کیلئے پروردگار انعام کا سبب ہے اور
پر ہے اس پر بھی اگر تم اس کے حکم سے منہ پھیرے
تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا ہے تو
میں یقیناً پہنچا ہوا اور میرا پروردگار تمہارے خلاف
پر نہیں ہوگا کیونکہ تمہارے سوا دوسرا قوم کو تمہارا
مخالف نہیں کرے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اس
میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان
ہے اور جب ہمارا خطاب کا حکم آجینا تو ہم نے جلد
گو اور جلد اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی
پہر پائی سے نجات دی۔ ایمان سب کو سخت
خدا سے پہنچا لیا۔ (اسے رسول) یہاں تک کہ

ہمارے ہی جنوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے
انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر مرتبہ
دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں
بھی نعمت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی
دنگ رہے گی) دیکھو قوم ہمارے اپنے پروردگار کا انکار
کیا۔ دیکھو ہرگز کی قوم ہمارا بارگاہ سے) دیکھو
پڑھا ہے۔ انبیاء ہمارے میں سورہ شرا کی ایک سو
چوبیسویں آیت سے ایک سو اٹالیسویں آیت تک
اس قیسے کا ذکر یوں ہے۔
"قوم ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے
بھائی جو دے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے
میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے
ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے پیغمبر ہوں
پر کچھ ضروری بھی نہیں مانگا۔ میرا اجرت تو میں مای
خدا کی کے لئے دے دے (خدا) پر ہے تم کیا ہر اور کچھ
بلکہ پر بیکار بیکار یاد دہا دیں بناتے پھرتے ہو اور
بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو تو یا تم ہمیشہ (میں)
رہو گے اور جب تم (میں) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی
سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرو اور میرا امت
کو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری امت کو پیغمبر
سے ملکا جنہیں تم خوب جانتے ہو اور چاہتے ہو اس
نے تمہارے چاروں اور دوسکھوں اور باغوں
اور چشموں سے حد کی میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے
دشمن (خدا) کے خطاب سے ڈھاتا ہوں۔ وہ لوگ
کہنے لگے تو وہ تم لیخت کرو یا لیخت نہ کرو ہمارے
دے دے (سب) برابر ہو (ڈھاتا) تو میں لگا دوں
کی حالت ہو گا کہ ہم پر خطاب (دشمن) کا نہیں
ہائے گا۔ فرض ان لوگوں نے ہرگز کو جھٹلایا تو ہم
نے بھی ان کو جاک کر ڈالا۔ بے شک اس کا قیسے

میں یقیناً ایک بڑا حضرت پروردگار میں سے پھر سے
ایمان دے دے بھی نہ تھے: چوبیسویں پارہ میں
سورہ حکم السجۃ کی تیرھویں آیت سے
سولہویں آیت تک ذکر یوں ہے۔
"ہیں (گلاس پر بھی) یہ کفار منہ پھیریں تو (اسے
رسول) کہہ دو کہ میں تم کو ایسی باتیں کرنے کے خطاب
سے ڈھاتا ہوں جیسی قوم ہمارا دشمن کی علی کی کرد
کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر
دیکھنے لگے آگے کے خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے مار لے
کر تا اور جو (باقی) دے کر تم دنگ بھیجے گا جو ہم تو
اسے نہیں مانتے۔ تو ہمارا حق زمین میں
خرد کر دے گا اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑے قوت
میں کون ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ عہد کیا کہ خدا
جس نے ان کو میرا کیا ہے وہ ان سے قوت میں کہیں
بڑے ہے۔ (میں) وہ لوگ ہمارے آیتوں سے انکار
ہی کرتے رہے تو ہم نے بھی دان کے (خدا) کے
دوں میں ان پر بڑی ذرروں کی آندھی چھائی
تاکہ دنیا کی زندگی میں ہی ان کو رسائی کے خطاب
کا مزہ چکھا دیں اور سخت کا خطاب تو اور
زیادہ رسوا کرنے والا ہو گا ہی اور (پھر) ان کو
کہیں سے مدد نہ ملے گی۔ چوبیسویں پارہ میں سورہ
الاحقاف کی اکیسویں آیت سے چوبیسویں آیت
یہ قصہ بیان کیا ہے۔
"اور (اسے رسول) تم ہمارے بھائی (ہو)۔
کیا کرو جب انہوں نے اپنی قوم کو (سز) (خدا)
میں ڈھرایا اور ان کے بچے ایمان کے بعد بھی بہت
سے ڈھانے دے پیغمبر گزر چکے تھے (اور) (خدا) نے اپنی
قوم سے کہا کہ خدا کے رسول کی حکمت نہ کرو۔

کیونکہ تمہارے پاس میں ایک بڑے سخت دن کے
عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بوسے کیا تم ہاوی پاس
اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے مہر و دل سے جبر
اگر تم جیسے ہو جس عذاب کی تم نہیں دیکھ رہے ہو
کے آؤ۔ ہرگز نہ کیا داس کا علم تو جس خدا کے
پاس جو احکام دے کے (بھیجا گیا ہوں
وہ تمہیں پہنچائے دیتا ہوں مگر تم کو دیکھتا ہوں کہ تم
جابلے لوگ ہو۔ تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب)
کو دیکھا کہ باران کی طرح ان کے میدانوں کی طرف
اڑا آ رہا ہو تو کہنے لگے یہ باران جو ہم پر برس
کر رہے گا نہیں، بلکہ یہ وہ عذاب ہو جس کی
تم جلدی پھا رہے تھے (یہ) وہ آخری پوچھ میں
وہ ناک عذاب۔ میرا جو اپنے پروردگار کے
حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی تو وہ ایسے
(تباہ) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی
نہیں آتا تھا۔ ہم گنہگار لوگوں کو یوں ہی سزا
دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کاموں
میں مقدر دے دیے تھے جن میں تمہیں (کچھ بھی) مقدر
نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل و زبان
کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیت سے
انکار کر لے گئے تو ان کے کان ہی کچھ کام آئے
اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس
(عذاب) کی یہ لوگ پہنچا دیا کرتے تھے اس
نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا: ستائیسویں آیت میں ہے
یہ سورہ الذاریت کی چالیسویں آیت میں ہے
۱۰ اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی خلی
ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آدمی (دعوت)
بھیجا دیا کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ
بڑی کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی تھی

ستائیسویں پارے میں سورہ النجم کی پچیسویں
آیت میں ہے۔
ادید کہ اسی نے پہلے قوم (عاد کو ہلاک کیا
ستائیسویں پارے میں سورہ النجم کی اٹھارویں
آیت سے اکیسویں آیت تک یوں ہے۔
۱۰ عاد کی قوم ہنے (انہیں بغیر کر) چھلایا
تو ان کو (میرا عذاب اور ڈرا) کیا تھا۔ ان
پر ہم نے بہت سخت سخت دھن میں بڑے زلزلے
کی آدھی چیلان جو لوگوں کو (اسی جگہ سے) اس
طرف اکھاڑ بھیجتی تھی تو یہ وہ اکثری ہوئی کچھ
کے تھے ہیں تو ان کو (میرا عذاب اور ڈرا) نا
کیا تھا: اکیسویں پارے میں سورہ النجم
کی پہلی آیت سے آٹھویں آیت تک یوں ہے۔
"کچھ ہونے والی (قیامت) وہ کچھ
ہونے والی کیا چیز تھا اور تمہیں کیا معلوم کہ
کچھ ہونے والی کیا ہے (دوسرا) کچھ کھڑے
والی (جس) کو عاد و ثمود نے چھلایا غرض خود
تو منگھاڑ سے ہلاک کر دیے گئے۔ وہ عاد
تو وہ بہت شدید تیز آدمی سے ہلاک کر دیے
گئے۔ خدا نے سات رات اور آٹھ دن لگا کر
ان پر چھلایا تو لوگوں کو اس طرح ڈھکے (دوسرا)
پڑے دیکھا کہ گویا وہ گھوڑوں کے کھوکھلے تھے
ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی ہچا کچا دیکھا ہو
دکام انہیں تر جہ زبان علی اہل اشراف
عسا ویتا حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک
شخص کا نام جس کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ عاد بن
موس بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
عری، مذکر، راجح۔
قول فیصل۔ ان عاد کی اور عاد عاد

کہا ہے جو۔ یہاں کہ عاد نامی زبان علی صاحبہ
مرحوم تفسیر میں لکھتے ہیں: عاد اولیٰ حضرت ہود
کی قوم تھی جو آدمی سے ہلاک ہوئی اور عادتاً غیر
عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ النجم
میں ہے۔
عاد کے دو بڑے تھے شدید و مستعد اور
دونوں بادشاہ تھے۔ جب شدید مر گیا تو سب
لکھن کا بادشاہ شدادی قرار پایا اور اس
نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور
چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گزار تھے
آخر اس نے خدا کی لادھوی کیا۔ اس وقت کے
پہلے جہاں تک یہ آیت کو آئے نام نے کہا ایا انہما فاعلم
کہ عاد کچھ بہت بڑا ہے چاہے وہ کچھ ہو یا نہ ہو اس کی کیفیت
بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بتا سکتا ہوں
غرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا کی زمین چھوڑ
کر بہت بڑا بنا کر شروع کیا ایک تاکہ زبرد
اس میں کام کرتے تھے اور تمام بادشاہان
دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی سب
شگوائی اور سویر میں وہ باغ تیار ہوا تو
اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا جس
باغ کی دیواریں سولے چاندی کی اینٹوں کی
تھیں اس کے شگنائوں میں سونے کی باتوں اور
ہیکر تھے اس کی زمین خشک و صبر کی تھی اس
میں ایک ہزار محل تھے اس کے گردا گرد ہزار
بالا خانے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے
ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی
تھے زبرد کے، خوشے سونے کے تھے غرض
جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو خدا دح
خشم و خرم اس کو دیکھنے چلا جب قریب

دردِ دازے کے پہنچا تو ایک شدِ جہنم کی آواز سنی
اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے
پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہے اور اس کی روح
قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا اتنی ہمت دو
کہ باغ کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا اجازت
نہیں غرض ایک پاؤں چمکھٹ کے اندر اور
ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور
باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے خائب
ہو گیا۔

عادات :- عادت کی جمع خصیلتیں، عربی
مذکر، فصح، راجح۔

قول فیصل - پہلی میں موش پر جیسے میرا
تم میری عادات کو بھول گئے۔ ماہ مبارک رمضان
میں ابھی مسجد کی تراویح ناغہ ہوئی تھی۔ (معدودہ)
جب اطوار کے ساتھ مل کے یہ لفظ آتا ہے تو عادات
اطوار کہتے ہیں تو تذکرہ جیسے ہیں جیسے دیکھنے کے
قابل یہ امر ہے کہ پونہ چار سو جاننے والے اپنے
عادات و اطوار..... سے ایسے ہی نقش باخرا
کے دل پر چھائے ہوئے تھے۔ (دوبارہ اکبری)
عادات و اطوار..... مقسوم علیہ غلم وہ بڑے سے
بڑا عدد جو دو یا دس سے زیادہ عددوں کو پورا پورا
تقسیم کر دے۔ عربی، ترکی، مہلح علم بحساب
عادات ہیں۔ خواہ خلعت، عربی، موش،
ضلع، راج۔

نہ دم شرم تبسم ہے لب اک کوگر
 نہ قافلے سے ان آنکھوں کو گر کی ستار
 عادت میں یہ رنگ اگر رہے گا
 شرم و ذات سے تو بچے گا
 سرنگز ہو قہر ہے فصاحت اس کے

شغل ہوتی ہے عادت اس کے مرزا دسوا
عادت بدوشن، خوشعت، عربی، ہونٹ، فصیح
دریغ۔

ہے میں ایک دم بھی خیر نہیں ہو دل
 عادت اس آئیے کر جانے وطن کی جو
 قول فیصل۔ اس کی اور دو جمع عادتیں اور عادتوں
 اپاک جمع عادتوں پر
 تھی غفلت سے ہی منظر
 عادت ہی صیت، مزاج، عربی لفظ ہی
 رائج۔

عادت میں یہ رنگ اگر چہ کما
 شرم و زلفت سے تو ہے کما
 عادت ہے غائبہ، خاصیت، ورنہ، توث
 رنگ آسنیہ
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ ان سبوں میں نہیں رہے
 فارسی میں اس کے ایک معنی ہیں رسم و آئین وہ بھی
 اور وہی رائج ہیں۔
 عادت ایک جاہلین، طور طریقہ داروں کی عادت
 محل نشہ۔ یہ تھادی کون سی عادت ہے کہ بار بار
 بچوں کو تلاتے ہو۔

عادت دے کہ چیز کے سلسلہ انتقال سے اس کی
ت پر جانا۔ اردو، ہونٹ، نسیج، رائج
محل صہف۔ شراب کی تیج عادت نے اس کو بہت
کم عمری کے عالم میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔
عادت۔ عادت سے سوز، بطور عادت۔
عزل، نسیج، رائج۔

عمل دنیا ممکن ہے کہ چیز یا کو سفند و غیرہ کو نہ ہر
گرماءت سے بات کا ہے۔ رجب الفضل ص ۱۹۱
عادت پر لڑا :- خواب عادت کی طرح بھی

عادت چو جانا۔ اور دوسری، نفع و رائج۔
محل فنیخ۔ نفع کی عادت بدی تو لوگوں کی
عادات بھی اسی کے ساتھ بدی ہو چکی ہوتی تھی
وہ اب اس کا ادب ٹوٹا رکھتے، جن کو دھت و نفرت
تھی وہ اب اس کے ساتھ انس و محبت کرتے دیکھو انیسویں
عادت بگناڑنا اور دھت، عادت خرابہ کرنا
کسی ایسی چیز کا عادی بنانا جس کے نہ ملنے پر تکلیف ہو
اور دوسری، نفع و رائج۔

تقریباً سب کے آپنے عادت بگاڑ دی
 دن رات نہیں کہہ رہے ہیں بے خطا کیے
 محل صرف - عادتوں کا درست کننا ضروری۔ اگر
 تم کو ملانے کو کر پا کر بھی رہے ہوں لیکن تم کو اپنی
 عادت نہیں بگاڑنی چاہیے۔ (درآۃ السوس)
 عادت بگڑنا - (لازم) عادت خراب ہونا
 اور درست نہیں رہنا۔
 محل مثلاً جب تک رہائش رہی خوب رہی کی
 خوب عادتیں بگڑیں اب رہائش ختم ہو گئی تو
 وہ بگڑا رہی عادتیں قدم قدم پر تکلیف دیتی
 رہتی ہیں۔

عادت پڑنا۔ خود ملا، عادت میں داخل
ہونا۔ اور صرف، نصیح، راسخ۔

اس شفقت کی کیوں پس عادت ہوتی ہے
 انہیں اپنی نفس کو دور ویت دہرائے
 جفا دشمنانہ کی عادت پڑے تو کیوں کر جانے
 ستم سے گمراہ کیا کہ تباہی بھر جائے
 دعوہ نامید سلطان صاحب قلم خاتمہ (محمود)

قول فیصل۔ اس کی تکمیل صحت، مادہ شکر
نسبتہ زبانوں پر زیادہ ہو۔
جو در دیکہ در تک رسد

عادل: عالم کی ضد، صفت، الغافل کہنے والا۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

سرد عادل کی جانب فوج سے آیا جو تیرہ تیرے کو صبر کے جوہر تر از دھوپ کیا مشتق عادل: قاسم کی ضد جس کی گواہی شرابیوں میں مقبرہ۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

محل صرف: پرنسز کا کوہ طہ بنامہ ہے۔

قول فیصل: اور میں کہتا ہوں کہ جو جیسے شاہی ملین عادی: نوکر، وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔

عادی: ہر کسی وقت طہارت کے فاذی انتہا

پندیرہ: افال کے تم ہو عادی

بزرگواران ملات کے لڑی

قول فیصل: یہ لفظ عربی لغات میں نہیں ہے۔

فادسی: انوں نے بنالیا ہے فادسی میں قافی نے مبنی

اس چیز کے جس کی عادت پڑ گئی ہے ستمناں کیا۔

خادم: ذی من فافل کو اس سخن جاری میرست۔

خاک: رنگ، حیرت، شرم، دشنام خیت۔

عربی، برنٹ، فصیح، راجح۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے

داغ سے کس کی عادت اٹھتی ہو

قول فیصل: خزانے نہ کر میں ستمناں کیا ہے۔

جیل کیا ہی بہت ہے تمام سے عار

کراہنے کی صدا اب تو درجہ کلی جیکہ نہری

عار رکھنا: سنگاری کی ہداخت ہونا بہت سخت

کہ بد وقت ہونا۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے

داغ سے کس کی عادت اٹھتی ہے

عار آنا: شرم آنا، دج آنا۔ اردو صرف

فصیح، راجح۔

غضب کی اس ستم گر پر دل امید داتا ہے

کرم سے جس کو نفرت ہو فاسد جس کو عا

عار آئی ہی نہیں اب زہر بھی دیتے تھے

پے ریتے تھے بنا کر پاں پختے ہوتے

عار رکھنا: پرہیز رکھنا، نفرت کرنا۔ اردو

صرف، فصیح، راجح۔

جو ہیں دشمنان نیک لہذا اب

حب دنیا سے رکھتے ہیں وہ عار

عار رکھنا: حب رکھنا۔ اردو صرف

فصیح، راجح۔

مفسس جو مرے شرکت ہم عار رکھتے ہیں

سیت کا اٹھانا تک اک بار رکھتے ہیں

محل صرف: اپنے ہاتھوں سے کام کرنا آدمی عار

نہ کبھی۔

عارینا: بدنامی، بدنامت، بدنامت

خواری کا نذر اور خیا، اردو صرف، قلیل استعمال۔

برائے شوکت و نیاز: بجز عاری و نیاز

کبھی شوکت و تقرب کو بہتر ہی شوکت و تقرب

عارض: بدنامی، بدنامی، بدنامی

ذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کشتہ سیلاب یہ ہم صحت سیلابی

اک دیر پہنچا ہے آئندہ عارض پر دیا

میں اس مصیبت کو کیا تباہوں نہ نہ صبح بشت کا

خدا کی قدرت کی تیرا عارض میرا اس کو جیکہ کہو گا

رشاد عظیم آبادی

مقول فیصل: صاحب لطائف نے اس میں

میں بفتح سوم لکھا ہے جو زبانوں پر نہیں ہے۔

عارض: پیش آنے والا، لاحق ہونے والا

عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شک دل میں کبھی نہ چکا عارض

ماناؤں سے جو گامہ عارض

قول فیصل: حد عارض ہونا، مرض عارض ہونا

دیرہ صورتوں سے پہلے ہی جیسے۔ صورت کو جب

دیرہ عارض ہوتا ہے تو موت کا مزہ آ جاتا ہے۔

عارض: ذرا کی بوجہ دات لینے والا، سپہ

سالار، بخشی فوج، عربی۔ (فرنگی آئینہ)

قول فیصل: کھڑی ستم نہیں۔

عارض کرنا: عاری کرنا، حق کرنا، اردو صرف

فیل استعمال

میں اسی طرح خدا کے کریم

آفت تازہ دہا کے لیم

عارض جسم و مال کرتا جو اس کا

خمریت پر آئی کرتا ہے

عارضہ: بدنامی، بدنامی، بدنامی

ذکر، فصیح، راجح۔

کرے اور کمر ساری نہ عارضہ دل کا

بہت قریب مگر ہے جو فاعل کا

قول فیصل: اس کی آمد جمع عارضے اور اپنے

مل پر موقوف ہے۔

ہمیں رکھتے عارضے نقل

ہمیں ہو سکتا ہے جو فاعل

عارضہ لاحق ہونا، مرض گناہیاری ہونا

اردو صرف، فصیح، راجح۔

ہمیں عارضہ تپ کا بھی بھلے کو

تم دہتے نہ کڑا کے بغیر اپنے کو

عارض ہونا: ستم ہونا، شہید ہونا، عارض ہونا

پیدا ہونا، لاحق ہونا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل فیصلہ - بیگم کو جب مدد نہ مل سکی تو آپ بچل کی طرح تڑپتی رہی۔

مہمانت سے یوں کھینے کی

عارضی ال وقت نہ ہو چکا

کون اس سے شاد ہوا چہ

کیا مقرر اس سے آدمی کا جو دسویں نمبر تھا

عارضی شد دعویٰ ایسے شدید - حق ہونے والا

اصل کے برعکس - حق نقل (دور لغات)

قتل فیصلہ - ال کئی سہولتوں میں نہیں ہوتے۔

عارضی شد چند روزہ - اتفاقاً - مسترد - وقت

غیر مستحق - عربی لفظ - فصیح - راسخ

کا کون سے عارضی اس کا شباب آیا نظر

گھر گھر دل سے من رہا پارکاب آیا نظر شوق تڑپ

قتل فیصلہ - ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو - جسے

دراہ کیا شستہ و زنتہ - معنادار (مڑک) ہو - اگر معنادار

عارضی تاباں سے خال دیکھتے تو آمد ہو - وہاں نہیں

اس کو قیام ہو - (فنا - حیات)

عارضی میں مبتلا ہونا - بار بار تہا اور صرف

فصیح - راسخ

نئی برش خوں کے مارنے میں مبتلا غنق

نقارہ صبح آئی بے نشتر و طعن

عارضی شد - حالت - طعنہ والا - چپاٹنے والا

عرب - صفت - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تو ان دونوں کے رتبے سے کم مارن

مری تقریر کی د سے بچہ واقف

عارضی شد - صاحب معرفت - خدائشاس - عربی ہذا

فصیح - راسخ

اساتذہ مجھ وہ عادت جو اپنے دیکھتے تھے

فرض کی اندازہ تھی جن کی معرفت کے سوا تعلیم

قتل فیصلہ - اس کی عربی جمع عارضی - مسرہ

فارسی جمع مدحان اور اردو جمع عارضی مستحق ہو

لگائے دل مارناں جانے شست

ہوئی حجت تحریر میں سرزشت - غیر عارضی

پہچان عارضی سے جو ہم نے مکان یاد

آنکھوں کو بند کر کے ہو دل کا چپا دیا آتش

عارضی شد - شہرہ رشتہ گریبی اور غلط فہم

میدان عارضی کئی کئی کاغذ - آپ میر تقی میر کے

حقیق تو اس سے تھے - فنی اعتبار سے آپ ایک ذی

استعداد اور نعتی شاعر تھے فارسی پر کان جوہر تھا

درسات میں اپنے زمانے کے مستند بی علم و فہم

خواجہ عزیز الدین کے شاگرد تھے - فنی تعلیم اپنے

ناما میر تقی میر سے کہ - آپ غیب میں تھے - مہر است کی

ایک ضخیم علمی کتاب موجود ہے - عادت مرحوم کی چپا

رہا کیوں اور تین فرزند میر تقی میر حسین عرف بابا

ناتق - سید محمد علی صاحب داتق - سید یوسف حسین

صاحب شائق خداوند نام نے عطا فرمائے - مرحوم

کے چوبیس مرتبے اور سہم دریا جات تو کثرت

ہیں اور فریاد کا دیوان بھی جو آپ کے فرزند

ناتق صاحب کے پاس موجود ہے سنہ ۱۲۰۵

ابتداء دیکھ وعات ۱۳۰۵ قمری کتب خانہ

بوقت محرم ۱۳۰۵ قمری کتب خانہ فرمایا اور مقبرہ

انجمن میں دفن ہوئے۔

عارضی شد - مسافت سے متعب - فارسی - صفت

فصیح - راسخ

چشم بہ دور حسرت و اندہ شکوہ

و حشاش اثر مار فائدہ کلام

قتل فیصلہ - کہنے کے ساتھ اس کو حرف کیا ہو

دیکھ کلام شاد کا شعر کا محض کلمہ

جاگ کے کر نہیں بس کر کر مارنا کر

عارضی شد - عادت کی طرح - عادت کی طرح سے

فارسی صفت - فصیح - راسخ

تقی کو جو دیکھا عارضی شد

قادر ال کی زبان پہ یہ ترانہ

عارضی شد - خدا شناس - عربی - صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل فیصلہ - یہ شخص جو دعویٰ صرف کرتا کہ اگر عادت

بشر ہوتا تو اشتعال میں آئے دھن سے جگ نہ کرتا

اس لیے کہ جگ ہوئی شان سرخت ہو - دہارہ ملو تڑپ

عارضی شد - احتراز کرنا - احتیاب کرنا - احتراز کرنا

اردو صرف - فصیح - راسخ

تم تو کب آتے تھے لیکن رت بھی آتی نہیں

آپ کی آذر دلی سے ہم سے کب عمار کی

عارضی شد - شستہ ہونا - ہمزہ ہونا - احتراز کرنا

اردو صرف - فصیح - راسخ

جنہوں سے عارضی ہم کہ ہم سے عارضی ہیں تیر

عارضی شد - ابرہہ - فانی - عربی - صفت - تعلیم

یافتہ طبقے کی زبان

نظم کیا شر کے بھی رنگ عارضی شد

بوستان کلا - نہ ہوئی غم گلستان ایک رنگ

(دھڑکا) - زینت سے عارضی ہے

عارضی شد - تاحر - عاجز رہنا چارہ حل ہونا

اردو - صفت - فصیح - راسخ

حواس اڑت ہوئے تھے جان سے بھی مانگتے

بندھی عین نکلیاں نکلتا ایک ماری تھے

عارضی شد - سیدھی سادھی شرم نکلے ہونے

فارسی - بڑا - فصیح - راسخ

عمل فیصلہ - تقریر اس باب میں مقصود یہاں مدح

کی وہ بیویوں میں تازیانی کو رہائی نہ دے گا نہ شرطی
نہ قافیہ نہ ذوق نہ شریعت قافیہ ہو جو در ذوق نہ ہو
اگر اس میں ترجیح کی رعایت ضروری ہے۔ (محلہ منہ)
عاری آجائا استغناء آجائا، ملک جانا احاطہ
آجائا، دق ہو جانا۔ (محلہ صرف، مضرک)
محلہ صرف، ہم سمجھتے سمجھتے ماری آگئے گھر
نہیں ملتا۔ (راہہ الفات)
عاریت آجائا، ربحی رسوم و فتنہ چارم، دھار
قرض، اور مالک کی چیز غرق ہو کر
فسخ ہو جائیگی۔

تبان شگ دل سے عاریت سے کہو یہ الکی
برائے استقامت اک شگ سو بھی گادیں گے
قول فیصلہ۔ مری میں بہ تشدید چارم مفتوح
(عاریت) بھی ہے۔ مزارع میں ہے کہ یہ لفظ عاریت
منسوب ہے۔ کیونکہ کوئی چیز کسی سے مانگنا موجب
شگ و عاریت ہے۔ عاریت اور ادب غیر تشدید
مستقل ہے۔

عاریت سے پہلے اصطلاح فقہ میں عاریت یہ ہے
کہ کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ اس سے فائدہ
اٹھاؤ اور مال کا مالک اس کے عوض میں کوئی چیز
طلب بھی نہ کرے مری بہ اصطلاح فقہ شیعہ۔
قول فیصلہ۔ عاریت کے احکام یہ ہیں۔

(۱) عاریت دینے میں عین کا پڑنا ضروری
نہیں ہے بلکہ مثلاً کوئی شخص کسی کو عاریت کے طور
پر لباس دے اور لینے والا اسی نیت سے لے
تو بھی عاریت درست چلی۔

(۲) غنیمت مال کا عاریت نہایت صحیح ہوگا
جب مال کا مالک اس پر مانتی ہو اس کے لئے جو
مال عاریت دینے والے کی حکیت ہو مگر اس سے

مہ مال دوسرے کو استقلال کے لئے دے رکھا ہو
مثلاً کسی کو کرایہ پر دے دیا ہو تو کرایہ پر دیئے
ہوئے مال کو عاریت دینا اسی وقت درست ہوگا
جب کہ کرایہ دار عاریت دینے پر راضی ہو جائے۔
(۳) جس مال سے فائدہ اٹھانے کا حق کسی
کو حاصل ہو مثلاً کرایہ پر اس مال کو لیا ہو تو کرایہ دار
اپنے علاوہ دوسرے کو یہ مال عاریت دے سکتا
ہے جب کہ عاریت لینے والا شخص قابل اہتمام ہو
بشرطیکہ مال کے مالک نے کرایہ پر دیتے وقت
یہ شرط نہ کی ہو کہ صرف کرایہ دار دے استقلال
کر سکتا ہے نہ اس شرط کی صورت میں دوسرے
کو عاریت دینا درست نہ ہوگا۔

(۴) دیوانہ یا بچہ اگر اپنے مال کو عاریت
پر دے تو عاریت درست نہ چلی۔ البتہ اگر
بچہ کا ولی بچہ کے مال کو عاریت پر دینے میں
مطالعہ کرتا ہو اور بچہ ولی کے کچھ کے مطابق
مال کو عاریت لینے والے تک پہنچا دے تو کوئی
عرج نہ ہوگا۔

(۵) اگر عاریت لینے والا عاریت والے
مال کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور نہ
اس سے فائدہ اٹھانے میں ہے اعتدال برتے
اور اتفاقاً مال ضائع ہو جائے تو عوض دینا واجب
نہ ہوگا۔ البتہ اگر عاریت میں دیا جانے والا
مال سونا یا چاندی ہو یا کسی بھی مال کے عاریت
دینے میں شرط کر لی گئی ہو کہ ضائع ہونے کی صورت
میں عوض دینا ہوگا تو وہ ذوق صدقوں میں
عوض دینا ہوگا۔

(۶) اگر سونا یا چاندی عاریت دے اور
لے ہو جائے کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض

نہ دنیا ہوگا تو ضائع ہونے کی صورت میں عوض
دینا ضروری نہ ہوگا۔
(۷) اگر عاریت دینے والا مر جائے تو عاریت
لینے والے کا فرض ہے کہ مال کو اس کے اولیوں
کے حوالے کر دے۔

(۸) اگر عاریت دینے والا شرطاً اپنے مال
پر تصرف کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً دیوانہ
ہو جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ
مال کو دیوانہ کے ولی کے حوالہ کر دے۔

(۹) عاریت دینے والا ہر وقت اپنا مال پس
لے سکتا ہے۔ اسی طرح عاریت لینے والا بھی
ہر وقت مال واپس کر سکتا ہے۔

(۱۰) جس مال کا استقلال حرام ہو مثلاً
سونے چاندی کے برتن۔ ایسے مال کو عاریت
دینا باطل ہے۔

(۱۱) گو سفید کا عاریت دینا تاکہ اس کے
دودھ اور اون سے فائدہ حاصل کیا جائے
یا زربانور کا عاریت دینا تاکہ اس سے نسل
حاصل کی جائے درست ہے۔

(۱۲) اگر عاریت لینے والا مال کو اس
کے مالک یا مالک کے ولی یا مالک کے حوالے
کر دے اور اس کے بعد مال ضائع ہو جائے
تو عاریت لینے والا عرض دینے کا ذمہ دار نہ
ہوگا۔ البتہ اگر مال کے مالک یا اس کے ولی
یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو ایسی جگہ لے جائے
جہاں مال کا مالک غائب ہو جائے یا مال کو
مثلاً گھوڑا اس صطبل میں باندھ دے جہاں
مالک نے اس گھوڑے کے لئے بنایا تھا اور
مال اس جگہ ضائع ہو جائے یا کوئی ضائع کر دے

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

زراعتات

خواہ فیصل ۔ اور وہی تھا عاشق ہیں عاشق ہیں

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

عاشق بہت ہی میں فرق و عادت کا ۔

وہ سکا اس نے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکا کہ کن

کن اسات سن ہیں انھوں نے طبع آزمائی کی تھی

ہوئی کے لئے یہ کرنا پسلی چلے گئے ۔ یہی انتقال

فرمایا ۔ شاد نہیں ہو سکی ۔

عاشقانہ ۔ عشق انجیر ۔ عاشق کے مطلب کا

عاشقوں کا سا ۔ یہی عاشقانہ طرز ۔ فارسی صفت

نصیح ۔ راج ۔

عاشقانہ ۔ عشق کے معنیوں کا فارسی صفت

نصیح ۔ راج ۔

یوں ہی حمد سے نہ دے واد تو نہ دے ۔

آتش غزل ۔ یہ تو ہے کسی عاشقانہ کیا آتش

عاشق تہ ۔ عاشق مزاج ۔ عربی فارسی لفظ

صفت ۔ مترک ۔

عاشق ۔ شہد عاشق کی کہ ہے راج ہزار ۔

صفت قدم ۔ چوتھے سب عشق باز مردوں میں بولے ۔

جہ ۔ دیکھنا نہیں ہے یا سکھ پالی جو دیکھنا

عاشق زار ۔ عاشق غمگین ۔ مستہ حال عاشق

بہت زیادہ عاشق ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت ۔

نصیح ۔ راج ۔

یہ خدا عاشق زار ہوگی مری

لقینا گرفتار ہوگی مری ۔

عاشق مزاج ۔ جن پرست ۔ ہر عین کو دیکھ

کے اس پر عاشق ہو جائے ۔ عربی لفظ

ترکیب ۔ نصیح ۔ راج ۔

جب وہ چرخ اہل محبت سے باج لے

کیا نام عشق پھر کوئی عاشق مزاج لے

کیا ہو جس سے مل فرودین و جو خند

عاشق مزاج ۔ پاک طبیعت ۔ وفا پسند عشق

عاشق مزاجی ۔ جن پرست ۔ فارسی ترکیب

دشت نصیح ۔ راج ۔

صل عشق ۔ اس تم ہی کیا آدمی ہو میں حسین کہ کیا

مرنے ۔ بھاری ۔ عاشق مزاجی لکھیں کہیں کا

دیکھے گی ۔

عاشق و معشوق ۔ جیب و محبوب ۔ باہم

ایک دوسرے کے بہت گہرے دوست ۔ فارسی ترکیب

نصیح ۔ راج ۔

وہ عاشق و معشوق ہیں زمانے میں

یہ ناز کرنے میں ہیں کیا وہ ازا ملنے میں عشق

عاشق و معشوق ۔ نال و غول دزدان عین

قول فیصل ۔ یہی کسنا ان سوز میں نہیں بولے ۔

عاشق و معشوق ۔ لازم و غلظم دزدان عین

قول فیصل ۔ الی کسنا نہیں بولے ۔

عاشق و معشوق ۔ بیٹے کے وہ دلوں پر

ہن سے کس کس ہائی جو ۔ بیٹے کا کہ ۔ طلقہ اور گلدی

پہنی کی نرادرین ۔ ابد و مترک ۔

غم فراق کے اداس ہوئے ہیں ان پرست

دعا عاشق و معشوق جو توڑا اب یہاں

عاشق و معشوق ۔ یہ دقت و دنگ کے گھینے

ہو ایک انگوٹھی میں جو ۔ ابد و مترک ۔

عاشق ہونا ۔ کسی کو بہت زیادہ جاننا

ہذا ۔ والد و خیرا ہونا ۔ ابد و مترک ۔ نصیح ۔ راج ۔

شفیق دیکھ لیا جس نے وہ ہوا عاشق ۔

نظر فریب جو تصویر میرے دلبر کی

اس بت پر گر خدا بھی ہو عاشق تو دیکھ گئے

یہ چہ جاننا ہوں کہ وہ پاک باز ہے

عاشقی ۔ عاشق سے منسوب بہت بزرگی

عشق ۔ چاہت ۔ فارسی ۔ دشت نصیح ۔ راج ۔

چرتے ہیں تیر فراد کوئی پوچھا نہیں

عاطفت وغیرہ ترکیبوں کے ساتھ نسبتہ زیادہ رائج ہے۔

عاطل :- (بکسر سوم) بیکار و ناکارہ کی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان تفصیل الاستعمال قول فیصل :- رہنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

رہنے احتیاج جوت ب عاقل
وہاں اٹھ کے ہوتے ہیں باطن و سرخ لہجہ
حق جو ان باپ کے ہوں باطن ہوں
اسی نا اکتائیں ہیں جو اس میں عاقل ہیں

عافی :- عفو کرنے والا، قصور معاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان تفصیل الاستعمال

عافیت مانگتا ہے عافی سے تاج
صحبتیں مانگتا ہے شافی سے (سراج لہجہ)

عافیت :- بکسر سوم فتح چارم امن تندرستی وغیرت سکون و اطمینان، سلامتی، آرام، عسرتی مرثیہ، فصیح، رائج۔

آسائش ماں حفاظت مالی
ہر قسم کی عافیت ہر حال صحتی

ہوائے عافیت میں پریم اقبال کرا
ترقی ہو زمین کی طرح وہ مل خدا کے کھڑی
قول فیصل :- ترکیب کے ساتھ عافیت نصیب یعنی وہ شخص جو سلامتی ادا میں ہو۔

چکھ شش بلوں نے کیا مشہد عزیز
یہ عافیت نصیب شہید گام ہے عزیز

اس کے ایک معنی نیکی اور نیکی ہی میں دولت
نور اللغات و صاحب فرنگ آصفی نے لکھے ہیں۔

عافیت پانا :- آرام پانا، امن پانا، محفوظ رہنا، اور دصرت تفصیل الاستعمال

یہ یہ رگبات سخت میں مکت
رکھتی ہیں وہ عافیت و طاقت
پنے بچنے سے عافیت پائی
نہ وہ پر مردہ ہون کھائیں (سراج لہجہ)

عافیت تنگ کرنا :- آسائش میں خلل ڈالنا، عیش تلخ کرنا، کسی کے عیش و آرام میں خلل انداز ہونا، چین سے بیٹھنے نہ دینا اور دصرت تفصیل الاستعمال

محل صرقت :- تم نے تو عافیت تنگ کر دی ہے۔
(نور اللغات)

عافیت چاہنا :- غیرت چاہنا، سلامتی چاہنا، آرام چاہنا، اور دصرت تفصیل یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل حسن :- تم جس کو اپنا دوست کہتے ہو وہ بہت
بہداشت ہو اگر اپنی عافیت چاہو تو اس کا چھوڑ دو
عافیت تنگ ہونا :- مزاج ہونا تنگ ہونا، اور دصرت تفصیل الاستعمال

عافیت مانگنا :- سلامتی کی دعا مانگنا، نجات سے رہنے کی دعا کرنا، آرام طلب کرنا، اور دصرت، فصیح، رائج۔

عافیت مانگتا ہے مافی سے تاج
صحبتیں مانگتا ہے شافی سے (سراج لہجہ)

عاق :- آفران، سرکش، مالدارین کے خلاف ماں باپ کا حکم نہ ماننے والا، عربی صفت فصیح، رائج۔

محل صرقت :- مذکور، ملکہ نے ایک رسالہ لکھا کہ شیخ عبدالمجید نے خضر خاں شرعی کو پتھر

صاحب کے براہ کھنے کی ہمت لگا کر اعدائے عدوت کو رخصت کے الزام میں ناحق مار ڈالا اور اس کے چچے ناز بھی جاڑ نہیں کہ باپ نے ساق کیا ہوا ہے۔
(درد بار اکبری ص ۱۵)

قول فیصل :- زبانوں پر عاق پدید کی ترکیب ہے جس کے معنی ہیں باپ کا عاق کیا ہوا، کرنا اور ہونا نیز کیا جانے کے ساتھ اس کا صرقت ہے جیسے :- کیا ضرور ہے کہ جب میں پھر لوگوں کی طرح مکتب میں پڑھوں تب ہی بتایا کہ میں در نہ فرزند ہی سے عاق کیا جاؤں :- (درد بار اکبری ص ۱۵)
عاجت :- دیکر سوم و فتح چارم (خاتمہ انجام، نتیجہ، ہر چیز کا آخر عربی، مرثیہ، فصیح، رائج۔

عاقول :- عجب میں ایک سرزمین کا نام عربی تفصیل الاستعمال۔

قول فیصل :- ذیل کے شروں سے اس کی وضاحت ہوتی ہو۔

جو تھا حادثہ خود بہر
روایت ہو اس سے بہت معتبر
کہیں ایک منزل پر پہنچے امام
کہ عاقول اس سرزمین کا ہی نام
دلہاں بھی تھا میں ہرہ مر لہجہ
یہ سامان ہو آنکھوں کا دکھایا
کہ اس وقت میں خلگ تھا اک بحر
نقطہ ماق باقی حق ہے رگ بر
یہ اثر نے دکھایا اس چہ لہجہ
عافیت کے ہمراہ رحمت کے ساتھ
ہو میں سے فی انور خانی
ہو اینر عاقی رہی خیراں
(سراج لہجہ ص ۱۵)

عاقبت کا توشہ جتنی۔ عربی لغت صحیح ہے

یا تو آرام سے گزارنے

عاقبت کی غیر خدا جانے

عاقبت کا توشہ۔ آگاہی۔ عربی مترجم

جہر وقت ہم پہنچتے زور میں

آوارا نہیں عاقبت گویں (عربی مترجم)

عاقبت فراز کر کام اپنا کر گیا

آوی ہوئے کسی پیشہ جرات چکا

عاقبت کا توشہ۔ قیامت کا دن (عربی مترجم)

قول فیصل۔ قیامت کا دن عاقبت کے سنی ہر ماہ کے

مگر زمانہ آئندہ میں کام ہی اس لیے کہ زمانہ آئندہ کا

تعلق دیا ہے جو۔

عاقبت اچھی ہونا۔۔۔ انجام بخیر ہونا۔ عقیدہ

درست ہونا۔ اور درست وضع و رائج۔

اس سے جو بات عاقبت اچھی

جسم کو قطع دے دوا کر دی (عربی مترجم)

عاقبت الامرا۔۔۔ انجام کار۔ آخر کار۔ مستحق

(در لغت)

قول فیصل۔ اور دے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ عربی

ہاں جتنے شایہ کہی ہوئی دیا ہو۔

عاقبت اندیش۔۔۔ انجام پر نظر رکھنے والا

وہ اندیش۔۔۔ شخص جو ہر کام کو خوب سوچ کر کرے

کرتا ہے۔ بچے پر نگاہ رکھ کر کام کرنا۔ انجام دینے والا۔

خدا سے انعام۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل منت۔۔۔ میان میدان شراب کے پیر عاقبت اندیش

درگ ہے۔۔۔ سمجھا یا کر دینے کا مزاج ان چاروں

کی سہا نہیں رکھا۔ بلکہ جن لوگوں کی زبان پر کرنا

معلوم ہوتا ہے۔ یا تو یہ باتیں چھوڑ دیا جائے کو چلے

جاؤ۔ (دور بار گیری)

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت عاقبت اندیش

بھی ہوتی ہے۔

عاقبت اندیش کہ تجھ سے آرزو ہو

پس کی تہیکہ کن اس سے آواز ہو

عاقبت اندیشی۔۔۔ انجام کو سوچنا۔ بچے پر نظر

رکنا۔ سوچ کر کام کرنا۔ خداوندی ناکام

ترکب۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل منت۔ جن کی نظر عاقبت اندیش پر رہتی ہو

سویا کر کے قدم اٹھاتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت عاقبت اندیش

بھی رائج ہے۔

عاقبت بخشوانا۔۔۔ خدا سے سعادت کا

ہونا۔ اور درست تعلیم الاستمال۔

محل منت۔ عاجز اسے بڑھاپے میں باپ کی تہا

نہیں پوچھتے تو عاقبت بخشوانے کے۔ اور اللغات

قول فیصل۔ بخشنے والے بلکہ بخشنا بھی ہو۔

ب نہ بچتے ہی مرے کام آئے گی

کیا یہ دنیا عاقبت بخشانے کی

عاقبت بخیر ہونا۔۔۔ انجام اچھا ہونا جتنی

درست ہونا۔ اور درست وضع و رائج۔

محل منت۔ دنیا میں تو غیر جس صورت سے گزارنا

تھی بڑی۔ اب خدا سے دعا کیجئے کہ عاقبت بخیر ہو

عاقبت بگاڑنا۔۔۔ عاقبت خراب کرنا۔ اپنی

آخرت کو برباد کرنا۔ خدا کا نافرمانی کر کے عذاب

کا سزا ہونا۔ اور درست وضع و رائج۔

محل منت۔ باپ کو نافرمانی کر کے کیوں اپنی عاقبت

بگاڑ رہے ہو عا کے مانی مانگو۔

قول فیصل۔ اس کا لازم عاقبت بگاڑنا

بھی رائج ہے۔

عاقبت بنانا۔۔۔ ایسے کام کرنا جو خدا پسند

ہوں۔ خیرات پہنچانا۔ اور مردوں کے ساتھ خیر کرنا

اور درست وضع و رائج۔

محل منت۔ تم کو اگر اپنی عاقبت بنالکھتے تو اپنے

ہاں باپ کی خدمت کرو۔

عاقبت جو بنائے وہ ہے رہتے

دیوہی صفت بھی عاقبت ہے

قول فیصل۔ اس کا لازم عاقبت بنانا بھی

ہوتی ہے۔

عاقبت خراب کرنا۔۔۔ عقیدہ بگاڑنا۔ اور

صحت وضع و رائج۔

محل منت۔ جہاں مال بھرتی کر کے کیوں اپنی عاقبت

خراب کر رہے ہو۔

عاقبت خراب ہونا۔۔۔ عقیدہ بگاڑنا۔ اور

صحت وضع و رائج۔

جو جس کی خراب عاقبت بھی

وہ مہا ہوں کہ میں ہر آدمی دنیا

عاقبت درست ہونا۔۔۔ انجام نیک ہونا۔

عقیدہ سنونا۔ اور درست تعلیم الاستمال۔

محل منت۔ تم اپنے بھائی کا عرق ان خدا پرستوں

سے برباد کرنا۔ بھائی کی روح بھی خوش

ہوگی اور عذاب بھی ہوگا۔ خداوندی خوش

ہوں گے۔ عاقبت عاقبت بھی درست ہوگی۔

و عظیم ہوش دبا

عاقبت سنونا۔۔۔ عقیدہ بنانا۔ اور درست

تعلیم الاستمال۔

قول فیصل۔ اس کا لازم عاقبت سنونا بھی

رائج ہے اور وہ بھی تعلیم الاستمال ہو۔

عاقبت کا توشہ۔۔۔ توشہ آخرت اعمال یکہ

مات کی ذہن دہش نہیں جو ادب کوئی مائل اس
وقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہو۔
رکلام اللہ بجز جہ نران علی صفت ماشیہ
ہی ترمیم کے تو اس سے کتنی جو یہ بات
جو کہ ترمیم سے فاضل ہوا مائل بجز
قول فیصل۔ اس کی تائید عاقل ہی امداد
نہیں دے سکتا ہو۔

بڑا عاقل ہے جی و درہی جو
کہ فکر اپنی معذرت کا تیرے تیرے
مائل کی فارسی میں عاقل اسود جمع عاقول
را سچ و فصیح ہو۔

ہر مسئلہ پر سبب کافی ہے
عاقول کو نلاح دانی ہے (سچ نظم)
عاقلاں را اشارہ کافی ست۔ وہی خود
کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی اشارہ
کافی ہوتا ہے فارسی مقول فصیح و راسخ
عاق نامہ۔ وہ و شادیہ جو تا فرای نلاح
کو فرزند ہی سے خادین کرنے امداد است
مردم کرنے کے لیے اس باب کی طرف سے کھلی ہے
مائل چتر۔ کسی نے کہیں سے مائل کر کے ان کا عاق نامہ
استاد اہل میں شاکر دیا جس کا رد گتہ ہوا
کہ وہ اپنے مستحقین کی نظروں سے بھی گزرے۔
عاقلاں سے عقل مندی کا عقل مندوں کا
ایسا فارسی و صفت فصیح و راسخ۔

دانا کے ہیں لب و دوزانہ
دوت جو کلام مسافرانہ
پتے ہیں پر پول سے ملیے کی صورت
جنوں میں ہو کیا مسافرانہ ہوا
عاقیلہ۔ ایک قوت کا نام۔ قوت ماقبلہ

مرفی برنت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تبلیغ
یہی حق کے قوائے نفوس
کچھ ضرورت یہ حق برائے نفوس
ایک کا ان میں ہو سکر نام
فکر کرنا ہو اس کا کام
و اہم عاقل ہو حافظہ ہی
اور بھی کچھ ہیں اسے تبتہ ہے (سچ نظم)
عاقبت۔ (کچھ سوچ) سجد کے ایک گوشے میں
عبادت کے واسطے بیٹھنے والا، وضو کر کے
دانا، شگفتہ، خوشہ لاشن، عربی، صفت و لاف
قول فیصل۔ امداد میں زیادہ تر شگفتہ کہتے ہیں۔
عالم و اہل دانا و امداد و امداد، ہر شخصے باخبر
خدا کا نام، عربی، مذکر، فصیح و راسخ۔
مائل۔ خدا عالم جو کہ میں نے بھی تمہاری بڑی
نہیں پای۔

عالم بڑا پڑھا لکھا، وہ شخص میں نے علم حاصل
کیا جو صاحب علم، فاضل، عربی، مذکر،
فصیح و راسخ۔

عالم ہیں یہ بلیم ہیں یہ باخبر ہیں یہ نذرت
نقادہ اک شاعر گراں پایہ
نقادہ اک عالم سلوم و فن عزیز
قول فیصل۔ اس کی طرف سے نلاح و فارسی جمع
عاقلاں بھی امداد میں راسخ ہے۔

کچھ جو خوش ان عاقلاں تو م کو کویں تم
یہ وہ ہیں کہ جو گری ہوئی تبتہ ہوا
امد و جمع باعتبار عمل و عاقول و راسخ ہے۔
کس قدر تصنیف سے جو عاقول کی بے خبر
اس قدر مرکز سے ہٹا تھا نہ شایان و خیال
عالم کا اطلاق علم دین حاصل کرنے والے پر زیادہ

ہو گیا کہ عالم کی شان سے ہی ہر جو
عالم بڑا (فصیح و راسخ) دنیا جان و دہر، زمانہ
عرب، مذکر، فصیح و راسخ۔

عالم کو دیکھنا تو عالم پر کر سکا
آئینہ آئینہ ہے خود آئینہ ساز کا فہم
قول فیصل۔ سوائے ذات خدا کے ہر وہ چیز
عالم جو خدا نے پیدا کی ہو کہ عاقلیات دنیا کے
شاد سے خدا کی قدرت اور اس کی ذات کا علم
حاصل ہوتا ہو اس لیے جہان کو عالم کہتے ہیں کیونکہ
یہ لفظ فاضل و فصیح سوم کے وزن پر جو اسم آمد
کا نامہ و نیا ہے۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے
ہیں۔ اس لفظ کی تحقیق میں بعض محققوں کی
راے ہے کہ فاضل و فصیح سوم، ایک خاص وزن
ہے جو اسم آمد کا کام دیتا ہے جیسے خاتمہ
و فصیح و فانی، مبنی بھینے مائیتہ میں کام
مبنی مائیتہ ہوا۔

عالم و اہل دنیا کے دل و زمانے دے، مخلوق
انواع مخلوقات، عربی، مذکر، فصیح و راسخ۔

ذرا سچ میں جیسو اور یہ نظر دیکھتے ہوا
کہ دل کے ساتھ اک عالم و امداد و امداد عزیز
حسن کی دوت سے جو تبتہ میں ہوا
میں طرف تو ہو گا اک عالم و امداد و امداد
عالم و اہل نانا، حمد و وقت، عربی، مذکر
فصیح و راسخ۔

یہ جوانی شباب کا عالم
خواب میں جیسے خواب کا عالم
عالم بڑا دانا و شدت کے عمل پر یہ، مفید
کے ساتھ، مال و بیعت، رحمت، عربی، مذکر
فصیح و راسخ۔

محل صبر۔ فان غاناں کے پاس جلی کشیاں کی بہنیں
تھیں۔ انھیں کو چھوڑ دیا۔ اور سرے باد پر جانا تھا وہ
موج کا طرح طلیں اور دم میں تیر کے پتے پر جا بھنسیں آگ
کی برسات نے ایک چھینٹا گریوں کا مارا اور پلے پلے
برہمن اور جہدھر کی نوبت آگئی۔ بادروں کا یہ عالم تھا
کہ کھولنے پانی کی طرح ابلے پڑتے تھے۔ (درد اور اکبر کا)
عالم یہ سناں، نظر، صورت حال، حرف، ذکر
فصیح، راسخ۔

خدا کی نافرمانی نہ شیعہ چاہے، بالکل اس
جی جبراً یا عالم گور غریباں دیکھ کر بتیم کنند
قول فیصل: تا شاء میر، چین اور اطف بھی معنی
کلتے ہیں۔

چستی رنگ کا اپنے وہ دکھا کر عالم
ایک عالم کا جو دل سے نعل میں چیت
بے غیرت قر کے ہیں بل کہ بعد مرگ
عالم ہے پاندی کا ہمارے قہار پر
مرد و زن اشد میں حسن، دھوپ اور دلق و جون
اور جہاں کے مہنی بھی نکلتے ہیں۔ پھر کے ساتھ مقتل جو۔

پرخ میثائی پہ اک بنر پکا کا عالم
 خلق صبح پہ اک لالی پری کی صورت
 عالم ہے اسے سرور تجہ یہ
 شہروں میں ہے شہرت کیسی
 بارہائی جو عالم ہو گل و سرین و سنبل
 جہان حسن نازاں میں اپنے اپنے جوبن پر
 عالم بے صورت ، انداز ، مدخل ، اثری ، ختم
 فصیح ، راجح ۔

دور یا بی دہاں ہے حال احوال
عالم ہے یاں و نہاں وہی کا
قول فیصل لفظ عربی ہے ساتھ دیکھ کر احوال

یاد چپ ساں بھی معنی نکلتے ہیں۔

عالم عجب گئے میں تھا آب و تاب کا
چمک بکھرا رہا چراغ آفتاب کا
عالم بے رنقط عجب کے ساتھ حال غریب
ہر حالت عربی ہر ذکر فصیح و راجح

کل عجب عالم ہے اس کوچے میں تھا جہاں گئی پڑا
لہذا کہہ سیتے پہ تھا اور دوسرا کہتے جرات
دری سے رسمی سے دیکھئے

دو دن عالم کا عجب الم ہوا
قول فیصل۔ د ا د عالم، یا کچھ اور عالم ہیں
ان سنی میں ہوتے ہیں۔

کیا تھے دوستوں سے بگڑی آج
دشمنوں کا کچھ اور عالم ہے
عالم، یہ قسم جس دن غرغ صفت، جیسے
دیگر رائے ہیں کہ وہ جو از عالم یا من سفید است
خارسی۔ دفر ننگ صفیہ جو از ترک جہانگیری

قرآن فیصل - اس سنی میں اس نغظ کا تعلق اندو
سے نہیں ہو۔

عالم ہے۔ مانند نظیرش ہوں، فصیح، راجح
خوبیوں تو ہیں اس عالم قصیدہ میاب
اک گمراہ سے یہ کم سنخ خوب نہیں آتی
عالم اجماع۔ جہوں کی دنیا، یہ دنیا جس
میت آدمی صحت آجہو عربی الفاظ بازی ترکیب
فصیح، راجح۔

دعوتِ ذرا بستر سے میرا عالمِ اجسام کر
دھوپِ سر پہ آگئی اتنا دُوبِ نام کر
مخلِ مٹی کی غصہ مجھ کو کا عالمِ اجسام میرا آتا
دنِ آدائے دشت و دیو اشی ہے دشتِ حیاتِ نام
عالمِ اَر دِ اَح پڑے نہ دھون کا جان ، وہ جان

جہاں سے روحیں دنیا میں آتی ہیں۔ عرب، اٹلانٹک، ترکیب، فصیح، راجح۔

عمل مستر۔ جب وہ صاحب کمال عالم ارواح سے
کشور اجسام کی طرف پلا تو فصاحت کے فرشتوں
نے بانغ قدس کے پھروں کا آج سکایا۔ (آجیات)
عالم ارواح سے فاضل العبدہ پامیل عنصر
عربی، اندکوز (فرنگہ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں میں جو
عالم اسباب - سببوں کی دنیا یہی دنیا جس
کے تمام کام سببوں پر موقوف ہیں یعنی دنیا میں جہاں
ہر شے اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے
عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح ہر اس کی

ساقی و طلبہ ہر کس امد پر کچھ چن
 چائے اسباب آغا عالم اسباب میں
 رہیں رہی جیتیں جا بھاڑی جوئی قریب چلا
 عالم اسباب کی نیز عیہوں کو اچھ کر مزید
 عالم آخر و زما۔ عالم کو جگہ نے دلا دینا کو شہ
 کرنے کو۔ عالم اب اسورج کی صفیہ فارسی
 ترکیب، فصیح، راج۔

ہر سال حمل میں ہر عالم افروز
قول فیصل۔ یہ ترکیب اکثر وہ مذک کہ صفت میں
قرار پاتی ہے۔ یعنی نور وہ عالم افروز کہتے ہیں۔
عالم الغیب۔ جب کی باتوں سے آگاہ خدا
وہ علم۔ علم ترکیب، ذکر، تصور، راجح۔

محلِ قضا۔ ایک وقت کسی نصیب سے میرے ہاتھ لگے
 یہ تھا کہ آپ کی عمر ہو گئی اور آپ اب تک بہت کم
 کو انتقال فرمائیں گے؟ فرمایا عالم نصیب خدایہ
 (درد بارگاہِ حبیبی)

عالم پسند ہونا یا ہو جانا۔ سب کو پسند ہونا۔
اردو صرف فصیح، رائج۔

اپنے سخن کا کون سا خواں نہیں پسند کرتا
ہے معتبر وہ بات جو عالم پسند ہے
انہی نقاب پر رہے جو اس بت نے آج کل
عالم پسند مذہب و رسوم جو گیا جن
عالم پناہ :- جاں پناہ وہ شخص جس کے
مخلوق کو اس نے دنیا پر بادشاہ - خادسی ترکیب
صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

وہ بولا کہ اسے شاہ عالم پناہ
کہا آپ کی بات کا ہے گواہ
قول فصیح - واقعات کے سلسلے میں مشر
عام پناہ - بادشاہ عالم پناہ سے مراد امام
حسین علیہ السلام ہوتے ہیں کہیں کہیں رسول
اور دیگر ائمہ بھی مراد ہوتے ہیں مندرجہ بالا مفسر
میں شاہ عالم پناہ سے رسول مراد ہیں۔

گھیرے ہے فوج درشہ عالم پناہ کو
کاٹا ہے تختیوں سے سیڑیوں کی راہ کو
عالم تاب :- دنیا کو چھیننے والا، آفتاب
کی صفت - خادسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صیح دم درد از د خاد کھلا
مہر المصاب کا منہ کھلا
عالم تاب ہونا :- دنیا کو چھیننے والا
صرف فصیح الاستعمال

ان میں اک آفتاب لاس ہو
دھر دھر پر یہ روز طالت ہو
کوئی واقع نہیں حقیقت سے
سب کے سب آشنا میں شریع
اس سب آیا اختلاف تمام

مختلف ہیں فلاسفہ کے کلام
بعض کہتے ہیں یہ ہے ایک فلک
بچ سے خالی اس میں کچھ نہیں
جو رہا ہے یہ آگ سے ہرگز
مشعل ہو رہی ہے آتش تیز
ایک اس چرخ کا دھواں بچ
دشمن اس سے یہ نکلتی ہو
بعض کہتے ہیں جو بنگ سحاب
بس وہی ہے سحاب عذاب
(راج - سراج نظم مستعار)

عالم تصویر :- سکوت اور حیرت کا منظر
خادسی ترکیب، رائج۔

شیخ چپ آئینہ حیران ہو عاشق تشدد
دہ کیا عالم تصویر تری مغل
عالم تنہائی :- کس پر ہی کا عالم - ہنگام بچ
خادسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

میں ہوں اور عالم تنہائی ہو
میں ہوں اور یہ دل بونہی ہو
عالم تہ دبالا کرنا :- اندھیر بھانا، دنیا کو
اٹ پٹ کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

ہم بھی نکل کے قہر سے دیوار دیکھیں
عالم کو کیجئے تہ دبالا کسی طرح
عالم جاویدا :- عالم آخرت - دوسری دنیا
جو زوال ہے - خادسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان

عالم خبر و مت :- صفات خدا کا مرتبہ
چونکہ خبرات کے معنی عظمت و بزرگی کے آتے
ہیں اس وجہ سے عالم عظمت و جلال اس کے
اپنی درجہ و مرتبہ کو حقیقت محمدی و متعلق برتو

صوت ہو۔ عالم خبر و مت کہتے ہیں۔ تصوف کی
اصطلاح۔ (فرنگ صغیر)
عالم خیالات :- جذوں کی دنیا میں نبوت
پرست و غیرہ کی دنیا - عربی، مذکر۔ (فرنگ صغیر)
قول فصیح - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
عالم جوانی :- شباب کا زمانہ - خادسی ترکیب
فصیح، رائج۔

مرکب مرا عالم جوانی ہے
مطلب ترا شرح من ترانی شوق تہائی
عالم چھانا :- سکینہ طاری ہونا، حالت نور آنا،
صورت دکھائی دینا - اردو صرف
فصیح الاستعمال

حل و حل :- آہ یہ وہ چمن تھا جس میں سدا بہار
رہی تھی تر آج نزاں کا عالم چھایا ہوا ہے۔
(رسالہ ترویج و اشراق نو سیر ملٹ)
عالم حیرت :- حیران کی حالت - عربی الفاظ
خادسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گردوں کو ہے نور نام حیرت کو یہ کیا ہو
پاتا نہیں اپنے کو فلک احوال رہا ہو
لہ خاک است خاک دنیا زمین یہ دنیا جس میں پیدا
ہونے کے بعد انسان حیوان و فیرہ رہتا ہے
نہی ترکیب - مذکر، فصیح، رائج۔

محل نشا :- اسی ہم رنگ اور ہم گیر و ہم عالم
ہے بہت کم عالم خاک میں آتی ہیں وہاں کبھی
عالم خلق :- صوفیوں کی اصطلاح میں معجزہ
جن میں آپ قول و سقا رکبت اور انداز سے
کو دخل ہو - عربی، مذکر۔ (فرنگ صغیر)
عالم خواب میں ہونا :- سدا کنا ہے، غافل ہونا
فصحت میں پڑے ہونا - اردو صرف فصیح، رائج

نہایت سوز و گداز میں
 یہ کشتی نشیں عالم خواب میں
 عالم دکھانا (تصویر) انداز دکھانا، جو بن
 دکھانا اور صورت فصیح، رائج۔
 کشت کو چھوڑنے کی بات میں
 جو ان کا عالم دکھاتی ہیں
 عالم دکھانا ایک بار دکھا، روغن دنیا، اور دو
 صورت فصیح، رائج۔
 خوش نام و حیرہ محبوب پر زلف زلف
 عالم اک دکھاتی ہے کالی کھانکھان، رائج
 عالم دکھانا (تصویر) کھیت دکھانا، حالت دکھانا
 یہ کھیت فانا آفت دکھانا اور صورت
 فصیح، رائج۔
 بڑی بڑی ہوئی قدم کعبہ آئے گی
 یہ زلف گر و گیر اور یہ عالم دکھانے کی کشتی
 یا تو بن اپنا عالم ہم کو دکھاتے تھے تم
 یا ہمیں کچھ اور ہی عالم دکھا یا آپ نے جرات
 عالم دوست، جلت آشا، فارسی ترکیب مفید
 قیل الاستمال
 زمانہ دوستی پر ان حسینوں کی نہ اتنا
 یہ عالم دوست اکثر دشمن عالم بھی ہوئے ہیں
 عالم گہرا، خواب کا عالم خواب کی حالت
 ذکر، فصیح، رائج۔
 آنکھیں پھر بند کر کے دل میں کیا
 ہے یہ نمایاں کہ عالم روئے
 عالم رونا، حالت رونا، اور دو صورت
 فصیح، رائج۔
 یہ عالم دل کی ہے تابی سے فرقت میں رہا شب
 گرے بستر سے خاکستر، خاکستر سے بستر پر

عالم سفلی، جہان زمین، دنیا، محل الفاظ
 فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 عالم سوز، عالم کو سوز دینے والا
 صفت، امیکس الاستمال
 اف و ص، صحت، عالم سوز کے
 دن چھوڑ کر رشتہ پروردگار کے
 عالم شباب، جوانی کے دن، شباب
 از ادہ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
 ایک مجزہ ساقی کا جو کہ پیری میں
 دکھا دیتا ہے، ہمیں نام شباب شراب
 عالم شہود، سوز، عالم میں میں سب چیزیں
 نظر آتی ہیں، فارسی ترکیب، مصطلح علم تصوف
 محل صدف، یہ یا تو پھر بھی عالم شہود
 ہے کہ ہم اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی
 آنکھوں سے دیکھتے اور اس میں تصرف
 کر سکتے ہیں۔
 عالم صغریٰ (یا) عالم صغیر، مراد ہے
 انسان اور جسم انسان سے جو کچھ عالم گیر میں
 موجود ہے نظیر اس کی اس عالم صغیر میں پائی
 باقی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فصیل، صاحب فرنگ، مصنف نے
 لکھا ہے۔ روح بجائے بادشاہ، عقل بجائے
 وزیر اور حسد و بغض، قہر، بے ادب و صاحب
 آدمیوں یا سیاہ کے بجائے، رحم، حیا، علم
 تک کے اشرف، بھلے مانسوں کی جگہ حیا سی
 طرح رائج اس دنیا کا آسان، دونوں آنکھیں
 دونوں کان، دونوں نتھنے اور ایک ناک سونوں
 سیارے، ہڈیاں، پہاڑ، مالی، بناسیتی، رگیں

اوریا، درہری ہیں۔
 عالم قلم، فارسی، تکرار سے کثرت کے
 سننے سے ہاتھ میں کثرت سے عربی، صفت۔
 عالم غلوی، سوز، عالم جو دنیا سے علاوہ ہے
 فارسی، ذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 عالم غیب، دفع نام، اور دو صورت
 وہ جان جو ہم سے پوشیدہ ہے، غامبی، غمگین
 باندھنا، ہوں میں سمون کر ایک نہ ایک
 عالم غیب سے آتی ہے خبر ایک ایک اتیر
 عالم غیب، دیکھو ہم غیب کی باتوں کا
 جاننے والا نہیں خدا، فارسی ترکیب، الاستمال
 علم عالم غیب ہے لاریب، فصیح
 کہ خدا ہی نقد ہے عالم غیب، (۱۵۵ نم)
 قول فصیل، عربی ترکیب، عالم غیب
 نسبت زیادہ رائج ہو۔
 عالم فانی، فنا ہونے والا جہاں، دنیا کے
 فانی، مٹ جانے والی دنیا، فارسی، ذکر
 فصیح، رائج۔
 کیا ہے یہ نظم عالم فانی
 چند نکات کی پریشانی عزیز مکران
 قول فصیل، یہ عالم باقی کی ضد ہے۔
 عالم فانی و باقی کو دکھایا ہے نقد
 ایک ہی تصویر نے ایک آپسی تصویر نے قرینہ کنوئی
 عالم قدس، بہشت، فارسی، ذکر، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل صدف، برابری خبر پچی کو دکھائے
 جہاں نے عالم قدس کو پردہ اذکی دودھا کر دکھا
 عالم گہر، دنیا، جہاں سے قدرت، حالت
 عربی، ذکر، قیل الاستمال۔

جیسے ہم بشر ہیں یہ تبارین
 وہ لوگ اور ہم بھی نہیں حرکت میں
 جمع عاقبت نے کی ہر حرکت سے
 کی ہے صفت تمام قدرت سے
 ہر یوں ہی عالم کبیر بھی
 جمع خدا کی ضرورت تھی و سراج تشریف
عالم کون :- عالم سجدات و دنیا و آخرت
 فارسی ترکیب و تعلیم یافتہ طبع کی زبان
قول فصیل :- چونکہ کون کے معنی است و موجود ہیں
 اور دنیا و آخرت سے ہست ہر دو زبانوں کہوں کہ کون
 یعنی عادت یعنی تہانہ حق پیر ہوا کی گئی اور اس
 لیے یہ نام رکھا گیا۔
عالم کون و فساد :- دکائیے دنیا عالم فانی
 فارسی اندر تعلیم یافتہ طبع کی زبان
عالم کیفیت :- (بافت) سنی کا عالم فارسی
 ترکیب اندر فصیح و راجح۔
 سراج و سراج مدال بانہ سراج شتاب
 عالم کون ہے عالم نری انگڑائی کا گھڑا
 عالم گروہ :- دنیا بھر پر پھرنے والا فارسی صفت
 تفسیر الاستقامت
عالم گیرا :- جان کو لینے اور فتح کرنے والا
 تعلیم انسان فارسی ترکیب فصیح و راجح
 عالم شریعہ حشر میں ان حسن عالمگیر بھیج
 عالمگیر :- تمام دنیا میں پھیلا ہوا تمام علم پر پھیلا ہوا
 فارسی ترکیب فصیح و راجح
 سب سے کہ ہر اصل کے عالمگیر
 کیا وہ لوگ کہ تقصیر سے مستند ہے ہر عالم
عالمگیر :- اور گنگ زبیر بڑا عالم دینی کا خطاب
 شیعہ طاعت کے نواں کی بنیاد اسی کے وقت سے پڑی

جیسے دیکھ سادی اس میں یاد دہان
 کہ عالمگیر مذکورش تا عالم فانی گرا
عالم فورد :- سافر و سیاح فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبع کی زبان
عالم موت :- عالم فانی اس جہاں ساکن
 تمام فانی اللہ حاصل ہوا ہے فارسی ترکیب
 اندر تعلیم یافتہ طبع کی زبان
عالم کبیر :- دیکھ نام و نیم اول و نیم دوم ہست
 بڑا انداز استعداد عالم فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
 طبع کی زبان
 جانتا کرتے ہیں یہ حال ایک دین پرورد
 کہ عالم کبیر ہے وہ جستہ سیر عشق کبیر
عالم مشا :- راجع نام و صفت ایک نجات
 معنی نام ہے کہ جو چیز اس دنیا میں نظر آتی ہو اس
 کی بغیر اس عالم میں پائی جاتی ہے فارسی ترکیب
 اندر تعلیم یافتہ طبع کی زبان
عالم معقول :- عقل عالم نام و صفت حریف
 فارسی و حافظہ اندر
قول فصیل :- عالم طور سے زبانوں پر نہیں ہے
عالم معنی :- محسوس نہ ہو سکے والا عالم ذات
 صفات و اسمائے اسی سے کہ یہ جو فارسی ترکیب
 تعلیم یافتہ طبع کی زبان
 دوسرے ذہن میں جو ایک عالم معنی نہاں
 خاک بر باد کہ کچھ ہو کہ نہ ہو نہیں مرے کھلا
عالم ملکوت :- فرشتوں کا عالم فارسی اندر
 تعلیم یافتہ طبع کی زبان
محل صحر :- میں صبح پڑھا ہوں اس کی جو بادشاہ
 اور عالم ملکوت کا صاحب ہے
 و خلاصہ الایہ ترجیح اور قسطنطنیہ الایہ صغیر

دن کا میں علم عالم ملکوت
 سن کے جس کو جو ملکوت کو ملکوت
قول فصیل :- سرینوں کی اصطلاح میں عالم معنی جو عالم
 اور راجح ہے یعنی کے نزدیک عالم غیب فرشتوں کی
 عبارت گاہ :- (فرشتہ آصفیہ)
عالم میں شہر ہونا :- شہر آفاق ہونا تمام دنیا
 میں شہر ہونا اور معرفت فصیح و راجح
 اصل دنیا :- بیان سلامت و برکت خدا تعالیٰ و فرشتہ
 کرے :- عالم میں شہر ہونا
عالم میں شہر ہونا :- تمام ہونا و سوا ہونا
 اور معرفت و تعلیم یافتہ طبع کی زبان
 چھپتا نہیں حرام کرے لاکھ پرورد میں
 عالم میں ہر گناہ سرور کی تو جہاں طرب و نشاط
عالم ناسوت :- دنیا کے فانی فارسی اندر
 تعلیم یافتہ طبع کی زبان
قول فصیل :- صرف فرشتہ آصفیہ کے کھانچ
 کبھی شریعت و عبادت ظاہر سے ہی مراد ہوتی ہے
 عالم طور سے زبانوں پر نہیں ہے
عالم نزع :- دم بخونے کا وقت دوم و پس
 نکالنے کا ہنگام عربی الفاظ
 ہر عالم نزع میں جو عبادانی سنی لکھوں
 کیا رنگ نہ ہو نہ انتہائی
عالم نظر آنا :- کیفیت معلوم ہونا اور معرفت
 فصیح و راجح
 کیا ہے کچھ جو ہر کو جو ہر دار قاتی نے
 غم ابرو پہ یہ عالم نہ آجے افسانہ معنی
 چین کا عالم آجے نظر کچھ شہیداں میں
 قدم باد مبارک جو ہرے قاتی کے توں کا
عالم وجود :- عالم حقیقی اندر کی کام دنیا

فارسی، ترکی، پنجی، راج۔

یہ ہے حقیقت ہم عالم و مرد
وہ ناشی سے ہری لڑا دے ہر

عالم سنی :- زندگی کو عالم و دنیا و نادی ترکیب
پنجی، راج۔

ساز و برگ عالم سنی وہی ہے کیا نہیں
یہ جاب و کر کے جو ہیں بھی یا نہیں
عالم ہونا :- حالت ہونا صورت و کیفیت ہونا
اردو صورت، پنجی، راج۔

یہ جیتے تھے کہیں یا آپ میں آتے نہیں
یہ وہ عالم تھا جہاں عالم و مرد
یہ گل رنگ سے جھلکی جو سہری پان کی رہی
گلوں سے یاد پر عالم ہو شیشے کی گروں کا
عالم ہے کہ ہمارے ہفت ہے۔ اردو صورت
پنجی، راج۔

عالم ہے اسے سر و تن پر
شہر و دیہات ہے خبرت کیسی

عالم ہیولانی :- آری عالم، عالم و جہانم
فارسی ترکیب، ترکیب و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل ہی نہ زن خرد و نقصان
خداوند اک عالم ہیولانی

عالمی :- نادی و نیکو کار و نیکو کار ہے والا
عالمگیر :-

قول فیصل :- زیادہ تر سنیوں میں زبانوں پر ہے
بیسے دوسرے زبانوں کی بات ہے کہ ہم عالمی اس کے

عالمی :- عالمی کی جہاں عالم کے رہنے والے
فارسی :- ترکیب و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اکثر سنی عالمی زبان، جناب ناظر ذرا

کی ترکیب سے متاثر کرتے ہیں۔

عالمی :- جلد و تہ و جلدی رکھنے والے
صفت، پنجی، راج۔

مہنی چیز ماضی و ماضی
صفت سے نہیں پورہ عالمی و راج۔

قول فیصل :- چونکہ ماضی کا صورت ہے
جیسے مرتبہ عالمی ہونا۔ صورت عالمی ہونا۔

پس روئے بھی اس سے کہیں عالمی
ہر چند کہ مرتبہ ہے عالمی صفت

اہل عربستان کا صورت عالمی ہے
دل کا چہرہ اہل نہیں سکنا

عالمی :- تعلیم کے واسطے عربی، پنجی، راج۔
قول فیصل :- جناب عالمی و راج عالمی، عالمی جناب

و غیر ترکیبوں سے ہوتے ہیں۔
عالمی جناب آپ میں اور ہو جابو

عالمی کتاب علم کے اور کتب
حکمت کے آسمان پر رہیں ہو طبع

کو شمشیر سے آفتاب کی آگ تھا ہم
عالمی پاکا :- جلد و تہ و جلدی فارسی

ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عالمی شہر :- خوشہ ہیں فرس اور باب علم و شہر

شناختان و تاقی مان پر دنیا کی پاکا خاک ماہ
سید محمد حسین آباد :- عرض و ماضی و ماضی

عالمی متاثر :- عالمی زبان، اچھے خاندان کا
فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالمی زبان :- نادی و نیکو کار و نیکو کار ہے والا
عالمی جہاں :- جہاں کے رہنے والے

فارسی ترکیب، پنجی، راج۔

اقبوس و اظہر و ذی مرتبت و حق آقا

اقبوس و اظہر و ذی مرتبت و حق آقا

قول فیصل :- اقبوس سنی میں عالمی جناب عالمی صورت
عالمی مرتبت :- عالمی گہر :- عالمی مقام :- اردو عالمی و راج

عالمی جہاں :- عالمی مقام و پنجی اقبوس :- فارسی
ترکیب، تعلیم، اقبوس

عالمی جہاں :- عالمی مقام و پنجی اقبوس :- فارسی
ترکیب، تعلیم، اقبوس

اگر دولت کی صورت میں کی دولت جہاں جاتی
ابھی تو کارخانہ اپنا عالمی جہاں ہو جاتا

عالمی جناب :- ذی مرتبت و جلد و تہ و جلدی فارسی
ترکیب، پنجی، راج۔

ایسا نہ ہو بھل ہیں رسالت کا ہے
پسے مردوں کا کہ عالمی جناب سے

عالمی خاندان :- اوپے گھر کے کاہرے گھر کا
امیر زادہ :- شریف زادہ :- اچھے خاندان کا

ترکیب، پنجی، راج۔
عالمی شہر :- اچھے خاندان کا

عالمی خیال :- جلد و تہ و جلدی فارسی
قول فیصل :- اہل کفر زیادہ تر جہاں جاتے ہیں

عالمی درجہ :- جلد و تہ و جلدی فارسی
ترکیب، تعلیم، اقبوس

کبھی میں قرب فرماؤں سے تھا عالمی درجہ
کبھی میں قرب فرماؤں سے تھا عالمی درجہ

قول فیصل :- اس کی جہاں عالمی و راج عالمی و راج
عالمی درجہ :- جلد و تہ و جلدی فارسی

اردو صورت، پنجی، راج۔

عالی وقار۔ عالی مرتبہ۔ فارسی ترکیب فصیح راجح

بڑے فارسی زبان و مال و شمار
وہ اور عباس میں ۱۲۰۰

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

بزرگ ان کے سر پہ ہے ۱۲۰۰

نہ لانے کیا ان کو مسال و تار و تار

فالیہ۔ مال کی تانید، بڑی، بلند، عربی، بلند

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ میں جس زمانے میں صحت عالیہ ہو رہا تھا

میں دزم تھا آپ لکھتے ہیں تھے۔

قول فیصل۔ کہ عالیہ ترکیب بھی زبان پر آتی ہے

اس کی حرا جہ، بیات جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے جیسے طبقات عالیات۔

عالیہ سلطان محمد زوں کا نام بھی ہوتا ہے۔

عالی محبت۔ عالیہ بڑی بہت والا، بلند نظر، صاحب

جرات، بلند ارادے والا۔ فارسی ترکیب، صفت

فصیح، راجح۔

محل صحت۔ صاحب صفتی کے عالیہ محبت میں نے عجیب تیار

کی مثال دنیا کے سامنے پیش کی دیکھ کر حیفہ اٹھ

عالی محبت، عالیہ سن، فیاض، دل والا۔ فارسی

ترکیب، فصیح، راجح

عالی محبت۔ سدا مفسس۔ دخیل، سخی، سخی

معرفت کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ (روایات)

قول فیصل۔ صاحب فرنگ کا صفیہ نے، سدا کے

جائے، سدا لکھا ہے، اہل لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں

بند نظری۔ عالیہ محبت ثابت ہو کہ (روایت)

عالی محبتی۔ محبت، فیاض، دل والا۔ فارسی

ترکیب، صحت، فصیح، راجح۔

تیری مالہ محبتی کی میں ہی بیان ہو

یہ کے تالی تراہر سارہ بیان ہو

عالی محبتی۔ بزرگ، بلند، عالیہ، مالہ، مالہ

محل صحت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عاجب کا قسم مالہ ہم بھی

تاریہ دیتی ہیں تھے اور ہم بھی

سفر صفت، صحت، دعوت، عاجب

رخیان صاحب شرم لکھتے

وہ بیان مالہ ہم لکھتے دیکھ لکھتے

عالی ہو ۱۲۰۰۔ جہاں ہوتے ہیں بڑا ہوتا ہوا

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مالہ ہے بہت مرتبہ عشق حقیقی

ما یوس نہ ہوں جو ملے ہندوان لکھتے

عام بہت (تجربہ) ہمیں سب میں پایا جانے والا ہے

جگہ ہے وہ۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

نہیہ عام کی تحفیں نہیں ہے کوئی

عام ہے کافر و دیندار پر احاطہ ہے

عام ہی سب کے لئے، با تحفیں۔ عربی، صفت

فصیح، راجح۔

نہیں کوئی ایسا جو کام ہے

زمانے میں بخشش تری عام ہے

دکتاب ساریج الفغانی و مجربات امدی

کے تالی محبتی، ۱۲۰۰، شام (محل صحت)

عام، مالہ، خاص کا ملے، عربی، فصیح، راجح

ترہ مالہ حکم میں خاص و عام

نہیہ کوئی دہرے کا مقام (محل صحت)

نہیہ ہر گھڑی خاص کی عام کی

بڑا حاکم کے تعلق اسلام کی (محل صحت)

عام، مالہ، عام، سب ہی، جیسے عام و عام

عاجب، عربی، صفت، دعوت، عاجب

قول فیصل۔ زیادہ تر اس میں عام کی نقد

زبان پر ہے۔

عام، مالہ، عام، سب ہی، جیسے عام و عام

عاجب، عربی، صفت، دعوت، عاجب

راجح۔

محل صحت۔ ہمارے ملک کا عام طریقہ ہے کہ باہر

کے سے برات جاتی ہے۔

عام، مالہ، بازاری، اونے، کم قدر، عربی، صفت

فصیح، راجح۔

محل صحت۔ وہ (تجربہ) مل کا مضبوط اور

بہت کا پورا تھا اور جس کام کا ارادہ کرتا

اسے تکمیل تک پہنچانے بغیر نہ چھوڑتا تھا عام اس

سے کہ وہ کام کیا ہی دشوار انداز میں کی اسکا

صد سے باہر بھی کیوں نہ ہو۔

دعوت، مالہ، نظر۔ تزیین، شری، جہاں

عام، مالہ، محبت کا دوسرا سال جو میں

جانباً اور باب کا اختصار ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

پاپے دے چکے اختصار کی وجہ سے اس کا نام

عام الحزن رکھا۔ عربی ترکیب، راجح۔

قول فیصل۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیان

ابو طالب کا کچھ تذکرہ کر دیا جائے تاکہ یہ بات بھی

مروج واضح ہو جائے کہ آنحضرت کو دعائے

کہ اس قدر عمدہ کہیں جو کہ آپ نے ان کے افعال کے حال
کو عام احقرن کے نام سے مرسوم کیا۔

جناب ابوطالب حضرت باشم کے پوتے جناب عبدالمطلب
کے بیٹے اور جناب عبدالمطلب کے بیٹے تھے آپ کی امی
ام عمران تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مرثیہ زری
تھیں جس کا نام دبی تھوڑا سا کہنا ہے کہ آپ عبدالمطلب
کی اولاد کو سب سے زیادہ باوقار اور قابل ستے
عبدالمطلب کے بعد خیر اسلام کی پرورش آپ نے شروع کی
اور زندگی میں ان کی ولایت و حمایت میں سرگرم رہے
جس سے مشہور ہے کہ ابوطالب کا یہ طریقہ تدریس و تہذیب
آنحضرت کو اپنے ساتھ ملا لیتے تھے اور جہاں جاتے تھے ساتھ
لے جاتے تھے گناہ و فحش اور شراب و سحر سے آپ نے انھیں
کی حفاظت کی اور ان کی تہذیب کی گونڈ نہیں پہنچتی تھی۔

مورثہ امین اثر کا کہنا ہے کہ سفر شام کے موقع پر ایک
بار آپ کی نفر آنحضرت پر پڑی اس نے آپ کی زندگی کے آثار
کے اور اور آپ کے آثار کو انھیں ملہا دیا وہ آپ کے جادو

سوارا انھیں یہ وقت کو ڈالیں ابوطالب اپنا کل سامان تیار
فرست کر کے وطن کی راہ لی۔ سرخ و زار مری کیا جو حضرت
ابوطالب ابوطالب کی تحریک سے جناب خدیجہ کا دل بڑے فرحت
شام کی طرف سے جا کر تھے چند دنوں میں خدیجہ نے شامی
کا فوہش کی اور نسبت پھر لگی جناب ابوطالب آنحضرت کا خدیجہ
سماج پر چھا اور خدیجہ کی طرف سے وہ بن نوئل نے پڑھا۔
ابوطالب کے خلیفے کی امتدائن نفوس سے ہوتی ہے۔

بسم اللہ اللہ جل شانہ خدیجہ ابراہیم چار سو
ریا و سرخ پر مقدمہ حاتم کن کے بعد خروج ابوطالب
مشہور ہے حضرت ابوطالب بہت ہی نر خاک ہوئے جو اللہ
امام خیر صادق ملائکہ کا قول ہے کہ ابوطالب ایان کے تحفظ
میں سماعت کھینکے مانتے تھے جسرا مل ڈی نذر ابرار کا
کہا ہے کہ عبدالمطلب اور ابوطالب بن نبوت کو مینوٹی سے
پرکھتے ہوئے تھے ملائکہ میں کہتے ہیں کہ انہی
نہرین فیہد مشرک۔ آنحضرت کے بعد اجداد میں ایک
شخص میں مشرک نہیں تھا۔ ابوطالب کے شوق ڈی تیرا کھ

بیان ہو کہ وہ دل سے خیر کو بچا پیر اور اسلام کو خیر اکادین
کہتے تھے ملائکہ کہتے ہیں کہ ابوطالب کے وقت ہی لکھ
پڑھ رہے تھے لیکن بخاری کی ایک حدیث میں روایت کی بنا پر
جس میں یہ بیان ہے کہ انھیں دعوہ اسلام کی خبر پہنچا
جو صحیح اور قابل تسلیم نہیں فرماتا آپ کے مرن اور سلطان ہونے
پر مومنین کا اتفاق ہو گیا جناب ابوطالب کو شرف آپ کے
مورث ہونے پر ملائکہ کہتے ہیں ملائکہ ہوں۔

وہ تہذیب و ملت انکے مانتے تھے وہ تہذیب و ملت انکے
ملائے ملت ابوطالب دین محمد پر مشہور دینا البریہ دنیا
اور جس کے بعد تم نے اسلام کی طرف جوت دی اور یہ
خوب عبادت ہوں کہ تم تہذیب کے ہو کہ تم اس جہد کی نورنگ
انہار سے قبل بھی وہ دن کی نظریں کھتے تھے میں اچھی طرح
جانتا ہوں کہ وہ کھڑے تھے اور دین و دنیا کے تمام ارباب سے
آپ نے ۵۰ سال کی عمر میں سوال مشہور ہوا دینے
انہی کی ایک اصل نام عمران ابوطالب کہتے ہیں ابوطالب
کے سب سے بڑے فرزند جناب امیر کعبہ بن عبدالمطلب تھے۔

اطلاعی

کاتب و زبان کی قدرت پندی سے تہذیب و ملت کے خلاف۔ عایشان کو (شاہ شان) سنگ اور دنگ مل
صفت کو صفت دین شرم سار و فو کھڑا تھا انہی کو شش کی کہ لیلی اور جو کا پیر ہوا
مخالفات پر برکت ہو کہ گھنا پائے تھا۔ کن ہے۔ گنگا پور کا شہرین صحت از ایس برکت
تہذیب اصول و احکام پند پر لہذا مطلع کر دیا
مہذب لکھنوی